

نئے اضافوں کے ساتھ

عالمِ اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

# ثبوتِ حاضریں! قادیانیت

قادیانی مَذہب کے عقائد و عَزَام، مَضْحکہ خیزیوں، تضادِ بیانیوں اور کذب و ریا پر مبنی ناقابلِ تردید اور ہوش رُباعکشی شہادتیں

3

ترتیب و تحقیق

محمد عتیق خاں



## چیلنج

”ثبوت حاضر ہیں“

یہ کتاب، اپنے اندر  
 قادیانی مذہب کے بانی  
 آنجمنی، مرزا غلام احمد قادیانی  
 اس کے بیٹوں، اس کے نام نہاد ظلیفوں اور دیگر اہم قادیانیوں کی  
 مستند تصانیف اور اخبارات و رسائل کی  
 قابل اعتراض اور دل آزار کفریہ عبارتوں کی عکسی نقول لیے ہوئے ہے  
 قادیانی جرائم کے یہ ثبوت  
 اتنے واضح ہیں کہ دنیا کی کسی بھی عدالت میں  
 ان عکسی دستاویزات کی صداقت کو چیلنج کرنا  
 کسی بھی قادیانی کے لیے ممکن نہیں ہے  
 میں اس کتاب میں درج  
 تمام حوالوں اور عکسی نقول کے مصدقہ ہونے  
 کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں  
 اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت  
 رہنماؤں کے تمام قادیانیوں (بشمول لاہوری گروپ) کو  
 چیلنج کرتا ہوں کہ  
 اگر اس کتاب میں موجود کوئی بھی عکس غیر حقیقی ہو،  
 یا میری طرف سے کسی بھی نوع کی ترمیم ہوئی ہو، کسی قسم کا اضافہ کیا گیا ہو، یا  
 ایک بھی خانہ ساز حوالہ پایا جائے  
 تو میں اس کے لیے ہر قسم کی سزا پانے کے لیے تیار ہوں!  
 بصورت دیگر انہیں ضد اور ہٹ دھری چھوڑ کر آخرت کی فکر کرتے  
 ہوئے اسلام کی آغوش میں آ جانا چاہیے  
 ہے کسی قادیانی میں اخلاقی جرأت جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے؟

**تفتین خالد**

نئے اضافوں کے ساتھ

عالم اسلام میں اپنی نوعیت کی منفرد کتب

# قادیانیت ثبوت حاضر ہے!

قادیانی مذهب کے عقائد و عزام، مضحکہ خیزیوں، تضاد بیانیوں  
اور کذب و ریا پر مبنی ناقابل تردید اور ہوش ربا عکشی شہادتیں

جلد سوم

محمد قیصر خالد

علم و فن پبلشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100



جملہ حقوق محفوظ

ثبوتِ حاضریں! جلد سوم

تقریباً

علم و سائنس پبلیشرز

محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

جوہر جمالیہ پرنٹرز، لاہور

فضیل کیانی

تاج کمپوزنگ سنٹر، لاہور

(نئے ایڈیشن کے ساتھ) 2011ء

700/- روپے

نام کتب

مصنف

ناشر

قانونی مشیر

مطبع

سرورق

کمپوزنگ

سن اشاعت

قیمت

علم و سائنس پبلیشرز

الحمد مارکیٹ 40- اردو بازار، لاہور،

فون: 7352332-7232336-8405100



# انتخاب

”ثبوت حاضر ہیں!“ کی تدوین اور تیاری کوئی معمولی کاوش نہیں بلکہ جان جوکھوں کا کام ہے۔ موضوعات کا انتخاب، حوالہ جات کی تلاش، قادیانی کتب کا حصول، مواد کی درجہ بہ درجہ سلسلہ بندی، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، لے آؤٹ، عکسی نقول کا اصل کتب سے سکین کرنا، حوالہ جات کو ایک خاص ترتیب سے درست جگہ پر رکھنا، کمپوز شدہ مواد اور عکسی شہادتوں کا تفصیلی موازنہ، حوالہ نمبر اور صفحہ نمبر کا سو فیصد صحیح ہونا، حتی الامکان غلطی سے گریز کرنا، یہ ایسے مسلسل اور جاگسل مراحل ہیں جنہیں کامیابی سے عبور کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ گویا:

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجیے  
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

یہ مجھ اکیلے کا کام نہیں بلکہ پوری ٹیم کا مشن ہے جس نے نہایت مستعدی، حزم و احتیاط، محنت، لگن، اخلاص اور دلی جذبے سے سرشار ہو کر یہ مشکل فریضہ کامیابی سے انجام دیا۔ ان حضرات میں جناب وقار احمد، جناب عامر خورشید، جناب سہیل باوا (ختم نبوت اکیڈمی، لندن)، جناب پروفیسر جمیل احمد عدیل، جناب پروفیسر سمیر ملک، جناب گلراز احمد، جناب السید عقیل انجم (کراچی)، جناب محمد احمد ترازوی (کراچی)، حافظ عبدالقیوم، جناب محمد ہاشم جاوید،

جناب عبداللہ، جناب شہزاد انجم، جناب خالد محمود (سابق پوسٹل کنڈن)،  
 جناب عبدالرؤف اسلام آباد، جناب محمد ضیاء الحق نقشبندی، جناب عین الحق،  
 جناب شوکت علی شاہد (ننگانہ صاحب)، جناب ظفر عباس (ننگانہ صاحب)،  
 جناب سید علی الحسنین بخاری، جناب محمد شاہد حنیف، جناب ظفر اقبال،  
 جناب فضیل کیانی، جناب رفاقت علی تاج، جناب محمد ذاکر، جناب محمد  
 شفیق (شاہدرہ)، جناب اسد اللہ (بڑاوالہ) شامل ہیں۔ ان رفقاء نے کتاب کی  
 تیاری کے سلسلہ میں آنے والی تمام مشکلات میں میرا ہر ممکن ہاتھ بٹایا، قدم قدم پر  
 رہنمائی فرمائی، ہر مرحلہ پر حوصلہ افزائی کی، نہایت مفید مشوروں سے نوازا اور عمدہ  
 تجاویز دیں۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر مجھے ان احباب کا بھرپور تعاون میسر نہ ہوتا تو  
 شاید یہ کتاب اس قدر جلد شائع نہ ہو پاتی۔ اس کتاب کا انتساب ان دوستوں  
 کے نام کرتے ہوئے میں بے حد فخر و انبساط محسوس کر رہا ہوں:

۔ کریں کس زباں سے شکر یہ ادا ہم  
 کہ الفاظ کم ہیں عنایت زیادہ



## ترتیبِ تنویحات

2	چینج	✽
5	انتساب	✽
23	توجہ فرمائیں	✽
27	فہرستِ نائل کتب	✽
33	حضرت مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی ضیائی مدظلہ	✽
42	تقریظِ جمیل	✽
42	شیخ راجیل احمد (جرمنی)	✽
45	آئینہ قادیانیت	✽
	محمد متین خالد	✽
	مقابل ہے آئینہ!	✽

### قادیانی اخلاق

Love for all, Hatred for none

53

56	لوگوں پر لطف اور رحم	□
57	لوگوں سے نرمی اور احسان کر	□
57	نہایت قابلِ شرم بات	□
57	اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھاتا ہے	□
58	اللہ تعالیٰ کا حکم	□
58	تلخ بات	□

- 58 پر لے درجے کا شریر النفس □
- 58 سفلوں اور کینوں کا کام □
- 59 کبھی گالی کا جواب نہیں دیا □
- 59 کبھی دشنام دہی نہیں کی □
- 59 گالی مت دو □
- 59 مجھے تہذیب و اخلاق کے ساتھ بھیجا گیا ہے □
- 60 بدزبانی طریق شرافت نہیں □
- 60 گالیاں سن کے دعا دو □
- 60 سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے □
- 60 اہم نکات □
- 61 بندروں اور سوڑوں کی طرح □
- 62 خنزیر سے زیادہ پلید لوگ □
- 62 جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے □
- 62 جھوٹ کی نجاست، آسمانی لعنت □
- 63 خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے □
- 63 مرد خنزیر، عورتیں کتیاں □
- 63 ولد الحرام □
- 63 عیسائی، یہودی، مشرک □
- 64 کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے □
- 64 خراب عورتیں اور دجال کی نسل □
- 64 پریمشر کی جگہ □



- 65 پیٹ سے چوہا؟
- 65 رحم پر مہر
- 65 عضو تناسل کاٹ دینا.....
- 66 جہاں سے نکلے تھے.....
- 66 کنجریوں کی اولاد
- 67 ذریعہ البغایا کی تشریح
- 68 حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو گالیاں
- 71 بدتر ہر ایک بد سے
- 80 گالیاں دینے کی وجہ

81

### لعنت بازی مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ

- 83 میں امام الزماں ہوں
- 84 مومن لعان نہیں ہوتا
- 84 10 لعنتیں
- 85 لعنت، لعنت، لعنت..... 1000 تا 1
- 86 10 لاکھ لعنتیں
- 86 جب دل بگڑتا ہے
- 86 یہ خدا کا کلام ہے

87

### قادیانی ڈکشنری

- 89 اعتراف
- 89 کدو سے مراد قادیان

- 92 ادنیٰ الارض سے مراد قادیان
- 93 دمشق سے مراد قادیان
- 93 قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا
- 93 یروشلم سے مراد قادیان
- 94 مقام لد سے مراد لدھیانہ
- 95 مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد
- 95 جہنم سے مراد طاعون
- 95 محدث سے مراد نبوت
- 96 زرد کپڑے سے مراد بیماری
- 98 آدم، احمد، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، مریم سے مراد مرزا قادیانی
- 99 دجال سے مراد با اقبال تو میں
- 99 فرعون اور ہابان سے مراد
- 100 ہندو سے مراد
- 100 موت کے معنی فتح
- 100 بیوہ سے مراد
- 101 دلۃ الارض سے مراد
- 104 دجال کون؟
- 104 مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے

105

### مرزا قادیانی کے سفید جھوٹ

109

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے؟

110

کتوں کا طریق

- 110 جھوٹ بولنے سے بدتر! □
- 110 جھوٹ بولنے والا کتوں، سورؤں اور بندروں سے بدتر □
- 110 جھوٹ کی نجاست □
- 111 جھوٹ بولنے والا مرتد □
- 111 جھوٹ بولنے والا کجمر اور ولد الخرناس □
- 111 لعنت ہے مفتری پر □
- 111 جھوٹ تمام گناہوں کی ماں □
- 111 جھوٹے پر قیامت تک لعنت □
- 112 جھوٹے کی زندگی..... لعنتی زندگی □
- 112 جھوٹ بولنا، مردار خوروں کا کام □
- 112 جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر □
- 112 اہم نکات □
- 113 قرآن مجید میں طاعون کا ذکر □
- 114 قرآن مجید میں قادیان کا ذکر □
- 114 نبیوں کی بشارت اور خواہش □
- 115 دنیا کی عمر سات ہزار برس □
- 115 قیامت کب آئے گی؟ □
- 115 بخاری شریف میں □
- 116 سیاہ رنگ کا نبی □
- 117 قرآن میں مثل ابن مریم □
- 117 احادیث میں مثل ابن مریم □
- 117 مسیح موعود اور اس کی توہین □

- 118 انبیاء گذشتہ کے کشف □
- 118 اولیائے گذشتہ کے کشف □
- 118 چودھویں صدی کا مجدد □
- 119 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین □
- 120 کرشن نبی، زڈرگوپال، آریوں کا بادشاہ □
- 120 کتاب سوانح یوسف آاز □
- 121 میرا کوئی استاد نہیں □
- 122 انبیائے کرام اور زرد چادر کی تعبیر □
- 122 هذا خليفة المهدي □
- 123 میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا □
- 123 اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے □
- 124 نبیوں کی توہین کرنے والا خبیث، شیطان اور پلید ہے □

125

## مرزا قادیانی کی تضاد بیانات

- 127 ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے □
- 128 میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے □
- 128 دو متضاد اعتقاد □
- 128 جھوٹا □
- 128 مخلوط الحواس انسان □
- 129 دو متناقض باتیں □
- 129 پاگل، مجنوں یا منافق □
- 129 اہم نکات □

- 130 خدا تعالیٰ کا قانون قدرت □
- 130 مسیح کی قبر □
- 131 دو بکریاں □
- 131 مولوی عبداللطیف قادیانی اور عبدالرحمان قادیانی □
- 132 مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد □
- 132 میرا نام غازی ہے □
- 132 غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے □
- 133 اندھے کو اندھا کہتا بھی دل دکھاتا ہے □
- 133 اندھے کو اندھا کہتا درست ہے □
- 134 مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت ہے □
- 134 مسیح موعود کی پیش گوئی اجماع امت نہیں ہے □
- 134 پرعدوں کا اثرنا قرآن سے ثابت ہے □
- 135 پرعدوں کا اثرنا قرآن سے ثابت نہیں ہے □
- 135 مسیح موعود؟ □
- 135 مسیح موعود □
- 136 حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی ہیں □
- 136 حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نہیں ہیں □
- 136 دلۃ الارض سے مراد طاعون □
- 137 دلۃ الارض سے مراد علماء سو □
- 137 آسمان سے □
- 137 آسمان سے نہیں □
- 138 سرسید..... ایک منکر □

- 138 سرسید..... دانا اور مردم شناس
- 138 سرسید..... فراڈیا اور دھوکے باز
- 139 سرسید..... قدر مرداں بعد از مردن
- 140 طاعون کی خواہش
- 140 طاعون سے پناہ
- 140 کبھی گالی کا جواب نہیں دیا
- 140 گالی جوابی طور پر ہے
- 141 میری دادیاں سادات میں سے تھیں
- 141 میری دادیاں مغلیہ خاندان سے تھیں
- 142 اللہ تعالیٰ سے التجا
- 142 انگریز سے التجا
- 142 انگریزی نہیں آتی
- 143 انگریزی پڑھی تھی
- 143 میرے کئی استاد تھے
- 144 میرا کوئی استاد نہیں
- 145 انبیاء کو احکام نہیں ہوتا
- 146 اور احکام ہو گیا.....!
- 146 الہام اپنی زبان میں
- 146 الہام دوسری زبانوں میں
- 146 الہامی کتابوں میں تبدیلی نہیں ہوتی
- 147 الہامی کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں

- 147 حضرت مسیح متواضع، حلیم اور عاجز
- 148 حضرت مسیح شرابی، کبابی
- 148 لد ایک گاؤں
- 148 لد، بے جا جھگڑے کرنے والے

### باپ سچا یا بیٹا؟

151

- 153 تائید الہی سے لکھے گئے رسائل
- 154 نبی کریم ﷺ کے والد محترم (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 155 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 155 معجزہ شق القمر (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 156 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 156 اسمہ احمد سے مراد (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 157 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 157 نبی دوسرے نبی کا مطیع (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 158 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 158 نبی کے لیے شرط (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 158 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 159 حضرت مسیح صلیب پر (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 159 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 160 کہہ مائے تو مارا کرد گستاخ (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 160 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

- 160 مسیح موعود صرف مسلمان ہو گا یا نبی بھی (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 160 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 161 حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی (مرزا قادیانی کی تحریر)
- 161 مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف
- 161 باپ جھوٹا
- 162 بیٹا مردود
- 163 **قادیانی تحریفات**
- 166 میں قرآن کی تفسیر تیار کروں گا
- 166 طہر اور کافر کون؟
- 167 سخت شریر، بد معاش اور گنڈا؟؟؟
- 167 دجال کون؟
- 167 اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا
- 167 روح القدس کی قدسیت ہر وقت ملہم کے تمام قومی میں کام کرتی رہتی ہے
- 168 میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے
- 168 جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بلائے نہیں بولتے
- 168 میں قرآن کو دوبارہ واپس لاؤں گا
- 169 عیسیٰ لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا
- 169 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے
- 169 اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے
- 170 مسیلمہ کذاب کی تحریف قرآن



- 170 مسیلہ کذاب کی تحریف شدہ آیات □  
 قرآن مجید کی لفظی تحریف □
- 171 (اصل قرآنی آیات اور مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیات)
- 178 قرآن مجید کی معنوی تحریف □
- 181 تحریف منہبی □
- 186 تحریف حدیث □
- 187 اگر تجھے پیدانہ کرتا..... □
- 187 کلمہ طیبہ اور درود شریف میں تحریف □
- 187 مسلمانوں کا کلمہ □
- 187 قادیانیوں کا کلمہ □
- 188 مسلمانوں کا درود شریف □
- 188 قادیانی امت کا درود □
- 189 مرزا قادیانی پر درود و سلام □
- 190 مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب □
- 191 حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریر میں تحریف □
- 192 شیخ سعدیؒ کے کلام سے سرقہ □
- 194 مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں تحریف □
- 198 قرآن مجید میں تحریف کرنے والا لحد، بے ایمان، یہودی، سورا اور بندر □
- 199 قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا لحد اور کافر ہے □
- 199 کتابت کی غلطیاں □

## مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں

(جو پوری نہ ہو سکیں)

205

207

صدق یا کذب جانچنے کا معیار 

208

اگر ایک بھی پیش گوئی جھوٹی نکلی 

208

تمام رسوائیوں سے بڑھ کر 

208

مدعی کا ذب کی پیش گوئی 

208

نبیوں کی پیشگوئیاں ٹلتی نہیں 

209

توریت اور قرآن میں نبوت کا ثبوت 

209

اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے 

209

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا! 

209

غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں 

210

کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی 

210

اہم نکات 

211

پہلی پیش گوئی 

211

خواتین مبارکہ 

213

دوسری پیش گوئی 

213

موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں 

215

تیسری پیش گوئی 

215

مرزا قادیانی کی عمر 

219

چوتھی پیش گوئی

- 219 9 تا م والد لڑکا □
- 220 ساڑھے تین ماہ بعد ”الہام“..... لڑکے کے دو تا م □
- 221 اسی دن پھر ”الہام“..... لڑکے کے چار تا م □
- 222 گیارہ دن بعد پھر الہام..... لڑکے کے 9 تا م □
- 222 27 دن بعد لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی □
- 223 پانچویں پیش گوئی □
- 223 ڈاکٹر عبدالکلیم پٹیالوی □
- 227 میاں عبدالکلیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی □
- 229 تمام جماعت احمدیہ کے لیے اعلان □
- 231 راست باز کون □
- 233 چھٹی پیش گوئی □
- 233 عبداللہ آتھم □
- 241 ساتویں پیش گوئی □
- 241 بکروہیب (کنواری یا بیوہ) □
- 245 آٹھویں پیش گوئی □
- 245 چاند و سورج گرہن □
- 269 گرہنوں کا پہلا اجتماع □
- 270 گرہنوں کا دوسرا اجتماع □
- 270 گرہنوں کا تیسرا اجتماع □
- 272 صالح بن طریف برغواہی □
- 272 ابو منصور عیسیٰ □

- 273 علی محمد باب
- 273 مرزا قادیانی
- 274 نویں پیش گوئی
- 274 مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت
- 280 ”مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا۔“
- 281 مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب
- 287 مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ
- 294 دسویں پیش گوئی
- 294 محمدی بیگم
- 317 خانہ بربادی

339

### قادیانیوں سے 30 انعامی سوالات

- 341 (1) پہلا سوال..... جھوٹا کون؟؟؟
- 343 باادب گزارش!
- 344 قابل توجہ گورنمنٹ
- 350 اپنی وحی پر یقین
- 350 (2) دوسرا سوال..... قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا؟
- 352 (3) تیسرا سوال..... جہاد، خدا کے حکم سے بند؟
- 352 (4) چوتھا سوال..... بیوہ کا نام؟
- 353 (5) پانچواں سوال..... پچاس الماریاں؟
- 354 (6) چھٹا سوال..... قرآن شریف میں قادیان کا ذکر؟

- 355 (7) ساتواں سوال..... مسلمانوں کی جاسوسی؟
- 356 ”قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ
- 358 پڑاسرار منی آرڈر
- 359 (8) آٹھواں سوال..... بخاری شریف میں؟
- 359 (9) نواں سوال..... کنجریوں کی اولاد؟
- 361 ”اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین“
- 364 (10) دسواں سوال..... کئی لاکھ پیش گوئیاں؟
- 365 نشان اور معجزہ ایک ہی ہے
- 366 (11) گیارہواں سوال..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودی استاد؟
- 367 (12) بارہواں سوال..... شوخ و شنگ لڑکا؟
- 367 (13) تیرہواں سوال..... گستاخ رسول حرامی ہے؟
- 369 (14) چودھواں سوال..... مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش؟
- 371 (15) پندرہواں سوال..... مرزا قادیانی کی ایک فحش اور شرمناک تحریر؟
- 375 میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا
- 376 (16) سولہواں سوال..... آخری مجدد کون؟
- 377 (17) سترہواں سوال..... خدا تعالیٰ کا الہام؟
- 377 (18) اٹھارہواں سوال..... کمینے آدمی کی عادت؟
- 378 (19) انیسواں سوال..... تھیٹر؟
- 379 (20) بیسواں سوال..... پانچ اور پچاس کا قادیانی فرق؟
- 381 (21) اکیسواں سوال..... نماز میں فارسی نظم؟
- 382 (22) بائیسواں سوال..... بلا عنوان؟

- 382 (23) تیسواں سوال..... مسیح موعود اور اس کی توہین؟
- 383 (24) چوبیسواں سوال..... ادھر ادھر؟
- 384 (25) پچیسواں سوال..... ٹیپی ٹیپی؟
- 385 (26) چھبیسواں سوال..... اسلام میں نیچی قومیں؟
- 386 (27) ستائیسواں سوال..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صلیب؟
- 387 (28) اٹھائیسواں سوال..... قادیانی کلمہ کی حقیقت؟
- 388 احمد سے مراد مرزا قادیانی
- 389 (29) انیسواں سوال..... اکھنڈ بھارت؟
- 391 (30) تیسواں سوال..... مرزا قادیانی کی تصویر؟

### عکسی شہادتیں

393

- 395 مجھے ضرور پڑھیے!!!
- 395 مناظرہ کی کتاب
- 395 تبلیغ زبانی نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے
- 395 غور و فکر کرنے کی نصیحت
- 396 مسخ شدہ لوگوں کی علامت
- 396 تعصب



## توجہ فرمائیں!

- اس کتاب کے 9 ابواب ہیں۔
- ہر باب ایک مختلف موضوع کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔
- ان ابواب کے شروع میں قادیانیوں کی متعلقہ گستاخوں، ہرزہ سرائیوں اور مضحکہ خیز یوں کو نمبر شمار لگا کر ایک ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔
- پھر کتاب کے آخر میں اسی ترتیب کے ساتھ اصل قادیانی کتب کے عکس دے دیے گئے ہیں۔ مثلاً ”قادیانی اخلاق“ کے باب میں حوالہ نمبر 31 کا عکسی ثبوت، کتاب کے آخر میں حوالہ نمبر 31 کے تحت فراہم کر دیا گیا ہے۔
- اصل قادیانی کتابوں کے ٹائٹل کا عکس ہر حوالہ کے ساتھ بار بار دینے کے بجائے صرف ایک دفعہ دیا گیا ہے، اس کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 27 تا 30
- اہم معترضہ قادیانی تحریروں کو نمایاں کرنے کے لیے ان کے گرد موٹی آؤٹ لائن لگا دی گئی ہے۔
- قادیانی کتب سے پورے صفحے کا عکس دینے سے قادیانیوں کا یہ اعتراض بھی ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی گستاخانہ اور متنازع فیہ عبارات سیاق و سباق سے ہٹ کر بیان کی جاتی ہیں۔
- قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں موجود قابل اعتراض، دل آزار اور توہین آمیز قادیانی عبارات پڑھتے وقت کثرت سے استغفار کریں۔ شکر یہ!





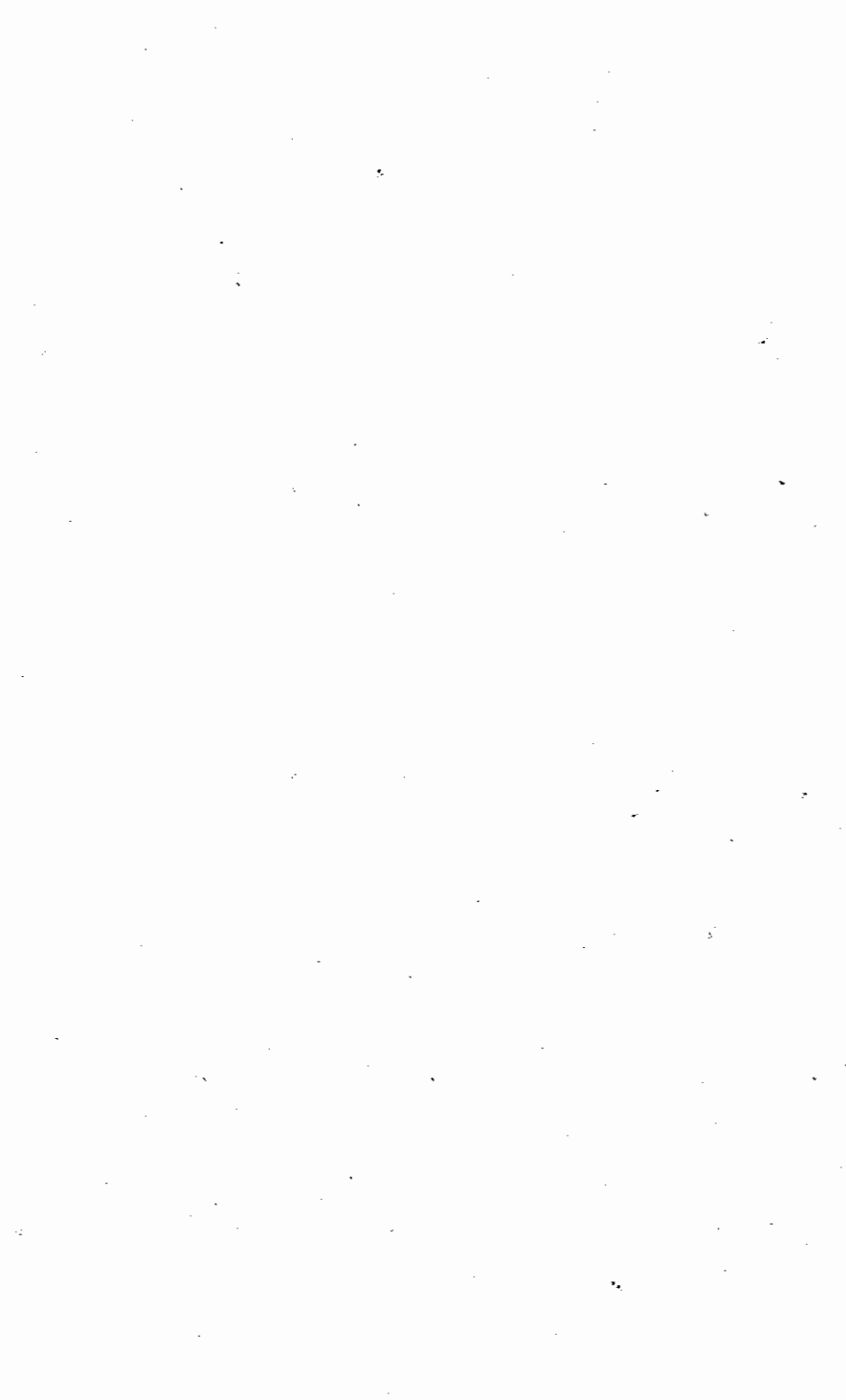


أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
 بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللَّهِ نَصِيرًا. لَعَنَتُ اللَّهُ عَلَى الْكٰذِبِينَ.  
 أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالخَبَائِثِ.



پھول بغیر کانٹے کے نہیں ہوتا۔ آپ کتنا ہی نیک کام کیوں نہ  
 کریں، نکتہ چین اپنی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ کسی کے عیب  
 تلاش کرنے والے کی مثال اُس مکھی جیسی ہے جو سارا  
 خوبصورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر ہی بیٹھتی ہے۔ چاند کو دیکھ کر  
 کتے بھونکا کرتے ہیں اور بھونک بھونک کر یونہی اپنے آپ کو تھکا  
 دیتے ہیں۔ حسد کا کوئی علاج نہیں۔ امیر المومنین حضرت علی کرم  
 اللہ وجہہ کا قول زریں ہے کہ حاسد کے لیے یہی سزا کافی ہے کہ  
 جب تم خوش ہوتے ہو تو وہ افسردہ ہو جاتا ہے۔

حاسد حسد کی آگ میں ہر دم جلا کرے  
 وہ شمع کیا بجھے، جسے روشن خدا کرے



## فہرست ٹائٹل کتب

صفحہ نمبر

- |     |  |   |
|-----|--|---|
| 397 | سنن الدار القطنی                                     | □ |
| 398 | تذکرہ مجموعہ وحی والہامات (مرزا قادیانی)             | □ |
| 399 | مکتوبات احمد جلد اول (مرزا قادیانی)                  | □ |
| 400 | ملفوظات جلد اول (مرزا قادیانی)                       | □ |
| 401 | ملفوظات جلد دوم (مرزا قادیانی)                       | □ |
| 402 | ملفوظات جلد سوم (مرزا قادیانی)                       | □ |
| 403 | ملفوظات جلد چہارم (مرزا قادیانی)                     | □ |
| 404 | ملفوظات جلد پنجم (مرزا قادیانی)                      | □ |
| 405 | مجموعہ اشتہارات جلد اول (مرزا قادیانی)               | □ |
| 406 | مجموعہ اشتہارات جلد دوم (مرزا قادیانی)               | □ |
| 407 | سیرت المہدی جلد اول (مرزا بشیر احمد ایم اے)          | □ |
| 408 | سیرت المہدی جلد دوم (مرزا بشیر احمد ایم اے)          | □ |
| 409 | سیرت المہدی جلد سوم (مرزا بشیر احمد ایم اے)          | □ |
| 410 | ریویو آف ریلیجنز، کلمۃ الفصل (مرزا بشیر احمد ایم اے) | □ |

- 411 انجام آتھم (مرزا قادیانی)
- 412 ضرورت الامام (مرزا قادیانی)
- 413 شخہ حق (مرزا قادیانی)
- 414 آسانی فیصلہ (مرزا قادیانی)
- 415 براہین احمدیہ (چہار حصہ) (مرزا قادیانی)
- 416 ست بچن (مرزا قادیانی)
- 417 مواہب الرحمن (مرزا قادیانی)
- 418 ازالہ اوہام (مرزا قادیانی)
- 419 کشتی نوح (مرزا قادیانی)
- 420 اربعین (مرزا قادیانی)
- 421 براہین احمدیہ حصہ پنجم (مرزا قادیانی)
- 422 عجم الہدیٰ (مرزا قادیانی)
- 423 انوار الاسلام (مرزا قادیانی)
- 424 نزول المسیح (مرزا قادیانی)
- 425 نور الحق (مرزا قادیانی)
- 426 چشمہ معرفت (مرزا قادیانی)
- 427 حقیقت الوحی (مرزا قادیانی)
- 428 آئینہ کمالات اسلام (مرزا قادیانی)
- 429 اعجاز احمدی (مرزا قادیانی)
- 430 حجۃ اللہ (مرزا قادیانی)

- 431 قادیان کے آریہ اور ہم (مرزا قادیانی) □
- 432 تحفہ الندوہ (مرزا قادیانی) □
- 433 الہدیٰ (مرزا قادیانی) □
- 434 خطبہ الہامیہ (مرزا قادیانی) □
- 435 روحانی خزائن جلد 18 (مرزا قادیانی) □
- 436 تذکرہ الشہادتین (مرزا قادیانی) □
- 437 حماتہ البشریٰ (مرزا قادیانی) □
- 438 حقیقت الہدیٰ (مرزا قادیانی) □
- 439 تحفہ گولڈویہ (مرزا قادیانی) □
- 440 لیکچر سیا لکوٹ (مرزا قادیانی) □
- 441 نشان آسمانی (مرزا قادیانی) □
- 442 ایام الصلح (مرزا قادیانی) □
- 443 شہادۃ القرآن (مرزا قادیانی) □
- 444 پیغام صلح (مرزا قادیانی) □
- 445 کرامت الصادقین (مرزا قادیانی) □
- 446 سراج منیر (مرزا قادیانی) □
- 447 کشف الغطاء (مرزا قادیانی) □
- 448 تریاق القلوب (مرزا قادیانی) □
- 449 البلاغ (مرزا قادیانی) □
- 450 کتاب البریہ (مرزا قادیانی) □

- 451 در شین (مرزا قادیانی) □
- 452 دافع البلاء (مرزا قادیانی) □
- 453 سر الخلافہ (مرزا قادیانی) □
- 454 توضیح مرام (مرزا قادیانی) □
- 455 ایک غلطی کا ازالہ (مرزا قادیانی) □
- 456 تحفہ بغداد (مرزا قادیانی) □
- 457 استفتاء (مرزا قادیانی) □
- 458 آریہ دھرم (مرزا قادیانی) □
- 459 جنگ مقدس (مرزا قادیانی) □
- 460 ستارہ قیصرہ (مرزا قادیانی) □
- 461 انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3، (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 462 تفسیر کبیر (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 463 تفسیر صغیر (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 464 حقیقت النبوة، انوار العلوم جلد 2 (مرزا بشیر الدین محمود) □
- 465 حیات احمد (یعقوب علی عرفانی قادیانی) □
- 466 حیات ناصر (یعقوب علی عرفانی قادیانی) □
- 467 مجدد اعظم (ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی) □
- 468 منظور الہی (محمد منظور الہی قادیانی) □
- 469 Africa Speaks (قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کا دورہ افریقہ) □



حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا:

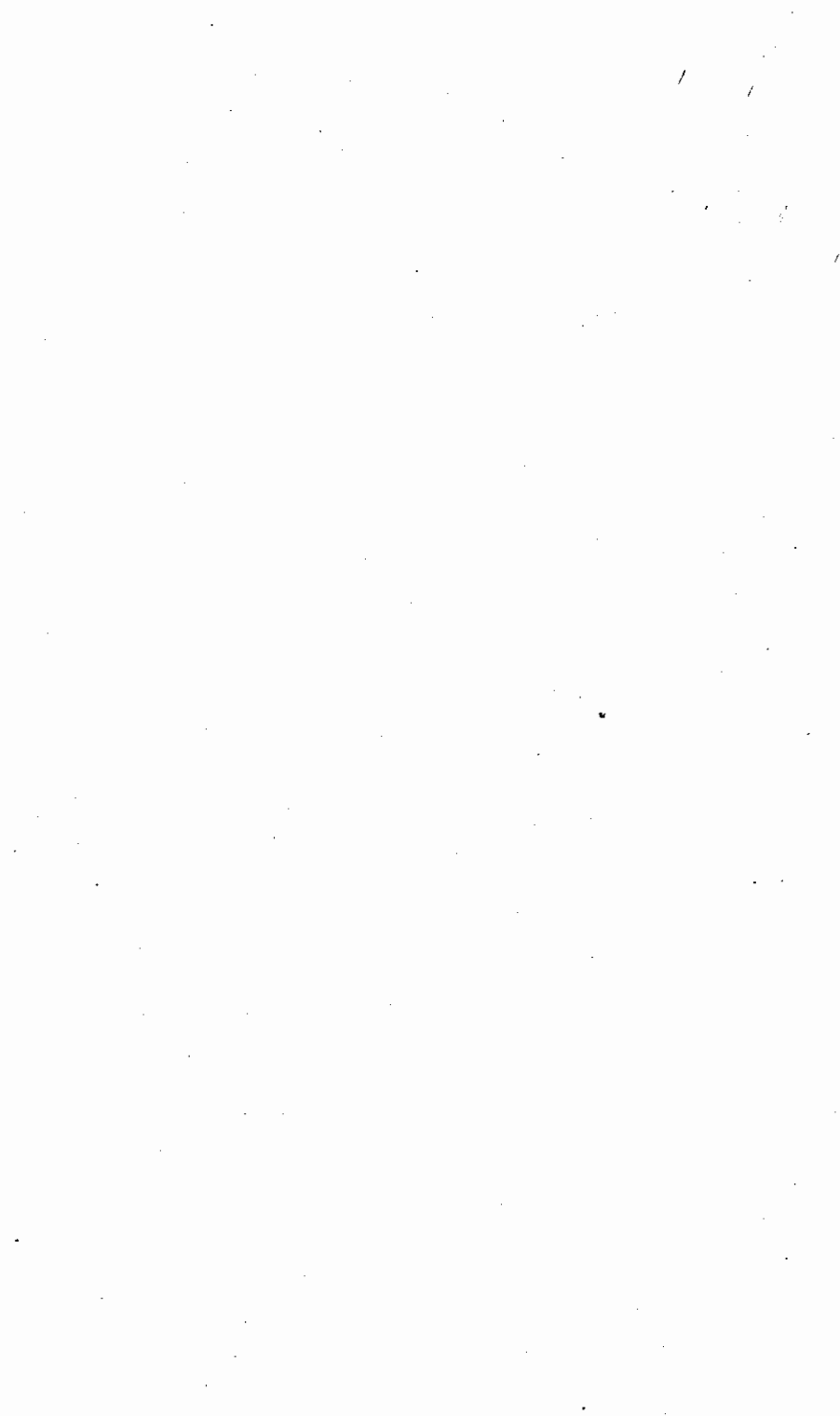
عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيكون لي امتي كذايون لثون كلهم يزعم انه نبي و انا خاتم النبیین لا نبي بعدى. (مسلم شریف)

ترجمہ: ”حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ میری امت میں تمیں جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

”خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ کیوں کہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے: میں سچ ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“  
(متی باب 24 فقرہ 5)







## تقریظ جمیل

”ثبوت حاضر ہیں“

قادیانی کفریہ عقائد و عزائم کا مستند دستاویزی ثبوت

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس میں معمولی سا شبہ بھی کفر ہے، امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔“ کیونکہ دلیل طلب کر کے اُس نے اجرائے نبوت کے امکان کا عقیدہ رکھا اور یہی کفر ہے، عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے جس پر مکمل ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا، قرآن مجید کی 100 کے قریب آیات اور 200 سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں، تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین، متکلمین، علماء اور صوفیاء سمیت پوری امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع رہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی، لہذا اب اگر کوئی شخص کسی بھی معنوں میں دعویٰ نبوت کرتا ہے تو وہ بالاتفاق امت کافر و مرتد، کذاب و دو جال اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ ﷺ کے

بعد کسی شخص کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا، قرآن مجید میں ہے ”ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولكن رسول الله وخاتم النبیین“ (الاحزاب 40) ”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔“ تمام ائمہ و مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہاں ”خاتم النبیین“ کے معنی ہیں کہ ”آپ ﷺ آخری نبی ہیں“ آپ ﷺ کے بعد کسی کو ”منصب نبوت“ پر فائز نہیں کیا جائے گا۔

جس طرح قرآن کریم کی نصوص قطعیہ سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہے، بالکل اسی طرح یہ عقیدہ حضور ﷺ کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (ابوداؤد جلد 2، ص: 228) ”مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔“ (مکھوۃ، 512) ”رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔“ (ترمذی، جلد 2، ص: 51) ”میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔“ (ابن ماجہ: 297)

ان ارشادات نبوی میں اس امر کی تصریح فرمادی گئی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ ﷺ کی امت آخری امت، آپ ﷺ کا قبلہ آخری قبلہ، آپ ﷺ پر نازل شدہ کتاب آخری آسمانی کتاب ہے، یہ سب آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ منصب ختم نبوت کے اختصاص کے تقاضے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے پورے کر دیے، چنانچہ قرآن مجید کو ”ذکر للعالمین“ اور بیت اللہ شریف کو ”ہدی للعالمین“ کا اعزاز بھی آپ ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے میں ملا، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ”تفسیر ابن عباس“ میں فرماتے ہیں، ”ختم الله به النبیین قبله فلا یكون لیبی بعده“ ”خاتم“ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ ﷻ نے سلسلہ انبیاء حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے، پس آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔“ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”خصائص کبریٰ“ میں آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا، آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ”حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین ﷺ کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص

ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد 6- ص 57)

چنانچہ ان تصریحات، تشریحات اور دلائل و اقوال سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نبوت و رسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے، اس لیے حضور اکرم ﷺ کے بعد جو شخص بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرے اور پھر اس دعوے کے بارے میں کتنی ہی تاویلیں کیوں نہ کرے، اپنی نبوت کو ظنی، بردوزی، تشریحی، غیر تشریحی، یا لغوی ثابت کرنے کیلئے لاکھ جتن کرنے، لیکن اسے کافر، مرتد اور زندیق ہی قرار دیا جائے گا، چنانچہ اب آپ ﷺ کے بعد کسی کو اس منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا، آپ ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے، اُن میں سے ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی اور گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی، آپ ﷺ نے گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق تو فرمائی مگر کسی نئے آنے والے نبی کی بشارت نہیں دی، بلکہ فرمایا ”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ 30 کے قریب و جال اور کذاب پیدا نہ ہوں، جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“ ایک اور ارشاد مبارک ہے کہ ”قریب ہے کہ میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ ان ارشادات میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایسے ”مدعیان نبوت“ کیلئے و جال اور کذاب کا لفظ استعمال فرمایا، جس کا معنی ہے کہ ”وہ لوگ شدید دھوکے باز اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوں گے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں کو اپنے دامن فریب میں پھنسانیں گے۔“ لہذا اُمت کو خبردار کر دیا گیا کہ وہ ایسے عیار و مکار جھوٹے مدعیان نبوت اور اُن کے ماننے والوں سے دور رہیں، آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کے مطابق عہد رسالتآب ﷺ سے لے کر آج تک سینکڑوں کذاب اور و جال مدعیان نبوت پیدا ہوئے، جن کا حشر تاریخ اسلام سے واقفیت رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔

لیکن بیسویں صدی میں فرنگی سرپرستی میں قادیان کے ایک ضمیر فروش مرزائے

قادیانی نے جس نبوت کا ذبحہ کا دعویٰ کیا، اُس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ جو بھی شخص مرزا کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر قرار دیا جائے، چنانچہ قادیانیوں نے بھی یہی کیا، انہوں نے اُن تمام مسلمانوں کو اپنی تحریر و تقریر میں اعلانیہ کافر قرار دیا، جنہوں نے مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانا، قادیانیوں کا مسلمانوں سے اختلاف صرف مرزا کی نبوت کے معاملے میں ہی نہیں تھا، بلکہ خود قادیانیوں نے اپنا خدا، اپنا اسلام، اپنا قرآن، اپنی نماز، اپنا روزہ، غرض کہ اپنی ہر چیز مسلمانوں سے الگ قرار دی، جس کا منطقی نتیجہ ظاہر ہے کہ اُن کے غیر مسلم اقلیت ہونے کی شکل میں نکلا، مرزا قادیانی نے اسلام کو ناقابلِ تصانیف نقصان پہنچایا، برصغیر میں مرزا کی عجمی نبوت کا مقصد انگریزی اقتدار کی مضبوطی کیلئے مسلمانوں کی فکری وحدت کو پارہ پارہ کرنا اور جذبہ جہاد کا خاتمہ تھا، مرزا کی ساری زندگی انگریز کی حاشیہ برداری میں گزری، اُس نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ حکومت برطانیہ کی مدح سرائی اور جاسوسی میں صرف کیا، انگریز کا دور حکومت مرزا کے نزدیک ”سایہ رحمت اور ایسے امن و استحکام کا باعث تھا، جو اُسے مکہ و مدینہ میں بھی نہیں مل سکتا۔“ ایسی صورت میں مرزا کے قہین یہ کب گوارا کرتے کہ انگریز اس سرزمین سے چلے جائیں، چنانچہ مرزا کی جماعت نے برصغیر میں انگریز کے قیام کو طول دینے کیلئے اُسے ہر ممکن مدد و معاونت فراہم کی، حقیقت یہ ہے کہ قمر نبوت میں نقب لگانے کی کوشش کرنے والے مرزا کی ذریت نے ”اکھنڈ بھارت“ کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تحریک پاکستان کی ہی مخالفت نہیں کی بلکہ انہوں نے قیام پاکستان کے بعد بھارت و اسرائیلی گٹھ جوڑ سے عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف سازشیں کر کے وجود پاکستان کو نقصان پہنچانے میں بھی کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا۔

یہاں یہ تاریخی حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ قادیانیت کے خلاف تحریک تحفظ ختم نبوت کی رہبری و قیادت میں علماء و مشائخ اہلسنت ہمیشہ پیش پیش رہے، علمائے اہلسنت و جماعت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سب سے پہلے مومنانہ فراست سے کام لیتے ہوئے مرزا کے کفر و نفاق اور اُس کے مزموم عقائد کا پردہ چاک کر کے اُس کا اُس وقت زبردست رد کیا، جس وقت کچھ لوگ مرزائے قادیانی کو ”مرد صالح“ اور اُس کی کتاب ”براہین احمدیہ“ کو

صدی کا شاہکار قرار دے رہے تھے، عین اسی وقت علمائے حق اہلسنت و جماعت کے نمائندے عارف کامل ”علامہ غلام دہگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ“ مرزا قادیانی کی کتاب ”براہین احمدیہ“ میں کئے گئے مرزا کے دعوؤں کا بطلان اپنی کتاب ”رجم الباطین براغلو طات البراہین“ میں پیش کر کے اُس کے کفر و گمراہی کا پردہ چاک کیا، علامہ غلام دہگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے سب سے پہلے عالم دین تھے جنہوں نے مرزا کی کتاب ”براہین احمدیہ“ کے ابتدائی حصے پڑھ کر اُس کے کفر و گمراہی کو بھانپ لیا تھا اور انہوں نے بروقت اس فتنے کا روڈ کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو مرزا کے ناپاک عزائم سے آگاہ کیا، حقیقت یہ ہے کہ تعاقب فتنہ قادیانیت کے سب سے پہلے سرخیل علامہ غلام دہگیر ہاشمی قصوری سے لے کر پیر سیدنا مہر علی شاہ صاحب، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی، حجتہ الاسلام علامہ حامد رضا خان، امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب، مبلغ اسلام علامہ شاہ عبدالحلیم صدیقی، پروفیسر محمد الیاس برنی، قاضی فضل احمد لدھیانوی، تاج العلماء مولانا مفتی عمر نعیمی، مفتی مظفر احمد دہلوی، قائد تحریک ختم نبوت 1953ء علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری، مجاہد ملت حضرت علامہ عبدالستار خان نیازی، غازی تحریک ختم نبوت 1953ء سید ظلیل احمد قادری، حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی، مفتی ظفر علی نعمانی، صوفی محمد ایاز خان نیازی اور علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، رحمہم اللہ تعالیٰ اجماعاً تک ہزاروں علماء و مشائخ اہلسنت شامل ہیں، لیکن عصر حاضر میں جس کے نام پر قادر مطلق نے تحریک ارتداد قادیانیت کا سہرا مقدر فرمایا، وہ شخصیت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، تاریخ اسلام میں ریاست و مملکت کی سطح پر فتنہ انکار ختم نبوت کو کفر و ارتداد قرار دینے اور اُس کے خلاف سب سے پہلے علم جہاد بلند کرنے کا اعزاز جانشین رسول خلیفہ اڈل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا اور اُن کے بعد یہ اعزاز انہی کی اولاد و اجداد میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو نصیب ہوا۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف قرارداد پیش کرنے سے لے کر اُس کی منظوری تک نہایت ہی محنت و جانفشانی سے کام کیا، اس دوران آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کے ساتھ، اراکین

اسمبلی کو اعتماد میں لینے، انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و حیثیت سے روشناس کرانے، رات گئے تک اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ساتھ قادیانیوں سے پوچھے جانے والے سوالات کی تیاری کے ساتھ، مرزا ناصر اور صدر الدین لاہوری کے محضر نامے کے جواب میں 75 سوالات پر مشتمل سوالنامہ کی تیاری میں بھی بھرپور حصہ لیا، آپ نے قوی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے ملک بھر کے طوفانی دوروں میں چالیس ہزار میل کا سفر طے کیا اور ڈیڑھ سو سے زائد شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں عوامی جلسوں سے خطاب کر کے مسلمانوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد، فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے آگاہ کیا، پاکستان کی تاریخ میں اسمبلی فلور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے سب سے پہلے مسلمان کی تعریف کو آئین کا حصہ بنانے کا مطالبہ کرنے والے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی پیش کردہ قرارداد کے نتیجے میں 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور یوں نوے سالہ فتنہ اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔

علماء اسلام کی گرفت اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے بعد قادیانی جماعت نے اپنے لٹریچر کو چھپانے کی منظم کوشش کی اور اپنے اسلام دشمن عقائد پر ترقیہ کا پردہ ڈال کر اہل اسلام میں نقب زنی کا عمل جاری رکھا، ایسے میں ضرورت اس امر کی تھی کہ قادیانیت کے کفر و ارتداد کو مستند شہادتوں کے ساتھ عوام کے سامنے لایا جائے اور شہادتیں بھی ایسی کہ ناقابل تردید ہوں، لیکن مجبوری یہ تھی کہ قادیانی لٹریچر تک عوام تو کجا خواص کی بھی رسائی آسان نہیں تھی اور اگر خوش قسمتی سے قادیانی کتب و رسائل دستیاب ہو بھی جائیں تو قادیانی اپنے لٹریچر کے ہر نئے ایڈیشن میں تحریف کا فریضہ باقاعدگی سے سرانجام دیتے رہتے ہیں، پھر درجہ جدید میں عوام کے پاس وقت کی بڑی قلت ہے کہ مرزائی لٹریچر کی ورق گردانی کر کے اُس میں سے حقائق تلاش کریں، جہاں تک قادیانی لٹریچر کے مطالعہ کا اتفاق ہوا، ہمیں ان میں اجراء نبوت و وفات مسیح کی کج بختیوں، جھوٹے الہامات، نہ پوری ہونے والی پیشین گوئیوں، علماء و مشائخ کے خلاف دشنام طرازیوں، سیدنا مسیح علیہ السلام پر توہین آمیز تہمتوں، پادری عبداللہ آسٹم سے

ہونے والے مناظرے اور محمدی بیگم کی مناکت کی جھوٹی تاویلات کے علاوہ کچھ بھی نظر نہیں آتا، علم و حکمت ہو بھی تو کیونکر، کہ خدا جب ایمان لیتا ہے تو عقل و حکمت چھین لیتا ہے مرزا کے ساتھ بھی یہی ہوا، آج مرزا اور اُس کے تعجین دین و دنیا دونوں میں ذلیل و خوار اور رائدہ درگاہ ہیں، مرزا کے رنگ برنگے ماضی، اُس کے جھوٹے دعوؤں، تحریروں، جھوٹی وحی و الہامات اور پیشین گوئیوں کا تجزیہ ہمیں یہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ ایک بانجبر کذاب تھا اور وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی دھوکہ دے رہا تھا، اُس نے خدا کے نام اور جعلی نبوت کو سامراجی مقاصد کی تکمیل میں استعمال کیا اور اُس کے اس تمام کاروبار کا مقصد، ذاتی عظمت اور مذہب کے نام پر دولت و شہرت اکٹھی کرنا تھا، قادیانیوں کی انجیل ”تذکرہ“ میں وہ لغویات اور احمقانہ پن ہے جو کسی اہم شخص کی سوانح عمری اور تاریخ میں ہرگز نہیں ملتا، مرزا قادیانی کی جھوٹی وحی عربی، اردو، فارسی، انگریزی، عبرانی، ہندی اور پنجابی زبان میں ہے، زبان گھٹیا، مبہم، عامیانا، گندی اور غلط ہے، حقیقت میں اُس کا بڑا حصہ لغو اور بے معنی فقرات پر مشتمل ہے، جس کے کوئی واضح معانی نہیں ہیں، پھر بھی قادیانی ذریت اُس کے بیانات کی مختلف تاویلات پیش کر کے مرزا کی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔

چنانچہ وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے معروف سکالر محمد متین خالد زید مجاہد نے علماء کرام اور نامور اہل علم و دانش کی سرپرستی میں برسوں کی انتھک محنت کے بعد زیر نظر شاعر و عظیم کتاب ”ثبوت حاضر ہیں!“ ترتیب دی ہے، یہ اپنی نوعیت کی منفرد اور شاہکار کتاب ہے جس میں قادیانیوں کی اسلام کے خلاف ہرزہ سرائیوں، مضحکہ خیزیوں اور کفریہ عقائد و عزائم کو مستند عکسی و دستاویزی شہادتوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، یہاں یہ امر واضح رہے کہ عکسی ثبوت شائع کرنے کے حوالے سب سے پہلا کام علامہ محمد منشا تابش قصوری صاحب (مدرس جامعہ نظامیہ لاہور) نے ”دعوت فکر“ میں کیا تھا، دعوت فکر اس حوالے سے پہلی کتاب ہے، جس میں تنازعہ تحریروں کے عکسی ثبوت کو بطور حوالہ استعمال کیا گیا تھا، اس کتاب کی اشاعت سے قبل صرف حوالے شائع کیے جاتے تھے عکسی ثبوت نہیں، جنہیں اصل کتاب

سامنے نہ ہونے کی وجہ سے مخالفین باآسانی جھٹلا دیتے تھے، لیکن اب تنازعہ تحریروں کے عکسی ثبوت بعد اصل حوالوں کی موجودگی میں راہ فرار ممکن نہیں رہا، نوجوان سکا لرحمدتین خالد نے اصل عکسی ثبوت کے ساتھ ”ثبوت حاضر ہیں!“ ترتیب دے کر قادیانیوں کے متعلق نادر و نایاب معلومات، حرمت انگیز سنسنی خیز انکشافات اور اسلام دشمن مذموم سرگرمیوں کے تمام خفیہ گوشے بے نقاب کر دیئے ہیں، انہوں نے قادیانیوں کے مذموم عقائد و عزائم کے عکسی ثبوت یکجا کرنے کیلئے قادیانی کتب و رسائل اور اخبارات کے 50 ہزار سے زائد صفحات کھنگالنے کے بعد بڑی محنت اور خوبی سے یہ کتاب ترتیب دی ہے، جس کی موجودگی میں اب قادیانیوں کیلئے کسی بھی قسم کے انکار، تاویل اور فرار کی گنجائش آسان نہیں رہی ہے۔

اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک ایسی بلند پایہ تحقیقی کتاب ہے، جو قادیانی کفریہ عقائد و عزائم کا مستند دستاویزی ثبوت فراہم کرتی ہے، ہماری نظر میں دور حاضر میں قادیانیت کے مذموم عقائد و عزائم اور اس کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لیے پروفیسر محمد الیاس برنی کی کتاب ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ کے بعد جدید کتب میں اس سے بہتر کتاب کوئی نہیں ہے، یہ کتاب اپنی تحقیق کے لحاظ سے ایک ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ قادیانیوں کیلئے راہ ہدایت کا سبب بن سکتا ہے، اس کتاب کا مطالعہ علماء، خطباء، وکلاء، اساتذہ اور طلبہ کو فتنہ قادیانیت کے خلاف مضبوط دلائل اور ٹھوس معلومات کا ذخیرہ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیت کے خلاف بحث و مناظرہ میں مستند حوالوں کے علاوہ عدالتی کارروائی میں بھی بطور ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے، درحقیقت ایسی کتاب وقت کی اہم ضرورت تھی، جسے جناب محمد متین خالد صاحب نے بروقت پورا کیا ہے، فاضل مؤلف کی اس کوشش و کاوش نے قادیانیت کی حقیقی گھنٹاؤنی تصویر اور اسلام دشمن شرمناک کردار ہر قاری کے سامنے رکھ دیا ہے، موصوف کی یہ کوشش جہاں حقیقت اور اعتدال پسندی کی مظہر ہے، وہاں غیر جانب دار رویہ کی بھی عکاس ہے، ہم اس اعلیٰ کوشش پر مؤلف زید محمد ام اور ان کے معاونین و محبتین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ مؤلف کی اس کوشش و کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر توشہ آخرت بنائے، ان کے علم و عمل، مرتبے و مقام میں خیر و برکت عطا فرمائے اور



فقہ قادیانیت کی سرکوبی اور بیخ کنی کیلئے ہمیں بھی اپنے اسلاف کی طرح سرفروشانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجزمہ خاتم النعمین سید المرسلین علی وآلہ واصحابہ اجمعین)

مذکورہ بالا مباحثہ میں منہج نبوی

**احقر جمیل احمد نعیمی ضیائی**

(ناظم تعلیمات، دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

جمعرات یکم رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / 12 اگست 2010ء



## آئینہ قادیانیت

جنوری 2003ء کی بات ہے کہ خاکسار صرف قادیانی مذہب کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ہی تصانیف کے کئی برسوں کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ یہ ایک نیا مذہب ہے اور قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف ہے، اب میں کسی وقت بھی اعلان کرنا چاہتا تھا کہ میرا اس خود ساختہ مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے دین، اسلام سے تعلق ہے، لیکن اس سے قبل چونکہ میرا مسلم سکارلز کی قادیانی مذہب پر لکھی جانے والی کتاب کا کوئی مطالعہ نہیں تھا، خاکسار نے ایک مسلمان دوست سے کہا کہ کیا وہ مجھے اس مذہب پر مسلم سکارلز کی کچھ کتب مہیا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر دے، اس نے چند کتابیں مہیا کیں، جن میں جناب محمد متین خالد صاحب کی شہرہ آفاق کتاب ”ثبوت حاضر ہیں“ بھی تھی۔ خاکسار نے جب اس کتاب کو دیکھا تو پہلی نظر میں ہی اندازہ ہو گیا کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں، بلکہ ایک ایسی کبھی نہ کند ہونے والی تیز دھار تلووار ہے جس کی کاٹ ہمیشہ قادیانی مربیان و معلمین کو لرزہ بر اندام رکھے گی۔ شرط صرف اس کو استعمال کرنے کی ہے۔ اس کتاب نے نہ صرف میرے نتائج کی تصدیق کی بلکہ مجھ پر بہت سے قادیانی عقائد و معاملات کو نئے زاویوں سے واضح کرنے میں مددگار ثابت ہوئی۔ خاکسار کے دل میں جناب متین خالد صاحب کے دیدار کی خواہش پیدا ہوئی، بعد میں جب دوسری کتابوں کے مطالعہ کا موقع ملا تو مجھ پر اس کتاب کی اہمیت مزید واضح ہوئی، کیونکہ اکثر کتابیں عالمانہ رنگ میں تھیں، جن سے بحث و مباحثہ میں زیادہ تر ایک عالم ہی فائدہ اٹھا سکتا تھا، لیکن ”ثبوت حاضر ہیں“ کا کمال یہ ہے کہ ایک عام آدمی بھی جس کو بات کرنے کا سلیقہ ہو، استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال سکتا ہے۔ اس طرح میرے دل میں بھی ”بزرگ“ سکارلز جناب متین خالد صاحب کی زیارت کا شوق دو آتشہ ہو گیا اور متین خالد صاحب کی کچھ دوسری

تہنیتا مطالعہ میں آئیں تو شوق دید کئی آتوہ ہو گیا۔ اس اثناء میں خوش قسمتی سے ٹیلیفون پر رابطہ ہوا تو آواز بجائے بزرگ کے جوان سی لگی۔ میں نے مولانا جناب سہیل بادا صاحب (لندن) سے کہا کہ ماشاء اللہ، جناب متین خالد صاحب کی ہمت ہی نہیں بلکہ آواز بھی جوانوں جیسی ہے، جواب میں وہ کہنے لگے کہ وہ ماشاء اللہ جوان ہیں، میں نے بھی اس سکھ کی طرح (جس کو لوگ صحیح بات بتا رہے تھے لیکن وہ سمجھ رہا تھا کہ میں سکھ ہوں اور یہ سب مجھے بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن ان کی بات مان کر میں بھی بیوقوف نہیں بنوں گا) سوچا کہ نیا نیا اس طرف آیا ہوں، مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ (سکھ کی طرح شاید اس لیے سوچا کہ جس مذہب میں 55 سال گزارے ہیں، اس مذہب کے بانی اگر صحیح نہیں تو کم از کم شکل و صورت سے سکھ ہی تھے، پبلک تصویر دیکھ لیں اور کسی سکھ سے موازنہ کر لیں)، خاکسار نے جواب میں کہا کہ کیا بات کر رہے ہیں، اتنا تحقیقی اور پائیدار کام، جس کے لیے ایک عمر اور مہارت چاہیے، کیا ایک جوان آدمی کا کام ہے؟ انہوں نے متین خالد صاحب کے بارے میں کچھ اور بھی تذکرہ کیا جس نے میرے شوق دید پر، ”جلتی پرتیل“ کا کام کیا اور رشک بھی آیا کہ ایسی توفیق خدا کی ہی عنایت ہے جس کو بھی دے۔ اور دل سے یہی دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ اس توفیق میں اپنی قدرت سے اضافہ کرے اور ان کی تحریروں کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔ آمین!

ستمبر 2004ء میں خاکسار کو پاکستان جانے کی توفیق ہوئی، جناب متین خالد صاحب نے مجھے بتایا کہ وہ ایئر پورٹ پر آ کر میری عزت افزائی کریں گے۔ جب رات کے دو بجے لاہور ایئر پورٹ پر پہنچا تو جناب سید کفیل بخاری شاہ صاحب، جناب عبداللطیف چیمہ صاحب، جناب ثاقب خورشید صاحب، جناب لیاقت علی صاحب اور کئی دوسرے احباب کے ساتھ میرے محترم دوست جناب متین خالد صاحب بھی استقبال کرنے والوں میں موجود تھے۔

باشرع، متین و پرکشش چہرہ، مناسب لباس میں ”بادشاہ بزرگ“ متین صاحب سے ملاقات کا اعزاز حاصل ہوا، اور دل میں خیال آیا کہ عمر کی بزرگی تو ایک رسمی بات ہے، اصل بزرگی نیک اور پائیدار کام میں ہے، جو محض خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے اور جوانی میں بھی مل جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی دعا نکلی کہ اے اللہ اس کے نیک کام کا اجر اور عزت جناب متین خالد صاحب کی اگلی نسلوں کو بھی منتقل کرنا، آمین۔ میری بد قسمتی کہ اچانک بیماری کی وجہ سے جرنی واپس لوٹنا پڑا، جس کی وجہ سے تفصیلی ملاقات اور کچھ سیکھنے کی سعادت حاصل نہ ہو سکی، لیکن

میرے لیے یہ بھی خوشی و اطمینان کی بات تھی کہ ملاقات تو ہوئی۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب متین خالد صاحب کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کی کتابوں بالخصوص ”ثبوت حاضر ہیں“ کو زیادہ سے زیادہ سے لوگوں کے لیے راہ ہدایت کا موجب بنائے اور ان کی نسلوں کو بھی برکتوں اور فضلوں سے نوازے۔ (آمن) میں اپنے لیے بھی دعا کا خواستگار ہوں کہ خدا مجھے بھی بہتر سے بہتر رگ میں اسلام کی خدمت اور قادیانیت کے فریب کو آشکارہ کرنے کی توفیق دے۔ آمن!

شیخ راحیل احمد

(جرمنی)



## مقابل ہے آئینہ!

یہ قدرت کے فیصلے ہیں کہ کس سے کیا کام لینا ہے! اپنے عملی سفر کی شروعات سے شاید میرے سان گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ مجھے نبوت محمد ﷺ کے باغیوں اور منکرین ختم نبوت، قادیانوں سے مدت العمر سرب پیکار رہنا پڑے گا۔ میں حضور شفیع المرسلین، سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نہایت ادنیٰ امتی ہوں۔ آپ ﷺ کے دربار کی عزت و ناموس اور عظمت کا تحفظ میری اولین ایمانی ذمہ داری ہے۔ اگر مولائے کائنات ﷺ نے مجھ عاجز کو عملی محاذ پر ایک سپاہی بنا کر متعین فرمایا ہے تو اس میں میرا کوئی کمال نہیں، یہ سب میرے آقا و مولا ﷺ کی کرم فرمائی اور نگاہ التفات ہے، البتہ اس اعزاز پر نازاں ہونے کا حق مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

ظہور اسلام کے ساتھ ہی طاغوتی توانائیاں اپنے پورے کردار کے ساتھ فعال ہو گئی تھیں..... ”یہ (نادان) چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں لیکن اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا، اگرچہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔“ (الصف: 8)!

چنانچہ مشیت ایزدی اپنے رسل کے غلبے کو یقینی بنانے کے لیے سدا متحرک رہی ہے۔ انبیاء کی مخالف قوتیں اپنے تمام تر کردار کے باوجود اپنے ہی قدموں میں ڈھیر ہونے لگتی ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ مومنین جو اس مبارزت میں آزمائشوں اور ابتلاؤں کے انعامات سے سرفراز کیے جاتے ہیں کہ بھی تب و تاب جا دو ان کا صلہ و ثمر ہے۔

کچھ نہیں مانگتا بس آپ ﷺ کی چوکھٹ کے لیے

اپنے شالوں سے جدا اپنا یہ سر مانگتا ہوں

کون نہیں جانتا کہ انسانیت کا واحد نجات دہندہ دین اسلام ایک ہمہ گیر نظام ہے۔

اللہ نے اگر اسے اپنا آخری پیغام قرار دیا ہے، اسے جوہر آئینہ ایام کی صفت سے متصف کیا ہے تو لازمی بات ہے اس نقش کو مٹانے کی مساعی بھی انفرادی نہیں، اجتماعی ہی مشکل ہوتا تھی۔

کفر کو ملت واحدہ ہونے کی "توفیق" صرف اور صرف دین اسلام کی بدولت ہی ملی ہے اور جس گھڑی داوی قاران میں طیبہ کا چاند چمکا تھا، اسی ساعت عالم کفر نے قلعہ بند ہونے کی ٹھان لی تھی۔ یہ سلسلہ جس کا آغاز مکہ کے "دارالندوہ" سے ہوا تھا تو عہد موجود کی یورپی یونین تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ وہ یہود و نصاریٰ جو ازلوں سے ایک دوسرے کے لہو کے پیا سے ہیں، دین اسلام کے انہدام کی سازش میں ایک دم متحد و متفق ہیں۔ سیاسی، تعلیمی، فکری، عسکری، اخلاقی، تمدنی، تہذیبی، معاشی..... غرض ہر پہلو سے ملت اسلامیہ کو زک پہنچانے کی کوشش ہمیشہ استمرار آتیا رہی ہے۔ اور اس حوالے سے ایک حربہ ابتدائی سے استعمال کیا گیا، جی ہاں! مسلمانوں کی مرکزیت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے متوازی نبوت قائم کرنے کا مجرب نسخہ بار بار برتا گیا اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں نے اپنی بے عملیوں کے اور میں کم و بیش ہر جنگ میں سینہ میسرہ کے زخم کھائے ہیں، سلطوں کے ان فرمانرواؤں نے غلامی کے عذابوں تک کو سہہ لیا ہے، خوشحالی سے بد حالی تک کی مسافرت کو اپنی تقدیر بنا لیا ہے، عملی تفوق کو ذہنی پستیوں میں تبدیل کر لینے کی اذیت برداشت کر لی ہے، غرض ہر میدان میں سکری کی قسمت کو قبول کر لیا ہے، لیکن ایک منور نقطے کی اس ڈیڑھ ہزار سال میں حفاظت کا ایسا حق ادا کیا ہے کہ مذاہب عالم اور بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ اور نور کا وہ نیو کلیس ہے، حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ شخصیت سے لامحدود اور غیر مشروط محبت، احترام اور عقیدت۔

حکومتیں، ریاستیں بنتی ٹوٹی رہتی ہیں۔ زوال سے دو چار امت مسلمہ کو دیکھ کر بھلے ہی آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں، دل سپارہ ہوتا ہے لیکن اس آئین مسلم پر ملت بیضا کو عامل پاکر روح کے معبد میں جنت کے چراغوں کی قطاری جل اٹھتی ہے اور طنطنہ آدم کو ایک نیا وقار، ایک تازہ اعتبار عطا ہونے لگتا ہے کہ حضور شافع محشر ﷺ کے پیروکاروں نے آپ ﷺ سے نبوی عقیدت پر مفاہمت کے عنوان سے بھی منافقت کے پاؤں نہیں نکلنے دیے۔

مستشرقین نے اپنی ذہنی عیاری کا ثبوت دیتے ہوئے آپ ﷺ کو ہمیشہ "مغیر اسلام (ﷺ)" لکھا، حالانکہ آپ ﷺ کا تو امتیاز ہی یہ ہے کہ آپ ﷺ قیامت تک کے لیے پوری انسانیت کے رسول اور نبی ہیں۔ اور وہ گروہ جو انسانیت کو ایک جاوے پر گامزن دیکھنے کے روا اور نہیں، جو اپنے مخصوص مفادات اور مذموم عزائم کی وجہ سے نہیں چاہتے کہ انسان فوز و فلاح کے ارمغان سے ہمکنار ہو، وہ آپ ﷺ کے پروگرام کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بڑی

باریک تدبیریں اختیار کرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ کسی طرح اس دائرے سے منسلک نقطہ ماسکہ کا اعتبار آپ ﷺ سے چھن جائے۔ ظاہر ہے یہ مکروہ سازش اسی صورت میں با مراد ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ کے مقابل جدید نبوت کی عمارت تعمیر کر لی جائے، جیسے ابرہہ نے یمن میں بیت اللہ کا حریف شاندار کلیسا ایجاد کر لیا تھا۔ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ جس رب نے خانہ کعبہ کو جلال بخشا ہے، اسی رب نے اپنے آخری نبی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمانی رعب سے نوازا ہے۔ سوتاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات کی نفی کر کے نئی نبوت کے اثبات کی جرأت شاید و باید ہی کسی نے کی ہو۔ ننانوے اعشاریہ نو فیصد مدعیان نبوت نے آپ ﷺ کو تسلیم کر کے اپنی جعلی نبوت کا چراغ جلانے کی کوشش کی ہے۔ مسیلہ جیسا بد صورت مدعی بھی آپ ﷺ کی توسیع کا ادعا لے کر منظر پر ابھرا تھا۔ لیکن قدرت نے مسلمانوں کا ایسا Mind Set مرتب فرمادیا ہے کہ کسی امتی، ظلی، بروزی، تشریحی، غیر تشریحی کسی بھی نوع کے مدعی نبوت کو قبول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رہ گئی۔ ختم نبوت کے عقیدے سے یہ محبت و جرأت اس وجہ مثالی ہے کہ اسے آپ ﷺ کا زبردست مجزہ کہنا چاہیے۔

لیکن یہ دلچسپ توارد ہے کہ ہر مدعی نبوت نے منہ کی کھائی ہے، پھر بھی طالع آزمائی کا شوق مائع نہیں ہوا۔ اس سلسلے کی آخری اور بھرپور کاوش استعماریت کے سابقان میں پردان چڑھائی گئی اور مشرقی پنجاب بھارت کے ایک گاؤں قادیان سے مرزا غلام احمد نامی ایک شخص کو دریافت کیا گیا۔ ”احمدیت“ کے ٹائٹل سے ایک تحریک اس کے وجود سے جاری کی گئی۔ یہ مخبوط الحواس شخص سیالکوٹ کی کچھری میں اہلحد ثائپ معمولی اہلکار تھا۔ کتب بینی کے شوق اور مناظرانہ کارروائیوں نے اسے مذہبی حلقوں میں مناسب تعارف کی فضا مہیا کر دی تھی۔ برطانوی راج، 1857ء کے بعد اگرچہ مقامی باشندوں کے جسموں میں اپنے پنجے گاڑ چکا تھا لیکن ذہنوں کی تسخیر کا اہم مرحلہ ہنوز باقی تھا۔ فرنگی کو منجی ثابت کرنے اور اسے رحمت خداوندی کا عکس جتانے کے لیے مرزا قادیانی نے اپنے دور کے ”میڈیا“ کو وقف کر دیا۔ فنڈز کی کمک چونکہ کبھی معطل نہیں ہوئی لہذا تلوار کے جہاد کے خلاف ان کا ”قلمی جہاد“ بھی کبھی نہیں رکا۔

زمانے نے کروٹ لی مانتی ہوتی ہے، یہ جدل ایک جبر ہے، جس سے مفر ممکن نہیں مگر مفاد عاجلہ کو قبلہ یقین کرنے والے اپنائے وقت اپنے حال کو سنوارنے کے لیے ماضی و

استقبال دونوں کی نفی کر بیٹھے ہیں۔ آنجنمانی مرزا قادیانی اور ان کے متعین سے بھی غلطی ہوئی۔ 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی نہایت عبرتناک موت سے ہمکنار ہوا۔ ان کی موت کے صرف 39 سال 2 ماہ اور 19 دن بعد یعنی 14 اگست 1947ء کو مسلمانوں کی آزاد سرزمین کا واسرائے انگریز نہیں بلکہ ایک سچا مومن گورنر جنرل تھا۔ بس اتنی ہی دیر باقی تھی آزادی میں، لیکن مرزا قادیانی نے یہ سوچا تھا کہ ظل سبحانی فرنگی صاحب بہادر ابد لآباد تک یہاں حکمران رہے گا اور یوں ان کی مذہبی پیشوائیت اسی طرح قائم و دائم رہے گی، جس طرح فرعون کے دربار میں ہامان کی پاپائیت کا طوطی بولتا تھا۔ افسوس! مرزا قادیانی نے فرعون کے انجام کو فراموش کر دیا۔ جی جناب! 63 برس پہلے جغرافیہ بدلاتو تاریخ کا طلسم بھی ٹوٹ گیا۔ قادیانی اکابرین سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ ”حضرت مسیح موعود“ نے شانہ روز مجاہدے کے بعد انگریز سامراج کی مدحت بلکہ مدہمت میں جو ”پچاس الماریاں“ تخلیق فرمائی ہیں، اس بار ندامت کو کس خلیج میں غرق کریں؟ ان کا ایسا سوچنا بلا جواز نہیں تھا کہ سارا منظر نامہ ہی تبدیل ہو چکا تھا۔ انگریز کے عطا فرمودہ خطاب، عتاب بن چکے تھے۔ مرزا قادیانی کے خاندان کی بھاتا تو انگریز کے ”خود کاشتہ پودے“ کی بھتا کے ساتھ مشروط تھی۔ یہاں ”خلافت“ نے نسل در نسل منتقل ہونا تھا اور یہ مسند کوئی معمولی نہیں، ایک ہیڈ آف دی سٹیٹ سے بھی بڑھ کر پروڈوکول ”خلیفہ“ کو ملتا ہے۔ ایک برطانوی انگریز آئن ایڈمن سن نے A man of God کے نام سے قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی سوانح حیات تحریر کی ہے۔ اس کے پندھویں باب کا مطالعہ کر لیجیے اور دیکھیے کہ ”خاندان مسیح موعود“ میں خلافت کا عہدہ پانے کے لیے کیسی شدید تڑپ موجود ہے۔ مختصر یہ کہ مرزا قادیانی کی اولاد نے سادہ لوح مریدوں کے پیش بہا چندوں کی بدولت عیش و محفم سے بھرپور زندگی گزاری ہے۔ (اور گزار رہی ہے)۔ یوں اس سلسلے کا قیام اور استحکام سیدھا سیدھا معاشی مسئلہ ہے۔ مگر جب اس کے ہانی کے پیدا کردہ لٹریچر پر نظر ڈالی جاتی تو یہاں 3/4 حصہ برٹش حکومت کی تعریفوں سے مزین ملتا تھا۔ صرف تعریفوں سے نہیں، حد درجہ خوشامدی اُسلوب میں ملکہ برطانیہ کی قصیدہ خوانی ملتی تھی، جسے دیکھ/پڑھ کر عقل سلیم کے حامل بعض قادیانی نوجوانوں کا خون کھول اٹھتا تھا۔ سوشل اس پیجیگی کا یہ ڈھونڈا گیا کہ ایسی تحریروں کو ممکن حد تک بلیک آؤٹ کیا جائے۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی کی شخصیت سے وابستہ مٹھکھ خیریاں بھی زیادہ تر ان کی اپنی کتب میں اور باقی قادیانی لٹریچر میں محفوظ ہو گئی تھیں۔ تصویر



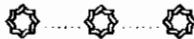
کے اس رُخ کو چھپا کر ”بانی سلسلہ احمدیت“ کو ایک ”مقدس ہستی“ کے بہروپ میں پیش کرنا، ناگزیر ہو گیا تھا۔ اس طرح Cosmetics کا بڑا فنکارانہ استعمال کر کے مرزا قادیانی کو ایک برگزیدہ اور بے پناہ عالم کے گیٹ اپ میں پورٹریے کر دیا گیا۔ سادہ لوح قادیانیوں نے انہیں سچ سچ کا ”مہدی معبود“ اور ”مسح موعود“ یقین کر لیا۔ بلاشبہ تیز طرار رحمان ساز قادیانیوں (آج کی زبان میں انہیں سٹیک ہولڈرز کہیے) کو اس حوالے سے کامیابی ہوئی کہ آخر کھلا کاری بھی کوئی چیز ہے۔ اس ساری ٹوٹنکی میں بنیادی کردار ادا کرنے والا ایک ہی ہنر تھا کہ ”معتزفہ احمدیہ لٹریچر“ کسی طرح اپنوں اور غیروں کی دسترس سے اتنا دور کر دیا جائے کہ کوئی چاہے بھی تو اس ”روحانی خزینے“ تک رسائی حاصل نہ کر سکے۔ نیز بطور نعم البدل نئے لٹریچر کا سیلاب اس شدت سے بہا دیا جائے کہ کسی کو اس سے فرصت ہی نہ ملے۔

ایک چال قادیانیوں نے چلی، ایک تدبیر اس عاجز کے ذہن میں قدرت نے ڈال دی کہ ردِ قادیانیت کے لیے ایک بالکل نیا، موثر، کارگر اور دندان شکن زاویہ تراشا جائے کہ ان کے لیے کوئی جائے فرار رہ نہ جائے۔ سو، میں نے دن رات ایک کر کے اصل قادیانی لٹریچر جمع کیا۔ اور پھر ان کی اپنی چھاپی ہوئی کتب کے عکس تیار کیے۔ یوں ایک یکسر منفرد کتاب ”ثبوت حاضر ہیں!“ کے عنوان سے قارئین کی نذر کر دی۔ اس کی پہلی جلد 1997ء میں منصف شہود پر آئی تو قادیانی ایوانوں میں بھونچال برپا ہو گیا۔ متعدد قادیانی حضرات کو اس بہانے خدا نے اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا فرمادی۔ تمام علمی حلقوں نے ناچیز کی اس کاوش کو بے حد سراہا لیکن مجھے یہ احساس برابر مضطرب رکھتا تھا کہ میرا کام ہنوز ادھورا ہے۔ اس دوران میں تحقیق و تدقیق کا عمل جاری رہا۔ یوں ”ثبوت حاضر ہیں!“ کی مزید جلدیں نئے حوالوں کے ساتھ سامنے لانے کی توفیق ملنے لگی۔ اس وقت تیسری جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ان اوراق میں میرا تبصرہ نہ ہونے کے برابر ہے، بس یہ جالیے! ”مقابل ہے آئینہ!“

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

**محمدتین خالد**

Email: fatchqadyaniat@ hotmail.com







قلدیانیٔ  
توت حاضرین!

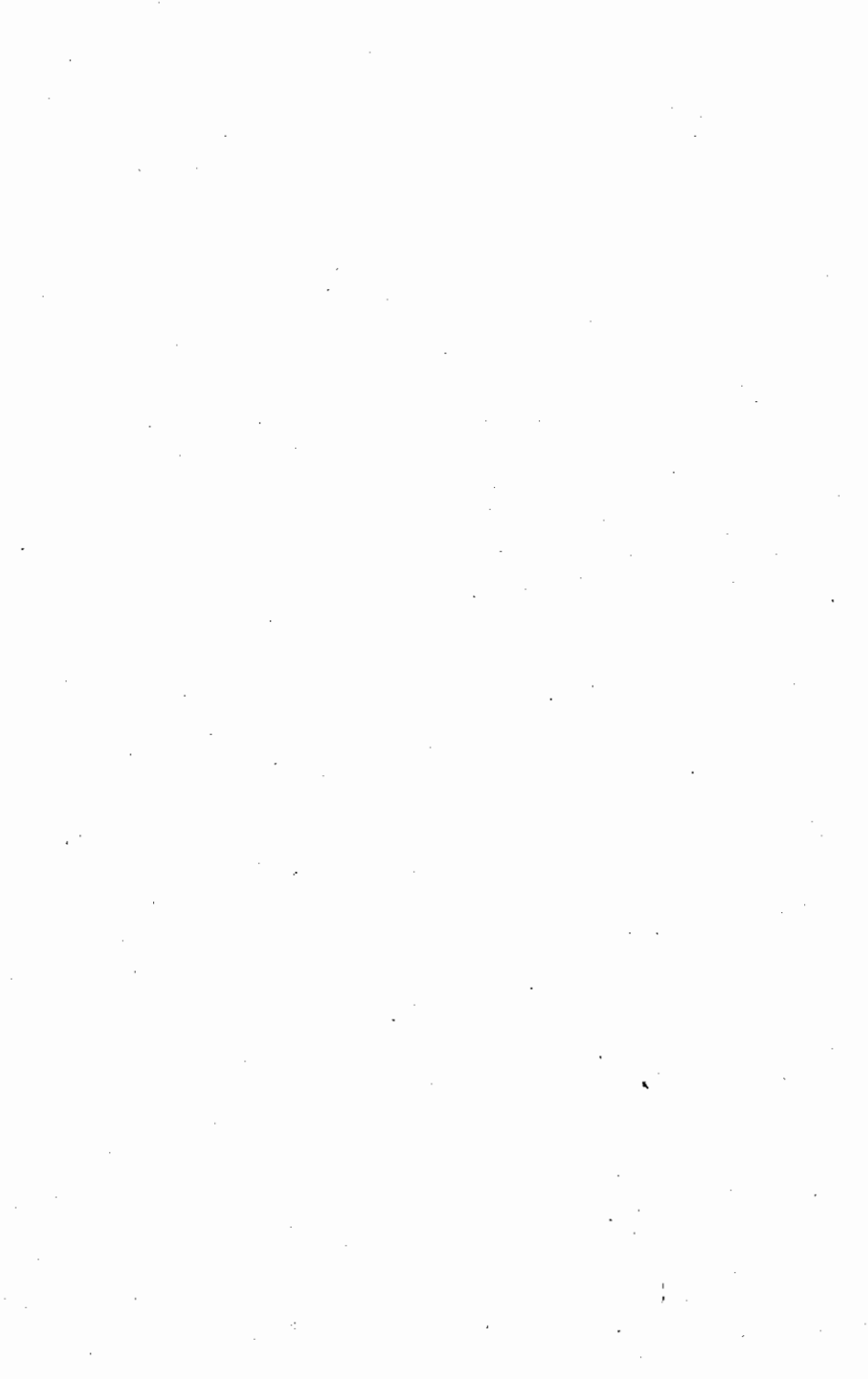




ثبوتِ حاضرین!

قادِیانیِ اخلاق!

Love for all, hatred for none



روزمرہ زندگی میں شائستہ گفتگو ہر شخص کے اخلاق عالیہ میں شامل ہونی چاہیے۔  
اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

□ وَلَا تَسْبُوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَيْسُوا بِاللَّهِ عَدُوًّا بِغَيْرِ عِلْمٍ.

(الانعام: 108)

ترجمہ: اور تم نہ گالیاں دو انہیں جن کی یہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ بھی گالیاں دیئے لگیں اللہ کو زیادتی کرتے ہوئے جہالت سے۔

اللہ تعالیٰ مزید ارشاد فرماتا ہے:

□ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حَسَنًا. (البقرہ: 83)

لوگوں سے نیکی اور بھلائی کی بات کہو۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو گالی دینا بڑے گناہ کی بات ہے (بخاری و مسلم) مزید ارشاد فرمایا: گالی بکنے اور بے حیائی کی بات کرنے والے کے پاس اسلام کا کچھ حصہ نہیں ہے۔ (امام احمد)

مگر افسوس صد افسوس نہایت! ”سلطان القلم“ کہلوانے والے آنجنابی مرزا قادیانی کے سینہ بے گنجینہ اور زبان بے عنان سے ایسی ایسی محش گالیاں نکلیں جنہیں سن کر بڑی سے بڑی بھڑکارن بھی پناہ مانگے۔ ان نہایت دل آزار گالیوں کی وجہ سے مرزا قادیانی کے عذاب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم ﷺ، انبیائے کرام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام، صحابہ کرام اور دیگر مقدس شخصیات کی نسبت ایسے ایسے الفاظ تحریر کیے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر ایک مسلمان کا دل زخم زخم اور جگر پاش پاش ہوتا ہے۔ کیا یہ حکم خداوندی کی تعمیل ہے؟ کیا مسیح موعود کی تہذیب اور خواص ایسے ہی ہونے چاہئیں؟

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے قرآنی آیات احادیث مبارکہ اور اپنی تمام تحریروں و الہامات کو سراسر فراموش کرتے ہوئے انھیں ملیا میٹ کر دیا۔ اس نے نہ قرآنی آیات کی تفسیر کی، نہ احکام رسول خدا ﷺ پر عمل کیا اور نہ اپنی تبلیغی تحریروں کی پروا کی۔ نجانے کن خیالات کی بنا پر وہ خود کو مسیح موعود منوانا چاہتا ہے؟ اگر یہ کہا جائے کہ سجادہ نشین حضرات اور علمائے کرام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا تھا، اسے دجال، کذاب اور کافر لکھا تھا، اس لیے مرزا قادیانی نے ردِ عمل میں انھیں سب دشتم سے نوازا تو افسوس! مرزا قادیانی نے یہاں بھی حکم خداوندی کی تعمیل نہ کی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

□ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظِ وَالْعٰلَمِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يَحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(آل عمران: 134)

ترجمہ: اور ضبط کرنے والے ہیں غصہ کو اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔

مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا، کیا نبی اور رسول اس طرح کے ہوتے ہیں کہ غصے میں آ کر لوگوں کو ماں بہن کی تنگی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ آئیے! جھوٹے مسیح موعود کے ”ارشادات عالیہ“ ملاحظہ فرمائیں:-

## لوگوں پر لطف اور رحم

مرزا قادیانی کا ایک الہام ہے:

(1) ”تلطف بالناس و ترحم علیہم۔“

لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آ اور ان پر رحم کر!“

(انجام آتھم صفحہ 55 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 470 پر)

مرزا قادیانی ایک دوسرے الہام میں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے داؤد کے نام سے مخاطب کرتے ہوئے کہا:



## لوگوں سے نرمی اور احسان کر

(2) ”یا داؤد عامل بالناس رفقاً و احساناً۔“

اے داؤد! لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔“

(انجام آتم صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 55 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 471 پر)

## نہایت قابل شرم بات

(3) ”چونکہ اماموں کو طرح طرح کے ادبائوں اور سفلوں اور بد زبان لوگوں سے واسطہ

پڑتا ہے، اس لیے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے اُن میں طیش نفس اور

مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے

کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاقِ رؤیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرہ بھی

متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ

میں جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی نیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس

پر آیت اِنکَ لَعَلیٰ خَلْقِ عَظِیْمِ کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے۔“

(ضرورت الامام صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 478 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 472 پر)

## اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھاتا ہے

(4) ”خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجالا سکتا ہے جو

وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص کو راست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر

استعمال نہیں کرتا بلکہ لاشی کی طرح مارتا ہے اور بے تیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل

کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منش کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل

نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی

کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو

راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں، اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔“  
(شخصہ حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 473 پر)

## اللہ تعالیٰ کا حکم

(5) ”اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمادیا کہ لا تباذروا باللقاب یعنی لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے؟“  
(تفسیر خزانیہ صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 541 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 474 پر)

## تلخ بات

(6) ”میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔“  
(آسمانی فیصلہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 475 پر)

## پرلے درجے کا شریر النفس

(7) ”اور خود ہم ایسے الفاظ کو صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا جب عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پرلے درجے کا شریر النفس خیال کرتے ہیں۔“  
(براہین احمدیہ صفحہ 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 90، 91 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 476، 477 پر)

## سفلوں اور کمینوں کا کام

(8) ”ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔“  
(ست بچن صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 133 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 478 پر)

## کبھی گالی کا جواب نہیں دیا

(9) ”وقد سبونی بكل سب فمأز ددت علیہم جو ابہم۔ ترجمہ: مجھے کو گالی دی گئی، میں نے جواب نہیں دیا۔“

(مواہب الرحمن صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 479 پر)

## کبھی دشنام دہی نہیں کی

(10) ”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 480 پر)

## گالی مت دو

(11) ”کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔“

(کشتی نوح صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 481 پر)

## مجھے تہذیب و اخلاق کے ساتھ بھیجا گیا ہے

(12) ”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق..... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر 3 صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 482 پر)

## بدزبانی طریق شرافت نہیں

(13) ”گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 483 پر)

## گالیاں سن کے دعا دو

(14) ”گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ اکسار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 114 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 144 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 484 پر)

## سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے

(15) ”مخالف جو گالیاں دیتے ہیں اور گندے اور ناپاک اشتہار شائع کرتے ہیں، ہم کو

ان کا جواب گالیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔ ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں کیونکہ سخت

زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی برکت کو کم کریں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 161 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 485 پر)

## اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں:-

1- لوگوں سے لطف کے ساتھ پیش آنا چاہیے اور ان پر رحم کرنا چاہیے۔

2- لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔

3- اماموں میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔

4- اگر کوئی آدمی ایسی کبھی طبیعت کا ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات سے اس کے منہ میں جھاگ آ

- جائے، اُس کی آنکھیں نیلی چلی ہو جائیں، وہ کسی طرح امام الزماں نہیں ہو سکتا۔
- 5- اندھے کو اندھا کہتا بھی دل دکھاتا ہے۔
- 6- لوگوں کے ایسے نام نہ رکھو جو ان کو برے معلوم ہوں۔
- 7- مرزا قادیانی کی فطرت ایسی نہیں ہے کہ کوئی تلخ بات اس کے منہ پر آئے۔
- 8- کسی شخص کے لیے غیر اخلاقی الفاظ استعمال کرنا نجس عظیم ہے اور ایسا شخص شریر انفس ہے۔
- 9- گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔
- 10- مرزا قادیانی نے کبھی کسی کو گالی کا جواب نہیں دیا۔
- 11- کسی کو گالی نہیں دینی چاہیے، چاہے وہ گالی دے۔
- 12- مرزا قادیانی نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کیا جسے گالی کہا جائے۔
- 13- مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ خدا نے مجھے ہدایت اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔
- 14- گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا شریف آدمی کا کام نہیں۔
- 15- گالیاں سن کے دعا دینی چاہیے۔
- 16- سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے۔
- آئیے! اب مرزا قادیانی کا حیران کن ”تضاد“ دیکھتے ہیں۔

## بندروں اور سوروں کی طرح

(16) ”جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اُس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے؟ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلواریں سے نکلے نکلے نہیں ہو جائیں گے؟ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منہوں چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔“

(انجام آتھم صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 486 پر)

## خزیر سے زیادہ پلید لوگ

(17) ”دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خزیر ہے مگر خزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روح! تم پر افسوس! کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو!“

(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 487 پر)

## جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے

(18) ”نشئی الہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب ”عصائے موسیٰ“ کو ایسا بھروا دیا ہے جیسا کہ ایک تالی اور بدر و گند سے کچھڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے۔“

(از ہمیں نمبر 4 حاشیہ صفحہ 114، 115 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 489، 488 پر)

## جھوٹ کی نجاست، آسمانی لعنت

(19) ”اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔ عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی..... عبدالحق غزنوی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے؟ اے خبیث کب تک تو جینے گا.....“

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 490 پر)

## خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے

(20) ”خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (ترجمہ: ان پر خدائی لعنت کے دس لاکھ جوتے برسیں!) اے پلیدو جبال! پیشگوئی تو پوری ہو گئی۔ لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔“  
(انجام آتھم صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 491 پر)

## مرد خنزیر، عورتیں کتیاں

(21) ”انّ العدا صاروا خنازیر الغلا. ونسانہم من دونہن الا کلب. دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیاں سے بڑھ گئی ہیں۔“  
(مجم الہدی صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 492 پر)

## ولد الحرام

(22) ”اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔“  
(انوار الاسلام صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 493 پر)

## عیسائی، یہودی، مشرک

(23) ”جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔“  
(نزول المسح (حاشیہ) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 494 پر)

## کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے

(24) ”مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔“  
(انجام آتھم (ضمیمہ) صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 495 پر)

## خراب عورتیں اور دجال کی نسل

(25) ”اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے، وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی اور افترا سے باز آ جائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔“  
(نورالحق صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 496 پر)

## پر میشر کی جگہ

(26) ”پر میشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔“  
(چشمہ معرفت صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 114 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 497 پر)

پر میشر ہندوؤں کے خدا کو کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے ہندوؤں کے خدا کو اپنی ناف سے دس انگلی نیچے قرار دے کر انہیں بہت بڑی گالی دی۔ اس کے رد عمل میں ہندوؤں نے نہ صرف اپنے جلوسوں میں دین اسلام اور ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کی بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری پر مبنی ”ستیا رتھ پر کاش“ نامی کتاب بھی لکھی جس کے پہلے ایڈیشن میں صرف 13 ابواب تھے جبکہ مرزا قادیانی کی طرف سے ہندوؤں کی مذہبی شخصیات کو گالیاں دینے کے بعد چودھویں باب کا اضافہ کیا گیا جس میں انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ناقابل بیان گالیاں دیں۔ پھر ایک عرصہ بعد رسوائے زمانہ کتاب ”ریگبلا رسول“ بھی لکھی گئی



جس سے برصغیر کے مسلمانوں میں کہرام برپا ہو گیا۔ اس کی تمام تر ذمہ داری مرزا قادیانی اور ان کی ذہنیت پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے ہندوؤں کو اشتعال دلایا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جموں نے خداؤں کو بھی گالی نہ دو مبادا یہ کہ وہ تمہارے سچے خدا کو گالی دیں۔

### پیٹ سے چوہا؟

(27) ”اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مہبلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا؟ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہری کر کے نطفہ بن گیا۔۔۔۔۔۔ اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔“  
(انجام آتھم صفحہ 317، 311 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311، 317 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 498، 499 پر)

### رحم پر مہم

(28) ”خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مہم لگا دی“  
(ہقیقۃ الوحی تترہ صفحہ 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 444 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 500 پر)

### عضو تناسل کاٹ دیتا.....

(29) ”حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بنا لوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابو جہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔“

(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)  
(عکس صفحہ نمبر 501 پر)

## جہاں سے نکلے تھے.....

(30) ”جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے رو برو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔“

(حیات احمد، حضرت سچ موعود کے سوانح حیات جلد دوم نمبر اول صفحہ 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الملک قادیان)  
(عکس صفحہ نمبر 502 پر)

## کنجریوں کی اولاد

(31) ”کُلک کتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينفع من معارفها و يقبلني و يصدق دعوتي. الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون.“

(ترجمہ) ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی کہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 503، 504 پر)

سوچنا چاہیے کہ دنیا کی سوا ارب آبادی میں سے کتنے لوگ مرزا قادیانی کی کتابوں کو محبت و مودت کی نظر سے دیکھتے اور ان کی تصدیق کرتے ہیں؟  
خود مرزا قادیانی کے پہلے دونوں بیٹوں مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد نے ہمیشہ اپنے باپ کی مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا باپ نبوت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی کے شرعی حقوق پورے نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے فضل احمد کو اپنی تمام جائیداد سے باق کیا۔ (باوجود یہ کہ عاق کرنے والے پر حضور نبی کریم ﷺ نے لعنت بھیجی ہے) اور ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات نیکی، بدی، خوشی، غمی وغیرہ میں شرکت ختم کر

دی۔ مرزا قادیانی نے اپنے پہلے دونوں بیٹوں کے بارے میں ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا:

(32) ”سواب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 187 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 505 پر) یہاں یہ بھی یاد رہے کہ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا فضل احمد، مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتا تھا (اسی لیے مرزا قادیانی نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا تھا۔ (انوار خلافت صفحہ 91 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 149 از مرزا بشیر الدین محمود امین مرزا قادیانی) وہ مرزا قادیانی کی کتابوں کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھتا تھا اور اس کی دعوت کی تصدیق بھی نہیں کرتا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فضل احمد اور اس کی والدہ (مرزا قادیانی کی بیوی) اس فتویٰ ”ذریۃ البغایا“ کی زد میں آتے ہیں؟ قادیانوں کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

### ذریۃ البغایا کی تشریح

قادیانوں کا موقف ہے کہ ”ذریۃ البغایا“ گالی نہیں ہے۔ اس کے جواب میں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ مرزا قادیانی پر ایمان لائے، وہ سب ”ذریۃ البغایا“ ہیں؟ کیا اس پر انہیں کوئی اعتراض اور تکلیف تو نہیں؟ یاد رہے کہ ذریۃ البغایا عربی زبان میں ایک سخت اور غلیظ قسم کی گالی ہے۔ یعنی ”بدکار عورتوں کی اولاد“۔ بغایا کے معنی اس وجہ مشہور و معروف، واضح اور مسلم ہیں کہ اس میں تاویل بازی اور سخن سازی کے سوا اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ ذریۃ البغایا یا بغایا مرزا قادیانی کے مخصوص الفاظ ہیں جن کو اس نے اپنی تصانیف میں بکثرت اور تکرار سے استعمال کیا ہے اور اس کے معنی بھی خود ہی کیے ہیں۔ لغت کی رو سے، قرآن مجید کی جہت سے اور خود آجمنانی مرزا قادیانی کی تصانیف کے لحاظ سے بغایا کے معنی ملاحظہ فرمائیں:

امام راغب اصفہانی اپنی مشہور و معروف لغت قرآن ”مفردات“ میں لکھتے ہیں کہ بغت المرأة بغا اس وقت بولتے ہیں جب عورت بدچلن ہو جائے۔ یہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ اس حد سے جو اس کے لیے ہے، نکل جاتی ہے۔

مرزا قادیانی کی اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا

قادیانی کے الفاظ یہ ہیں الا ذریۃ البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیۃ ہے جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔

□ خود مرزا نے خطبہ الہامیہ صفحہ 49 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 49) پر لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔

□ ”اور ایسے ہی انجام آتھم کے صفحہ 282 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 282)

□ نورالحق حصہ اول صفحہ 123 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163) پر لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران، زناکار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

□ لہذا النور صفحہ 31، 33، 85، 86، 89 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 371، 426،

428، 431) پر لفظ بغایا کا ترجمہ زانیہ، زنان فاسقہ، زنان بازاری اور زنان فاحشہ کیا ہے۔  
نیز قرآن پاک میں ہے کہ جب یہودیوں نے حضرت مریمؑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا:

□ وما کانت امک بغیا (سورۃ مریم: 28)

ترجمہ: تری ماں زناکار اور بدکار نہ تھی۔

□ ولم اک بغیا (سورۃ مریم: 20)

ترجمہ: اور نہ میں بدکار ہوں۔

ان آیات کے تحت مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے لفظ بغیا کا ترجمہ ”بدکار“ کیا ہے۔ (تفسیر صغیر صفحہ 385، 386 از مرزا بشیر الدین محمود) اسی طرح مولوی محمد علی لاہوری قادیانی نے بھی اپنی تفسیر بیان القرآن میں انہی آیات کے تحت بنیا کا ترجمہ بدکار کیا ہے۔

## حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کو گالیاں

مشہور روحانی بزرگ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(33) ”مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور پچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت، تو ملعون کے سبب

سے ملعون ہوگئی پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 188 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 506 پر)

عجیب بات ہے کہ مخالفت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوٹی نے کی اور لعنت گولڑہ کے تمام رہنے والوں پر کی اور وہ بھی قیامت تک۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گولڑہ کی سرزمین پر کوئی قادیانی آباد ہو گیا تو کیا وہ بھی اس ابدی لعنت کا مستحق ہوگا؟

(34) اس کے علاوہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو ”عورتوں کی عاز“ کہا۔

(اعجاز احمدی صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 196 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 507 پر)

مولانا محمد حسین ہالوٹی کے متعلق لکھا:

(35) ”کذاب، منکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن۔“

(انجام آہتم صفحہ 242، 241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 242، 241 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 509، 508 پر)

مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا:

(36) ”وہ گمراہ اور کذاب ہے۔“

(انجام آہتم صفحہ 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 510 پر)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا:

(37) ”اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون۔“

(انجام آہتم صفحہ 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 252 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 511 پر)

مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا:

(38) ”اور لعینوں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان لمعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو طمع کر کے دکھانے والا“ منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔“

(ہقیقۃ الوحی تہ ص 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 445 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 512 پر)

مولانا عبدالحق غزنوی کے بارے میں لکھا:

□ ”اے عبدالحق غزنوی! اے گمراہ عبد الجبار! اور تم نے دیکھ لیا کہ تمہیں طاقت نہیں ہوئی کہ میری کلام جیسی کلام بتلاؤ۔ اور عبد الجبار کی جماعت میں سے ایک موذی نے کہا کہ یہ شخص وجال اور اکفرا لکفار ہے اور ان میں سے ایک غزنوی شخص ہے جس کو عبدالحق کہتے ہیں اور اسنے گالیاں دیں اور پشہ کی طرح اچھلا اور وہ ایک چوہا ہے شیروں کو اپنے سوراخ میں آواز سے ڈراتا ہے اور ایک شیخ لمبی زبان والا بہت ہڈیاں والا عبدالحق سے مشابہ ہے۔ اس نے گمان کیا ہے کہ وہ زمانہ کے فاضلوں میں سے ہے اور یہ شیخ نجفی ہے اور شیعہ ہے۔ اور اس نے عربی میں میری طرف ایک خط لکھا۔ بلکہ اسنے باوجود اس کے سب اور شتم کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور کسی گالی کو نہ چھوڑا جسکو مکینہ رزیلوں کی طرح نہ لکھا۔ اور نہیں جانتا کہ ایمان کیا ہے اور مومنوں کی خصتیں کیا ہیں۔ اور ہم گالی کی طرح رجوع نہیں کرتے جیسا کہ اس نے عناد سے کیا۔ مگر تو کمینوں اور سفلوں میں سے تھا۔ اور تمام تر تعجب یہ ہے کہ عبدالحق غزنوی پانچ برس سے مجھے گالیاں نکال رہا ہے۔ اور ہم نے غش گوئی سے پرہیز کیا ہے اور ہر ایک درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تجاؤز سے باز آجائیں گے اور بکواس سے باز نہ آئے۔ پس میں نے جان لیا کہ وہ مروود اور مخدول ہیں۔ اور بد بخت اور محروم ہیں اپنے تئیں تو بہت نیک آدمیوں میں سے خیال کرتا ہے اور بد بختوں کے طریق پر چلتا ہے۔ فاسقوں کی طرح تو زندگی بسر کرتا ہے۔ تیری باطنی پلیدی نے تیری صورت کو متغیر کر دیا تو ایک بھیڑیا ہے نہ انسان کی قسم اور شریروں میں سے ہے اور تو بوڑھا ہو گیا اور چڑا پراتا ہو گیا اور جھٹ اور فساد کے طریقوں کو تو نہیں چھوڑتا۔ قبل اس کے جو تجھ کو کیزے کھالیں اور موت آجائے اور تو نے مجھ سے دشمنی کی پس خدا تجھے تباہ کرے اور جلد بازوں کی طرح بکواس مت کر پس خدا نے تیرا منہ کالا کیا۔ کلب العناد، پس اے مسخ شدہ اور تیرا سر تیرے ہی جوتوں کے ساتھ نرم کیا جائے گا۔

تجھ پر لعنت، اے غزنی کے بندر، تو کتوں کی طرح تھا، بک بک کرنے والا، کم

معرفت لکنت لسان کا داغ رکھنے والا

اور کتا ایک صورت ہے اور تو اسکی روح ہے۔  
 پس تیرے جیسا آدمی کتے کی طرح بھونکتا ہے اور فریاد کرتا ہے۔  
 ہم نے تیبہ کے لیے تجھے طمانچہ مارا مگر تو نے طمانچہ کو کچھ نہ سمجھا۔  
 پس کاش ہماری پاس مضبوط اونٹ کے چمڑے کا جوتا ہوتا۔  
 اور جو گالی تو دینا چاہے گا وہ ہم سے سنے گا۔  
 اور اگر تو بات اور حملہ میں نرمی کرے گا تو ہم بھی نرمی کریں گے۔  
 اور میں تیرے نفس میں علم اور عقل نہیں دیکھتا۔  
 اور تو خنزیر کی طرح حملہ کرتا ہے اور گدھوں کی طرح آواز کرتا ہے۔  
 اور تو نے بدکار عورت کی طرح رقص کیا۔  
 اور مجھے فاسق ٹھہرایا حالانکہ تو سب سے زیادہ فاسق ہے۔  
 اے شیخ شقی سوچ!

اور انسان کی طرح فکر کر اور گدھے کی طرح آواز نہ کر۔  
 پس میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر خدا کا خوف اور حیا نہ ہوتا۔  
 تو میں قصد کرتا کہ گالیوں سے تجھے فنا کرویتا۔“

(حجتہ اللہ ص 12 تا 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 12، ص 172 تا 236 از مرزا قادیانی)

ہم اس صورت حال پر کچھ تبصرہ نہیں کرتے، اگر کسی ”قادیانی“ میں سلیم الفطرتی کے عناصر متحرک و فعال ہیں تو وہ خود اپنے ”پیرومرشد“ کی شخصیت کے دونوں پہلوؤں کا موازنہ کر لے۔

### بدتر ہر ایک بد سے

(39) ”بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزباں ہے  
 جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء بھی ہے“

(قادیان کے آریہ اور ہم صفحہ 61 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 458، از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 513 پر)

مرزا قادیانی اس شعر کا خود مصداق ہے۔ اس نے اپنی کتابوں میں مختلف لوگوں کو جو گالیاں دی ہیں، ان کی تعداد ہزاروں میں بنتی ہے۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

- اے مردار خور مولویو (انجام آتھم ضمیر صفحہ 21/ حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اندھیرے کے کیڑو (انجام آتھم ضمیر صفحہ 21، حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات (انجام آتھم ضمیر صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے خبیث (انجام آتھم ضمیر صفحہ 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- اے پلیدو جال (انجام آتھم ضمیر صفحہ 46، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)
- اسلام کے عار مولویو (انجام آتھم ضمیر صفحہ 48، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- اے نابکار (بد کردار) (انجام آتھم ضمیر صفحہ 50، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی)
- اے بد ذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم ضمیر صفحہ 21/ حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)
- اَلو (ضمیر مہین احمدیہ پنجم صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)
- امام الفتن (انجام آلچہ صفحہ 24، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 303 از مرزا قادیانی)
- انسانوں سے بڑا اور پلیدتر (ایام الصلح صفحہ 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- اے بد بخت مفسر یو (انجام آتھم ضمیر صفحہ 58، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 342 از مرزا قادیانی)
- ایہا المکلبون الغالون (انجام آتھم صفحہ 224، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 224، از مرزا قادیانی)
- اے شیخ احقان (انجام آتھم صفحہ 241، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 241 از مرزا قادیانی)
- ایہا الشیخ الضال (انجام آتھم صفحہ 251، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 251 از مرزا قادیانی)
- اول درجہ کے کاذب (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 601، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)
- تنگ اسلام مولویو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے کوتاہ نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام صفحہ (د)، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 608 از مرزا قادیانی)
- اے نفسانی مولویو (ازالہ اوہام صفحہ 105، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 105 از مرزا قادیانی)
- اے غبی (کم عقل) (مواہب الرحمن صفحہ 131، روحانی خزائن صفحہ 352 ج 19 از مرزا قادیانی)



- انسانیت کے پیروی (ہاس) (نورالحق حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 4، 5 از مرزا قادیانی)  
 سے بے سہرا اور رہنے
- اے بے ایمانو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- بد بخت پلید طبع مولوی (ایام الصلح صفحہ 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- بے ایمان اور اندھے (انجام آہٹم ضمیرہ ص 22 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 306 از مرزا قادیانی)
- بد ذات (انجام آہٹم ضمیرہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)
- بندروں (انجام آہٹم ضمیرہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)
- باطل پرست بطلوی (انجام آہٹم ص 59، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 59 از مرزا قادیانی)
- بدکار آدمی (شہادت القرآن ص 84، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380 از مرزا قادیانی)
- برہنہ (نورالحق صفحہ 3 حصہ اول، روحانی خزائن جلد 8 ص 5 از مرزا قادیانی)
- بھیڑیے (اعجاز احمدی صفحہ 39، روحانی خزائن جلد 19 ص 150 از مرزا قادیانی)
- بچھو (اعجاز احمدی صفحہ 75، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- بے حیاء (تذکرہ ائمہ تین ص 38، روحانی خزائن جلد 20 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑا خبیث (ہفت روزہ الوئی تترہ ص 107، روحانی خزائن ج 22 ص 543 از مرزا قادیانی)
- پلید ملاؤں (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید جاہلوں (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 414 از مرزا قادیانی)
- پلید تر (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- پلید دل (انجام آہٹم ضمیرہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- پلید و جاں (انجام آہٹم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- ثناء اللہ کو علم اور ہدایت (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)  
 سے ذرہ مس نہیں
- ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا (اعجاز احمدی ص 51، روحانی خزائن جلد 19 ص 163 از مرزا قادیانی)  
 دودھ پلایا گیا
- جاہل سجادہ نشین (انجام آہٹم ضمیرہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- جھگل کئے وحشی (انجام آہٹم ضمیرہ ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)

- جانور (نزول المسح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)
- جنگلوں کے غول (انجام احمدی ص 81، روحانی خزائن جلد 19 ص 193 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ کا گوہ کھایا (انجام آتھم ضمیرہ ص 50، روحانی خزائن جلد 11 ص 334 از مرزا قادیانی)
- جھوٹ بولنے کا سرغنہ (نزول المسح ص 9، روحانی خزائن جلد 18 ص 387 از مرزا قادیانی)
- چار پاسے ہیں نہ آدمی (انجام آتھم ضمیرہ ص 10، روحانی خزائن جلد 11 ص 294 از مرزا قادیانی)
- حرامی (شہادۃ القرآن ص 3 ج، روحانی خزائن جلد 6 ص 380 از مرزا قادیانی)
- حرام زادہ (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 32 از مرزا قادیانی)
- حرم کے جنگل کے شیطان (نورالحق ص 89 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- حلال زادہ نہیں (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
- حاطبہ، اللیل (آئینہ کمالات اسلام ص 600، روحانی خزائن جلد 5 ص 600 از مرزا قادیانی)
- خبیث طبع (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خنزیر سے زیادہ پلید (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- خالی گدھے (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- خبیث نفس (شہادۃ القرآن ص 5، روحانی خزائن جلد 8 ص 382 از مرزا قادیانی)
- خبیث طینت (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 11 ص 292 از مرزا قادیانی)
- خبیث فرقہ (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 9 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 293 از مرزا قادیانی)
- خناسوں (انجام آتھم صفحہ 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- حمیس ابن حمیس (نورالحق ص 64 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 87 از مرزا قادیانی)
- خراب عورتوں اور (نورالحق ص 123 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 163 از مرزا قادیانی)
- دجال کی نسل
- خبیث النفس (ضیاء الحق ص 9، روحانی خزائن جلد 9 ص 259 از مرزا قادیانی)
- خبیث القلب (انوار اسلام ص 21، روحانی خزائن جلد 9 ص 23 از مرزا قادیانی)
- خشک دماغ (ست پنجن ص 9، روحانی خزائن جلد 10 ص 121 از مرزا قادیانی)
- دل کے مجذوم (انجام آتھم ضمیرہ ص 21 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- دجال (انجام آتھم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)

- دنیا کے کیرے (برہین پنجم ص 143، روحانی خزائن جلد 21 ص 311 از مرزا قادیانی)
- ولایت الارض (ازالہ ادہام ص 510، روحانی خزائن جلد 3 ص 373 از مرزا قادیانی)
- دنیا کے کتے (استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- دجال اکبر (انجام آہنم ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 47 از مرزا قادیانی)
- دیوتوں (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 125 از مرزا قادیانی)
- دیوانے درندوں (ضیاء الحق ص 35، روحانی خزائن جلد 9 ص 296 از مرزا قادیانی)
- دجال فریبہ (انجام آہنم ص 204، روحانی خزائن جلد 11 ص 204 از مرزا قادیانی)
- دجال کمینہ (انجام آہنم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)
- دجال کے ہمراہیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- ذلیل (ایام الصلح ص 166، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 413 از مرزا قادیانی)
- ذلت کے سیاہ داغ (انجام آہنم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- ذریت شیطان (انجام آہنم ضمیمہ ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- ذلت کے روسیاهی (انجام آہنم ضمیمہ ص 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343 از مرزا قادیانی)
- کے اندر غرق
- رئیس الدجالین (انجام آہنم ضمیمہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)
- رئیس المسلمین (انجام آہنم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- راس الغاوین (انجام آہنم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- رئیس المصلفین (انجام آہنم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- رڈیوں کی اولاد (آئینہ کمالات اسلام ص 548، روحانی خزائن جلد 5 ص 548 از مرزا قادیانی)
- رئیس الکبیرین (آئینہ کمالات اسلام ص 599، روحانی خزائن جلد 5 ص 599 از مرزا قادیانی)
- سوروں (انجام آہنم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- سیاہ داغ (انجام آہنم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)
- سگان قبیلہ (انجام آہنم ضمیمہ ص 229، روحانی خزائن جلد 11 ص 229 از مرزا قادیانی)
- سلطان الکبیرین (انجام آہنم ضمیمہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- سلہاء (انجام آہنم ضمیمہ ص 253، روحانی خزائن جلد 11 ص 253 از مرزا قادیانی)

- سفیدوں کا نطفہ (تمہیۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- سانچوں (نور الحق ص 23 حصہ 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 32 از مرزا قادیانی)
- سڑے گلے مردہ (انجام آہٹم ضمیرہ ص 62، روحانی خزائن جلد 11 ص 346 از مرزا قادیانی)
- شیطان (انجام آہٹم ضمیرہ ص 4، روحانی خزائن جلد 11 ص 288 از مرزا قادیانی)
- شیاطین الانس (انجام آہٹم ضمیرہ ص 18 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 302 از مرزا قادیانی)
- شیخ نجدی (انجام آہٹم ضمیرہ ص 198، روحانی خزائن جلد 11 ص 198 از مرزا قادیانی)
- شیخ احقان (انجام آہٹم ضمیرہ ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- شیخ الضال (انجام آہٹم ضمیرہ ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- شتی (انجام آہٹم ضمیرہ ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- شغال (آئینہ کمالات اسلام ص 604، روحانی خزائن جلد 5 ص 295 از مرزا قادیانی)
- شیطنت کی بدبو (آئینہ کمالات اسلام ص 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- شیخ نامہ سیاہ (آئینہ کمالات اسلام ص 306، روحانی خزائن جلد 5 ص 306 از مرزا قادیانی)
- شیخ مضل (کرامات الصادقین ص 27، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- شریر بھڑیے (انجام آہٹم ص 9، روحانی خزائن جلد 11 ص 9 از مرزا قادیانی)
- شیخ ضال بطلوی (انجام آہٹم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- شیخ الضالک (اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- شیخ چالباز (کرامات الصادقین ص 22، روحانی خزائن جلد 7 ص 65 از مرزا قادیانی)
- شیاطین (نزول المسح ص 11، روحانی خزائن جلد 18 ص 389 از مرزا قادیانی)
- شریر انفس (آریہ دھرم ص 31، روحانی خزائن جلد 10 ص 31 از مرزا قادیانی)
- ضال بطلوی (انجام آہٹم ص 241، روحانی خزائن جلد 11 ص 241 از مرزا قادیانی)
- ضلالت پیشہ (ہیئۃ الوحی ص 311، روحانی خزائن جلد 22 ص 324 از مرزا قادیانی)
- طوائف (انجام آہٹم ضمیرہ ص 23 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 307 از مرزا قادیانی)
- ظالم طبع (دافع البلاء ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 238 از مرزا قادیانی)
- علیہم نعال لعن اللہ (انجام آہٹم ضمیرہ ص 46، روحانی خزائن جلد 11 ص 330 از مرزا قادیانی)

- عبد الشیطان (انجام آہستہ ضمیمہ میں 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- عورتوں کے عار (انجاز احمدی میں 83، روحانی خزائن جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی)
- عبدالحق کا منہ کالا (انجام آہستہ ضمیمہ میں 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- عالون (انجام آہستہ میں 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)
- غوی فی البطالہ (انجام آہستہ میں 230، روحانی خزائن جلد 11 ص 230 از مرزا قادیانی)
- عاوین (انجام آہستہ میں 254، روحانی خزائن جلد 11 ص 254 از مرزا قادیانی)
- غول (انجام آہستہ میں 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)
- غبی (انجام آہستہ ضمیمہ میں 33، روحانی خزائن جلد 11 ص 317 از مرزا قادیانی)
- غدار زمانہ (انجاز احمدی میں 77، روحانی خزائن جلد 19 ص 190 از مرزا قادیانی)
- غول البراری (کرامات الصادقین میں (د)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)
- غرلوہوں کی جماعت (انجام آہستہ ضمیمہ میں 58، 59، روحانی خزائن جلد 11 ص 343، 342 از مرزا قادیانی)
- پر لعلت
- فرعون سے مراد شیخ (انجام آہستہ ضمیمہ میں 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)
- محمد حسین بطالوی
- لغت یا عبد الشیطان (انجام آہستہ ضمیمہ میں 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)
- قاسق آدمی (تخریح الہدی الوہی میں 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- قوم کے خناسوں (انجام آہستہ میں 17 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 17 از مرزا قادیانی)
- کتے (استکلاء میں 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)
- کج طبع (آئینہ کمالات اسلام میں 301، روحانی خزائن جلد 5 ص 301 از مرزا قادیانی)
- کوئی نظر مولوی (آئینہ کمالات اسلام میں (د)، روحانی خزائن جلد 5 ص 608 از مرزا قادیانی)
- کوز مغزی (نزول الحکام میں 66، روحانی خزائن جلد 18 ص 444 از مرزا قادیانی)
- کذاب (تخریح الہدی الوہی میں 128 / ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 565 از مرزا قادیانی)
- کپڑا (ضمیمہ برائین احمدیہ پنجم میں 165، روحانی خزائن جلد 21 ص 332 از مرزا قادیانی)
- کینہ دور (پشیمہ معرفت میں 131 ج 2، روحانی خزائن جلد 23 ص 336 از مرزا قادیانی)
- کینگی (مواہب الرحمن میں 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)

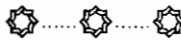
- کرمس (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 155 از مرزا قادیانی)  
 کجبل (کرامات الصادقین ص 6، روحانی خزائن جلد 7 ص 48 از مرزا قادیانی)  
 کینوں (الہدی ص 18، روحانی خزائن جلد 18 ص 262 از مرزا قادیانی)  
 کینہ (انجام آہتمم ص 206، روحانی خزائن جلد 11 ص 206 از مرزا قادیانی)  
 کتوں (انجام آہتمم ضمیمہ ص 25، روحانی خزائن جلد 11 ص 309 از مرزا قادیانی)  
 کلانعام (انجام آہتمم ص 265، روحانی خزائن جلد 11 ص 265 از مرزا قادیانی)  
 گندی روجو (انجام آہتمم ضمیمہ ص 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)  
 گدھے (انجام آہتمم ضمیمہ ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)  
 گمراہ (تترہیضہ الوحی ص 115، روحانی خزائن جلد 21 ص 320 از مرزا قادیانی)  
 گرگ (مواہب الرحمن ص 13، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)  
 گمراہی اور حرص (نورالحق ص 89 ج 1، روحانی خزائن جلد 8 ص 120 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے شیطان**
- لیموں (تترہیضہ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)  
 لاف و کراف کے بیٹے (براجین احمدیہ پنجم ص 149، روحانی خزائن جلد 21 ص 317 از مرزا قادیانی)  
 مردار خور (انجام آہتمم ضمیمہ 21 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)  
 منحوس چہروں (انجام آہتمم ضمیمہ ص 53، روحانی خزائن جلد 11 ص 337 از مرزا قادیانی)  
 منقریو (انجام آہتمم ضمیمہ ص 58، روحانی خزائن جلد 11 ص 342 از مرزا قادیانی)  
 ملعونین (انجام آہتمم ص 252، روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)  
 مٹھنوں (آئینہ کلمات اسلام ص 402، روحانی خزائن جلد 5 ص 402 از مرزا قادیانی)  
 مردار (نزول المسح ص 224، روحانی خزائن جلد 18 ص 602 از مرزا قادیانی)  
 (تترہیضہ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)  
 (تترہیضہ الوحی ص 14-15 ح، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)  
 گس طینت مولویوں (آسانی فیصلہ ص 32، روحانی خزائن جلد 4 ص 342 از مرزا قادیانی)  
 جھپٹ الحواس (استثناء ص 20، روحانی خزائن جلد 12 ص 128 از مرزا قادیانی)  
 مخالفوں کی ذلت (انجام آہتمم ضمیمہ ص 28 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 312 از مرزا قادیانی)

- مولویوں کی ذلت (انجام آہٹم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- مولوی سخت ذلیل (انجام آہٹم ص 24 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- مکذوبوں (انجام آہٹم ص 224، روحانی خزائن جلد 11 ص 224 از مرزا قادیانی)
- منحوس (تتمہ ہدیۃ الوحی ص 14، روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا قادیانی)
- مغرور (تتمہ ہدیۃ الوحی ص 115، روحانی خزائن جلد 22 ص 551 از مرزا قادیانی)
- مجنون ورنده (آسانی فیصلہ ص 14، روحانی خزائن جلد 4 ص 324 از مرزا قادیانی)
- ناپاک طبع (ایام الصلح ص 165، روحانی خزائن جلد 14 ص 413 از مرزا قادیانی)
- نادان بطالوی (انجام آہٹم ص 20 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 20 از مرزا قادیانی)
- نفاق زدہ (انجام آہٹم ص 24 / حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- نیم عیسائیو (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 69 از مرزا قادیانی)
- تالائق نذیر حسین (انجام آہٹم ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 45 از مرزا قادیانی)
- نجاست خور جانور (نزول اسح ص 8، روحانی خزائن جلد 18 ص 386 از مرزا قادیانی)
- نابکاروں (انجام آہٹم ضمیر ص 24 (حاشیہ)، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- نادان صحابی (براین احمدیہ پنجم ص 120، روحانی خزائن جلد 21 ص 285 از مرزا قادیانی)
- تالائق چیلوں (ضیاء الحق ص 27، روحانی خزائن جلد 9 ص 285 از مرزا قادیانی)
- ناپاک فرقہ (انجام آہٹم ضمیر ص 23 / ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- وہ گدھا ہے نہ انسان (انجام آہٹم ضمیر ص 47، روحانی خزائن جلد 11 ص 331 از مرزا قادیانی)
- جنگل کے وحشی (انجام آہٹم ضمیر ص 49، روحانی خزائن جلد 11 ص 333 از مرزا قادیانی)
- ولد الحرام (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
- ولد الحلال نہیں (انوار اسلام ص 29، روحانی خزائن جلد 9 ص 31 از مرزا قادیانی)
- واہ رے شیخ چلی کے (انوار اسلام ص 30، روحانی خزائن جلد 9 ص 40 از مرزا قادیانی)
- بڑے بھائی
- والد جال البطال (انجام آہٹم ص 251، روحانی خزائن جلد 11 ص 251 از مرزا قادیانی)
- ہامان (انجام آہٹم ضمیر ص 56، روحانی خزائن جلد 11 ص 340 از مرزا قادیانی)
- ہندو زادہ (انجام آہٹم ص 59 حاشیہ، روحانی خزائن جلد 11 ص 59 از مرزا قادیانی)

- ہوا و ہوس کا بیٹا (اعجاز احمدی ص 43، روحانی خزائن جلد 19 ص 154 از مرزا قادیانی)
- ہزار لعنت کا رسہ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 77 از مرزا قادیانی)
- ہچو گرگ (مواہب الرحمن ص 131، روحانی خزائن جلد 19 ص 352 از مرزا قادیانی)
- ہچو جنین (مواہب الرحمن ص 138، روحانی خزائن جلد 19 ص 359 از مرزا قادیانی)
- یہودی صفت (انجام آتھم ضمیرہ ص 3، روحانی خزائن جلد 11 ص 287 از مرزا قادیانی)
- یادہ گوہ (انجام آتھم ضمیرہ ص 19/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 303 از مرزا قادیانی)
- یہودی سیرت (انجام آتھم ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 24 از مرزا قادیانی)
- یہودی (انجام آتھم ضمیرہ ص 45، روحانی خزائن جلد 11 ص 329 از مرزا قادیانی)
- یا شیخ العسالۃ (اعجاز احمدی ص 76، روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)
- یک چشم (انجام آتھم ضمیرہ ص 24/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 308 از مرزا قادیانی)
- یہودیت کا خمیر (انجام آتھم ضمیرہ ص 21/ح، روحانی خزائن جلد 11 ص 305 از مرزا قادیانی)
- یہ غول البراری (کرامات الصادقین صفحہ 4)، روحانی خزائن جلد 7 ص 152 از مرزا قادیانی)

## گالیاں دینے کی وجہ

- (40) ”جب انسان دلائل سے گلست کھاتا اور ہار جاتا ہے۔ تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی گلست کو ثابت کرتا ہے۔“
- (انوار خلافت صفحہ 20 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 180 از مرزا بشیر الدین محمود امین مرزا قادیانی)
- (عکس صفحہ نمبر 514 پر)





تعمیرت حاضر ہیں!

لعنت بازی  
مرزا قادیانی کا پسندیدہ مشغلہ



لعنت کے معنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کے ہوتے ہیں۔ لعنت جس قدر بری چیز ہے، اس قدر اس کے کرنے پر پابندیاں بھی عائد کی گئی ہیں۔ کسی مسلمان پر لعنت کرنا حرام ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نہیں ہے مسلمان طعنہ کرنے والا نہ لعنت کرنے والا اور نہ بدگو۔“ (ترمذی)

حضرت ابو دوردؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، جس پر آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں (یعنی زمین اس لعنت کو قبول نہیں کرتی) پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے، جب کہیں اس کو راستہ نہیں ملتا تو جس پر لعنت کی گئی ہے، اس کے پاس پہنچتی ہے۔ اگر وہ واقعی لعنت کا مستحق ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ پھر کہنے والے پر پڑ جاتی ہے۔“ (ابوداؤد)

ایک اور موقع پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کو لعنت کرنا قتل کرنے کے مترادف ہے۔“ (اور قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے بلکہ قرآن مجید کے مطابق ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے)۔

جبو ثامدی نبوت آنجمنی مرزا قادیانی اپنے مخالفین کی تنقید پر فوراً طیش میں آ جاتا، آنکھیں سرخ اور منہ میں جھاگ آ جاتی اور پھر وہ اپنے مخالفین کو دل بھر کر نکالی زبان میں گالیاں دیتا اور ائمہ اہل حدیث لعنت بازی کی کلاشکوف چلا دیتا۔ جبکہ اس کا یہ بھی دعویٰ ہے:

## میں امام الزماں ہوں

(41) ”اس زمانہ میں امام الزماں کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں

اور خراب بینوں اور ملبہوں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔“  
(ضرورۃ الامام صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 495 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 515 پر)

### مومن لعان نہیں ہوتا

(42) ”لعنت بازی صدیقیوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 660 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 516 پر)

قارئین کرام! آئیے دیکھتے ہیں ”سلطان القلم“ کی ”گل افشائیاں!“

### 10 لعنتیں

(43) ”میرے دل سے اس وقت حق کی تائید کے لیے ایک بات نکلتی ہے اور میں اس کو روک نہیں سکتا کیونکہ وہ میرے نفس سے نہیں بلکہ القاء ربی ہے جو بڑے زور سے جوش مار رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کہ آپ نے مجھے کافر ٹھہرایا اور جھوٹ بولنا میری سرشت کا خاصہ قرار دیا تو اب آپ کو اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ حسب طریق مذکورہ بالا میرے مقابلہ پر فی الفور آ جاؤ تا دیکھا جائے کہ قرآن کریم اور فرمودہ نبی ﷺ کے رو سے کون کاذب اور دجال اور کافر ثابت ہوتا ہے اور اگر اس تبلیغ کے بعد ہم دونوں میں سے کوئی شخص متخلف رہا اور باوجود اشد غلو اور تکفیر اور تکذیب اور تقصیق کے میدان میں نہ آیا اور شفال کی طرح دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا۔“

(1) لعنت

(2) لعنت

(3) لعنت

(4) لعنت

(5) لعنت

- (6) لعنت  
 (7) لعنت  
 (8) لعنت  
 (9) لعنت  
 (10) لعنت

تک عشرۃ کاملہ..... میں علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں کہ آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور پلید آدمی ہیں..... اب آپ کسی حیلہ و بہانہ سے گریز نہیں کر سکتے..... اب آپ کسی حیلہ و بہانہ سے گریز نہیں کر سکتے، اب تو دس لعنتیں آپ کی خدمت میں نذر کر دی ہیں اور اللہ جل شانہ کی قسم بھی دی ہے کہ آپ آسانی طریق سے میرے ساتھ صدق اور کذب کا فیصلہ کر لیں۔ اگر آپ مجھ کو جھوٹا سمجھنے میں سچے ہیں تو میری اس بات کو سننے ہی مقابلہ کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ ورنہ ان تمام لعنتوں کو ہضم کر جائیں گے اور کچے اور بیہودہ عذرات سے ٹال دیں گے اور میں آپ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ ایک ہی ہے جو آپ کو درحالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا اور اپنے دین کو آپ کے اس فتنہ سے نجات دے گا اور آپ کے قادیان آنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر آپ اللہ اور رسول کے نشان کے موافق آزمائش کے لیے مستعد ہوں تو میں خود بنالہ اور امر تبر اور لاہور میں آسکتا ہوں، تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔“

(مکتوبات احمد جلد اول طبع جدیدہ صفحہ 341، 342، 352، 353 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 517، 518، 519، 520 پر)

### لعنت، لعنت، لعنت..... 1 تا 1000

(44) مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اس نے کسی پر لعنت ڈالی تو بجائے یہ کہنے کے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتا مگر اس نے باقاعدہ لعنت نمبر 1، لعنت نمبر 2، لعنت نمبر 3..... لعنت نمبر 1000 تک لکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی ذریعہ البہایا اسے سلطان القلم کہتی ہے۔ براہ کرم یہ اصل حوالہ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

(نور الحق صفحہ 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 158 تا 162 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 521، 522، 523، 524، 525 پر)

## 10 لاکھ لعنتیں

(45) ”اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے؟ اے خبیث کب تک تو جئے گا؟ کیا تیرے لیے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔ ایسا ہی ذرہ انصاف کرنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرة۔“ (یعنی ان پر 10 لاکھ جوتے اور اللہ کی لعنتیں)

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329، 330 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 526، 527 پر)

## جب دل بگڑتا ہے

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(46) ”جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 347 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 528 پر)

## یہ خدا کا کلام ہے

اپنی بیہودہ گفتگو کے بارے میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(47) ”میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سناتا ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر

خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور توریت خدا کا کلام ہے۔“

(تحدہ اللہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 195 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 529 پر)

قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ مرزا قادیانی اپنی ”یکواسیات“ اور

”لغویات“ کو کیا درجہ دے رہا ہے۔ اسے کہتے ہیں:

”جب مٹی بانس پر چڑھے تو گھونگھٹ کیا۔“



ثبوتِ حاضر ہیں!

قادیانی ڈکشنری





تاویلات کے گورکھ دھندے کا دوسرا نام ”قادیانیت“ ہے۔ مرزا قادیانی، اس کے جانشین اور قادیانی مربیان بلاشبہ تاویل کے ہنرمیں باکمال بازی گر ہیں۔ مگر افسوس! یہ نیا علم الکلام، یہ جدید لغت، روایتی عقیدت مندوں کے ذہنی اطمینان کے لیے ہی اکسیر ثابت ہو سکتا ہے۔ جو شخص معروضی اساس پر اس بھان متی کے کنبے کو دیکھتا ہے تو وہ اپنی بے ساختہ ہنسی ضبط نہیں کر سکتا۔ یوں دیکھا جائے تو مرزا قادیانی اور اس کے تبعین کے فکری آفاق بڑے ہی محدود واقع ہوئے ہیں۔ علمی لحاظ سے ”قادیانیت“ کا پیڈٹل بڑا ہی مختصر اور بہت ہی کم تر ہے۔ سچ کہا گیا ہے: صدرہ پڑھ کر بھی احمق رہے۔

اس تناظر میں قادیانی ڈکشنری کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیے:-

## اعتراف

(48) ”ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑ لینا بھی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچائے۔“

(ازالہ ادہام صفحہ 745 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ 501، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 530 پر)

## کدعہ سے مراد قادیان

(49) ”اب دیکھو یہ تین سو تیرہ قلم جو اس کتاب میں درج ہیں، یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو احادیث رسول اللہ ﷺ میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کدعہ کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو بتلا رہا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ

مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دوستوں کے نام درج ہوں گے۔“

(انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 531 پر)

اس ضمن میں مولانا محمد رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

”امیرالمومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مہدیؑ، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔ ان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی اور بیت المقدس کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اخرج نعیم بن حماد اور شیخ علی متقیؒ نے رسالہ ”البرہان فی احوال مہدی آخر الزمان“ میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام مدینہ منورہ میں متولد ہوں گے۔ مکہ مکرمہ میں ظہور فرمائیں گے۔ بیت المقدس کی طرف ہجرت کریں گے اور اسی جگہ انتقال فرمائیں گے۔ (تج الکرامہ، صفحہ 358) لیکن اس کے برخلاف امام مستغفری نے ”دلائل النبوة“ میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کربلا میں پیدا ہوں گے۔ (ایضاً) اسی طرح میزان الاعتدال میں کامل ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ مہدی ایک گاؤں سے ظاہر ہوں گے جس کا نام کربہ ہوگا۔ (میزان الاعتدال، جلد 2، صفحہ 161) غرض مہدی علیہ السلام کی جائے ولادت میں روایات مختلف ہیں۔ میرے خیال میں اگر صحیح ہیں تو وہی روایات صحیح ہو سکتی ہیں جن میں صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کا مدینہ منورہ میں متولد ہونا مذکور ہے۔ رہی کربہ میں پیدا ہونے کی مؤخر الذکر روایتیں سو وہ پایہ اعتبار سے ساقط ہیں کیونکہ ان کا ایک راوی عبد الوہاب بن ضحاک ضعیف ہے۔ نسائی نے اس کو متروک الحدیث اور دارقطنی نے منکر الحدیث لکھا ہے اور ابو حاتم نے اسے کاذب بتایا ہے۔ (میزان الاعتدال، جلد 2، صفحہ 160)

کربہ والی روایت ایک جھوٹے راوی عبد الوہاب بن ضحاک کا من گھڑت افسانہ ہے۔ لیکن مسیح قادیان کو اس سے کوئی سروکار نہ تھا کہ کوئی روایت صحیح ہے یا سقیم۔ بلکہ وہ تو ہمیشہ یہ دیکھا کرتے تھے کہ کس چیز سے ان کے آشیانہ مہدویت و مسیحیت کے لیے کوئی تکا فراہم ہو سکتا ہے؟ جب کوئی روایت خلاف مدعا ہوتی تھی تو صحیحین کی متفق علیہ حدیث سے بھی، جس کی صحت ساری دنیا کے علماء اور ہر زمانہ کے مسلمانوں کے نزدیک مسلم رہی ہے، روگردان ہو

جاتے اور اگر مفید مطلب ہوتی تو چاہے کیسی ہی مبتذل روایت کیوں نہ ہو اسے صحیح قرار دے کر اپنے پروپیگنڈا کا آلہ کار بنا لیتے۔ کرمہ والی روایت کو بھی انھوں نے مفید مطلب سمجھ کر لے لیا اور بساط زندقہ پرستی پر قدم رکھ کر اس سے اپنی خانہ ساز مہدویت پر استدلال کرنے لگے۔ اگر محض کسی ضعیف روایت کو اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کرتے تو کوئی انوکھی بات نہیں تھی کیونکہ دنیا میں تقدس کے جتنے جھوٹے دکاندار گزرے ہیں انھوں نے موضوع اور مجروح روایات کی آڑ لے کر خلق خدا کو گمراہ کیا ہے لیکن قادیان کے ”مسح موعود“ میں تو یہ کمال تھا کہ لغو روایات سے مطلب براری تو ایک طرف رہی، موضوع یا ضعیف روایتوں میں بھی حسب دلخواہ تصرف کر کے ان کو اپنے سانچے میں ڈھال لیتے تھے، چنانچہ مندرجہ ذیل تحریروں سے آپ کو معلوم ہوگا کہ انھوں نے کرمہ کو کدے میں تبدیل کر کے کس طرح مطلب براری کی نامراد کوشش کی۔ لکھتے ہیں:

□ ”ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدے یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدے دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔“

(کتاب البریہ، صفحہ 243 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 260، 261 از مرزا قادیانی) دوسری جگہ لکھتے ہیں:

□ ”میری نسبت قرآن کریم نے اس قدر پورے پورے قرآن اور علامات کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ ایک طور سے میرا نام بتلا دیا ہے اور حدیثوں میں کدے کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔“

(تذکرۃ المشہداتین، صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 40 از مرزا قادیانی) جبکہ ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

□ ”اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے اور ان کے ساتھ قریباً دو سو آدمی ان کے توابع اور خدام اور اہل و عیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جولاء اور سے ٹھمبنا بفاصلہ پچاس کوس بگوشہ شمال مشرق واقع ہے، فروکش ہو گئے جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا۔ جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا۔ اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر

قادیان بن گیا اور قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ تقریباً ساٹھ کوس ہے، اُن دنوں میں سب کا سب ہاتھ کہلاتا تھا۔ غالباً اس وجہ سے اس کا نام ہاتھ تھا کہ اس ملک میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھیں اور ماجھ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 145، 146 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 163، 164 (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

لوگ معترض ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنا ابو سیدھا کرنے کے لیے کرمہ کو کدعہ میں تبدیل کر کے اپنے واسن تقدس پر بدویانہی کا داغ لگایا۔ لیکن میرے نزدیک بدویانہی کا الزام کسی حد تک بے عمل ہے۔ ”بوقت ضرورت“ ایک آدھ حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کر لینے میں کوئی لمبی چوڑی بدویانہی لازم نہیں آتی۔ بلکہ سچ پوچھو تو یہ مرزا قادیانی کا بہت بڑا احسان ہے کہ انھوں نے کرمہ کی جگہ کدعہ اور کدیہ لکھ کر لغات عرب میں دو لفظوں کا اضافہ فرما دیا۔ ع: ایں چہ احسان است قربانت شوم۔ البتہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ حضرت ”سبح موعوذ“ صاحب نے آسان طریق چھوڑ کر سنگلاخ راستہ اختیار کیا۔ اگر کرمہ کی روایتوں کے بجائے ان روایات سے مطلب براری کی کوشش فرماتے جن میں حضرت مہدی علیہ السلام کا مدینہ طیبہ میں متولد ہونا مذکور ہے تو ان کے لیے مہدی بننے میں زیادہ سہولت رہتی۔ کیونکہ مدینہ اور قادیاں میں حرف وال مشترک ہے۔ کرمہ کو کدعہ بنا کر قادیاں قرار دینے میں جو تکلف کیا گیا، وہ مدینہ کو قادیاں بنا لینے کی صورت میں نہ کرنا پڑتا۔ مؤخر الذکر طریق استدلال میں صرف اتنا کہنے کی ضرورت تھی کہ ”مدینہ سے قادیاں مراد ہے کیونکہ دونوں میں حرف وال موجود ہے۔“ لیکن یہ پیرایہ کیوں نہ اختیار کیا؟ اس لیے کہ یہ جتھہ مطہرہ اسلامی عظمت کا اولین گہوارہ جناب حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دارالکھرت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر ہے۔ یہیں سے اسلامی علم و عمل کے سرچشمے پھوٹے اور دنیا حلاوت اندوز رشد و سعادت ہوئی۔ مرزا قادیانی سمجھتے تھے کہ مسلمان ان کی تمام تعلیموں اور لن ترانوں کو برداشت کر لیں گے لیکن مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین و مسخ ہرگز گوارا نہ کریں گے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ قادیانی نے کرمہ کو تو اپنی توجہ کا مرکز بنا لیا لیکن مدینہ منورہ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔“ (ریس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاوری)

## ادنی الارض سے مراد قادیان

(50) ”خواب میں دیکھا کہ میرے پاس مرزا غلام قادر میرے بھائی کھڑے ہیں اور

میں یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتا ہوں غَلَبَتِ الرُّؤْمُ لِيْ اَذْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ  
غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ اور کہتا ہوں کہ اَذْنَى الْاَرْضِ سے قادیان مراد ہے اور میں کہتا ہوں کہ  
قرآن شریف میں قادیان کا نام درج ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 649 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 532 پر)

## دمشق سے مراد قادیان

(51) ”صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید شرقی کے پاس  
اتریں گے..... دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ  
ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے، جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید  
کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں..... مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل  
وہ مقام مراد ہے، جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 141 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 533 پر)

## ”قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا“

(52) ”انا انزلناہ قریباً من القادیان“

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند  
المنارة البيضاء کیونکہ اس عاجز کی سکوئی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 59 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 534 پر)

## یروشلیم سے مراد قادیان

(53) ”ذکر کیا 14 باب میں مذکور ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت  
طاعون پڑے گی۔ اس زمانہ میں تمام فرقے دنیا کے مشفق ہوں گے کہ یروشلیم کو تباہ کر دیں۔ تب  
انہی طاعون میں طاعون پھولنے کی اور اسی دن یوں ہوگا کہ جیسا پانی یروشلیم سے جاری ہوگا یعنی

خدا کا مسیح ظاہر ہو جائے گا اور اس جگہ یروشلیم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لیے الہی تعلیم کا چشمہ جوش مارے گا اور وہ قادیان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر میں دارالامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلق کا نام مسیح رکھا ایسا ہی اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلیم رکھ دیا اور اُس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔“  
(نزول اسح صفحہ 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 420 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 535 پر)

### مقام لد سے مراد لدھیانہ

(54) ”اَوَّل بَلَدَةٍ بَايَعَنِي النَّاسُ فِيهَا اسْمُهَا لَدَّهِيَانَه. وَهِيَ اَوَّلُ اَرْضٍ قَامَتْ الْاَشْرَارُ فِيهَا لِلْاِهَانَةِ. فَلَمَّا كَانَتْ بَيْعَةَ الْمَخْلُصِينَ. حُرِبَ لِقَتْلِ الدَّجَالِ اللَّعِينِ. بِاِسَاعَةِ الْحَقِّ الْمُبِينِ. اَشِيرَ فِي الْحَدِيثِ اَنْ الْمَسِيحَ يَقْتُلُ الدَّجَالَ عَلٰى بَابِ اللَّدِّ بِالضَّرْبَةِ الْوَاحِدَةِ فَاللَّدُّ مَلْخَصٌ مِنْ لَفْظِهِ لَدَّهِيَانَه كَمَا لَا يَخْفَى عَلٰى ذَوِي الْفِطْنَةِ.“  
(الهدى صفحہ 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 341 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 536 پر)  
(ترجمہ): ”سب سے پہلے میرے ساتھ لو دھانہ میں بیعت ہوئی تھی جو دجال کے قتل کے لیے ایک حربہ (تھیاریا) تھی۔ اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کرے گا۔ پس لد دراصل مختصر ہے لدھیانہ سے۔“

مرزا قادیانی نے ایک اور جگہ پر لکھا:

(55) ”لَدَّ اَنْ لَوْكُوْنَ كُوْكَبَتِهِنَّ جُوْبَةٌ جَا جَمْرُزْنَ وَاللَّهَ هُوْنَ۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 492 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 537 پر)

حالانکہ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو مقام لد پر قتل کریں گے۔ لد آج کل اسرائیل کا ائیر بیس ہے۔

## مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد

(56) ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسج موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک يجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بینه مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بار کنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان اللدی اسریٰ بعدہ لیلنا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ اللدی بار کنا حولہ۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 538 پر)

## جہنم سے مراد طاعون

(57) ”یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مراد طاعون ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 145 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 583 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 539 پر)

## محدث سے مراد نبوت

(58) ”اے نادانو! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں، یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمات و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ اور مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ ولکل ان یصطلح اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسج موعود کے نام سے پکارا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ترم صفحہ 68، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ ہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تحریر منسوخ ہوئی، بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں رائج تعریف کے پیش نظر 1901ء سے پہلے آپ نبی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر بمعنی محدث لیتے تھے لیکن 1901ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا، اسی پہلی چیز کا نام بحکم الہی نبوت رکھا، اور اس نئی تعریف کے ماتحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔“

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 9 و بیچاز جلال الدین شمس قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 540 پر)

### زرد کپڑے سے مراد بیماری

(59) ”احادیث میں ہے کہ مسیح موعود دو زرد رنگ چادروں میں اترے گا۔ ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ سو میں نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ تھا کہ مسیح موعود دو بیماریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے علم میں زرد کپڑے سے مراد بیماری ہے اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور دوسری کثرت پیشاب اور دستوں کی بیماری۔“

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 541 پر)

(60) ”دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامور بن اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القا کیا گیا کہ ابتدا سے مسیح موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں سے مراد دو



بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 320، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 542 پر)

قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت دنیا کا کوئی قادیانی انبیاء علیہم السلام کا اتفاق قرآن مجید سے ثابت کر دے کہ زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے تو وہ مجھ سے منہ مانگا انعام حاصل کر سکتا ہے۔ بصورت دیگر انہیں ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی جاہل مطلق اور کذاب تھا۔

(61) ”میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں سحج نازل ہوگا وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرویا کے رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سوا ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سرد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لیے جب زینہ چڑھ کر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لیے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجے میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کر جلد مر جاتے ہیں یا کار پینکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس زور سے میں ایسی حالت پر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو

چادریں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔“

(اربعین نمبر 3، 4، ضمیر) صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 470، 471 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 543، 544 پر)

(62) ”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مرقاق اور کثرتِ بول۔“

(ملفوظات جلد پنجم، صفحہ 32، 33 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 545، 546 پر)

مسیح موعود مرقاق کے عارضے میں مبتلا ہوگا اور اسے شوگر کا مرض لاحق ہوگا..... کیا یہ مسیح موعود کے اوصاف ہیں یا نقلی؟ فضائل ہیں یا رذائل؟ آخر اپنی بیماریوں پر اتنا بھی کیا اترانا کہ دو زرد چادروں سے مراد دو عوارض لے لیے! خوبیوں کی بجائے معائب کو نشانیاں قرار دینے میں کیا حکمت ہو سکتی ہے! حضرت علی کا قول زریں ہے کہ سب سے بڑا یہوقوف وہ شخص ہے جو دوسروں کی رذیل صفات کو توڑا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔

آدم، احمد، موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، مریم سے مراد مرزا قادیانی

(63) ”يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ يَا اَحْمَدُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ نَفَعْتُ لِيْكَ مِنَ اللَّيْلِ رُوْحَ الصِّلْقِ۔“

حضرت مسیح موعود ان الہامات کی تشریح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ”مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں۔ اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیا ﷺ مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں۔ ان ناموں سے بھی وہ انبیا مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔ اب جبکہ اس جگہ مریم کے لفظ سے کوئی مؤنث مراد نہیں بلکہ مذکر مراد ہے تو قاعدہ یہی ہے کہ اس کے لیے صیغہ مذکر ہی لایا جائے یعنی یا مریم اسکن کہا جائے..... اور زوج کے

لفظ سے رفقا اور اقربا مراد ہیں، زوج مراد نہیں ہے۔ اور لغت میں یہ لفظ دونوں طور پر اطلاق پاتا ہے اور جنت کا لفظ اس عاجز کے الہامات میں کبھی اس جنت پر بولا جاتا ہے کہ جو آخرت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کبھی دنیا کی خوشی اور فحشیاہی اور سرور اور آرام پر بولا جاتا ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 599 طبع جدید، مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب)  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 55، 56 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 547، 548 پر)

### دجال سے مراد با اقبال قومیں

(64) ”ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 549 پر)

### فرعون اور ہامان سے مراد

(65) ”من عنده يعصمك الله مز عنده وان لم يعصمك الناس. واذي مكوريك الذي كفر. او قلنلى يا هامان. لعلى اطلع الى اله موسى دانى لاطنه من الكاذبين تبث دا ابى لهب ونب ما كان له ان يدخل فيها الا خائفا. وما اصابك فمن الله. الفتنة ههنا فاصبر كما صبرا ولو العزم. الا انها فتنة من اللهلبيح حبا جما. حبا من الله العزيز الاكرم. عطائتا غير مجدوذ. شاتان تُدبجان. وكل من عليها فان. ولا تهنوا الا تحزنوا. المتعلم ان الله على كل شىء قدير. انا لفتحنا لك فتحا مينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر. اليس الله بكاف عبده. لبراه الله مما قالوا وكان عند الله وجيها.“

ترجمہ: ”یعنی خدا تجھے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تجھے بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں۔ وہ زمانہ یاد کر کہ جب ایک شخص تجھ سے مکر کرے گا اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ فتنہ انگیزی کی آگ بھڑکا۔ اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین

بطالوی ہے اور ہامان سے مراد نو مسلم سعد اللہ ہے اور پھر فرمایا کہ وہ کہے گا کہ میں اس کے خدا کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں یعنی باخدا ہونے کا دعویٰ سراسر کذب ہے کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ فرعون ہلاک ہو گیا۔ اور دونوں ہاتھ اُس کے ہلاک ہو گئے یعنی یہ شخص ذلیل کیا جائے گا اور ہاتھ جس کسب معاش کا ذریعہ ہیں نکلے ہو جائیں گے۔“

(انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 56 مندبجہ روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 340 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 550 پر)

### ہندو سے مراد

(66) ”ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے، جو دنیا کے غم و ہم میں مبتلا ہو اور چاہے کہ کسی دنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 551 پر)

### موت کے معنی فتح

(67) ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اس کے یہ معنی ہیں کہ قتل از موت کی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمن کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا، اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کیے جائیں گے۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ قتل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 503 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 552 پر)

### بیوہ سے مراد

(68) ”تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا

کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بِمَكْرٍ وَ قَيْبٍ جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔“

”خاکسار کی رائے میں یہ الہام الہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المومنین کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر یعنی کنواری آئیں اور شیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔ واللہ اعلم۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 31 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 553 پر)

## دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانَُوا بِلَايِنَا لَا يُوقِنُونَ.“ (النمل: 82)

ترجمہ: ”اور جب وعدہ (قیامت) ان پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے کہ وہ ان سے باتیں کرے گا کہ (کافر) لوگ ہماری (یعنی اللہ تعالیٰ کی) آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے۔“

اس آیت میں دابۃ الارض سے مراد جانور (چوپایہ) ہے۔ احادیث مبارکہ میں قیامت کی اولین علامتوں میں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض (جانور) کا نکلنا مذکور ہے۔ اس جانور کے قد و قامت، مقام خروج اور دیگر تفصیلات روایات میں مذکور ہیں۔

مرزا قادیانی کے نزدیک دابۃ الارض سے کیا مراد ہے؟ آئیے دیکھتے ہیں۔

(69) ”اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا سبب موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے۔ یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ طاعون کا کثیرا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا

نام دابة الارض رکھا۔“

(نزل اسح صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 554 پر)

(70) ”بس اس سے زیادہ دابة الارض کے اصلی معنوں کی دریافت کے لیے اور کیا شہادت ہوگی کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابة الارض کے معنی کثیرا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف اس کے معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔“  
(نزل اسح صفحہ 40، 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 417، 418 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 555، 556 پر)

درحقیقت مرزا اور مرزائیوں کی یہ تاویل نہیں بلکہ جھوٹ پر جھوٹ ہے۔ ایک تو جھوٹ پہلا تھا مگر اب اس کو سچ ثابت کرنے کے لئے مزید جھوٹ بولنا پڑ گیا۔ سچ ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے ہزاروں جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ ویسے تو یہ تمام تاویلات اتنی سفید جھوٹ ہیں کہ ان کا پردہ فاش کرنے کے لیے اور کسی تحریر کی ضرورت نہیں لیکن مزید مکمل پہنچانے کے لیے کچھ اور رہنمائی کی جاتی ہے:-

1- مرزا قادیانی کے تفسیری معیار کے مطابق اسلام کی تاریخ میں کسی مفسر، محدث اور مجدد نے دابة الارض سے طاعون کا کثیرا مراد نہیں لیا ہے، اس لیے آیت کی یہ تفسیر لائق قبول نہیں۔

2- اگر بفرض محال یہ من گھڑت تفسیر صحیح بھی ہو تو آیت میں مسیح موعود کا تذکرہ کہاں سے آ گیا؟ لہذا مرزا قادیانی پھر بھی اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے کا جھوٹا رہا۔

3- خود مرزا قادیانی نے آیت بالا کی مختلف تفسیریں کی ہیں..... چنانچہ اپنی کتاب ”ازالہ اوہام“ میں لکھتا ہے:

(71) ”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ۔ (سورہ نمل: 38) یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آجائے گا تو ہم ایک گروہ دابة الارض کا زمین سے نکالیں گے، وہ گروہ متکلمین کا ہوگا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 270 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 370 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 557 پر)

اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ داہۃ الارض کے معنی بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

(72) ”ایسا ہی داہۃ الارض یعنی وہ علماء و واعظین جو آسانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتدا سے چلتے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 273 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 558 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”حملۃ البشری“ میں دلہۃ الارض سے علمائے سوء مراد لیے ہیں۔ اس سے مراد وہ نہیں جو اسلام کی حمایت میں ادیان باطلہ پر حملہ کریں گے۔ وہ لکھتا ہے:

(73) ”ان المراد من داہۃ الارض علماء السوء اللدین یشہدون بالقوالہم ان الرسول حق والقرآن حق ثم یعملون الخبائث ویخدمون الدجال۔“

ترجمہ: ”بے شک داہۃ الارض سے مراد علمائے سوء ہیں جو اپنے قول سے رسول اور قرآن کے حق ہونے کی گواہی دیتے ہیں، پھر برے عمل کرتے ہیں اور دجال کی خدمت کرتے ہیں۔“

(حملۃ البشری صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308) (عکس صفحہ نمبر 559 پر)

ان سب عبارتوں کا حاصل یہ نکلا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک داہۃ الارض کے کل تین معنی ہیں:

1- طاعون کا کیڑا 2- اچھے شکستین 3- برے علماء و واعظین

اب خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض پیدا ہو گیا اور بقول مرزا قادیانی تناقض صرف پاگل، جاہل اور منافق کے کلام میں ہوتا ہے۔ (”کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔“ ازالہ اوہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی، ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“ براہین احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی، ”ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک جھٹلا لہو اس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے

کلام میں رکھتا ہے۔“ حقیقتہً الوہی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی، ”ایک دل سے دو متاقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“ ست بچن صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی، ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز متاقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور جنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متاقض ہو جاتا ہے۔“ ست بچن صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی، اس لیے دابۃ الارض والی آیت اس کے حق میں دلیل تو کیا بنتی، امت مرزائیہ کی ضلالت و گمراہی کی ایک اور نشانی بن گئی۔

”نزول اسحٰ“ میں مرزا نے دابۃ الارض کا معنی ”طاعون کا کیزا“ کے علاوہ کوئی اور معنی کرنے کو تحریف اور دجل کہا ہے۔ اور مذکورہ بالا حوالہ جات ازالہ اوہام وغیرہ میں خود مرزا قادیانی نے دابۃ الارض سے مراد علماء واعظین وغیرہ لیے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے خود تحریف، دجل اور الحاد کا ارتکاب کیا ہے۔

## دجال کون؟

(74) ”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرنے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو، اس کو دجال کہتے ہیں۔“  
(حقیقت الوہی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 560 پر)

## مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے

(75) ”یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“  
(نزول اسحٰ صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 561 پر)





ثبوت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی  
کے  
سفید جھوٹ



انسان میں جتنی اخلاقی برائیاں ہو سکتی ہیں ان میں سب سے زیادہ بری اور خطرناک برائی جھوٹ ہے کیونکہ یہ برائی ہر قسم کی قوی و عملی برائیوں کی جڑ ہے۔ یہ صرف ایک اکیلی برائی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ سے جھوٹے میں بیسیوں قسم کی دوسری برائیاں بھی لازمی طور سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہمارا دین اسلام ایسا عالی مرتبہ ہے کہ راستی اور سچائی اس کا بڑا جز ہے۔ ہمارے نبی کریم سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ نے مختلف اوقات میں فرمایا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ کیسا پیارا اور سچا مقولہ ہے جس کی خوبی اور صداقت پر ہر ایک انسان شہادت دیتا ہے۔ جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ اس لیے اس کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے والا آدمی بظاہر غلط بیانی کرنے کے اپنا کوئی وقتی فائدہ حاصل کر لیتا ہے، لیکن جب اس کے جھوٹ کا پول کھل جاتا ہے تو اسے انتہائی شرمندگی اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محاشرے میں اسے جھوٹا اور کذاب کا لقب مل جاتا ہے۔ آخرت میں ملنے والی شدید ترین سزا کے علاوہ جھوٹا آدمی دنیا میں خدائی نعمت ”صراط مستقیم“ پانے کا مستحق نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لعنت اللہ علی الکاذبین (آل عمران: 61) (ترجمہ) جھوٹوں پر خدا کی لعنت!

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

1- واجتنبوا قول الزور. (الحج: 30)

اور جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

2- ان اللین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون. (یونس: 69)

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔

3- ان اللہ لا یهدی من ہو مسرف کذاب (مومن: 28)

بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اُسے جو حد سے بڑھنے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو۔

4- ومن اظلم ممن افترى على الله الكذب. (القصف: 7)  
اور اس شخص سے کون زیادہ خالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی اس پر وحی تو آتی نہیں مگر وہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔)

5- ويوم القيمة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة (زمر: 60)  
اور روزِ قیامت آپ دیکھیں گے انہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے، اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

1- من كذب على متعمداً فليتبوا مقعده من النار. (بخاری شریف)  
(ترجمہ): جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے (یعنی میری حدیث نہ ہو اور وہ اسے حدیث بیان کرے) تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

2- لا تكذبوا على فانه من كذب عى فليلج النار. (صحیح بخاری)  
(ترجمہ): مجھ پر جھوٹ نہ بولو، کیونکہ بے شک جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا۔

3- من حدث عني يحدث يري انه كذب فهو احد الكاذبين. (صحیح مسلم)  
(ترجمہ): جس نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی جس کا جھوٹ ہونا معلوم ہو، تو وہ شخص جھوٹوں میں سے ایک (یعنی جھوٹا) ہے۔

4- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا مجھ میں چار بری عادتیں ہیں۔ آپ ﷺ کے فرمانے سے میں ان عادتوں میں سے ایک کو چھوڑ سکتا ہوں۔ چوری کرنا، شراب پینا، زنا کرنا اور جھوٹ بولنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔ (جھوٹ چھوڑنے سے وہ شخص سب بری عادتوں سے بچ گیا)۔

5- حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

(3) جب معاہدہ کرے تو بدعہدی کرے۔“

جھوٹ صرف یہی نہیں ہوتا کہ آدمی اپنی طرف سے غلط بیانی کرے بلکہ یہ بھی جھوٹ ہے کہ ہر سنی سنائی بات جس کا کوئی سر ہونہ پیر، آگے بیان کر دے۔ انسان کو بلا تحقیق بات نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حضور سرور کائنات ﷺ نے اسے بھی جھوٹ شمار کیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔“ (صحیح مسلم) ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے جھوٹا خواب بیان کرنے کے بارے میں شدید وعید فرمائی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ آدمی وہ خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہیں۔“ (صحیح بخاری) قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے جھوٹ کو اپنی فطرت ثانیہ بنا لیا تھا۔ وہ اپنی جھوٹی نبوت ثابت کرنے کے لیے ہر روز ایک نیا جھوٹ تراشتا اور پھر اسے ثابت کرنے کے لیے مزید کئی جھوٹ بولتا۔ قہر خدا کا کہ مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے خدا، رسول اور آسمانی کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام لیتا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹ اس کی سرشت میں سرایت کر گیا ہے۔ آئیے پہلے جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں اس کے ”اقوال زریں“ پر ایک نظر ڈالتے ہیں اور بعد ازاں اس کے ”سفید جھوٹ“ ملاحظہ کرتے ہیں:

ہیں کو اکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ  
دیتے ہیں دھوکہ یہ باز گر کھلا

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے

(76) ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 562 پر)

## کتوں کا طریق

(77) ”جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔“  
 (انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 563 پر)

## جھوٹ بولنے سے بدتر

(78) ”جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“  
 (ہقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 564 پر)

## جھوٹ بولنے والا کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر

(79) ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔“  
 (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 565 پر)

## جھوٹ کی نجاست

(80) ”محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی، اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔“  
 (تختہ گولڈویہ ضمیرہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 566 پر)

## جھوٹ بولنے والا مرد

(81) ”جھوٹ بولنا مرد ہونے سے کم نہیں۔“

(تحدہ گولڈویہ ضمیر صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 567 پر)

## جھوٹ بولنے والا کنجر اور ولد الزنا

(82) ”وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرما تے ہیں۔“

(شخصہ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 568 پر)

## لعنت ہے مفتری پر

(83) ”لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں

عزت نہیں ہے ذرہ بھی اُس کی جناب میں“

(نصرۃ الحق، براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 21 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 569 پر)

## جھوٹ تمام گناہوں کی ماں

(84) ”جھوٹ اکبر الکبائر اور تمام گناہوں کی ماں ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 208 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 570 پر)

## جھوٹے پر قیامت تک لعنت

(85) ”خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لیے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔“

(اربعین نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 398 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 571 پر)

## جھوٹے کی زندگی..... لعنتی زندگی

(86) ”دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔“

(نزول اسحٰص صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 1380 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 572 پر)

## جھوٹ بولنا، مردار خوروں کا کام

(87) ”فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خوروں کا کام ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 88 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 573 پر)

## جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر

(88) ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(ہیئتہ الوہی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 574 پر)

## اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:

- 1- جب کوئی شخص کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی دوسری باتوں پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔
- 2- جھوٹ کے مردار کو نہ چھوڑنا انسانوں کا نہیں بلکہ کتوں کا طریقہ ہے۔
- 3- جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔
- 4- ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بذات انسان تو کتوں اور سگوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔



- 5- جو شخص محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں میں اپنا سوخ جمانے کے لیے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی، اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کپڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔
- 6- جھوٹ بولنے والا مرتد ہوتا ہے۔
- 7- وہ کبچر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔
- 8- جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔
- 9- جھوٹے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کچھ دیر کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے ہوتی ہے۔
- 10- جھوٹے شخص کی زندگی ایک لعنتی کی زندگی ہوتی ہے۔
- 11- جھوٹ بولنا مردار خوردوں کا کام ہے۔
- 12- جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر حیثیت رکھتا ہے۔

قارئین کرام: آئیے! مرزا قادیانی کے ان ”فرمودات عالیہ“ کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ جھوٹ بولنے پر خود اس کا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے۔

۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

## قرآن مجید میں طاعون کا ذکر

(89) ”یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 5 مندبچہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 575 پر)

قرآن مجید میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کے حوالے

سے جھوٹ بولا ہے۔

## قرآن مجید میں قادیان کا ذکر

(90) ”کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بہ آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 77 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 576 پر)

قرآن مجید میں قادیان کا ذکر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف جھوٹ بولا ہے بلکہ تحریف قرآنی کا بھی مرتکب ہوا ہے جو صریحاً کفر ہے۔

## نبیوں کی بشارت اور خواہش

(91) ”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔“ (اربعین نمبر 4 صفحہ 100 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 577 پر)

مرزا قادیانی تو تھلا نہ سکا اور چل بسا۔ کیا مرزائی حضرات میں سے کوئی بتلا سکتا ہے کہ جن حضرات انبیاء کرام نے مرزا قادیانی کی بشارت دی اور جنہوں نے مرزا قادیانی کے دیکھنے کی تمنا ظاہر فرمائی۔ ان حضرات انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کیا ہیں؟ اور یہ تمنائیں اور

بشارتیں کس صحیفہ اور کونسی کتاب میں درج ہیں؟ میرا چیلنج ہے کہ قادیانی قیامت تک بھی ایسا کوئی حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

## دنیا کی عمر سات ہزار برس

(92) ”تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔“

(لیکچر سیاکلوٹ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 578 پر)

تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن شریف کی جن آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے، اس کی صحیح عبارت پیش کر کے کوئی مرزائی ہے جو اپنے روحانی باپ کی پیشانی سے اس جھوٹ کی لعنت کو دور کر دے۔

## قیامت کب آئے گی؟

(93) ”ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 127 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 227 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 579 پر)

یہ رسول کریم ﷺ پر کھلا کھلا بہتان ہے کیونکہ کسی معتبر تو کجا کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ الفاظ سرے سے موجود نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو حوالہ پیش کیا جائے۔

## بخاری شریف میں

(94) ”بخاری کے صفحہ 1080 میں یہ حدیث ہے وهذا الكتب الذي هدى الله به

رسولکم فخلو ابہ تہتلوا یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی ہے سو تم بھی اسی کو اپنا رہنما پکڑو تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتاب اللہ ما کان من شرط لیس فی کتاب اللہ فهو باطل لقضاء اللہ احق دیکھو صفحہ 29، 377، 348۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 510 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 610 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 580 پر)

بخاری شریف کے مذکورہ صفحات تو کجا پوری بخاری شریف بلکہ پورے ذخیرہ احادیث میں یہ الفاظ حدیث کے حوالے سے موجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اس اعتبار سے صریح جھوٹ بولا ہے۔

## سیاہ رنگ کا نبی

(95) ”ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیا کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ کان فی الہند نبیا اسود اللون اسمہ کاہنا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کھمیا جس کو کرشن کہتے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔“ (اسی مشت خاک را گرنہ پچشم چکنم۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 581 پر)

یہ حضور نبی کریم ﷺ پر خالص افتراء ہے۔ اس کا وجود احادیث صحیحہ تو درکنار روایات ضعیفہ میں بھی ثابت نہیں۔ گویا احادیث کے ذخیرہ میں اس کا کہیں نام و نشان نہیں۔ حضور ﷺ کی جانب ایسی روایات کا منسوب کرنا بلاشبہ دوزخ جانے کی بھرپور تیاری ہے۔ اگر کسی مرزائی میں ہمت ہے تو اس کو حدیث صحیح سے ثابت کرے؟ اور حدیث کی کتاب کا حوالہ دے جس میں یہ روایت ان الفاظ میں مندرج ہے۔ ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ من کذب علی متعمدا فالیتبو مقعدہ من النار یعنی جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنائے!

## قرآن میں مثل ابن مریم

(96) ”قرآن کریم اور احادیث صحیحہ یہ امید و بشارت جو اتر دے رہی ہیں کہ مثل ابن مریم اور دوسرے مثل بھی آئیں گے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 214 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 314 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 582 پر)

## احادیث میں مثل ابن مریم

(97) ”کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ مثل ابن مریم وغیرہ اس امت میں پیدا ہوں گے۔ تو پھر جب قرآن مجید ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں مثل ابن مریم کے آنے کا وعدہ دیتی ہیں تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا؟“

(ازالہ اوہام صفحہ 536 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 388 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 583 پر)

قرآن مجید اور احادیث میں کسی مثل ابن مریم کا ذکر نہیں۔ مرزا قادیانی نے سفید جھوٹ بولا ہے۔

## مسیح موعود اور اس کی توہین

(98) ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 584 پر)  
قرآن و حدیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ یہ خالص جھوٹ ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو ہمیں یہ بتا سکے کہ یہ پیشگوئیاں قرآن کریم کے کون سے پارہ، کونسی سورت اور کون سے رکوع میں لکھی ہیں یا حدیث کی کونسی کتاب کے کون سے باب میں درج ہیں؟

## انبیا گذشتہ کے کثوف

(99) ”انبیا گذشتہ کے کثوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 585, 586 پر)

## اولیائے گذشتہ کے کثوف

(100) ”اولیاء گذشتہ کے کثوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔“

(اربعین نمبر 2 صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 587 پر)

مرزا قادیانی کے دور میں جب یہ کتاب شائع ہوئی تو یہاں لفظ ”انبیا“ تھا۔ بعد ازاں قادیانی قیادت نے انبیا کی جگہ لفظ ”اولیاء“ کر دیا۔ مزید براں یہ اولیائے کرام پر جھوٹ باندھا گیا ہے۔

## چودھویں صدی کا مجدد

(101) ”احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ سچ موعود صدی کے سر پر آئے گا، اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔“

(براین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 588 پر)

”احادیث“ عربی میں جمع کثرت کا وزن ہے اور جمع کثرت کم از کم دس سے شروع ہوتی ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق کم از کم دس احادیث ایسی ہونی چاہئیں۔ حالانکہ دس احادیث تو کجا احادیث کے پورے ذخیرہ میں ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں پائی جاتی جس میں حضور اکرم ﷺ نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ اس

کے سر پر سچ موعود ظاہر ہوگا۔ مرزا قادیانی کا حضور سرور دو عالم ﷺ پر یہ سراسر انتر، جھوٹ اور بہتان ہے، مرزا قادیانی، حضور نبی رحمت ﷺ پر یہ انتر بانڈھ کر آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکا ہے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

(102) ”یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا۔“

(حقیقت الہی صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 589 پر)

سیلہ پنجاب کی اسلامی مقدس شخصیات کے خلاف دریدہ ذہنی اور بد لگامی سے ہر مسلمان کا رواں رواں کانپ اٹھتا ہے۔ کاش حکومت ایسی فضول کتابیں ضبط کر لیتی جس سے مسلمانان عالم کے دل چھلنی اور سینے پاش پاش ہوتے ہیں۔ ہمارے خیال میں، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نہیں بلکہ خود مثل مسیح کے دعویدار، مرزا قادیانی کی اپنی تصویر ہے جو عملی رنگ میں ہم قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ واقعی یہ غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی ایسا انگریزی نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لیے بیت اللہ کو جائیں گے تو وہ قادیان کی طرف بلائے گا۔ لوگ مسجد نبوی ﷺ اور روضہ رسول ﷺ کی طرف دوڑیں گے تو وہ بہشتی مقبرہ کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ اپنی بائبل یعنی تذکرہ مجموعہ دہی والہامات کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ قادیان منارۃ المسیح کی طرف توجہ دلائے گا اور ای پلومر کی دوکان سے ٹائک دائن منگوائے گا اور سور کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ واطیعو اللہ واطیعو الرسول کی بجائے واطیعو الانگریز واطیعو المرزا کا راگ الاپے گا۔ میں ڈنکے کی چوٹ پر دنیا بھر کے تمام

قادیانیوں کو چیلنج کرتا ہوں اور ایک لاکھ روپے کا نقد انعام پیش کرتا ہوں کہ وہ ایسی مذکورہ تحریر کسی اسلامی کتاب سے پیش کریں ورنہ یہ تسلیم کریں کہ آنجمنی مرزا قادیانی نے یہ بدترین جھوٹ اُس عظیم الشان ہستی کے خلاف بولا جو ”وجیہا فی الدنیا والآخرۃ (آل عمران: 45)“ ہے اور جن کی سچی نبوت پر تمام مسلمان ایمان رکھتے ہیں۔

## کرشن نبی، رُڈر گوپال، آریوں کا بادشاہ

(103) ”ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رُڈر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔“  
(حقیقت الوقی صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 521، 522 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 590، 591 پر)

میں عقل و دانش بپایہ گریست

اللہ رب العزت کی ذات پر ایک قبیح بہتان ہے اور ایسا ریک حملہ ہے۔ جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہ ملے گی۔ یہ ایک ایسا خیال قاسد ہے جس کے تصور سے مسلمان کی روح لرزہ بر اندام ہوتی ہے اور ایمان اعموٰ باللہ کی گود میں، استغفر اللہ کی پناہ میں اور سبحانک اللہ کی آغوشِ مرحمت میں منہ ڈھانپ لیتا ہے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً آج کل کے ”انیا“ سے

## کتاب سوانح یوسف آاز

(104) ”کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے، اس میں



صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔“  
 (تحفہ گولڈیہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 592 پر)  
 اس مذکورہ کتاب کا کوئی وجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے فرضی نام لکھ کر  
 جھوٹ بولا ہے۔

## میرا کوئی استاد نہیں

(105) ”ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی استاد سے نہیں پڑھا، خدا آپ ہی استاد ہوا، اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اقرء کہا یعنی پڑھ، اور کسی نے نہیں کہا۔ اس لیے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا۔ سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے پر کھولے گئے۔“

(ایام الصلح صفحہ 147 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 593 پر)

مرزا قادیانی نے یہ صریحاً جھوٹ بولا ہے۔ خود مرزا قادیانی کا اعتراف موجود ہے کہ اس نے عربی، فارسی، قواعد، صرف و نحو، حکمت اور منطق وغیرہ کی تعلیم فضل الہی، فضل احمد اور گل علی شاہ نامی استادوں سے حاصل کی۔ (کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی)

## انبیائے کرام اور زرد چادر کی تعبیر

(106) ”سج موعود کے لیے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دوزرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دوزرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دوزرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں۔ اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دوزرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کافر مودہ پورا ہوتا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 307 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 320 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 594 پر)

کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ وہ کون کون سے انبیائے کرام ہیں جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے، اور یہ کہاں لکھا ہے؟

## ہذا خلیفۃ المہدی

(107) ”اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيِّ**۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

(شہادۃ القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 595 پر)

صحیح بخاری میں یہ حدیث قطعاً موجود نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے حدیث کے حوالہ سے بہت بڑا جھوٹ بولا ہے۔ جو شخص صحیح بخاری جیسی کتاب کے بارے میں کذب بیانی کر سکتا ہے، وہ اپنے دعویٰ نبوت کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ قادیانیوں کو اس پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ اگر کوئی قادیانی بخاری شریف میں سے یہ الفاظ دکھا دے تو میں اسے ایک لاکھ

روپے انعام دوں گا۔ بصورت دیگر اسے ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹا آدمی مہدی ہو سکتا ہے اور نہ مسیح موعود۔

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کے جھوٹ ملاحظہ کیے لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا

(108) ”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں، بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 596 پر)

مزید کہا:

اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے

(109) ”یاد رکھو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 586 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 597 پر)

بعض قادیانی، مرزا قادیانی کے جھوٹوں پر شرمندہ ہونے کے بجائے نہایت ڈھٹائی سے الناح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام لگا دیتے ہیں کہ انہوں نے بھی جھوٹ بولے تھے۔ لہذا اگر مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی توہین ہے۔ قرآن مجید، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس اعزاز سے معزز کر رہا ہے: انہ کان صدیقاً نبیاً (مریم: 41) کہ وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی اسو، ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جسے قرآن نے صدیق (بہت زیادہ سچ بولنے والا) کہا ہے، اس کی زبان صداقت ہی کی ترجمان تھی۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کا کلام تعریفی و تورہ کے قبیل سے تھا۔ دیکھنے والے اسے جموٹ سمجھے، حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہرگز جموٹ نہ بولے تھے جیسا کہ شراح حدیث نے وضاحت کر دی ہے۔ اس لیے مرزا قادیانی کو ظلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معاملہ پر قیاس کرنا ہرگز صحیح نہیں ہے۔ یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جموٹ کا الزام لگانے والے کو خود مرزا قادیانی نے خبیث، شیطان اور پلید کہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

### نبیوں کی توہین کرنے والا خبیث، شیطان اور پلید ہے

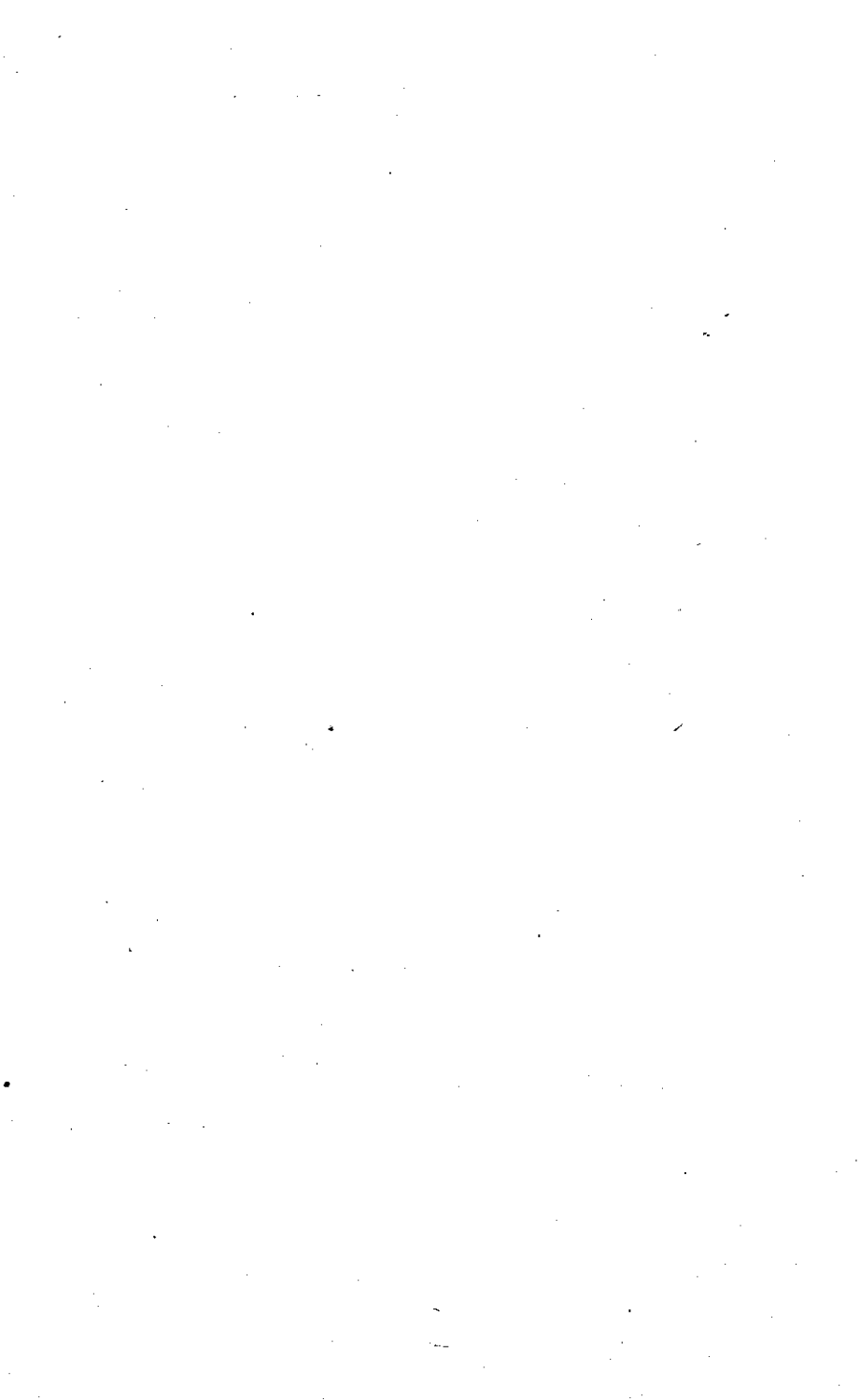
(110) ”حضرت موسیٰ“ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لادے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغلوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔“  
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 598 پر)

دروغ آدمی را کند شرمسار  
دروغ آدمی را کند بے وقار



ثبوتِ حاضر ہیں!

مرزا قادیانی  
کی  
تضادِ بیانیان



ایک شاعر نے کہا تھا:

بات وہ کہیے کہ جس بات کے سو پہلو ہوں  
کوئی تو پہلو رہے بات بدلنے کے لیے

آنجنابی مرزا قادیانی اس شعر کی مکمل تصویر تھا۔ گویا شاعر نے یہ شعر مرزا قادیانی ہی کے لیے کہا تھا یا پھر مرزا قادیانی نے اس شعر سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ بات کچھ بھی ہو، بہر حال یہ شعر مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتا ہے۔ آپ مرزا قادیانی کے کسی بیان یا کسی بھی تحریر پر غور کریں تو وہ اس شعر کی مکمل تفسیر یا گرٹ کی تصویر نظر آئے گا۔ آپ اس مضمون کو پڑھیں اور غور فرما کر خود فیصلہ کریں، ان شاء اللہ آپ میری رائے سے متفق ہوں گے۔ مزید برآں سچے نبی کی ایک نشانی یہ بھی ہوتی ہے کہ اس کا کلام ہر قسم کے تضاد سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔ وہ کسی بات میں متضاد رائے نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے، اذن الہی سے کہتا ہے۔ آنجنابی مرزا قادیانی نبوت و رسالت کا مدعی تھا۔ وہ ہر بات میں متضاد رائے رکھتا تھا۔ اس کی تحریریں مختلف تضادات سے بھری پڑی ہیں۔ حالانکہ اس کا دعویٰ تھا:

ہم اللہ تعالیٰ کے بغیر بلائے نہیں بولتے

(111) ”جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)

(مکس صفحہ نمبر 599 پر)

## میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے

مرزا قادیانی کا الہام ہے:

(112) "اعلموا ان فضل اللہ معی وان روح اللہ ینطق فی نفسی"

ترجمہ: "جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے اور اللہ کی روح میرے ساتھ بول

رہی ہے۔"

(انجام آتھم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 176 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 600 پر)

صفحات کی کمی کے پیش نظر مرزا قادیانی کی تحریروں سے صرف چند حوالے پیش خدمت ہیں جن میں مکمل تضاد پایا جاتا ہے۔ پہلے تضاد بیانی کے متعلق مرزا قادیانی کی "قیمتی آرا" ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں وہ خود اپنے دام میں کس طرح گرفتار ہوا ہے۔

### دو متضاد اعتقاد

(113) "کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔"

(ازالہ ادہام صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 220 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 601 پر)

### جھوٹا

(114) "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔"

(برایجن احمدیہ ضمیمہ حصہ پنجم صفحہ 111 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 275 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 602 پر)

### مجبوظ الحواس انسان

(115) "ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک جھپٹا الحواس انسان کی حالت



ہے کہ ایک کھلا کھلاتا قفس اپنے کلام میں رکھتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 191 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 191 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 603 پر)

## دو متناقض باتیں

(116) ”ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔“

(ست پجین صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 143 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 604 پر)

## پاگل، مجنوں یا منافق

(117) ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز متناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔“

(ست پجین صفحہ 30 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 142 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 605 پر)

## اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے درج ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے:
- 2- اس شخص کی حالت ایک مجبوط الحواس انسان ایسی ہے جو ایک کھلا کھلاتا قفس اپنے کلام میں رکھتا ہے۔
- 3- ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ اس طرح انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
- 4- کسی سچیار، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز متناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر

کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو، اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔

مرزا قادیانی کے الفاظ میں مذکورہ بالا اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ جس انسان کے کلام (تحریر) میں تناقض (تضاد) ہوتا ہے، وہ پاگل، منافق، مجبوظ الحواس اور جھوٹا ہوتا ہے۔ آئیے مرزا قادیانی کے خود اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق اس کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

## خدا تعالیٰ کا قانون قدرت

پہلا موقف

(118) ”خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔“

(کرامت الصادقین صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 606 پر)

دوسرا موقف

(119) ”وہ اپنے خاص بندوں کے لیے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔“

(ہشمہ معرفت صفحہ 96 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 104 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 607 پر)

## مسح کی قبر

پہلا موقف

(120) ”یہ تو جح ہے کہ مسح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔“

(ازالہ ادہام صفحہ 472 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 353 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 608 پر)

## دوسرا موقف

(121) ”بعد اس کے صبح اس زمین سے پوشیدہ طور پر بھاگ کر کشمیر کی طرف آ گیا اور وہیں فوت ہوا اور تم سن چکے ہو کہ سری نگر محلہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔“  
(کشتی نوح صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 57، 58 از مرزا قادیانی  
(عکس صفحہ نمبر 609 پر)

## دو بکریاں

(122) ”سَلْتَانٌ تَلَذَّ بِحَنٍّ. ترجمہ: دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔“  
(براین احمدیہ جلد 1 صفحہ 610 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 610 حاشیہ از مرزا قادیانی  
(عکس صفحہ نمبر 610 پر)

## مولوی عبداللطیف قادیانی اور عبدالرحمان قادیانی

### پہلا موقف

(123) ”خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرچہ میں تجھے قتل سے بچاؤں گا۔ مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا یعنی بیگناہ اور محصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتابوں میں محاورہ ہے کہ بیگناہ اور محصوم کو بکرے یا بکری سے تشبیہ دی جاتی ہے اور کبھی گائیوں سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے سو خدا تعالیٰ نے اس جگہ انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ بکری میں دو ہنر ہیں وہ دودھ بھی دیتی ہے اور پھر اس کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے اور یہ پیشگوئی شہید مرحوم مولوی محمد عبداللطیف اور ان کے شاگرد عبدالرحمن کے بارے میں ہے کہ جو ”براین احمدیہ“ کے لکھے جانے کے بعد پورے تیس برس بعد پوری ہوئی۔ اب تک لاکھوں کروڑوں انسانوں نے اس پیشگوئی کو میری کتاب ”براین احمدیہ“ کے صفحہ 511 میں پڑھا ہوگا اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے لکھا ہے بکری کی مفتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا

ہے یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں۔“  
 (تذکرۃ الشہادتین صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 611 پر)

## مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد

### دوسرا موقف

(124) ”ایسا ہی ”براہین احمدیہ“ میں احمد بیگ اور اس کے داماد کے متعلق کی پیشگوئی کی نسبت صفحہ 510 اور صفحہ 511 میں اور صفحہ 515 میں پہلے سے خبر موجود ہے اور وہ یہ ہے.....  
 شاتان تذبحان. دو بکریاں ذبح کی جائیں گی پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے..... ان پیشگوئیوں میں علاوہ اور پیشگوئیوں کے جو ان کے ضمن میں بیان کی گئیں دو بکریوں کے ذبح ہونے کی پیشگوئی احمد بیگ اور اس کے داماد کی طرف اشارہ ہے جو آج سے سترہ برس پہلے ”براہین احمدیہ“ میں شائع ہو چکی ہے۔“  
 (انجام آتھم صفحہ 56، 57 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 340، 341 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 612 پر)

## میرا نام غازی ہے

### پہلا موقف

(125) ”اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔“  
 (نشان آسانی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 375 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ 613 پر)

## غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے

### دوسرا موقف

(126) ”اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے، وہ اس

رسول کریم ﷺ کی نافرمانی کرتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 614 پر)

## اندھے کو اندھا کہنا بھی دل دکھاتا ہے

### پہلا موقف

(127) ”خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجا لاسکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گوراست گو ہے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ملا کر استعمال نہیں کرتا بلکہ لاشی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے محل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منس کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانا نیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کے اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں، اس کو واجب الاظہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔“

(شخص حق صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 366 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 615 پر)

## اندھے کو اندھا کہنا درست ہے

### دوسرا موقف

(128) ”2 مئی 1906ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مہلہ کے واسطے طلب کیا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 671 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 616 پر)

## مسح موعود کی پیش گوئی اجماع امت ہے

پہلا موقف

(129) ”یہ تمام الفاظ و اسما ظاہر پر ہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پیشگوئی پر ایمان لے آئے ہیں پھر اجماع کس بات پر ہے۔ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 185 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 189 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 617 پر)

## مسح موعود کی پیش گوئی اجماع امت نہیں ہے

دوسرا موقف

(130) ”اور واقعی یہ مسح اور بالکل صحیح ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں اور ہمارے حال کے مولویوں کو یہ سخت دھوکا لگا ہوا ہے کہ پیشگوئیوں کو بھی جن کی اصل حقیقت بنو زور پر وہ غیب ہے اجماع کے کھنجر میں کھینچنا چاہتے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 402 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 308 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 618 پر)

## پرندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت ہے

پہلا موقف

(131) ”حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 68 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 619 پر)

## پرنندوں کا اڑنا قرآن سے ثابت نہیں ہے

دوسرا موقف

(132) ”اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرنندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پاپائے ثبوت نہیں پہنچتا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 308 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 256, 257 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 621, 620 پر)

## مسح موعود؟؟؟

پہلا موقف

(133) ”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 622 پر)

## مسح موعود

دوسرا موقف

(134) ”میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔“

(تحفہ گولڈویہ (ضمیمہ) صفحہ 118 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 623 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی ہیں

پہلا موقف

(135) ”حضرت سح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آگئے ہیں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 623 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 436 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 624 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی نہیں ہیں

دوسرا موقف

(136) ”حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر

اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو، اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت ﷺ سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں ہیں۔“

(برایں احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 192 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 625 پر)

## دلبۃ الارض سے مراد طاعون

پہلا موقف

(137) ”تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون ہے اور یہی وہ دلبۃ الارض ہے جس

کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ ہے۔“

(نزدول المسیح صفحہ 38 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 627، 626 پر)



## دلّیۃ الارض سے مراد علماء سوء

دوسرا موقف

(138) ”ان المراد من دابة الارض علماء السوء“

ترجمہ: ”یقیناً دلّیۃ لارض سے مراد علماء سوء ہیں۔“

(حماتہ البشریٰ صفحہ 142 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 308 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 628 پر)

## آسمان سے

پہلا موقف

(139) ”صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں

گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 629 پر)

## آسمان سے نہیں

دوسرا موقف

(140) ”نحن مناظرون لى امر نزول المسيح من السماء، ولا نسلم انه ثابت

من الكتاب والسنة. بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن

کتاب و سنت سے ثابت نہیں ہے کہ ان کا نزول آسمان سے ہوگا۔“

(حماتہ البشریٰ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 206 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 630 پر)

## سر سید..... ایک منکر

### پہلا موقف

(141) ”میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اس لیے لکھا ہے کہ ان کو خدا کے اُس الہام بلکہ وحی سے بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔“

(سراج منیر صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 58 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 631 پر)

## سر سید..... دانا اور مردم شناس

### دوسرا موقف

(142) ”سر سید احمد خاں صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی نے جو اپنے آخری وقت میں یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔ اس سے گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ کو بدل پسند کیا ہے۔“

(کشف الغطاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 189 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 632 پر)

## سر سید..... فراڈ یا اور دھوکے باز

### پہلا موقف

(143) ”ان کے وقت میں خدا نے یہ آسانی سلسلہ پیدا کیا۔ مگر انہوں نے اپنی دنیوی عزت کی وجہ سے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے زود آشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دھوکئی کہنا ہے، بالکل بیچ ہے اور اس کی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔ حالانکہ سر سید صاحب اس بات سے بکلی محروم رہے کہ کبھی میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اوّل سے آخر تک

دیکھیں۔ وہ غصے کے وقت میں دنیوی رعونت سے ایسے مدہوش تھے کہ ہر ایک کو اپنے پیروں کے نیچے کچلتے تھے اور یہ دکھلاتے تھے کہ گویا ان کو دنیوی حیثیت کے رُو سے ایسا عروج ہے کہ ان کا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اکثر ان کا شیوہ تھا۔ جب میں ایک دفعہ علی گڑھ میں گیا تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے جس کا محکم پودہ ان کے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا اور یہ کہا کہ آؤ، میں مرید بنتا ہوں اور آپ مرشد بنیں اور حیدرآباد میں چلیں اور کچھ جھوٹی کرامات دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی ساڈھ لوجی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ دے دے گی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہوا۔ گویا اس تقریر میں وہ ٹھگ جو سادھو کہلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب ان کی وفات کے بعد لکھتا بے فائدہ ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 339، 340 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 467، 468 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 633، 634 پر)

## سرسید..... قدر مرداں بعد از مردن

### دوسرا موقف

(144) ”سرسید احمد خان ہالقابہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کاموں میں فراست رکھنے والا آدمی تھا۔ انھوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا رو لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میموریل بھیجنے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انھوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ راؤں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹیکل مصالِح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے مل کر اس انجمن کی شتاب کاری پر روئیں۔ سچ ہے ”قدر مرداں بعد از مردن۔“

(ابلاغ صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 425 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 635 پر)

## طاعون کی خواہش

پہلا موقف

(145) ”جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے چاہا کہ طاعون آئے۔“  
(نزول اسحٰص صفحہ 157 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 533 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 636 پر)

## طاعون سے پناہ

دوسرا موقف

(146) ”قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے۔ کبخت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ہدایت ہو جائے طاعون ہی مانتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ دہریہ ہیں۔“  
(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 549 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 637 پر)

## کبھی گالی کا جواب نہیں دیا

پہلا موقف

(147) ”وقل ستونی بكل سب لمارددت علیہم جوابہم۔ ترجمہ: مجھ کو گالی دی گئی، مگر میں نے جواب نہیں دیا۔“  
(مواہب الرحمن صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 236 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 638 پر)

## گالی جوابی طور پر ہے

دوسرا موقف

(148) ”یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی

قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مثل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کیے ہیں جس کا نام میں نے کتاب الہمیت رکھا ہے اور بائیں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ ابتدا سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔“  
(کتاب البریہ [ادبیاچہ] صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 11 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 639 پر)

## میری دادیاں سادات میں سے تھیں

پہلا موقف

(149) ”میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں۔ میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔“

(نزول المسح صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 640 پر)

## میری دادیاں مغلیہ خاندان سے تھیں

دوسرا موقف

(150) ”ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ سنی الاصل ہیں یعنی چمن کے رہنے والی۔“

(تھیوت الوحی صفحہ 209 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 641 پر)

## اللہ تعالیٰ سے التجا

دوسرا موقف

(151) ”حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر

کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے“

(ورثین صفحہ 157 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 642 پر)

## انگریز سے التجا

پہلا موقف

(152) ”التماس ہے کہ سرکار دولتہ دار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر

تجربہ سے ایک وفادار جان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے

معزز حکام نے ہمیشہ محکمہ رائے سے اپنی چٹھیا میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار

انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور

احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس

خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص

عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے

خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم

خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولتہ دار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست

کریں، تاہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لیے ولیری نہ کر سکے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 643 پر)

## انگریزی نہیں آتی

پہلا موقف

(153) ”بعض انگریزی الہامات ہیں اور میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کوچہ سے بالکل

نادائق ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں مگر خارق عادت طور پر مندرجہ ذیل الہامات ہوئے۔ آئی لو یو۔ آئی ایم وڈ یو۔ آئی شل ہیپ یو۔ آئی کین دیت آئی ول ڈو۔ دی کین دیت دی ول ڈو۔ صفحہ 480، 481۔ گاڈ از کمنگ بائی ہز آری۔ صفحہ 484۔ ہی از وڈ یو ٹوکل ایشی۔ صفحہ 484۔ دی ڈیز شل کم دین گاڈ شل ہیپ یو گلوری بی ٹو دس لارڈ۔ گارڈ میکراوف ارتھ اینڈ ہون۔ صفحہ 522۔ وہ آل مین ہڈ بی اینگری بٹ گاڈ از دو یو ہی شل ہیپ یو۔ وارڈس آف گاڈ کین ناٹ ایکس چینج۔ صفحہ 554۔ آئی لو یو۔ آئی شل گو یو لارج پارٹی آف اسلام۔“

(نزول المسح صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 516 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 644 پر)

## انگریزی پڑھی تھی

دوسرا موقف

(154) ”اس زمانہ میں مولوی الہی بخش صاحب کی سہمی سے جو چیف عمر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچھری کے ملازم فشیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچھری کے ملازم فشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 155 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 645 پر)

## میرے کئی استاد تھے

دوسرا موقف

(155) ”بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا

تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا، جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تحم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے، وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا، اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔“

(کتاب البریہ صفحہ 161 تا 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 646، 647، 648 پر)

## میرا کوئی استاد نہیں

### پہلا موقف

(156) ”ہمارے نبی ﷺ نے اور نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی استاد سے نہیں پڑھا تھا مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ مکتبوں میں بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی استاد سے تمام توریت پڑھی تھی۔ غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی استاد سے نہیں پڑھا، خدا آپ ہی استاد ہوا اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اقراء کہا۔ یعنی پڑھ۔ اور کسی نے نہیں کہا۔ اس لیے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا، سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں



کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔“

(ایام اصلاح صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 649 پر)

بقول مولانا محمد رفیق دلاورئی، واقعی مرزا صاحب حدیث، تفسیر اور دوسرے دین علوم سے بے بہرہ تھے اور اسی کا یہ اثر تھا کہ طبیعت قیود شریعت سے آزاد اور خود رائی کی طرف مائل تھی۔ ہر مسئلہ میں دعوائے اسلام کے باوجود یہ حالت تھی کہ اسلامی عقاید سے روگردان ہو کر جھٹ ملاحدہ اور زنادقہ کی صف میں جا کھڑے ہوتے تھے۔ مثل مشہور ہے ”نیم ملا خطرہ ایمان“ گو الہامی صاحب بھی حدیث و تفسیر نہ پڑھنے کی وجہ سے نیم ملا خطرہ ایمان تھے۔ لیکن دوسرے نیم ملاؤں میں اور الہامی صاحب میں یہ فرق تھا کہ دوسروں کی ذات سے صرف احتمال رہتا ہے کہ کہیں اپنی جہالت سے کسی مسلمان کو غلط عقیدہ بتا کر گمراہ نہ کریں۔ لیکن قادیانی صاحب ایسے خوفناک قسم کے نیم ملا خطرہ ایمان تھے کہ انہوں نے سچ مچ ہزاروں لاکھوں کلمہ گوؤں کو مبلوب الایمان بنا دیا۔ اور نہ صرف اپنے وقت کے مریدوں کو ورطہ ہلاکت میں ڈالا بلکہ جب تک مرزائیت کا وجود اس عالم فانی میں پایا جائے گا، ان کے مریدوں کی آئندہ نسلیں بھی زندقہ و دہریت کے اسی قعر ہلاکت میں پڑی رہیں گی اور ان سب کی گمراہی کا وبال و نکال قادیانی صاحب کے نامہ اعمال میں بھی برابر ثبت ہوتا رہے گا۔“ (رئیس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاورئی)

## انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

پہلا موقف

(157) ”ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے، اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔“

(میرت المہدی جلد اول صفحہ 157 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 650 پر)

اور احتلام ہو گیا.....

دوسرا موقف

(158) ”ڈاکٹر میر محمد اسلمیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔“  
(سیرت الہدی جلد سوم صفحہ 242 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 651 پر)

الہام اپنی زبان میں

پہلا موقف

(159) ”یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔“  
(پشمہ معرفت صفحہ 209 مندوبہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 218 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 652 پر)

الہام دوسری زبانوں میں

دوسرا موقف

(160) ”بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے اگر عربی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“  
(نزول آسح صفحہ 59 مندوبہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 435 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 653 پر)

الہامی کتابوں میں تہذیبی نہیں ہوتی

پہلا موقف

(161) ”کہا کہ وہ کتابیں صرف مہذل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات

دعی کے گاجو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔“

(پشتمہ معرفت صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 83 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 654 پر)

## الہامی کتابیں تبدیل ہو چکی ہیں

دوسرا موقف

(162) ”ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کسی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا تورات سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبذل اور ناقص اور ناقص قرار دیا ہے۔“  
(دافع البلاء صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 239 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 655 پر)

□ ”سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کتابیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک روڑی کی طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف مبذل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق اگر یزوں نے بھی شہادت دی ہے۔ پس جب کہ بائبل محرف مبذل ہو چکی تھی۔“  
(چشمہ معرفت صفحہ 255 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 266 از مرزا قادیانی)

## حضرت مسیح متواضع، حلیم اور عاجز

پہلا موقف

(163) ”حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روانہ رکھا، جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔“  
(براین احمدیہ صفحہ 104 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 94 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 656 پر)

## حضرت مسیح شرابی، کبابی

دوسرا موقف

(164) ”یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بد نتیجہ ہے۔“

(ست پجن صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 657 پر)

## لد ٹیک گاؤں

پہلا موقف

(165) ”پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 220 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 209 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 658 پر)

## لد، بے جا جھگڑے کرنے والے

دوسرا موقف

(166) ”پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے گا۔ لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔“

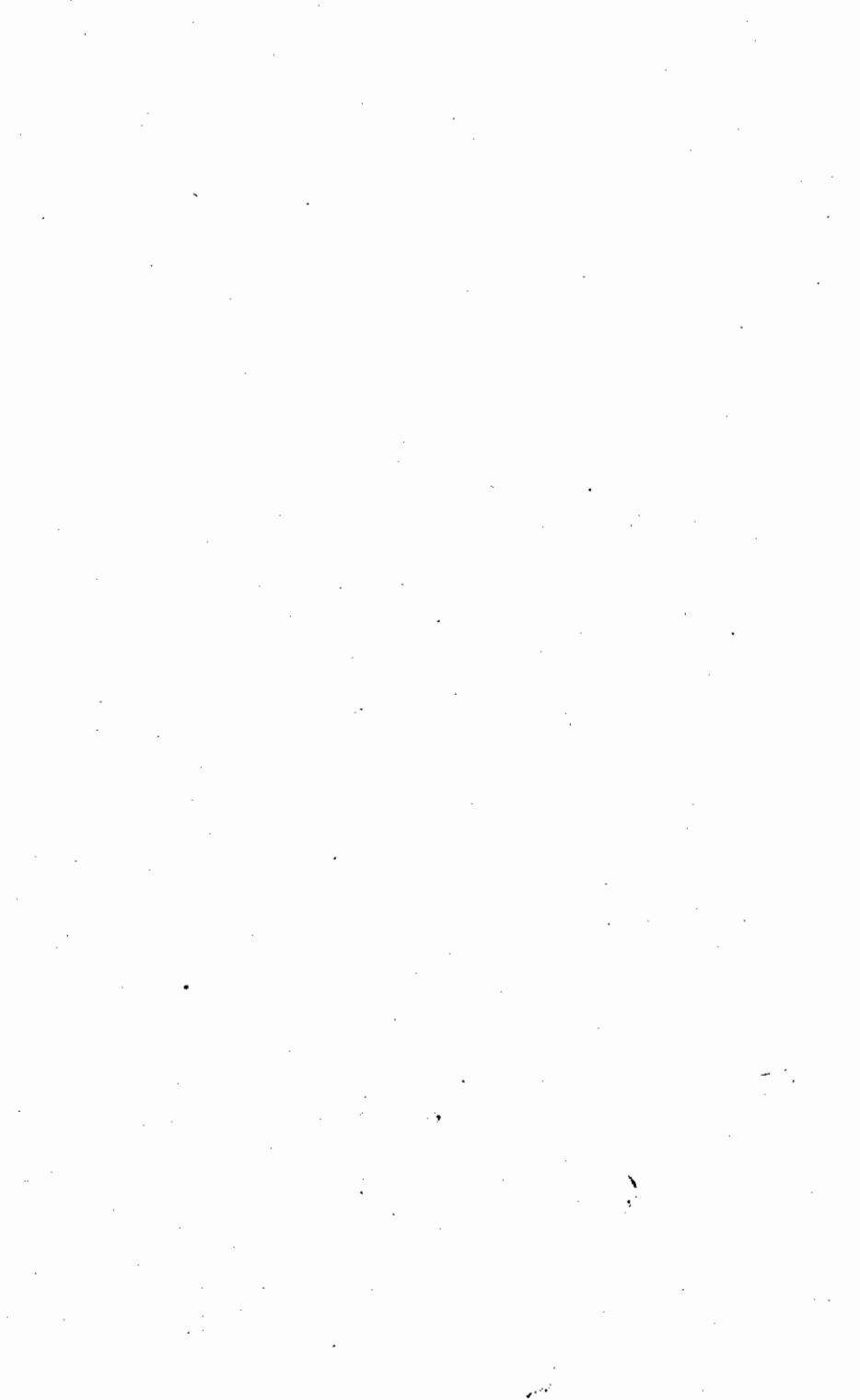
(ازالہ اوہام صفحہ 730 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 492، 493 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 659، 660 پر)

قارئین کریم! آپ نے آنجہانی مرزا قادیانی کی تضاد بیانیوں ملاحظہ کیں۔ آپ

شروع میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک دو متضاد باتیں رکھنے والا شخص محبوب  
 الحواس، پاگل یا منافق ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کے اس فتویٰ کی روشنی میں اس کی اپنی حیثیت  
 خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔

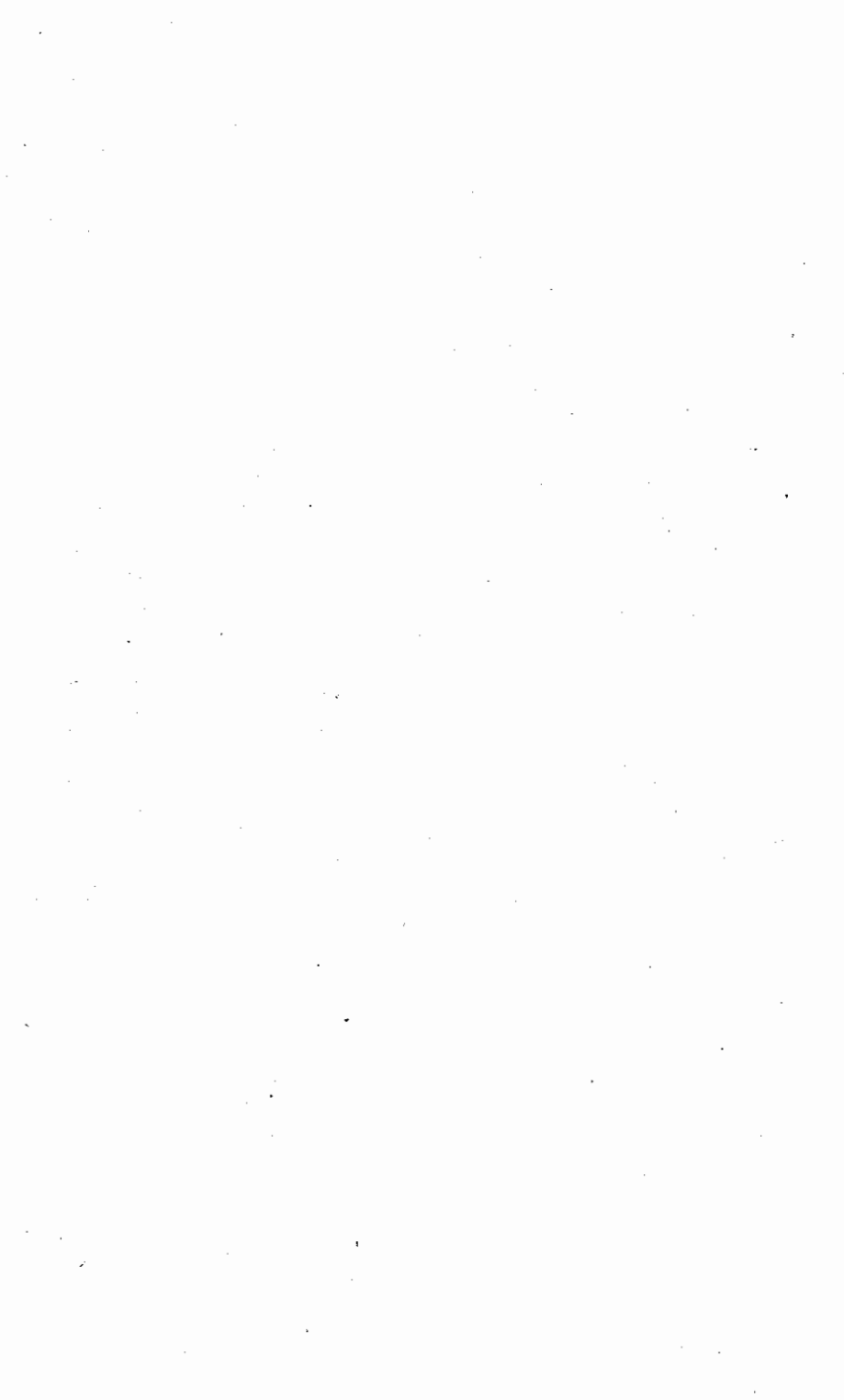
ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے  
 اد زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے





قیمت مقرر ہے!

باپ سچا یا بیٹا؟





آنجمانی مرزا قادیانی کا فتویٰ ہے کہ:

(167) "تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينفع من معارفها ويقبلني و يصدق دعوتى. الا ذرية البغايا."

"جو شخص میری (مرزا قادیانی کی) کتابوں کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھتا، یا اس کے معارف سے فائدہ نہیں اٹھاتا، وہ کجخیروں کی اولاد ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 661، 662 پر)

دوسرے معنوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کی تحریروں سے اختلاف کرتا ہے اور ان کے برعکس اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے، وہ کسی فاحشہ یا رنڈی باز عورت کی اولاد ہے۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کو مستند کہتا ہوا لکھتا ہے:

### تائید الہی سے لکھے گئے رسائل

(168) "یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور

الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ

رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔"

(سر الخلافہ صفحہ 101، 102 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 415، 416 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 663، 664 پر)

اب ظاہر ہے جو رسائل تائید الہی سے لکھے گئے ہوں اور خدا تعالیٰ کی خاص اور

خارق عادت تائید نے یہ رسالے اس کے ہاتھ سے نکلوائے ہوں، ان سے اختلاف کرنے والا مرزا قادیانی کے بقول حرامی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے والد ”صبح موعود“ کی کئی تحریروں سے زبردست اختلاف کرتا ہے بلکہ ان تحریروں کے برعکس اپنا نقطہ نظر پیش کرتا ہے۔ مرزا بشیر الدین کو قادیانی جماعت میں ”صلح موعود“ اور ”فضل عمر“ کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قادیانی جماعت کا عقیدہ ہے کہ ”خلیفہ کو خدا بناتا ہے!“ لہذا خلیفہ کی کسی بات سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ قادیانی جماعت میں جو شخص اپنے خلیفہ کی کسی بات (تقریر یا تحریر) سے معمولی سا بھی اختلاف کرتا ہے، اسے فوری طور پر جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ان لوگوں میں مولوی محمد علی لاہوری، خواجہ کمال الدین، مولوی عبدالمنان عمر، عبدالکریم مہلبہ، ملک عزیز الرحمن، صلاح الدین ناصر، بشیر احمد رازی، چوہدری غلام رسول جیمہ، محمد یوسف ناز، عبدالرحمن مصری، فخر الدین ملتانی احمد کریم شیخ اور جناب شیخ مرزا خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی اور آنجنابی مرزا بشیر الدین محمود کی وہ تحریریں درج کی جا رہی ہیں جن سے باپ بیٹے نے اختلاف کیا ہے۔ میں یہ فیصلہ قادیانیوں پر چھوڑتا ہوں کہ باپ بیٹے کی آپس میں اختلافی تحریروں کے بعد وہ انہیں کس مقام پر قائم کرتے ہیں؟

## نبی کریم ﷺ کے والد محترم

### مرزا قادیانی کی تحریر

(169) ”تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت ﷺ وہی ایک قیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔“  
(پیغام صلح صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 465 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 665 پر)

سیرت النبی ﷺ کا ہر طالب علم بخوبی جانتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے والد محترم حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند ماہ پہلے ایک تجارتی سفر میں انتقال کر گئے تھے اور آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ کا سانحہ ارتحال آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے 6 سال بعد ہوا تھا۔ مگر مرزا قادیانی کو ان تاریخی حقائق کا علم نہیں۔ جنوں ڈاکٹر

غلام جیلانی برق: "مت بھولیے کہ یہ مرزا صاحب کی آخری تحریر تھی جو انہتر برس کے علمی مطالعہ کا نچوڑ تھی۔ پھر تحریر بھی اس ہستی کے متعلق جن کا ذکر ہر زبان پر اور جہ چاہر گھر میں ہے۔ اور واقعہ بھی ایسا جسے ہمارے لاکھوں واعظین عمیرہ سو برس سے گلی گلی سنا رہے ہیں اور جس سے ہمارے چھوٹے چھوٹے بچے بھی آگاہ ہیں۔ حیرت ہے کہ جناب مرزا صاحب تاریخ نبوی کے اس مشہور ترین واقعہ سے بھی بے خبر نکلے۔" (حرفِ معانی، المجلد الثانی، ص ۱۱۳)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے "تواریخ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ کے بارے میں "مرگنی" ایسے الفاظ استعمال کر کے بدترین توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

## مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(170) "رسول کریم ﷺ ابھی رحم مادر میں ہی تھے کہ آپ کے والد فوت ہو گئے۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دادا عبدالمطلب کے دل میں غیر معمولی طور پر محبت پیدا کر دی۔"

(تفسیر کبیر جلد 9، صفحہ 97 از مرزا بشیر الدین محمود) (مکس صفحہ نمبر 666 پر)

## معجزہ شق القمر

### مرزا قادیانی کی تحریر

(171) "ایسا ہی شق القمر کا عالیشان مجوزہ جو خضائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے، قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا اور کفار نے اس مجوزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آیا خلاف علمِ وحی ہے، یہ مراسم طفول ہاتھ ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ الْقَوْمِ الشَّامَةِ وَالْأَسْفَلَ الْقُبُورِ، وَإِنْ تُرِيدُوا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَعْمَرٌ، یعنی تمامہ نزدیک آگلی اور چاند چھٹ گیا اور کافروں نے یہ مجوزہ دیکھا اور کہا کہ یہ بھلا چاند ہے جس کا آسمان تک اڑ چلا گیا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ زنادعوئی نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت

دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے۔ وہ بلاشبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افترا خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے۔ بالخصوص جبکہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رو کرتے، نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 411 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 667 پر)

## مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(172) ”مفسرین نے غلطی سے اس کے یہ معنی کیے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ یہ معجزہ دکھایا تھا کہ چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ حقیقۃً جسمانی طور پر پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا (فتح البیان) حالانکہ یہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو عرب کے سب حصوں میں اور دنیا کے سب حصوں میں ایسا نظر آتا بلکہ نظام شمسی کے لیے مہلک ثابت ہوتا کیونکہ وہ اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے جبکہ اس کے سب سیارے اپنی اپنی جگہ پر ٹھیک رہیں۔ پھر کسی صحابی نے بھی جو اس وقت اس مجلس میں ہو یا مکہ یا عرب کے کسی اور مقام پر ہو، اس کی شہادت نہیں دی کہ چاند جسمانی طور پر پھٹ گیا تھا۔“

(تفسیر صغیر صفحہ 706 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 668 پر)

اسمہ احمد سے مراد

مرزا قادیانی کی تحریر

(173) ”صبح علیہ السلام کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مُبَشِّرًا

بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدٌ۔ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ بھی اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح علیہ السلام اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت ﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 42 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 669 پر)

## مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(174) ”پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دے گئی ہے، وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے۔“

(انوار خلافت صفحہ 23 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 87، 88 از مرزا بشیر الدین محمود)  
(عکس صفحہ نمبر 670، 671 پر)

## نبی دوسرے نبی کا مطیع

### مرزا قادیانی کی تحریر

(175) ”صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہو سکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن

اللہ (النساء: 65) یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 569 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 407 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 672 پر)

### مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(176) ”بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا قبیح نہیں ہو سکتا اور اس کی

دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا

لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ (النساء 65) اور اس سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال

کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب سبب قلیب تدبر ہیں۔“

(حقیقت النبوة حصہ اول مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 472 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 673 پر)

### نبی کے لیے شرط

### مرزا قادیانی کی تحریر

(177) ”انبیاء اس لیے آتے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور

ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لاویں۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 339 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 339 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 674 پر)

### مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(178) ”نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے

یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالیٰ نے صحیح موعود کے ذریعہ اس غلطی کو دور کروایا۔“

(حقیقت النبوة (حصہ اول) مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 454 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 675 پر)

## حضرت مسیح صلیب پر

### مرزا قادیانی کی تحریر

(179) ”حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے ان کو بچا لیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر کشمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچا دیا۔ سو انہوں نے سچائی کے لیے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عتان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔“

(تزیین القلوب صفحہ 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 676، 677 پر)

### مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(180) ”اگر حضرت مسیح کفارہ ہوئے ہیں تو ان کا کفارہ ہونا اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب وہ خوشی اور انتہائی بلاشت کے ساتھ کفارہ ہوئے ہوں۔ جس شخص کو جبراً صلیب پر لٹکا دیا جائے اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لیے قربان ہوا ہے۔ اگر حضرت مسیح واقعہ میں کفارہ ہونے کے لیے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہے تھا کہ وہ دوڑ کر صلیب پر چڑھتے اور خوش ہوتے کہ جس غرض کے لیے میں آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 194 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 678 پر)

## کرمہائے تو مارا کرو گستاخ

### مرزا قادیانی کی تحریر

(181) ”کرمہائے تو مارا کرو گستاخ..... تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔“

(برہان احمدیہ صفحہ 554، 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 662، 664 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 679، 680 پر)

### مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(182) ”نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ”کرم ہائے تو مارا کرو گستاخ“ کیونکہ خدا کے

فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور

فرمانبردار بناتے ہیں۔“

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، مندرجہ روزنامہ الفضل، قادیان 23 جنوری 1917ء صفحہ 13)

(عکس صفحہ نمبر 681، 682 پر)

## مسیح موعود صرف مسلمان ہو گا یا نبی بھی

### مرزا قادیانی کی تحریر

(183) ”اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی

تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت

شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔“

(توضیح مرام صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 59 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 683 پر)

### مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(184) ”دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ



نے نبی کے نام سے یاد فرمایا اور لو اس بن سمان کی حدیث میں نبی اللہ کہہ کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔“

(حقیقت النبوة (حصہ اول) صفحہ 189 مندرجہ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 504 از مرزا بشیر الدین محمود)  
(عکس صفحہ نمبر 684 پر)

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی

### مرزا قادیانی کی تحریر

(185) ”جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بہ ہدایت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔“

(”ضمیمہ براہین احمدیہ“ حصہ پنجم صفحہ 188، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 364، از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 685 پر)

## مرزا بشیر الدین محمود کا اختلاف

(186) ”قرآن سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعونن بہ ولتصرونہ پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔“

(”لتحید الاذہان“ قادیان شمارہ نمبر 8، جلد 12، صفحہ 28، اگست 1917ء)

(عکس صفحہ نمبر 686، 687 پر)

قارئین کرام! آپ نے مختلف تحریروں میں باپ بیٹے کا اختلاف ملاحظہ کیا۔ آئیے اب دیکھتے ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کو کیا کہتے ہیں؟

## باپ جھوٹا

(187) ”میں سچ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور مضامی سے غیب کا علم حضرت جل شانہ

نے اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا، اگر دنیا میں اس کثرتِ تعداد اور انکشافِ تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں جھوٹا ہوں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 169 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 297 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 688 پر)

### بیٹا مردود

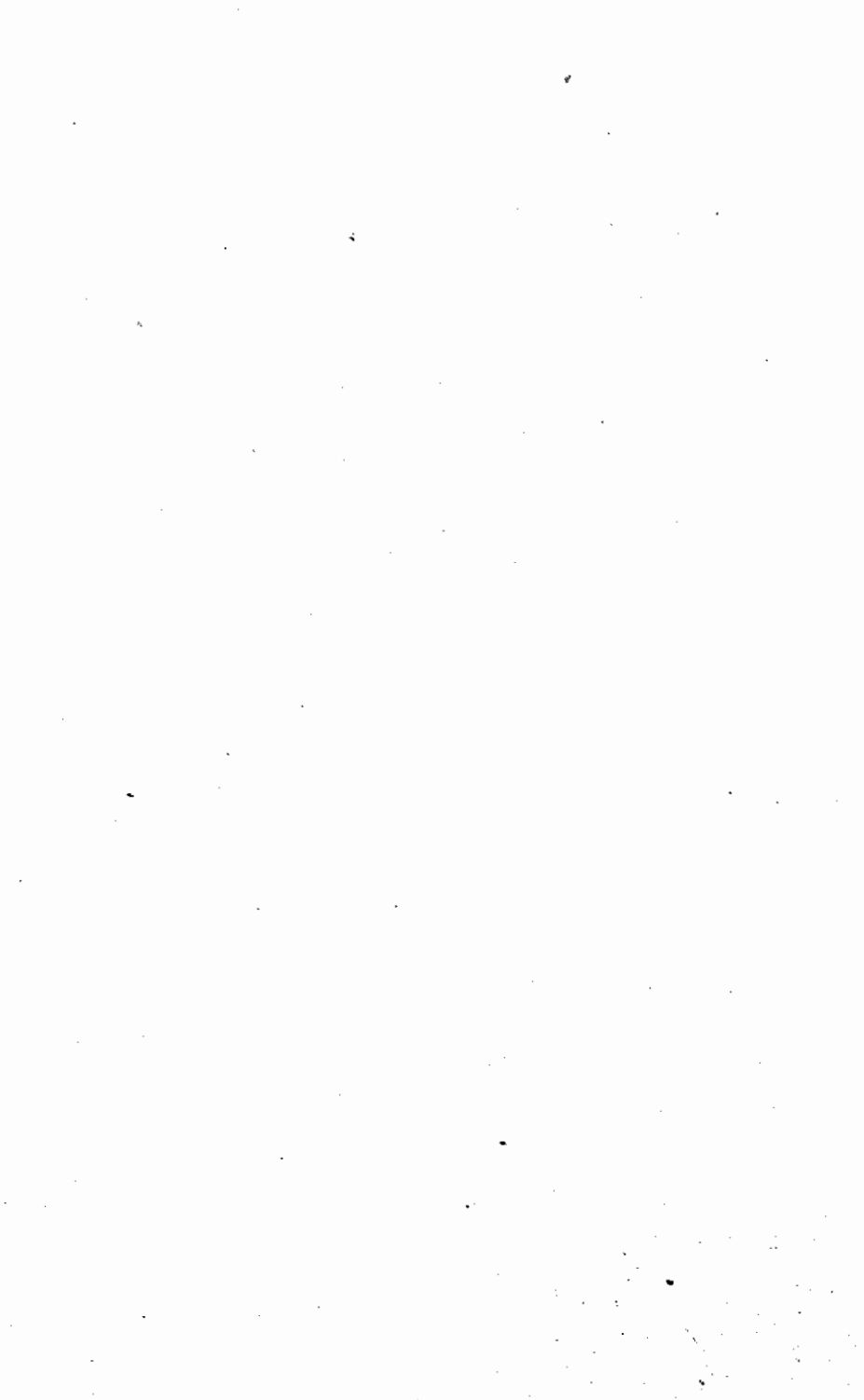
(188) ”جو سج موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ خدائی درگاہ سے مردود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔“

(بدر 19 جنوری 1911ء صفحہ 7، آئینہ صداقت صفحہ 40 مندرجہ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 124 از مرزا بشیر الدین محمود)  
(عکس صفحہ نمبر 689 پر)



ثبوتِ حاضرین!

قادیانی تحریفات



**تخریف** کا مفہوم ہے اصل الفاظ کو بدل کر کچھ اور لکھ دینا۔ تخریف اگر کسی مصنف یا شاعر کی کتاب میں ہو تو تخریف کرنے والے کو مضمون چور یا شعر چور کہا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر یہ تخریف اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں کی جائے تو تخریف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل قرار پائے گا۔ قرآن مجید کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ماضی میں جب کسی اسلام دشمن نے قرآن مجید کے کسی ایک حرف میں بھی تخریف کی ناپاک کوشش کی تو وہ بری طرح ناکام رہا اور ساڑھے چودہ سو سال سے پوری دنیا میں ایک ہی جیسا قرآن مجید موجود رہا ہے۔ قیامت تک قرآن مجید کے کسی لفظ یا آیت کی زبر یا زیر میں بھی تبدیلی نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس سے مفہوم بدل سکتا ہے اور معنی کچھ کے کچھ نکل سکتے ہیں۔ دشمنان اسلام مختلف ادوار میں قرآن مجید میں تین طرح کی تخریف کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

1- **تخریف لفظی:** آیات قرآن مجید میں الفاظ کی کمی بیشی۔

2- **تخریف معنوی:** ترجمہ قرآن مجید کرنے میں ارادۃً اصل معنوں سے ہٹ کر کوئی دوسرا مفہوم بیان کرنا۔

3- **تخریف منہجی:** جو آیات رسول اکرم ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں، ان کو اپنے ادب پر یا کسی اور پر منطبق کرنا، یا جو آیات مکہ مکرمہ یا بیت اللہ شریف کی شان میں ہوں، ان کو کسی اور جگہ پر چسپاں کرنا وغیرہ۔ قرآن مجید میں تخریف کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کا مرتکب آخرت میں عذاب عظیم کا مستحق کہا گیا ہے۔ ایسے یہودی الفطرت لوگ کفر صریح کے مرتکب ہیں۔

قادیانی مذہب کے بانی جموں نے مدعی نبوت آنجنمانی مرزا قادیانی اور اس کے نام

نہاد خلیفوں نے اپنی کتابوں میں قرآنی آیات کے حوالے سے ہر قسم کی تحریف روا رکھی۔

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

## میں قرآن کی تفسیر تیار کروں گا

(189) ”میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے، دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔“

(ازالہ اہام صفحہ 774 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 518 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 690 پر)

مگر مرزا قادیانی مدت العمر مطبوعہ صورت میں کوئی مکمل تفسیر منظر عام پر نہ لاسکا۔ سوائے اس کے کہ اس نے جا بجا تحریفی اقوال اپنی تصانیف میں طاعون کے سیاہ پودوں کی طرح پھیلا دیئے۔

خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کرنے والا جماعت مومنین سے خارج، ملحد اور کافر ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

## ملحد اور کافر کون؟

(190) ”اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعبہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“

(ازالہ اہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 691 پر)

## سخت شریر، بد معاش اور گنڈا؟؟؟

(191) ”یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اور اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ تو اُن لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بد معاش اور گنڈے کہلاتے ہیں۔“  
(چشمہ معرفت صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 203، 204 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 692، 693 پر)

## دجال کون؟

(192) ”دجال کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دھوکہ دینے والا اور گمراہ کرے والا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنے والا ہو، اس کو دجال کہتے ہیں۔“  
(حقیقت الوحی صفحہ 456 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 456 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 694 پر)

آئیے دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید و احادیث مبارکہ میں کون کون سی تحریفات کی ہیں اور کس طرح اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق جماعت مومنین سے خارج، ملحد، کافر، سخت شریر، بد معاش، غنڈہ اور دجال ہو گیا؟  
مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

## اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا

(193) ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔“

(نور الحق صفحہ 86 حصہ دوم مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 695 پر)

روح القدس کی قدسیت ہر وقت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے  
(194) ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت

اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قوی میں کام کرتی رہتی ہے۔“  
 (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 696 پر)

## میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے

(195) ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“  
 (ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 697 پر)

## جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بلائے نہیں بولتے

(196) ”جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں، وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 199 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 698 پر)

## میں قرآن کو دوبارہ واپس لاؤں گا

(197) ”آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انھیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل (یعنی مرزا قادیانی) ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے لو کان الایمان معلقاً عند الثریا لنا له رجل من فارس۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 393 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 493 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 699 پر)



## عیسیٰ لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا

(198) ”اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گزرا ہوگا، مجھ کو کہا کہ عیسیٰ اب جو ان ہو گیا ہے اور لدھیانہ میں آ کر قرآن کی غلطیاں نکالے گا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 708 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 482 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 700 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے براہ راست قرآن مجید، اس کے صحیح معنی اور اس کے حقائق و معارف سکھائے ہیں۔ ایک جگہ پر بڑے وثوق کے ساتھ لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے۔ یعنی قرآن مجید نہیں بلکہ براہین احمدیہ میں۔ ملاحظہ فرمائیں:

## اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے

(199) ”يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللهُ لِيْكَ مَا رَمَيْتُ اِذْ رَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى، الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. ترجمہ: اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے چلایا، وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا، خدا نے تجھے قرآن سکھلایا۔ یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کیے۔ (ترجمہ از مرزا قادیانی، حقیقۃ الوحی صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 173 از مرزا قادیانی)“

(براہین احمدیہ صفحہ 239 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 265 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 701 پر)

## اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے

(200) ”اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 51 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 702 پر)

اس قسم کے فقرے مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں بہت جگہ لکھے ہیں۔ مسلمان کہا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قرآن شریف کلام اللہ ہے۔ اسی طرح بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے گویا براہین احمدیہ کلام اللہ ہے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی یہ وحی الرحمن علم القرآن..... یعنی وہ اللہ الرحمن ہے جس نے تجھے (مرزا قادیانی کو) قرآن سکھلایا اور صحیح معنوں پر مطلع کیا۔“

## مسیلمہ کذاب کی تحریف قرآن

یہاں ایک بات کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب تک ہر جھوٹے مدعی نبوت نے اپنی خود ساختہ وحیوں کی آڑ میں قرآن مجید کی مقدس آیات میں تحریفات کیں۔ صفحات کی کمی کے پیش نظر صرف ایک مثال پیش خدمت ہے۔ مسیلمہ کذاب نے سورۃ الکوثر میں درج ذیل تحریف کی۔

### اصل آیت قرآن

”انا اعطینک الکوثرۃ فصل لربک وانحرۃ ان شانک

هو الاثرۃ (الکوثر 1 تا 3)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو (جو کچھ عطا کیا) بے حد و بے حساب عطا کیا۔

پس آپ نماز پڑھا کریں۔ اپنے رب کے لیے اور قربانی دیں۔ یقیناً

آپ کا جو دشمن ہے، وہی بے نام (ونشان) ہوگا۔“

### مسیلمہ کذاب کی تحریف شدہ آیات

”انا اعطینک الجواہرۃ فصل لربک وهاجرۃ ان

مبغضک رجل فاجر۔“

ترجمہ: ہم نے دیئے تجھ کو جواہرات۔ سو نماز پڑھا اپنے رب کے آگے اور

ہجرت کر۔ بے شک جو دشمن رکھنے والا ہے تجھ کو، وہ بدکار شخص ہے۔“

اسی طرح مسیلمہ پنجاب آنجمانی مرزا قادیانی نے اپنے گرو کی پیروی میں قرآن.....

مجید کی بے شمار آیات میں تحریفات کیس۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں!

## قرآن مجید کی لفظی تحریف

### اصل آیت قرآن

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانَ فِي أُمْنِيَّتِهِ. (الحج: 52)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(201) ”وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا تمنى القی الشیطان فی امنیته.“  
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 703 پر)

یہاں مرزا قادیانی نے قرآن شریف کی آیت سے مِنْ قَبْلِكَ خارج کر دیا ہے  
کیونکہ اگر مِنْ قَبْلِكَ یہاں رہتا تو مرزا قادیانی کی نبوت کا ٹھکانہ رہتا۔

### اصل آیت قرآن

الْمَ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُجَادِدِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَلِكَ الْغَزِيُّ الْعَظِيمُ. (التوبة: 63)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(202) ”الم يعلموا انه من يحاد دالله ورسوله يدخله نارا خالدًا  
فيها ذلك الغزى العظيم.“

(ھیئۃ الوحی صفحہ 130 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 704 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے يدخله اپنی طرف سے داخل کیا اور فان له اور

جہنم کو خارج کر دیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ موجودہ قادیانی قیادت نے کتاب کے جدید ایڈیشن میں قرآنی آیت کی تصحیح کر دی ہے مگر ترجمہ اسی تحریف شدہ آیت کا دے دیا ہے۔ سچ ہے چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہ جائے۔

## اصل آیت قرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. (الأنفال: 29)

## مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(203) "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَجْعَل لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ."

(آئینہ کلمات اسلام صفحہ 177، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 705 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے ویجعل لکم نوراً تمشون بہ شامل کر دیا اور ویغفر لکم واللہ ذوالفضل العظیم کو خارج کر دیا۔

## اصل آیت قرآن

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

(الرحمن : 27)

## مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(204) "كُلُّ شَيْءٍ فَاِنٍ ۚ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ."

(ازالہ اوہام صفحہ 53 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 706 پر)

یہاں مرزا قادیانی نے من علیہا غائب کر دیا اور اپنی طرف سے شیء کا اضافہ

کر دیا۔ مزید برآں دو آیتوں کو ایک آیت بنا دیا۔

یہاں قابل ذکر بات یہ ہے کہ آنجنمائی مرزا قادیانی کی کتاب ”ازالہ اوہام“ جس میں اس نے مذکورہ بالا قرآنی تحریف کی ہے، اس کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے:

(205) ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیائے اسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ ازالہ اوہام، فیہ باس شدید و منافع للناس ط۔ الحمد و العنت کہ بعماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ کتاب جامع معارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔“

(ازالہ اوہام، سرورق، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 101 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 707 پر)

## اصل آیت قرآن

”وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ“

(الحجر: 87)

## مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(206) ”اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے۔ انا آتیناک سبعا من المثنای والقوران العظیم۔“

(برایین احمدیہ صفحہ 580 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 558 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 708 پر)

(207) عجیب بات یہ ہے کہ مذکورہ کتاب برایین احمدیہ کے شروع میں وی گئی ”فہرست مضامین“ میں بھی اس آیت قرآنی کو اسی طرح تحریف شدہ لکھا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے۔

(برایین احمدیہ صفحہ 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 6 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 709 پر)

## اصل آیت قرآن

”وجاهدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ.“ (التوبہ: 41)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(208) ”ان يجاهدوا فی سبیل اللہ باموالهم وانفسهم.“

(جنگ مقدس، صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 276 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 710 پر)

مرزا قادیانی نے ان يجاهدوا اور باموالهم وانفسهم کے الفاظ اپنی طرف سے داخل کیے اور وجاهدوا باموالکم وانفسکم کو خارج کر کے فی سبیل اللہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا۔ مرزا قادیانی نے یہاں جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

## اصل آیت قرآن

”هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في ظلل من الغمام والملئكة

وقضى الامر.“ (البقرہ: 210)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(209) ”يوم ياتي ربك في ظل من الغمام.“

(حقیقت الوحی صفحہ 154، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 711 پر)

(210) دیکھیے یہاں مرزا قادیانی نے تحریف قرآنی کر کے اس آیت کا کیا حلیہ بگاڑا۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے شدید غم و غصہ کے نتیجے میں موجودہ قادیانی قیادت نے جدید ایڈیشن میں اس آیت کی تصحیح کر دی ہے۔ مشہور ہے کہ چور خواہ کتنا ہی چالاک کیوں نہ ہو، جاتا ہوا اپنی چوری کا کوئی نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ اسی طرح موجودہ قادیانی قیادت نے کیا

کہ قرآنی آیت کی تصحیح تو کردی لیکن ترجمہ اسی تحریف شدہ آیت کا دے دیا۔

(حقیقت الوحی صفحہ 154، مندرجہ روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 158، از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 712 پر)

### اصل آیت قرآن

”عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُرَحِّمَکُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عَلٰنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا.“ (بنی اسرائیل: 8)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(211) ”عَسَىٰ رَبُّکُمْ یَرْحَمُ عَلَیْکُمْ وَ اِنْ عَدْتُمْ عَلٰنَا وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ  
لِلْکٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا.“

(برائین احمدیہ صفحہ 505 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 601 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 713 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے لفظ کم ختم کر کے اپنی طرف سے علیکم کا  
اضافہ کر دیا۔

### اصل آیت قرآن

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهٰدِیْ وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلٰی  
الدِّیْنِ کُلِّیْهِ ۗ وَ لَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝ (توبہ : 33)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(212) ”هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهٰدِیْ وَ دِیْنِ الْحَقِّ وَ تَهْلِیْبِ الْاِخْلَاقِ.“  
(اربعین نمبر 3 صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 425 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 714 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے لفظ تہلیل الاخلاق کا اضافہ کیا۔

## اصل آیت قرآن

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ  
ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (آل عمران: 31)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(213) ”قل ان کتتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم  
ويرحم عليكم وهو ارحم الراحمين.“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 715 پر)

اس آیت میں مرزا قادیانی نے ”والله غفور الرحيم“ ختم کر کے اپنی طرف  
سے ”ويرحم عليكم وهو ارحم الراحمين“ کا اضافہ کر دیا ہے۔

## اصل آیت قرآن

يَسْ ۝ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ۝ انك لمن المرسلين ۝ على  
صراط مستقيم ۝ تنزيل العزيز الرحيم ۝ (اليسين: 541)

### مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(214) ”يس انك لمن المرسلين. على صراط مستقيم. تنزيل

العزيز الرحيم. (ترجمہ مرزا قادیانی) اے سردار! تو خدا کا مرسل ہے،

راہ راست پر، اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 107 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 110 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 716 پر)



ان آیات میں مرزا قادیانی نے متعدد تحریفات کی ہیں:-

- 1- ان آیات میں مرزا قادیانی نے خود کو صاحبِ یسین کہا اور بزور (خانہ ساز) الہام ان آیات کو اپنے اوپر منطبق کر لیا۔ گویا اب یہ خطاب سید المرسلین ﷺ کے بجائے مرزا قادیانی کو منتقل ہو گیا۔ (نعوذ باللہ)!
- 2- قرآن مجید میں یس کے بعد ”وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ“ ہے جس میں قرآن حکیم کی قسم کھائی گئی ہے اور اگلی آیت ”إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ“ اس قسم کا جواب ہے، مگر مرزا قادیانی نے تحریف لفظی کر کے ”وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ“ کی آیت کو حذف کر دیا، اور جواب قسم بغیر قسم کے ذکر کر دیا۔
- 3- قرآن کریم میں ”تَنْزِيلُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ“ کی آیت، قرآن حکیم سے متعلق ہے، اور مطلب یہ ہے کہ یہ قرآن، عزیز رحیم خدا کی جانب سے نازل شدہ ہے، مگر مرزا قادیانی خود اپنے آپ کو نازل شدہ سمجھ بیٹھے، اور اس آیت کو بھی اپنی صفت قرار دے کر یہ ترجمہ کیا: ”اس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔“

## اصل آیت قرآن

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ لِيْلَيْةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۗ (التقدر: 1، 2)

## مرزا قادیانی کی تحریف شدہ آیت

(215) ”اُس روز کشتی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر ہاواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ شب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے، تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا

کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ متن شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 77 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 717 پر)

(216) ”پھر بعد اس کے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ. وبالحق انزلناه و بالحق نزل. صدق اللہ ورسولہ وکان امر اللہ مفعولاً. یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے، اور ضرورتِ ھک کے ساتھ اتارا ہے اور بضرورتِ ھک اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی۔ اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 718 پر)

نبی کا خواب سچا ہوتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی کو اپنے خواب کی سچائی پر اعتبار ہوتا تو وہ ضرور بمطابق اپنے کشف قرآن کے متن میں ”قادیان“ کا اضافہ کر لیتا مگر اسے اپنے خوابوں اور اپنی حیثیت کا بھی خوب علم تھا۔ سو وہ قرآن کا ”مسح موعود ایڈیشن“ تیار کرنے کی جرأت نہ کر سکا بس قادیان میں ”مینارۃ اسح“ تعمیر کرا کے خوش ہو گیا۔

## قرآن مجید کی معنوی تحریف

قادیانیوں نے قرآن مجید میں معنوی تحریف کی مذموم جسارت بھی کی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو ارشاد ہے:

”اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرُّسُوْلَ وَاُولٰٓئِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ.“ (نساء: 59)

(ترجمہ): ”اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی، اور اطاعت کرو رسول (ﷺ) کی اور حاکموں

کی جو تم میں سے ہوں۔“

مرزا قادیانی نے اس آیت کی تشریح میں لکھا:

(217) ”جسمانی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لیے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔“

(ضرورۃ الامام ص 23 مندرجہ روحانی خزائن ج 13 ص 493 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 719 پر)

قرآن مجید نے تو خدا، رسول اور جماعت مومنین میں سے ان حکام کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے جنہیں کچھ اختیارات تفویض کیے گئے ہوں۔ لیکن مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی معنوی تحریف کر کے کفار کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا۔ مرزا قادیانی سے تو جرمنی کا مشہور و معروف شاعر گوسے بھی قرآن دانی میں کہیں آگے تھا اور اس کی سوچ اسلام کے مطابق تھی۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کے باوجود انگریز کی اطاعت کے شرک میں سر تا پا غرق تھا لیکن گوسے نے جب قرآن حکیم پڑھا تو بے اختیار پکار اٹھا ”اس کا پڑھنے والا کبھی کسی کا غلام نہیں ہو سکتا۔“

مرزا قادیانی نے قرآنی آیت کا صرف اتنا حصہ لیا جس کو وہ توڑ مروڑ سکتا تھا اور آیت کے اس حصے کو چھوڑ دیا جو اس کی مذکورہ تحریف کا بھانڈا بچ چورا ہے پھوڑ دیتا۔ پوری آیت یہ ہے:

”يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم فان تنازعتم في شئ فردوه الى الله والرسول ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر ذلك خير و احسن  
تاويله (النساء: 59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو (اپنے  
 ذیشان) رسول کی اور حاکموں کی جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑنے لگو  
 تم کسی چیز میں تو لوٹا دو اسے اللہ اور (اپنے) رسول (کے فرمان) کی  
 طرف اگر تم ایمان رکھتے ہو، اللہ پر اور روزِ قیامت پر یہی بہتر ہے اور  
 بہت اچھا ہے اس کا انجام۔“

آیت کا خط کشیدہ فقرہ مرزا قادیانی کمال عیاری سے چھوڑ گیا کیونکہ یہ وہ ہڈی تھی  
 جو اس کے طلق سے گزرنہ سکتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ اگر انگریز اولی الامر تھے تو ان سے نزاع  
 کی صورت میں کس کی طرف رجوع کیا جاتا؟ ظاہر ہے کہ انگریز تو مسلمانوں کے خدا اور رسول  
 کریم ﷺ کو مانتے نہیں تھے۔ لہذا مسلمانوں کے خدا اور رسول کی طرف تو رجوع ہو نہیں  
 سکتا تھا۔ شاید ایسی صورت میں مرزا قادیانی کے ذہن میں خدا اور رسول سے مراد ملکہ برطانیہ اور  
 سیکرٹری آف سٹیٹ ہوں کیونکہ انگریز کی حکومت میں تو انہی کی طرف رجوع ہو سکتا تھا۔  
 انگریز کا عہد سیاسی شرک کا دور تھا کیونکہ انگریز کی حکومت غیر اللہ کی حکومت تھی۔  
 انگریز کو اولی الامر میں داخل کرنا قرآن حکیم کی وہ بدترین تحریف ہے جس سے بدتر تحریف  
 شاید یہودیوں نے بھی توریت کی کبھی نہ کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے اس قدر بے خونی.....؟ نبوت  
 تو کجا اس بے خونی کے ساتھ تو مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی میل نہیں کھاتا۔ معلوم نہیں قادیانیوں  
 کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر کیا ہے جس میں ارادۂ  
 معنوی تحریف کی ہے:

صحیح ترجمہ

غَيْرِ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ. نہ (دکھا) رستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا  
 غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔ (سورہ فاتحہ)

## غلط ترجمہ

(218) قادیانی ترجمہ کے مطابق سورہ فاتحہ کی آخری آیت کے نصف غیر المفضوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کا ترجمہ یوں کیا گیا تھا: ”جن پر نہ تو بعد میں تیرا غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ بعد میں گمراہ ہو گئے ہیں۔“  
(تفسیر صغیر صفحہ 4 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 720 پر)

## صحیح ترجمہ

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ. (البقرہ: 4) اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں آپ پر جو نازل ہوا اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

## غلط ترجمہ

(219) ”والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ہم یوقنون۔ (البقرہ: 4) اور جو تمھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تمھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی موعود باتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں۔“

(تفسیر صغیر صفحہ 5 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 721 پر)

اسی طرح تمام قادیانی کتب معنوی تحریفات سے بھری پڑی ہیں۔ اے کاش! کوئی محقق آگے بڑھے اور اس موضوع پر ایک مکمل Thesis تیار کر کے قادیانیوں کی جھلسازی سامنے لائے۔

## تحریف منہجی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ترجمہ..... ”آخر زمانے میں بہت سے دجال،

کذاب (مکار، جھوٹے) ہوں گے (جن کی علامت یہ ہے کہ) وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جو نہ تو تم نے کبھی سنی ہوں گی، نہ تمہارے باپ دادا نے، خبردار! ان سے بچتے رہنا! کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور اپنے فتنے کے جال میں نہ پھانس لیں۔“ (مشکوٰۃ صفحہ: 28)

صاحبِ مرقات لکھتے ہیں: ”یعنی وہ جھوٹی حدیثیں پیش کریں گے، باطل احکام گھڑیں گے اور اعتقاداتِ باطلہ کو کمر و فریب سے رانج کریں گے۔“

یہ حدیث مبارکہ مرزا قادیانی اور اس کی امت پر حرف بہ حرف صادق آتی ہے۔

سورہ ”الفتح“ کی آخری آیت ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ“ (محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت اور آپس میں مہربان ہیں) اور سورہ الصف کی آیت نمبر 5: ”هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلٰى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ“ (وہ اللہ ایسا ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت (قرآن) اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے، گو مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار ہو) ان دونوں آیتوں کے بارے میں مرزا قادیانی کا ”الہامی انکشاف“ یہ ہے کہ پہلی آیت میں ”محمد رسول اللہ“ سے اور دوسری آیت میں ”رسولہ“ سے مراد ان کی ذات ہے (نعوذ باللہ) چنانچہ اپنے اشتہار ”ایک غلطی کا ازالہ“ میں لکھتا ہے:

(220) ”حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ..... چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو ”برائین احمدیہ“ میں شائع ہو چکے ہیں، ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ”هو الذى ارسل رسولہ بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله.“ (دیکھو صفحہ 498 براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے..... پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ”محمد رسول اللہ والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم“ اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 2، 3 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206، 207)

(عکس صفحہ نمبر 722، 723 پر)

سورہ صف کی آیت 6: ”وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ“ (الصف: 6) (اور خوشخبری دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے) اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس عظیم الشان رسول کی اپنے بعد تشریف آوری کی خوشخبری دی اور جس کا نام نامی ”احمد“ بتایا اس کا مصداق سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے سے (جبکہ یہ آیت نازل ہوئی) آج تک چودہ صدیوں میں مسلمانوں کے ایک تنفس کو بھی اس سے اختلاف نہیں۔ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں (مشکوٰۃ صفحہ 513) آنحضرت ﷺ نے خود اپنے اسمائے گرامی محمد اور احمد ذکر فرمائے (مشکوٰۃ صفحہ 515)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسی بشارت کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دنیا و آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرب و تعلق سب لوگوں سے زیادہ حاصل ہے اور یہ کہ ان کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ 509)۔ اسی آیت کی بنا پر اسلام کا عیسائیت کے مقابلے میں چودہ صدیوں سے معرکہ قائم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے جس نبی کی آمد کی بشارت دی اور جس کا ذکر (تحریف کے باوجود) انجیل سے حذف نہیں کیا جاسکا ہے اس سے مراد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، ان مختصر اشارات کے بعد اب قادیانی تحریف ملاحظہ فرمائیے:

”مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد“

”آیت مرقوم الصدر کے الفاظ میں مسیح نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیش گوئی کی ہے کہ ایک ایسے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا آنا میرے بعد ہوگا۔ اس کا نام احمد ہے۔ پیش گوئی میں آنے والے رسول کا اسم احمد بتایا گیا ہے، جس کے مصداق آنحضرت ﷺ اس لیے نہیں ہو سکتے کہ قرآنی وحی میں کسی مقام سے آپ کا نام نامی احمد ثابت نہیں ہوتا، ہاں محمد آپ کا اسم گرامی ضرور ہے، جیسا کہ آپ قبل از دعوائے نبوت محمد ﷺ کے نام سے مشہور تھے، اور ایسا ہی قرآنی وحی میں بھی بار بار آپ کا نام محمد ﷺ ہی بتایا گیا ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان، 19 اگست 1918ء)

(221) ”اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے بعد آیا اور اس کا نام ”احمد“ ہے؟ میرا اپنا دعویٰ ہے، اور میں نے یہ دعویٰ یوں ہی نہیں کر دیا، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے، اور حضرت خلیفہ المسیح اول (حکیم نور الدین) نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب، احمد ہیں، چنانچہ ان کے درسوں کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) ہی ہیں۔“

(انوار خلافت صفحہ 21 مندرجہ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 86 از مرزا بشیر الدین محمود)

(عکس صفحہ نمبر 724 پر)

ایک جانب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کی پوری امت ہے اور دوسری جانب قادیانی امت کے مسیح موعود، خلیفہ نور دین اور میاں محمود احمد ہیں۔ یہ فیصلہ تو دنیا کے اہل عقل و فہم پر چھوڑتا ہوں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

(تختہ قادیانیت مولانا محمد یوسف ندھیانوی جلد 6 صفحہ 208)

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ آیات جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شان میں نازل فرمائیں، ان کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔

اس طرح بے شمار ”الہامات“ جن کے ذریعے مرزا قادیانی نے اپنی ذات، اپنے گاؤں، اپنے خاندان کی شان بیان کرنے میں وحی چوری کی ہے، سب تحریف منہی کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح قرآنی آیات سے ملنے جلتے مشابہ الفاظ اور قرآنی الفاظ میں لپٹے ہوئے ”الہامات اور وحیاں“ بھی تحریف قرآن ہی کی شکلیں ہیں۔

(222) ”انا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک و انحر۔ ان شانک ہو الابر“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 235 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 725 پر)

(223) ”انا اعطینک الکوثر یعنی ہم تجھے بہت سے ارادتمند عطا کریں گے اور ایک کثیر جماعت تجھے دی جائے گی۔ دیکھو اس پیشگوئی کو بیس برس گزر گئے اور اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں



ایک بھی نہ تھا۔“

(نزول المسح صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 509 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 726 پر)

(224) ”ورفعناک لک ذکرک“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 236 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 727 پر)

(225) ”هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 538 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 728 پر)

(226) ”وما ینتطق عن الہوی. ان هو الا وحی یوحی.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 321 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 729 پر)

(227) ”دنلی فتدلی فکان قاب قومین او ادنی.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 542 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 730 پر)

(228) ”وقل یاایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 292 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 731 پر)

(229) ”وداعیا الی اللہ و سراجا منیراً“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 541 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 732 پر)

(230) ”سبحان الذی اسری بعبئہ لیللاً.“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 63 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 733 پر)

(231) ”تمت یذا ابی لہب و تب“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 546 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 734 پر)

(232) ”قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 735 پر)

(233) ”وما ارسلنک الا رحمة للعالمین“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 547 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 736 پر)

(234) ”یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 39 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 737 پر)

## تحریف حدیث

(235) ”ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ

چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔“

(برائین احمد یہ حصہ پنجم صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359، 360 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 738، 739 پر)

احادیث کی کتب میں ایسی کوئی حدیث موجود نہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی طرف

سے یہ (جھوٹی) حدیث گھڑی ہے۔

(236) ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں

لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار

دیں گے، اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے، اور اس کی سخت توہین کی جائے گی،

اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین 3 صفحہ 17 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 740 پر)

پورے قرآن مجید اور ذخیرہ احادیث میں ایسی کوئی عبارت نہیں، یہاں تک کہ

قرآن مجید اور کتب احادیث میں ”سبح موعود“ کا لفظ تک نہیں ملے گا۔ قادیانی حضرات کبھی بے تعصب ہو کر اس پہلو پر ضرور غور کریں کہ قرآن وحدیث کے وسیع ودقیق اٹالے میں مرزا قادیانی کے نام یا شہر وغیرہ کے حوالے سے کوئی اشارہ تک کیوں نہیں ملتا؟

اگر تجھے پیدا نہ کرتا.....

(237) ”لولاک لما خلقت الافلاک۔“

ترجمہ: ”(اے مرزا) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 525، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 741 پر)

سب جانتے ہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے اور اس کے مصداق صرف اور صرف حضور نبی کریم ﷺ ہیں جبکہ ملعون مرزا قادیانی اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے مرزا، اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان وزمین اور جو کچھ اس میں ہے، کچھ پیدا نہ کرتا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دنیا میں جس قدر انبیائے کرام اور اولیائے عظام تشریف لائے اور انھیں مراتب عالیہ عنایت ہوئے، یہ سب مرزا قادیانی کے طفیل سے ہوا۔ یعنی تمام انبیا اور اولیا، مرزا قادیانی کے طفیل اور زلہ رہا ہیں۔ قادیانی عقیدہ کے مطابق اس میں حضور سرور عالم ﷺ بھی شامل ہیں۔ (نعوذ باللہ)

کلمہ طیبہ اور درود شریف میں تحریف

مسلمانوں کا کلمہ

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ اللَّهُ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

قادیانیوں کا کلمہ

(238) لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں احمد (مرزا غلام احمد) اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ: قادیانیوں نے کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ حذف کر کے احمد لگا دیا ہے۔ مرزا ناصر احمد کے دورہ افریقہ پر تصویری کتاب (Afrika speaks) میں ”احمدیہ سنٹرل ماسک“ نامیجیریا کا فوٹو موجود ہے۔ وہاں پر یہ قادیانی کلمہ لکھا ہوا ہے۔



### مسلمانوں کا درود شریف

(239) اللهم صلّ على محمد و عليّ ال محمد كما صليت على ابراهيم و عليّ ال ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم بارك على محمد و عليّ ال محمد كما باركت على ابراهيم و عليّ ال ابراهيم انك حميد مجيد.

قادیانی امت کا درود

اللهم صلّ على محمد و احمد و عليّ ال محمد و احمد كما صليت

علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔ اللّٰهُمَّ بارک علی محمد و احمد و علی ال محمد و احمد کما بارکت علی ابراہیم و علی ال ابراہیم انک حمید مجید۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان کے مطبوعہ رسالہ درود شریف صفحہ 16 پر یہ درود شریف لکھا ہوا ہے خط کشیدہ الفاظ میں احمد (مرزا غلام احمد) کا اضافہ کیا گیا۔ اسلام کو مسخ کرنے کا پروگرام اور آل ابراہیم وال محمد کا مقابلہ مرزا غلام احمد کی آل کا مقام؟  
چہ نسبت خاک را با عالم پاک !!!

(240) ”صلی اللہ علیک و علی محمد“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 661، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 742 پر)

(241) ”اے محمد ﷺ سلسلہ کے برگزیدہ مسیح تجھ پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 208 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 743 پر)

(242) ”اللہم صلی علی محمد و علی عبدک المسیح الموعود۔“

(روزنامہ افضل قادیان 31 جولائی 1937ء صفحہ 5 کالم 2) (عکس صفحہ نمبر 744 پر)  
ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ اور اپنے بندے مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود و سلام بھیج۔

مرزا قادیانی پر درود و سلام

(243) ”اے امام الوری سلام علیک

مہ بدر المصی سلام علیک

مہدی عہد و عیسیٰ موعود

احمد ﷺ مجتبیٰ سلام علیک

مطلع قادیان پہ تو چکا  
 ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک  
 تیرے آنے سے سب نبی آئے  
 مظہر الانبیاء سلام علیک  
 مسقط وحی مہبط جبرئیل  
 سدرۃ المنتہیٰ سلام علیک  
 مانتے ہیں تیری رسالت کو  
 اے رسول خدا سلام علیک  
 ہے صدق تیرا کلام خدا  
 اے میرے میرزا سلام علیک  
 تیرے یوسف کا تھنہ صبح و ما  
 ہے درود و دعا سلام علیک

(قاضی محمد یوسف قادیانی کی نظم، روزنامہ الفضل قادیان جلد 7 شماره نمبر 100 سورہ 30 جون 1920ء)  
 (عکس صفحہ نمبر 745 پر)

## مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر 2 میں مندرجہ ذیل دعویٰ کیا ہے:  
 (244) ”بعض بے خبریہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر  
 فقرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ  
 میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف، خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا  
 کہ جو شخص اس کو پاوے، میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی  
 نسبت صمد ہا جگہ صلوٰۃ و سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ  
 لفظ کہا، صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا، تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ پلانا کیوں حرام ہو گیا۔“  
 (اربعین نمبر 2 صفحہ نمبر 6، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 349 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 746 پر)

## حضرت مجدد الف ثانیؒ کی تحریر میں تحریف

(245) ”امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے، اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 630 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 652 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 747 پر)

اس حوالے کو مرزا قادیانی اپنی کتاب ”تحفہ بغداد“ میں لکھتا ہے:

(246) ”وقال المجدد الامام السرھندی الشیخ أحمد رضی اللہ عنہ فی مکتوب ینکب فیہ بعض الوصایا الی مریدہ محمد صدیق: اعلم ایہا الصدیق! ان کلامہ سبحانہ مع البشر لد ینکون شفاہا و ذلک لأفراد من الانبیاء وقد ینکون ذلک لبعض الکمل من متابعیہم، واذ اکثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم یسمی محدثا.“

(تحفہ بغداد صفحہ 21 (حاشیہ) مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 28 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 748 پر)

لیکن جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں تحریف کرتے ہوئے یوں درج کیا:

(247) ”مجدد صاحب سرھندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں، وہ نبی کہلاتا ہے۔“

(ہیثمہ الوہبی صفحہ 390 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 406 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 749 پر)

دیکھئے مجدد الف ثانی ”تحریر فرماتے ہیں کہ جسے کثرت مکالمہ ہو وہ ”محدث“ ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتب ”براہین احمدیہ“ اور ”تحفہ بغداد“ میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالہ سے بھی یہی تحریر کیا کہ کثرت مکالمہ والا ”محدث“ کہلاتا ہے لیکن جب خود دعویٰ نبوت کیا تو اپنی کتاب ”حقیقت الوحی“ میں مجدد صاحب کے حوالہ سے لکھ دیا کہ کثرت مکالمہ والا ”نبی“ کہلاتا ہے۔

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک ہی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی تین جگہ لکھتا ہے۔ ”براہین احمدیہ“ اور ”تحفہ بغداد“ میں ”محدث“ لکھتا ہے جبکہ اسی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی ”حقیقت الوحی“ میں نبی لکھتا ہے۔ ”محدث“ کو ”نبی“ کرنا محض غلطی نہیں بلکہ صریح اور کھلی بددیانتی ہے۔

حضرت مولانا نور محمد خان صاحب مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے اپنی کتاب ”کذبات مرزا“ صفحہ 21 مطبوعہ خواجہ برقی پریس دہلی مئی 1933ء میں یہ حوالہ نقل کر کے دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج کیا تھا:

”حضرت مجدد صاحب کی عبارت مذکورہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جس خیانت بجرمانہ چراغ داشتہ جرات سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت و نفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی روح کو لعنت کا ”ایصال ثواب“ کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرات کر سکتا ہے کہ خط کشیدہ عبارت مکتوبات امام ربانی ”میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو کذابوں کی قتلار سے علیحدہ کر دے؟“

بقول حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ: ”آج سے سڑھ سال قبل قادیانیوں کو جو چیلنج دیا گیا تھا وہ جوں کا توں برقرار ہے۔ قادیانی امت، آنجہانی مرزا قادیانی کی ذات سے اس خیانت و بددیانتی کے الزام کو دُور نہیں کر سکی اور نہ قیامت تک کر سکتی ہے۔ کیا جھوٹا اور بددیانت شخص نبی ہو سکتا ہے؟ یہ قادیانی امت کے لیے سوچنے کا مقام ہے۔“

## شیخ سعدی کے کلام سے سرقہ

شیخ سعدی شیرازی (1184ء تا 1292ء) شہرہ آفاق فارسی ادیب، شاعر، صوفی



اور مصنف گلستان و بوستان ہیں۔ ان کا ایک مشہور شعر ہے:

مکن تکلیہ بر عمر ناپائیدار  
مباش ایمن از بازی روزگار

مرزا قادیانی نے کمال معنائی سے اس شعر کو اپنے الہامات میں شامل کر لیا۔

(248) 17 مئی 1908ء ”مکن تکلیہ بر عمر ناپائیدار“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 638 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 750 پر)

(249) 26 اپریل 1908ء ”مباش ایمن از بازی روزگار“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 640 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 751 پر)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے فارسی کی مشہور ضرب الامثال کو اپنا الہام قرار دیا۔ مثلاً

(250) ”رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 434 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 752 پر)

(251) ”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 104 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 753 پر)

عقل حیران ہے کہ خالق نے مخلوق کے کلام کو اپنا کلام بنا کر کیسے نازل کر دیا؟  
شاعری کی اصطلاح میں ایسے کلام کو دیا سرتہ کہتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کے پاس اس کا کوئی  
جواب ہے؟ توقع ہے اس عمل کو توارد قرار دے کر وہ مزید علمی خیانت کے مرتکب نہیں ہوں  
گے کہ ”غذر گناہ بدتر از گناہ“ کی معنویت سے وہ بخوبی آگاہ ہیں۔

## مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں میں تحریف

پہلی تحریر

(252) ”انبیا گذشتہ کے کشف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔“  
(اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 755,754 پر)

دوسری تحریر

(253) ”اولیا گذشتہ کے کشف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔“  
(اربعین نمبر 2 مندبجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 756 پر)

مرزا قادیانی نے کتاب کے پہلے ایڈیشن میں لفظ ”انبیا“ استعمال کیا، بعد میں اسے تبدیل کر کے ”اولیا“ کر دیا۔ علاوہ ازیں یہ انبیا کرام اور اولیا کرام پر صریح بہتان ہے کہ انھیں کشف ہوا کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور پنجاب میں ہوگا۔

پہلی تحریر

(254) ”یا عبدالقادر انی معک اسمع واری غرست لک بیدی رحمتی و قدرتی و نجیناک من الغم و فتاک فتونا۔ لیاتینکم منی ہدی الا ان حزب اللہ ہم الغالبون۔ وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وما کان اللہ لیعذبہم وهم یستغفرون۔ (ترجمہ) اے عبدالقادر! میں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ تیرے لیے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا، اور تجھ کو غم سے نجات دی اور تجھ کو خالص کیا، اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ خبردار ہو لشکر خدا کا ہی غالب ہوتا ہے۔ اور خدا ایسا

نہیں جو ان کو عذاب پہنچا دے جب تک ٹو ان کے درمیان ہے یا جب وہ استغفار کریں۔“  
(براہین احمدیہ صفحہ 591، 592 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 613، 614 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 757، 758 پر)

## دوسری تحریر

(255) ”یا عبدالقادر انی معک اسمع واری غرست لک بیدی رحمتی و قدرتی. والقیث علیک محبة منی. ولتصنع علی عینی. کنزوع اخراج شطاه فاستغلف فاستوی علی سوقه. دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 514 ترجمہ۔ اے قادر کے بندے! میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں۔ میں نے اپنی محبت تیرے پر ڈال دی تاکہ ٹو میری آنکھوں کے رو برد پرورش کیا جائے۔ ٹو ایک بیج کی طرح ہے یعنی اکیلا ہے جس کی ابھی کوئی شاخ نہیں نکلی۔ صرف ایک سبزہ نکلا مگر بعد اس کے ایسا ہوگا کہ وہ سبزہ موٹا ہو جاوے گا اور اس کی شاخیں تنہ پر قائم ہوں گی اور وہ ایک بڑا درخت بن جاوے گا۔“  
(نزول المسح صفحہ 230 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 508 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 759 پر)

## ہمیں تحریر

(256) ”وقالوا انی لک هذا ان هذا الاسحر یوثر. لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرہ. لا یصدق السفیہ الا سیفہ الہلاک. عدولی و عدولک قل انی امر اللہ فلا تستعجلوه. اذا جاء نصر اللہ الست ہر بکم قالوا ہلی. اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم ہرگز نہیں مانیں گے جب تک خدا کو چشم خود دیکھ نہ لیں۔ سفیہ بجز ضربہ ہلاکت کے کسی چیز کو باور نہیں کرتا۔ میرا اور تیرا دشمن ہے۔ کہہ خدا کا امر آیا ہے سو تم جلدی مت کرو۔ جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائے گا کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ کہیں گے کہ کیوں نہیں۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 597، 598 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 619، 620 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 760، 761 پر)

## دوسری تحریر

(257) ”وقالوا انى لك هذا ان هذا الا سحر يوتثر. لن نؤمن لك حتى نرى الله جهرة لا يصدق السفية الا سيفة الهلاك عدو لى و عدو لك. قل انى امر الله فلا تستعجلوه. دیکھو صفحہ 518 و 519 براہین احمدیہ۔ ترجمہ: اور کہتے ہیں کہ یہ مقام تجھے کہاں سے ملا، یہ تو ایک فریب ہے۔ ہم تیرے پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو نہ دیکھ لیں۔ یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ مری یعنی طاعون بھی چلی آتی رہے سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔“

(نزل اسح صفحہ 132 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 510 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 762 پر)

## پہلی تحریر

(258) ”پھر بعد اس کے فرمایا انا انزلناہ قریباً من القادیان. وبالحق انزلناہ و بالحق نزل. صدق اللہ ورسولہ و کان امر اللہ مفعولاً. یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پر از معارف و حقائق کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ اتارا ہے اور بطور حقہ اترا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے خیر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 571 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 593 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 763 پر)

## دوسری تحریر

(259) ”قریباً بیس برس ہوئے کہ میں نے اپنی کتاب ”براہین احمدیہ“ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا، یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان. وبالحق انزلناہ و بالحق نزل صدق اللہ ورسولہ و کان امر اللہ مفعولاً. (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 498) یعنی ہم نے اس صحیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے۔ اور وہ ضرورت

حقہ کے ساتھ اتارا گیا۔ اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اس کے آنے سے پورا ہوا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 20 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 764 پر)

### پہلی تحریر

(260) ”وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ وَخَرَفُوا لَهُ بَيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.“  
(نزول اسح صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 527 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 765 پر)

### دوسری تحریر

(261) ”وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ وَخَرَفُوا لَهُ بَيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ. قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.“  
(برائین احمدیہ صفحہ 256 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 266 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 766 پر)

### پہلی تحریر

(262) ”پھر بعد اس کے یہ الہام ہے: يَا عِيسَى ابْنِي مَرْيَمَ كُنَّا نُبَوِّئُكَ وَالْعَمَلُ إِلَىٰ مَطْهَرِكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا) وَجَاعِلِ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثَلَاثَةً مِنَ الْآخِرِينَ. اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رخص درجہ کر دوں گا یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشربوں کو حجت اور برہان اور برکات کے رُود سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔“  
(برائین احمدیہ صفحہ 557، 558 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 ص 664، 665 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 767، 768 پر)

## دوسری تحریر

(263) ”چنانچہ صفحہ 556 برائین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے: یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القيامة ثلثة من الاولین و ثلثة من الاخرین. یعنی اے عیسیٰ! میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر غلبہ بخشوں گا جو مخالف ہوں گے اور تیرے تابعین دو قسم کے ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔“

(سراج منیر صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 769 پر)

تحریفات کے سلسلہ میں مرزا قادیانی کا اپنا ایک الہام خود اس پر صادق آتا ہے۔  
(264) ”مت ایہا النحوان.

(ترجمہ): اے بڑے خیانت کرنے والے، مرجا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 601 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 770 پر)

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(265) ”(1) میں قرآن شریف کے معجزہ کے نقل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(2) میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی

نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔“

(ضرورة الامام صفحہ 26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 496، 497 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 771، 772 پر)

قرآن مجید میں تحریف کرنے والا ملحد، بے ایمان، یہودی، سورا اور بندر  
(266) ”قرآن کریم کی ظاہری ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منطک تعلقات کا

ایک دوسرے سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایک ٹھہ اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنی اسی صورت میں اس کتاب کے معنی کہلاتے ہیں کہ جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق و سباق محفوظ رکھ کر کیے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہود یا نہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سوار اور بندر کہلائے جنہوں نے اسی طرح تو ریت میں ٹھہانہ کارروائیاں کی تھیں۔“

(اتمام الحجہ صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 291 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 773 پر)

## قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا ٹھہ اور کافر ہے

(267) ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب ساوی ہے اور ایک صفحہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور ادا امر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا ترمیم یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ٹھہ اور کافر ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 70 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 170 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 774 پر)

## کتابت کی غلطیاں

(268) ”ان کتبی مبرءة مما زعمت. ومنزءة عما ظننت. الا سہوا الکاتبین. اوزیع القلم بتغافل منی لا کجھل الجاہلین. فان قلرت ان تثبت فیہا عشارا فنخذ منی بحداء کل لفظ غلط دینارا. واجمع صریفا ونضارا. وکن من المتمولین.“

(عربی سے ترجمہ) ”میری کتابیں ایسی غلطیوں سے جیسا کہ تیرا خیال ہے، مبرا اور منزہ ہیں۔

ہاں سہو کاتب کی غلطیاں یا لغزش قلم سے جو بے خبری میں ایک مؤلف سے بعض وقت صادر ہو جاتی ہیں، ان میں پائی جاسکتی ہیں۔ لیکن وہ ایسی غلطیاں نہیں جو ایک جاہل زبان سے صادر ہوتی ہیں۔ اگر تم کوئی ایسی غلطی بتا سکو تو میں ہر لفظی غلطی پر ایک دینار دوں گا۔ اس طرح تم سونے چاندی جمع کر کے مالدار بن سکتے ہو۔“

(انجام آختم صفحہ 241، 242، روحانی خزائن جلد 11، صفحہ 241، 242) (عکس صفحہ نمبر 775، 776 پر)  
(نوٹ: یہ ترجمہ قیوم شاہ قادیانی ایم اے کی کتاب ”مہدی موعود کے علمی خزانے“ مطبوعہ 1978ء کی کتاب سے لیا گیا ہے)

قارئین کرام: نہایت قابل غور بات یہ ہے کہ آنجناب مرزا قادیانی نے تقریباً سو کے قریب کتب تصنیف کیں۔ 1880ء میں اس کی پہلی کتاب برائین احمدیہ شائع ہوئی جس میں اس نے ملہم اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر باقاعدہ ایک منصوبے کے تحت مختلف دعادی کر کے بلاآخر 1901ء میں اس نے اپنے نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔ 1908ء میں وہ مختلف عوارض کا شکار ہو کر نہایت عبرت ناک موت سے ہمکنار ہوا۔ اس کی تمام تصانیف اس کی زندگی میں شائع ہوئیں اور اب تک مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے قرآن مجید کی آیات میں جو تحریفات کیں، وہ بھی مسلسل شائع ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کے شدید غم و غصہ اور مسلسل احتجاج کے نتیجے میں قادیانی قیادت نے موجودہ ایڈیشنوں میں ان تحریف شدہ آیات میں تصحیح کر دی ہے۔ لیکن بعض جگہ اب بھی بدستور قرآنی تحریفات موجود ہیں جو ان کے جذبہ باطن کی بین دلیل ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دور سے لے کر اس کے مرنے کے بعد (تقریباً 90 سال) تک اس کی کتب میں تحریف قرآن مسلسل ہوتی رہی۔ آنجناب مرزا قادیانی سمیت اس کے کسی بیٹے، خلیفہ یا مرید نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی ملاحظہ فرمائیں:

□ ”وما ینتطق عن الہوی۔ ان هو الا وحی یوحی۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، ص 309، 321 از مرزا قادیانی)



مرزا قادیانی کا مزید کہنا ہے:

□ ”انک باعیننا سمیتک المتوکل و علمنه من لدنا علماً“

ترجمہ: تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، ہم نے تیرا نام متوکل رکھا، اپنی طرف سے علم سکھلایا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 698 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 476 از مرزا قادیانی)

□ ”وہب لی علوماً مقدسة نقيه و معارف صافية جلية و علمنی ما لم

یعلم غیرى من المعاصرین۔“

ترجمہ: ”اللہ نے مجھے پاک مقدس علوم نیز صاف و روشن معارف عطا کیے۔ اور وہ

کچھ سکھایا جو میرے سوا کسی اور انسان کو اس زمانے میں معلوم نہ تھا۔“

(انجام آتھم صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 75 از مرزا قادیانی)

□ ”عربی زبان میں باوجود میری کمی کوشش اور کوتاہی جستجو کے جو مجھے کمال حاصل ہے، وہ میرے

رب کی طرف سے ایک کھلا نشان ہے تاکہ وہ لوگوں پر میرے علم اور میرے ادب کو ظاہر کرے..... مجھے یہ

فخر بھی حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا سکھایا گیا ہے۔“

(انجام آتھم، صفحہ 234، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234 از مرزا قادیانی)

□ ”میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے، اور میرے ہاتھ کی تقویت

کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک

آسمانی روح بول رہی ہے، جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 563 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 403 از مرزا قادیانی)

□ ”امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت

نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے

ہوتے ہیں۔ طبابت کے رُوسے بھی، ہیئت کے رُوسے بھی، طبعی کے رُوسے بھی، جغرافیہ کے

رُوسے بھی اور کتب مسلمہ اسلام کے رُوسے بھی اور عقلی بنا پر بھی اور نقلی بنا پر بھی۔“

(ضرورۃ الامام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 480 از مرزا قادیانی)

□ ”میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں

جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔“

(پیغام صلح صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 485 از مرزا قادیانی)

□ ”میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے کہ ایک خدا کی رُوح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 483 (طبع جدید) از مرزا قادیانی)

□ ”اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے، وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں۔ اور وہ حکمت جو میرے مُنہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لیے آپ حیات کا حکم رکھتی ہے، دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 104 از مرزا قادیانی)

□ ”یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“

(نزدل اسح صفحہ 56 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434 از مرزا قادیانی)

□ ”میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے۔“

(تذکرہ الشہادتین صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 79 از مرزا قادیانی)

□ ”وان اللہ لا یترکنی علی خطا طرفۃ عین و بعصمنی من کل مین و

یحفظنی من سبل الشیاطین۔“

ترجمہ: ”اور اللہ تعالیٰ ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے خطا پر قائم نہیں رہنے دیتا

اور مجھے ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے اور شیاطین کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔“

(نور الحق صفحہ 86 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 272 از مرزا قادیانی)

□ ”انا واکتبا فی کتاب شینا یخالف النصوص القرانیہ او الحدیثیہ وما

تفوهنا بہ یوما من الدهر۔“

ترجمہ: ”میں نے کسی کتاب میں کبھی کوئی چیز قرآن و حدیث کی تصریحات کے

خلاف نہیں لکھی۔“ (حملۃ البشری صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 285)

□ ”واللہ یعلم انی ما قلت الا ما قال اللہ تعالیٰ ولم اقل کلمۃ قط مخالفہ  
وما مسہا قلمی فی عمری۔“

ترجمہ: ”خدا جانتا ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں، وہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور میں نے کوئی کبھی ایسا کلمہ تک نہیں کہا جو خلاف خداوند تعالیٰ ہو اور مخالفت خداوندی میرے قلم سے کبھی سرزد نہیں ہوتی۔“

(حملۃ البشری صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 186 از مرزا قادیانی)

□ ”اور بپا عث نہایت درجہ فتانی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہوتے بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے، وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 18 از مرزا قادیانی)

□ ”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔“

(سراج منیر صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 41 از مرزا قادیانی)

□ ”جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے، اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 197 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 197 از مرزا قادیانی)

□ ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لمحہ بلا فصل ملہم کے تمام قوتوں میں کام کرتی رہتی ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 93 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 93 از مرزا قادیانی)

□ ”یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا یعنی علوم لدنیہ و آیات سادیہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 179 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179 از مرزا قادیانی)

□ ”جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں، وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اُن تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جو شیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی طوئی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلی مصفا کیے گئے اور تمام دکمال کھینچے گئے ہیں۔“

(فتح اسلام صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 17 از مرزا قادیانی)

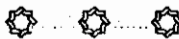
□ ”انی امر یکلمنی ربی..... و یعلمنی من لدنہ و یحسن ادبی و یوحی الی رحمۃ منہ فاتبع ما یوحی..... و ما کان لی ان اترک سبیلہ و اختار طر قاشتی. و کلما قلت قلت من امرہ. و ما فعلت شینا عن امری. و ما التریث علی ربی الاعلیٰ و لقد خاب من التریث.“

(ترجمہ) ”میں وہ مرد ہوں کہ خدا میرے ساتھ گفتگو کرتا ہے اور خزانہ خاص سے تعلیم دیتا ہے۔ اپنے ادب سے مجھ کو ادب سکھاتا ہے۔ اپنی رحمت سے مجھ پر وحی بھیجتا ہے۔ پس میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی راہ کو چھوڑ دوں اور دوسرے راستے کو اختیار کروں اور جو میں نے کہا ہے اس کے حکم سے کہا ہے۔ میں از خود کوئی کام نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھتا۔ ہلاک ہوا وہ جس نے افتراء کیا۔“

(مواہب الرحمن صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

□ ”ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الہی سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور یہ عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی تالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور لوث نظر آتے ہیں۔ اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمہ الہی جلد تر اُن کا تدارک کر لیتی ہے۔“

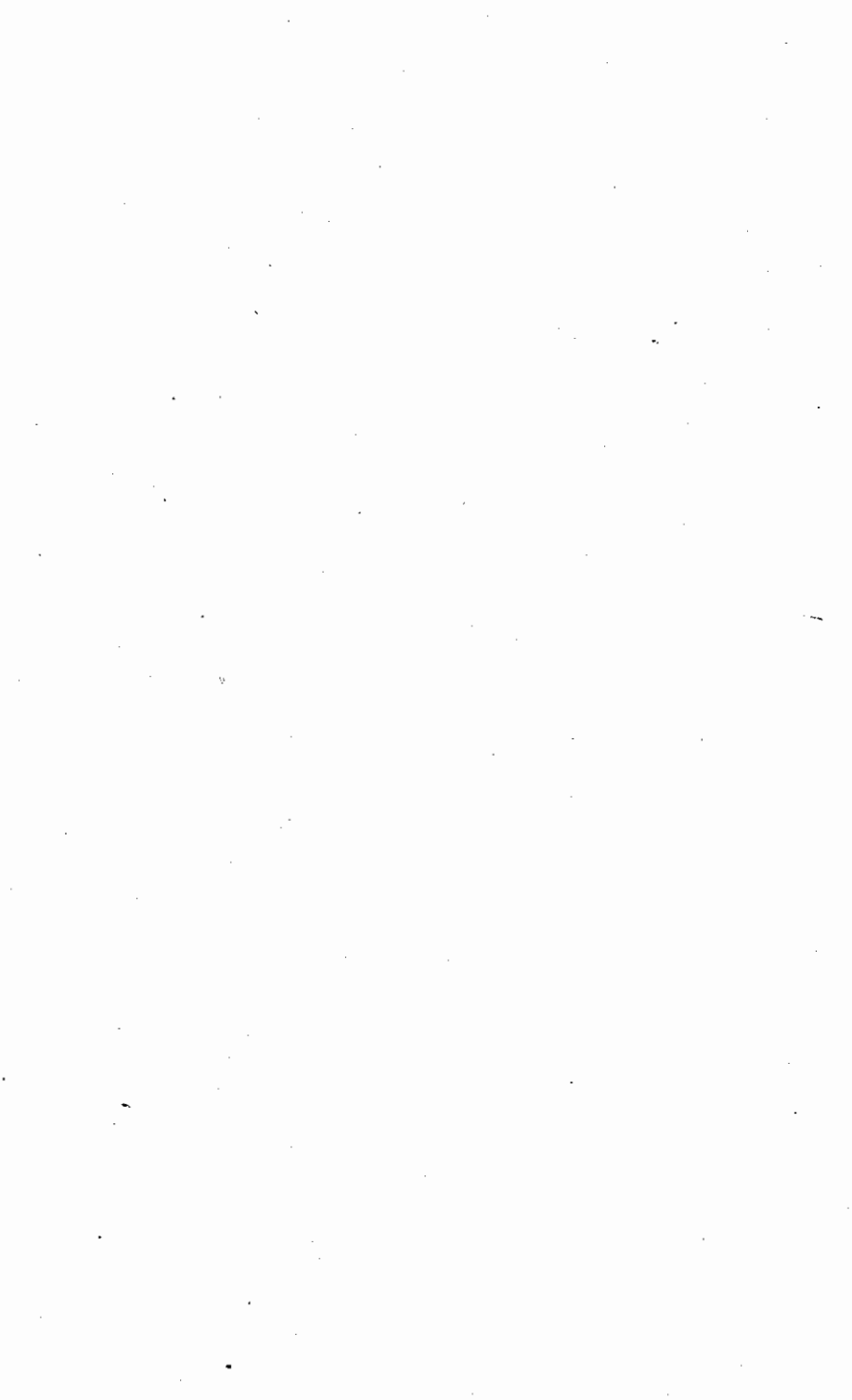
(براہین احمدیہ صفحہ 514 مندرجہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 536 از مرزا قادیانی)



تعمیرت حاضر ہیں!

مرزا قادیانی

کی  
پیش گوئیاں  
(جو پوری نہ ہو سکیں)



قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے:

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخَلَّفًا وَعَدِيدَهُ رَسُولُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

(ابراہیم: 47)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کو اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے والا گمان نہ کر، بے

شک اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

اسی طرح توریت میں یہ حکم ہے:

□ ”میں ان کے لیے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا

اور اپنا کلام اس کے منہ ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا، وہی وہ ان سے کہے گا اور جو

کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں

گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو

حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔“

(بائبل عہد نامہ قدیم، کتاب استثناء باب 18 فقرہ نمبر 18 تا 21)

جس طرح آگ کا کیرا آگ میں خوش اور زندہ رہتا ہے۔ اس طرح قادیان کا

جھوٹا مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی اپنے جھوٹ پر بہت خوش رہتا تھا۔ ”بدنام اگر ہوں گے تو

کیا نام نہ ہوگا!“ کے مصداق اسے ہر روز نئی نئی پیش گوئیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔ خواہ وہ پوری

ہوں یا نہ ہوں۔ حالانکہ پیش گوئیوں کے سچا ہونے کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

صدق یا کذب جانچنے کا معیار

(269) ”واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور

کوئی حُکِ امتحان نہیں ہو سکتا۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 777 پر)

## اگر ایک بھی پیش گوئی جھوٹی نکلی

(270) ”اگر ثابت ہو کہ میری سو پیشگوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 119 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 778 پر)

## تمام رسوائیوں سے بڑھ کر

(271) ”کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا لکھنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“  
(تریاق القلوب صفحہ 254 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 382 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 779 پر)

## مدعی کاذب کی پیش گوئی

(272) ”مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توحیت کی۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 326 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 326 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 780 پر)

## نبیوں کی پیشگوئیاں ٹلتی نہیں

(273) ”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔“  
(کشتی نوح صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 5 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 781 پر)



## توریت اور قرآن میں نبوت کا ثبوت

(274) ”توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے۔“  
(استثناء صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 111 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 782 پر)

### اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے

(275) ”اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلے ہو، اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر بے شری سے یا پیغمبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں۔“  
(کشتی نوح صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 6 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 783 پر)

(276) پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا

”پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا

قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا

کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 281 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 281 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 784 پر)

### غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں

(277) ”غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریہ اور بد ذات آدمیوں کا کام ہے۔“

(آریہ دھرم صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 13 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 785 پر)

## کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی

(278) ”خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یھدی من ہو مسرف کذاب۔ سوچ کر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں، جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیشین گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، 323 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 322، 323 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 786، 787 پر)

### اہم نکات

- 1- مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے مندرجہ ذیل نتیجہ اخذ ہوتا ہے:
- 1- مرزا قادیانی کا صدق یا کذب جانچنے کے لیے اس کی پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی پیمانہ نہیں۔
- 2- مرزا قادیانی کی 100 پیش گوئیوں میں سے اگر کوئی ایک پیش گوئی بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو وہ جھوٹا اور کاذب ہے۔
- 3- مرزا قادیانی کے نزدیک کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا لکھنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔
- 4- جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ قرآن اور توریت کی یہی تعلیم ہے۔
- 5- نبیوں کی پیش گوئیاں ٹلٹی نہیں بلکہ ہر حال میں پوری ہوتی ہیں۔
- 6- توریت اور قرآن نے نبوت کا سب سے بڑا ثبوت صرف پیش گوئی کے ہی ثابت ہونے کو قرار دیا ہے۔
- 7- مرزا قادیانی کی کوئی ایسی پیشگوئی نہیں ہے جو پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہوا۔ اگر کوئی شخص اسے تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیشگوئی جو اس کے منہ سے نکل ہو، اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

8- مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس کی ہزار ہا ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں۔

قارئین کرام: آئیے دیکھتے ہیں، مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا ”فرمودات“ کی روشنی میں اس کی چند اہم پیش گوئیوں کا انجام۔

## پہلی پیش گوئی

### خواتین مبارکہ

آنجنابانی مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی بیٹی حرمت بی بی سے 1852ء میں ہوئی جس سے دو بیٹے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔ جب مرزا قادیانی کا حرمت بی بی سے دل بھر گیا تو اس نے دہلی کی ایک آزاد خیال فیملی سے تعلق رکھنے والی نصرت جہاں سے 17 نومبر 1884ء کو دوسری شادی رچالی۔ قادیانی نصرت جہاں کو ”ام المؤمنین“ (نعوذ باللہ) کا درجہ دیتے ہیں جبکہ مرزا قادیانی کی پہلی بیوی کو حقارت سے اس کے بیٹے فضل احمد کے حوالہ سے ”بھجے دی ماں“ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ نصرت جہاں کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے (جسے مرزا قادیانی نے ”قمر الانبیاء“ کا خطاب دیا) نے اپنے والد مرزا قادیانی کے حالات زندگی پر مشتمل ایک کتاب ”سیرت المہدی“ لکھی۔ قادیانیوں کے نزدیک یہ کتاب بڑی اہم اور مستند ہے۔ اس کتاب میں مرزا بشیر احمد اپنی والدہ نصرت جہاں کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ایک دفعہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ تمہارے ابا (مرزا قادیانی) نے اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی سے مباشرت ترک کر دی تھی اور اسے کہا تھا کہ اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے۔ اب تم طلاق لے لو یا مجھے وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے حقوق معاف کر دو۔ اس بے چاری نے بڑی سادگی سے جواب دیا کہ اب میں طلاق لے کر کیا کروں گی۔ البتہ میں آپ کو اپنے حقوق زوجیت معاف کرتی ہوں۔ مرزا بشیر احمد اپنی والدہ کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے کہ پھر واقعی ایسا ہی ہوا۔ یعنی تمہارے ابا عمر بھر حرمت بی بی کے پاس مباشرت کے لیے نہیں گئے۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 33، از مرزا بشیر احمد)

قارئین کرام! ان ہوشربا واقعات پر بحث پھر کبھی سہی۔ ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ نصرت جہاں سے شادی کے بعد مرزا قادیانی نے مالک ارض و سما اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل الہام بیان کیا:

(279) ”پھر خدائے کریم جل شلتہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا، اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 111 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 788 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(280) ”اس عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 113 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 789 پر)

لیکن افسوس! مرزا قادیانی کے نکاح میں کوئی خواتین مبارکہ یا بابرکت عورتیں نہیں آئیں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اس سے مراد محمدی بیگم ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ پیش گوئی 1886ء کی ہے جبکہ محمدی بیگم کا مسئلہ کئی سال بعد شروع ہوا تھا اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا محمدی بیگم آخر تک مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟ پھر یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اکیلی محمدی بیگم، خواتین مبارکہ ہو سکتی ہے؟ سو مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی میں واضح طور پر کہا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ آپ خود سوچیے! جو شخص اللہ تعالیٰ پر بہتان لگائے، وہ کتنا بڑا جھوٹا، کذاب اور دجال ہوگا۔

مرزا قادیانی نے کہا تھا:

(281) ”کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا، وہ پورا نہ ہوا۔“  
(انجام آتھم صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 311 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 790 پر)

## دوسری پیش گوئی

### موت مکہ میں ہوگی یا مدینہ میں

مرزا قادیانی نے اپنے ایک خدائی الہام میں اپنی موت کی پیش گوئی کرتے ہوئے کہا:  
(282) ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 503 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 791 پر)  
ہر مسلمان اپنے دل میں یہ شدید خواہش رکھتا ہے کہ اسے زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ حج یا عمرہ کی صورت میں مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ کی زیارت نصیب ہو جائے اور پھر اس سے بڑھ کر اس کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اسے ان مقدس شہروں میں موت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی یہ دعا بہت مشہور ہے کہ ”اے اللہ! مجھے اپنے راستہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسولؐ کے شہر میں موت عطا فرما۔“ حضرت ابن عمرؓ، حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ ”جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔“ دوسری حدیث میں ہے کہ ”میں اس کا گواہ بنوں گا۔“ علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اس شفاعت سے مراد خاص قسم کی شفاعت ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”قیامت میں سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، میں اس میں سے نکلوں گا پھر ابو بکرؓ اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمرؓ۔ پھر میں جنت البقیع میں جاؤں گا اور وہاں جتنے مدفون ہیں، ان سب کو اپنے ساتھ لوں گا۔ پھر مکہ مکرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا، وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان آ کر مجھ سے ملیں گے۔“

آنجنمانی مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس نے پیش گوئی کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ اے مرزا قادیانی! تو مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں۔ یعنی (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی کے خدا کو بھی صحیح طرح معلوم نہ تھا کہ مرزا قادیانی مکہ میں مرے گا یا مدینہ میں؟ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی سراسر غلط اور عبرتناک ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی براعظمتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں 26 مئی 1908ء کو مرادراش ریل گاڑی پر

قادیان بھجوائی گئی۔ جب مرزا قادیانی کی لاش لاہور ریلوے اسٹیشن لے جانے کے لیے احمدیہ بلڈنگ سے باہر نکالی گئی تو زندہ دلان لاہور نے اس کا بڑا ”شاندار استقبال“ کیا۔ یعنی راستے بھر مرزا قادیانی کے جنازے پر اس قدر غلاظتیں اور پاخانے پھینکے گئے کہ اس کی لاش بڑی مشکل سے ریلوے اسٹیشن تک پہنچ سکی۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں موت تو درکنار مرزا قادیانی کو ساری زندگی ان مقدس مقامات میں قدم رکھنے کی توفیق تک نہ ہوئی۔ جب کبھی مرزا قادیانی سے پوچھا جاتا کہ آپ حج کرنے کیوں نہیں جاتے؟ تو مرزا قادیانی طرح طرح کی تاویلات کرتا۔ کبھی کہتا کہ صحت ٹھیک نہیں ہے (جبکہ محمدی بیگم سے شادی کرنے کے لیے آخر عمر تک سرتوڑ کوشش کرتا رہا)۔ کبھی کہا گیا کہ اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے (جبکہ خالصین کو 10، 10 ہزار روپے کا چیلنج دیتا)۔ کبھی کہتا کہ میری جان کو خطرہ ہے (درآں حالیکہ اس کا کہنا تھا خدا کے مرسلین کسی سے نہیں ڈرا کرتے)۔ گچی بات یہ ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی حرمین شریفین کی حدود میں داخل ہو۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جس شخص کے پاس اتنا خرچہ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے یا نصرانی ہو کر۔“ اب اس کا فیصلہ قادیانی خود کریں کہ باوجود وسائل ہونے کے مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا، لہذا وہ کس حیثیت سے مرا؟

قادیانیوں کا اس پیش گوئی کے متعلق یہ کہنا کہ اس سے مراد کئی فتح یا مدنی فتح ہوگی، کائنات کا سب سے بڑا دجل اور جھوٹ ہے۔ دنیا کی کسی لغت میں موت کا معنی فتح نہیں ہے۔ اگر موت کا معنی فتح ہے تو سب قادیانی زہر کھا کر مر جائیں تاکہ سب کی فتح ہو جائے۔ بہر حال مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے برعکس اس کی موت لاہور میں اور قبر قادیان میں..... اس کے جھوٹا ہونے کی ایک ایسی ناقابل تردید شہادت ہے جو ہمیشہ قادیانیوں کو ذلت و رسوائی سے دوچار کرتی رہے گی۔ باقی رہا قادیانیوں کا بے ٹکی تاویلات کرنا، تو اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(283) ”اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی تو پھر پیشگوئی کچھ بھی نہ رہے گی بلکہ مخالف کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا کیونکہ پیشگوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر

الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے اور پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان علامتوں کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صادق کا معیار ٹھہرائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سارے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں اور یہ امر مقبول اور مسلم ہے کہ نصوص کو ہمیشہ ان کے ظاہر پر حمل کرنا چاہیے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالف کو تسکین نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا۔“

(تختہ گلزویہ صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 161 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 792 پر)

قادیانی حضرات اپنے ”مسح موعود“ کے مقرر کردہ صرف اس ایک نہایت معقول معیار ہی کو مدنظر رکھ لیں تو قبول اسلام کے سوا ان کے پاس کوئی آپشن نہیں رہے گی کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کے ”عظیم الشان“ ڈھیر میں ایک بھی پیش گوئی ایسی نہیں ہے جسے تاویل کی سان پر نہ چڑھایا گیا ہو۔

## تیسری پیش گوئی

### مرزا قادیانی کی عمر

مرزا قادیانی کو اپنی عمر کے بارے میں الہام ہوا:

(284) ”تُرَى نَسْلاً بَعِيدًا وَنَسْحِيْنَكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً. لَمَّا يَنْ حَوْلًا أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ أَوْ تَزِيْدُ عَلَيْهِ مَبِيْنًا. وَكَانَ وَعْدَ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا.“

ترجمہ: تو دور کی نسل بھی دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسی سال یا

اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 301 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 793 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(285) ”خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی

اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 258 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 794 پر)

(286) ”خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رخ کروں گا، جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رخ ہوا۔ سو اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔“

(تختہ گولڈویہ | ضمیمہ | صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 44 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 795 پر)

مرزا قادیانی اپنے خدائی الہام میں کہتا ہے:

(287) ”ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے۔ اسی برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ۔ اور تو ایک ڈور کی نسل دیکھے گا۔“  
(تختہ گولڈویہ صفحہ 33 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 69 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 796 پر)

مرزا قادیانی ایک سوال کے جواب میں کہتا ہے:

(288) ”مشیر اعلیٰ: کیا جناب کو یہ بھی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی عمر کتنی ہوگی؟  
حضرت اقدس: ہاں عمر کے متعلق مجھے الہاماً یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اسی کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک روڈیا کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ 15 سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 537، 538 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 797، 798 پر)  
مرزا قادیانی کو عمری بیگم کا وصل نصیب ہوا نہ عمر میں Extension ہی عطا ہوئی۔

بس Tension ہی اس کا مقدر رہی۔

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(289) ”اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لیے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظیریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکر افترا پر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اسی برس



کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کر جلد مر جاتے ہیں یا کار پینٹکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔“

(اربعین نمبر 4 صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 471 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 799 پر)

(290) ”اس جگہ یہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن کی تکمیل تک جو تیس برس کی مدت تھی، مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے لیے تھیں، محفوظ رہنا اور زندگی پوری کر کے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جیسا کہ میرے لیے بھی اسی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جب تک میں سب کچھ پورا کر لوں۔“

(تحدہ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 93 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 800 پر)

مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا الہامات اور وحیوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ بقول مرزا قادیانی، اللہ تعالیٰ نے اس سے وعدہ کیا اور الہامات بتایا تھا کہ اس کی عمر 80 سال یا دو تین سال کم یا زیادہ ہوگی۔ اس بنا پر مرزا قادیانی نے پیش گوئی کر دی کہ اس کی عمر 80 سال کے قریب ہوگی۔ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کو سچایا جھوٹا جانچنے کے لیے بڑا آسان فارمولا ہے کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات دیکھ لی جائے۔ زیادہ لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں۔ مسلمانوں اور قادیانیوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو آنجنمائی ہوا۔ اب صرف یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ مرزا قادیانی کس سال میں پیدا ہوا؟ اس کا فیصلہ خود مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں سے کر لیتے ہیں۔ مرزا قادیانی اپنے سوانح میں لکھتا ہے:

(291) ”میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔“

(کتاب البریہ صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 801 پر)

یہ مرزا قادیانی کی اپنی واضح تحریر ہے۔ اس میں کہیں بھی کوئی ایسی مشکل بات نہیں جس کی تاویل کی جاسکے۔ مرزا قادیانی نے صریح اور صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ اس کی پیدائش 1839ء یا 1840ء میں ہوئی۔ اس بات کی مزید تصدیق خود اس کے اپنے دوسرے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ جب اس کا والد مرزا غلام مرتضیٰ فوت ہوا تو مرزا قادیانی کی عمر 34، 35 سال تھی۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(292) ”میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔“

(کتاب البریہ صفحہ 174 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 192 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 802 پر)

مرزا غلام مرتضیٰ کا انتقال 1874ء میں ہوا۔ اس کا اقرار مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”نزل اسح“ کے صفحہ 116 پر کیا ہے۔

(نزل اسح صفحہ 116 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 494 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا سال ولادت 1839ء یا 1840ء تھا اور سال وفات 1908ء۔  
قارئین کرام! آپ خود حساب کر لیں کہ مرزا قادیانی نے کتنی عمر پائی تھی؟ اگر سال ولادت 1839ء تسلیم کیا جائے تو کل عمر 69 سال بنتی ہے اور اگر 1840ء مان لیا جائے تو کل عمر 68 سال بنتی ہے۔ لہذا الہامی دعویٰ، خدائی وحیوں اور بشارتوں کے باوجود مرزا قادیانی کی عمر 80 سال کے قریب نہ ہوئی اور اس کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے اُسے الہام کیا ہے:

(293) ”بَارَكَ اللهُ فِي الْهَامِكِ وَوَحِيكَ وَوُؤْيَاكَ“

(ترجمہ) برکت وہی اللہ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری رؤیا میں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 569 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 803 پر)

اسی سلسلہ میں ایک اور حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا: (294) ”یعنی اُس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوتِ حق کے لیے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اتنی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کال گزر بھی گئے۔“ (نشان آسانی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 374 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 804 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسے قدرت نے دعوتِ حق کے لیے خاص طور پر مامور کیا اور ایک خاص الہام کے ذریعے بشارت دی گئی کہ تیری عمر 80 سال یا اس کے قریب ہو گی۔ بقول مرزا قادیانی اس الہام سے 40 سال تک دعوتِ حق دینا بھی ثابت ہوتا ہے۔ دعوت کے 10 سال گزر گئے ہیں۔ باقی 30 سال رہ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے 1892ء میں یہ کتاب تحریر کی۔ اس وقت اس کی عمر 50 سال تھی۔ گویا دعوتِ حق کے لیے اُسے مزید 30 سال زندہ رہنا تھا۔ اس لحاظ سے مرزا قادیانی کی وفات 1922ء کے قریب ہونی چاہیے تھی مگر وہ اپنی الہامی تحریر کے صرف 14 سال بعد ہی 1908ء میں جہنمِ واصل ہو گیا اور اس طرح اس کی عمر 80 سال پوری نہ ہوئی اور یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

## چوتھی پیش گوئی

### 9 نام والد لڑکا

جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کا ایک نام نہاد ”صحابی“ میاں منظور محمد، قادیان کی ایک مشہور و معروف شخصیت تھا۔ اس کی اہلیہ کا نام محمدی بیگم تھا۔ (یہ وہ محمدی بیگم نہیں تھی جس کے عشق میں مرزا قادیانی گرفتار ہوا تھا) اس کی دو لڑکیاں تھیں، حامدہ بیگم اور صالحہ بیگم۔ حامدہ بیگم کا نکاح سردار کرم داد خاں سے ہوا جبکہ صالحہ بیگم کا نکاح مرزا قادیانی کے سالے، مرزا بشیر الدین محمود کے ماموں اور نصرت بیگم کے بھائی میر محمد اسحاق سے ہوا۔ میاں منظور محمد کی اہلیہ

محمدی بیگم اپنی پہلی بیٹی حامدہ بیگم کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد 1906ء میں جب دوبارہ حاملہ ہوئی تو اس کی خبر مرزا قادیانی کو کسی طریقے سے ہو گئی۔ مرزا قادیانی کی یہ عادت تھی کہ خواہ اس کا اپنا گھر ہو یا کسی مرید کا، اگر اُسے یہ پتہ چل جاتا کہ کوئی خاتون حاملہ ہے تو وہ فوراً لڑکا ہونے کی پیش گوئی داغ دیتا۔ مگر جب لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا ہو جاتی تو مختلف تاویلات کا سہارا لے کر اپنی شرمندگی مٹانے کی کوشش کرتا۔ اس قسم کی پیش گوئی مرزا قادیانی نے اپنے مرید میاں منظور کے ہاں بیٹا پیدا ہونے کے متعلق کی۔ مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کرتے ہوئے کہا:

(295) 19 فروری 1906ء ”دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے، اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا:

### ”بشیر الدولہ“

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا، جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولت مند ہو جائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبال مند اور صاحب دولت ہو۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو، یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 510، 511 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 805، 806 پر)

### ساڑھے تین ماہ بعد ”الہام“ لڑکے کے دو نام

تقریباً ساڑھے تین ماہ بعد مرزا قادیانی نے منظور محمد اور ان کی اہلیہ محمدی بیگم کا نام لے کر کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ پیدا ہونے والے لڑکے کا ایک نام نہیں بلکہ دو نام ہوں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(296) 7 جون 1906ء ”بذریعہ الہام الہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا، جس کے دو نام ہوں گے۔“

(1) بشیر الدولہ (2) عالم کباب“

”یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے:

(1) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لیے بشارت دینے والا

ہوگا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کی ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی، اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا۔ اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

(2) عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک

کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے، دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ بشیر الدولہ کہلائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لیے قیامت کا نمونہ ہوگا، عالم

کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 533، 534 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 807، 808 پر)

## اسی دن پھر ”الہام“ لڑکے کے چار نام

اسی دن اور اسی تاریخ کو مرزا قادیانی کو تازہ الہام ہوتا ہے کہ اس پیدا ہونے والے بچے کے دو نام نہیں بلکہ 4 نام ہوں گے۔ مزید یہ بھی کہا کہ جب تک ان چار ناموں والا لڑکا میاں منظور محمد کے نطفہ سے محمدی بیگم کے بطن سے حامدہ بیگم اور صالحہ بیگم کا بھائی پیدا نہیں ہوگا، اس وقت تک میاں منظور کی اہلیہ محمدی بیگم ضرور زندہ رہے گی۔

(297) 7 جون 1906ء ”اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام اور ہیں۔ (1)

ایک شادی خان کیونکہ وہ اس جماعت کے لیے شادی کا موجب ہوگا۔ (2) دوسرے کلمتہ اللہ خان کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا۔ جو ابتدا سے مقرر تھا، اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے، جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ الہام ”اے ورڈ اینڈ ٹوگرلز“ اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے جس کے معنی ہیں، ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمد کی دو لڑکیاں

ہیں اور جب کلمتہ اللہ پیدا ہوگا، تب یہ بات پوری ہو جائے گی۔ ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 534 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 809 پر)

## گیارہ دن بعد پھر الہام کے لڑکے کے 9 نام

صرف گیارہ دن بعد مرزا قادیانی پھر لکھتا ہے کہ اب الہام ہوا ہے کہ میاں منظور محمد کے ہاں پیدا ہونے والے لڑکے کے چار نام نہیں بلکہ 9 نام ہوں گے۔ چنانچہ لکھتا ہے:  
(298) 19 جون 1906ء ”میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا، بذریعہ الہام الہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے:-

(1) کلمتہ العزیز (2) کلمتہ اللہ خاں (3) درؤ

(4) بشیر الدولہ (5) شادی خاں (6) عالم کباب

(7) ناصر الدین (8) قاتح الدین (9) ہذا یوم مہارکت“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 537 طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 810 پر)  
قارئین کرام! دل پر ہاتھ رکھ کے بتائیے، کبھی ایسا لطف آپ کو کسی مزاحیہ تحریر سے بھی فراہم ہوا ہے؟

## 27 دن بعد لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوئی

(299) ”وحی الہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی، اس لیے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوئی۔ لہذا پھر منظور محمد کے گھر میں 17 جولائی 1906ء میں بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 557 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 811 پر)  
مرزا قادیانی کا یہ کہنا درست نہیں کہ اس نے لڑکی کی پیدائش سے چار ماہ پہلے بتا دیا

تھا کہ لڑکے کا آنا موخر ہو گیا ہے۔ لڑکی کی پیدائش 17 جولائی 1906ء ہے۔ اس حساب سے مرزا قادیانی کو 17 مارچ 1906ء کو یہ بات بتانی چاہیے تھی۔ جبکہ اس نے 7 جون 1906ء کو کہا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس لڑکے کے دو نام ہوں گے اور پھر 19 جون 1906ء کو اس لڑکے کے 9 نام بتائے۔ اس وقت کیوں نہ صاف صاف کہہ دیا کہ لڑکے کے بجائے لڑکی پیدا ہوگی؟ مزید دلچسپ بات یہ ہے کہ لڑکی سالہ بیگم کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد محمدی بیگم مر گئی۔ اور اس طرح 9 نام والا لڑکا آنا تھا نہ آیا۔ مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی غلط اور جھوٹ ثابت ہوئی۔

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(300) ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 812 پر)

## پانچویں پیش گوئی

### ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیلوی

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیل (بھارت) کے سول ہسپتال میں اسٹنٹ سرجن کے عہدے پر فائز تھے۔ وہ بڑی مشہور و معروف شخصیت کے مالک تھے۔ وہ تقریباً 25 برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص الخاص اور جلیل القدر مریدین میں شمار ہوتے رہے۔ مرزا قادیانی کو آپ سے بڑی محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب پر اپنا فضل و کرم فرمایا کہ 25 سال بعد وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائیت کے دور میں قرآن کریم کی ایک تفسیر بنام ”تفسیر القرآن بالقرآن“ لکھی۔ مرزا قادیانی کے نزدیک ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیلوی کا کیا مقام تھا؟ درج ذیل اقتباس قائل غور ہے۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(301) ”چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سوتیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا، اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی..... اور بموجب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب نصلتِ صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض، بعض سے محبت اور انتظاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔“

(انجام آتھم | ضمیر | صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 814، 813 پر)

(302) اس کے بعد مرزا قادیانی ان تین سوتیرہ (313) صاحبان کا نام درج کرتا ہے، جن میں 159 نمبر پر ڈاکٹر عبدالکیم صاحب کا نام درج ہے۔

(انجام آتھم | ضمیر | صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 327 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 815 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی معروف کتاب ”ازالہ اوہام“ میں ڈاکٹر عبدالکیم کا تعارف ان

الفاظ میں کرایا:

(303) ”حقی فی اللہ عبدالکیم خاں جو ان صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرے سے نمایاں ہیں۔ زیرک اور فہیم آدمی ہے۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے۔ وہ باوجود زمانہ طالب علمی اور تفرقہ کی حالت کے ایک روپیہ ماہواری بطور چندہ اس سلسلہ کے لیے دیتے ہیں اور ایسا ہی ان کا دوست خلیفہ رشید الدین صاحب جو ایک اعلیٰ آدمی اور انھیں کے ہمرنگ ہیں اسی قدر چندہ محض للہی محبت کے جوش سے ماہ ب ماہ ادا کرتے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 809 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 537 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 816 پر)



ترک مرزائیت کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت تمدنی کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ خداوند عالم نے بذریعہ الہام مجھے اطلاع دی ہے کہ میں صادق ہوں اور مرزا قادیانی کاذب، میں حق پر ہوں اور مرزا قادیانی باطل پر اور میرے صادق ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی ہلاک ہوگا۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ:

(304) ”مرزا مسرف، کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 673 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 817 پر)

ڈاکٹر صاحب کا کیسا واضح اور صاف اعلان ہے کہ صادق کے سامنے شریر ہلاک ہوگا۔ اب اس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں ہے۔ جو کاذب اور شریر ہوگا، وہ پہلے مرے گا۔  
مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”چشمہ معرفت“ میں اپنے اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے مابین اس تحریری مباحثے کو تفصیلاً بیان کیا ہے:

(305) ”ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام و نشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔ پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض اللہ اس کو کی تھی، مرتد ہو گیا..... آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے، خدا اس کی مدد کرے گا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 819, 818 پر)

ڈاکٹر موصوف ایک طویل عرصہ تک مرزا قادیانی کے مرید رہے اور اس وقت تک منصب صدق و صفا پر فائز رہے جب تک وہ ان کے ہر دعوے پر آمنا و صدقنا کہتے رہے۔ مگر مرزا قادیانی نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا اور حسب معمول ان کے خلاف پروپیگنڈے کی باقاعدہ مہم کا آغاز کر کے ان کی کردار کشی کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ یقیناً قادیانی حضرات ان ہتھکنڈوں سے بخوبی واقف ہیں۔ مگر حق چھپائے نہیں چھپتا۔ ان کا اصل تصور کیا تھا؟ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد، ڈاکٹر صاحب کے جماعت سے اخراج کے راز پر سے پردہ یوں اٹھاتا ہے:

(306) ”اول یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسرے یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ سچ موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔ چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے رحمت الہی کا دروازہ بند ہے۔“

(کلمۃ الفصل صفحہ 125 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 820 پر)

مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم کے بارے میں لکھا:

(307) ”اس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے، چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ اسح الدجال میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفتہ اور مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے، ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گزرا۔ اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کے بارہ میں لیکچر دیے اور لاہور اور امرت سر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع و اقسام کی بدیاں عام جلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لیے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اُڑایا۔ غرض ہم نے اس کے ہاتھ سے وہ دکھ اٹھایا جس

کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبدالکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ ”یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مفتری ہے۔ میں نے اس کی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو 14 اگست 1906ء ہے، پھر اس کا خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شناری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ 12 جولائی 1906ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونے کی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اس کی عظمت اور جلال سے بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حراخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنے سے نجات پادیں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالکیم خاں نے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے میں اس وقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالکیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن پٹیا لہ کی میری نسبت پیشگوئی  
 جو خویم مولوی نور الدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:  
 ”مرزا کے خلاف 12 جولائی 1906ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا

مصرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شر پر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔“ ☆

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالکیم خان صاحب اسٹنٹ سرجن پیٹالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

”خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی جھوٹی تلوار تیرے آگے ہے پر ٹونے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ دیکھا نہ دیکھا۔ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری کل مصلح و صادق۔☆☆

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 672 تا 674 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 821 تا 823 پر)

مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر مزید کہا:

(308) ”تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندقگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو

☆ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شر پر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریفنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے رد میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر خارق نہ رہے۔

☆☆ یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالکیم خان کے اس قول کا رد ہو جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریفنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 673، 674 طبع جدید (حاشیہ) از مرزا قادیانی)

مخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔“

(چشمہ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 824 پر)

مرزا قادیانی اس سلسلہ میں اپنا ایک اور الہام بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(309) ”اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں، ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 720 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 825 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالکیم کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اپنی

جماعت کو ہدایات دیتے ہوئے کہا:

### تمام جماعت احمدیہ کے لیے اعلان

(310) ”چونکہ ڈاکٹر عبدالکیم اسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور اُن باتوں سے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیں، منہ پھیر لیا بلکہ اپنے خط میں دہ ختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کیے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے، اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بے جا ہتھیں لگائیں اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندہ نفس اور حکم پروردار لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف ویا کرتے ہیں جو پورے جوشِ عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزار ہا ایسے الہام اور

خوامیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔

غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دلاؤ زاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گوئیوں کے لکھنے کے لیے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے۔ مگر مجھے ایسے مفتری اور بدگو لوگوں کی کچھ پروا نہیں، کیونکہ اگر جیسا کہ مجھے اس نے دعا باز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت ﷺ سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لیے مضرت ٹھہرایا ہے بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور پھر مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے، ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا تعالیٰ کی شہادت کا خطر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انما اشکواہمی و حزنی المی اللہ واعلم من اللہ مالا تعلمون۔ اب چونکہ یہ شخص اس درجہ پر میرا دشمن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت کی عزت اور جان کا دشمن تھا، اس لیے میں اپنی تمام جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس سے بالکل قطع تعلق کر لیں۔ اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا۔ ربنا الفتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر القادحین۔ امین۔ امین۔ امین۔

اشتمر خاکسار مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب“  
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 667، 668 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 826، 827 پر)

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے سات دن پہلے ڈاکٹر عبدالکیم کے بارے ایک

سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جلد ہی اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ ہم دونوں میں سے سچا کون اور جھوٹا کون ہے؟ مرزا قادیانی کہتا ہے:

## راست باز کون

(311) ”19 مئی 1908ء

عبدالکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بہت سے اعتراض کیے ہیں۔ فرمایا: ہم نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکے۔ بحثیں ہو چکیں۔ کتابیں مفصل لکھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑنا فضولیوں میں داخل ہے۔

فرمایا:

ہر ایک کی فطرت جدا ہوتی ہے۔ ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی 20 سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے حق میں ایسی گندمی گالیاں بول سکتا ہے۔ ہماری تو سمجھ میں نہیں آ سکتا مگر ہر ایک شخص کی فطرت جدا ہوتی ہے۔

عرب صاحب عبدالکیم نے عرض کیا کہ میں پیالہ سے آیا ہوں۔ عبدالکیم نے آپ کے متعلق پیشگوئی کی ہے کہ آنے والی 21 سادوں کو آپ کی وفات ہو جائے گی۔ لیکن پیالہ کے لوگ خوب جانتے ہیں کہ وہ ایک جھوٹا آدمی ہے۔

حضرت نے فرمایا:

کل يعمل علی شاکلتہ۔ اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ راست باز کون ہے۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 679، 680 طبع جدید از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 829، 828 پر)

مرزا قادیانی اپنی دعا کے بارے میں اتنا پڑ اعتماد تھا کہ لکھتا ہے:

(312) ”اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لیے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں، تب بھی خدا ہرگز

تمہاری دعا نہیں سنے گا۔“

(تحدہ گولڈیہ [ضمیمہ] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 830 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے دو ٹوک الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا:

(313) ”اے میرے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے ہیں اور تخلص ہیں پس تو مجھے

ہلاک کر جیسا کہ تو جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے۔“

(نزدل اسح صفحہ 72 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 449 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 831 پر)

اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا دعا کو قبول کیا اور جھوٹا سچے کی زندگی میں

مر گیا۔ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء صبح ساڑھے دس بجے عبرتاک موت کا شکار ہوا جبکہ ڈاکٹر

عبدالکلیم، مرزا قادیانی کی موت سے 11 سال بعد 1919ء میں اپنی طبعی موت سے ہمکنار ہوئے۔

ڈاکٹر عبدالکلیم کی پیش گوئی سچی نکلی اور مرزا قادیانی کی جھوٹی۔ قادیانیوں کے لیے

مرزا قادیانی کی کتاب ”چشمہ معرفت“ کا صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 337

ذلت و رسوائی کا قیامت خیز زلزلہ بنا ہوا ہے۔

آخر میں قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے الہامات رحمانی تھے یا

شیطانی؟ وہ کون تھا جو خدا بن کر مرزا قادیانی کو ساری عمر دھوکہ دیتا رہا؟ اس کا جواب خود مرزا

قادیانی اپنی زبانی دیتا ہے۔

(314) ”واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے۔“

(ضرورت الامام صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 832 پر)



## چھٹی پیش گوئی

عبداللہ آقہم

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے ہندوستان پر سیاسی تسلط قائم کیا اور اپنے اقتدار کو استحکام اور طول دینے کے لیے مختلف منصوبے تیار کیے۔ ان میں ایک منصوبہ یہ بھی تھا کہ برطانیہ سے عیسائی مبلغین کی ایک بڑی کھیپ منگوا کر مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کیا جائے۔ لہذا عیسائی مشنریوں نے برصغیر پر یلغار کر دی اور تقریباً ہر علاقہ میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے اپنی سر توڑ کوششیں کر دیں۔ ”لِکَلِّهِمْ فِرْعَوْنَ مُوسَى“ کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے اپنے کئی مقبول بندوں کو پیدا کیا۔ جن میں مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انھوں نے نہ صرف عیسائی مبلغین کے ایک ایک اعتراض کا جواب دیا بلکہ انھیں مناظرہ و مباحثہ کے میدان میں شکست فاش سے دوچار کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اپنی ان ناقابل فراموش اور مجاہدانہ خدمات کے نتیجہ میں دیکھتے ہی دیکھتے برصغیر کے مسلمانوں کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ چنانچہ اس دور میں طالب شہرت جموں نے مدعی نبوت مرزا قادیانی نے اعلان کر دیا کہ وہ اسلام کی حمایت میں 50 کتابیں لکھے گا جس میں 300 سے زائد دلائل ہوں گے اور کسی عیسائی کو اس کا جواب دینے کی جرأت نہ ہوگی۔ مرزا قادیانی نے اسلام کی حمایت کے نام پر لوگوں سے لاکھوں روپیہ اکٹھا کیا اور پھر ساری رقم ہضم کر گیا۔ مسلمان مبلغین عیسائیوں کے عقائد پر قرآن اور بائبل کی روشنی میں علمی بحث کرتے جبکہ مرزا قادیانی علمی بحث و مباحثہ کے بجائے پیش گوئیاں اور موت کی دھمکیاں دیتا۔ تاکہ اُسے سستی شہرت نصیب ہو۔ اسی طرح کا ایک واقعہ عیسائیوں کے ایک معروف عالم مسٹر عبداللہ آقہم کے ساتھ پیش آیا۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراضی بیان موجود ہے کہ مسٹر عبداللہ آقہم صاحب عیسائیوں میں سے شریف اور سلیم المزاج ہیں۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ 260 مندوبہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 310) مرزا قادیانی اور عیسائی مناظر عبداللہ آقہم کے درمیان امرتسر شہر میں ایک مناظرہ طے پایا۔ یہ مناظرہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کی کوشی واقع امرتسر میں منعقد ہوا۔ مرزا قادیانی کے معاون حکیم نور الدین، مولوی احسن امر وہی اور شیخ اللہ دستے

جبکہ پادری ٹھا کر داس، پادری ٹامس ہاول اور ڈاکٹر مارٹن کلا راک عبداللہ آتھم کے مددگار تھے۔ مناظرہ کا موضوع تھا ”الوہیت مسیح“ دونوں فریق 22 مئی 1893ء سے لے کر 5 جون 1893ء تک تقریباً 15 دن بحث و مباحثہ کرتے رہے۔ مرزا قادیانی اس مناظرے میں بری طرح شکست کھا گیا۔ لہذا اپنی خفت مٹانے کے لیے مناظرہ کے آخری دن 5 جون 1893ء کو سب لوگوں کے سامنے ایک پیش گوئی کی اور اسے حسب معمول اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ پادری عبداللہ آتھم 5 جون 1893ء سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر اندر ہادیہ میں گرا دیا جائے گا، جس کی آخری تاریخ 5 ستمبر 1894ء بنتی ہے اور صاف صاف الفاظ میں یہ اقرار کیا:

(315) ”آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور اجہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں، تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی 15 ماہ تک ہادیہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سو جا کھ کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔“

(جنگ مقدس صفحہ 209، 210 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 291، 292 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 833، 834 پر)

مرزا قادیانی کے نزدیک ہادیہ میں گرنے سے کیا مراد ہے؟ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(316) ”بشرنی رہی بعد دعوتی بموتہ الی خمسة عشرًا شهر من یوم خاتمه البحث.“

ترجمہ: ”میری دعا کے بعد مجھے میرے رب نے خوشخبری دی ہے کہ آتھم خاتم بحث کے دن سے لے کر پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا۔“

(کرامات الصادقین صفحہ 121 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 163 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 835 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی اور مسز آتھم کے درمیان جاری مناظرہ ختم ہو گیا۔ دونوں فریق اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ کسی نے مرزا قادیانی سے اس کی پیش گوئی کے بارے میں پوچھا کہ کیا واقعی اسے اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ کہیں تم نے اپنی طرف سے تو یہ بات نہیں کہہ دی۔ اس پر مرزا قادیانی نے مندرجہ ذیل جواب دیا:

(317) ”سو الحمد للہ والمننہ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا اور جرأت کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا وقت آ گیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لیے تھا۔ میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔“

(جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 292، 293 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 836، 837 پر)

مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(318) ”اب اس سے زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہو۔ اب ناحق پہننے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سُلی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔“

(جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 293 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 838 پر)

مرزا قادیانی نے آٹھم کے 5 ستمبر 1894ء تک مرنے کی جو پیش گوئی کی تھی، اس پر اس نے خدائی قسم بھی اٹھائی تھی۔ اور اس نے یہ بات بڑی تاکید اور اعتماد سے کہی تھی کہ ایسا ہو کر رہے گا، خدا کی بات ٹل نہیں سکتی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو یہ خبر دے دی کہ آٹھم مقررہ مدت کے اندر مر جائے گا تو پھر مرزا قادیانی کو خود ڈرنے اور گھبرانے کی کیا ضرورت تھی۔ کہتے ہیں جموٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ جوں جوں دن گزرتے جاتے، مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کی پریشانی، گھبراہٹ اور بدحواسی میں اضافہ ہوتا جاتا۔ حتیٰ کہ معیاد کے پورا ہونے میں صرف ایک دن رہ گیا۔ مرزا قادیانی کے جاسوس اسے بتا رہے تھے کہ آٹھم خیریت سے ہے اور تندرست و فربہ ہے۔ یہ خبر سن کر مرزا قادیانی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کے بجائے سفلی عملیات اور جادو ٹونے کا سہارا لینا شروع کر دیا۔ تاکہ کسی بھی طرح آٹھم مر جائے اور اس کی پیش گوئی پوری ہو جائے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کا اعتراضی بیان ملاحظہ فرمائیں:

(319) ”بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جب آٹھم کی معیاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی جیسے الم تو کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ ہے۔ اور ہم نے یہ وظیفہ قریباً ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب کے پاس لے

گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا یہ دانے کسی غیر آباد کونٹوں میں ڈالے جائیں گے، اور فرمایا کہ جب میں دانے کونٹوں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے، اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کونٹوں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کے ساتھ واپس لوٹ آئے۔ اور ہم بھی آپ کے ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 178 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 839 پر)

مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا محمود کا کہنا ہے کہ اس دن ہمارے گھر ماتم برپا تھا اور عورتیں چیخ چیخ کر دادیلا کر رہی تھیں۔ اس کا کہنا تھا:

(320) ”جب آتھم کی پیشگوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اور سلسلہ کے بعض اور بزرگ مسجد میں جمع ہو کر دعا کر رہے تھے اور تیسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اول مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں اکٹھے ہو گئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں، اس طرح انھوں نے بین ڈالنے شروع کر دیے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مر جائے، یا اللہ آتھم مر جائے، مگر اس کھرام اور آہ زاری کے نتیجہ میں آتھم تو نہ مرا۔“

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 20 جولائی 1940ء)

(عکس صفحہ نمبر 841,840 پر)

مرزا محمود مزید لکھتا ہے:

(321) ”حضرت مسیح موعود نے جب آتھم والی پیشگوئی کی اور ميعاد کے ختم ہونے کا دن آیا تو مجھے وہ نظارہ اب تک یاد ہے کہ آج کل جہاں حکیم مولوی قطب الدین صاحب کا مطب ہے وہاں لوگ جمع ہوئے اور چینیں مار مار کر وعائیں کرنے لگے کہ الہی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو جائے۔ ایک پنہان عبدالعزیز ہوا کرتا تھا وہ تو دیوار کے ساتھ بے تحاشا اپنا سر مارتا اور کہتا خدا یا اب یہ سورج نہ ڈوبے جب تک آتھم نہ مر جائے۔ حضرت مسیح موعود کو اس کا علم ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ چینیں مار مار کر انہوں نے آسمان سر پر اٹھالیا ہے۔ اگر جھوٹے ہوں گے تو ہم ہوں گے ان کو کس بات کا فکر ہے۔“

(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ 432 از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 842 پر)

قارئین کرام! اب آپ خود فیصلہ کریں کہ اس دن کس کے گھر ماتم برپا ہونا چاہیے تھا؟ مرزا قادیانی کے گھر یا آتھم کے گھر؟ مرزا قادیانی اور ان کے مریدین و اہل خانہ کو پورے اطمینان کے ساتھ آتھم کے مرنے کی خبر کا انتظار کرنا چاہیے تھا مگر یہاں معاملہ برعکس ہوا۔ خدا کی بشارتیں ملنے اور قسمیں اٹھانے کے باوجود مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کو پریشانی لاحق تھی اور ان کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ بالآخر 5 ستمبر 1894ء کا دن گزر گیا۔ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کو شرمندگی، ذلت اور رسوائی کی وجہ سے سر چھپانے کو جگہ نہ مل رہی تھی۔ ندامت اور پریشانی ہر قادیانی کے چہرے پر نمایاں تھی۔ 6 ستمبر کی صبح ہوتے ہی عیسائیوں نے مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے غلط اور جھوٹا ہونے پر بڑا جلوس نکالا جس کی قیادت آتھم نے کی۔ انہوں نے بڑے بڑے پوسٹر شائع کیے۔ مرزا قادیانی کا پتلا بنا کر اس پر جوتے مارے اور اسے پھانسی دی۔ یوں مرزا قادیانی اور ان کی جماعت بے حد خجالت اور بدنامی سے دوچار ہوئی۔ بعض عیسائی رسی لے کر قادیان میں مرزا قادیانی کے گھر اُسے سولی دینے کے لیے ”حاضر“ ہو گئے تھے مگر مرزا قادیانی کو گھر سے باہر آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اس مناظرہ کا الٹ اثر یہ ہوا کہ:

- 1- منشی محمد اسماعیل جس نے مباحثہ کرایا تھا، عیسائی ہو گیا۔
- 2- محمد یوسف مرزائی جو مباحثہ کا سیکرٹری تھا، عیسائی ہو گیا۔
- 3- مرزا قادیانی کی بیوی کا خالد زاد بھائی میر محمد سعید، عیسائی ہو گیا۔

اور لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو خود اس کے اپنے الفاظ میں ”تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی سمجھنے پر مجبور ہوئے۔“

اب یہ فیصلہ قادیانیوں کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے کہ کیا مسلمان یہ کہنے میں حق بجانب نہیں ہیں، اگر مرزا قادیانی کا کچھ نام رہا تو ذلت اور رسوائی کے ساتھ رہے گا۔

بعد ازاں مرزا قادیانی نے کہا کہ خدا نے اسے بتایا کہ اس نے آتھم کو مزید کچھ عرصہ کے لیے مہلت دے دی تھی، اس لیے وہ وقت معیاد میں نہیں مرا۔ مرزا قادیانی نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا:

(322) ”اطلع الله على همم و غمه.

خدا تعالیٰ نے اس کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی۔“

(انوار الاسلام صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 2 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 843 پر) مرزا قادیانی کی کتاب ”انوار الاسلام“ 27 اکتوبر 1894ء کی تصنیف ہے جبکہ پیش گوئی کی میعاد 5 ستمبر 1894ء تھی۔ جب یہ میعاد گزر گئی تو پھر خدا نے (ڈیڑھ ماہ بعد) مرزا قادیانی کو بتایا کہ ہم نے اسے مہلت دے دی ہے، اس لیے اب وہ نہیں مرے گا۔ کاش مرزا قادیانی کا خدا سے پہلے بتا دیتا تو پختے خراب ہوتے اور نہ مرزا نیوں کے گھر ماتم برپا ہوتا۔ مرزا قادیانی کی اس بات میں کوئی وزن نہیں۔ یہ صرف اپنے آپ کو اور قادیانیوں کو سہارا دینے کی ایک جھوٹی اور نہایت بھری کوشش ہے۔ پھر تقریباً 8 سال بعد (1902ء میں) مرزا قادیانی نے اپنی ذلت و رسوائی پر پردہ ڈالنے کے لیے عجیب نکتہ اٹھایا کہ آتھم نے اسی مجلس (5 جون 1893ء) میں رجوع کر لیا تھا۔ (اعجاز احمدی صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 109 از مرزا قادیانی)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آتھم نے اسی مجلس میں رجوع کر لیا تھا تو پھر مرزا قادیانی کو پیش گوئی کرنے، سخی عملیات اپنانے، ماتم کرنے اور پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی؟ مزید یہاں پر مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید ماسٹر قادر بخش کی مٹھکھ خیز منطق کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس سے آپ قادیانی فہم و فراست کے معیار کا بخوبی اندازہ لگا لیں گے۔

(323) ”5 ستمبر 1894ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پورا ہونے کا انتظار

تھا۔ آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) قادیان میں تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آہٹم مر جائے گا۔ مگر جب سورج غروب ہو گیا تو لوگوں کے دل ڈولنے لگے۔ آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ اس وقت مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں تھی، ہاں فکر اور حیرانی ضرور تھی لیکن جس وقت حضور نے تقریر فرمائی اور ابتلاؤں کی حقیقت بتلائی تو طبیعت بتاش اور انشراح صدر پیدا ہو گیا اور ایمان تازہ ہو گیا۔ (ماسٹر قادر بخش صاحب) فرماتے تھے کہ میں نے امرتسر جا کر عبداللہ آہٹم کو خود دیکھا، عیسائی اسے گاڑی میں بٹھائے ہوئے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لیے پھرتے تھے۔ لیکن اسے دیکھ کر یہ سمجھ گیا کہ واقع میں یہ مر گیا ہے۔ اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے۔ جسے لیے پھرتے ہیں۔ آج نہیں تو کل مر جائے گا۔“

(”رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے ولد ماسٹر قادر بخش صاحب“ کا مضمون مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد 25 نمبر 34 مورخہ 7 ستمبر 1923ء) (عکس صفحہ نمبر 844، 845 پر)

- قارئین کرام: ایک دفعہ پھر مرزا قادیانی کی الہامی پیش گوئی کا جائزہ لیتے ہیں:-
- 1- مرزا قادیانی نے 5 جون 1893ء کو کہا تھا کہ میں اور آہٹم میں جو جھوٹا ہوگا، وہ 15 ماہ کے اندر ہادیہ میں گرے گا یعنی مر جائے گا۔
  - 2- جب پیش گوئی پوری ہوگی تو بعض اندھے دیکھنے لگیں گے اور بعض ننگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔
  - 3- مرزا قادیانی نے کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو
    - ✽ مجھے ذلیل کیا جائے!
    - ✽ مجھے روسیہ کیا جائے!
    - ✽ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے!
    - ✽ مجھ کو پھانسی دی جائے!
  - 4- مرزا قادیانی نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔
  - 5- پیش گوئی کی میعاد ختم ہونے کے ایک دن پہلے قادیان میں پریشانی اور گھبراہٹ کے ہادل اٹھ آئے۔ مرزا قادیانی اپنے مریدوں سے مل کر سفلی عملیات کروا تا رہا۔



بقول مرزا محمود گمروں میں ماتم ہو رہے تھے۔ لوگوں نے سچ و پکار سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔

جبکہ مرزا قادیانی کا خود کہنا ہے:

(324) ”ایک جموں شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جموں کھل جائے گا تو بے شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کی خبیث ذات سے کچھ بعید نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اس سے صادر ہوں۔“

(کتاب البریہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 38 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 846 پر)

قارئین کرام: آئتم کے متعلق مرزا قادیانی کی پیش گوئی سو فیصد جھوٹی نکلی۔ اس طرح وہ بقلم خود جموں نکلنا اور لعینوں سے زیادہ لعنتی قرار پایا۔ یہ فیصلہ خود اس کا اپنا کیا ہوا ہے۔

## ساتویں پیش گوئی

بکر و شیب (کنواری یا بیوہ)

مرزا قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیک کی بڑی بیٹی حرمت بی بی سے ہوئی۔ جبکہ دوسری شادی دہلی کے ایک آزاد خیال گھرانے کی خاتون نصرت جہاں سے ہوئی۔ دو بیویاں ہونے کے باوجود اسے تیسری شادی کا شوق چرایا۔ اتفاق سے اس کی نظر خاندان کی ایک بچی محمدی بیگم پر پڑی تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گیا اور اعلان کر دیا کہ اس لڑکی سے میرا آسمان پر نکاح ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے شادی کرے گا تو نہ صرف اس کا خاندان مرجائے گا بلکہ لڑکی کا والد بھی مرجائے گا۔ محمدی بیگم کے گمروالوں نے مرزا قادیانی کو پاگل سمجھ کر اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کی اور اپنی بیٹی کا نکاح اپنے قریبی عزیز سلطان احمد سے کر کے اس کی رخصتی کر دی۔ اس پر مرزا قادیانی نے اپنے مریدوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرو، جلد ہی یہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔ مرزا قادیانی کی خوش

گمانی تھی کہ شاید محمدی بیگم کا شوہر فوت ہو جائے تو محمدی بیگم اس کے نکاح میں آ جائے گی۔ پھر لوگوں کو بتایا جائے گا کہ بیوہ عورت کے ملنے سے یہ بشارت پوری ہو گئی۔ مگر افسوس محمدی بیگم کا شوہر فوت ہوا نہ وہ بیوہ ہوئی۔ اس طرح محمدی بیگم سمیت کسی بھی بیوہ کو مرزا قادیانی کی بیوی بننے کا شرف حاصل نہ ہو سکا اور مرزا قادیانی بیوہ کا انتظار کرتے کرتے قادیان کے قبرستان میں چلا گیا۔ اب آپ مرزا قادیانی کا الہام ملاحظہ فرمائیں:

(325) ”تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بنالوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنہ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکرو ٹیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار برس اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 847 پر)

پیش گوئی بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی اور اس سے وعدہ کیا گیا کہ ”اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا، ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔“ بقول مرزا قادیانی کنواری کا الہام پورا ہو گیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کا تاحیات کسی بیوہ سے نکاح نہیں ہوا اور وہ اس کی حسرت لیے دنیا سے کوچ کر گیا۔ یہ پیش گوئی ایک گپ اور جھوٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

قادیانی تنخواہ یافتہ مبلغین نے مرزا قادیانی کے اس ناکام الہام سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی غلط تاویلات کرنا شروع کر دیں۔ قادیانی مناظر جلال الدین شمس لکھتا ہے:

(326) ”یہ الہام الہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت ام المؤمنین کی ذات میں ہی پورا

ہوا ہے، جو بکر یعنی کنواری آئیں اور شیب یعنی بیوہ رہ گئیں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 31 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 848 پر)

اسے کہتے ہیں ”شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار“! جلال الدین شمس کہتا ہے کہ یہ الہام

ایک ہی خاتون (نصرت جہاں) کے بارے میں ہے۔ جب وہ مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی

تو کنواری تھی اور جب مرزا قادیانی مر گیا تو بیوہ ہو گئی۔ اس کے برعکس مرزا قادیانی کا کہنا ہے

کہ کنواری نکاح میں آ گئی ہے جبکہ بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ یعنی بیوہ عورت سے شادی کا

منتظر ہوں کہ کب وہ پیش گوئی پوری ہو؟ مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ الہام پورا نہیں ہوا جبکہ تنخواہ

یافتہ ناخلف مرید کہہ رہا ہے کہ حضرت آپ بکواس کر رہے ہیں، الہام پورا ہو چکا ہے۔ حالانکہ

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(327) ”ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اس کے

مخالف کہے۔“

(حقیقت الوحی | تتمہ | صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 438 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 849 پر)

جامعہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد (دکن) کے پروفیسر جناب محمد الیاس برنی اس

قادیانی تادیل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

□ ”یہ تادیل قادیانی تادیلات کا اچھا نمونہ ہے یعنی مرزا قادیانی کی بیوی بیوہ ہو گئیں

تو گویا مرزا قادیانی کا بیوہ سے نکاح ہو گیا اور اس طرح پیش گوئی پوری ہو گئی۔ مرزا قادیانی کی

اکثر پیش گوئیاں اس انداز سے پوری ہوئیں اور اس طرح کی تادیلات قادیانی جماعت کا

ایمانی سرمایہ ہیں۔“ (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ صفحہ 485)

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اپنے شہرہ آفاق مضمون ”بکر و شیب، مرزا قادیانی

کی ایک پیشین گوئی“ میں لکھتے ہیں:

”قارئین کرام! پھر ایک دفعہ مرزا قادیانی کے ”الہام“ اور اس کی تشریح توضیح کو

پڑھ لیجئے اور ساتھ ہی ”تذکرہ“ کے مرتب کی دجل آمیز عبارت پر غور کیجئے کہ کس قدر دھوکا اور فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ واللہ میں تو مرزائی مبلغین کی ایسی کمروہ چال بازیاں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے قلوب میں نہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے، نہ ہی ان لوگوں کو شرم و حیا آتی ہے۔

مرزا قادیانی تو لکھتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔“

مرزا قادیانی کی اس تصریح کے خلاف مرزا کے چیلے لکھتے ہیں کہ ایک ہی نکاح سے ”الہام“ پورا ہو گیا۔ یعنی نصرت جہاں بیگم (مرزا محمود احمد کی والدہ) کا کنواری ہونے کی حالت میں مرزا قادیانی سے نکاح ہوا اور مرزا کی وفات کے بعد نصرت جہاں بیگم بیوہ رہ گئیں۔

مرزا یو! ”تزیان القلوب“ صفحہ 34 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201) اور ”ضمیمہ انجام آختم“ صفحہ 14 (مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 298) پر درج کردہ اپنے ”سک موعود“ کی عبارت پڑھو تو تم پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی یہ نہیں لکھتے کہ میری نکاح میں آنے والی کنواری بیوی، بیوہ رہ جائے گی بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک کنواری ہوگی اور دوسری بیوہ۔ پس تم بتاؤ کہ کس بیوہ عورت سے مرزا جی کا نکاح ہوا؟ جب کسی بیوہ سے مرزا قادیانی کا نکاح نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو تمہیں مرزا کو کاذب اور مفتری علی اللہ ماننے میں کون سا امر مان ہے؟ کسی بیوہ عورت سے نکاح نہ ہونے کے باعث مرزا کا شیب (نکاح بیوہ) کا ”الہام“ صریح جھوٹ اور کھلا ہوا افتراء ہوا۔ پس مرزا قادیانی کا زب ثابت ہوا کیونکہ بقول مرزا قادیانی:

(328) ”خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یبھدی من ہو مسرف کلاب سوچ کردیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں، جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 322، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 522، 523 اور مرزا قادیانی)

## آٹھویں پیش گوئی

### چاند و سورج گرہن

آنجنہانی مرزا غلام احمد قادیانی عجیب و غریب نفسیات کا مالک تھا۔ ذخیرہ احادیث میں سے ضعیف سے ضعیف، من گھڑت اور موضوع روایت بھی اگر اس کے کسی دعویٰ یا موقف کو تقویت پہنچاتی تو وہ نہ صرف اسے قبول کر لیتا بلکہ اپنے موقف کی حمایت میں عموماً آرائی کا اس قدر طوفان برپا کر دیتا کہ اس حماقت پر صداقت کا گمان ہونے لگتا۔ اس کے برعکس اگر مرزا قادیانی کے کسی موقف کے رد میں صحیح ترین اور مستند علیہ احادیث بھی موجود ہوتیں تو مرزا قادیانی نہ صرف انہیں ماننے سے انکاری ہو جاتا بلکہ علی الاعلان کہتا کہ جو حدیثیں میری وحی کے مخالف ہیں، وہ ہم روی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں (نعوذ باللہ)! چنانچہ رمضان المبارک میں چاند گرہن (خسوف) اور سورج گرہن (کسوف) کی لغو اور موضوع روایت اس کی روشن مثال ہے۔

سچے مہدی کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر دجال کو قتل کریں گے اور پوری دنیا سے یہود و نصاریٰ کا صفایا کر دیں گے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا مگر اندر سے ڈرتا بھی رہا کہ اگر انگریزوں نے جہاد کے بارے پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا؟ لہذا وہ اس سلسلہ میں مختلف تاویلات کرتا رہا۔ کبھی کہا:

(329) ”محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 457 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 344 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 852 پر)

کبھی کہا:

(330) ”پہلے بھی کئی مہدی آئے اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 519 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 853 پر)

کبھی کہا:

(331) ”میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں، ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔“

(ہقیقۃ المہدی صفحہ 3، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 429، 430 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 855، 854 پر)

مارچ 1894ء میں جب چاند گرہن اور سورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا تو مرزا قادیانی کی رگ خود غرضی پھر پھڑکی اور اس نے ایک غیر مستند اور انتہائی ناقابل اعتبار قول کا سہارا لے کر گوبیلو براؤن پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ میں ہی مہدی ہوں اور رمضان میں چاند اور سورج گرہن میری ہی مہدویت کا نشان ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(332) ”میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے..... مہدی معبود کے لیے قرآن

شریف اور حدیث دار قطنی میں بطور نشان مندرج تھا۔“

(تحدہ گولڈویہ ضمیرہ صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 856 پر)

مرزا قادیانی نے حسب روایت اپنی خود غرضی کے تحت نہایت بے باکی سے قرآن پاک پر جھوٹ بولا ہے۔ کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ قرآن مجید کی کونسی آیت، مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کا نشان ہے؟

دار قطنی کی رمضان المبارک میں خسوف و کسوف کی وہ روایت جس سے مرزا

قادیانی نے استدلال کر کے اپنے دعویٰ مہدویت کی تائید میں پیش کیا، مندرجہ ذیل ہے:

(333) ”عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمہدینا آیتین

لم تکنونا منذ خلق اللہ السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و

تنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکنونا منذ خلق اللہ السموات والارض۔“

(سنن دار قطنی از امام علی بن عمر الدارقطنی جلد اول صفحہ 65، بیروت)

(عکس صفحہ نمبر 857 پر)

(مفرد الفاظ کا ترجمہ) ”محمد بن علی کہتے ہیں، ان (پیشک) لمہدینا (ہمارے مہدی کے لیے) آیتین (دو نشانیاں ہیں) لم تکونا (نہیں ہوئیں ظاہر) منذ (جب سے) خلق السموات والارض (تخلیق ہوئی آسمان و زمین کی) تنکسف القمر (چاند گرہن ہوگا) لاول لیلۃ (پہلی رات) من رمضان (رمضان کی) و (اور) تنکسف الشمس (سورج گرہن ہوگا) فی النصف منہ (اس رمضان کے نصف میں) لم تکونا (نہیں ہوئی ظاہر) منذ (جب سے) خلق اللہ السموات والارض (پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو)“

اب آئیے مفرد الفاظ کے ترجمہ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ کرتے ہیں۔

”پیشک ہمارے مہدی کی (کے لیے) دو نشانیاں ہیں، نہیں ہوئیں وہ (نشانیاں) جب سے تخلیق ہوئی آسمان و زمین کی۔ چاند گرہن ہوگا رمضان کی پہلی رات اور سورج گرہن ہوگا اس (رمضان) کے نصف میں، نہیں ہوئی (ظاہر) وہ نشانیاں جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو۔“

قارئین! دارقطنی کی روایت کے مفرد الفاظ کا ترجمہ اور پھر روایت کے مفرد الفاظ کی مدد سے پوری روایت کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے کیے ہوئے اس ترجمہ کے ساتھ عربی جاننے والا کوئی شخص قطعاً اختلاف نہیں کر سکتا البتہ اس روایت کا جو ترجمہ مرزا قادیانی نے کیا ہے، وہ ملاحظہ فرمائیں اور ان کی دیانت پر اُسے داد دیں۔

(334) (ترجمہ بقلم مرزا قادیانی) ”یعنی ہمارے مہدی کی تائید اور تصدیق کے لیے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان پیدا کیے گئے وہ دو نشان کسی مدعی کے وقت ظہور میں نہیں آئے اور وہ یہ ہیں کہ مہدی کے ادعا کے وقت میں چاند کو اس پہلی رات میں گرہن ہوگا جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرہویں رات اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی کے لیے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ اُس کے دعویٰ کے وقت میں خسوف کسوف رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا ہو۔“

(انجام آتھم ضمیمہ صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 858 پر)

قارئین! مرزا قادیانی کے ترجمہ کو آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کیا ہم قادیانی جماعت کے پڑھے لکھے مربی حضرات سے پوچھ سکتے ہیں کہ خط کشیدہ الفاظ ”کسی مدعی کے وقت، مہدی کے ادعا کے وقت، جو اس کے خسوف کی تین راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی تیرہویں رات، اور سورج کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان کا دن ہے یعنی اٹھائیس تاریخ کو“، روایت وار قطنی کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

قارئین! وار قطنی کی روایت کا جو ہم نے ترجمہ کیا ہے، اس کو اور مرزا قادیانی کے کیے ہوئے ترجمہ کو پڑھیں، کس کا ترجمہ درست ہے اور کس کا غلط؟ اور قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے پورے علم اور تخیلاتی قوت صرف کر کے یہ ترجمہ کیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ترجمہ میں کہیں روایت قطنی کا مفہوم باقی رہ سکتا ہے؟ لا اول لیلۃ من رمضان کا ترجمہ تیرہویں رات کرنا اور نیمی اہصاف منہ کا ترجمہ اٹھائیس تاریخ کرنا کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر ظلم یہ کہ اس واضح بددیانتی کے باوجود وہ اپنے دعویٰ اور اس پر غلط رنگ میں پیش کی جانے والی دلیل اور تاویل کے نہ ماننے والے کو ”ظالم، رئیس الدجال کے القابات اور ہزار ہزار لعنت!“ کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 46 مندرجہ روحانی خزائن 11 صفحہ 330 از مرزا قادیانی)

اس مذکورہ روایت عبارت کے حوالہ سے ذیل میں چند اہم اور قابل غور نکات پیش خدمت ہیں۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ان نکات کو خصوصی توجہ سے ملاحظہ فرمائیں:-

1- سب سے اہم بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جس روایت کو حدیث نبوی ﷺ بنا کر پیش کرتے ہیں، وہ حدیث نبوی ﷺ نہیں۔ اسے حدیث نبوی کہنا سراسر جھوٹ اور کذب ہے۔ نبی کریم ﷺ پر بہتان عظیم اور صریح دھوکہ ہے۔ یہ روایت نہ تو حدیث رسول ﷺ ہے اور نہ کسی صحابیؓ ہی کا قول ہے بلکہ یہ قول محمد بن علی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

2- اس قول کے بیان کرنے والے محمد بن علی ہیں۔ اس نام کے بہت سے راوی ہیں۔ پھر یہ کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ یہ کون سے محمد بن علی ہیں؟ لیکن مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کا اصرار ہے کہ یہ محمد بن علی، جناب امام محمد باقر ہیں جو شہید کربلا حضرت امام حسینؑ کے پوتے ہیں۔

3- حضرت امام محمد باقر کی طرف منسوب یہ قول کئی وجوہات کی بنا پر ناقابل اعتبار اور ناقابل حجت ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ساقط اور مردود ہے کیونکہ اس روایت کا



پہلا راوی عمرو بن شمر بڑا جھوٹا آدمی تھا۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹی روایتیں بنا بنا کر بزرگوں کی طرف منسوب کر دیتا تھا۔ دارقطنی اور نسائی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے۔ ابن حبان نے اس کی نسبت کہا کہ وہ صحابہ کرام کو گالیاں دیتا تھا اور موضوع روایات بیان کیا کرتا تھا۔ امام بخاری نے فرمایا کہ عمرو بن شمر منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 262)

4- اس روایت کا دوسرا راوی جابر بھٹی ہے۔ یہ شخص بھی بڑا دجال تھا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں نے جابر بھٹی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا نہیں دیکھا۔ نسائی نے کہا کہ وہ متروک الحدیث ہے۔ لیف بن ابوسلم نے کہا کہ وہ کذاب تھا۔ سعید بن جبر نے کہا کہ وہ جھوٹا ہے۔ ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی یعنی عبداللہ بن سبایہودی کا پیروکار تھا۔ (تہذیب الحدیث جلد 2 صفحہ 46 تا 50)

اس ضمن میں مولانا رفیق دلاوری لکھتے ہیں:

”دارقطنی کی یہ روایت انتہا درجہ کی زل اور بے ہودہ ہے اور اس سے استدلال کرنا اسی شخص کا کام ہے جو علم حدیث سے بے بہرہ ہو یا قادیان کے مسیح موعود کا سا مطلب پرست ہو۔ چونکہ مرزا قادیانی اس روایت کو کھینچ تان کر مفید مطلب بنا سکتے تھے، اس لیے یہ روایت ان کے نزدیک نہایت صحیح تھی، چنانچہ ضمیمہ، انجام آتھم (صفحہ 49) میں لکھا کہ ”پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ محدثین نے دارقطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کی ہے، اس لیے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ لیکن اس احق کو سمجھنا چاہیے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے، کیونکہ اس کی پیش گوئی پوری ہو گئی، پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا، بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی۔ فرض کیا کہ اس حدیث میں کوئی راوی کذاب ہے، مفتری ہے، مگر جبکہ یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی تو حدیث کی صحت پر شہادت پیدا ہو گئی۔“

اس کے بعد مرزا قادیانی نے ضمیمہ ”انجام آتھم“ کے صفحہ 50 پر مولوی عبدالحق صاحب غزنوی مرحوم کو خطاب کرتے ہوئے لکھا: ”اے بد ذات، خبیث، دشمن اللہ اور رسول“ کے تونے یہ یہودیانہ تحریف اسی لیے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن شمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا، مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا

گیا۔ جابر اور عمرو کا سچا ہونا کسوف خسوف سے ثابت ہو گیا اور روایت نے روایت کے ضعف کو دور کر دیا۔ اب جو شخص ان بزرگوں (جابر اور عمرو بن شمر) کو جھوٹا کہے وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔“

مرزا قادیانی نے کتاب ”ہقیقۃ الوحی“ صفحہ 197 میں لکھا، جبکہ یہ پیش گوئی اپنے معنوں کے رو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اس حدیث سے بڑھ کر اور کون سی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا بھی احسان نہیں، بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کر کے دکھلایا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ مرزا قادیانی نے کتاب ”تحفہ گولڑویہ“ صفحہ 45 میں اعلان کیا تھا کہ جو کوئی اس حدیث کو موضوع ثابت کرے گا، اس کو سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اس کے جواب میں علمائے اسلام نے عمرو بن شمر اور جابر جھٹی کی از سر نو قلعی کھول کر قادیانی صاحب کی پیش کردہ روایت کی حقیقت ظاہر کر دی، مگر مرزا قادیانی نے جیسا کہ ان کا معمول تھا کہ انعام مشتہر کرتے تھے، لیکن اس کا ایفا نہیں کرتے تھے، کسی کو پھوٹی کوڑی بھی انعام نہ دی۔“ (ریس قادیان از مولانا رفیق دلاوری صفحہ 634)

5- فرض کیجیے اگر یہ روایت یا قول صحیح بھی ہو تو بھی یہ مرزا قادیانی کے حق میں نہیں جاتا۔ کیونکہ احادیث مبارکہ میں جس قدر علامتیں حضرت امام مہدیؑ کی بیان ہوئی ہیں، ان میں کوئی علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت سے عرب کا بادشاہ نہ ہو۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اس کا نام میرے نام کے مطابق ہوگا یعنی محمد۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کے والد کا نام میرے والد محترم کے نام کے مطابق ہوگا یعنی عبداللہ۔ مگر سب جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی تھا۔ اس کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔ مرزا قادیانی قوم کا سید نہ تھا بلکہ مغل قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ احادیث میں حضرت امام مہدیؑ کی نسبت ”من اہل بیتی من عترتی من ولد فاطمہ“ کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ چونکہ سچے امام مہدیؑ حضرت فاطمہؑ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اس بنا پر شہید کر بلا حضرت امام حسینؑ کے پوتے امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہمارے مہدیؑ کی دو نشانیاں ہیں اور مرزا قادیانی فاطمی نہیں تھا چنانچہ مرزا قادیانی نے خود لکھا:

(335) ”میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق ”من ولد فاطمہ و من عترتی“ وغیرہ ہے۔“

(براہین احمدیہ | ضمیمہ | حصہ پنجم صفحہ 186 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 356 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

6- اس پیش گوئی میں لفظ ”آیتیں“ استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ آیت کی جمع ہے۔ آیت اس کھلی نشانی کو کہتے ہیں کہ جس کی مانند اس کے ظہور سے پہلے اس کی مثل کوئی چیز واقع نہ ہوئی ہو اور وہ بے نظیر ہو۔ سچا مہدی تب ہی پہچانا جائے گا۔ اگر روزمرہ معمولات کے مطابق کچھ چیزیں ظہور میں آجائیں تو پھر سچے مہدی اور جھوٹے مہدی میں تمیز کرنی مشکل ہو جائے گی۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ 15, 14, 13 تاریخیں خسوف (چاند گرہن) کے لیے اور 27, 28, 29 کسوف (سورج گرہن) کے لیے مقرر ہیں اور یہ نظام کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں بھی حسب سابق ایسا ہی ہوا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی سچا مہدی نہ تھا۔ اگر وہ سچا مہدی ہوتا تو اس کے لیے کوئی خاص نشان ظاہر ہوتا جو اس کو دوسرے جھوٹے مہدیوں سے ممتاز کرتا اور وہ فخر سے کہہ سکتا کہ مجھے ایسا نشان ملا ہے جو کسی کو نہیں ملا۔ لیکن 1894ء میں جب رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج گرہن لگا اور مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو اس وقت یہ گرہن ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر میں ہوا۔ اس وقت امریکہ میں مسٹر ڈوئی نے اپنے مسجح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہوا تھا اور سوڈان میں محمد احمد نے اپنے مہدی ہونے کا اور وہ دونوں زندہ موجود تھے۔

7- اس پیش گوئی میں دو دفعہ یہ جملہ بطور خاص آیا ہے: ”لم تکنونا منذ خلق اللہ السموات والارض“ مطلب اس کا یہ ہے کہ مہدی کی دو نشانیاں ایسی ہیں کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں، ان دونوں نشانیوں کا ظہور آج تک ہوا ہی نہیں۔ یہ قول اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جب اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے۔ یعنی رمضان المبارک کی پہلی تاریخ اور پندرہ تاریخ مراد لی جائے کیونکہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں، ان تاریخوں میں کبھی چاند اور سورج کا

گرہن نہیں لگا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے دور میں 13 رمضان المبارک کو چاند گرہن اور 28 رمضان المبارک کو سورج گرہن لگا۔ اور ایسا مرزا قادیانی سے پہلے ہزاروں مرتبہ ہو چکا ہے۔

8- اس قول میں مہدی کے دو نشانوں کے بے نظیر ہونے کے بعد پہلی علامت یہ بیان کی گئی کہ "تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان" یعنی چاند گرہن رمضان المبارک کی پہلی رات میں ہوگا اور دوسری علامت یہ بیان کی گئی کہ: "وتنكسف الشمس في النصف منه" یعنی سورج گرہن رمضان کی درمیانی تاریخ کو ہوگا۔ اس جملہ میں لفظ نصف اور منہ پر غور فرمائیں۔ منہ میں ضمیر مذکر ہے اور اس کا مرجع رمضان ہے۔ نصف سے مراد رمضان المبارک کی 14 یا 15 تاریخ ہے۔ سورج گرہن کا دوسرا نشان بھی بے نظیر، بے مثل اور بالکل منفرد الوکھا ہوگا۔ جبکہ مرزا قادیانی کے وقت میں چاند گرہن رمضان کی 13 تاریخ کو جبکہ سورج گرہن رمضان کی 28 تاریخ کو لگا تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: "چاند گرہن 13 رمضان کو ہوا اور سورج گرہن 28 رمضان کو" (انجام آتھم ضمیرہ صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 از مرزا قادیانی) لیکن براہ خود غرضی کا کہ مرزا قادیانی کی سلطانی قلم نے ان تاریخوں کا ترجمہ اپنے مفاد کے تحت کر کے اپنے لیے جگ جنسائی کا سامان پیدا کر لیا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں اس قول کا ترجمہ یہ لکھا:

(336) "مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اس کی اوّل رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دنوں میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 194 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 860 پر)

یعنی چاند کی اوّل تاریخ سے مراد تیرھویں تاریخ اور رمضان کے نصف سے مراد اٹھائیس تاریخ۔ اب ان عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ تیرہ رمضان کو کوئی اوّل

رمضان نہیں کہتا اور نہ اٹھائیں تاریخ کو کوئی رمضان کا نصف کہتا ہے۔ یہ ہیں قادیانی تاویلات جس پر پوری قادیانی عمارت کھڑی ہے۔ پھر اس کتاب میں مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(337) ”عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر کہی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندبجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 861 پر)

مزید اس ضمن میں حضرت مولانا رفیق دلاوریؒ لکھتے ہیں:

”کیونکہ عربی میں چاند کو قمر کہتے ہیں اور وہ مختلف حالتوں میں ہلال یا بدر وغیرہ کہلاتا ہے، اس لیے ہلال اور بدر وغیرہ سب کو قمر کہہ سکتے ہیں، کیونکہ عربی میں چاند کا بھی اصلی نام ہے، چنانچہ رب جلیل نے فرمایا: هو الذی جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً (وہ ذات پاک جس نے سورج کو چمک دار اور چاند کو نور بنایا) اور فرمایا: والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم (ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کی ہیں ان کے بموجب ترقی کرتا ہے پھر وہ بزوال ہوتا ہے، یہاں تک کہ کھجور کی پرانی ٹہنی کی مانند رہ جاتا ہے) اور قاموس اور اس کی شرح تاج العروس میں ہے: الهلال غوة القمر وہی اول لیلئہ (ہلال قمر کی پہلی رات کا نام ہے) اور تاج العروس اور لسان العرب میں ہے: یسمی القمر للیلین من اول شہر حلالاً (مہینہ کی پہلی دو راتوں میں قمر کو ہلال کہتے ہیں) غرض چاند کی پہلی رات کو جس طرح ہلال کہتے ہیں، اسی طرح قمر بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ قمر سب تاریخوں کے لیے مشترک نام ہے۔ ہر رات کا چاند قمر کہلاتا ہے، خواہ وہ پہلی رات کا ہو یا چودھویں کا یا کسی اور تاریخ کا۔

پس مرزا قادیانی کا ضمیر ”انجام آتھم“ صفحہ 47 میں نہایت دیدہ دلیری سے یہ لکھتا کہ احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لیے، اے نادانوں، آنکھوں کے اندھو، مولویت کو بدنام کرنے والو، ذرا سوچو کہ حدیث میں قمر کا لفظ آیا ہے، اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا۔“ اس بات کی بین دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کو نہ تو قرآن پر عبور تھا نہ لغت ہی سے مس تھا، لیکن انھیں بائیں ہمہ جہل و نادانی

علمائے امت کے خلاف دریدہ ذہنی کرتے ہوئے انھیں شرم نہیں آتی۔ مرزا قادیانی نے ضمیرہ ”انجام آتھم“ میں متذکرہ صدر الفاظ درج کرنے کے بعد ازسرنویوں گل افشانی کی: ”سواب سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ اس علیت کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں۔ اب تک یہ بھی خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں؟“ اور ضمیرہ ”انجام آتھم“ صفحہ 47 میں یہ بھی لکھا کہ ”اگر مہینہ کی پہلی رات مراد ہوتی تو روایت یوں ہونی چاہیے تھی: ینکسف الہلال لاول لیلۃ“ لیکن بے چارے مرزے کی بلا جانے کہ عربی محاورہ تنکسف القمر ہی بولا جاتا ہے ینکسف الہلال خلاف محاورہ اور غلط ہے۔

یاد رہے کہ جب سے آفتاب اور ماہتاب پیدا ہوئے، کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ چاند کو رمضان کی پہلی اور سورج کو رمضان کی چودھویں یا پندرہویں تاریخ گہن لگا ہو، بلکہ چاند کو ہمیشہ قمری مہینہ کی تیرہویں، چودھویں یا پندرہویں رات اور سورج کو قمری مہینہ کی دو تاریخوں اٹھائیسویں یا اثنیسویں تاریخ میں گہن لگتا ہے، لیکن روایت مسطورہ کے بموجب حضرت مہدی علیہ السلام کے زمن سعادت میں اسی طرح قاعدہ نجوم کے خلاف چاند کو رمضان کی درمیانی تاریخ میں گہن لگے گا، جس طرح نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کے دن 10 تاریخ کو لگا تھا، بعض علما نے لکھا ہے کہ آفتاب کو جو خلاف معمول 10 تاریخ کو گہن لگا تو اس سے خدائے قادر و توانا کو اہل نجوم کے اس قاعدہ کا ابطال منظور تھا، جن کے نزدیک کسوف 28 یا 29 کے سوا کسی اور تاریخ میں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ (رئیس قادیان از مولانا محمد رفیق دلاوری)

اس ضمن میں معروف عالم دین حضرت مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب لکھتے ہیں:

□ ”علم الفلکیات کی رو سے یہ ایک طے شدہ اور مسلمہ قانون ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ قمری مہینے کے وسط اور سورج گرہن ہمیشہ مہینے کے آخر میں ہی ممکن ہے۔ یہ مسئلہ فلکیات کا بالکل ابتدائی اور عام سا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ اس فن کے مبتدی بھی جانتے اور باسانی سمجھا سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں چاند گرہن ہمیشہ اسلامی تاریخ کے حساب سے 13، 14، 15 اور سورج گرہن ہمیشہ 27، 28، 29 کو ہوگا۔ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اللہ پاک نے فلکی نظام ہی کچھ ایسا رکھا ہے۔ البتہ حضرت مہدی کے ہاتھ پر جس سال کے محرم میں عاشورہ کی

رات کو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت جہاد و خلافت ہوگی اور اس محرم سے پہلے ذی الحجہ میں منیٰ میں سخت خونریزی ہوگی، اس سال رمضان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے چاند گرہن 13، 14، 15 رمضان کے بجائے یکم رمضان المبارک کی رات کو ہوگا اور سورج گرہن 27، 28، 29 رمضان کے بجائے 15 رمضان المبارک کو ہوگا۔ یہ دونوں باتیں ناممکن ہیں اور نہ تخلیق کائنات سے آج تک ہوئی ہیں۔ لیکن قانون سے ہٹ کر پیش آنے والی چیزوں کی علامت بھی عام قوانین سے ہٹ کر ہوتی ہے۔“

(ہفت روزہ ضرب مومن کراچی 22 تا 28 اگست 2008ء جلد نمبر 12، شمارہ 36)

مرزا قادیانی ”حقیقۃ الوحی“ میں لکھتا ہے:

(338) ”ہمارے مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اول یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی ان کے زعم کے موافق ”چاند گرہن شب ہلال کو ہونا چاہیے تھا جو قمری مہینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری مہینہ کے پندرہویں دن کو ہونا چاہیے تھا جو مہینہ کا بیچواں دن ہے۔“ مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی نا سمجھی ہے کیونکہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کے لیے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مطابق ہے، وہ قمری مہینہ کی تیرہویں رات ہے اور سورج کے گرہن کے لیے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری مہینہ کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور اسیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری مہینہ کے دو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشا کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرہویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 862 پر)

لیکن مرزا قادیانی کا یہ ڈھکوسلہ بھی ناقابل التفات ہے، کیونکہ روایت کے الفاظ اس کو رد کرتے ہیں۔ اول تو تین دنوں میں سے درمیان کے دن کو نصف نہیں کہتے، بلکہ وسط

کہتے ہیں اور روایت میں ہے کہ سورج گہن اس کے نصف میں ہوگا۔ دوسرے سورج گہن کے وقت کی تشریح فی النصف منہ میں موجود ہے، کیونکہ اگر نصف سے وسط مراد لے کر کہیں کہ سورج گہن اپنے معمولی ایام کے وسط میں ہوگا تو لفظ منہ کا مرجع کوئی نہ رہے گا اور منہ کی ضمیر کا مرجع بجز رمضان کے اور کسی طرف نہیں ہو سکتا۔ پس اس کے معنی لازمی طور پر یہی ہوں گے کہ وسط رمضان میں سورج گہن ہوگا۔

چونکہ رمضان کی پہلی رات خسوف اور نصف رمضان کو خسوف ہوگا اور یہ دونوں واقعات عادت مستمرہ کے خلاف ہوں گے اس لیے ان کو آیتیں یعنی دو نشانیاں بتایا گیا اور ظاہر ہے کہ یہ نشان مجبین کے حساب کے سراسر خلاف اور ایسے بدیع ہیں کہ جن کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی، اسی بنا پر روایت میں مذکور ہے لم تکنونا منذ خلق السموات والارض یعنی جب سے زمین آسمان بنائے گئے یہ بدیع نشان یعنی پہلی تاریخ کو خسوف اور پندرہویں کو خسوف کبھی ظاہر نہیں ہوئے، البتہ مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں گہن کا قاعدہ مستمرہ ٹوٹ جائے گا، لیکن قادیان کے مسیح موعود صاحب اس بدیہی چیز کے منکر ہیں اور اپنی عقل کے ناخن لینے کی بجائے مقتضائے طبیعت کی بنا پر الثا علمائے امت کو گالیاں دیتے ہیں، چنانچہ ان کی مزید گوہر افشانی ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے: ”انصاف کرنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے خسوف اور خسوف کی پیش گوئی پوری ہوئی اور ہمارے دعوے پر آسمان نے گواہی دی، مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ (خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے علماء پر پڑیں) اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید و جال پیش گوئی تو پوری ہوگئی، لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 46) اگلے صفحہ پر یوں گوہر افشانی کرتا ہے: ”اور یہ خیال کہ اس حدیث میں جو یہ فقرہ ہے کہ لم تکنونا منذ خلق السموات والارض اس سے سمجھا جاتا ہے کہ یہ خسوف و خسوف بطور خارق ہوگا۔ نہ ایسا خسوف خسوف جو مجبین کے نزدیک معلوم و معروف ہے۔ یہ وہم بھی اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ یہ لوگ (علمائے ملت) علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لیے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے، جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں، مگر یہ (معاذ اللہ) خالی گدھے ہیں۔ یہ اس شرف سے بھی محروم ہیں



جوان پر کوئی کتاب ہو۔“

اور آگے چل کر لکھتا ہے کہ ”خدا نے قدیم سے چاند گرہن کے لیے 13-14-15 اور سورج گرہن کے لیے 27-28-29 تاریخیں مقرر کر رکھی ہیں۔ سو پیش گوئی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ نظام اس روز ٹوٹ جائے گا۔ جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے، نہ انسان“ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 47) لیکن جس صورت میں کہ 13-14-15 کو خسوف اور 27-28-29 کو کسوف ہر زمانہ میں ہوتے رہتے ہیں، اگر مہدی علیہ السلام کے زمن سعادت میں بھی انہی تاریخوں میں ہوں تو وہ کسی طرح نشان نہیں بن سکتے، کیونکہ وہ سچے مہدی اور جموٹے مہدی میں فارق اور ماہہ الامتیاز نہ بن سکیں گے اور قادیانی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میرے زمانہ میں ماہتاب کو تیرہویں رات اور آفتاب کو اٹھائیسویں تاریخ کو گھن لگا تھا، جو ہمیشہ کا معمول اور مردج ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قادیانی صاحب سچے مہدی نہ تھے، اگر سچے مہدی ہوتے تو ان کے لیے کوئی ایسا مخصوص نشان ظاہر ہوتا جو انھیں جموٹے مہدیوں سے ممتاز کر دیتا۔ اب مرزائی صاحبان انصاف سے بتائیں کہ اس لقب (گدھے) کا حقیقی مستحق کون ہے، جوان کے مقتدانے علمائے اسلام کے لیے جموٹیز کیا ہے؟“

(ریخیں قادیان از مولانا رفیق دلاوری صفحہ 636 تا 399)

مرزا قادیانی بڑے دعویٰ سے لکھتا ہے:

(339) ”دوسرا نشان مہدی موعود کا یہ ہے کہ اس کے وقت میں ماہ رمضان میں خسوف کسوف ہوگا اور پہلے اس سے جیسا کہ منطوق حدیث صاف بتا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث کے وقت میں خسوف کسوف کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے کسی مدعی رسالت یا نبوت یا محدثیہ کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے اور اگر کوئی کہے کہ اکٹھے ہوئے ہیں تو ہاں نبوت اس کے ذمہ ہے۔“

(انوار الاسلام صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 48 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 863 پر)

(340) ”یہ کبھی نہیں ہوا اور ہرگز نہیں ہوا کہ بجز ہمارے اس زمانہ کے دنیا کی ابتدا سے آج تک کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان کے مہینہ میں ایسے طور سے اکٹھے ہو گئے ہوں کہ

اس وقت کوئی مدعی رسالت یا نبوت یا محمدییت بھی موجود ہو۔“

(انوار الاسلام صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 50 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 864 پر)

(341) ”کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گراہن جمع نہیں ہوئے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 865 پر)

(342) ”چونکہ اس گراہن کے وقت میں مہدی معبود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں

تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گراہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صد ہا اشتہار اور رسالے  
ارو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کیے، اس لیے یہ نشان آسانی میرے لیے متعین ہوا۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 866 پر)

(343) ”جب ہندوستان میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا

تذکرہ تھا کہ مہدی موعود پیدا ہو گیا..... وہ سب خوشی سے اچھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا  
وقت آ گیا اور مہدی پیدا ہو گیا۔“

(تحفہ گلڑدیہ صفحہ 68 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 154 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 867 پر)

(344) ”سو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ

صادق ہو یا کاذب۔ صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خوف کسوف  
کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بیشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔“

(انجام آتھم صفحہ 48 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 332 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 868 پر)

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں:-

1- کسی مدعی نبوت و رسالت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اکٹھے نہیں ہوئے۔

2- اس گرہن کے وقت مہدی ہونے کا مدعی صرف مرزا قادیانی تھا۔ اس کے علاوہ اس روئے زمین پر اور کوئی دوسرا شخص نہ تھا جس نے اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیا ہو۔

3- گرہن کا نشان کسی دوسرے مہدی کو خواہ وہ صادق ہو یا کاذب، نہیں دیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ بات ثابت کر دے کہ ایسا نشان (چاند گرہن + سورج گرہن) کسی دوسرے مدعی مہدی کے زمانہ میں پیش آیا تو بے شک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نکات نہایت قابل توجہ اور اہم ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:

1- قارئین کرام! ایک دفعہ پھر یاد رکھیں کہ وار قطنی کا یہ قول اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جب اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھا جائے یعنی اول ”لیلۃ“ سے یکم رمضان اور ”نصف منہ“ سے پندرہ رمضان مراد لی جائے، کیونکہ جب سے آسمان و زمین بنے ہیں ان تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن نہیں لگا۔ تیرہ رمضان کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے قبل ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے، مرزا قادیانی سے قبل 45 سال کے عرصہ میں تین مرتبہ رمضان کی انہی تاریخوں میں گرہن لگ چکا ہے۔

2- حضرت سید عبدالحمید شاہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”ڈاکٹر ڈیوڈ مکناٹن شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والے ایک مشہور و معروف عیسائی منجم ہیں جو کہ حکومت دہلی کے موسمیات کے شعبے سے منسلک ہیں۔ رمضان میں خسوف و کسوف کے اجتماع کے موضوع پر انہوں نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔ ان کی تحقیقات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔“

چاند گرہن

یہ اس وقت ہوتا ہے جب زمین، چاند اور سورج کے بیچ میں حائل ہو جاتی ہے۔

چاند کو گرہن صرف پورے چاند پر ہی لگ سکتا ہے۔

## سورج گرہن

سورج کو گرہن اس وقت لگتا ہے جب چاند، زمین اور سورج کے درمیان آ جائے اور یہ صرف اور صرف نئے چاند پر ہی ہو سکتا ہے۔ ان دونوں قسم کے گہنوں کے لیے ضروری ہے تینوں اجسام ایک ہی سیدھ میں ہوں۔ چاند کا زمین کے گرد اپنا مدار ہے۔ اسی طرح زمین کا سورج کے گرد اپنا ایک الگ مدار ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ہر قمری ماہ کی پہلی اور 15 کو تینوں اس طرح ایک لائن میں ہوں کہ سورج اور چاند گرہن ہوں۔ البتہ سال میں کم از کم دو گرہن کے موسم ہوتے ہیں جن میں یہ تینوں اجسام فلکی ایک لائن میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ سورج اور چاند گرہن تقریباً ہر ساڑھے پانچ ماہ بعد لگ سکتا ہے۔

ڈاکٹر مکناٹن سے سوال کیا گیا کہ پچھلے 1400 سالوں میں رمضان میں چاند اور

سورج گرہن کا اجتماع کتنی مرتبہ ہوا ہے؟

ڈاکٹر ڈیوڈ مکناٹن کہتے ہیں:

□ ”اسٹرانامی کی مختلف کتب اور کمپیوٹر کے پروگراموں کی مدد سے میں نے جو تحقیق کی تو پتہ چلا کسی بھی خاص قمری مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہر بائیس سال کے بعد گھوم کر انہی تاریخوں میں واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں نے دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والے سورج اور چاند کے جزوی اور کامل گرہنوں کے رمضان میں اجتماع کے بارے میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ ہر بائیس سال کے بعد ہر تیس سال سے کم از کم ایک بار اور کبھی کبھی دو بار سورج اور چاند کے گرہنوں کا رمضان میں اجتماع ہونا چلا آیا ہے۔ البتہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور درمیانی تاریخ کو سورج گرہن کا ہونا جیسا کہ آپ نے دارقطنی نامی کتاب کے حوالے سے تذکرہ کیا ہے، یہ سائنسی نقطہ نگاہ سے ناممکنات میں سے ہے۔ کائنات کی تخلیق سے لے کر آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔“ (امام بے لگام کے منہ میں لگام از سید عبدالحمید شاہ)

3- 1829ء میں ایک مشہور انگریز مسٹر کیچھ نے انگریزی زبان میں ایک کتاب لکھی

جس کا نام ”ویوز آف دی گلوبس“ ہے۔ یہ کتاب لندن میں طبع ہوئی۔ مسٹر کیچھ نے اس کتاب میں 1801ء سے 1900ء تک کی پورے سو برس کے آئندہ گہنوں

کی فہرست درج کی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک سو سال کے اندر پانچ مرتبہ خسوف و کسوف کا اجتماع رمضان المبارک میں ہوا ہے۔

4- دوسری کتاب 1256ھ میں ”حدائق النجوم“ قاری زیان میں مطبع محمدی لکھنؤ میں چھپی۔ اس کتاب کی فہرست میں 63 برس کے اندر تین گزہنوں کا اجتماع رمضان المبارک میں لکھا ہے اور یہ تین اجتماع ایسے ہیں کہ مذکورہ دونوں کتابوں کے مصنف اس پر متفق ہیں۔

5- ”حدائق النجوم“ صفحہ 702 تا 707 اور ”یوز آف دی گلوبس“ صفحہ 272 تا 276 اور مسٹر نارمن لوکیٹر کی کتاب ”اسٹرونومی“ صفحہ 102 جدول خسوف و کسوف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں 18ھ سے 1313ھ تک ساٹھ مرتبہ رمضان المبارک میں اجتماع خسوف و کسوف ہوا۔

6- انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی 27 ویں جلد میں گزہن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو تریسٹھ برس پہلے سے 1901ء تک کا تجربہ لکھا ہے جس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ہر ثابت شدہ یا مانا ہوا گزہن 223 برس قبل اور بعد اس قسم کا گزہن ہوتا ہے یعنی وہ مانا ہوا گزہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا، 223 برس سے قبل اور بعد بھی ان ہی خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا گزہن ہوگا۔ اب اس حساب کی روشنی میں آپ غور کریں! جب 1267ھ سے 1312ھ تک چھیا لیس برس میں تین مرتبہ گزہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا، اس قاعدے کو جاری کر کے دیکھا جائے کہ اس سے پہلے کس وقت میں گزہنوں کا اجتماع رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس کو ہوا ہے۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری اپنی کتاب ”شہادت آسانی“ میں لکھتے ہیں:

”رمضان شریف کی 13 اور 28 کو گزہنوں کا اجتماع معمولی بات ہے۔ جس طرح کے گزہن مرزا قادیانی کے دعوے کے بعد ہوئے، اسی طرح ان کے دعوے کے قبل بھی ہوئے ہیں۔ جس طرح چاند گزہن کے لیے عادتہ اللہ یہ ہے کہ تاریخ 13-14-15 کو ہو اور سورج گزہن 27-28-29 کو ہو۔ اسی طرح یہ بھی عادتہ اللہ ہے کہ دورہ مقررہ اور اوقات معینہ کے بعد دونوں کا اجتماع ایک ماہ میں ہو۔ اب وہ مہینہ رمضان شریف کا ہوا دوسرا مہینہ ہو۔ اگر علم

کے ساتھ طلب تحقیق اور دل میں حق پسندی ہے تو علم ہیئت و نجوم کی کتابوں کو دیکھیے۔ اگر آپ بہ نظر تحقیق دیکھیں گے تو بالیقین میرے بیان کی تصدیق کریں گے۔

یہ امر ظاہر ہے کہ جس طرح علم و رتل اور نجوم وغیرہ سے گذشتہ اور آئندہ کی خبریں معلوم ہوتی ہیں اور بہت رمال و نجومی وہ خبریں شائع کیا کرتے ہیں، اسی طرح علم ہیئت اور نجوم کے ماہر گذشتہ اور آئندہ کے گرنہوں کو بیان کرتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھا کرتے ہیں۔ اس وقت میرے پاس اس فن کی دو کتابیں موجود ہیں، مسٹر کیتھ کی کتاب یوز آف دی گلوبس اور حدائق النجوم۔ پہلی کتاب انگریزی میں ہے اور دوسری فارسی میں۔ ان دونوں کتابوں میں گرنہوں کی فہرست دی گئی ہے۔ مسٹر کیتھ نے پورے سو برس کی فہرست دی ہے یعنی 1801ء سے 1900ء تک کی۔ کیتھ کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ سو برس کے عرصہ میں پانچ مرتبہ سورج گرہن اور چاند گرہن کا اجتماع رمضان شریف میں لگا ہے۔ چونکہ یہ تین اجتماع ایسے ہیں کہ دونوں کتابوں کے مؤلف اس پر متفق ہیں اور ان تین گرنہوں کے دیکھنے والے بھی اس وقت تک موجود ہیں اور ان گرنہوں کا ظہور بھی بالاتفاق 13 رمضان شریف اور 28 رمضان شریف کو ہوا ہے۔ اس لیے میں صرف پینتالیس برس کے گرنہوں کی فہرست ان دونوں کتابوں سے نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس قلیل مدت میں تین مرتبہ ایسے گرنہوں کا اجتماع رمضان میں ہوا، پھر دنیا کی ابتدا سے اس کثرت میں کس قدر ہوا ہوگا۔ ہر ایک ذی علم سمجھتا ہے کہ اگر اس اجتماع کو نشان قرار دیا جائے گا تو صرف ایک نشان ثابت ہوگا اور حدیث میں نہایت صاف طور پر دونوں کی پیش گوئی کی ہے اور ہر ایک نشان کو بے نظیر کہا ہے۔ اس لیے اگر 13 تاریخ اور 28 رمضان کو گرہن ہونا نشان ہے تو روایت کے بموجب ہر ایک گرہن کو نشان ہونا چاہیے اور ہر ایک کو بے نظیر ہونا چاہیے مگر مذکورہ فہرست سے ظاہر ہے کہ نوے برس کے عرصے میں چاند گرہن رمضان کے 13 تاریخ کو پانچ مرتبہ ہوا یعنی 1263ھ اور 1267ھ اور 1291ھ اور 1310ء اور 1311ء اور 1312ھ ہے اور سورج گرہن 28 رمضان کو 36 برس میں 6 مرتبہ ہوا اور دونوں کا اجتماع ان تاریخوں میں 3 مرتبہ ہوا۔ یعنی 46 برس میں 3 مرتبہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک کی 13 اور 28 تاریخ کو ہوا۔ پھر کیا ایسے ہی گرہن نشان و معجزہ ہو سکتے ہیں؟

## 45 سال میں چاند اور سورج گرہن کی فہرست ملاحظہ ہو

نمبر شمار	چاند گرہن یا سورج گرہن	کلی یا جزئی	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	زمانہ اوسط چاند گرہن یا سورج گرہن				
					انگریزی مہینہ	عربی مہینہ			
					تاریخ	تاریخ			
					مہینہ	مہینہ			
					تاریخ	تاریخ			
					دوپہرون یا آدھی رات	دوپہرون یا آدھی رات			
1-	چاند	جزئی	1851ء	1267ھ	جنوری	17	ربیع الاول	13	دوپہر کے بعد
2-	چاند	جزئی	1851ء	1267ھ	جولائی	13	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
3-	سورج		1851ء	1267ھ	جولائی	28	رمضان	28	دوپہر کے بعد
4-	چاند	کلی	1852ء	1268ھ	جنوری	7	ربیع الاول	14	آدھی رات کے بعد
5-	چاند	کلی	1852ء	1268ھ	جولائی	1	رمضان	12	دوپہر کے بعد
6-	سورج		1852ء	1269ھ	دسمبر	11	صفر	28	آدھی رات کے بعد
7-	چاند	جزئی	1852ء	1269ھ	دسمبر	26	ربیع الاول	14	دوپہر کے بعد
8-	چاند	جزئی	1853ء	1269ھ	جون	21	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
9-	چاند	جزئی	1854ء	1270ھ	مئی	12	شعبان	14	دوپہر کے بعد
10-	چاند	جزئی	1854ء	1271ھ	نومبر	4	صفر	12	دوپہر کے بعد
11-	چاند	کلی	1855ء	1271ھ	مئی	2	شعبان	14	آدھی رات کے بعد
12-	سورج		1855ء	1271ھ	مئی	16	شعبان	28	آدھی رات کے بعد
13-	چاند	کلی	1855ء	1272ھ	اکتوبر	25	صفر	13	آدھی رات کے بعد
14-	چاند	جزئی	1856ء	1272ھ	اپریل	20	شعبان	14	آدھی رات کے بعد

15-	سورج		1856ء	1273ھ	ستمبر	29	محرم	28	آدمی رات کے بعد
16-	چاند	جزئی	1856ء	1273ھ	اکتوبر	13	صفر	13	دوپہر کے بعد
17-	سورج		1857ء	1274ھ	ستمبر	18	محرم	28	آدمی رات کے بعد
18-	چاند	جزئی	1858ء	1274ھ	فروری	27	رجب	12	دوپہر کے بعد
19-	سورج		1858ء	1274ھ	مارچ	15	رجب	28	دوپہر کے بعد
20-	چاند	جزئی	1858ء	1275ھ	اگست	24	محرم	14	دوپہر کے بعد
21-	چاند	کلی	1859ء	1275ھ	فروری	17	رجب	13	آدمی رات کے بعد
22-	سورج		1859ء	1275ھ	جولائی	29	ذی الحجہ	28	دوپہر کے بعد
23-	چاند	کلی	1859ء	1276ھ	اگست	13	محرم	13	دوپہر کے بعد
24-	چاند	جزئی	1860ء	1276ھ	فروری	7	رجب	14	آدمی رات کے بعد
25-	سورج		1860ء	1276ھ	جولائی	18	ذی الحجہ	28	دوپہر کے بعد
26-	چاند	جزئی	1860ء	1277ھ	اگست	1	محرم	13	دوپہر کے بعد
27-	سورج		1861ء	1277ھ	جنوری	11	جمادی الثانی	28	آدمی رات کے بعد
28-	سورج		1861ء	1277ھ	جولائی	8	ذی الحجہ	29	آدمی رات کے بعد
29-	چاند	جزئی	1861ء	1278ھ	دسمبر	17	جمادی الثانی	14	آدمی رات کے بعد
30-	سورج		1861ء	1278ھ	دسمبر	31	جمادی الثانی	28	دوپہر کے بعد
31-	چاند	کلی	1862ء	1278ھ	جون	12	ذی الحجہ	13	آدمی رات کے بعد
32-	چاند	کلی	1862ء	1279ھ	دسمبر	6	جمادی الثانی	13	آدمی رات کے بعد
33-	سورج		1862ء	1279ھ	دسمبر	21	جمادی الثانی	28	آدمی رات کے بعد
34-	سورج		1863ء	1279ھ	مئی	17	ذیقعدہ	27	دوپہر کے بعد
35-	چاند	کلی	1863ء	1279ھ	جون	2	ذی الحجہ	13	آدمی رات کے بعد
36-	چاند	جزئی	1863ء	1280ھ	نومبر	25	جمادی الثانی	13	آدمی رات کے بعد



37-	سورج		1864ء	1280ھ	مئی	6	ذیقعدہ	29	آدمی رات کے بعد
38-	چاند	جزئی	1865ء	1281ھ	اپریل	11	ذیقعدہ	14	آدمی رات کے بعد
39-	چاند	جزئی	1865ء	1282ھ	اکتوبر	4	جمادی الاوّل	13	دوپہر کے بعد
40-	سورج		1865ء	1282ھ	اکتوبر	19	جمادی الاوّل	28	دوپہر کے بعد
41-	سورج		1866ء	1282ھ	مارچ	16	شوال	28	دوپہر کے بعد
42-	چاند	کلی	1866ء	1282ھ	مارچ	31	ذیقعدہ	13	آدمی رات کے بعد
43-	چاند	کلی	1866ء	1283ھ	ستمبر	24	جمادی الاوّل	14	دوپہر کے بعد
44-	سورج		1867ء	1283ھ	مارچ	6	شوال	28	آدمی رات کے بعد
45-	چاند	جزئی	1867ء	1283ھ	مارچ	20	ذیقعدہ	13	آدمی رات کے بعد
46-	چاند	جزئی	1867ء	1284ھ	ستمبر	14	جمادی الاوّل	15	آدمی رات کے بعد
47-	سورج		1868ء	1284ھ	اگست	18	ربیع الثانی	28	آدمی رات کے بعد
48-	چاند	جزئی	1869ء	1284ھ	جنوری	28	شوال	14	آدمی رات کے بعد
49-	چاند	جزئی	1869ء	1286ھ	جولائی	23	ربیع الثانی	13	دوپہر کے بعد
50-	سورج		1869ء	1286ھ	اگست	7	ربیع الثانی	28	دوپہر کے بعد
51-	چاند	کلی	1870ء	1286ھ	جنوری	17	شوال	14	دوپہر کے بعد
52-	چاند	کلی	1870ء	1287ھ	جولائی	12	ربیع الثانی	12	دوپہر کے بعد
53-	سورج		1870ء	1287ھ	دسمبر	22	رمضان	28	دوپہر کے بعد
54-	چاند	جزئی	1871ء	1287ھ	جنوری	6	شوال	14	دوپہر کے بعد
55-	سورج		1871ء	1288ھ	جون	18	ربیع الاوّل	28	آدمی رات کے بعد
56-	چاند	جزئی	1871ء	1288ھ	جولائی	2	ربیع الثانی	13	دوپہر دن کے بعد
57-	سورج		1871ء	1288ھ	دسمبر	12	رمضان	28	آدمی رات کے بعد
58-	چاند	جزئی	1872ء	1289ھ	مئی	22	ربیع الاوّل	13	دوپہر کے بعد

59-	سورج	1872ء	1289ھ	جون	6	ربیع الاول	28	آدمی رات کے بعد
60-	چاند	1872ء	1289ھ	نومبر	15	شعبان	13	آدمی رات کے بعد
61-	چاند	1873ء	1290ھ	مئی	12	ربیع الاول	14	آدمی رات کے بعد
62-	سورج	1873ء	1290ھ	مئی	26	ربیع الاول	28	آدمی رات کے بعد
63-	چاند	1873ء	1290ھ	نومبر	4	رمضان	12	دوپہرون کے بعد
64-	چاند	1874ء	1291ھ	مئی	1	ربیع الاول	14	دوپہرون کے بعد
65-	سورج	1874ء	1291ھ	اکتوبر	10	شعبان	28	آدمی رات کے بعد
66-	چاند	1874ء	1291ھ	اکتوبر	25	رمضان	13	آدمی رات کے بعد
67-	سورج	1875ء	1292ھ	اپریل	6	صفر	28	آدمی رات کے بعد
68-	سورج	1875ء	1292ھ	ستمبر	29	شعبان	28	دوپہرون کے بعد
69-	چاند	1876ء	1293ھ	مارچ	10	صفر	13	آدمی رات کے بعد
70-	چاند	1876ء	1293ھ	ستمبر	3	شعبان	14	دوپہرون کے بعد
71-	چاند	1877ء	1294ھ	فروری	27	صفر	13	آدمی رات کے بعد
72-	سورج	1877ء	1294ھ	مارچ	15	صفر	29	دوپہرون کے بعد
73-	سورج	1877ء	1294ھ	اگست	9	رجب	28	دوپہرون کے بعد
74-	چاند	1877ء	1294ھ	اگست	23	شعبان	13	آدمی رات کے بعد
75-	چاند	1878ء	1295ھ	فروری	17	صفر	14	آدمی رات کے بعد
76-	سورج	1878ء	1295ھ	جولائی	29	رجب	28	دوپہرون کے بعد
77-	چاند	1878ء	1295ھ	اگست	13	شعبان	13	آدمی رات کے بعد
78-	سورج	1879ء	1296ھ	جنوری	22	محرم	28	دوپہرون کے بعد
79-	سورج	1879ء	1296ھ	جولائی	19	رجب	28	آدمی رات کے بعد
80-	چاند	1879ء	1297ھ	دسمبر	28	محرم	14	دوپہرون کے بعد

دوپہر کے بعد	14	محرم	11	جنوری	1297ھ	1880ء		سورج	-81
دوپہر کے بعد	13	رجب	22	جون	1297ھ	1880ء	کلی	چاند	-82
دوپہر کے بعد	13	محرم	16	دسمبر	1298ھ	1880ء	کلی	چاند	-83
دوپہر کے بعد	28	محرم	31	دسمبر	1298ھ	1880ء		سورج	-84
آدھی رات کے بعد	29	جمادی الثانی	28	مئی	1298ھ	1881ء		سورج	-85
آدھی رات کے بعد	14	شعبان	13	جون	1298ھ	1881ء	کلی	چاند	-86
دوپہر کے بعد	12	محرم	5	دسمبر	1299ھ	1881ء	جزئی	چاند	-87
آدھی رات کے بعد	28	جمادی الثانی	17	مئی	1299ھ	1882ء		سورج	-88
آدھی رات کے بعد	29	ذی الحجہ	11	نومبر	1299ھ	1882ء		سورج	-89
دوپہر کے بعد	14	جمادی الثانی	22	اپریل	1300ھ	1883ء		چاند	-90
آدھی رات کے بعد	14	ذی الحجہ	16	اکتوبر	1300ھ	1883ء	جزئی	چاند	-91
آدھی رات کے بعد	29	ذی الحجہ	31	اکتوبر	1300ھ	1883ء		سورج	-92
آدھی رات کے بعد	28	جمادی الاولیٰ	27	مارچ	1301ھ	1884ء		سورج	-93
دوپہر کے بعد	13	جمادی الثانی	10	اپریل	1301ھ	1884ء	کلی	چاند	-94
دوپہر کے بعد	14	ذی الحجہ	4	اکتوبر	1301ھ	1884ء	کلی	چاند	-95
آدھی رات کے بعد	29	ذی الحجہ	19	اکتوبر	1301ھ	1884ء		سورج	-96
دوپہر کے بعد	12	جمادی الثانی	30	مارچ	1302ھ	1885ء	جزئی	چاند	-97
آدھی رات کے بعد	14	ذی الحجہ	24	ستمبر	1302ھ	1885ء	جزئی	چاند	-98
دوپہر کے بعد	8	ذیقعدہ	29	اگست	1303ھ	1886ء		سورج	-99
آدھی رات کے بعد	14	جمادی الاولیٰ	8	فروری	1304ھ	1887ء	جزئی	چاند	-100
دوپہر کے بعد	12	ذیقعدہ	2	اگست	1304ھ	1887ء	جزئی	چاند	-101
آدھی رات کے بعد	28	ذیقعدہ	19	اگست	1304ھ	1887ء		سورج	-102

103-	چاند	کلی	1888ء	1305ھ	جنوری	28	جمادی الاول	14	دوپہر کے بعد
104-	چاند	کلی	1888ء	1305ھ	جولائی	23	ذیقعدہ	13	آدھی رات کے بعد
105-	چاند	جزئی	1889ء	1306ھ	جنوری	17	جمادی الاول	14	آدھی رات کے بعد
106-	چاند	جزئی	1889ء	1306ھ	جولائی	12	ذیقعدہ	13	دوپہر کے بعد
107-	سورج		1889ء	1307ھ	دسمبر	22	ربیع الثانی	28	دوپہر کے بعد
108-	چاند	جزئی	1890ء	1307ھ	جون	3	شوال	14	آدھی رات کے بعد
109-	سورج		1890ء	1307ھ	جون	17	شوال	28	آدھی رات کے بعد
110-	چاند	جزئی	1890ء	1308ھ	نومبر	26	جمادی الاول	13	دوپہر کے بعد
111-	چاند	کلی	1891ء	1308ھ	مئی	23	شوال	14	دوپہر کے بعد
112-	سورج		1891ء	1308ھ	جون	6	شوال	28	دوپہر کے بعد
113-	چاند	کلی	1891ء	1309ھ	نومبر	16	ربیع الثانی	13	آدھی رات کے بعد
114-	چاند	جزئی	1892ء	1309ھ	مئی	11	شوال	13	دوپہر کے بعد
115-	چاند	کلی	1892ء	1310ھ	نومبر	4	ربیع الثانی	13	دوپہر کے بعد
116-	سورج		1893ء	1310ھ	اپریل	16	رمضان	28	دوپہر کے بعد
117-	چاند	جزئی	1894ء	1311ھ	مارچ	21	رمضان	12	دوپہر کے بعد
118-	سورج		1894ء	1311ھ	اپریل	6	رمضان	28	آدھی رات کے بعد
119-	چاند	جزئی	1894ء	1312ھ	ستمبر	15	ربیع الاول	14	آدھی رات کے بعد
120-	سورج		1894ء	1312ھ	ستمبر	29	ربیع الاول	28	آدھی رات کے بعد
121-	چاند	کلی	1895ء	1312ھ	مارچ	11	رمضان	13	آدھی رات کے بعد
122-	سورج		1895ء	1312ھ	مارچ	26	رمضان	28	آدھی رات کے بعد
123-	سورج		1895ء	1313ھ	اگست	20	صفر	28	دوپہر کے بعد
124-	چاند	کلی	1895ء	1313ھ	ستمبر	4	ربیع الاول	14	آدھی رات کے بعد

## گرہنوں کا پہلا اجتماع

چاند اور سورج گرہن کا پہلا اجتماع 1267ھ میں ہوا جو 1851ء کے مطابق ہے۔ یعنی پہلا چاند گرہن 13 رمضان 1267ھ مطابق 13 جولائی 1851ء اور سورج گرہن 28 جولائی 1851ء مطابق 28 رمضان 1267ھ کو لگا۔ اس گرہن کا ظہور ہندوستان میں ہوا اور اس کے دیکھنے والے اس وقت تک موجود ہیں۔ ان گرہنوں کی تاریخ وہی 13 اور 28 رمضان ہے جن تاریخوں کے گرہنوں کو مرزا قادیانی مہدی کا نشان کہتے ہیں۔ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر گیارہ یا بارہ برس کی ہوگی کیونکہ اس نے کتاب البریہ صفحہ 159 خزائن جلد 13 صفحہ 177 میں اپنی پیدائش 1839ء یا 1840ء کی بتائی ہے غرضیکہ یہ گرہن اس کے دعوے سے بہت پہلے کا ہے۔ اس گرہن کا اجتماع رمضان کے 13-28 کو ایسا صحیح ہے کہ دو ماہر فن نجوم کے لکھنے کے علاوہ نہایت محترم اہل کمال اور بعض دیگر سن رسیدہ حضرات اپنا معائنہ و مشاہدہ بیان کرتے ہیں۔ بعض نادان مرزائیوں کو دیکھا کہ وہ اس گرہن کو بھی مرزا قادیانی ہی کا نشان سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک نشان دعوے سے قبل ہوا اور ایک بعد ہوا۔ مگر یہ کہنا خود مرزا قادیانی کے قول کے خلاف ہے۔ قادیانیوں کو چونکہ رات سے کچھ واسطہ نہیں ہے، اس لیے نادانوں کے رو برو جیسا موقع دیکھتے ہیں، دسی بات بنا دیتے ہیں۔ اس کا جواب ملاحظہ ہو۔ ضمیر انجام آتھم کے صفحہ 46 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 330 پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ وہ دلوں نشان مہدی کے وقت میں ہوں گے، 1267ھ کا گرہن مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدی کے وقت میں نہیں ہے بلکہ اس وقت میں ہے کہ اس دعوے کا اُسے خیال بھی نہ ہوگا۔ پھر انجام آتھم صفحہ 50 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 334 میں لکھتا ہے کہ نشانوں کو ظاہر کرنے کے لیے سنت اللہ بھی ہے کہ وہ سچ مدعی کے دعویٰ کی تصدیق کے لیے ہوتے ہیں بلکہ ایسے وقت میں ہوتے ہیں، جب اس مدعی کی تکذیب سرگرمی سے کی جائے۔ اس کے بعد لکھتا ہے اس تحقیقات سے ثابت ہے کہ نشان کے لیے ضرور ہے کہ تکذیب کے بعد ظاہر ہو۔“ اس آخر کے قول نے نہایت ہی وضاحت سے ثابت کر دیا کہ 1267ھ کا گرہن مرزا قادیانی کے لیے نشان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اس کے دعوے اور اس کی تکذیب سے بہت پہلے ہے۔ البتہ مرزا قادیانی کے خیال کے موافق اگر اسے علامت کہا جائے تو علی محمد باب کے لیے ہوگا کیونکہ اس

کے دعویٰ نبوت و مہدویت اور اس کی تکذیب کے بعد یہ گمراہی ہو گیا ہے جس وقت اس کا خلیفہ اس کے دعوے کو روشن کر رہا تھا۔ یہ (بابی) فرقہ اب تک موجود ہے۔ چنانچہ لندن، فرانس، امریکہ، کلکتہ اور ممبئی اور رنگون میں بھی اس کے پیرو ہیں اور اب چمپے میں آگئے ہیں اور ان کا سرگروہ عبدالمہدی ہے۔ لندن کے معزز مہتمم اس کے مرید ہو گئے ہیں۔ اس فرقہ کو بہائیہ کہتے ہیں اور بابی بھی کہتے ہیں۔

### گمراہوں کا دوسرا اجتماع

گمراہوں کا دوسرا اجتماع 1311ھ کے رمضان میں ہوا جو 1894ء کے مطابق ہے۔ یعنی چاند گمراہ 21 مارچ 1894ء مطابق 13 رمضان 1311ھ اور سورج گمراہ 6 اپریل 1894ء مطابق 28 رمضان 1311ھ۔ اس گمراہ کا ظہور ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا جس وقت مسٹر ڈوکی مدعی مسیحیت وہاں موجود تھا۔ ہندوستانی جنتیوں میں اس چاند گمراہ کی تاریخ 12 ہے 13 نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے ہندوستان میں رہ کر اس کی تاریخ بھی 13 بتائی ہے اور اپنی کتاب ”حقیقۃ الوحی“ میں اس گمراہ کو بھی اپنا نشان بتایا ہے اور محض غلط حوالہ دے دیا ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ مہدی کے وقت میں ایسے گمراہ دو مرتبہ ہوں گے حالانکہ کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں ہے۔ اس صریح جھوٹ کے علاوہ اس گمراہ کا وجود ہندوستان میں نہیں ہوا جہاں مرزا قادیانی کا وجود ہے بلکہ اس ملک میں ہوا جہاں ان کی طرح ایک دوسرا مدعی رسالت موجود ہے۔ ان کی عقل پر افسوس ہے کہ جو چیز ایک جھوٹے مدعی کے ملک میں اس کے دعوے کے وقت میں پائی جائے، اسے مدعی صادق کی علامت کہتا ہے؟

### گمراہوں کا تیسرا اجتماع

گمراہوں کا تیسرا اجتماع 1312ھ کے رمضان شریف کی 13 اور 28 تاریخ کے مطابق 11 مارچ اور 26 مارچ کو ہوا۔ یعنی چاند گمراہ 11 مارچ 1895ء مطابق 13 رمضان 1312ھ اور سورج گمراہ 26 مارچ 1895ء مطابق 28 رمضان 1312ھ۔ یہ وہی گمراہ ہے جسے مرزا قادیانی نے اپنے لیے آسانی شہادت ٹھہرایا ہے اور دارقطنی کی روایت کا مصداق قرار

دیا ہے مگر یہاں غور کرنا چاہیے کہ چھیالیس برس کے گرجہوں میں یہ تیسری مرتبہ رمضان کی 13 اور 28 تاریخ کو دونوں گرجہوں کا اجتماع ہوا ہے پھر یہ گرجہن اس روایت کا مصداق کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس میں نہایت صاف طور سے یہ ارشاد ہے۔ لم تکنونا منذ خلق اللہ السموات والارض۔ (سنن الدارقطنی جلد 2 صفحہ 65) یہ جملہ روایت کے شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی ہے۔ آخر میں لم تکنونا کی ضمیر یقینی طور سے چاند گرجہن اور سورج گرجہن کی طرف پھرتی ہے۔ کوئی دوسرا مرجع اس ضمیر کا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اس جملہ کے یہی معنی ہیں کہ جب سے آسمان و زمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں، اس وقت سے لے کر اس مہدی کے وقت تک ایسا چاند گرجہن اور سورج گرجہن کبھی نہ ہوا ہوگا یعنی وہ دونوں گرجہن ایسے بے مثل اور بے نظیر ہوں گے کہ اس سے پہلے کسی وقت ان کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس پر خوب نظر رہے کہ روایت کے اس آخری جملہ میں خاص ان گرجہوں کو بے نظیر کہا ہے جن کا ذکر اس سے پہلے جملہ میں ہے اور اس سال کا گرجہن تو ایسا ہے کہ جس کی ایک نظیر اس سے ایک سال پہلے یعنی 1311ھ میں موجود ہے پھر وہ بے نظیر کس طرح ہو سکتا ہے؟ اور جب وہ بے نظیر نہیں ہے تو دارقطنی کی روایت کا مصداق نہیں ہو سکتا اور لطف یہ ہے کہ پہلی نظیر جس وقت اور جس ملک میں پائی گئی، اس وقت اس ملک میں ایک مدعی رسالت یعنی مسٹر ڈوئی موجود ہے۔ اگرچہ وہ جھوٹا ہے مگر جس گرجہن کو مرزا قادیانی سچے رسول کی علامت بیان کرتے ہیں وہ علامت جھوٹے مدعی کے وقت اسی کے ملک میں پائی گئی۔ پھر یہ کیسے عقل پر پردے پڑے ہیں کہ وہ علامت جو نہایت صاف طور سے جھوٹے کے وقت اور اس کے ملک میں پائی جائے، اسے سچے رسول کی نشانی کہا جاتا ہے افسوس! بلکہ واقعات کا معائنہ کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں گرجہن یعنی 1311 اور 1312ھ کے جھوٹوں کی نشانی ہوئی۔ پہلے امریکہ میں مسٹر ڈوئی کی علامت ہوئی۔ اس کے ایک سال کے بعد ہندوستان میں مرزا قادیانی کی علامت کا ظہور ہوا۔ غرضیکہ دونوں جھوٹوں کے وقت میں یہ دونوں گرجہن پائے گئے۔ جس سے اس طرف اشارہ ہوا کہ ان دونوں شخصوں سے ان ملکوں میں ایسی ہی تاریکی پھیل رہی ہے جیسے گرجہن سے تاریکی ہو جاتی ہے مگر یہ گرجہن صادق کی علامت کسی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا مصداق تو وہی گرجہن ہو سکتا ہے جو بے نظیر ہو اور اس گرجہن کی ایک نظیر ایک ہی برس پہلے موجود ہے اور دوسری نظیر چھیالیس برس پہلے گزر چکی ہے غرضیکہ دو نظیریں چھیالیس برس کے عرصہ میں

بایقین موجود ہیں اور اگر نظر کو وسیع کر کے دیکھا جائے تو علم نجوم کے قاعدے کے رو سے 117ھ سے 1312ھ تک اٹھارہ مرتبہ رمضان شریف کے انیس تاریخوں میں گرہنوں کا اجتماع ہوا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کی جلد 27 میں گرہن کی حالت بیان کر کے 763 برس قبل مسیح سے 1901ء تک کا تجربہ اس کے مطابق بیان کیا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے کہ تحریر سابق سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ثابت شدہ یا مانے ہوئے گرہن کو (223) برس قبل اور بعد اسی قسم کا گرہن ہوتا ہے۔ یعنی وہ مانا ہوا اور معینہ گرہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا، 223 برس کے قبل اور بعد بھی ان ہی خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا ہوگا۔

8- جن تاریخوں میں چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں کا اکٹھا اجتماع ہوا، اس دوران کئی لوگوں نے اپنے مہدی اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر اس نشان کی بدولت ایک عرصہ تک مخلوق خدا کو گمراہ کرتے رہے۔ مثلاً:-

## طریف

اس کے زمانہ میں رمضان المبارک 117ھ (736ء) میں چاند اور سورج گرہنوں کا اجتماع ہوا۔

## صالح بن طریف برغواطی

- صالح نے 127ھ میں نبوت اور مہدی اکبر ہونے کا دعویٰ کیا۔
- اس کے زمانہ میں 162ھ (779ء) میں رمضان المبارک میں خسوف و کسوف ہوا۔
- مدت دعوائے نبوت 27 برس۔
- اس کے خاندان 330 برس بادشاہت رہی۔

## ابو منصور عیسیٰ

- اس نے 341ھ میں دعوائے نبوت کیا۔
- رمضان المبارک 346ھ میں اس کے وقت میں خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا۔
- مدت دعوائے نبوت 23 برس کے بعد 48ھ میں مارا گیا۔



## علی محمد باب

- علی محمد باب نے 1240ھ میں ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔
- اس کے زمانہ میں 1247ھ مطابق 1851ء رمضان میں خسوف و کسوف کا اجتماع ہوا۔

## مرزا قادیانی

مرزا قادیانی نے 1311ھ (1895ء) میں رمضان المبارک میں جس خسوف و کسوف کو اپنی صداقت کا نشان ظاہر کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ 1311ھ کا خسوف و کسوف ہندوستان میں نہیں ہوا بلکہ امریکہ میں ہوا ہے۔ جہاں مسٹر ڈوئی نے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا ہوا تھا اور سوڈان میں انہی دنوں میں محمد احمد نے بھی مہدویت کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا تھا۔ اگر 1311ھ کا خسوف و کسوف مرزا قادیانی کے لیے نشان بن سکتا ہے تو پھر محمد احمد سوڈانی اور مسٹر ڈوئی کے لیے اس کو نشان کیوں نہیں قرار دیا جاسکتا؟ تین دعوے داروں میں سے دو کو تو جھوٹا قرار دیا جائے اور تیسرے کے لیے اس کی صداقت کی دلیل ٹھہرائی جائے اور پھر صالح بن طریف، ابو منصور عیسیٰ اور علی محمد باب کے رمضان المبارک میں خسوف و کسوف کا یہ اجتماع نشان کیوں نہیں بن سکتا؟

9- چاند اور سورج کے گرنہوں کا اجتماع ایک مقررہ قاعدہ ہے۔ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں اور مسلمانوں نے اپنی قدیم و جدید کتابوں میں گذشتہ اور آئندہ ہونے والے گرنہوں کی فہرستیں شائع کی ہوئی ہیں اور یہ ہر دور میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی ہی کوئی فہرست یا جنتری دیکھ کر اور دارقطنی کی روایت پڑھ کر اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کر دے اور اپنی مہدویت کے ثبوت میں اس نشان کو سچائی کے طور پر بطور معجزہ یا کرامت پیش کرے تو کیا ایسا شخص واقعی مہدی ہو سکتا ہے؟ ممکن ہے، آنجہانی مرزا قادیانی نے بھی یہی طریقہ واردات اختیار کیا ہوا اور پھر پوری دنیا میں اپنے مہدی ہونے کا شور و غوغا مچا دیا ہو۔ مرزا قادیانی کہتا تھا کہ مجھ سے پہلے کسی مدعی نبوت کے وقت میں اس قسم کا گرنہ نہیں ہوا مگر صالح نے مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کو غلط کر دیا کیونکہ اس کے وقت میں بھی اس قسم کا گرنہ ہوا۔ اسی طرح اس کا یہ دعویٰ تھا کہ کوئی جھوٹا مدعی 20 برس کا میاب نہیں رہتا بلکہ ذلت سے مارا جاتا ہے۔ صالح باوجود

کاذب ہونے کے 47 برس خود بادشاہ رہا اور اس کی اولاد میں کئی سو برس تک سلطنت رہی۔  
 قادیانی جماعت کو ماننا پڑے گا کہ 1311ھ میں جو چاند گرہن اور سورج گرہن کا  
 اجتماع رمضان شریف میں ہوا ہے۔ یہ مرزا قادیانی یا کسی دوسرے مدعی مہدویت کی صداقت کا  
 نشان نہیں ہو سکتا۔ روایت کے وہ معنی نہیں ہیں جو مرزا قادیانی نے سمجھے ہیں۔ روایت میں جن  
 گرہنوں کے اجتماع کو مہدی کا نشان بتایا ہے، وہ ایسا ہونا چاہیے جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا ہو  
 اور جو اجتماع حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے اس وقت تک سکڑوں مرتبہ ہوا ہو، وہ کسی  
 کے صدق یا کذب کا نشان نہیں ہو سکتا۔ مگر جس کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہو، وہ آفتاب کو نہیں  
 دیکھ سکتا جب تک پردہ آنکھوں سے نہ ہٹائے۔

10- مرزا قادیانی کی بدبختی اور ناپاک جسارت ملاحظہ فرمائیں کہ اس ملعون نے اس  
 نشان کو حضور نبی کریم ﷺ پر اپنی فضیلت قرار دیا اور کہا:

(345) "لہ خسف القمر المنیروان لی۔ غسبا القمران المشرقان التکر۔"

(اعجاز احمدی صفحہ 71 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 183 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 869 پر)

ترجمہ: "اس (حضور نبی کریم ﷺ) کے لیے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور  
 میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا نشان ہوا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟"  
 یعنی رسول اللہ ﷺ کے لیے تو صرف چاند گرہن ہوا تھا اور مرزا قادیانی کے لیے چاند  
 گرہن اور سورج گرہن دونوں ہوئے جو سچے مہدی کی نشانی ہے۔ یعنی اس نشان میں مرزا قادیانی  
 حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ گیا اور اس طرح اس کی فضیلت ثابت ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

## نویں پیش گوئی

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی موت

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کا شمار برصغیر پاک و ہند کے ان جید علمائے کرام

میں ہوتا ہے جنہوں نے زندگی بھر فقہ قادیانیت کی سرکوبی کے محاذ پر نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔ وہ بیک وقت عیسائیوں، آریوں اور بالخصوص قادیانیوں سے مناظرے کرتے اور انہیں شکستِ فاش سے دوچار کرتے۔ انہوں نے قادیانیت کی تردید میں درجنوں کتب تحریر کیں جنہیں ہر مکتبہ فکر نے بے حد سراہا۔ ان کا اپنا پرچہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“ امرتسر سے نکلتا تھا جس کے ابتدائی صفحات قادیانیت کی تردید کے لیے وقف تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ملک بھر میں قادیانی کفریہ عقائد پر بے شمار تقریریں کیں اور مباحثے کیے۔ قادیانیوں سے ان کا ایک تاریخی مناظرہ جو موضع ”مند“ ضلع امرتسر میں ہوا، بہت مشہور ہوا۔ اس سے پہلے مولانا ثناء اللہ امرتسری ”الہاماتِ مرزا“ کے نام سے ایک کتاب شائع کر چکے تھے جس میں انہوں نے مرزا قادیانی کے نام نہاد اور خود ساختہ الہامات کا زبردست پوسٹ مارٹم کیا تھا۔ قادیانیوں کا ابھی یہ زخم ہرا ہی تھا کہ ان پر ایک اور بلائے ناگہانی آپڑی جو خود ان کی اپنی لائی ہوئی تھی۔ موضع ”مند“ ضلع امرتسر میں قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت بڑے پیمانے پر اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کا کام شروع کیا تو وہاں کے باشندگان نے فوراً مولانا ثناء اللہ امرتسری کو تارویے اور آدی بھیجے کہ حضرت فوراً موضع ”مند“ پہنچنے در نہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب گمراہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ فوراً مولانا موضع ”مند“ پہنچے۔ قادیانیوں سے مولانا کا یہ مناظرہ بڑے پیمانے اور دھوم دھام سے 29، 30 اکتوبر 1902ء کو منعقد ہوا۔ اس مناظرہ کے لیے آنجہانی مرزا قادیانی خود آنا چاہتا تھا مگر شکست سے ڈرتے ہوئے اپنے خاص مرید مولوی سرور شاہ اور مولوی عبداللہ کشمیری کو بھیجا اور انہیں مناظرہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ مناظرے کا موضوع تھا: ”صدائق حضرت مسیح موعود“ یعنی مرزا قادیانی اپنے الہامی دعوؤں میں سچے ہیں یا جھوٹے؟ مولانا امرتسری نے مرزا قادیانی کے مقرر کیے ہوئے معیار اور اصول کے مطابق اُسے قطعی طور پر جھوٹا اور فریب کار ثابت کیا، بالخصوص دلائل اور حوالہ جات سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کی تمام پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ پچارے سرور شاہ نے مرزا قادیانی کے جھوٹ پچانے کے لیے مولانا امرتسری کے دلائل توڑنے اور ان کی علمی گرفت سے جان چھڑانے کے لیے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر

۔ کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

آخر قادیانی مبلغین، مولانا امرتسری کے ہاتھوں شکست فاش کر پڑی رسوائی اور ذلت کے

ساتھ اپنے رفقا سمیت میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ مرزا قادیانی کے ان فرستادوں نے کیم نومبر 1902ء کو قادیان پہنچ کر مناظرہ کے المناک انجام کی داستان اور اپنی خواری و خجالت کے احوال مرزا قادیانی کے گوش گزار کیے تو وہ غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔ سخت طیش کی حالت میں پہلے موضع ”ممد“ کو بد دعائیں دیں اور کہا:

(346) ”اری ارض مد قد ارید تبارها

وغادرهم ربی کفصن تجذر“

(ترجمہ از مرزا قادیانی) ”میں مد کی زمین دیکھتا ہوں کہ اس کی تباہی نزدیک آگئی اور میرے رب نے ان کو کٹی ٹہنی کی طرح کر دیا۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 156 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 870 پر)

پھر اسی قصیدہ میں مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو جوش غضب میں دل کھول کر گالیاں دیں۔ بطور نمونہ چند گالیاں ملاحظہ فرمائیں:

□ ”تباہ کن، گمراہ اور گمراہ کن، جھوٹا، مفسد، بھیڑیے کی طرح بھونکنے والا، کتے کی طرح بھونکنے والا، بھیڑیا، متکبر، جنہم کا راہنما، احمق، اجڈ، ہڈیان گو، قند خیز، فساد انگیز، آتش فساد بھڑکانے والا، جاہل، بھوت، ابن الہوئی، بچھوؤں کی طرح ڈنک مارنے والا، بے روح جسم، ہانڈی کی طرح جوش مارنے والا، تافہم، خدارا تڑماں، خاسر، خس گو وغیرہ وغیرہ۔“

(اعجاز احمدی صفحہ 39 تا 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 150 تا 201 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو قادیان آ کر ان پیش گوئیوں کی تحقیق کی دعوت

دی اور اس کے غلط ہونے پر اپنی طرف سے انعام دینے کا وعدہ کر دیا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(347) ”ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا جھوٹا لکنا اپنے ہی دل

سے فرض کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر مسیحیت کے دعویٰ کا کیا اعتبار شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ لَعْنَةُ اللَّهِ

عَلَى الْكَافِرِينَ اور مولوی ثناء اللہ نے موضع مذ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں، اس لیے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کے لیے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو، ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھڑپا باقی نہ رہ جاوے اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔“

(اعجاز احمدی | ضمیر نزل اسح | صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 131، 132 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 871، 872 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(348) ”یہ لوگ چوروں کی طرح ڈور ڈور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالقابل آ کر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سننا چاہتے ہیں۔“  
(حقیقت الہدی صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 441 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 873 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ ان کی پیش گوئیاں 150 کے قریب ہیں، اگر وہ سب کی سب جھوٹی ثابت ہوں تو وہ مولانا ثناء اللہ امرتسری کو فی پیش گوئی 100 روپے کے حساب سے 15 ہزار روپے دیں گے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(349) ”یاد رہے کہ رسالہ نزل اسح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لیے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا، تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا، وہ سب ان کی نذر ہوگا جس حالت

میں دو دو آنہ کے لیے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لیے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لیے پابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف و گداز پر جو انھوں نے موضع مذہ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔“

(اعجاز احمدی [نزول آسح ضمیر] صفحہ 23 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 132 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 874 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں کی تفتیش کے لیے مولانا موصوف کو قادیان آنے کا چیلنج دیا اور اس پر انعام کا وعدہ کیا اور اپنے اس چیلنج کو بار بار دہرایا۔ مرزا قادیانی جانتا تھا کہ قادیان آ کر ڈیڑھ سو پیشگوئیوں کی تفتیش کرنا اور اتنا عرصہ قادیان میں رہنا کوئی آسان کام نہیں ہے اور ایک مصروف آدمی کے لیے اتنا وقت نکالنا ایک مشکل ترین مسئلہ ہے۔ پھر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ایک ایک پیشگوئی کی تاویل اور اس کی ترویج و تفتیش میں خاصا عرصہ لگ جائے گا، آخر کار مولانا موصوف قادیان چھوڑ جائیں گے اور پھر وہ اپنی فتح کا اعلان کر دے گا۔ اسی یقین کی وجہ سے مرزا قادیانی نے کہا کہ اسے خدا نے بتا دیا ہے:

(350) ”واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔ (1) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور جی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لیے موت ہوگی۔ (2) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔ (3) اور سب سے پہلے اس اُردو مضمون اور عربی تصدیح کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تران کی روسیاحی ثابت ہو جائے گی۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول آسح] صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 148 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 875 پر)

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کی یہ کتاب ”اعجاز احمدی“ [ضمیمہ کتاب نزول المسیح] 15 نومبر 1902ء کو شائع ہوئی تھی۔ افسوس کہ مرزا قادیانی کے خدا کی یہ بات غلط نکل اور مرزا قادیانی کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب قادیان آدھمکے ہیں تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ مرزا قادیانی تسلیم کرتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس سلسلے میں قادیان آئے۔

(351) ”ترجمہ ماکتبنا الی ثناء اللہ الامر تسری اذ جاء قادیان وطلب رفع

الشبهات بعطش لریے وکان هذا عاشر شوال 1320ھ اذ جاء هذا الذجال۔“

(مواہب الرحمن صفحہ 113 مندجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 329، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 876 پر)

ترجمہ: غلطی کہ سوئے ثناء اللہ امر تسری نوشتم دفعہ کہ یہ قادیان آمد وہ تھکی دروغ

ازالہ شبہات خود بخواست و بود این تاریخ دہم شوال 1320ھ چون این دجال یہ قادیان آمد۔

مرزا قادیانی کی یہ کتاب جس میں اس کا خط بھی شامل ہے جنوری 1903ء میں

شائع ہوئی ہے۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ مرزا قادیانی کی 15 نومبر کی یہ بات کہ وہ ہرگز

قادیان نہیں آئیں گے، جنوری 1903ء میں ہی غلط ثابت ہو گئی۔

مرزا قادیانی کے ڈینگیں ہانکنے کے باوجود مولانا کے قادیان پہنچ جانے اور مقابلہ پر

نہ آنے سے ان کا نام نہاد قعر نبوت پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے مرزا قادیانی

ان معاملات کو منظر عام پر آنے سے روک نہ سکتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی خرافات نے ارتداد

کے لیے جو فضا ہموار کر رکھی تھی، وہ یکسر بدل گئی اور خود اس کے مریدوں کی بھی آنکھیں کھل

گئیں۔ چنانچہ جو طالب ہدایت تھے، وہ قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو

گئے۔ قادیان سے واپس آ کر مولانا ثناء اللہ امر تسری نے اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں، عالمانہ گرفتوں

اور فاضلانہ مواخذات کے ذریعے فتنہ قادیانیت کا قافیہ مزید تنگ کرنا شروع کر دیا جس پر مرزا

قادیانی اور ان کے پیروکار بے حد پریشان ہوئے اور عاجز آ گئے، چنانچہ وہ اپنا اور مولانا ثناء

اللہ امر تسری کا مقدمہ لے کر خود 15 اپریل 1907ء کو خدا کی عدالت میں جا پہنچا اور خدا تعالیٰ

نے ان کے استغاثہ کے ٹھیک ساڑھے تیرہ ماہ بعد ایسا فیصلہ کیا جسے اہل اسلام اور قادیانیوں کی

جنگ کی تاریخ کا یوم الفرقان کہنا صحیح ہوگا۔ یہ فیصلہ تاقیامت مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا دو

نوک اور حتمی جواب ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(352) ”مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا۔“

10 جنوری 1903ء

عصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہرو آتے ہیں، ہمیں اس سے کیا؟

مغرب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں قلم دوات لیے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کیے۔ اس قلم دوات سے اس کی یہ غرض تھی کہ حضرت سے رقعہ کی رسید لے مگر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لے گئے اور جب عشاء کی نماز کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ:

ایک ہی مضمون کے دو رقعے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں۔ نہ معلوم دو رقعوں کی کیا غرض تھی۔

اُس وقت یہ عقدہ حل ہوا کہ غالباً دوسرا رقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو سنا دیوں۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا:

ہم تیار ہیں۔ وہ ہفتہ عشرہ آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا نشا مباحثہ کا ہو تو یہ اس کی غلطی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رونق اور آہستگی سے اپنی غلطی دور کروائے۔ طالب حق کے لیے ہمارا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منٹ رہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے فتح اور شکست اور ہار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا، بجز ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آوے۔ ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تصحیح اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں گھما کر کے ہاں جا کر اترے۔ چاہیے تھا۔ مستفیدوں کی طرح آنا اور ہمارے مہمان خانہ میں اترنا۔ پھر فرمایا: ہم اس رقعہ کا صحیح کو جواب دیں گے۔



اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو ثناء اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی! مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں آ کر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے؟ حضرت اقدس نے فرمایا: خواہ تم آ کر لے جاؤ، خواہ ثناء اللہ آ کر لے جاوے۔ پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا محمد صدیق۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 683، 684 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 877، 878 پر)

### (353) مولوی ثناء اللہ کے رقعہ کا جواب

”11 جنوری 1903ء بروز یکشنبہ

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا، احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا:

از طرف غلام احمد۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک و شبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں، رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اور اگر چہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور ادا نشانہ کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اگر چہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ طالب حق ہوں مگر مجھے تامل ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لیے اولیٰ یہ اقرار

کریں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت یونس علیہ السلام پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لیے لبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آگئے۔ اور ہم ان دنوں باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ عوام کا لانعام کے رو بہد آپ واعظ کی طرح ہم سے گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صم بکتم۔ یہ اس لیے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جاوے اور صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاوے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں ہا واز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ دوسوہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وسوسوں دور کر دیے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ 14 جنوری 1903ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں 15 جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن 14 جنوری تک آپ کے لیے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے۔ خود خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ دوسوہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صد ہا آدمی آتے ہیں اور دوسوہ دور کر لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند

کرے گا۔ اس کو دہاؤں دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی توثیحات ہی اور ہوتی ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ 684 تا 686 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 879 تا 881 پر)

(354) ”نجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوات طلب فرمائی اور فرمایا کہ تھوڑا سا اور اس رقعہ پر لکھتا ہے۔

اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آ موجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔

پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کر دو۔ وہ حصہ رقعہ کا یہ ہے:

بلا خراس غرض کے لیے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تعقیبہ کے خالی نہ جاویں۔

دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں (1) اول چونکہ میں ”انجام آتھم“ میں خدا سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا حد تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رُو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن دوسری پیشگوئی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور تاحق قہر و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو فرض اعراض کرے گا، اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے آمین! سو میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے

ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں؟ اور چاہیے کہ اول آپ اس عہد موکد قسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بتلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیے جاویں گے۔“

رقعہ دے کر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کہلا بھیجا کہ رقعہ وہاں اُن کو جا کر سنا دیا جاوے اور پھر ان کے حوالہ کیا جاوے۔

چنانچہ یہ رقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے جواب الجواب آیا۔

یہ نامستقول اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سن کر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ:

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی، اس سے فائدہ اٹھاتا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم ”انجام آتھم“ میں اپنا عہد دنیا میں شائع کر چکے ہیں، تو اب اس کا منشا ہے کہ ہم خدا کے اس عہد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افترا سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ دو تین سطریں ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دیوے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی پیشگوئی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے وساوس اس طرز سے پیش کرتا رہتا۔ اسے اختیار تھا۔ پھر ایک دوسرا جھوٹ یہ بولا ہے کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے۔ بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہیں کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تاکہ ان لوگوں کی بے ایمانی کھلے کہ کس طرح یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوتی تو اسے ہمارے شرائط ماننے میں کیا عذر تھا مگر یہ بد نصیب واپس جاتا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور انور نے فرمایا کہ

آپ اس کا جواب لکھ دیں، مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔

یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا۔

اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 686 688 طبع جدید از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 882 884 پر)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا:

(355) ”جو خدا کا ہے اسے لگا کرنا اچھا نہیں

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے رُوپہ زار و نزار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 101 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 885 پر)

پھر مرزا قادیانی نے اپنا الہام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے  
خدا تعالیٰ نے کہا ہے:

(356) ”وما كان الله ليعترك حتى يعيذ الخبيث من الطيب ط اور خدا ایسا  
نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 79 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 886 پر)

مزید کہا:

(357) ”اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان  
ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور  
کس کے لیے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب  
روں گا۔ کیا کوئی ہے؟ کہ اس امتحان میں میرے مقابل پر آدے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181، 182 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 887، 888 پر)

مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

(358) ”کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو جبکہ تُو نے مجھے مخاطب کر  
کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا کو قبول کروں گا مگر شرک کے بارے میں نہیں۔ تجھی سے میری  
روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے۔ اور میں نے اپنے لیے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری

یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 384 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 512 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 889 پر)

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(359) ”میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لیے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔“  
(اعجاز احمدی صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 121 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 890 پر)

حرید کہا:

(360) ”یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی۔ اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے۔“  
(اعجاز احمدی [ضمیمہ نزول اسحٰ] صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 891 پر)

مرزا قادیانی نے لکھا:

(361) ”ابو جہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اللھم من کان منا کاذبا فاحنه فی ہذا الموطن۔ یعنی اے خدا، ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفیٰ ﷺ اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے، اس کو اسی موقع قتال میں ہلاک کر۔ تو کیا اس دعا کے وقت اس کو کمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں۔“

(تحدہ گولڈیہ [ضمیمہ] صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 52 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 892 پر)

اس سے پہلے مرزا قادیانی مولانا امرتسری کے ساتھ ہونے والی ایک بحث میں لکھ چکا تھا۔  
 (362) ”مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رُود سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لیے تشویش کا موجب نہ ٹھہرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کاذب کو آدے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔“  
 (اعجاز احمدی | ضمیرہ نزول المسح | صفحہ 15 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 122 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 893 پر)

مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا اشتہار کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ اس اشتہار کے شائع ہونے کے 4 دن بعد یعنی 19 اپریل 1907ء کو اسے دوبارہ شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔  
 (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 580)  
 اس کے 6 دن بعد 25 اپریل 1907ء کو قادیانی اخبار بدر قادیان میں مرزا قادیانی کا ایک اور بیان شائع ہوا جس میں مرزا قادیانی نے کہا:  
 (قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مرزا قادیانی کے اس اشتہار کو توجہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ شکریہ!)

(363) ”مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کے ساتھ آخری فیصلہ  
 بخد مت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی۔ مدت سے آپ کے پرچہ ”الہدیت“ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب و جال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص منقری اور کذاب اور جال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دیکھا اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور

مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو عظیم و خیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منہی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین! یارب العالمین! میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انھوں نے ان تہمتوں اور بدزبانوں میں آیت لائق مالیس لک بہ علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے



مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور درملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت وجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انھیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں پلٹی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو جھٹلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین !!

ربنا الفتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم

عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عا قاہ اللہ و اتید

مرقوم 15 اپریل 1907ء

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 705، 706 طبع جدید از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 894، 895 پر)

اس اشتہار کے چند ماہ بعد 17 ستمبر 1907ء کو مرزا قادیانی کا نوجوان لڑکا مبارک احمد ایک بڑے اسرار بیماری سے ہلاک ہو گیا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مرزا قادیانی پر اعتراض کیا کہ آپ نے اپنی دعا میں کہا تھا کہ جھوٹے کو موت آئے یا موت کے برابر کوئی تکلیف۔ لہذا جوان بیٹے کا مرجانا بھی آپ کی موت کے برابر ہے۔ مرزا قادیانی نے 5 نومبر 1907ء کو بذریعہ اشتہار یہ جواب دیا کہ ہمارا لڑکا اس مہلہ میں شامل نہیں۔

مزید کہا:

(364) ”ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے، یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ

ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ 206 از مرزا قادیانی) (نکس صفحہ نمبر 896 پر)

مرزا قادیانی کے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق اشتہار اور بیانات سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:-

- 1- مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے گا۔
- 2- ان دونوں میں جسے بھی موت آئے، وہ قتل کی رُو سے نہیں، بلکہ وہ کسی مہلک بیماری جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ میں ہلاک ہوگا۔
- 3- یہ دعا خدا کی تحریک پر کی گئی تھی اور اس کی مقبولیت کا مرزا قادیانی کو الہام بھی ہو گیا تھا۔

اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ:-

□ خدا نے کیا فیصلہ کیا؟

□ کسے پہلے موت آئی؟

□ اور کس بیماری سے وہ ہلاک ہوا؟

مرزا قادیانی کی تاریخ وفات 26 مئی 1908ء ہے۔ یعنی مرزا قادیانی اپنی دعا کے تقریباً 13 ماہ اور بارہ دن بعد ہیضہ کی بیماری سے آنجھانی ہو گیا جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اس دعا کے تقریباً چالیس سال بعد (پاکستان بننے کے بعد) 15 مارچ 1948ء میں اللہ کو پیارے ہوئے۔ کسی نے کیا خوب کہا تھا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر

کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزا قادیانی نے جھوٹے کے لیے خود ہیضہ کی بیماری تجویز کی تھی۔ اس طرح اسے

منہ مانگی موت مل گئی۔ اس سلسلہ میں اگر ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ بہتر ہے کہ گھر کی شہادت پیش کی جائے تاکہ اعتراض و انکار کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

مرزا قادیانی کہا کرتا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے۔

(365) ”انسی احافظ کل من لی الدار“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 552، 553 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 897، 898 پر)

(یعنی اے مرزا! تیرے گھر کے ہر فرد کی میں (خدا) حفاظت کروں گا) اس خدائی

الہام کے باوجود اپریل 1908ء میں مرزا قادیانی کو اپنے اہل و عیال سمیت بیماری کے سبب قادیان چھوڑ کر تبدیلی آب و ہوا کے لیے لاہور جانا پڑا۔ مگر جب لاہور وارد ہوا تو زندہ نہ پلٹ سکا۔ اس کی موت کیونکر واقع ہوئی؟ اس کی تفصیلات اس طرح ہیں:

25 مئی 1908ء کو شام کھانے کے بعد مرزا قادیانی کی حالت اچانک بگڑنے لگی۔

اسے مسلسل اسہال شروع ہو گئے۔ ایک دو دفعہ رفق حاجت کے لیے لیٹرین گیا، بعد ازاں ضعف کی وجہ سے نڈھال ہو گیا۔ ان کے جسم کا پانی اور نمک ختم ہو گیا تھا۔ بلڈ پریشر کم ہونے سے ٹھنڈے سپینے آنے لگے۔ آنکھیں اندر کودھنسن گئیں اور نبض اتنی کمزور ہو گئی کہ محسوس کرنا مشکل ہو گئی۔ پھر دست آیا تو چار پائی سے بڑی مشکل سے اٹھا تو گر گیا۔ ضعف اتنا تھا کہ وہ پشت کے بل چار پائی پر گر گیا اور ان کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ بعد ازاں ایک اور دست آیا تو بستر پر ہی نکل گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے قے ہونا شروع ہو گئیں۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی والدہ نصرت جہاں کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(366) ”والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا

تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفق حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا، تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور

میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔ اس پر میں نے گھبرا کر کہا ”اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے“! تو آپ نے فرمایا: ”یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 11، 12 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 900، 899 پر)

گویا بضر ہون و جوہم و ادبار ہم کا نقشہ تھا۔

مرزا قادیانی کے خسر میر ناصر نواب کا کہنا ہے:

(367) ”حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: میر صاحب! مجھے وہابی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ علیہ السلام کا انتقال ہو گیا۔“

(حیات ناصر صفحہ 14 از شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 901 پر)

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے آرگن ”پیغام صلح“ نے 3 مارچ 1939ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

□ ”بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی موت کے وقت ان کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔“

کیا اس سے زیادہ کسی اور شہادت کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ کیا گھروالوں کی یہ شہادت کافی نہیں کہ مرزا قادیانی نے جموٹے کے لیے جس بیماری میں مرنے کی دعا کی تھی ویسی ہی موت مرزا قادیانی کو ملی۔ اور ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی یہ دعا قبول کی اور ان کی منہ مانگی مراد انہیں دے دی۔ طاعتیروایا اولی الابصار۔

کسی زعمہ دل شاعر نے مرزا قادیانی آنجہانی کی تاریخ وفات لکھی ہے۔

یوں کہا کرتا تھا مر جائیں گے اور  
اور تو زعمہ ہیں خود ہی مر گیا

اس کے پیاروں کا ہو گا کیا علاج  
کارہ! سے خود مسیحا مر گیا

۱۔ کارہ (Cholera) سے مراد ہیضہ۔

ہمیں افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کے جانشینوں نے مرزا قادیانی کی عبرتاک موت سے کچھ بھی سبق حاصل نہیں کیا۔ حق کے فیصلے کو سامنے دیکھتے ہوئے جھوٹ پر اڑنا اور عام لوگوں کو گمراہ کرنا بڑی بدبختی کی بات ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی یہ کہہ چکا ہے کہ اس کی عبرتاک ہلاکت کی صورت میں قادیانیوں کو چاہیے کہ وہ سچائی کا دامن تھام لیں اور غلط بات پر ہرگز نہ اڑیں۔

مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ ہونے والی بحث میں لکھتا ہے:  
(368) ”میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لیے جائے عار و تنگ۔“

(اعجاز احمدی [ضمیمہ زول المسح] صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 124 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 902 پر)

ہم قادیانیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ خود غور کریں اور دیکھیں کہ مرزا قادیانی، مولانا ثناء اللہ مرحوم کے مقابل غالب ہوا یا مغلوب؟ مرزا قادیانی کا مغلوب ہونا اور دیالی ہیضہ سے ہلاک ہونا کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے، اس کے باوجود سردر دو عالم خاتم الانبیاء والہرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں نہ آنا بہت بڑی بد نصیبی اور شقاوت ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

(369) ”اب بتلاؤ کہ کیا مقبولانِ اُمّی کا یہی نشان ہے کہ جو عادیہ نہایت تضرع و اجتہال سے کریں، اس کا الٹا اثر ہو اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مہر لگا جاویں۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 200 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 903 پر)

مزید مرزا قادیانی کا یہ الہام بھی پورا نہ ہوا بلکہ الٹ ثابت ہوا۔

(370) ”انی مہین من ارادا ہانتک۔

جو تیری ذلت چاہے، میں اُسے ذلیل کروں گا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 158 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 904 پر)

مزید لکھتا ہے:

(371) ”قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ

بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں اور ان کی نظر سے وہ امور اس وقت

تک مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی قضا و قدر نازل ہو جائے۔“

(استثناء صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 116 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 905 پر)

## دسویں پیش گوئی

### محمدی بیگم

تاریخ میں جھوٹے نبیوں کے حالات زندگی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ عیش و عشرت اور غایت درجہ بے لگام نفسانی خواہشات کے غلام تھے۔ ان کی سب سے بڑی کمزوری ان کی قییش پسندی تھی۔ وہ اخلاقی قدروں کے سرے سے قائل نہ تھے۔ ان کے حلقہ ارادت میں آنے والی خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں ایک ایک کر کے ان کی شیطانی ہوس کے گھاٹ اترتی رہیں، لیکن ان کے پیروکار یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی ان کی اندھی محبت اور عقیدت میں ان کی مدح کے گیت لاپتے رہے۔

جھوٹا مدعی نبوت آنجنابانی مرزا قادیانی بھی اپنے پیش روؤں کی طرح اسی کردار کا مالک تھا۔ وہ دن کو غیر حرم عورتوں کے جہرمت میں بیٹھا خوشی سے پھولے نہ ساتا تو رات کو

خواب میں بھی ایسی ہی رنگینیوں اور سنگینیوں کا نظارہ کرتا۔ مرزا قادیانی کی پہلی شادی اس کے ماموں مرزا جمعیت بیگ کی لڑکی حرمت بی بی سے ہوئی جس سے دولڑکے فضل احمد اور سلطان احمد پیدا ہوئے۔ بعد ازاں انگریز کی حمایت اور جہاد کی مخالفت کے عوض انگریز سرکار اس پر بہت مہربان ہو گئی۔ اس کے دن پھر گئے اور وہ لاکھوں میں کھیلنے لگا۔ دولت کی فراوانی نے اسے شراب و کباب کا رسیا بنا دیا جس سے اس کی صحت خراب رہنے لگی۔ لیکن اس کے باوجود اس نے دہلی کے ایک آزاد خیال گھرانے کی ایک 16 سالہ لہڑ خاتون نصرت جہاں سے شادی رچائی۔ حالانکہ بقول مرزا قادیانی ان دنوں اس کی حالت مردی کا لہدم تھی۔ حکیم نور الدین کے کشتوں نے اسے ازسرنو عارضی طور پر جوان کر دیا۔ نصرت جہاں سے اس کے کئی بچے پیدا ہوئے۔ دوسری شادی کے تقریباً 2، 4 سال بعد اس کی نظر خاندان کی ایک نوخیز اور نہایت خوبصورت لڑکی ”محمدی بیگم“ پر پڑی تو وہ دل پر قابو نہ رکھ سکا۔ ان کی جنسی ہوس کی رال ٹپکنے لگی۔ وہ اپنے خوابوں اور خیالات میں محمدی بیگم کا تصور لا کر تہائی میں نجانے کیا کیا احمقانہ حرکات کرتا۔ انہی دنوں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

”بستر عیش۔“ (372)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 416 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 906 پر)

پھر اپنا ایک رنگین و سنگین خواب اس طرح بیان کرتا ہے:

(373) ”مطابق 30 ذی الحجہ روز شنبہ۔ آج میں نے بوقت صبح صادق چار بجے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے۔ اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی، یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے، پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے۔ شاید جانی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا، یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا یا اللہ آ جاوے۔ اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فالحمند

”لہ علیٰ ذالک۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 159 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 907 پر)

ایک اور خواب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(374) ”روایا۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نو جوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں۔ میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں، منہ ان سے پھیر لیا، اور ان سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انھوں نے کہا ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انھوں نے وہیں ہمارے دالان میں ڈیرے لگا دیے۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 535 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 908 پر)

ایک خواب میں دیکھتا ہے:

(375) ”دیکھا کہ میں ایک بڑھی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نو جوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس بتیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چلا جانے کا تھا۔ مگر تمہارے لیے رہ گئی ہوں۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 535 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 909 پر)

پھر مرزا قادیانی محمدی بیگم کے عشق میں گرفتار ہو کر عشقیہ اشعار کہنے لگا۔ ملاحظہ فرمائیں:

(376) ”عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا

ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے  
کچھ مزا پایا مرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے  
تم بھی کہتے تھے کہ اُلفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے  
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے  
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا  
ہوش بھی درطہ عدم میں پڑے



سب کوئی خداوند بنا دے  
 کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے  
 کرم فرما کے آ او میرے جانی  
 بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنا دے  
 کبھی نکلے گا آخر تک ہو کر  
 دلا اک بار شور و غل مچا دے

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 232 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 910 پر)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کو ”پارسطح اور نیک سیرت الہیہ“ کا خطاب دے کر درج ذیل خدائی الہام بیان کیا۔ مزید کہا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں طے ہو چکی ہے کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(377) ”شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقین، کامل لظاہر و الباطن تم کو عطا کیا جائے گا۔ سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ اب تک میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی الہیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اس بات میں ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسطح اور نیک سیرت الہیہ تمہیں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس میں تعجب کی بات یہ ہے کہ جب الہام ہوا تو ایک کشفی عالم میں چار پھل مجھ کو دیے گئے۔ تین ان میں سے تو آم کے تھے۔ مگر ایک پھل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہان کے پھلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں۔ مگر میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پھل جو اس جہان کے پھلوں میں سے نہیں ہے، وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کچھ شک نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہے اور جبکہ ایک پارسطح الہیہ کی بشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشفی طور پر چار پھل دیے گئے، جن میں سے ایک پھل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 112، 113 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 911، 912 پر)

قارئین کرام! آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ معلوم کر لیا جائے کہ محمدی

بیگم اور اس کے خاندان کی مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا رشتے داری تھی؟

- 1- محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگ، مرزا قادیانی کا ماموں زاد بھائی تھا۔  
(قارئین خود غور فرمائیں کہ ماموں زاد بھائی کی بیٹی رشتے میں مرزا قادیانی کی کیا لگتی تھی؟)
- 2- محمدی بیگم کی والدہ عمر النساء، مرزا قادیانی کی چچا زاد بہن اور مرزا امام الدین کی حقیقی ہم شیرہ تھی۔
- 3- محمدی بیگم، مرزا قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی (بھجے وی ماں) کے چچا زاد بھائی کی بیٹی تھی۔
- 4- محمدی بیگم، مرزا قادیانی کے لڑکے فضل احمد کی بیوی کی ماموں زاد بہن تھی۔
- 5- مرزا امام الدین، مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی اور محمدی بیگم کا حقیقی ماموں تھا۔
- 6- سلطان احمد اور فضل احمد، مرزا قادیانی کی پہلی بیوی حرمت بی بی کے لطن سے تھے۔
- 7- عزت بی بی، مرزا قادیانی کے بیٹے فضل احمد کی اہلیہ اور مرزا احمد بیگ کی سگی بھانجی تھی۔

8- مرزا علی شیر بیگ، عزت بی بی کے والد اور مرزا قادیانی کا سمدھی تھا۔

9- عزت بی بی کی والدہ، مرزا احمد بیگ کی ہم شیرہ اور مرزا غلام احمد کی سمدھن تھی۔

10- عزت بی بی کی والدہ یعنی فضل احمد کی ساس، محمدی بیگم کی پھوپھی تھی۔

معروف عالم دین حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”کسی آدمی کا شادی کے لیے کسی لڑکی کا انتخاب کرنا اور اس کے لیے پیغام دینا کوئی بُری بات نہیں ہے۔ لیکن ایک پچاس سالہ بوڑھے کا ایک کم سن بچی پر نظر رکھنا اور اس کی طلب و ہوس میں دن رات ترہنا اس کے شریف ہونے کا پتہ نہیں دیتا۔ پھر یہ مسئلہ اس وقت اور بھی شدید ہو جاتا ہے جب اس لڑکی کا والد اپنی کسی اور مجبوری میں اس شخص کے پاس آئے اور وہ اس شخص کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر اس لڑکی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور طرح طرح کے لالچ اور انعام کے وعدے کرے اور پھر موت کی دھمکیوں پر اتر آئے۔ یہ پرلے درجے کی بد اخلاقی اور غنڈہ گردی ہے اور معاشرہ ایسے شخص کو بے حیا اور بد معاش کہتا ہے۔ پھر یہ بات اس وقت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے جب اس قسم کی اوجھی حرکتیں کرنے والا شخص مامور

من اللہ ہونے کا مدعی ہو اور اس لڑکی کو پانے کی خدا کے نام سے خبر دے۔

خدا تعالیٰ کے محبوبین اور مقبولین، اخلاق و کردار کی اُس بلند دیوار پر کھڑے ہوتے ہیں جس پر خدا کے معصوم فرشتوں کو بھی رشک آتا ہے۔ مخالفین ان کے دعویٰ کی تکذیب تو کرتے ہیں لیکن کبھی ان کے اخلاق زیر بحث نہیں لاتے۔ شدید ترین مخالفین بھی اللہ کے ان محبوبین کے اعلیٰ اخلاق و کردار کو تسلیم کرتے ہیں اور انھیں امن و صادق اور عقیف ماننے بغیر انھیں چارہ نہیں ہوتا۔ اس کے مقابل جو لوگ خدا کے نام پر جھوٹی آواز لگاتے ہیں، وہ انتر اعلیٰ اللہ اور انتر اعلیٰ الرسول کے مجرم ہوتے ہیں۔ وہ اخلاق و کردار کے اعتبار سے اس قدر گرے ہوتے ہیں کہ کوئی مہذب معاشرہ ایسے آدمیوں کو شریف کہنا گوارا نہیں کرتا۔ وہ اول مرحلے پر ہی اپنے آپ کو اس قدر ننگا کر دیتے ہیں کہ ذرا سی سمجھ رکھنے والا انسان یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جو شخص اس قدر بد اخلاق اور بد کردار ہے، وہ مامور من اللہ تو کجا ایک شریف انسان کہلانے کے بھی قابل نہیں۔ جب ایک دھوکہ باز آدمی کو کوئی شخص صالح اور پرہیزگار نہیں کہہ سکتا تو ایسے بد کردار آدمی کو مامور من اللہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ مولانا روم نے ایسے ہی فراڈی قسم کے لوگوں کے بارے میں یہ کہا تھا۔

کار شیطان سے کند نامش ولی

گر ولی این است لعنت بر این ولی

قادیانی، مرزا غلام احمد کو خدا کا نبی اور اس کا مامور مانتے ہیں اور مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لاؤ گے تو جنت میں جاؤ گے اور اسے نہ ماننے والا حرام زادہ ہے۔ اہل اسلام تو سرے سے ہی اسے پرلے درجے کا جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس کے دعویٰ کی بنا پر اسے اسلام سے باہر جانتے ہیں۔ لیکن جو لوگ اُسے مانتے ہیں انھیں غور کرنا چاہیے کہ انھوں نے کس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے؟

ایک مرتبہ مرزا غلام احمد کی نظر ایک کسن لڑکی پر پڑی جو اس کے دل کو بھانسی۔ یہ اس کے اپنے ایک قریبی رشتہ دار کی بیٹی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس بیٹی کے والد کو اپنی زمین کے بہہ نامہ کے سلسلہ میں مرزا غلام احمد کے پاس آنا پڑا۔ مرزا غلام احمد نے مختلف بہانوں کے ذریعہ اسے نالنے کا کھیل کھیلا مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ملا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میں ایک شرط پر تمہارا یہ کام کرنے کے لیے تیار ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ الہام ہوا کہ تمہارا

یہ کام اس شرط پر ہو سکتا ہے کہ تم اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کرو۔ یہ شخص احمد بیک تھا اور یہ بیٹی محمدی بیگم تھی۔ احمد بیک نے جب مرزا غلام احمد کی یہ بات سنی تو اُس کے ہوش اُڑ گئے کہ ایک ایسا شخص جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس عمر میں ایک کام کے لیے میری کم سن بیٹی مانگ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے مرزا غلام احمد کی یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا اور بغیر کام کرائے واپس چلا آیا۔ مرزا غلام احمد نے احمد بیک کو مختلف ذرائع سے سمجھانے اور منانے کی کوشش کی مگر غیرت مند باپ کسی طرح بھی اپنی بیٹی کا نکاح مرزا قادیانی سے کرنے کے لیے تیار نہ ہوا۔ مرزا قادیانی نے اس بیٹی کو پانے کے لیے خدا کی وحی آنے کی خبر دی اور احمد بیک کے خاندان کو رحمتوں اور برکتوں کے ملنے کی خوشخبری دی۔“

(اہم پیشگوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رگونی)

مرزا قادیانی لکھتا ہے: (قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی یہ

عبارت توجہ سے پڑھیں۔ شکر یہ)!

(378) ”یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے اور

اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسانی

مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لیے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ

نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لیے ہماری طرف لپٹی ہوا۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبروہ (احمد بیک) کی ایک ہمیشہ ہمارے ایک چچا زاد بھائی غلام

حسین نام کو بیاتی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود العثر

ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے، نامبروہ (احمد بیک) کی ہمیشہ کے نام

کاغذات سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں

جاری ہے، نامبروہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ (احمد بیک) نے اپنی ہمیشہ کی اجازت سے

یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے، اپنے بیٹے محمد بیک کے نام

بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمیشہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز

ہماری رضامندی کے بیکار تھا، اس لیے مکتوب الیہ (احمد بیک) نے بتا متر عجز و انکسار ہماری

طرف رجوع کیا، تاہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا کہ

دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مردت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتهار 20 فروری 1888ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیایا جائے گی، وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور جنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لا دے گا اور بے دینوں کو مسلمان بنا دے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے: کذبوا ہایئنا وکالوا بہا ہستہزؤن فسیکفیکہم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان رہک لفعال لما یرید۔ انت معی وانا معک عسی ان یرحک رہک مقامًا محمودًا۔ یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے مدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گواہوں میں احمق اور نادان لوگ بد بالہنی اور بد ظنی کی راہ سے بد گوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی

کے کھنسنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 285 تا 287 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 285 تا 287 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 913، 914، 915 پر)

مگر کسی قدر افسوسناک بات ہے کہ مرزا قادیانی کے ”خدا“ نے اسے لکھ سے ہولا کر دیا۔ ایک رشتہ دار عورت سے نکاح ایسی ناممکن بات نہیں ہوتی مگر ہر طرح کے پاؤں پیلنے کے باوجود مرزا قادیانی، محمدی بیگم کو حبلہ عقد میں لانے سے قاصر رہا۔ جس ”خدا“ نے مرزا قادیانی کی ایسی جگہ ہنسائی کرائی، اس پر بھروسہ کرنا پرلے درجے کی نادانی ہے یا نہیں؟ اے کاش! مرزا قادیانی کا سچے خدا سے زندہ تعلق ہوتا تو وہ یوں عالم میں رسوا نہ ہوتا۔

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنے والد کے موقف کی تصدیق کرتے

ہوئے لکھتا ہے:

(379) ”خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح کی حقیقی ہمشیرہ مراد بی بی، مرزا محمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ بیاہی گئی تھیں۔ مگر مرزا محمد بیگ جلد فوت ہو گئے اور ہماری پھوپھی کو باقی ایام زندگی بیوگی کی حالت میں گزارنے پڑے۔ ہماری پھوپھی صاحب روایا و کشف تھیں۔ مرزا محمد بیگ مذکور کے چھوٹے بھائی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے چچیرے بھائیوں یعنی مرزا نظام الدین وغیرہ کی حقیقی بہن عمر النساء بیاہی گئی تھیں، ان کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئی۔ مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجے کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے اور مرزا احمد بیگ مذکور ان کے سخت زیر اثر تھا اور انھیں کے رنگ میں رنگین رہتا۔ یہ لوگ ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعود سے نشان آسانی کے طالب رہتے تھے کیونکہ اسلامی طریق سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور والد محمدی بیگم یعنی مرزا احمد بیگ ان کے اشارہ پر چلتا تھا۔ اب واقعہ یوں ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک اور بچا زاد بھائی مرزا غلام حسین تھا جو عرصہ سے مفقود الخمر ہو چکا تھا، اور اس کی جائداد اس کی بیوی امام بی بی کے نام ہو چکی تھی۔ یہ امام بی بی مرزا احمد بیگ مذکور کی بہن تھی۔ اب مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مسات امام بی بی اپنی جائداد اس کے لڑکے مرزا محمد بیگ برادر کلاں محمدی بیگم کے نام بہہ کر دے۔ لیکن قانوناً امام بی بی اس جائداد کا بہہ بنام محمد بیگ مذکور بلا رضامندی حضرت مسیح موعود نہ کر

سکتی تھی۔ اس لیے مرزا احمد بیگ، تمام عجز و انکساری حضرت مسیح موعود کی طرف ملتجی ہوا کہ آپ بہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ چنانچہ حضرت صاحب قریباً تیار ہو گئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئے کہ دریں بارہ مسنون استخارہ کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا احمد بیگ کو یہی جواب دیا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد، دستخط کرنے ہوں گے تو کر دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا، گویا آسانی نشان کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔ چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے یہ فرمایا کہ ”اس شخص کی دسترکلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمہارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا، اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتهار 20 فروری 1886ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا، اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی، اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔“ اس وحی الہامی کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے نوٹ دیا کہ ”تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آئے بلکہ مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ (یعنی مرزا احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔“ جب استخارہ کے جواب میں یہ وحی ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے اسے شائع نہیں فرمایا بلکہ صرف ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ سے والد محمدی بیگم کو اس سے اطلاع دے دی کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ اس کی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا۔ لہذا آپ نے اشاعت کے لیے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی۔ لیکن جلد ہی خود لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے شدت و غضب میں آ کر اس مضمون کو آپ ہی شائع کر دیا اور علاوہ زبانی اشاعت کے اخباروں میں بھی اس خط کی خوب اشاعت کی۔ تب پھر حضرت مسیح موعود کو بھی اظہار کا عمدہ موقع مل گیا۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 114، 115 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 917، 916 پر)

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں ”اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر“ اپنے ایک اشتہار میں لکھا:

(380) ”پھر خدائے کریم جل شانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا، تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں ارد گرد پھیلانے گا اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ [حاشیہ] یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دہم جولائی 1888ء کے اشتہار میں شائع ہو چکی، جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشگوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام ہے، اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس جگہ اُجڑے ہوئے گھر سے وہ اُجڑا ہوا گھر مراد ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 96 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 918 پر)

اس اشتہار پر تبصرہ مرزا قادیانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

(381) ”عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں



کہ الہام کئی قسم کا ہوتا ہے کیوں کہ نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 113 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 919 پر)

مرزا قادیانی اپنی اور محمدی بیگم کی عمر کے بارے میں لکھتا ہے:

(382) ”کانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عدراء وکنت حينئذ  
جاوزت الخمسين. (ترجمہ) محمدی بیگم ابھی نوخیز لڑکی ہے اور میری عمر پچاس سال سے  
زائد ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 574 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 574 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 920 پر)

قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ وہ تذبذب کا شکار تھے کہ  
کیا واقعی اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں یقین دہانیاں کرائی  
ہیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے کہا:

(383) ”یہ بھی الہام (ہوا) ہے ویسٹلونک احق ہو قل ای وری انہ لحق و ما  
انتم بمعجزین. زوجنا کھا لا مبدل لکلماتی. وان یروا ایتہ یعرضوا و یقولوا  
منعمر مستمر. اور (لوگ) تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح والی) یہ بات سچ  
ہے؟ کہہ ہاں! مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے  
روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری  
باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے  
کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔“

(آسانی فیصلہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 921 پر)

مرزا قادیانی نے حرید کہا:

(384) ”خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد

مرزا گاماں بیک ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 305 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 305 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 922 پر)

نکاح آسانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے

رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

مرزا قادیانی اپنے الہام کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے:

(385) ”اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی تھی (جیسا کہ اب تک بھی جو 16 اپریل 1891ء ہے، پوری نہیں ہوئی) تو اس کے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی۔ اس وقت گویا پیشگوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے۔ تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شاید اس کے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا۔ تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا الحق من ربک فلا تکونن من الممترین یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 306 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 306 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 923 پر)

اپنے نفس کو ”خدا“ بنا لیا جائے تو وہ اسی طرح فریب دیا کرتا ہے۔

(386) مرزا قادیانی محمدی بیگم سے نکاح کے سلسلہ میں اپنی وحی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

”فلاوحی اللہ الی ان اخطب صیبة الکبیرة لنفسک. وقل له لیصاھرک

اولاً ثم ليقبس من قبسك. وقل انى امرت لاهبك ما طلبت من الارض وارضا  
 اخرى معها واحسن اليك باحسانات اخرى على ان تنكحنى احدى بناتك التى  
 هى كبيرتها و ذلك بينى وبينك فان قبلت فستجلىنى من المتقبلين. وان لم تقبل  
 فاعلم ان الله قد اخبرنى ان انكاحها رجلا اخر لا يبارك لها ولا لك فان لم تزدر  
 فيصعب عليك مصائب و آخر المصائب موتك لتموت بعد النكاح الى ثلث  
 سنين. بل موتك قريب و يرد عليك و انت من الغافلين. وكذلك يموت بعلمها  
 الذى يصير زوجها الى حولين و ستة اشهر. قضاء من الله فاصنع ما انت صانعه و انى  
 لك لمن الناصحين. فعبس وتولى و كان من المعرضين. ثم كتبت اليه مكتوباً  
 بايماء منانى. و اشارة رحمانى. و نعمت فيه.“

(ترجمہ) ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص (احمد بیگ) کی بڑی لڑکی  
 کے نکاح کے لیے درخواست کر اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرے  
 اور پھر تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم  
 مل گیا ہے، جس کے تم خواہش مند ہو بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر  
 مزید احسانات تم پر کیے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی بڑی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دو۔ میرے  
 اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے۔ تم مان لو گے تو میں بھی تسلیم کر لوں گا۔ اگر تم قبول نہ کرو گے  
 تو خبردار ہو۔ مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس  
 لڑکی کے لیے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لیے۔ ایسی صورت میں تم پر مصائب نازل  
 ہوں گے، جن کا نتیجہ موت ہوگا۔

پس تم نکاح کے بعد تین سال کے اندر مر جاؤ گے بلکہ تمہاری موت قریب ہے اور  
 ایسا اس لڑکی کا شوہر بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ حکم اللہ ہے۔ پس جو کرنا ہے کر  
 لو۔ میں نے تم کو نصیحت کر دی ہے۔ پس وہ (مرزا احمد بیگ) تیوری چڑھا کر چلا گیا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 572، 573 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 572، 573 از مرزا قادیانی)  
 (عکس صفحہ نمبر 924، 925 پر)

مرزا احمد بیگ کا بڑا لڑکا محمد بیگ (محمدی بیگ کا حقیقی بھائی) حکیم نور الدین کے پاس

ایک بیماری کے سلسلہ میں زیر علاج تھا۔ اس لڑکے نے مرزا قادیانی کو کئی خطوط لکھے کہ آپ حکیم نور الدین کو میری سفارش کر دیں کہ وہ مجھے حکمہ پولیس میں نوکر کروادیں۔ اس پر مرزا قادیانی نے حکیم نور الدین کو حسب ذیل خط لکھا:

□ ”خدیوی مکرئی اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب!

السلام علیکم! محمد بیگ لڑکا جو آپ کے پاس ہے۔ آنکرم کو معلوم ہوگا کہ اس کا والد مرزا احمد بیگ بوجہ اپنی بے سبجی اور حجاب کے اس عاجز سے سخت عداوت دیکھ رہا تھا ہے اور ایسا ہی اس کی والدہ بھی، چونکہ خدا تعالیٰ نے بوجہ اپنے بعض مصالح کے اس لڑکے کی ہمشیرہ کی نسبت وہ الہام ظاہر فرمایا تھا کہ جو بذریعہ اشتہارات شائع ہو چکا ہے، اس وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں حد سے زیادہ جوش مخالفت ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ وہ امر جس کی نسبت مجھے اس شخص کی ہمشیرہ کی نسبت اطلاع دی گئی ہے، کیونکر اور کس راہ سے وقوع میں آئے گا اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نری کارگر نہ ہوگی، يفعل اللہ ما یشاء کرتا ہے جو اللہ چاہتا ہے، لیکن تاہم کچھ مضائقہ نہیں کہ ان لوگوں کی سختی کے عوض میں نری اختیار کر کے اذلع بالتعی ہی احسن کا ثواب حاصل کیا جائے اس لڑکے محمد بیگ کے کتنے خطوط اس مضمون کے پتے پر کہ مولوی صاحب پولیس کے حکمہ میں مجھ کو نوکر کروادیں۔

آپ براہ مہربانی اس کو بلا کر نری سے سمجھائیں کہ تیری نسبت انہوں (غلام احمد قادیانی) نے بہت سفارش لکھی ہے اور تیرے لیے جہاں تک گنجائش اور مناسب وقت ہو، کچھ فرق نہ ہوگا۔ (یہاں حکیم نور دین کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ مرتب) غرض آنکرم میری طرف سے اس کے ذہن نشین کر دیں کہ وہ تیری نسبت بہت تاکید کرتے ہیں، اگر محمد بیگ آپ کے ساتھ آنا چاہے تو ساتھ لے آویں..... زیادہ خیریت ہے۔“

والسلام۔ خاکسار غلام احمد، لدھیانہ محلہ اقبال گنج 21 مارچ 1891ء

اس خط سے مرزا قادیانی کی ذہنیت کا اندازہ خود بخود ہو جاتا ہے کہ وہ کس طرح محمدی بیگم کے بھائی کو ملازمت کا لالچ دے کر اس کی برین واشنگ کر رہا ہے کہ مناسب وقت یعنی محمدی بیگم کا مرزا قادیانی سے پہلے نکاح ہو جائے، پھر ملازمت کی کوشش کی جائے گی لہذا پہلے تم مرزا قادیانی کے نکاح کے سلسلہ میں کوشش کرو۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے سلسلہ میں اپنے رشتہ داروں کو بھی خطوط

لکھے اور انہیں مجبور کیا کہ لڑکی کے والد احمد بیک کو اس نکاح کے لیے تیار کیا جائے اور خود احمد بیک کو 20 فروری 1888ء کو ایک لالچ بھرا خط لکھا کہ اگر تم نے اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا تو میں نہ صرف ان کاغذات پر دستخط کرنے کے لیے تیار ہوں بلکہ تمہیں جائیداد بھی ملے گی اور تمہارے لڑکے کو پولیس کی ملازمت بھی دلا دوں گا۔ مرزا قادیانی کا خط ملاحظہ فرمائیے:

□ ”مکرمی محمدوی اخویم مرزا احمد بیک! السلام علیکم!

ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیک کو مطلع کر دے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے، یہ اس کے حق میں ہماری جانب سے خیر و برکت ہوگا اور ہمارے انعام و اکرام بارش کی طرح اس پر نازل ہوں گے اور تنگی اور سختی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر انحراف کیا تو مورد عتاب ہوگا اور ہمارے قہر سے نہ بچ سکے گا۔ اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تاکہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤ اور اس کی بے بہا نعمتوں کے خزانے تم پر کھولے جائیں اور میں اپنی طرف سے تو صرف یہی عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کا ہمیشہ ادب و لحاظ ہی ملحوظ رکھتا ہوں اور آپ کو ایک دین دار اور ایمان دار بزرگ تصور کرتا ہوں اور آپ کے حکم کو اپنے لیے فخر سمجھتا ہوں اور ہر نامہ جب لکھوں حاضر ہو کر دستخط کر جاؤں اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے، اور میں نے عزیز محمد بیک کے لیے پولیس میں بھرتی کرانے کی اور عہدہ دلانے کی خاص کوشش و سفارش کر لی ہے تاکہ وہ کام میں لگ جاوے اور اس کا رشتہ میں نے ایک بہت امیر آدمی جو میرے عقیدت مندوں میں ہے تقریباً کر دیا ہے اور اللہ کا فضل آپ کے شامل حال ہوا فقط

خاکسار غلام احمد عفی عنہ لدھیانہ اقبال مسخ“

20 فروری 1888ء

مذکورہ بالا خط کا جواب نہ ملنے پر مرزا قادیانی نے رنج و میل دوسرا خط روانہ کیا۔ یاد رہے کہ بقول مرزا قادیانی انہوں نے یہ خط بھی اللہ تعالیٰ کے ایما اور اشارہ سے احمد بیک کو لکھا:

(387) ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد فاسمع ایہا العزیز ما لک اتخذت جدی عشا۔ و حسب تبری عشا۔ و واللہ ما ارہد ان اشق علیک و

ستجدنی انشاء اللہ من المحسنین۔ وھا انا اکتب بعهد موثق فانک ان قبلت  
قولی علی رغم انف قبیلتی فافرض لک حصّة فی ارضی و خمیلتی و یرتفع  
الخلاف والنزاع بهذه الوصلة من بیننا و یصلح اللہ قلوب شعبی و عشیرتی۔  
وفی کل منیتک اتفی صغوک و ازیل قشفتک فتکون من الفائزین۔ لامن الفائزین۔  
والحق والحق اقول انی اکتب هذا المکتوب بخلوص قلبی و جنانی۔  
فان قبلت قولی و بیانی۔ فقد صنعت لطفاً الیّ۔ وکان لک احساناً علیّ۔ و  
معروفاً لدی۔ فاشکرک و ادعو زیادة عمرک من ارحم الراحمین۔ وانی اقیم  
معک عہدی۔ انی اعطی بنتک ثلثا من ارضی و من کل ما ملکته یدی۔ ولا  
تسئلنی خطة الا اعطیک اياها وانی من الصادقین۔ ولن تجد مثلی فی رعاية  
الصلة و مودة الاقارب و حقوق الوصلة و تجدنی ناصر نوابک و حامل  
اقتالک فلا تضيع وقتک فی الالباء ولا تستکر حکمک ولا تكونن من  
الممترین۔ وھا انا کتبت مکتوبی هذا من امر ربی لاعلن امری فاحفظ مکتوبی  
هذا فی صندوقک فانه من صدوق امین واللہ یعلم اننی فیہ صادق و کل ما  
عدت فهو من اللہ تعالیٰ وما قلت اذ قلت ولكن انطقنی اللہ تعالیٰ بالهامہ۔  
وكانت هذه وصية من ربی فقضيتها ما کان لی حاجة الیک و الی بنتک وما  
ضیق اللہ علیّ والنساء سواها کثیرة واللہ يتولى الصالحین۔ فلا تنظر الی  
مکتوبی بعین الارتیاب۔ فانه کتبه بامحاض النصح والتزام الصدق  
والصواب۔ ودع الجدال وانتظر الاجال۔ فان مضی الاجل وما حصحص  
الصدق فاجعل حبلاً فی جیدی و سلاسل فی ارجلی و عذبنی بعذاب لم یعذب  
به احد من العالمین۔ کنتم قد طلبتم آية من ربی فهذه آية لکم انه یاخذ  
المنکرین من مکان لریب و یختار ما کان القرب التعلیات فی حقهم و ادنی من  
الفهامهم و اشد الثراً فی اعراضهم۔ و اجسامهم لیری المحتالین ضعفهم و یکسر  
کبر الضائمین۔ هذا ما کتبت الی احمد بیک فی سنة ۱۳۰۲ھ۔

(ترجمہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے عزیز نیے! آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ میری

سچی بات کو لغو سمجھتے ہیں اور میرے کمرے کو کھوٹا خیال کرتے ہیں۔ بخدا میرا یہ ارادہ نہیں کہ

میں آپ کو تکلیف دوں۔ انشاء اللہ آپ مجھے احسان کرنے والوں میں سے پائیں گے اور میں یہ عہد استوار کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ اگر آپ نے میرے خاندان کے خلاف مرضی میری بات کو مان لیا تو میں اپنی زمین اور باغ میں آپ کو حصہ دوں گا اور اس رشتہ کی وجہ سے آپس کی نزاع اور اختلاف رفع ہو جائے گا اور خدا میرے کنبہ اور خاندان کے قلوب کی اصلاح کر دے گا..... اگر آپ نے میرا قول اور بیان مان لیا تو مجھ پر مہربانی اور احسان اور میرے ساتھ نیکی ہوگی۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کی درازی عمر کے لیے ارحم الراحمین کے جناب میں دعا کروں گا اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی لڑکی کو اپنی زمین اور مملو کات کا ایک تہائی حصہ دوں گا اور میں سچ کہتا ہوں کہ اس میں سے جو کچھ مانگیں گے، میں آپ کو دوں گا۔ صلہ رحم عزیزوں سے محبت اور رشتہ کے حقوق کے بارے میں آپ کو مجھ جیسا کوئی شخص نہیں ملے گا۔ آپ مجھے مصیبتوں میں اپنا دستگیر اور بار اٹھانے والا پائیں گے۔ اس لیے انکار میں اپنا وقت ضائع نہ کیجیے اور شک و شبہ میں نہ پڑیے۔

میں اپنا یہ خط اپنے پروردگار کے حکم سے لکھ رہا ہوں۔ اپنی رائے سے نہیں۔ آپ میرے اس خط کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھیے۔ یہ خط بڑے سچے اور امین کی جانب سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس میں سچا ہوں اور جو کچھ میں نے وعدہ کیا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں نے جو کہا ہے وہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اپنے الہام سے کہلویا ہے اور یہ مجھے میرے پروردگار کی وصیت تھی۔ اس لیے میں نے اسے پورا کیا۔ ورنہ مجھے آپ کی یا آپ کی لڑکی کی کچھ حاجت نہیں تھی..... اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔ یہ خط میں نے احمد بیگ کو 1304ھ میں لکھا تھا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 573، 574 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 573، 574 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 926، 927 پر)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمدی بیگم سے شادی کے سلسلہ میں کس قدر بے تاب تھا۔ وہ لڑکی کے باپ کو ہر قسم کا لالچ اور دھمکی بھی دے رہا ہے کہ آپ کو اپنی زمین اور باغ میں سے حصہ دوں گا۔ آپ کی لڑکی کو جائیداد میں سے حصہ ملے گا۔

آپ کے لیے لمبی عمر کی دعا کروں گا۔ اگر یہ سچ نہ ہوا تو میرے گلے میں رسی ڈال کر ایسی سزا دینا جو کسی کو نہ دی گئی ہو۔ بس تم جلدی محمدی بیگم کا نکاح مجھ سے کر دو۔ اگر ایسا نہ کیا تو لڑکی کا باپ مر جائے گا، لڑکی کا شوہر مر جائے گا۔ قارئین کرام! آپ خود بتائیں کیا یہ باتیں نبی تو کجا کسی شریف آدمی کو جس کے دل میں ذرا بھی شرم و حیا ہو، زیب دیتی ہیں؟

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اپنے سدھی مرزا علی شیر بیگ کو خط لکھا جو مرزا فضل احمد کی بیوی عزت بی بی کا والد تھا۔ اس خط میں بھی مرزا قادیانی نے رشتہ کے سلسلہ میں بے حد منت سماجتیں کی ہیں اور خود کو ذلت کی حد تک پستی میں گرایا۔ آئیے! مرزا قادیانی کا خط پڑھیے اور ان کی بے بسی کا اندازہ لگائیے!

### مشفق مرزا علی شیر بیگ صاحب

□ السلام علیکم اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سنا تا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج گزرے گا۔ مگر میں محض ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناجیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ رسول کے دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے، اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، رُوسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں، اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اگر میں اس کا ہوں گا تو ضرور مجھے بچائے گا۔ اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھ سکتا۔ کیا میں چوہڑا یا چمار تھا، جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا تنگ تھی بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے اور اپنے بھائی کے لیے مجھے چھوڑ دیا اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لیے سب ایک ہو گئے۔



یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے، مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور جن کی لڑکی کے لیے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو، وہ میری وارث ہو۔ وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا رُوسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے رُوسیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پرانا رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو۔ کسی نے جواب نہ دیا بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آ کر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے، صرف عزت بی بی نام کے لیے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کریں گے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپ کی بیوی صاحب کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے، جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لیے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہنچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے۔ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اپنے ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں۔ پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے، میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا بلکہ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہو گا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو حاق اور لا وارث کروں گا اور اگر میرے لیے احمد بیک سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آباوی کے لیے کوشش کروں گا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں۔

اور احمد بیک کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لیے یہ تمام رشتے ناطے توڑ دوں گا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بنا چاہتا ہے تو اسی

حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔  
 ورنہ جہاں میں رخصت ہوا۔ ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔ یہ باتیں  
 خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔

راقم خاکسار غلام احمد۔ از لودھیانہ اقبال سٹیج 4 مئی 1891ء  
 اس خط کا جواب علی شیر بیگ صاحب نے دو روز بعد یوں لکھا اور اس میں جو  
 ادبیت اور نہایت لطیف طعنے، وہ قابل ستائش ہے،

اخویم مرزا غلام احمد!

السلام علیکم! گرامی نامہ پہنچا غریب طبع یا نیک جو کچھ بھی آپ تصور کریں آپ کی  
 مہربانی ہے۔ ہاں مسلمان ضرور ہوں، مگر آپ کی خود ساختہ نبوت کا قائل نہیں ہوں اور  
 خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے سلف صالحین کے طریقے پر ہی رکھے اور اسی پر میرا  
 خاتمہ بالخیر کرے..... باقی رہا تعلق چھوڑنے کا مسئلہ تو بہترین تعلق خدا کا ہے، وہ نہ چھوٹے  
 اور باقی اس عاجز مخلوق کا ہوا تو پھر کیا، نہ ہوا تو پھر کیا اور احمد بیگ کے متعلق میں کہہ ہی کیا سکتا  
 ہوں، وہ ایک سیدھا سادہ مسلمان آدمی ہے جو کچھ ہوا، آپ کی طرف ہی سے ہوا، نہ آپ  
 فضول ایمان کو گنواتے اور الہام بانی کرتے اور نہ مرنے کی دھمکیاں دیتے اور نہ وہ کنارہ کش  
 ہوتا..... یہ ٹھیک ہے کہ خویش ہونے کی حیثیت سے آپ نے رشتہ طلب کیا مگر آپ خیال  
 فرمائیں کہ اگر آپ کی جگہ احمد بیگ ہو اور احمد بیگ کی جگہ آپ ہوں، تو خدا لگتی کہنا کہ تم  
 کن کن باتوں کا خیال کر کے رشتہ دو گے؟ اگر احمد بیگ سوال کرتا اور وہ مجمع  
 المرافض ہونے کے علاوہ پچاس سال سے زیادہ عمر کا ہوتا اور اس پر وہ مسیلمہ  
 کذاب کے کان بھی کتر چکا ہوتا تو آپ رشتہ دیتے؟ آپ کو خط لکھتے وقت یوں آپے  
 سے باہر نہیں ہونا چاہیے، لڑکیاں سبھی کے گھروں میں ہیں اور نظام عالم انہی باتوں سے قائم  
 ہے، کچھ حرج نہیں اگر آپ طلاق دلوائیں گے تو یہ بھی ایک پیغمبری کی نئی سنت دنیا پر قائم  
 کر کے بدنامی کا سیاہ داغ مول لیں گے۔ باقی روٹی تو خدا اس کو بھی کہیں سے  
 دے ہی دے گا تر نہ سہی خشک، مگر خشک بہتر ہے جو پسینہ کی کمائی سے پیدا کی جاتی  
 ہے۔ میں بھائی احمد بیگ کو لکھ رہا ہوں بلکہ آپ کا خط بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا گیا ہے،  
 مگر میں ان کی موجودگی میں کچھ نہیں کر سکتا اور بیوی کا کیا حق ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے بھائی

کی لڑکی کو ایک دائم المریض آدمی کو جو مرقا سے خدائی تک پہنچ چکا ہو کس طرح لڑے..... ہاں اگر وہ خود مان لیں تو میں اور میری بیوی خارج نہ ہوں گے، آپ خود ان کو لکھیں مگر درشت اور سخت الفاظ آپ کا قلم گرانے کا عادی ہو چکا ہے، اس سے جہاں تک ہو سکے احتراز کریں اور منہ سماجت سے کام لیں۔  
خاکسار علی شیر بیگ از قادیان 4 مئی 1891ء۔

مرزا علی شیر کے اس خط میں مرزا قادیانی کے کردار کی صحیح تصویر کھینچی گئی ہے۔ اسے کہتے ہیں گھر کا بھیدی لڑکا ڈھائے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت خود ساختہ ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں میلہ کذاب سے بڑھ کر ہے۔ بلیک میلنگ میں بھی ان کا کوئی ثانی نہیں۔ وہ جسمانی بیماریوں کا مجموعہ اور مرقا ہے۔

جس روز علی شیر بیگ، مرزا قادیانی کو مذکورہ بالا خط لکھ رہے تھے، ٹھیک اسی دن مرزا قادیانی نے علی شیر بیگ کی اہلیہ کو درج ذیل خط تحریر کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

□ والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خیر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی بیگم مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ اس لیے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو، اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لیے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے۔ سو امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائے گا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ محمدی بیگم کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔ سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں اور اگر فرانس جہ

نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دوں گا اور پھر وہ میرے وراثت سے ایک دانہ نہیں پاسکتا اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لیے بہتر ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لیے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آوی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا، اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودھیانہ اقبال سنج 4 مئی 1891ء۔“

(کلمہ فضل رحمانی صفحہ 123 تا 128 مصنفہ جناب قاضی فضل احمد گورداسپوری)

مرزا امام الدین، مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی اور محمدی بیگم کا ماموں تھا۔ مرزا بشیر احمد ایم اے کی ایک روایت کے مطابق احمد بیگم کے تالیق تھا اور بالکل اس کے زیر اثر ہو کر اس کے اشارے پر چلتا تھا۔ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے بارے میں اس سے خط کتابت کی اور اسے لالچ دیا کہ اگر تم میرا یہ رشتہ کروادو گے تو میں تمہیں دولت کی شکل میں انعام دوں گا۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

(388) ”بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب جالندھر جا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرادینے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیگم ہوشیار پوری زعمہ تھا، اور ابھی محمدی بیگم کا مرزا سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی بیگم کا یہ ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان یکے میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا، اس لیے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 192، 193 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 928، 929 پر)

یہ گمراہی شہادت ہاواز بلند اعلان کر رہی ہے کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کرانے کے لیے مرزا قادیانی، محمدی بیگم کے ماموں کو انعام یا رشوت دینے کے لیے تیار تھا۔ مرزا ایم!

خدا کے لیے غور کرو کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے نام سے محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی شائع کرنا، پھر انعام، رشوت اور روپے کے لالچ سے نکاح کی کوشش کرنا کسی راستہ گزار انسان کا کام ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ ”ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کرائے۔“ (سراج منیر صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 27 از مرزا قادیانی)

### خانہ بربادی

مرزا قادیانی کو شک تھا کہ ان کی پہلی بیوی کے دونوں بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں اپنے والد کی حمایت کرنے کے بجائے دوسرے فریق کا ساتھ دے رہے ہیں۔ لہذا مرزا قادیانی نے 2 مئی 1891ء کو ایک خاص اشتہار کے ذریعے انہیں دھمکی دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح کسی اور جگہ ہو گیا تو نہ صرف وہ ہر قسم کی جائیداد وغیرہ سے ماق ہوں گے بلکہ ان کی والدہ کو بھی طلاق ہو جائے گی۔ ملاحظہ فرمائیں:

(389) ”ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں کی نسبت بیگم والہام الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان محل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی تالی صاحبہ جنھوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفتانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار الہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور

بہت تاکید خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں، ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور ہنگامی مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلواری کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انہوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی، اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفتوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے اور دین کی ہنگامی ہوگی اور مخالفتوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تلوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیرہ اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا، کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی اور قوی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی مخالفتوں کو مدد دی اور اسلام کی ہنگامی بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا، اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔ لہذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی 91ء ہے، عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رو نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق

میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی، بدی، رنج، راحت شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انھوں نے آپ تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سواب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوٹی کا کام ہے۔ مومن دیوٹ نہیں ہوتا۔

چوں نہ بود خویش را دیانت و تقویٰ  
قطع رحم بہ از مودت قربیٰ

والسلام علی من اتبع الهدی  
اشعر

مرزا غلام احمد لودیانہ

2 مئی 1891ء

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 930، 931 پر)

اس ضمن میں مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(390) ”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرا دی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے، ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بیگم مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی

بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر فضل احمد باہر سے آ کر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پروازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ ادھر جا ملا۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 932، 933 پر)

مرزا بشیر احمد ایم اے مزید لکھتا ہے:

(391) ”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو اوائل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے جن کو لوگ عام طور پر ”بھجے دی ماں“ کہا کرتے تھے، بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے رشتہ داروں کو دین سے سخت بے رغبتی تھی اور ان کا ان کی طرف میلان تھا اور وہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ اس لیے حضرت مسیح موعود نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی، ہاں آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحب نے انھیں کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا، اب میں نے دوسری شادی کر لی ہے، اس لیے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا۔ اس لیے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیے جاؤں گا۔ انھوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ بس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ چنانچہ پھر ایسا ہی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ محمدی بیگم کا سوال اٹھا اور آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اور فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ رہیں۔ تب حضرت صاحب نے ان کو طلاق دے دی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا جو آپ نے 2 مئی 1891ء کو شائع کیا تھا اور جس کی سرخ تھی ”اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 33، 34 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 934، 935 پر)



مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کو ”کجھریوں کی اولاد“ کہا ہے:

(392) ”تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينتفع من معارفها و يقبلنى و يصدق دعوتى. الا ذرية البغايا الذين ختم الله على قلوبهم لهم لا يقبلون.“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کجھریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 936، 937 پر)

مذکورہ بالا عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کے بیٹوں مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد نے نہ صرف مرزا قادیانی کی مخالفت کی بلکہ اس کے مخالفین کی بھرپور حمایت کی۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا مذکورہ بالا عبارت کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے بیٹوں کا شمار کجھریوں کی اولاد میں ہوتا ہے؟

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

(393) ”14 اگست 1892ء مطابق 20 محرم 1309ھ ”آج خواب میں میں نے دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیشگوئی ہے باہر کسی ٹکیہ میں معہ چند گس کے بیٹھی ہوئی ہے اور سر اس کا شاید منڈا ہوا ہے اور بدن سے نکلی ہے اور نہایت کمروہ شکل ہے۔ میں نے اس کو تین مرتبہ کہا ہے کہ تیرے سرمٹھی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اتارے ہیں اور پھر خواب میں، میں نے یہی تعبیر کی ہے اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ مہر ان کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے اور شیرینی منگوائی گئی ہے۔ اور پھر میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے۔“

(مذکورہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 160 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 938 پر)

یہ خواب تو مرزا قادیانی نے سخت ردِ عمل میں جان بوجھ کر دیکھا ہے۔

مرزا قادیانی محمدی بیگم کے خاندان کی موت کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(394) ”مرزا احمد بیگ، ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشگوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو 21 ستمبر 1893ء ہے، تقریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لیے کافی ہیں۔“

(شہادۃ القرآن صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 939 پر)

مرزا قادیانی کی تمام تر کوششوں، دھمکیوں، ترغیبات، تحریصات اور جھوٹے الہامات کے باوجود احمد بیگ نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح مسی سلطان محمد سے 7 اپریل 1892ء کو بڑی دھوم دھام سے کر دیا۔ اُدھر شہنائی بج رہی تھی، ادھر مرزا قادیانی کے گھر میں ماتم برپا تھا۔ مرزا قادیانی کے قریبی دوست تو بخوبی جانتے تھے کہ مرزا قادیانی نے خدا کے نام پر جتنی باتیں کہی ہیں، ان کی کوئی حقیقت نہیں، یہ سب مرزا قادیانی کی اپنی اختراع ہے جو وہ خدا کے نام پر پیش کر رہا ہے لیکن نادان قادیانیوں کو کس طرح سمجھایا جائے کہ ان کے نبی کی آسمانی منکوحہ کسی اور کے نکاح میں دی جا چکی ہے اور ”خدا“ کے فیصلے پر انسانی فیصلے غالب آ چکے ہیں۔ مرزا قادیانی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اپنی آسمانی منکوحہ کو سلطان محمد سے چھین سکے اور نہ اس کے کسی مرید میں یہ جرأت تھی کہ وہ اپنے نبی کی آسمانی بیوی کو کسی غیر کی منکوحہ ہونے سے روک سکے۔ مرزا قادیانی ذلت و حسرت کی تصویر بنا اپنی آسمانی منکوحہ کی رخصتی پر آنسو بہاتا رہا اور دانت پیتا رہا اور اس کے مریدوں کے منہ پر اس کی بے بسی اور شرمندگی کی گہری چھاپ صاف دکھائی دے رہی تھی۔

مرزا قادیانی نے اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہوئے اعلان کیا کہ اسے خدا نے وحی کی ہے کہ اس بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ خدا نے اس کا نکاح آسمان پر تمہارے ساتھ ہی پڑھایا ہے۔ وہ تمہاری ہی منکوحہ ہے۔ اب اس دنیا میں اگر کوئی اسے اپنی منکوحہ بنا چکا ہے تو یہ اس کی عارضی منکوحہ ہوگی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا اسے مرزا قادیانی کی منکوحہ بنائے اور کوئی دوسرا اسے لے اڑے۔ سو وقت آئے گا کہ اس آسمانی

منکوحہ کا عارضی شوہر مرے گا اور خدا پھر اسے تمہارے پاس ہی لے آئے گا۔ مرزا قادیانی نے پوری ڈھٹائی کے ساتھ یہ اعلان کیا اور اشتہاروں پر اشتہار لکھے تاکہ اس کی جماعت سے نکلنے والے قادیانی واپس آ جائیں اور اسے اپنی آمدنی سے حصہ دیتے رہیں۔ مرزا قادیانی نے خدا کے نام سے یہ اعلان کیا:

(395) ”دختر احمد بیگ مسی سلطان محمد سے بیابھی گئی۔ اس کا والد اور اس کے اقارب اور عزیز بہت بے دین تھے اور کلمہ حق میں حد سے بڑھے ہوئے تھے..... اس لیے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو وہ نشان دکھلا دے جس سے وہ ذلیل ہوں۔ پس اس نے اس تمام طہ گروہ کے حق میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ کذبوا بایاتنا وکانوا بہا مستہزون لمسیکفیکہم اللہ۔ ویرقھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان رہک فعال لما یرید۔ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ٹھٹھا کیا۔ سو خدا ان کے شر ڈور کرنے کے لیے تیرے لیے کافی ہوگا اور انھیں یہ نشان دکھلائے گا کہ احمد بیگ کی بڑی لڑکی ایک جگہ بیابھی جائے گی اور خدا اس کو پھر تیری طرف واپس لائے گا، یعنی آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب روکیں درمیان سے اٹھا دے گا۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔ تیرا رب ایسا قادر ہے کہ جس کام کا وہ ارادہ کرے اس کام کو وہ اپنے غشا کے موافق ضرور پورا کرتا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 397، 398 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 940، 941 پر)

مرزا قادیانی نے پھر خدا کے نام پر اعلان کیا:

(396) ”نفس پینگوئی یعنی اُس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے الہام الہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبدیل لکلمات اللہ۔ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے..... اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدلے گی اور میرے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 942 پر)

ناظرین! اس سے بڑھ کر بھی کوئی صاف گوئی ہوگی جو مرزا قادیانی نے اس عبارت میں کی ہے؟ بات بھی صحیح ہے کہ خدا جس امر کی ہایت خبر دے، پھر اس کی تاکید کے لیے ”لا تبدیل“ فرمائے؟ پھر وہ تبدیل ہو جائے تو خدائی کلام کے جھوٹ ہونے میں کچھ شک رہتا ہے؟ اب سوال یہ ہے کیا یہ نکاح مرزا قادیانی سے ہو گیا؟ آہ! اس کا جواب بڑی حسرت اور افسوس کے ساتھ نئی میں دیا جاتا ہے کہ تاحیات مرزا قادیانی کا نکاح نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ 26 مئی 1908ء کے دن بے چارہ اس حسرت کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا۔

لے گئے خاک میں ہم داغ تمنائے نشاط

تو ہو اور آپ یہ صد رنگ گلستاں ہوتا

(غالب)

اب مرزا قادیانی نے محمدی بیگم اور اس کے خاندان کے لیے بددعا میں کرنا شروع کر دیں۔ اس نے خدا کے نام پر کہا:

(397) ”لقد عوت ربی بالتضرع والابتھال و مددت الیہ ایدی السوال فالھمنی ربی وقال ساریھم ایۃ من انفسھم واخبرنی وقال اننی ساجعل بنتاً من بناتھم ایۃ لھم۔ لسمھا وقال انھا سیجعل نیۃ ویموت بعلمھا و ابوھا الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردھا الیک بعد موتھما ولا یكون احلھما من العاصمین وقال انارادوھا الیک لا تبدیل نکلمات اللہ۔“

(ترجمہ) میں نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جاوے گی اور اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے اور پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔“

(مرزا قادیانی کا الہام، مندرجہ تالیف ”کرامات الصاوقین“ سرورق آخر نمبر 1، مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 162) (عکس صفحہ نمبر 943 پر)

مرزا قادیانی نے مزید پیش گوئیاں کرتے ہوئے کہا:

(398) ”میں اشتهار 10 جولائی 1888ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رو کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں وقت تک مر جائے گا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعویٰ ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہاں اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آ جانا۔ اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرا اپنے دل کو تمام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی سچے ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے؟“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 324، 325 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 324، 325 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 944، 945 پر)

مرزا قادیانی اپنا ایک الہام بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

(399) ”اس زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا۔ بکرو و ٹیبت یعنی ایک کٹواری اور ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔“

(تریاق القلوب صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 287 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 946 پر)

جناب حافظ محمد اقبال رگونی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”مرزا قادیانی کی مذکورہ تصریحات اور پھر اس کی تشریحات سے یہ بات واضح ہے کہ محترمہ محمدی بیگم کی شادی ہو جانے کے باوجود مرزا قادیانی نے اس خاتون کی آبرو کا کوئی خیال نہیں کیا اور سالہا سال تک ایک غیر محرم خاتون کی عزت کو اچھالنے کا مشغلہ جاری رکھا۔“

آپ ہی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کو اس کی اجازت تھی کہ وہ کسی دوسرے کی منکوحہ کے بارے میں بار بار یہ اشتہار شائع کرے کہ وہ میری بیوی بنے گی، میرے گھر آئے گی، اس کا شوہر مرے گا، وہ میری ہی منکوحہ ہے، کچھ ہی ہو جائے، اسے میرے ہی پاس آنا ہے۔ ہر شریف آدمی اس قسم کی باتیں کرنے والے شخص کو بڑا بے شرم آدمی کہتا ہے مگر افسوس کہ قادیانیوں نے اسے خدا کے نبی کا وجود رکھا ہے۔ چہ نسبت ناپاک رابعالم پاک!

مرزا قادیانی کو اس بات کا تو حق تھا کہ وہ محمدی بیگم کے شوہر کے انتقال کر جانے کے بعد پھر سے اپنے رشتہ کی بات چلاتا اور وہ بھی عدت گزرنے کے بعد اور پھر اسے لالچ اور دھمکیوں کے ذریعے اپنی منکوحہ بناتا مگر اسے یہ حق ہرگز نہ تھا کہ وہ ایک شخص کی منکوحہ کے بارے میں مسلسل یہ دعویٰ کرے کہ یہ اسی کی بیوی ہے، اور اس کا شوہر مر جائے گا، یہ واپس میرے پاس آ جائے گی۔ یہ انداز گفتگو اور اشتہارات اس بات کے شاہد ہیں کہ مرزا قادیانی کو شریف آدمی کہنا بھی شرافت کے خلاف ہے۔ ہاں یہ بات اور ہے کہ قادیانیوں کے ہاں شرافت کا معیار مرزا قادیانی کا گھناؤنا کردار ہے، اور ایسے ہی لوگ ان کے ہاں سب سے بڑے شریف سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام میں تو خاوند کے فوت ہونے کے بعد بھی عدت گزرنے سے پہلے بیوہ کو نکاح کا پیغام نہیں دیا جاسکتا چہ جائیکہ خاوند زندہ ہو، مگر ابھی نہ ہو اور یہاں اس کے نکاح ثانی کے پیغام دیے جا رہے ہوں۔

اُن دنوں محمد بخش جعفرزئی نے اپنے رسالہ میں یہ اعلان شائع کیا کہ وہ جعفریہ نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) سے بیاہ رچانے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی موت کے بعد نصرت جہاں میرے نکاح میں آئے گی۔ پھر اس نے اپنے اعلان کی تائید میں چند خواب بھی سنائے اور بشارتیں بھی نقل کیں۔ مرزا قادیانی نے جب یہ اعلان پڑھا تو مارے غم۔ کسے سرخ ہو گیا اور اس نے لکھا:

□ ”میری بیوی کی نسبت شیخ محمد حسین کے دوست جعفرزئی نے محض شرارت سے گندی خواہیں بنا کر سراسر بے حیائی کی راہ سے شائع کیں اور میری دشمنی سے اس میں وہ لحاظ و ادب بھی نہ رہا جو اہل بیبہ رسول کی پاک دامن خواتین سے رکھنا چاہیے۔ مولوی کہلانا اور یہ بے حیائی کی حرکات افسوس ہزار افسوس!! (تختہ گلزار ص 56 حاشیہ جلد 17 صفحہ 199)

اگر جعفرزئی اس لیے بے حیا ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی بیوی کے بارے میں خواب

سناتا ہے اور کسی وقت اس کے نکاح میں آنے کی خبر دیتا ہے تو مرزا قادیانی اس سے زیادہ بے حیا ہے کہ وہ مدعی نبوت ہو کر سلطان محمد کی بیوی محترمہ محمدی بیگم کے بارے میں الہامات سناتا ہے اور کسی دوسرے کی بیوی کو اپنے نکاح میں لانے کے بارے میں اشتہار شائع کرتا ہے۔ اگر جعفر زئی اس وجہ سے لائق نفرت ہیں تو مرزا قادیانی اس سے بدرجہ اولیٰ لائق نفرت ٹھہرے۔ ہے کوئی قادیانی جو انصاف کا دامن تھامے اور مرزا قادیانی کو برسرعام بے حیا مانے؟ مرزا قادیانی نے جب خدا کے نام سے احمد بیگ کو اپنی لڑکی کا رشتہ دینے کے لیے کہا تو اسے یقین تھا کہ احمد بیگ اپنی مجبوری کے پیش نظر اس کی بات مان لے گا لیکن احمد بیگ نے غیرت کا مظاہرہ کیا۔ مرزا قادیانی نے دیگر ذرائع سے لالچ اور دھمکیاں دیں۔ وہ بھی بے اثر ثابت ہوئیں اب جبکہ لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ ہو چکا اور وہ لڑکی کسی کی بیوی بن چکی، پھر بھی بار بار یہ بات دہراتا کہ اس کا شوہر مر جائے گا، ہمیں کسی اور بات کی خبر دیتا ہے۔ مرزا قادیانی کے خیال میں محمدی بیگم کس طرح بیوہ ہو سکتی تھی، اس وقت ہم اس پر بحث نہیں کر رہے، ہم صرف مرزا قادیانی کی غیر شریفانہ ذہنیت کی نشاندہی کر رہے ہیں تاکہ قادیانی عوام اس سے عبرت حاصل کریں اور وہ جان پائیں کہ مرزا قادیانی بد اخلاقی کی کس سطح تک گر چکا تھا۔

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کو نہ صرف خدائی پیغام بتایا بلکہ اسے اپنے صدق و کذب کا اہم عنوان بھی بنا دیا۔ اپنے اس عنوان صدق کی لالچ رکھنے اور اپنے عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے کہ یہ خدائی معاملہ ہے، مرزا قادیانی نے اوجھی حرکتوں کے اختیار تک سے اجتناب نہ کیا۔ ایک ظالم اور لالچی شخص کوئی چیز حاصل کرنے کے لیے جتنا کچھ کر سکتا ہے، مرزا قادیانی نے وہ سب راہ عمل اپنائے تاکہ وہ کسی طرح یہ کہنے میں کامیاب ہو جائے کہ یہ خدائی معاملہ ہے اور وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ مرزا قادیانی نے اس رشتہ کو جو اہمیت دی ہے، اسے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے اس طرح بیان کیا ہے:

□ "اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ الہامات (جن کا تعلق محمدی بیگم سے ہے) پیشگوئی کا

بنیادی پتھر ہیں۔" (سیرت الہدی جلد اول صفحہ 195)

آئیے دیکھیں کہ یہ بنیادی پتھر کس طرح ٹوٹتا ہے۔ اس کی بنیادیں کس طرح ہلٹی ہیں اور مرزا قادیانی کس طرح اپنی بات میں جموٹا نظر آتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے صدق و کذب کا معیار محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کو ٹھہرایا اور کھلے طور پر اعلان کیا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری ہو جائے تو وہ اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ثابت ہوگا اور اگر محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ

آئے تو وہ جھوٹا ہے اور اس کے گلے اور پاؤں میں رسی ڈال کر اسے ذلیل کیا جائے۔“  
(اہم پیش گوئیاں اور ان کا جائزہ از حافظ محمد اقبال رگونی)

مرزا قادیانی نے ایک پیش گوئی مسلمانوں کے لیے خاص کی جس کے کئی ایک حصے ہیں۔ مرزا قادیانی نے لکھا:

(400) ”(1) کہ مرزا احمد بیک ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ (2) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے، اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (3) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیک تاروز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ (4) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تانکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (5) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (6) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔“  
(شہادت القرآن صفحہ 81 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 376 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 947 پر)

یعنی داماد مرزا احمد بیک کی موت کے متعلق اسی حوالہ میں کہا ہے کہ اس کی میعاد 21 ستمبر 1893ء سے قریباً گیارہ مہینہ باقی رہ گئی ہے۔ (شہادت القرآن صفحہ 79 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 375)

یہ میعاد اگست 1894ء کو ختم ہوتی ہے یعنی مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیک اگست 1894ء کے بعد بتید حیات نہیں رہ سکتا تھا۔ جب وہ اس مدت کے بعد بھی زندہ رہا تو مرزا قادیانی نے آخری اقرار نامہ ان لفظوں میں شائع کیا۔

(401) ”میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیک کی تقدیر مبہم ہے۔ اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسے ہی پوری کر دے گا۔“  
(انجام آتھم صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 31 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 948 پر)

یہ عبارت ہاواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد یعنی اس لڑکی کا خاوند جس سے



مرزا قادیانی نے الہامی نکاح کا دعویٰ کیا تھا، وہ اگر مرزا قادیانی کی زندگی میں نہ مرے تو مرزا قادیانی کے دعویٰ الہام و رسالت وغیرہ بقول ان کے جھوٹے ہوں گے۔ اس کا نام مرزا قادیانی نے تقدیر مبرم رکھا ہے یعنی اٹل فیصلہ الہی، (حوالہ انجام آتھم صفحہ 31) اسی کتاب کے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 54 پر اس دعویٰ کو دوسرے لفظوں میں یوں شائع کیا:

(402) ”یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمق! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتزی کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔“

(انجام آتھم [ضمیمہ] صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 949 پر)

حرید کہا:

(403) ”جب تقدیر مبرم آجاتی ہے تو ٹل نہیں سکتی۔“

(انوار الاسلام صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 80 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 950 پر)

سلطان محمد مذکورہ اگست 1894ء تک نہ مرا بلکہ وہ مرزا قادیانی کی موت کے بعد 40 سال تک زندہ رہا۔ حالانکہ اس اثنا میں وہ جنگ عظیم کے دوران فرانس بھی گیا جہاں اس کی گدی میں گولی لگ کر سر سے نکل گئی مگر زندہ رہا اور اس کی اولاد بھی بہ کثرت آج تک خدا کے فضل سے موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ کی تعلیم کا مفہوم ہے۔ یوخذ العوہ بالقرانہ۔ یعنی انسان اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف اقرار کیا بلکہ شائع کیا کہ مرزا سلطان محمد کا مرنا میری زندگی میں اٹل فیصلہ الہی ہے۔ یہ بھی کہا اگر وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ بلکہ یہ بھی صاف اقرار کیا کہ میں اس صورت میں یعنی مرزا سلطان محمد کے نہ مرنے کی صورت میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ جس صورت میں مرزا قادیانی کا یہ اقرار ہے اور الہامی اعلان ہے۔ اب پبلک فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کہاں تک سچا تھا؟

ملاحظہ فرمائیں، مرزا قادیانی کا اقرار

(404) ”اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا، اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ ربنا الفتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر المفتاحین۔ اور میں بلاّ خرد دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہوتا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آتا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے۔ اور اگر اے خداوند! یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر، اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 452 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 951 پر)

مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے اپنے نکاح کے بارے میں اپنی پیش گوئی کو نہایت جرأت کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث کے ساتھ منسلک کرنے کی ناپاک جسارت کی۔

(405) ”اس پیشگوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ بیزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سے دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔“

(انجام آتھم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 952 پر)

اس تناظر میں ضروری تھا کہ ”مسیح موعود“ کی اس مطلوبہ یعنی محمدی بیگم ہی سے اولاد ہوتی، جب اس سے شادی ہی نہیں ہوئی تو اولاد کہاں سے ہوتی؟ لہذا ثابت ہو گیا کہ مرزا

قادیانی حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مصداق بہر حال نہیں تھا۔

(406) ”براہین احمدیہ میں بھی اس وقت سے سترہ برس پہلے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جو اس وقت میرے پر کھولا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو براہین کے صفحہ 496 میں مذکور ہے۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنة۔ یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة۔ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا اور تین نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عاجز کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مریم نام رکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی ابتلا پیش آئے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی بدظنیوں کا ابتلا پیش آیا اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اُس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت حمد اور تعریف ہوگی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا سر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔“

(انجام آختم صفحہ 54 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 338 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 953 پر)

مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کی صورت میں اپنے مخالفین کے

لیے کیا منصوبہ طے کیا تھا، ملاحظہ فرمائیں:

(407) ”سو چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی، تو کیا اس دن یہ احسن مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے کلڑے کلڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔ اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منخوس چہروں کو بندروں اور سڑوں کی طرح کرویں گے۔“

(انجام آختم صفحہ 337 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 954 پر)

مزید گواہ افشانی کرتے ہوئے کہتا ہے:

(408) ”اب بہترے جاہل اس میعاد گزرنے کے بعد ہنسی کریں گے اور اپنی بد نصیبی سے صادق کا نام کا ذب رکھیں گے۔ لیکن وہ دن جلد آتے جاتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور سچائی کا نور چمکے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبادل وعدے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر ہے جو ان کو روک سکے؟ بد بخت انسان بد نظمی کی طرف جلدی کرتا ہے، اور حلیم طبیعت اور عمتق فکر کے ساتھ نہیں سوچتا۔“

اے بد فطرتو! اپنی فطرتیں دکھاؤ۔ لعنتیں سیمجھو، ٹھٹھے کرو اور صادقوں کا نام کا ذب اور دروغ گور کھو۔ لیکن مغرب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 399 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 955 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(409) ”اور میرے رب نے مجھے مبارک دی اور فرمایا: ہم اس کے خاندان کو (بھی) ہلاک کریں گے۔ جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس (لڑکی) کو تیری طرف لوٹائیں گے۔ تیرے رب کی طرف سے (یہ) سچ ہے۔ پس ٹوٹک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لیے تاخیر کریں گے۔ کہہ اس عرصہ کی انتظار کرو۔ اور میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور جب خدا کا وعدہ آئے گا (جب کہا جائے گا) کیا یہ وہی ہے، جس کو تم نے جھٹلایا تھا، یا تم اندھے تھے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 181 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 956 پر)

(410) ”لَبَشْرَى لَكَ فِي النِّكَاحِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْتَرِينَ إِنَّا زَوَّجْنَاكَهَا. لَا مُبَدَّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَأَنَا رَآؤُهَا إِلَيْكَ.“

(ترجمہ) پس تجھے نکاح کے متعلق بشارت ہو۔ یہ بات تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ پس ٹوٹک کرنے والوں میں سے مت ہو۔ ہم نے اس کو تیرے ساتھ ملا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں ٹن نہیں سکتیں۔ اور ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے۔“  
(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 198 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 957 پر)

مرزا قادیانی کی اس وحی میں کسی قسم کی کوئی شرط یہ نہیں لگائی بلکہ صاف صاف کہا گیا ہے کہ اے مرزا! ہم نے محمدی پیغمبر کو تیری زوجہ بنا دیا ہے۔  
مرزا قادیانی نے مزید کہا:

(411) ”اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں تو ہمارا انجام نہایت بد ہو گا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔ رہنا الفتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ اور میں بلا خرد دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و عظیم! اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیک کی دختر کلاں کا آخراں عاجز کے نکاح میں آنا، یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند! یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور طعون اور وجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندہ ابراہیم کے ساتھ اور اسحاق کے ساتھ اور اسطیل کے ساتھ اور یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کے ساتھ اور داؤد کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیائے کرام کے ساتھ تھی، تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش کر اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ انت وجہ فی حضورتی اختوتک لنفسی اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ یمحمدک اللہ من عرشہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یا عیسیٰ الذی لا یضاع وقته اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا الیس اللہ یکاف عہدہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ قل انی امرت و انا اول المؤمنین اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے۔ انت معی وانا معک تو میری مدد کر اور میری حمایت کے لیے کھڑا ہو جا۔ وانی مغلوب فالتصر۔“

(انوار الاسلام صفحہ 28، 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 124، 125 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 958، 959 پر)

مرزا قادیانی ایک عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہتا ہے:

(412) ”احمد بیک کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمیشہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیک کلمہ فضل رحمانی میں ہے، وہ میرا ہے، اور سچ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیابانی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا، جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیابانی گئی، جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیابانی جائے گی۔ اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی۔ اس لیے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا، جو پیشگوئی کا ایک جز تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کا مل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ ٹلتی نہیں، ہو کر رہیں گی..... مندرجہ بالا بیان دے چکنے کے بعد جب آپ کمرہ عدالت سے باہر تشریف لائے تو فرمایا۔ ”معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آ گیا۔ اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو رکھتے کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جاوے اور اس طرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جائیں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کی باتیں عجیب ہوتی ہیں۔ اب عدالت کے کاغذات سے کون اس کو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑے گا۔ ضرور ہی پڑے گا۔ جیسے لکھرام کی پیشگوئی کی بہت شہرت ہو گئی تھی۔ اسی طرح اس کی شہرت ہو گئی ہے اور یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو گئی۔“

(اخبار الحکم قادیان 10 اگست 1901ء صفحہ 14 کالم 3، کتاب منظر الہی صفحہ 244 246 تا 247 از محمد منظر الہی قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 960 963 پر)

مرزا قادیانی نے فروری 1888ء میں محمدی بیگم سے اپنے نکاح کی پیش گوئی کی تھی جبکہ احمد بیگ نے اپنی بیٹی محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے 7 اپریل 1892ء کو کر دیا۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 280 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 280 از مرزا قادیانی) اس حساب سے 6 اکتوبر 1894ء کا دن مرزا سلطان محمد کی زندگی کا آخری روز ہوتا مگر وہ زندہ رہا اور 1948ء میں فوت ہوا۔ حالانکہ اس عرصہ میں وہ فرانس کی جنگ عظیم میں شریک ہوا جس میں اس کے سر میں گولی بھی لگی مگر وہ زندہ رہا۔ اس طرح مرزا قادیانی اپنی اس پیش گوئی میں دوسری پیش گوئیوں کی طرح جھوٹا نکلا۔ محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی جسے مرزا قادیانی نے اپنی صداقت کا نشان ٹھہرایا تھا، مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا واضح اور کھلا نشان ثابت ہوا۔ اس پیش گوئی کے معاملے میں ایک اور حربہ جو مرزا قادیانی نے استعمال کیا، وہ یہ تھا کہ وہ ایک ایسے جھگڑے کو جس کا تعلق ذاتی خواہشات سے تھا، ایسے رنگ میں پیش کیا جیسے یہ ایک بڑا اہم دینی معاملہ ہے اور اصل مقابلہ مرزا قادیانی اور احمد بیگ میں نہیں بلکہ اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار اس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے پر بے حد ذلیل و رسوا ہوئے، اور پریشانی کے عالم میں اس کی مختلف تاویلات کرتے رہے۔ اس پیش گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی کا ایک بھی دعویٰ سچا ثابت نہ ہوا۔ مرزا سلطان محمد جس کو پیش گوئی کے مطابق اڑھائی سال کے اندر اندر مرنا تھا، وہ نکاح کے بعد 56 سال تک زندہ رہا اور 1948ء میں فوت ہوا اور محمدی بیگم جو مرزا قادیانی کے کذب کا کھلا نشان تھی، 19 نومبر 1966ء کو بحالی اسلام لاہور میں فوت ہوئیں۔ ان کی مرقد لاہور کے معروف اور تاریخی قبرستان میانی صاحب میں ہے۔ مرزا قادیانی کو خوش گمانی تھی کہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر ان کے نکاح میں آجائے گی مگر اس کی یہ حسرت بھی پوری نہ ہو سکی۔ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو ہیضہ کے مرض سے آنجنابی ہوا جبکہ محمدی بیگم مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس سال بعد تک سلطان محمد کے نکاح میں رہی۔ اس پیش گوئی کے بارے میں مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی مجھے یہ خبر دی کہ اگر محمدی بیگم کا نکاح میرے ساتھ نہ ہوا تو اس گھر میں تفرقہ اور مصیبتیں آئیں گی جبکہ محمدی بیگم کا نکاح سلطان محمد سے ہوا۔ اب دیکھتے ہیں کہ تفرقہ اور مصیبتیں کس گھر میں آئیں؟

1- مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا فضل احمد کا گھر برباد ہوا۔ یہاں تفرقہ پڑا۔ اس نے

اپنے باپ کے کہنے پر مجبوراً اپنی بیوی کو طلاق دی۔

2- مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے سلطان احمد کو محروم الارث کیا اور اسے عاق کیا۔

3- مرزا قادیانی نے فضل احمد اور سلطان احمد کی والدہ کو طلاق دی حالانکہ وہ پہلے سے

ہی بے گھر بیٹھی ہوئی تھی اور جس کے کوئی حقوق پورے نہ ہو رہے تھے۔ یہ وہی

خاتون ہے جسے مرزا بشیر احمد ایم اے ”بھئیے دی ماں“ کہہ کر طنز کے تیر چلاتا ہے

اور اس طرح اپنی سوتیلی والدہ کی توہین کرتا ہے۔

4- فضل احمد کی وقاداری مرزا قادیانی کی نگاہ میں مشکوک رہی۔ انھیں ہمیشہ یہ شک رہا

کہ فضل احمد کا تعلق مرزا احمد بیگ کے خاندان سے قائم ہے۔ اس ناراضی کی بنا پر

مرزا قادیانی نے فضل احمد کو مرنے کے بعد بھی معاف نہ کیا بلکہ اس کی نماز جنازہ

میں بھی شریک نہ ہوا۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک کم سن بچی (محمدی

بیگم) سے بیاہ رچانے کے لیے خدا پر افترا کیا اور گھر میں بیٹھے بیٹھے پیش گوئیاں بناتا رہا، اور

اسے پورا کرنے کے لیے طرح طرح کے کمر اور فریب کے جال بناتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے

ہی جال میں پھنستا چلا گیا۔ اگر یہ پیش گوئیاں خدا کی طرف سے ہوتیں تو ضرور اس کا اثر ہوتا

اور محمدی بیگم آخر کار اس کے نکاح میں آتی۔ اب جو لوگ گھر بیٹھے اس قسم کی پیش گوئیاں کرتے

جائیں، دوسروں کو ان کے بارے میں کیا سمجھنا چاہیے۔ اس باب میں ہم کچھ نہیں کہتے، مرزا

قادیانی کی ہی ایک تحریر پیش کرتے ہیں تاکہ ہر قادیانی اپنے نبی کو اس کی اپنی تحریر میں ہآسانی

دیکھ سکے۔ مرزا قادیانی کا فیصلہ دیکھیے:

(413) ”ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی

والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے، اپنے مکر سے،

اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لیے کوشش کرے اور کراوے۔“

(سراج منیر صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 27 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 964 پر)

اب اس تحریر کی روشنی میں اگر کوئی شخص مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کو ایسا ہی



کبھی تو اس پر قادیانیوں کو ناراض نہ ہونا چاہیے۔ واقعات خود اس کے اپنے تیار کردہ ہیں اور فیصلہ بھی اس کا اپنا ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد نے توبہ کر لی تھی۔ ہم انھیں مرزا قادیانی ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں کہ توبہ کسے کہتے ہیں؟ مرزا قادیانی کا کہنا ہے: ”مثلاً اگر کافر ہے تو سچا مسلمان ہو جائے اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو سچ مچ اس جرم سے دست بردار ہو جائے۔“ (اشہدار 6 ستمبر 1894ء، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 401 از مرزا قادیانی)

اس کی رو سے سلطان محمد کی توبہ یہ تھی کہ نکاح کرنے کے بعد اور اپنے خسر کی موت سے متاثر ہو کر محمدی بیگم کو طلاق دے دیتا لیکن ایسا نہیں ہوا، کیونکہ نکاح سے پہلے نہ ڈرنا تو مرزا قادیانی کی تحریر مذکورہ بالا سے بھی ثابت ہے اور نکاح سے بعد نہ ڈرنا محتاج دلیل نہیں۔ یوم نکاح 7 اپریل 1892ء سے 1948ء تک تقریباً 60 سال وہ اس عورت پر قابض و متصرف رہا اور خدانے اسے اسی محمدی بیگم کے لطن سے مرزا قادیانی کی تحریر کے خلاف ایک درجن کے قریب اولاد بھی بخشی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ اس سے دوسرے شخص کا نکاح کرنا اس لڑکی کے لیے بابرکت نہ ہوگا۔ پس پیش گوئی کا یہ جزو بھی جھوٹا نکلا۔

محمدی بیگم کا خاوند ایک مرزا الحال رہیں تھا۔ معقول پنشن لیتا تھا۔ اسے مرزا قادیانی کے خاوندان نعمت سے، باوجود ان کے رقیب ہونے کے، مر بے بھی عطا ہوئے۔ بعض فرزند بھی معقول روزگار پر تھے۔ غرض یہ نکاح اس کے لیے بہت بابرکت ہوا ہے اور مرزا سلطان محمد، مرزا قادیانی کے الہام ”ہسترو عیش“ کو غلط ثابت کر رہا تھا۔ لیکن قادیانی نہایت بھولے بن کر یا دنیا بھر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اور ان کو بے عقل جان کر یہی ہانکے جا رہے ہیں کہ مرزا سلطان محمد تائب ہو گیا۔ اس لیے وہ بچ گیا۔ جناب! اس کا گناہ کیا تھا اور اس کی توبہ کیا چاہیے تھی؟ کیا اس نے اس گناہ سے توبہ کی؟ اس کا قصور یہی تھا کہ وہ مرزا قادیانی کے ”ہسترو عیش“ کی خواہش و تمنا کے پورا ہونے میں حائل تھا۔ اگر مرزا قادیانی کی غایت تمنا نکاح نہ تھی تو الہام ”ہسترو عیش“ کے کیا معنی اور اس کا شان نزول اور محل وقوع بتایا جائے کہ کیا ہے؟

مرزا قادیانی کو 1888ء سے محمدی بیگم کی چاہت پیدا ہوئی اور اس نے اس قدر تکلیف و محنت، رنج و غم اور صدمے اٹھائے جن کا سلسلہ 19 برس تک چلتا رہا۔ اٹھک کوششیں

اور لاتعداد الہامات، پیشگوئیاں، اشتہارات، خطوط، قاصد، ناصح، دھمکیاں، عنایات، ترغیبات، تحریصات، نوازشات، روانہ کرنے میں پیہم سعی کی اور چونکہ دل میں تسلی تھی اور اوائل میں یہ وہم و خیال بھی کبھی نہ گزرا تھا کہ یوں ناکامی ہوگی۔ اس لیے وہ قوت مردی کے لیے بیش قیمت مرکبات بھی نوش کرتا رہا جس کے نتیجہ میں اس کی طاقت پورے پچاس مردوں سے بھی بڑھ گئی۔ مگر افسوس! جس کے ارمان میں مرا تھا، وہ محبوب ہاتھ نہ آیا اور قسمت میں بات تک کرنا بھی نصیب نہ ہوا۔ دل کی امنگ کہ ظالم موت نے آدبوچا اور آنکھیں دیدار کو ترستی ہوئی کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ راہی ملک عدم ہوا۔

آنکھیں کھلی ہوئی ہیں پس مرگ اس لیے

جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا۔

مرزا قادیانی کے دیرینہ ساتھی اور لاہوری قادیانی جماعت کا امیر مولوی محمد علی

لاہوری اس پیشگوئی کی نسبت جو رائے رکھتا ہے، وہ قابل دید و شنید ہے۔ وہ لکھتا ہے:

”یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔“ □

(اخبار پیغام صلح لاہور 21 جنوری 1912 صفحہ 5 کالم 3)

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی

نارمادی میں ہوا تیرا آنا جانا

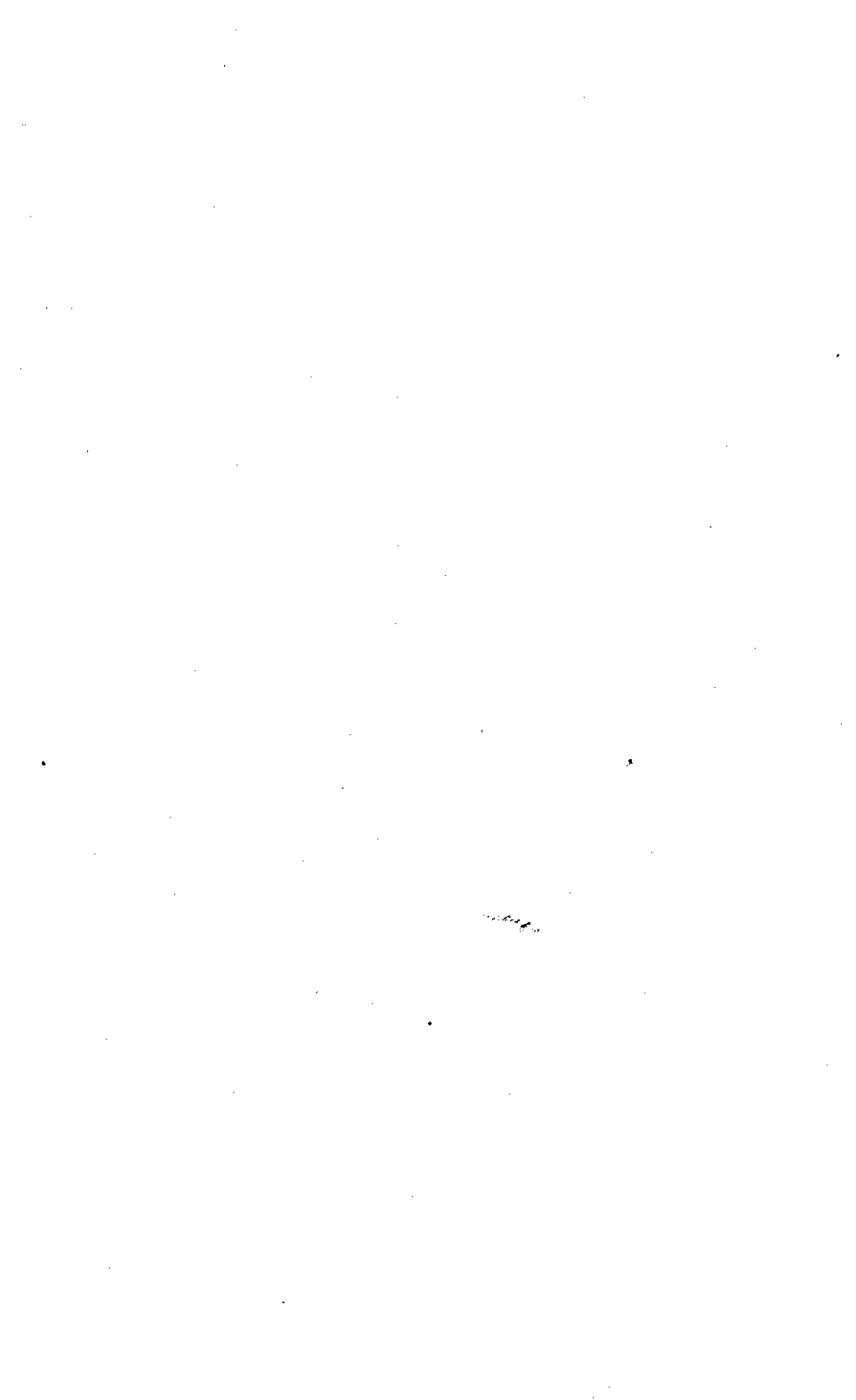


ثبوتِ حاضر ہیں!

قادیانیوں سے

30

انعامی سوالات



جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اس کی تمام وحیوں، الہامات، پیش گوئیوں، خوابوں، بشارتوں، کشفوں اور تحریروں کو تائید الہی حاصل ہے۔ وہ ان کی صداقت پر مسلسل اصرار کرتا اور مخالفین کو متواتر علی الاعلان چیلنج کرتا رہا کہ اگر وہ اس کی کسی ایک بات کو بھی غلط ثابت کر دیں تو انہیں ہماری انعام دیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہم مرزا قادیانی کی عبارتوں کو حق کے ترازو میں تولتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام وحیاں، الہامات، پیش گوئیاں، خواب اور تعینفات سفید اور کالے جھوٹوں کا پلندہ ہیں۔ میں نے مختصر وقت میں مرزا قادیانی کی تحریروں سے صرف 30 انعامی سوالات تیار کیے ہیں۔ ہر سوال کے صحیح جواب پر مبلغ ایک ہزار روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ قادیانی، رہتی دنیا تک ان سوالات کے جوابات نہ دے سکیں گے۔ (ان شاء اللہ)!

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

اللہ رب العزت نے توفیق اور ہمت دی تو اس طرز پر قادیانیوں سے 500 سوالات پر مشتمل ایک منفرد کتاب تیار کرنے کا پروگرام ہے جس کے مطالعہ سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنان، کسی بھی قادیانی مبلغ سے مناظرہ میں اس کی بولتی بند کر دیں گے۔ (ان شاء اللہ)! قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں احقر کے لیے خصوصی دعا کریں! شکر یہ

(1) پہلا سوال

جھوٹا کون؟؟؟

انبیائے کرام کو سب سے پہلے اپنی وحی پر ایمان ہوتا ہے۔ وہ اس بات کے پابند

ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی وحی بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچا دیں خواہ انھیں اس ”جرم“ کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ یا تختہ دار سے ہمکنار ہونا پڑے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مامور اور مرسل من اللہ ہوں۔ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(414) ”ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 286 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 965 پر)

مرزا قادیانی کا یہ بیان سو فیصد درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے انبیائے کرام و مرسلین کو ہمہ وقت خدا کی نصرت و تائید ملتی رہتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا کی کسی طاقت سے کبھی مرعوب نہیں ہوتے اور ہمیشہ باطل قوتوں کے سامنے کلمہ حق بلند کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات و واقعات پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ ایک بے حد موع پرست ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ڈرپوک، بزدل اور پست ہمت انسان تھا۔ کلمہ حق کہنا تو بڑی دور کی بات تھی، وہ تو اپنی کئی بات پر بھی قائم نہ رہتا تھا۔ استقامت سے تو گویا مرزا قادیانی کو عداوت تھی۔

مرزا قادیانی کی مجلس میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا۔ نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہے جاتے، دیگر مقدس شخصیات کے خلاف ہرزہ سرائی کی جاتی، بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں بازاری زبان استعمال کی جاتی۔ علمائے حق کی غیبت اور عیب جوئی کا ناپاک مشغلہ جاری رہتا۔ یہ ساری باتیں ”ملفوظات“ کے نام سے جو 5 جلدوں پر مشتمل ہے، موجود ہیں۔

مرزا قادیانی کی محفل میں انگریز کی وفاداری کا راگ بھی الاپا جاتا۔ مگر ایک دفعہ 1898ء کے زمانہ میں نہایت رازداری کی خاص نشست میں مرزا قادیانی نے اپنے خاص چیلوں سے گفتگو کرتے ہوئے بڑھانگی کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ سلطنت برطانیہ سات آٹھ سال تک کمزور ہو جائے گی۔ اس کے کل پرزے بگڑ جائیں گے اور ضعف و اختلال رونما ہوگا۔ قادیانی الہام کے اصل الفاظ یہ تھے:

(415) "مسلطنت برطانیہ تاہشت سال۔ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال۔" (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 650 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 966 پر)

مرزا قادیانی نے چوروں کی طرح اپنے اس الہام کو ہر ممکن طریقے سے چھپا کر رکھا اور دوسرے الہاموں کی طرح اسے شائع کرنے کی جرأت نہ کر سکا۔ اتفاق سے ایک دفعہ اس کا مرید خاص حافظ حامد علی کسی مسئلہ میں مولوی محمد حسین بیالوی سے مناظرانہ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا کہ دوران گفتگو اس الہام کا بھی تذکرہ کر بیٹھا، حالانکہ یہ ایک سربستہ راز تھا اور مرزا قادیانی نہیں چاہتا تھا کہ اس الہام کی بھنگ غیروں کے کان میں پڑے۔ بعد ازاں مولوی محمد حسین بیالوی نے اس الہامی قادیانی پیش گوئی کا قصہ اپنی ایک مجلس میں چھیڑ دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس الہام کا چرچا ہر جگہ ہونے لگا۔ مرزا قادیانی کو اس بات کا علم ہوا تو بہت پریشان ہوا۔ مارے خوف کے بدن پر لرزہ طاری ہونے لگا۔ آنکھوں میں اندھیرا نظر آنے لگا اور فرط غم میں حواس کھونے لگا۔ چونکہ یہ الہام کسی مطبوعہ تحریر میں نہ آیا تھا، اس لیے مرزا قادیانی نے فیصلہ کیا کہ میں اس الہام سے صاف مکر جاؤں گا، خواہ مجھے ہر طرح کا حلف ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ اتنے میں مرزا قادیانی کے کسی مرید نے اسے بتایا کہ مولوی محمد حسین بیالوی نے اپنے اخبار "اشاعت السنہ" میں اس الہام کو شائع کر دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا مرزا قادیانی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ عالم اضطراب میں تھلائی و معافی کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگا کہ کہیں انگریز بہادر ناراض ہو کر اس "خود کاشتہ پودا" کی جڑیں نہ اکھاڑ دے۔ لہذا فوری طور پر ایک رسالہ "کشف الغطاء" لکھ مارا جس کے نامی مثل بیچ پر مونے قلم سے لکھا:

## بادوب گذارش!

(416) "اے قادر خدا!

اس گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور اس سے نیکی کر

جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ آمین!

کَشْفُ الْغَطَاءِ یعنی ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے

بمختصر گورنمنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور

نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلاتا چاہتے ہیں اور یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیسرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہِ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔“

(کشف الغطاء ٹائٹل پیج مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 967 پر)

اس کے بعد نہایت عاجزی اور انکساری بلکہ اپنے پسندیدہ الفاظ ”فروتی اور تدلن“ سے اپنے الہام کا انکار کرتے ہوئے لکھا:

”ضمیمہ رسالہ ہذا (417)

### قابل توجہ گورنمنٹ

مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد محمد حسین بٹالوی صاحب ”اشاعت السنہ“ کا انگریزی میں ایک رسالہ ملا جس کو اس نے مطبع وکٹوریہ پریس لاہور میں چھاپ کر بمابہ 14 اکتوبر 1898ء میں شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ اس نے اس میں میری نسبت اور نیز اپنے اعتقاد مہدی کے آنے کی نسبت نہایت قابل شرم جھوٹ سے کام لیا ہے اور سراسر افترا سے کوشش کی ہے کہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھہراوے۔ لیکن اس صحیح اور سچے مقولہ کے رُو سے کہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری زیرک اور روشن دماغ گورنمنٹ جلد معلوم کر لے گی کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اول امر جو محمد حسین نے خلاف واقعہ اپنے اس رسالہ میں میری نسبت گورنمنٹ میں پیش کیا ہے، یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کو اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص گورنمنٹ عالیہ کے لیے خطرناک ہے یعنی بغاوت کے خیالات دل میں رکھتا ہے۔ لیکن میں زور سے کہتا ہوں کہ اگر میں ایسا ہی ہوں تو اس نمک حرامی اور بغاوت کی زندگی سے اپنے لیے موت کو ترجیح دیتا ہوں۔



میں ادب سے توجہ دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ میری نسبت اور میری تعلیم کی نسبت جہاں تک ممکن ہو کامل تحقیقات کرے اور میری جماعت کے ان معزز عہدہ داروں اور ویسی افسروں اور رئیسوں اور دوسرے معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں سے جن کی کئی سو تک تعداد ہے حلفاً دریافت کرے کہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی نسبت کیا کیا ہدایتیں ان کو دی ہیں اور کس کس تاکید سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کے لیے وصیتیں کی ہیں اور نیز گورنمنٹ اس مولوی یعنی محمد حسین کی اس شہادت کو غور سے دیکھے جو اس نے اپنی "اشاعت السنہ" میں جس کا ذکر اس رسالہ میں ہو چکا ہے، میری کتاب "برایین احمدیہ" کے ریویو کی تقریب پر میرے خیالات اور میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ کے خیالات کی نسبت جو گورنمنٹ انگریزی کے متعلق ہیں، اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔ اور نیز میری ان تحریروں کو جو برابر انیس سال سے گورنمنٹ عالیہ کی تائید میں شائع ہو رہی ہیں غور سے ملاحظہ فرماوے اور ہر ایک پہلو سے میری نسبت تحقیقات کرے۔ پھر اگر میرے حالات گورنمنٹ کی نظر میں مشتبہ ہوں تو میں بدل چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ سخت سے سخت سزا مجھ کو دے دے لیکن اگر میرے اصل حالات کے برخلاف یہ تمام رپورٹیں گورنمنٹ میں محمد حسین مذکور نے پہنچائی ہیں تو میں ایک وفادار اور خیر خواہ جاں نثار رعیت ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ عالیہ میں ہاتھ بٹا دینا اور خواہ ہوں کہ محمد حسین سے مطالبہ ہو کہ کیوں اس نے ان صحیح واقعات کے برخلاف گورنمنٹ کو خبر دی، جن کو وہ اپنے ریویو برایین احمدیہ میں تسلیم کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے بارہ سال تک برابر اس پہلی رائے کے برخلاف کوئی رائے ظاہر نہ کی اور اب دشمنی کے ایام میں مجھے باغی قرار دیتا ہے حالانکہ میں نے اس محسن گورنمنٹ کی خیر خواہی میں انیس سال تک اپنے قلم سے وہ کام لیا ہے اور ایسے طور سے ممالک دور دراز تک گورنمنٹ کی انصاف نشی کی تعریفوں کو پہنچایا ہے کہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس کا رروائی کی نظیر دوسروں کے کارناموں میں ہرگز نہیں ملے گی۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنی عاجزانہ عرض گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رساں زخم لگے ہیں۔ انسوؤں کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے۔ اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے۔ اس دعوے کی میرے پاس پختہ وجوہات اور کامل شہادتیں اور گواہ موجود ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ میں ایک وفادار خاندان میں سے ہوں،

جنہوں نے اپنے مال سے اور جان سے گورنمنٹ پر اپنی اطاعت ثابت کی ہے۔ میری اس دردناک فریاد کو یہ محسن گورنمنٹ غور سے توجہ فرمائے گی اور جھوٹ بولنے والے کو توبیہ کرے گی۔

دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے، وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں۔ میں بادب گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے؟ اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اس کے اس فریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لیے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف مذہب کی وجہ سے دلی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچا دے۔ اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمد و رفت اور ملاقات نہیں تائیں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہتا چاہتا ہوں، اپنی کتابوں میں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لیے میری کتابیں اور اشتہارات متکفل ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔ غرض میں بادب التماس کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ اس خلاف واقعہ تجزی کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔ کپتان ڈگلس صاحب سابق ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مقدمہ ڈاکٹر کلارک میں جو میرے پر دائر ہوا تھا لکھ چکے ہیں کہ یہ شخص مجھ سے عداوت رکھتا ہے اسی لیے جھوٹ بولنے سے کچھ بھی پرہیز نہیں کرتا۔“

(کشف الغطاء صفحہ 38 تا 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 214 تا 216 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 968 تا 970 پر)

۔ ہائے اُس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ مرزا قادیانی نے کس طرح حقیقت حال پر پردہ ڈال کر جھوٹ بنانے کی کوشش کی۔ کیا کوئی نیک آدمی اس طرح حق پوشی کا ارتکاب کر سکتا ہے؟ چہ چاہیکہ ایسا شخص جو محدود وقت اور مسیح موعود کا دعویٰ دار ہو۔ مذکورہ بالا عبارت

میں مرزا قادیانی نے اپنے ”ہشت سالہ الہام“ سے نہ صرف انکار کیا بلکہ اس کے قائل کو دروغ گو قرار دیا۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی خاص مجلس میں اس الہام کا ذکر کیا تھا۔ مولوی محمد حسین بیالوی کے پاس کوئی تحریری شہادت موجود نہ تھی، اس لیے وہ بھی خاموش ہو گئے۔ شیطان کے کان کاٹنے والے مرزا قادیانی نے انگریز بہادر کے سامنے اپنے کان پکڑے اور یقین دلایا کہ وہ ایسا کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ دشمنوں نے مجھ پر انفر پردازی کی ہے۔ اس پر حکومت نے مرزا قادیانی کے بیان پر یقین کر لیا اور عام لوگوں کو محمد حسین بیالوی کی غلط بیانی کا یقین ہو گیا۔

مرزا قادیانی کے اس تاریخی جھوٹ پر عرصہ 25 سال تک پردہ پڑا رہا۔ مگر صاحبان علم و دانش کا کہنا ہے کہ ”کمان سے نکلا ہوا تیر اور زبان سے کہے ہوئے الفاظ واپس نہیں ہوتے۔“ محفل میں کہی ہوئی بات کو چھپانا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مذکورہ الہام کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ مرزا قادیانی نے اس سے انکار کر دیا اور دعا کی کہ جھوٹے کو خدا تباہ کرے۔ مگر مرزا قادیانی کی موت کے بعد اس کے بٹھلے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے تسلیم کیا کہ ”حضرت صاحب“ کو واقعی یہ الہام ہوا تھا۔ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

(418) ”بیان کیا ہم سے حاجی عبدالجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ”ازالہ اوہام“ شائع ہوئی ہے، حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیے تشریف لے گئے۔ میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ ”سلطنت برطانیہ تاہشت سال۔ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال۔“ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے۔ حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے۔ ”سلطنت برطانیہ تاہفت سال۔ بعد ازاں باشد خلاف و اختلال۔“ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرع تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے

سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جاسنایا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لیے اپنے رسالہ میں شائع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے، وہ اگر کسی صاحب کے ضعیف حافظہ پر مبنی نہیں تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو وقتوں میں دو مختلف قرأتوں پر ہوا ہو۔ واللہ اعلم! نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کیے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے میعاد شمار کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی وفات کے بعد سے اس کی میعاد شمار ہوتی ہے کیونکہ ملکہ کے لیے حضور نے بہت وعائیں کی تھیں..... خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی وفات سے اس کی میعاد شمار کی جاوے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کے لیے بطور حرز کے بیان کیا ہے۔ پس حرز کی موجودگی میں میعاد کا شمار کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس طرح جب عظیم کی ابتدا اور ہفت یا ہشت سالہ میعاد کا اختتام آپس میں مل جاتے ہیں۔ واللہ اعلم! خاکسار عرض کرتا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہم لوگوں پر بڑے احسانات ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔“

(سیرت الہدی جلد اول صفحہ 76، 75 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 971، 972 پر)

مرزا بشیر احمد کے علاوہ قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے بھی گواہی دی کہ اس کے باپ مرزا قادیانی کو سلطنت برطانیہ والا الہام ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

□ خلیفہ آئسٹن نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ”ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی:

”سلطنت برطانیہ تاہشت سال..... بعد ازاں ضعف و فساد و اختلال“

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر پورے ہو گئے۔“

(افضل جلد 16 نمبر 78 مورخہ 15 اپریل 1929ء صفحہ 5)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 650 طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 975 پر)

(419) حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ..... ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے:  
 ”سلطنتِ برطانیہ تاہشت سال..... بعد ازاں ایامِ ضعف و اختلال“  
 (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 75 از مرزا بشیر احمد) (عکس صفحہ نمبر 973 پر)

میان عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ:

(420) ”مجھے (یہ) الہام اس طرح پریا ہے:

”سلطنتِ برطانیہ تاہفت سال..... بعد ازاں باشد خلاف و اختلال“  
 (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 75 از مرزا بشیر احمد) (عکس صفحہ نمبر 974 پر)

صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بیان کیا:

(421) ”میں نے حضرت سے یہ الہام اس طرح پر سنا ہے:

”قوتِ برطانیہ تاہشت سال..... بعد ازاں ایامِ ضعف و اختلال“

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 9 روایت نمبر 314)

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 651 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ

نمبر 976، 975 پر)

مرزا قادیانی نے رسالہ ”کشف الغطاء“ میں مولوی محمد حسین ٹالوی کی نسبت یہ بھی

لکھا تھا:

(422) ”ایسے منافق پر کیوں اعتبار کیا جاتا ہے کہ جو گورنمنٹ کو کچھ کہتا ہے اور مسلمانوں

کے کالوں میں کچھ پھونکتا ہے۔“

(کشف الغطاء صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 225 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 977 پر)

مزید لکھا:

(423) ”جبکہ یہ فاش جھوٹ اس نے اختیار کیا ہے تو کیونکر اطمینان ہو کہ جو دوسری باتیں

گورنمنٹ تک پہنچاتا ہے، اس میں سچ بولا ہے۔“

(کشف النطاء صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 221 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 978 پر)

## اپنی وحی پر یقین

(424) ”ہم کو تو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے۔ اس قدر یقین اور علی وجہ البصیرۃ یقین ہے کہ بیت اللہ میں کھڑا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دیدو بلکہ میرا تو یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں۔ یا وہم بھی کروں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو معاف ہو جاؤں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 400 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 979 پر)

قارئین کرام! اب میرا قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ اس تحریر کی رو سے منافق اور جھوٹا مرزا قادیانی ہے یا مولانا محمد حسین بٹالوی؟؟؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ باپ اپنے الہام سے منکر ہے اور اس کا بیٹا کہتا ہے کہ الہام واقعی ہوا تھا۔ ذرا سوچ کر بتائیے کہ جھوٹا کون ہے؟ باپ یا بیٹا؟؟؟

## (2) دوسرا سوال

### قرآن نے میرا نام ابن مریم رکھا

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(425) ”اگر میں صاحب معجزہ نہیں تو جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن سے ابن مریم کی وقایع ثابت نہیں تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر حدیث معراج نے ابن مریم کو مردہ روحوں میں نہیں بٹھا دیا تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے سورہ لور میں نہیں کہا کہ اس امت کے خلیفے اسی امت میں سے ہوں گے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔“

(تحفہ الندوہ صفحہ 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 97، 98 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 980، 981 پر)

مرزا قادیانی کے حالات زندگی پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی والدہ کا نام مریم نہیں بلکہ چراغ بی بی تھا۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ قرآن مجید کی آیت کی نشاندہی کریں جس میں اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو ابن مریم کہا ہو؟؟؟  
مرزا قادیانی کا جھوٹ کے بارے میں کہنا ہے:

(426) ”جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“

(پشمہ معرفت صفحہ 222 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 982 پر)

(427) ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(تحفہ گولڑیہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 983 پر)

(428) ”وہ تجھ جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرما تے ہیں۔“

(شعۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 984 پر)

(429) ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(ہیئتہ الوہی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 985 پر)

## (3) تیسرا سوال

## جہاد، خدا کے حکم سے بند

جہاد کی ممانعت کے بارے مرزا قادیانی نے کہا:

(430) ”آج سے انسانی جہاد جو تکوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 408 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 986 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ خدا کے اس حکم کی نشاندہی فرمادیں کہ جس سے وہ

انسانی جہاد جو تکوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند ہو گیا؟؟؟

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے  
عزت گر اقوام ہے وہ صورت چکیز

## (4) چوتھا سوال

## بیوہ کا نام

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(431) ”تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گذرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد

حسین بٹالوی ایڈیٹر رسالہ ”اشاعت السنہ“ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے

دریافت کیا کہ آج کل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اس کو یہ الہام سنایا جس کو میں کئی دفعہ اپنے

مخلصوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ بکرو لبیب جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک

کے آگے میں نے ظاہر کیے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔

ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا۔ اور اس وقت بفضلہ

تعالیٰ چار پر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔“

(تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 987 پر)

پیش گوئی بتا رہی ہے کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی اور



اس سے وعدہ کیا گیا کہ ”اللہ تعالیٰ دو عورتیں تیرے نکاح میں لائے گا، ایک کنواری اور دوسری بیوہ۔“ بقول مرزا قادیانی کنواری کا الہام نصرت جہاں بیگم سے پورا ہو گیا۔ بیوہ کے نکاح کا انتظار ہے۔“ لیکن مرزا قادیانی کا تا عمر کسی بیوہ سے نکاح نہیں ہوا اور وہ اس کی حسرت لیے دنیا سے کوچ کر گیا۔

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ اس بیوہ کا نام بتائیں جو مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟؟؟

## (5) پانچواں سوال

### پچاس الماریاں

مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(432) ”میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالکِ عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔“

(تزیان القلوب صفحہ 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155، 156 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 988، 989 پر)

(433) ”میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کیے ہیں، وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں۔“

(اربعین 3 صفحہ 35 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 418 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 990 پر)

مرزا قادیانی کی 100 کے قریب کتب ہیں۔ جس میں اس نے اپنی ذات اور اپنے آباؤ اجداد کی تعریف میں کم و بیش نصف سے زیادہ صفحات سیاہ کر دیے ہیں اور بقیہ حصہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی تعریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بازاری جملے، توہین انبیائے کرام، دجال کے من گھڑت قصے، بزرگان دین کے اقوال میں تحریف، مخالفین کو گالیاں، غیر مذاہب پر اوباشانہ حملے اور اپنی نام نہاد وحی والہامات پر خرچ کیے۔ مرزا قادیانی کی ان تمام تصانیف کے لیے ایک عام الماری کا 1/4 حصہ کافی ہے۔ مگر ”سلطان القلم“ کا دعویٰ ہے کہ اس نے انگریز کی اطاعت اور ممانعت جہاد کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اس سے 50 الماریاں بھر سکتی ہیں۔ ہمارا دنیا کے تمام قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمیں مرزا قادیانی کی پچاس الماریوں پر مشتمل کتابوں کی فہرست فراہم کریں، ہم انہیں منہ بولا انعام دیں گے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی قادیانی ہمارا یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کو ج ثابت کرنا کسی قادیانی کے بس میں نہیں۔ قادیانیوں کے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے!

## (6) چھٹا سوال

### قرآن شریف میں قادیان کا ذکر

مرزا قادیانی بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہے:

(434) ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلہ فریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ پر شاید قریب نصف کے منقطع پر بھی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔“

(ازالہ اوہام [حاشیہ] حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 991 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریر سے قرآن مجید میں اس آیت کی نشاندہی کریں جس میں قادیان کا لفظ آیا ہے؟؟؟

## (7) ساتواں سوال

### مسلمانوں کی جاسوسی

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں میں یہ بحث چھڑ گئی چونکہ مسلمانوں کی اسلامی حکومت ختم ہو گئی ہے اور ہندوستان پر انگریز قابض ہو گیا ہے، اب شرعی لحاظ سے ہندوستان کی حیثیت کیا ہے؟ دارالہرب یا دارالسلام۔ اگر دارالہرب ہے تو اب مسلمانوں پر (شرائط نماز جمعہ پوری نہ ہونے کی وجہ سے) نماز جمعہ فرض نہ رہا اور اگر دارالسلام ہے تو نماز جمعہ کی فرضیت بدستور قائم ہے۔ یہ بحث کچھ عرصہ چلتی رہی۔ بعد ازاں یہ قرار پایا کہ نماز جمعہ بھی ادا کیا جائے اور نماز ظہر بھی پوری پڑھی جائے۔ بعض لوگوں نے جمعہ کے روز نماز ظہر کو ترک کر دیا تھا اور بعض لوگ صرف نماز ظہر پڑھتے تھے۔ جن لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ہندوستان کے دارالہرب ہونے کی وجہ سے نماز جمعہ اب فرض نہیں رہی اور صرف نماز ظہر ہی پڑھنی چاہیے، انگریز بہادر کے نزدیک ایسے تمام مسلمان حکومت کے باغی تھے۔ انگریز کے حکمہ جاسوسی کا فرض تھا کہ ایسے لوگوں پر گہری نظر رکھے تاکہ مستقبل میں وہ اکٹھے اور منظم ہو کر حکومت کے لیے کوئی مشکلات پیدا نہ کریں۔ حکومت کے ایسے باغیوں کی نشاندہی کے لیے مرزا قادیانی نے یہ ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ اس سلسلہ میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں گورنمنٹ برطانیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ مسلمان حکومت کے ساتھ باغیانہ رویہ رکھتے ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ جو لوگ نماز جمعہ نہیں پڑھتے، وہ سرکاری باغی اور ”دہشت گرد“ سمجھے جائیں۔ اس ”نیک“ کام کے لیے مرزا قادیانی نے باقاعدہ ایک گوشوارہ تیار کر کے ہندوستان بھر میں اپنے تمام مریدوں میں تقسیم کیا اور حکم دیا کہ وہ اس گوشوارہ میں ایسے تمام مسلمانوں کے کوائف درج کر کے قادیان بھجوائیں جو اپنے اپنے علاقوں میں نماز جمعہ کے لیے مسجد نہیں آتے تاکہ باغیوں کے یہ نام انگریز بہادر کی خدمت میں پیش کر کے وہ اس کی بارگاہ

میں سرخرو ہو سکے۔ اب آپ اس اشتہار کی عبارت ملاحظہ فرمائیں جو مسلمانوں کی جاسوسی کی غرض سے مرزا قادیانی نے شائع کر کے اپنے مریدوں میں تقسیم کیا۔

(435) ”قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافرمان مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک جھمی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں رکھ کر اسی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرضیت جمعہ سے منکر ہو کر اس کی تعطیل سے گریز کرتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ تا اس میں اُن ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں کہ جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں جو ایسے مفسدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں۔ لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں، جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں۔ اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریر پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھ میں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے، وہ جمعہ کی فرضیت سے ضرور منکر ہوگا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ درحقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے۔ لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اُس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بالفضل یہ نقشے جن میں ایسے



## پڑا سرار منی آرڈر

(436) ”مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگر وال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مسج کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے؟ فرمایا: میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک پڑتا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا، جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوادل اور شرن پت کو بھی بلا کر سنائی۔ جب منی آرڈر آیا تو ملاوادل و شرن پت کو بلایا اور فرمایا کہ لو بھی یہ منی آرڈر آیا ہے، جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔“

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 101، 102 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 995، 996 پر)

مرزا بشیر احمد کی مذکورہ روایت کے مطابق مرزا قادیانی کو ایک ہزار روپے سے زائد کا منی آرڈر موصول ہوا۔ اگر اسے ہزار روپے بھی سمجھ لیا جائے تو آج کے تقریباً 64 لاکھ روپے بنتے ہیں۔ میں نے یہ حساب اس طرح لگایا ہے کہ مرزا بشیر احمد ایم اے کے مطابق اس زمانے میں ایک روپیہ کا سولہ کلو گوشت آتا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 182 از مرزا بشیر احمد ایم اے) آج کل گوشت 400 روپے فی کلو ہے۔ اس حساب سے سولہ کلو گوشت 6 ہزار 4 سو روپے مالیت کا بنتا ہے اور 6 ہزار 4 سو کو ایک ہزار سے ضرب دی جائے تو 64 لاکھ بنتا ہے۔ اس دور میں انگریز کے علاوہ ایسا کون سخی تھا جو مرزا قادیانی کو اس کی ”خصوصی خدمات“ کے عوض 64 لاکھ روپے دے اور اپنا نام بھی پوشیدہ رکھے؟

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ رقم بھیجنے والا کون تھا اور اس نے یہ رقم

کس مقصد کے لیے بھیجی؟؟؟

## (8) آٹھواں سوال

## بخاری شریف میں

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(437) ”صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔“

(شہادت القرآن صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 337 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 997 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ بتائیں کہ مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف کی کونسی

جلد کے کس صفحہ پر درج ہے؟؟؟

## (9) نواں سوال

## کنجریوں کی اولاد

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(438) ”کُلُّکَ کُتِبَ یَنْظُرُ إِلَیْهَا کُلُّ مُسْلِمٍ بِعَیْنِ الْمَحَبَّةِ وَالْمُودَةِ وَ یَنْتَفِعُ مِنْ مَعَارِفِهَا وَ یَقْبَلُنِی وَ یَصْدُقُ دَعْوَتِی. اَلَا ذَرِیَّةَ الْبَغَايَا الَّذِیْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهَمْ لَا یَقْبَلُوْنَ.“

ترجمہ ”میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر کنجریوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 547، 548 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547، 548 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 998، 999 پر)

مرزا قادیانی کے پہلے دونوں بیٹوں مرزا فضل احمد اور مرزا سلطان احمد نے ہمیشہ اپنے باپ کی مخالفت کی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا باپ جعلی نبوت کا دھندا کرتا ہے اور نبوت کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنی پہلی بیوی حرمت بی بی کے شرعی حقوق پورے نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی اور ان کے بیٹوں کی مخالفت کے بارے میں مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی والدہ کے حوالہ سے لکھتا ہے:

(439) ”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہوگئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑکی کی شادی دوسری جگہ کرا دی تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے۔ اب ان کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرو۔ اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا ہے تو پھر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ مجھ پر تائی صاحبہ کے احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے، ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر یہ درست ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو (جو سخت مخالف تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی) طلاق دے دو۔ مرزا فضل احمد نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر فضل احمد باہر سے آ کر ہمارے پاس ہی ٹھہرتا تھا مگر اپنی دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ ادھر جا ملا۔“

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 28، 29 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1000، 1001 پر)  
اب مرزا قادیانی کا اپنے پہلے دونوں بیٹوں کے بارے میں اشتہار ملاحظہ فرمائیں:



## (440) ”اشتہار نصرتِ دین و قطع تعلق

### از اقارب مخالفِ دین

چوں بدندان تو کرے اوقاد، آن نہ دندانِ یکن ای استاد

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصومت کے پیش آ جانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطالبہ کے وقت اپنے ایک قریبی مرزا احمد بیک ولد مرزا گاماں بیک ہوشیار پوری کی دستر کلاں کی نسبت بحکمِ دالہامِ الہی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آ جائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آ دے۔ چنانچہ تفصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعثِ تحریر اشتہار ہذا یہ ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے، اور اس کی تائی صاحبہ جنھوں نے اس کو بیٹا بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں، اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس تجویز میں ہیں کہ عید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اوروں کی طرف سے مخالفانہ کارروائی ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا غرض تھی۔ امر ربی تھا اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے مدار الہام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اطاعت فرض تھی اور ہر چند سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکیدِ خط لکھی کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں ورنہ میں تم سے جدا ہو جاؤں گا، اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انھوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا اور بلکہ مجھ سے بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز تلوار کا بھی مجھے زخم پہنچتا تو بخدا میں اس پر صبر کرتا۔ لیکن انھوں نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دے کر مجھے بہت ستایا، اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا کہ میں بیان نہیں کر سکتا، اور عمداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا۔ اول یہ کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر تمام مخالفوں کا حملہ ہو اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جموٹے ہو جائیں۔ گے اور دین کی

ہنگ ہوگی اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تگوار چلانے میں کچھ فرق نہیں کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قدیر وغیر اس دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو تھام لے گا، کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور میری مخالفت پر کمر باندھی، اور قوی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہنگ بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے۔ اور ڈرنا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں مصیبت نہ ہو۔ لہذا میں آج کی تاریخ کہ دوسری مئی 91ء ہے۔ عوام اور خواص پر بذریعہ اشتہار ہذا ظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے ناطہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کر دیا اور جس شخص کو انہوں نے نکاح کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق اور محروم الارث ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد جس کے گھر میں مرزا احمد بیک والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس کو نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ دیوے تو پھر وہ بھی عاق اور محروم الارث ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا اور اس نکاح کے بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی اور کسی نیکی، بدی، رنج، راحت، شادی اور ماتم میں ان سے شراکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔ اکتوبر 1877ء میں مرزا غلام احمد دیوانہ۔ 2 مئی 1891ء۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 186، 187 طبع جدید از مرزا قادیانی)

(کس صفحہ نمبر 1002، 1003 پر)

قادیانیت کے معروف تجزیہ نگار جناب ابن فیض لکھتے ہیں:  
 ”اس اشتہار سے یہ باتیں اخذ ہوتی ہیں کہ مرزا سلطان احمد نے:-

- (1) مرزا قادیانی کی مخالفت کی۔
- (2) بلکہ اس نکاح کے مدارالمہام بنے۔
- (3) سمجھانے اور تاکید کی خطوط کی پروا نہیں کی۔
- (4) مرزا قادیانی کی ذات سے بیزاری ظاہر کی۔
- (5) عمداً چاہا کہ مرزا قادیانی کی ذلت ہو۔
- (6) مرزا قادیانی کو سخت ناچیز قرار دیا۔
- (7) مرزا قادیانی نے ان کے ساتھ پیوند کو معصیت قرار دیا۔
- (8) مرزا قادیانی نے عاق اور محروم الارث کر دیا۔
- (9) مرزا قادیانی نے ہر قسم کے تعلقات ختم، نیکی، بدی، شادی، ماتم میں شراکت ختم کر دی۔
- (10) مرزا قادیانی نے آخر میں کہا کہ ”سواب ان سے کچھ تعلق رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف اور ایک دیوثی کا کام ہے۔ مومن دیوث نہیں ہوتا۔“

اب آپ سوچئے کہ ایک عام آدمی بھی اگر اس قسم کا اعلان کرتا ہے تو اس کے بیٹے، اس کی موت کے بعد بھی اس اعلان کا احترام کرتے ہیں، اور جب ایک نبی نے اپنی زندگی میں ایک انتہائی دکھے ہوئے دل کے ساتھ اس قسم کا اعلان کیا ہے تو کیا اس نبی کے ماننے والوں پر اس اعلان کی حرمت قائم رکھنا فرض نہیں؟؟؟ اور اس شخص پر تو اس اعلان کی پاسداری، عمل اور حفاظت کی بے انتہا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جو نہ صرف بیٹا ہے بلکہ اس نبی کے خلیفہ ہونے کا وعویدار بھی ہے اور ایسا خلیفہ جو کہ اسی نبی کی پیشگوئی کے تحت مصلح موعود ہونے کا وعویدار بھی ہے۔

میرے سوال یہ ہیں کہ مرزا محمود احمد نے مرزا سلطان احمد سے تعلق قائم کر کے:-

- (1) کیا مرزا قادیانی کی مخالفت نہیں کی؟
- (2) کیا اس طرح مرزا قادیانی کی ذات سے بیزاری ظاہر نہیں کی؟
- (3) کیا ایسا کر کے عمداً نہیں چاہا کہ مرزا قادیانی کی ذلت ہو؟

- (4) کیا اس طرح مرزا قادیانی کو سخت ناچیز نہیں قرار دیا؟
- (5) کیا معصیت کا ارتکاب نہیں کیا؟
- (6) کیا عاق اور محروم الارث ہونے والا کام نہیں کیا؟
- (7) مرزا قادیانی نے جو پابندیاں اور قطع تعلق مرنے تک قائم رکھا اور واپس نہیں لیا اور نہ اس تعلق کو موت کے بعد بھی جوڑنے ہی کی کسی قسم کی خواہش کی، کیا ان کو پس پشت نہیں ڈال دیا؟
- (8) کیا اس طرح مرزا محمود احمد نے بقول مرزا قادیانی کے قطعاً حرام اور ایمانی غیوری کے برخلاف کام نہیں کیا؟
- (9) بقول مرزا قادیانی کیا دیوثی کا کام نہیں کیا؟
- (10) کیا وہ خلیفہ تو درکنار ایک عام مومن بھی رہ گیا ہے؟ کہ مرزا قادیانی کا قول ہے ”مومن دیوث نہیں ہوتا۔“
- قادیانیوں سے سوال ہے کہ بتائیں، مذکورہ بالا معاملہ میں وہ کس کو صحیح سمجھتے ہیں؟  
مرزا قادیانی یا مرزا محمود کو؟؟؟

## (10) دسواں سوال کئی لاکھ پیش گوئیاں

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا:

(441) ”مثلاً کوئی شریر انفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔“

(تختہ گولڑویہ صفحہ 67، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1004 پر)

(442) ”ان چند سطروں میں جو پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں

جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو اول درجہ پر خارق عادت ہیں۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1005 پر)

مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(443) ”یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا۔“

(ہیضہ الوقی صفحہ 407 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1006 پر)

### نشان اور معجزہ ایک ہی ہے

(444) ”امتیازی نشان جس سے وہ شناخت کیا جاتا ہے پس یقیناً سمجھو کہ سچا مذہب اور حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خارق عادت امر ہے۔“

(برائین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 63، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 63 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1007 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی ”کئی لاکھ پیش گوئیاں“ اور ”دس لاکھ معجزات“ پر مشتمل کوئی کتاب یا فہرست دکھائیں؟؟؟

جَاءَ الْحَقُّ وَ دَفَعْنَا الْبَاطِلَ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
ظَفَرَ الْمُسْلِمِ هَرَبَ الْمِيرَا إِنَّ الْمِرَا كَانَ كَذُوبًا

## (11) گیارہواں سوال

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہودی استاد

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(445) ”یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے ”سبقاً“ توریت پڑھی تھی اور ظالمود کو بھی پڑھا تھا۔“

(نزول المسح ص 60 مندرجہ روحانی خزائن ج 18 ص 438 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1008 پر)

مزید لکھا:

(446) ”اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھتا بھی سیکھا۔“

(اربعین نمبر 2 ص 11 مندرجہ روحانی خزائن ج 17 ص 358 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1009 پر)

قرآن مجید کی آیات مبارکہ اور احادیث صحیحہ نبویہ میں یہ کہیں نہیں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک یہودی استاد سے توریت پڑھنا اور لکھنا سیکھا تھا۔

قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث نبویہ ﷺ سے ثابت کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توریت ایک یہودی استاد سے پڑھی تھی یا کسی سے لکھنا سیکھا تھا؟؟؟

مشہور قادیانی مبلغ اللہ دتہ جاندھری نے اپنی کتاب (تفہیمات ربانیہ ص 671) پر لکھا ہے کہ یہودی تاریخی روایت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک استاد سے سبقاً تورات پڑھی تھی۔  
جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

”جو بات دشمن کے منہ سے نکلے، وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(اعجاز احمدی ص 25، مندرجہ روحانی خزائن، ج 19 ص 134 از مرزا قادیانی)

## (12) بارہواں سوال

## شوخی و شنگ لڑکا

مئی 1904ء میں مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی تو اس نے یہ پیشگوئی شائع کی:

(447) ”شوخی و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع چہارم صفحہ 430 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1010 پر) اس الہام کے ایک ماہ بعد 25 جون 1904ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا نام اُمّہ الخفیظ رکھا۔ (حقیقت الوحی صفحہ 218 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 228 از مرزا قادیانی) مگر وہ شوخی و شنگ لڑکا نہ اس حمل سے اور نہ اس کے بعد پیدا ہوا۔ کیا قادیانی حضرات بتلا سکتے ہیں کہ وہ ”شوخی و شنگ“ لڑکا کہاں گیا؟

## (13) تیرہواں سوال

## گستاخ رسول حرامی ہے

آنجنابی مرزا قادیانی نے حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں توہین کرتے ہوئے اپنی کتاب میں خود کو ”محمد رسول اللہ“ کہا۔ ملاحظہ فرمائیں:-

(448) ”پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ واللین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (نعوذ باللہ!)

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1011 پر)

شان رسالت ﷺ میں مزید ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا:

(449) ”آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب ..... عیسائیوں کے ہاتھ کاغذ لیتے تھے حالانکہ مشہور یہ تھا کہ سُر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔“ (نعوذ باللہ!)

(مرزا قادیانی کا مکتوب، اخبار الفضل قادیان 22 فروری 1924ء) (عکس صفحہ نمبر 1012 پر)

مرزا قادیانی کے بیٹے اور قادیانی جماعت کے پہلے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے  
 شان رسالت ﷺ میں توہین کرتے ہوئے لکھا:  
 (450) ”یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے  
 حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔“ (نعوذ باللہ!)  
 (مرزا بشیر الدین محمود کی ڈائری، اخبار افضل قادیان نمبر 5، جلد 10، 17 جولائی 1922ء)  
 (عکس صفحہ نمبر 1013 پر)

مرزا قادیانی کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے توہین رسالت ﷺ کا  
 ارتکاب کرتے ہوئے لکھا:  
 (451) ”پس مسیح موعودؑ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا  
 میں تشریف لائے، اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی  
 جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“ (نعوذ باللہ!)  
 (کلمہ افضل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1014 پر)

مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید ملعون قاضی اکمل نے بھری معفل میں مرزا قادیانی  
 کی موجودگی میں اُس کی شان میں ایک نظم پڑھی جس پر مرزا قادیانی سمیت تمام قادیانیوں نے  
 اُسے داد دی اور پھر یہ نظم مرزا قادیانی اپنے ساتھ گھر لے گیا اور بعد ازاں قادیانی اخبار افضل  
 میں شائع ہوئی۔ اس نظم کے صرف دو اشعار ملاحظہ فرمائیں:  
 (452) ”محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں  
 اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں  
 محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل  
 غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں“  
 (روزنامہ بدر قادیان 25 اکتوبر 1906ء) (عکس صفحہ نمبر 1015 پر)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان تحریروں سے شان رسالت مآب ﷺ میں توہین کا



ارتکاب ہوتا ہے یا نہیں؟؟؟ اگر ہوتا ہے تو گستاخ رسول ﷺ کی حیثیت کے بارے میں خود مرزا قادیانی کا اعترافی بیان ملاحظہ فرمائیں:-

(453) ”اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کو دیکھو۔ آپ کا دعویٰ کل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دکھ اور تکالیف آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہؓ آپ کی زندگی میں موجود تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت ﷺ کی شان میں کوئی ایسا کلمہ زبان پر لائے گا۔ جس سے آپ کی ہنک ہو وہ حرامی نہیں تو اور کیا ہے؟“  
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 208 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1016 پر)  
قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کی اس مذکورہ بالا تحریر کی روشنی میں خود مرزا قادیانی، اُس کے بیٹے اور اُس کے چیلے حرامی ہیں یا نہیں؟ خدارا انصاف کیجیے گا!

#### (14) چودھواں سوال

### مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش

آنجمانی مرزا قادیانی پنجاب میں ضلع گورداسپور کے ایک قصبے ”قادیان“ میں پیدا ہوا۔ یہ قصبہ امرتسر سے شمال مشرق کی طرف ریلوے لائن پر ایک قدیم شہر بنالہ سے گیارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تذکرہ کئی قادیانی کتابوں سے ملتا ہے، لیکن اُس کی تاریخ پیدائش کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے بارے میں لکھتا ہے:

(454) ”میری پیدائش 1839ء یا 1840ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں 1857ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔“  
”کتاب البریہ“ (حاشیہ) صفحہ 159 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 177 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1017 پر)

(455) ”لیکن بعد میں اُس کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے

میں اختلاف پیدا ہو گیا، اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد، جو اس کا سوانح نگار اور ”سیرت المہدی“ کا مصنف ہے، کے پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت 1836 یا 1837ء ہو سکتا ہے۔“  
(سیرت المہدی، جلد دوم صفحہ 150 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1018 پر)

(456) ”پس 13 فروری 1835ء عیسوی بمطابق 14 شوال 1250 ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔“

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 76 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1019 پر)

(457) ”ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت 1831ء ہو سکتا ہے۔“

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 74 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1020 پر)

(458) ”معراج دین نے تاریخ ولادت 17 فروری 1832ء مقرر کی ہے۔“

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 302 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1021 پر)

(459) ”جبکہ دیگر 1833ء یا 1834ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں۔“

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 194 از مرزا بشیر احمد ایم اے) (عکس صفحہ نمبر 1022 پر)

(460) ”حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی سنہ ولادت کے متعلق کوئی تحریری یادداشت تو

ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ اس لیے اس امر میں اختلاف ہونا لازمی امر تھا۔ مگر تحقیقات سے سنہ ولادت 1835ء صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سنہ 1839ء یا 1840ء لکھا ہے لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے یہ کسی تحریری یادداشت کی بنا پر نہیں لکھا، محض تخمینہ یا اندازہ سے قیاس کر کے ایسا لکھ دیا۔ اسی لیے کوئی سنہ متعین نہیں کیا۔“

(مجدد اعظم جلد اول صفحہ 16 از ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1023 پر)

قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کی اصل تاریخ پیدائش کے حوالہ سے یہ گورکھ دھندہ کیا ہے؟؟

### (15) پندرھواں سوال

### مرزا قادیانی کی ایک فحش اور شرمناک تحریر

(461) ”ایک معزز آریہ کے گھر میں اولاد نہیں ہوتی، دوسری شادی کر نہیں سکتا کہ وید کی رو سے حرام ہے، آخر ننگ کی ٹھہرتی ہے، یار دوست مشورہ دیتے ہیں کہ لالہ صاحب ننگ کرائیے، اولاد بہت ہو جائے گی۔ ایک بول اٹھتا ہے کہ مہر سنگھ جو اسی محلہ میں رہتا ہے، اس کام کے بہت لائق ہے۔ لالہ بہاری لال نے اس سے ننگ کرایا تھا، لڑکا پیدا ہو گیا۔ یہ لالہ لڑکا پیدا ہونے کا نام سن کر باغ باغ ہو گیا۔ بولا مہاراج آپ ہی نے سب کام کرنے ہیں، میں تو مہر سنگھ کا واقف بھی نہیں۔ مہاراج شریر انفس بولے کہ ہاں ہم سمجھا دیں گے، رات کو آجائے گا۔ مہر سنگھ کو خبر دی گئی، وہ محلہ میں ایک مشہور قمار باز، اول نمبر کا بد معاش اور حرام کار تھا۔ سنتے ہی بہت خوش ہو گیا اور انہیں کاموں کو وہ چاہتا تھا پھر اس سے زیادہ اس کو کیا چاہیے تھا۔ ایک نوجوان عورت اور پھر خوبصورت، شام ہوتے ہی آ موجود ہوا۔ لالہ صاحب نے پہلے ہی ولالہ عورتوں کی طرح ایک کوٹھری میں نرم بستر بچھوا رکھا تھا اور کچھ دودھ اور حلوا بھی دو برتنوں میں سرہانے کی طاق میں رکھوا دیا تھا تا اگر بیرج وانا کو ضعف ہو تو کھاپی لیں۔ پھر کیا تھا آتے ہی بیرج وانا نے لالہ ویوٹ کے نام و ناموس کا شیشہ توڑ دیا اور وہ بد بخت عورت تمام رات اس سے منہ کالا کراتی رہی اور اس پلید نے جو شہوت کا مارا تھا، نہایت قابل شرم اس عورت سے حرکتیں کیں اور لالہ باہر کے والان میں سوئے اور تمام رات اپنے کانوں سے بے حیائی کی باتیں سنتے رہے بلکہ تختوں کی دراڑوں سے مشاہدہ بھی کرتے رہے۔ صبح وہ خبیث اچھی طرح لالہ کی ناک کاٹ کوٹھری سے باہر نکلا۔ لالہ تو خنجر ہی تھے، دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور بڑے ادب سے اس پلید بد معاش کو کہا سردار صاحب رات کیا کیفیت گذری؟ اس نے مسکرا کر مبارک بادوی اور اشاروں میں جتا دیا کہ حمل ٹھہر گیا۔ لالہ ویوٹ سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مجھے تو اسی دن سے آپ پر یقین ہو گیا تھا جبکہ میں نے بہاری لالہ کے گھر کی کیفیت سنی تھی اور پھر کہا وید حقیقت میں ودیا سے بھرا ہوا ہے۔ کیا عمدہ تدبیر لکھی ہے جو خطانہ گئی۔ مہر سنگھ نے کہا کہ ہاں لالہ صاحب، سب سچ ہے کیا وید کی آگیا کبھی خطا بھی ہو جاتی ہے

میں تو انہی باتوں کے خیال سے وید کو ست و دیاؤں کا پستک ماننا ہوں۔ اور دراصل مہر سنگھ ایک شہوت پرست آدمی تھا۔ اس کو کسی وید شاستر اور شرتی شلوک کی پروانہ تھی اور نہ ان پر کچھ اعتقاد رکھتا تھا۔ اس نے صرف لالہ دیوٹ کی حماقت کی باتیں سن کر اس کے خوش کرنے کے لیے ہاں میں ہاں ملا دی۔ مگر اپنے دل میں بہت ہما کہ اس دیوٹ کی پتر لینے کے لیے کہاں تک نوبت پہنچ گئی۔ پھر اس کے بعد مہر سنگھ تو رخصت ہوا اور لالہ گھر کی طرف خوش خوش آیا اور اسے یقین تھا کہ اس کی استری رام دئی بہت ہی خوشی کی حالت میں ہوگی کیونکہ مراد پوری ہوئی۔ لیکن اس نے اپنے گمان کے برخلاف اپنی عورت کو روٹے پایا اور اس کو دیکھ کر تو وہ بہت ہی روئی، یہاں تک کہ چینی نکل گئیں، اوپنکی آنی شروع ہوئی۔ لالہ نے حیران سا ہو کر عورت کو کہا کہ ”ہے بھاگوان آج تو خوشی کا دن ہے کہ دل کی مرادیں پوری ہوئیں اور بیچ ٹھہر گیا پھر تو روتی کیوں ہے؟ وہ بولی میں کیوں نہ روؤں، تو نے سارے کنبے میں میری مٹی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی اور ساتھ ہی میری بھی۔ اس سے بہتر تھا کہ میں پہلے ہی مر جاتی۔ لالہ دیوٹ بولا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر اب بچہ ہونے کی بھی کس قدر خوشی ہوگی، وہ خوشیاں بھی تو ٹوٹی ہی کرے گی مگر رام دئی شاید کوئی نیک اصل کی تھی۔ اس نے ترت جواب دیا کہ حرام کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی منائے۔ لالہ تیز ہو کر بولا کہ ہے ہے کیا کہہ دیا۔ یہ تو وید آ گیا ہے۔ عورت کو یہ بات سن کر آگ لگ گئی، بولی میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہ کیا وید ہے جو بدکاری سکھلاتا اور ناکاری کی تعلیم دیتا ہے۔ یوں تو دنیا کے مذاہب ہزاروں باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں مگر یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی مذہب نے وید کے سوا یہ تعلیم بھی دی ہو کہ اپنی پاک دامن عورتوں کو دوسروں سے ہم بستر کراؤ۔ آخر مذہب پاکیزگی سکھلانے کے لیے ہوتا ہے نہ بدکاری اور حرام کاری میں ترقی دینے کے لیے۔ جب رام دئی سب باتیں کہہ چکی تو لالہ نے کہا کہ چپ رہو، اب جو ہوا سو ہوا۔ ایسا نہ ہو کہ شریک سنیں اور میرا ناک کاٹیں۔ رام دئی نے کہا کہ اے بے حیا کیا ابھی تک تیرا ناک تیرے منہ پر باقی ہے۔ ساری رات میرے شریک نے جو تیرا ہمسایہ اور تیرا پکا دشمن ہے، تیری سہروں کی بیابا اور عزت کے خاندان والی سے تیرے ہی بستر پر چڑھ کر تیرے ہی گھر میں خرابی کی اور ہر ایک ناپاک حرکت کے وقت جتا بھی دیا کہ میں نے خوب بد لایا۔ سو کیا اس بے غیرتی کے بعد تو جیتا ہے۔ کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا۔ اب وہ شریک اور پھر دشمن باتیں بنانے اور ٹھٹھا کرنے سے کب باز رہے گا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے کہ

میں اس فتحِ عظیم کو چھپا نہیں سکتا کہ جو آج دساواہل کے مقابل پر مجھے حاصل ہوئی۔ میں ضرور رام دہائی کا سارا نقشہ حملہ کے لوگوں پر ظاہر کروں گا، سو یاد رکھ کہ وہ ہر ایک مجلس میں تیرا ناک کانے گا اور ہر ایک لڑائی میں یہ قصہ تجھے جتائے گا اور اس سے کچھ تعجب نہیں کہ وہ دعویٰ کر دے کہ رام دہائی میری ہی عورت ہے کیونکہ وہ اشارہ سے یہ بھی کہہ گیا ہے کہ آئندہ بھی میں تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ لالہ دیوٹ نے کہا کہ نکاح کا دعویٰ ثابت ہونا تو مشکل ہے البتہ یارانہ کا اظہار کرے تو کرے تا ہماری اور بھی رسوائی ہو، بہتر تو یہ ہے کہ ہم دلش ہی چھوڑ دیں۔ بیٹا ہونے کا خیال تھا، وہ تو ایشر نے دے ہی دیا۔ بیٹے کا نام سن کر عورت زہر خندہ ہنسی اور کہا کہ تجھے کس طرح اور کیونکر یقین ہوا کہ ضرور بیٹا ہوگا، اول تو پیٹ ہونے میں ہی شک ہے اور پھر اگر ہو بھی تو اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ لڑکا ہی ہوگا، کیا بیٹا ہونا کسی کے اختیار میں رکھا ہے۔ کیا ممکن نہیں کہ حمل ہی خطا جائے یا لڑکی پیدا ہو۔ لالہ دیوٹ بولے کہ اگر حمل خطا گیا تو میں کھڑک سنگھ کو جو اسی حملہ میں رہتا ہے، نیوگ کے لیے بلا لاؤں گا۔ عورت نہایت غصہ سے بولی کہ اگر کھڑک سنگھ بھی کچھ نہ کر سکا تو پھر کیا کرے گا؟ لالہ بولا کہ تو جانتی ہے کہ نرائن سنگھ بھی ان دونوں سے کم نہیں، اس کو بلا لاؤں گا۔ پھر اگر ضرورت پڑی تو جمیل سنگھ، لہنا سنگھ، بوڑ سنگھ، جیون سنگھ، صوباسنگھ، خزان سنگھ، ارجن سنگھ، رام سنگھ، کشن سنگھ، دیال سنگھ سب اس حملہ میں رہتے ہیں اور زور اور قوت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں، میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہیں۔ عورت بولی کہ میں اس سے بہتر تجھے صلاح دیتی ہوں کہ مجھے بازار میں ہی بٹھا دے، تب دس بیس کیا ہزاروں لاکھوں آسکتے ہیں، منہ کالا جو ہونا تھا، وہ تو ہو چکا مگر یاد رکھ کہ بیٹا ہونا پھر بھی اپنے بس میں نہیں اور اگر ہو بھی تو تجھے اس سے کیا جس کا وہ نطفہ ہے آخر وہ اسی کا ہوگا اور اسی کی خوبی، لائے گا کیونکہ درحقیقت وہ اسی کا بیٹا ہے، اس کے بعد رام دہائی نے کچھ سوچ کر پھر رونا شروع کیا اور دو دو دو تک آواز گئی اور آواز سن کر ایک پنڈت نہال چند نام دوڑا آیا اور آتے ہی کہا کہ لالہ سنگھ تو ہے، یہ کیسی رونے کی آواز آئی۔ لالہ ناک کٹنا چاہتا تو نہیں تھا کہ نہال چند کے آگے قصہ بیان کرے مگر اس خوف سے کہ رام دہائی اس وقت غصہ میں ہے، اگر میں بیان نہ کروں تو وہ ضرور بیان کر دے گی۔ کچھ کھسیاں لپٹا ہوا کر زبان ڈبا کر کہنے لگا کہ مہاراج آپ جانتے ہیں کہ وید میں وقت ضرورت نیوگ کے لیے آ گیا ہے۔ سو میں نے بہت دنوں سوچ کر رات کو نیوگ کر لیا تھا، مجھ سے یہ غلطی ہوئی کہ میں نے نیوگ کے لیے مہر

سنگھ کو بلا لیا، پیچھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کرم سنگھ کا بیٹا اور نہایت شریر آدمی ہے، وہ مجھے اور میری استری کو ضرور خراب کرے گا اور وہ وعدہ کر گیا ہے کہ میں یہ ساری کیفیت خوب شائع کروں گا۔ نہال چند بولا کہ درحقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پھر بولا کہ وساواں تیری سمجھ پر نہایت ہی افسوس ہے۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ نیوگ کے لیے پہلا حق برہمنوں کا ہے اور غالباً یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہوگا کہ اس محلہ کی تمام کھترانی عورتیں مجھ سے ہی نیوگ کراتی ہیں اور میں دن رات اسی سیوا میں لگا ہوا ہوں پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تھی تو مجھے بلا لیا ہوتا۔ سب کام سدھ ہو جاتا اور کوئی بات نہ نکلتی۔ اس محلہ میں اب تک تین ہزار کے قریب ہندو عورتوں نے نیوگ کرایا ہے مگر کیا کبھی تم نے اس کا ذکر بھی سنا، یہ پردہ کی باتیں ہیں، سب کچھ ہوتا ہے پھر ذکر نہیں کیا جاتا لیکن مہر سنگھ تو ایسا نہیں کرے گا۔ ذرہ دو چار گھنٹوں تک دیکھنا کہ سارے شہر میں رام دئی کے نیوگ کا شور و غوغا ہوگا۔ لالہ دیوٹ بولا کہ درحقیقت مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ اب کیا کروں؟ اس وقت شریر پنڈت نے جو باعث نہ ہونے رسم پردہ کے رام دئی کو دیکھ چکا تھا کہ جوان اور خوش شکل ہے، نہایت بے حیائی کا جواب دیا کہ اگر اسی وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرے تو میں ذمہ دار ہوتا ہوں کہ مہر سنگھ کے قتلہ کو میں سنبھال لوں گا اور پہلا حمل ایک ہسکی بات ہے۔ اب بہر حال یقینی ہو جائے گا۔ تب وساواں دیوٹ تو اس بات پر بھی راضی ہو گیا مگر رام دئی نے سن کر سخت گالیاں اس کو نکالیں۔ تب وساواں نے پنڈت کو کہا کہ مہاراج اس کا یہی حال ہے، ہرگز نیوگ کرنا نہیں چاہتی۔ پہلے بھی مشکل سے کرایا تھا جس کو یاد کر کے اب تک رو رہی ہے کہ میرا منہ کالا کیا۔ اسی سے تو اس نے چینیں ماری تھی جن کو آپ سن کر دوڑے آئے۔ تب وہ شہوت پرست پنڈت وساواں کی یہ بات سن کر رام دئی کی طرف متوجہ ہوا اور کہا نہیں بھاگو ان نیوگ کو برا نہیں ماننا چاہیے۔ یہ وید آ گیا ہے مسلمان بھی تو عورتوں کو طلاق دیتے ہیں اور وہ عورتیں کسی دوسرے سے نکاح کر لیتی ہیں۔ سو جیسے طلاق جیسے نیوگ۔ بات ایک ہی ہے۔“

(آریہ دھرم صفحہ 34 تا 31 مندرجہ ذیل روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 31 تا 34 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1024, 1025, 1026, 1027 پر)

کہتے ہیں کہ جو کچھ برتن کے اندر ہوتا ہے، وہی باہر نکلتا ہے۔ قادیانی جماعت کا

بانی آنجہانی مرزا قادیانی جس طرح ظاہری طور پر بد صورت تھا، اسی طرح باطنی طور پر بھی بد سیرت تھا۔ قادیانی امت اسے ”سلطان القلم“ کہتی ہے۔ اس پنجابی نبی کی تحریرات کو ملاحظہ کیا جائے تو جا بجا بد کلامی و بد گوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ اوپر غلاظت کے ڈھیر میں نمونہ کے طور پر ”سلطان القلم“ کی تحریروں میں سے صرف ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے، وگرنہ مرزا قادیانی کی ساری کتابیں ایسی ہی تحریروں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس فحش، مخرب اخلاق، حیا سوز، گندی اور بازاری تحریر سے باسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کسی شریف انسان کی تحریر نہیں ہو سکتی۔

ہے کوئی قادیانی جو اپنے ”نبی“ کی اس تحریر کو اپنی جوان بیٹیوں اور بہنوں کے سامنے باواز بلند پڑھ سکے؟

جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کچھ کہتا ہے جو اے اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کی نام نہاد وحی ملاحظہ فرمائیں:

(462) ”وما ينطق عن الهوى. ان هو الا وحى يوحى“

(تذکرہ مجموعہ وحی الہامات طبع چہارم، صفحہ 309 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1028 پر)

## میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا

مرزا قادیانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے مجھ سے وعدہ کیا:

(463) ”واوحى الى ربي ووعدني انه سينصوني حتى يبلغ امرى مشارق

الارض ومغاربها. وتتموج بحور الحق حتى يعجب الناس حباب غوار بها.“

ترجمہ: ”میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا یہاں

تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے یہاں

تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔“

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 260، طبع چہارم، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1029 پر)

## (16) سولہواں سوال

## آخری مجدد کون؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتا ہے:

(464) "قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها. (رواه ابو داود) یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لیے ایک شخص مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے دین کو تازہ کرے گا۔"

(ہقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 200 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1030 پر)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں چودھویں صدی کا مجدد ہوں اور چونکہ آخری زمانہ جس میں آخری مجدد کو آتا تھا، یہی صدی ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہوں۔ لیکن اب چودھویں صدی ختم ہو کر پندرہویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق اس صدی میں بھی کسی مجدد کا آنا ضروری ہے اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ چونکہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہے، اس لیے مسیح موعود بھی ہے، غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ مسیح موعود تو آخری مجدد ہوگا جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے مزید لکھا:

(465) "یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو

آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔"

(ہقیقۃ الوحی صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1031 پر)

وہ تمام قادیانی جنہوں نے غلط فہمی سے مرزا قادیانی کو مسیح موعود مان لیا ہے، وہ آنحضرت ﷺ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں بتائیں:

(1) آیا نئی صدی کے لیے کوئی مجدد آئے گا یا نہیں؟

(2) اگر آئے گا اور ضرور آئے گا تو مرزا قادیانی آخری مجدد نہ ہوا؟



اور جب زمانے نے ثابت کر دیا کہ وہ آخری مجدد نہیں تو مسیح موعود بھی نہ ہوا۔  
کیا قادیانیوں میں عقل سلیم کا حامل کوئی ایسا شخص ہے جو آنحضرت ﷺ کے اس  
فرمان پر غور کر کے اپنے عقیدے کی اصلاح کے لیے تیار ہو؟

### (17) سترھواں سوال

#### خدا تعالیٰ کا الہام

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لکھا:  
(466) ”میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ  
گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ (1)  
اول والد مرحوم کے اثر نے (2) دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (3) تیسرے خدا  
تعالیٰ کے الہام نے۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 357 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1032 پر)  
قادیانیوں سے سوال ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ الہام بتائیں جس میں مرزا قادیانی کو  
گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ بننے کے لیے کہا گیا ہو؟

### (18) اٹھارھواں سوال

#### کینے آدمی کی عادت

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا:

(467) ”واللہ قد كنت اعلم من ايام مدينة اننى جعلت المسيح ابن مريم  
وانى نازل في منزله ولكن اخفيته نظراً الى تاويله. بل ما بدلت عقيدتى و كنت  
عليها من المستمسكين وتوقفت في الاظهار عشر سنين.“

ترجمہ: خدا کی قسم! میں بہت دنوں سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں  
اور میں ہی مسیح کی بجائے نازل ہونے والا شخص ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا، اس

کی تاویل کر کے، بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا۔ میں اس پر مضبوطی سے قائم رہا ہوں اور میں نے اس کے ظاہر کرنے میں دس (10) سال توقف کیا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 551 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 551 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1033 پر)

بقول مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ نے اُسے ”صبح ابن مریم“ کا منصب عطا کیا۔ مگر مرزا قادیانی نے اُسے 10 سال تک چھپائے رکھا۔ اب قادیانی بتائیں کہ اللہ کے حکم کو چھپانے والا کون ہوتا ہے؟ خائن..... جھوٹا..... مکینہ..... یا صبح موعود؟؟؟  
جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے:

(468) ترجمہ: ”انفا کرنا میرے نزدیک گناہ ہے اور مکینے آدمی کی عادت ہے۔“

(ترجمہ: الاستثناء صفحہ 36 ملحقہ ہدیۃ الوحی ص 657 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 657 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1034 پر)

## (19) انیسواں سوال

### تھیٹر

آنجنابی مرزا قادیانی کا خاص مرید مفتی محمد صادق اپنی کتاب ”ذکر حبیب“ میں مرزا قادیانی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

(469) ”حضرت صبح موعود (مرزا قادیانی) کے امر ترس جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آگئے۔ چنانچہ کچھ تھلہ سے محمد خاں صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور میں ہر دو نجیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا، جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اس کے سوا

اور کچھ نہیں فرمایا۔ منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت لے کر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلا کر تنبیہ کریں گے مگر حضور نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔“  
(ذکر حبیب صفحہ 18 از مفتی محمد صادق قادریانی) (عکس صفحہ نمبر 1035 پر)

تھیٹر اور سینما گھر ایک ہی برائی کے دو نام ہیں۔ سینما گھر میں پہلے سے تیار شدہ فلم دکھائی جاتی ہے جبکہ تھیٹر میں مختلف کردار سٹیج پر براہ راست اپنی پرفارمنس ادا کرتے ہیں۔ تھیٹر میں جو خرافات، فحاشی، لہجہ پرین، بے ہودہ باتیں اور ناچ وغیرہ ہوتا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ قدرت کی طرف سے ساری دنیا کو حکم ہے کہ وہ برائی کے پاس نہ جائے جبکہ برائی کو یہ حکم ہے کہ وہ نبی یا رسول کے پاس نہ جائے کیونکہ وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراف کہ ایک دفعہ وہ بھی تھیٹر دیکھنے گیا تھا، ان لوگوں کے منہ پر ٹھانچہ اور لہجہ فکریہ ہے جو اسے نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی یا مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ قادیانی بتائیں کہ نبوت و رسالت کے دعویدار مرزا قادیانی کا تھیٹر دیکھنا ایک قبیح حرکت ہے یا نہیں؟

## (20) بیسواں سوال

### پانچ اور پچاس کا قادیانی فرق

مرزا قادیانی نے شروع شروع میں ایک عالم کا روپ دھارا اور اعلان کیا کہ وہ عیسائیت، ہندومت اور آریہ سماج کے عقائد کے خلاف کتاب لکھے گا جس میں ان مذکورہ مذاہب کا ابطال اور صداقت اسلام پر 300 مضبوط اور محکم عقلی دلائل ہوں گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 38 از مرزا قادیانی) اور یہ کتاب پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگی جس کے تقریباً 4800 صفحات ہوں گے۔ (برکات الدعا صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 41 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ تمام مسلمان مخیر حضرات اس کی طباعت وغیرہ کے لیے پیسگی رقوم ارسال کریں۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اس کتاب کی فی جلد پر 25 روپے خرچ آیا ہے لیکن مسلمانوں میں یہ کتاب پھیلانے کے لیے اس کی رعایتی قیمت صرف 5 روپے رکھی ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ 2 از مرزا قادیانی) بعد ازاں اس نے فی جلد 5 روپے کے بجائے 10 روپے رکھ دی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 19، طبع جدید از مرزا قادیانی) یاد رہے

کہ ان دنوں ایک روپے کا سولہ کلو گوشت مٹا تھا۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 182 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی) آج کل گوشت کی قیمت 400 روپے ہے۔ اس طرح اس دور کے 10 روپے آج کے 64,000 روپے کے برابر ہیں۔ مرزا قادیانی کے مسلسل اور بھرپور پروپیگنڈے کے نتیجہ میں مختصر حضرات جن میں نواب شاہ جہاں بیگم والی ریاست بھوپال اور خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پٹیالہ وغیرہ شامل ہیں، نے اس دور میں اسلام کی خاطر ہزاروں روپے کی اعانت کی جس کی موجودہ قیمت کروڑوں روپے میں بنتی ہے۔

مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق لوگوں نے پچاس جلدوں کی اشاعت کی رقم پیشگی بھجوا دی۔ مرزا قادیانی نے ”برائین احمدیہ“ کے نام سے اس کتاب کو لکھا۔ 5 جلدیں (1101 صفحات) مکمل ہونے پر اعلان کر دیا کہ چونکہ 5 اور 50 میں صرف صفر کا فرق ہے، اس لیے پانچویں جلد کے ساتھ ہی ان کا پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے مرزا قادیانی کی مستحکم خیر دلیل!

(470) ”پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔“ (برائین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1036 پر)

عجیب بات ہے کہ:

- 1- جس کتاب میں حقیقت اسلام ثابت کرنے کے لیے 300 دلائل ہوتے تھے، اس میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی، اور وہ بھی ناکمل (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 111، 112 از مرزا بشیر احمد ایم اے)
- 2- پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر صرف 5 جلدیں تحریر کیں۔
- 3- 4800 صفحات لکھنے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر صرف 1101 صفحات تحریر کیے۔
- 4- بعض قادیانی اس فراڈ کی توجیہ اس طرح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی

کریم ﷺ سے فرمایا تھا کہ میں آپ کی امت کو 5 نمازوں کا ثواب 50 نمازوں کے برابر دوں گا۔ لہذا یہ اللہ کی سنت ہے۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے 5 کے بدلے 50 کا ثواب دینے کا وعدہ کیا لیکن مرزا قادیانی نے 50 جلدوں کی جگہ 5 دیں۔ اگر 5 جلدوں کی قیمت لے کر 50 جلدیں دی ہوتیں تو بات بھی بنتی یہاں تو اس نے صریح دھوکا کیا ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ باقی جلدوں کی اشاعت خدا تعالیٰ کے حکم سے رک گئی۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ 111، 112 از مرزا قادیانی) سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ حکم لوگوں سے مال بنورنے سے پہلے آتا چاہیے تھا، بعد میں کیوں آیا؟ قادیانی بتائیں کیا یہ فراڈ نہیں ہے؟ کیا یہ کاروبار اخلاقیات کے عین مطابق ہے؟ اگر یہ نوسربازی نہیں ہے تو کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ وہ کسی کو 50 روپے دیں اور انھیں واپسی صرف 5 روپے ہو؟ اور جواباً کہا جائے کہ 5 اور 50 میں کوئی فرق نہیں۔

## (21) اکیسواں سوال

### نماز میں فارسی نظم

مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے: (471) ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور (مرزا قادیانی) بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی، جس کا یہ مصرعہ ہے:

”اے خدا اے چارہ آزار ما“

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت

سے ہے۔“

(سیرت المہدی، جلد سوم صفحہ 138 از مرزا بشیر احمد ایم اے ابن مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1037 پر)

نماز اسلام کی اہم ترین عبادت ہے۔ اس میں پڑھی جانے والی دعائیں وغیرہ قرآن و سنت سے ثابت شدہ ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ قادیانی اپنی نمازوں میں مرزا قادیانی کی نظمیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔  
 قادیانی بتائیں کہ کیا نمازوں میں فارسی نظمیں پڑھنا قرآن و سنت سے ثابت ہے اور کیا اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟؟

## (22) بانیسواں سوال

### بلا عنوان

آنجنابی مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنی ذات کے متعلق ایک شعر ہے۔

”کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں (472)

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار“

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ 97، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 127، از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1038 پر)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ وہ خاک کا کیڑا کھوڑا ہے۔ وہ کسی انسان کی اولاد نہیں بلکہ وہ آدمی کی باعث شرم اور نفرت والی جگہ ہے۔ انسان کی جائے نفرت دو تین قسم کی ہوتی ہیں، نجانے مرزا قادیانی کس کی طرف اشارہ کر رہا ہے؟؟؟ ہمیں تو اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ اس شعر میں مرزا قادیانی نے اپنے عجز و انکسار کا اظہار کیا ہے۔ بھلا یہ کہاں کا عجز و انکسار ہے کہ ایک شخص اپنے انسان ہونے سے ہی انکار کر دے اور انسان کی قابل نفرت جگہ ہونے کا اقرار کرے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ اپنے مکانوں، دکانوں اور عبادت گاہوں پر یہ شعر جلی حروف میں لکھوا سکتے ہیں تاکہ ان کا عجز و انکسار بلکہ ان کا باطنی تدلل دوسروں پر واضح ہو جائے؟

## (23) تیسواں سوال

### مسح موعود اور اس کی توہین

(473) ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں

لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علما کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتوے دیے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین صفحہ 18 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 404 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1039 پر)

قرآن وحدیث میں ایسا کوئی ذکر نہیں۔ یہ خالص جھوٹ ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو ہمیں یہ بتا سکے کہ یہ پیشگوئیاں قرآن کریم کے کون سے پارہ، کون سی سورت اور کون سے رکوع میں لکھی ہیں یا حدیث کی کون سی کتاب کے کون سے باب میں درج ہیں؟؟

## (24) چوبیسواں سوال

### ادھر ادھر

(474) ”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے، باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے (بے شرمی کا کام نہ کرتے!) اور چونکہ تمہارے دادا کا فشار ہوتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں، اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچھری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔“

..... ”والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ہماری ”خدمت خاص“ کی (وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا، ہمارے مخالف بھی کہتے کہ ان کا ایک چچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔“

(سیرت الہدی، جلد اول صفحہ 43، 44 از مرزا بشیر احمد ایم اے لنن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1040، 1041 پر)

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ مرزا قادیانی کا چچا زاد بھائی امام الدین نہ صرف بے دین اور دہریہ طبع بلکہ بھنگی جڑی تھا۔ مرزا قادیانی ادھر ادھر اس کے ساتھ پھرتا رہا تو اس سڑکی روشنی میں مرزا قادیانی کا کردار بھی واضح ہو گیا ہے۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز..... کیو تر با کیو تر باز باز

اس وقت مرزا قادیانی کی عمر 24، 25 سال تھی۔ پنشن کی رقم معمولی رقم نہ تھی بلکہ 700 روپے تھی۔ (سیرت الہدی جلد اول صفحہ 131) ان دنوں ایک آنہ کا ایک کلو گوشت ملتا تھا۔ (سیرت الہدی جلد اول صفحہ 182) آج کل گوشت 400 روپے کلو ہے۔ گویا اس دور کا ایک روپیہ (16×400=6400) آج کے 6 ہزار 4 سو روپے کے برابر ہے۔ سات سو روپے پنشن آج کل کی 44 لاکھ 40 ہزار روپے کی خطیر رقم بنتی ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر اور پنشن کی رقم ذہن میں رکھ کر بتائیں:

- 1- اتنی خطیر رقم کہاں خرچ ہوئی؟
- 2- ادھر ادھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟
- 3- مرزا قادیانی نے کون سا بے شرمی کا کام کیا تھا کہ شرمندگی کا مارا گھرواپس نہ آیا؟
- 4- کیا اتنی بھاری رقم صرف کھانے پینے میں صرف ہو سکتی ہے؟

## (25) چھپسواں سوال

### ٹپسی ٹپسی

(475) ”5 مارچ 1905ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا، میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ (میں کو خواب سمجھ چڑوں کے) میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا، نام کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹپسی۔ ٹپسی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔“

(ھفت روزہ الوحی صفحہ 332، مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 346 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 1042 پر)



مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیپی ٹیپی ہے۔ جب قادیانیوں سے اس کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ ”ٹیچ“ سے بنا ہے جس کا مطلب تیز رفتار ہے۔ یہ فرشتہ ٹیچ کر کے مرزا قادیانی کا پیغام اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتا ہے اور ٹیچ کر کے واپس آتا ہے۔ اب اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی کو ازراہ مذاق ”ٹیپی ٹیپی“ کہتا ہے تو وہ غصہ سے آگ بگولا ہو جاتا ہے۔ کئی قادیانی اساتذہ نے طلبہ کی طرف سے بلیک بورڈ پر ”ٹیپی ٹیپی“ لکھنے یا کورس کے انداز میں با آواز بلند ٹیپی ٹیپی کہنے پر اپنے تباد لے کر والیے ہیں۔ (آزمائش شرط ہے!) جس کی وجہ بظاہر ہمیں نظر نہیں آتی۔ حالانکہ انہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ مسلمان ان کے فرشتے کا نام لے رہے ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے کبھی جھوٹ نہیں بولتے جبکہ مرزا قادیانی کا فرشتہ ٹیپی ٹیپی جھوٹ بولتا ہے۔ پہلے اس نے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں پھر کہا کہ میرا نام ٹیپی ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ مرزا قادیانی کے فرشتے ٹیپی ٹیپی پر ایمان رکھتے ہیں؟ اگر وہ ایمان رکھتے ہیں تو پھر مسلمانوں کے ٹیپی ٹیپی کہنے پر وہ کیوں چڑتے ہیں؟؟

سچ کہا ہے کسی نے: جیسی روح ویسے فرشتے!

## (26) چھبیسواں سوال

### اسلام میں نیچی قومیں

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

(476) ”ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لیے مامور نہیں ہوتے بلکہ ان کا کاروبار اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے اور ان کا کام صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ ہر دم اپنے نفس کو ہی زہد اور تقویٰ اور اخلاص کا صیقل دیتے رہتے ہیں اور حتی الوسع خدا تعالیٰ کی ادق سے ادق رضامندی کی راہوں پر چلتے اور اُس کے ہاریک وصایا کے پابند رہتے ہیں اور ان کے لیے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان اور عالی قوم میں سے ہوں جو علونب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا خاندان ہو بلکہ حسب آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم صرف ان کی تقویٰ دیکھی جاتی ہے گو وہ دراصل چوہڑوں میں سے ہوں یا چماروں میں سے۔“

یا مثلاً کوئی ان میں سے ذات کا کبتر ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو یا ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام، موچی، تلی، ڈوم، میراسی، سنے، قصائی، جولاہے، کنجری، تنبولی، دھوبی، چھوے، بھڑ بھونجے، نانہائی وغیرہ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اس کی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا؟ یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 149 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 277 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1043 پر)

اسلام اخوت اور مساوات کا دین ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسلام میں بعض قومیں نیچی سمجھی جاتی ہیں جو قطعاً جھوٹ اور بہتان ہے۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ قرآن و حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ اسلام میں بعض قومیں نیچی سمجھی جاتی ہیں؟؟

## (27) ستائیسواں سوال

### حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صلیب

(477) ”حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے ان کو بچا لیا اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر کثیمیر جنت نظیر میں ان کو پہنچا دیا۔ سوانھوں نے سچائی کے لیے صلیب سے پیار کیا اور اس طرح اُس پر چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عمان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لیے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 370، 371 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 498، 499 از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1044، 1045 پر)

یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھے جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اس کی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

وما قتلوه وما صلبوه (النساء: 157)

یعنی نہ انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قتل کیا گیا اور نہ انہیں صلیب دیا گیا۔  
اس کے برعکس آنجمنی مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر  
چڑھے۔ قادیانی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کا مذکورہ بالا عقیدہ قرآن مجید کے خلاف ہے یا نہیں؟؟

(28) اٹھائیسواں سوال

قادیانی کلمہ کی حقیقت

یہ تصویر تاجپیریا (افریقہ) میں قادیانیوں کی بڑی عبادت گاہ ”احمدیہ سنٹرل ماسک“  
کی ہے، جو قادیانی جماعت کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد کے دورہ افریقہ پر تصویری کتاب



”AFRICA SPEAKS“ سے لی گئی ہے۔ قادیانیوں کی اس عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے، جس کا ترجمہ ہے ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ کے رسول ہیں۔“ قادیانی کلمہ کی مزید وضاحت مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کے مندرجہ ذیل اقتباس سے ہو جاتی ہے۔

### احمد سے مراد مرزا قادیانی

(478) ”اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشر ابر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بر طبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے، بھیجا گیا۔“ (ازالہ اوہام صفحہ 673 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 463 از مرزا قادیانی)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ اس جگہ مراد ہوتے تو محمد و احمد کی پیش گوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہے جو مجرد احمد ہے۔ پس یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) احمد تھے بلکہ یہ کہ اس پیش گوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔“ (انوار خلافت صفحہ 37 مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1046 پر)

قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا انہوں نے کلمہ طیبہ تبدیل کر لیا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو بتائیں کہ وہ اپنی دوسری عبادت گاہوں پر ایسا کلمہ تحریر کیوں نہیں کرتے؟ اور اگر جواب نہیں میں ہے تو بتائیں کہ انہوں نے افریقہ کی عبادت گاہ پر ایسا کلمہ تحریر کیوں کیا؟

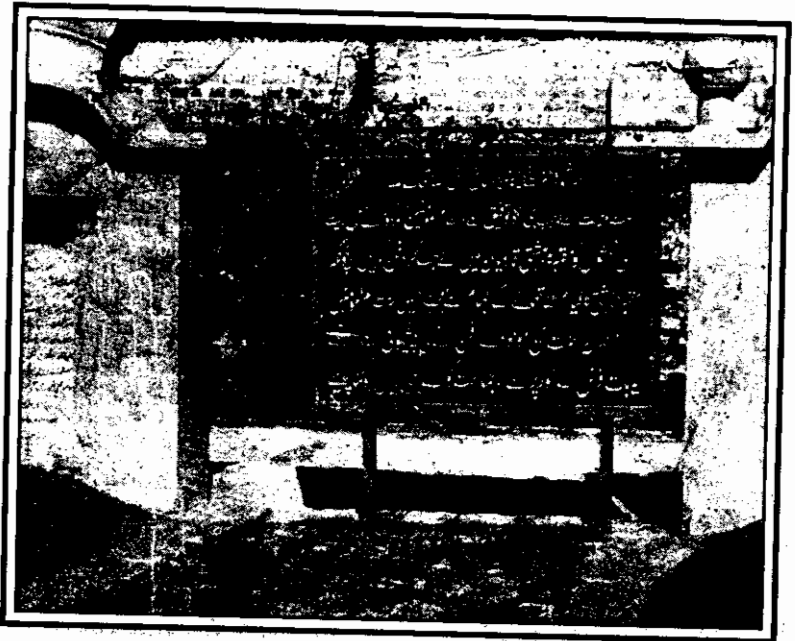
## (29) اثنیساواں سوال

## اکھنڈ بھارت

یہ تصویر پاکستان میں قادیانیوں کے مرکز ربوہ ضلع جھنگ کے قادیانی قبرستان میں نصرت جہاں بیگم (مرزا قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود کی بیوی کی قبروں کی ہے جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمودات کا بورڈ آویزاں ہے۔

”ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

□ ”جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے، حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا قادیانی کے گھروالے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے کر جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے، اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے، جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔“



ایک اور موقع پر مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا:

(479) ”ہندوستان جیسی مضبوط ہیں جس قوم کو مل جائے، اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک شیخ پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اسی طرف اشارہ ہے، ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو، اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔“

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947ء صفحہ 3)  
(عکس صفحہ نمبر 1049, 1050 پر)

(480) ”میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے، بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور مفزوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔“

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947ء صفحہ 2)  
(عکس صفحہ نمبر 1047, 1048 پر)

یہ ایک حقیقت ہے کہ قادیانی آزادی سے پہلے پاکستان کے کھلے دشمن تھے اور

پاکستان بننے کے بعد بھی وہ اس کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے۔ مذکورہ بالا اقتباسات پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی بھیانک سازشوں کے بین ثبوت ہیں۔ اس سے بڑی غداری اور بغاوت اور کیا ہو سکتی ہے۔ انھیں پڑھنے کے بعد ہر محبت وطن پاکستانی کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ ہر قادیانی سب سے پہلے اپنی جماعت اور خلیفہ کا وفادار ہے، بعد میں کسی اور کا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے خلیفہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پاکستان کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا کر اپنا فرض پورا کر رہے ہیں تاکہ یہ جلد ختم ہو کر اکھنڈ بھارت بن جائے یوں ان کے خلیفہ کا خواب پورا ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا دیرینہ مطالبہ ہے پاک فوج کو قادیانیوں سے پاک کیا جائے کیونکہ وہ جہاد کے منکر ہیں جبکہ جہاد ہماری فوج کا موٹو ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بھارت کے خلاف جنگ میں پاک فوج میں شامل قادیانی کیا کردار ادا کریں گے؟ اپنے کمانڈر کا حکم مانیں گے یا اپنے خلیفہ کا؟ قادیانی بتائیں کہ کیا مذکورہ بالا اقتباسات پاکستان سے غداری ہے یا حب الوطنی؟؟

### (30) تیسواں سوال

#### مرزا قادیانی کی تصویر

یہ مرزا قادیانی کی تصویر ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے، تمام انبیاء کرام کا مجموعہ ہے، بلکہ خود محمد رسول اللہ ہے (نعوذ باللہ)! اللہ کا نبی اپنے دور میں تمام انسانوں سے زیادہ خوبصورت اور

حسین و جمیل ہوتا ہے۔ وہ اپنے حسن کی زکوٰۃ تقسیم کرے تو پوری کائنات صاحبِ حیثیت ہو جائے۔



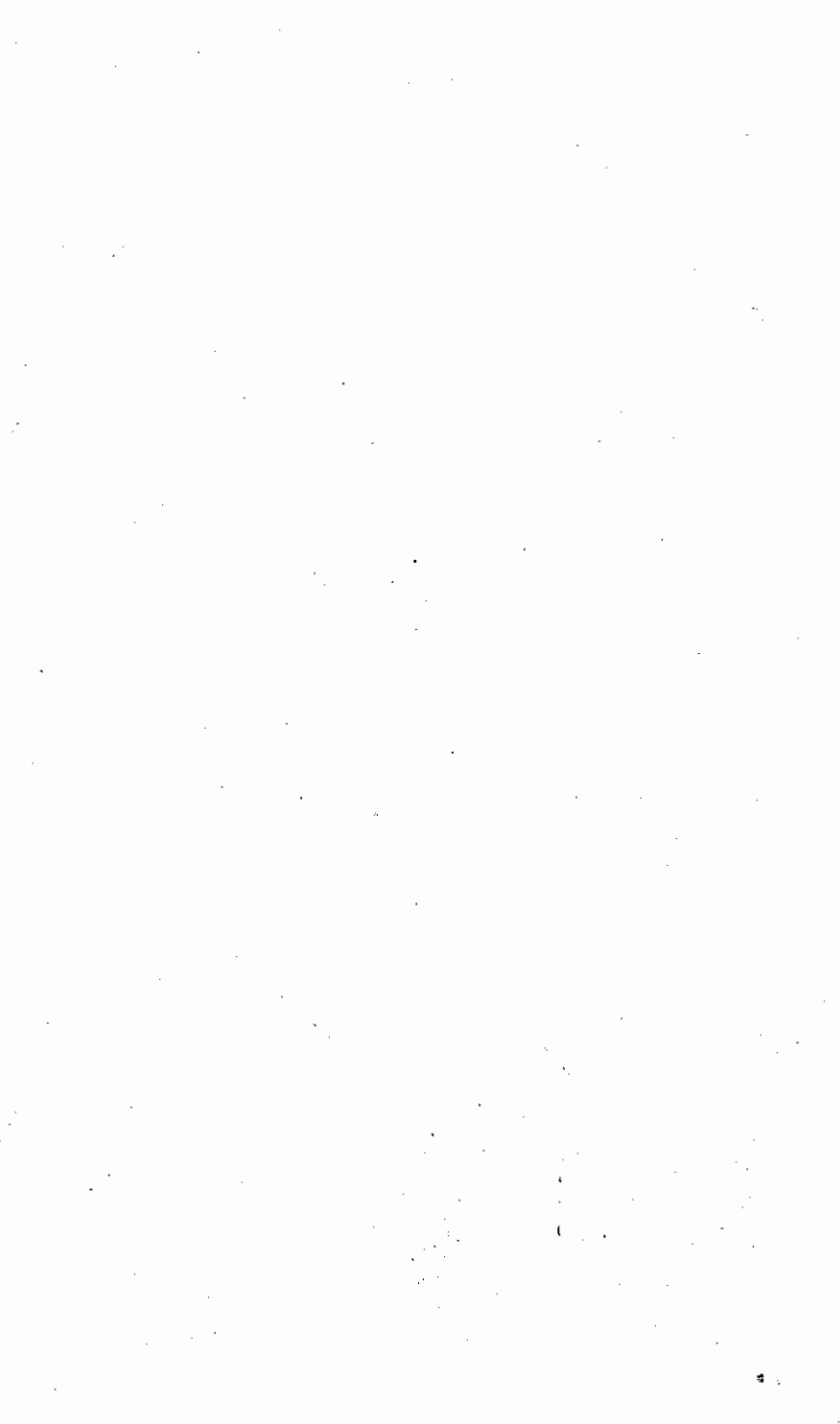
قاویا بی مائیں کہ کیا نبی اس شکل کے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود مبعوث کیا ہو اور ان کی موت بیت الخلا میں ہوئی ہو۔ (نعوذ باللہ)۔ ہمیں تو یہ رنجیت سنگھ کی تصویر لگتی ہے۔؟؟ (مہاراجا رنجیت سنگھ سے معذرت کے ساتھ)!





تعمیرت حاضر ہیں!

عکسی شہادتیں



## مجھے ضرور پڑھیے!!!

### مناظرہ کی کتاب

(481) ”اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت پیش کر سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عیسق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو اور اس حقیقت کے اصل قرار گاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے جاننے پر دلوں کی تشفی موقوف ہے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 56 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1051 پر)

### زبانی تبلیغ نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے

(482) ”وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بتاتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے۔“  
(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 328 طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1052 پر)

### غور و فکر کرنے کی نصیحت

(483) ”اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا، اس وقت تک پُرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سننے ہی اُس کی مخالفت کے لیے

تیار ہو جائے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ 355 طبع جدید، از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 1053 پر)

## مسخ شدہ لوگوں کی علامت

(484) ”یہودی لوگ جو مورد لعنت ہو کر بندر اور سور ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض تفسیروں میں یہی لکھا ہے کہ بظاہر وہ انسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندروں اور سوروں کی طرح ہو گئی تھی اور حق کے قبول کرنے کی توفیق بالکل اُن سے سلب ہو گئی تھی اور مسخ شدہ لوگوں کی یہی تو علامت ہے کہ اگر حق کھل بھی جائے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔“  
(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 325، طبع جدید از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ 1054 پر)

## تعصب

(485) ”تعصب ایک ایسی بلا ہے جو غور کرنے نہیں دیتا“  
(چشمہ معرفت ص 68 مندرجہ روحانی خزائن ج 23 ص 436، از مرزا قادیانی)  
(عکس صفحہ نمبر 1055 پر)

وہ شرم ہے، کہ ان کو ہے آئینے سے نفرت  
خود دیکھنا اپنا بھی گوارا نہیں کرتے



# سُنَنُ الدَّارِقُطْنِيِّ

تأليف

شيخ الإسلام حافظ عمرو . القزويني علم الحديث ومعه زهاء الرجال

الإمام الكبير علي بن عمر الدارقطني

المولود سنة ٢٠٦ والمتوفى سنة ٢٨٥ هـ

وبذيله

التعليق لمغني على الدارقطني

تأليف

المحدث العلامة

أبي الطيب محمد شمس الحق العظيم آبادي

الجزء الأول

عند المكتبة

بيروت

الطبعة الرابعة  
١٤٠٦ هـ - ١٩٨٦ م

بيروت - للزرعة بنسبة الامان - الطابق الاول - ص.ب. ٨٧٢٢  
للملون : ٣٠٦١١٦٦ - ٣١٥١١٢٢ - ٣١٣٨٥٩ - برقية : ناهمليكى - فاكس : ٣٣٣٠



# تذکرہ

مجموعہ

الہامات ، کشوف و روایا

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معرود علیہ السلام

# مکتوباتِ احمد

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
 مسیح موعود و مہدی معبود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے

خطوط اور مکاتیب

جلد اول

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیخ موعود و مہدی موعود

بانی جماعت احمدیہ



# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

شیخ موعود و مہدی ہجو

بانی جماعت احمدیہ

جلد دوم

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیخ موعود و مہدی مہمود

بانی جماعت احمدیہ

جلد سوم

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیخ موعود و مہدی موعود

بانی جماعت احمدیہ

آغاز مئی ۱۹۰۳ء تا اواخر ۱۹۰۵ء

جلد چہارم

# ملفوظات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

سیح موعود و مہدی مہود

بانی جماعت احمدیہ

جنوری ۱۹۰۶ء تا مئی ۱۹۰۸ء

جلد پنجم

مجموعه  
اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسبح موعود و مہدی موعود علیہ السلام

جلد اول

مجموعه  
اشتهارات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
مسیح موعود و مہدی مہربود علیہ السلام

جلد دوم

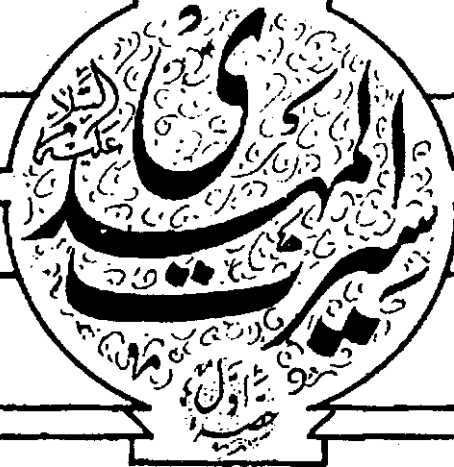
من الحجة



بسم الله الرحمن الرحيم

وَلَقَدْ كُنْتُمْ يَوْمَ فَاتِكُمْ خِزْيَانًا مِّنْ أُمَّةٍ قَدْ كَفَرْنَا لَكُمْ وَنُفِرْنَا لَكُمْ

الحجة



مترتبة

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ

حسبنا اللہ

مولانا اکرم معظم لوی صاحب لایٹ سٹیل ڈپارٹمنٹ قادیان مدرسہ اسلامیہ قادیان

محمد فخر الدین (مدنی) صاحب کتاب گمراہ قادیان کو شائع کرنا فرمایا

چھاپہ منشی نور محمد

پست فی بلیٹ مجلد ۱۰

۱۹۳۵ء

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اِلٰهَ فَاَتَّبِعُوْنِيْ مُحَمَّدًا لِّئَلَّا

# شیر المہدی

(حصہ دوم)

تالیف لطیف حضرت صبا جزا وہ میرا بشیر احمد صاحب ایم

جسے

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت و بیان دارالامان

نے

ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں شائع کیا ہے



کتابخانه جامعہ اسلامیہ

# شیر المہدی

حصہ سوم

— مرتبہ فرستادہ —

حضرت مرزا بشیر احمد رضا ایمان

چھ

خا

پندرہویں نمبر مولوی جمال و منشی فضل نے قادیان لکھا ہے

شائع کیا

پندرہویں نمبر

مئی ۱۹۱۶ء

صفحہ ۱۳۵۸

پیشین نقل

پندرہویں نمبر

آؤ لوگو کہ میں نورِ خدا پاؤں گے ۔ تو تمہیں طوڑ تہلی کا بتایا ہم نے

# مکتبہ اہل سنت

بینی

دن کے اذکار و نیت پر

نمبر ۳۳۰

پابت ماہ مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء

جلد ۱۲

مطابق جمادی الاول و جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ

مکتبہ اہل سنت

۱۳۳۳ھ

فہرست مضامین

۱۸۴ - ۹۱ مکتبہ اہل سنت

ماہی جرج باراقل

لَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِمْ سَمٌ وَلَا حَرْمٌ

مَا رَأَى مِنْهَا

بِنُصْلَةٍ تَعْلَى

یہ رسائل اللہ جن کے نام پر تفصیل ذیل میں

# انجامِ اہم

خدائی فیصلہ - دعوتِ قوم

مکتوبِ عربی بنام علماء

مطبع ضیاء الاسلام میں طبع ہو کر عام فائدہ  
کے لئے شائع کئے گئے

کتابخانہ

قیمت فی جلد چھ

بقلم

ما نزل طبع اول

وَيَعْمَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالسُّمَاتُ مَوَسَّاسًا  
 قُلْ كَفَرْنَا بِمَا شُكِرْنَا بِشَهَادَاتِنَا بَيْنَكُمْ وَرَبِّنَا عِلْمُ الْكِتَابِ

الحمد لله

کہ یہ رسالہ جس کا نام ہے

# ضرورة الامام

صوت ڈیڑھ دن میں طبع ہوا کہ

مطبع

ضیاء الاسلام قادیان میں

قیمت ۲۰ محمول علاوہ جلد ۰۰۰ -

ایضاً حکیم فضل الدین صاحب لاروی مالک و مدیر

لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً

قرآن شریف مجزوم

یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومنوں کو ملزم کرنے کے لئے ماہ پاسکیں۔

کتاب لاجواب

## شخصہ لاحق

جن کا دوسرا نام یہ ہے

آریوں کی کسی قدر خدمت

اور

ان کے ویدوں اور نکتہ چینیوں کے کچھ ماہیت

یہ رسالہ جو تالیفات مرزا غلام احمد رضا مؤلف ذرا بن احمدیہ میں سے ہے  
اس پر اکثر رسالہ کا جواب ہے جو پنڈت قادیان کے ہندوؤں کی طرف سے باطلہ و اعانت  
لیکھ رام پشاور کی چشمہ نور پبلسر میں پھیا ناسروام فائدہ کے لئے مرزا صاحب  
موصوف کی طرف سے

مطبع ریاض ہند امرتسر میں باہتمام شیخ نور احمد مالک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

ماہی طبع اول

وَالَّذِينَ كَفَرُوا رَحْمَةً رَحْمَتِي لَمْ يَكُنْ لِي عَلَيْهِمْ قَوْلٌ مِمَّنْ فَتَرْتَابِي  
 اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
 قُلْ اِيَّاكُمْ يَحْكُمُ الْغَيْبُ اِنَّكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ  
 هُنَالِكَ تَمْتَلِكُونَ  
 بِرَبِّكُمْ  
 هُنَالِكَ تَعْلَمُونَ  
 مَا وَسَّوْا  
 وَمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

میں نے زمین صاحب دہلوی اور ان کے شاگرد رسالوی کو جو نوات رسالہ صاحب کتاب  
 انکار اور نام و توضیح تمام کولافراد و جمالی اور کذاب اور کذاب اور بے ایمان اور کون  
 اور وہ روز رحمت رحمت میں ہوتے ہیں اور ایسا ہی ان کے تمام جنجال  
 مولویوں، مصنفوں، پڑھانوں، قیروں، پڑھانوں، قیروں کو  
 آسانی فیصلہ کی طرف دعوت اور نیز ان کے  
 گذشتہ مباحثات کی کیفیت  
 و الحمد للہ والمنة  
 کہ یہ رسالہ موسوم ہے

# اسما فیصلہ

مطبع ریاض ہند امرتسر میں چھپا  
 ایک بار دہلی میں ائمہ تقسیم کی گئی ہے

رہائیل طبع اول حصہ اول

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
بفضل عظیم حضرت ہادی عالم عالمین و رحمت عمیم رہنما مخلصان کما للہ العاجلین

# بِرَاهِینِ اِحْمَدِیَّہ

ملقب بہ  
البراهین الاحمدیہ علی حقیقت نبی الشہد القرآن والنبوۃ المحمدیہ

جس کو خیر الی اسلام پنجاب جناب واپس از غلام احمد صاحب امین عظیم قادیان  
ضلع گورداسپور پنجاب و امہ اقبالہم نے کمال تحقیق و تدقیق سے تالیف کے  
مکرمین اسلام پر تجت اسلام پوری کرنے کیلئے بوعہ النعام اوس ہزار روپیہ شائع کیا

امرتسر پنجاب

مسفیر ہند پریس میں دہرہ ۱۸۸۰ء طبع ہوئی

امیر علی دولہ پرنٹر

پیش اور نقل

ولمن انتصروا فلنصفنا ذلك عليهم من حيث يريدون  
 جو شخص ظالم برکے بدلے اس پر کوئی انعام نہیں

# سورہ بکین

## آیہ دہم

مطبع الفضلاء لاہور  
 ان حکم فی فضلین مالک مطبع  
 کی اختراع چھپے



ما نيل طبع قول

هَذَا كِتَابُ لِقْتِهِ مِنْ تَأْيِيدِ رَبِّي الْمَقَانِ  
 وَوَاللَّهِ إِنَّهُ مِنْ قُوَّةِ رَبِّي لَا مِنْ قُوَّةِ الْإِنْسَانِ  
 وَإِنَّهُ لَأَيَّةٌ عَظِيمَةٌ لِمَنْ تَكْرَهُ خَافَ الدِّيَانَ -  
 وَأَنِّي سَمَوْتُهُ

# مَوَاهِبُ الْجَمِينِ

وَأَنَا عِبْدُ اللَّهِ الْأَخْدُ غُلامُ أَحْمَدَ حَافِظِ اللَّهِ  
 وَأَيْدِ رَجِيلِ قَرِيْبِهِ هَذَا تَأْيِيدِيَانِ  
 دَارِ الْإِسْلَامِ وَمَحِيطِ الْمَلِكَةِ  
 الْخِزَامِ  
 رَأْسِي

قد طبع في مطبع ضياء الاسلام تاليفين باقتسام  
 الحكيم فضل الدين البهيري ثلثون وعشرون  
 من شوال سنة ١٣٢٠ هـ مطابقا لاربعة عشر خلون  
 شهر جنوري سنة ١٩٠٣ هـ

## نقل ٹائٹل بار اول

## قصه اول

قصہ اول  
 ازالہ اوہام  
 قصیدہ بامس شدیدند و متناضح لئناس  
 الحمد والمنت کہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۰۳ کتاب  
 جامع معارف قرآنی و شایع اسرار کلام ربانی از  
 تالیفات مرسل یزدانی و مامور رحمانی  
 جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیان  
 مطبعہ منیرہ ہمتی شہرہ شمس آباد مطبعہ  
 شمس آباد ہندوستان  
 تعداد ورقہ ۷۰۰  
 قیمت فی ورقہ غیر

شہادت بیچ بار اول

رسالہ سہ ماہی شیکاگو طبع کے بابہ میں اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 درود و سلام علیہ  
 انما یحیو اللہ من یشاء  
 ان اللہ ذو القدر العظیم



اور دوسرا نام

**دعوت الایمان**

تعمیر الایمان

ما یفعل اللہ عندا یکم لکم انتم  
 وکلن اللہ شاکراً علی ما یعملون

۵۰۰ تعداد جلد...  
 ۵۰۰ تعداد جلد...  
 ۵۰۰ تعداد جلد...

پیشہ پورا

الحمد لله والمنة  
کہ تمام مخالفوں پر الہی حجت پوری کرنے کیلئے

یہ رسالہ

جس کا نام ہے

# البرہین

لا تمام الحجج علی المناقضین

بمقام قادیان مطبع ضیاء الاسلام میں باہتمام حکیم فضلین صاحب

مالک مطبع چھپرہ

شائع ہوا

قیمت ۱۵

جلد ۰۰ ۲

۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

حیا الحق و زهد الباطل ان الباطل کان زهوقاً

آنانکه برد علوی ما حملہ کنند	دو را جو چیل عریضہ ہا بر پا کنند
اگر یک نظر کنند میں نسو نکتب	ہست میں نفس کہ تکلم واد با کنند
باورنی کنم کہ نیاید عذر خواہ	دیں امر دیگر است کہ ترک حیا کنند

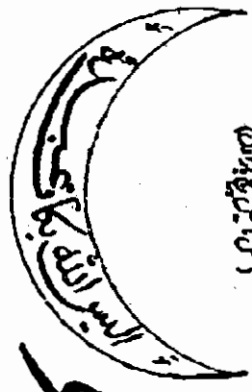
# برائین احمدیہ

حصہ پنجم  
(۵)  
لقب

بکبریاہین الاحمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کتاب القرآن والنبیۃ المحمدیہ  
مؤلف

حضرت آقا سید مرزا غلام احمد صاحب عمود المسلمین

تسعة عشر من جملة



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

در سطح فنیاء الاسلام قلم بیان آیتام حکیم فضل الدین صاحب کتب

تعداد: ۱۰۰

مدخل پنج بار اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# انوار الاسلام

پنجویں بار اول  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعداد اشاعت (۳۰۰۰)

ماہیٹیل طبع اہل

سب کتب انتم اذ انزل فیکم ائین مریم و ام المومنین

خدا نے تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں میں سے یہ بھی ایک عظیم الشان فضل و احسان ہے۔  
 کہ کتاب سب طاب فیج ایقان و عرفان مسی

مصدقہ چوبی رشتے میں یکشادہ اند

صاف و زلف و سوزی لاشعرا

# تذوق المسیح

ابن ہشام ہرنیپے تصدیق میں استاد اہل

فی آخر الزمان

اسان بار و نشان لوقت مگرین

خود مسیح موجود علیہ السلام کے قلم سے نکلی ہوئی جس کا نزول جمالی اور جلالی  
 رنگوں میں حضرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے  
 مطابق جو آخری زمانے کے متعلق تھیں، اس وقت کے اولوالالباب و اولوالابناء  
 نے برآی العین مشاہد کیا

طبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر کتبوں جمہدی حسین مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام کے زیر نگرانی شائع ہوئی۔ ماہیٹیل پریس مطبعہ میگزین قادیان میں چھپ کر طیارہ ہوا۔

بار اول تعداد اشاعت ۲۹۰۰

شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ

قیمت ۳۰

ماہ اگست ۱۹۰۹ء



ما مثل ذلك ما نقل

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَوَخَّوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ

الحمد لله الموفق ان كتبت هذه الرسالة والصحيفة الجميلة لعلاج مرض  
المتنصرين الذي اعتد مداه وعوقتهم مذاهه واكتهم نار انكار الفرقان. والمحول  
عن كتاب الله القرآن. فاردت ان ننجيهم من غلب الحرام. وزيهم سوء اداهم ونهديهم  
الى دواء السقام. فالذات هذا الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب. وهو خمسة  
الايت من الدر اهر لكل من ات بمثله وارى العجايب. وهو بفضل الله حسن  
وطيب والطب وادق. وسميته الحصة الاولى من

# تور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم

وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم

للكافرين حصيرا ان هذا القرآن

يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين

الذين يعملون الصالحات ان لهم

اجرا كبيرا

قد طبع في المطبع المصطفائي بريس في لاهور سنة ١٣١١ هـ

انقل ما نقل مع اول  
 + بغیر دستخط ہر کتاب کے آغاز و سرور و سب سے پہلے ہونا +

قد فرغنا من الریح علی قوم یسئرون آریہ فالحمدا یدلہ رب العالمین  
 انا اذا نزلنا بساحتہ قومہ فساء صباح المنذرين

ہم آریوں کا روزِ کھف سے فراغت کر چکے سو اس خدا کو سب تعریف ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے  
 ہم جب ایک قوم پر چڑھا ہی کرتے ہیں اور اُنکے صحن میں اترتے ہیں تو وہ صبح ان کی ایک ٹہنی  
 صبح جلتی ہے جو تباہی کی خبر دیتی ہے

پیشینہ معرفت

یہ کتاب تیری صاحبِ جلد کے اس مضمون کے جواب میں ہے جو جسکو انہوں نے اپنے مذہبی جلسہ میں دیکھ کر پیش کیا ہے  
 جو چار سو مرتبہ ہجری میں حضرت مسلمانوں کے خدا کو اپنے گھر میں بلانا تھا جو ہمارے سید مولانا  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور دشنام دہی سے پر تھا جس میں دنیا اسلام پر جا توہین اور  
 ہستی اور شخصیت کا کیا تھا اور نہایت شوخی سے گہری گالیوں سے کر اور بے قیامتگی سے ہمارے  
 مقدس ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا کر صد مسلمانیوں کو خود بخود کر کے نہایت دکھ  
 دیا تھا اور اس کتاب کا نام



از مولفات حضرت مرزا غلام احمد صاحب سچ موجود  
 جو ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو

مطبع انوار احمدیہ مین پریس قادیان ضلع گورداسپور میں طبع ہوئی  
 باہتمام شیخ یعقوب علی قراب منیجر

اور قیمت مجلہ تین روپے

۵۰ ہزار چار گنت فی جلد علی

ذاتیل ہیج بار اول

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْإِسْلَامَ وَمَا نُنزِّلُ إِلَّا بِإِذْنِ رَبِّكَ  
 وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْكَ مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نَحْنُ نَكْتُبُ لَهُمْ أَلْفَاظَ مَا يَشَاءُونَ  
 وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ  
 نُوْرٌ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ لَمَّا نَزَّلْنَا آيَاتِنَا لَعَلَّ الْكَافِرِينَ  
 لَدَى الْمُرْسَلِينَ

حقیقۃ اوحی

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار حکم ہے کہ یہ کتاب جامع و حسیں پر ایک قسم کے  
 حقائق اور معارف اور ہمہ کسمانی نشان و بیخ ہیں محض اسی کے  
 فضل اور کرم اور خاص اسی توفیق اور تائید سے مرتب تا لیف ہو کہ

طبع میگزین قادیان میں باہتمام مینتجر و مطبع کے چھپی

ڈائریل مسیحی قتل

الحمد لله والمنةت كرمنا نيد و توفيق لك نعم المولى ونعم النصير وعنايات  
 اكن ذوات طليل وعظيم وكبير حصولي الكتابه لاجل مسلامه

# آئینہ مآلات اسلام

جس کا ڈوسر نام دافع الموائس بھی ہے

بمآه فروری سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع ریاض ہند قادیان میں باہتمام شیخ نورا احمد ہستم

ولمک مطبع طبع ہو کر شائع ہوا

شاہین بار ازل

الْحَمْدُ لِلَّهِ بِكَافٍ عَبْدَهُ الْيَسْرَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ الْيَسْرَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

الحمد لله والمنته كضميمه نزول المسيح جسكے ساتھ  
 دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے  
 حسب استدعا مولوی شہار احمد صاحب امرت سہری کے  
 محض پانچ دن میں ابتداء ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے  
 طیارہ جو کراچی کا نام  
**انجمن احمدیہ**  
 رکھا گیا  
 اور اس رسالہ میں پیر مہر علی شاہ صفا مولوی اصغر علی صاحب  
 و مولوی علی حائری صاحب شیعہ وغیرہ کبھی مخاطب میں جہن کا نام  
 رسالہ میں مفصل درج ہو (تبعہ طبع ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء)  
 بمقتا آقا یان باہتمام مہم حکم فضل الدین صاحب مطبع ضیاء الاسلام مطبع ہوا

الْحَمْدُ لِلَّهِ بِكَافٍ عَبْدَهُ الْيَسْرَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ الْيَسْرَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ

ما قبل فتح براتل

# حجَّ اللّٰهُ تَعَالَى

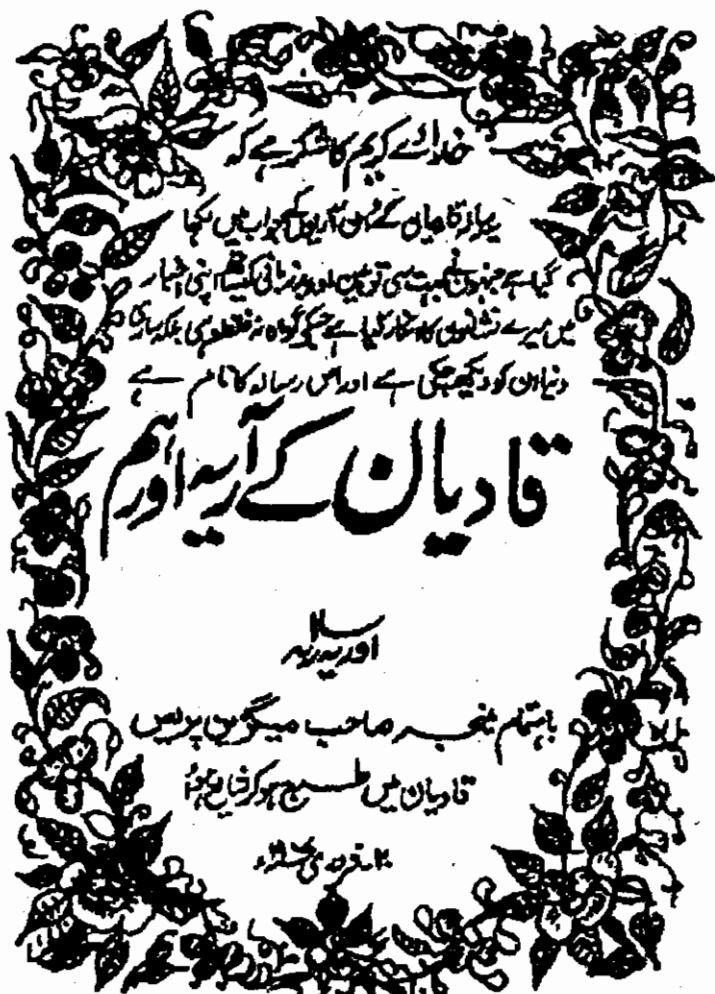
مطبعة مطبع ضياء الاسلام

قاديان دار الامن والامان

۲۴ روى الحجّة

۱۳۱۴ هـ

نورنا ایٹل بار اول



خدا کے کریم کا شکر ہے کہ

یہ لڑتے ہیں کہ ان کو اپنی جگہ پر رکھا

گیا ہے جن کو نہایت ہی تو میں لوگوں نے مانا کیسا اپنی ہمارے

میں میرے نشانوں کا شمار کیا ہے جو گواہ نہ فقط ہی بلکہ ساری

دنیا ان کو دیکھ چکی ہے اور اس رسالہ کا نام ہے

# قادیان کے آریہ اور ہم

اور سید

پہنم شجر صاحب میگزین پریس

قادیان میں طبع ہوا کرتا ہے

بازار میں

تھانہ کراچی  
قیمت ۱۲ روپے

القمر والشمس في رمضان - ليكون آيتين لي من ربي الرحمن ثم انزل الطلوع  
 لعل الناس يتفكرون - فما لكم لا تنظرون الى اى الله اوتعت عيونكم ما  
 تنظرون - ايها الناس عندي شهادات من الله فهل انتم تؤمنون -  
 ايها الناس عندي شهادات من الله فهل انتم تسلمون - وان تعدوا  
 شهادات ربي لا تحصوها فاتقوا الله ايها المستعجلون - انكلما جاعكم  
 رسول بما لا تهوى انفسكم ففرقا كذبتم وقرىبا تقتلون انا نصرنا من ربنا  
 ولا تنصرون من الله ايها الخاشعون - اقتلتموني بفتاوى القتل او دعوى  
 رفعتوها الى الحكام ثم لا تتندمون كتب الله لاغلبين انا ورسلي ولن يجزوا  
 الله ايها المهاربون - ووالله انى صادق ولست من الذين يختلفون - انكروني  
 وقد تمت عليكم الحجة الا تردون الى الله او انتم كسيحكم خلدون - الا  
 متدبرون سورة النور والتحرير والفاحة او تكرون قراءتها او  
 على انفسكم تحرمون - وهذه رسالة منى اهديت لكم يا اهل الندوة  
 لعلكم تفتحون عيونكم او تقيم عليكم حجة الله فلا تعتذرون بعدها ولا  
 تختصمون واني سميتها

## حُفَّةُ النَّدْوَةِ

وانى ارسل اليكم رسلي وانظركم كيف يرجون

وانى ادعو الله ان يجعلها مباركة لقوم لا يستكبرون - رب اشهد انى بلغت  
 ما امرت فاكتبني في الذين يبلغون رسالاتك ولا يخافون - امين ثم امين -



# الهدى والتبصرة لمن يري

١٢ جون سنة ١٩٠٢  
٤

ويبدأ  
١

محمول ذلك  
١١

التمن في جلد  
١٣

طبع في دار الامان قاديان المطبع ضياء الاسلام

بإهتمام الحكيم فضله بن البجيرد

تأثيل باراقل

هذا هو الكتاب الذي الهمت تصنيفه من رب العباد - في يومئيد من الاعياد - لغرضه على الخافون -  
 بلناطق للورود الامين - من غير مدد التوقيم والله دين - فلا شك انه آية من الايات - وما كان لبشر ان  
 يظن كشيء من قبله مستغنياً في مثل هذه العبارات - وكان الناس يركبون طبعه رقبة يوم الابد  
 ويستطلعون بعرون المشتاق المريد - فالحمد لله الذي اذاعهم مقصودهم بعد الانتظار -  
 ووجدوا مطلوبهم كسكان مذلة اغصانته من التمار - والله صنيعه احسن  
 المحفوة - وصحية تليغها من ان السعادة والله حيث من الله بعد ما  
 اشعلت البلاد وهم الضياء - ولن تجد هذه المعارف في الاثر المنتقا  
 المدونة من الثقات - بل هي حقائق اذيعت اتي من رب  
 الكائنات - والله الظاهر تام - وهل بعد المسيهوكتم - وهل  
 بعد غائتم الخلفاء على السور حتم - وليس من العجب  
 ان تسمع من خاتم الائمة - نكاحا ما سمعت من  
 قبلك من علماء الملة - بل العجب كل العجب ان  
 يأتي المسير بالعودة والاعمال المنتظر وكثرة  
 ان سرور غائتها تطاير - ثم لا يأتي معرفة  
 جديدة من حقو الكبرياء - وتكلم  
 ككلم العامة من الظهور - ولا  
 يفرق فرقا بينا بين الظلمة  
 والضياء - وان سميت  
 هذه الرسالة

# خُطْبَةُ الْهَامِيَّةِ

وَإِنِّي عَلِمْتُهَا الْهَامًا مَرْتَبِي وَكَانَتْ آيَةً

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاريا باهتمام الحكام فضل الدين  
 البيهقي في سنة ١٣١٩ من الهجرة القماسة

تبعيل المصاحفة  
٢١٠٠

# روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی مہجور علیہ السلام

جلد ۱۸

اعجاز ایس۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الہدیٰ والتبصرۃ لمن یرى  
دافع البلاء نزول ایس

(بیشل مطبع اقل)

الحمد لله والمنة

کہ یہ رسالہ مبارکہ جس میں انخودزادہ سزاوار علماء  
کابل اور شیخ اجل افغانستان اور رئیس اعظم سب سے  
مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مرحوم کی شہادت کا  
ذکر ہے اور نیز ان کے شاگرد رشید میاں عبدالرحمن کے  
شہید ہونے کے حالات مذکور ہیں تالیف ہو کر  
نام اس کا مندرجہ ذیل دکھا گیا ہے

تذکرۃ الشہادتین

مع رسالہ عربی و علامات المقربین

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قاریان میں باہتمام  
حکیم مولوی فضل الدین صاحب مالک مطبع  
اکتوبر کے مہینہ میں چھاپ کر شائع کیا گیا۔

حَامَتَنَا تَطْهِيرُ بَرِيْشِ شَوْقٍ      وَفِي مَنَاقِرِهَا تَجَمُّعُ السَّلَامِ  
 إِلَى وَطَنِ النَّبِيِّ حَبِيبِي      وَسَيِّدِ رَسَلِهِ خَيْرِ الْإِنَامِ

### الرَّسَالَةُ

اللطيفة المشتملة على معارف القرآن ودقائقه المسماة

# حَامَةٌ الْبُشَى

إِلَى  
 أَهْلِ مَلَكَةٍ وَصُلَحَاءِ أُمَّ الْقُرَى

لِحَضْرَةِ أَحْمَدَ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَالْمَهْدِيِّ الْمَعْهُودِ

عَلَيْهِ وَعَلَى مُطَاعِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

الطبعة الأولى في رجب سنة الهجرة

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to the coming Mehdi and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life, like a true lover of peace and tranquillity and a person poor in heart, — the Muslims of his party considering his appearance as merely spiritual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Hussain of Batala, editor of *Isha-at-Muhammad* and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghozi, general slaughterer and upsetter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi. I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "the coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Al-mehdi

تاریخ اور فروعی لطائف حقیقت المہدی کے متعلق

ٹیٹل پر طبع نفل

الحمد لله والمنة

کہ یہ رسالہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی لودران کے مریدوں  
اور سخیوں لوگوں پر تمام حجت کے لئے محض نصیحتانہ شائع کیا  
گیا ہے اور بغرض اس کے کہ عام لوگوں پر حق واضح ہو جائے  
اس رسالہ کے ساتھ پچاس روپیہ کے انعام کا اشتہار بھی  
دیا گیا ہے جو اسی ٹیٹل پر جن کے دوسرے صفحہ پر مندرج ہے اور  
یہ رسالہ موسم بہار

# حق کو لے لو

پتہ  
مطبع ضیاء الاسلام قادیان ضلع گورداسپور میں باہتنام

حکیم حافظ فضل الدین صاحب بیسوی مالک مطبع چکریم ستمبر ۱۹۰۲ء  
کو شائع ہوا

تیت ۱۰۱۰۱۰۱۰

جند ۰۰۰

تیت ۱۰۱۰۱۰۱۰

## هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ط

رسیدہ شدہ ذمہ جو کہ من پہلاں مردم  
 کہ او مجھ دایں دین و رہنما باشد  
 منم سیرج بیانگ بلند سے گویم  
 منم خلیفہ شاہی کہ برسا باشد  
 چنیں زمانہ چنیں دور ایں چنیں برکات  
 توبہ نصیب ہوئی چہ چنیں شقا باشد  
 سیاہ باد رخ بخت من اگر بہ دلم  
 دگر غرض بجز از یار آشنا باشد

خدا کے مرسل

حضرت سیرج موعود و مہدی مہمود

عالیجناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

کالی کچھڑ پورہ

اسلام

جو ۲ نومبر ۱۹۰۲ء کو بمقام سیانکوٹ ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا

جسکو

چوہدری مولانا بخش صاحب احمدی بیٹی نامک حافظ دفتر ضلع سیانکوٹ نے  
 مفید نامہ پڑھیں سیانکوٹ میں پھیرا کرتے تھے کیا



بیشتر عقل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الحمد لله المنة

کہ رسالہ شافیہ کافر جو مخالفوں پر جنتی لشکر اور واقعوں کیلئے موجب ذرا ایمان و عرفان  
موسوم ہے

نِشَانِ آسْمَانِ

چسکا دوسرا نام

شہادتِ الملہدین

بھی ہے

یا صوفی خوشی اگر بر آسماں یا تو یہ کہیں بدگمانی

اینست نشان آسمان شش نبی اگر توفانی

از تالیفات مہدی زمان وسیع دوران مجید الوقت حضرت میرزا غلام احمد صاحب دہلوی

جون ۱۸۹۲ء میں

پریز عوامی فاکسارنگہ احمد کاتب

ریاض ہند آئسرو میں چھپا

ماہنامہ بارادول

الحمد لله والمنة کہ بہر سالہ

موسومہ

# ایام الصالح

تعداد اشاعت ۱۰۰

قیمت فی جلد ۱۰

مطبع ضیاء الاسلام قلوبین میں باہتمام حکیم حافظ فضل الدین صاحب

بھیروی ملک مطبع کے مطبوع ہوا

یکم جنوری ۱۸۹۹ء

۲۹۵

ڈائل پریس برٹش

الحمد لله والمنت کہ رسالہ طیبہ مبارکہ

المسماۃ بہ

## شہادۃ القرآن

نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان

مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں

باہتمام

ملشی غلام قادر صاحب

فصیح کے چھپا

پیغامِ صلح

رقم فرمولا

حضرت اقدس میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام

نمايش طبع اول

هذه رسالة مباركة المسماة

# كرامات الصادقين

ولمن يأت برسالة مثلها فله إتمام

الف من الورق غير مقلد

كان أو من المقلدين

وانها

---

قد طبعت بفضل الله ورحمته في فيجاب نريس سيالكوت

باهتمام

المفتي غلام قادر الفصح مالك المطبع فالحمد لله رب العالمين.

ماہیٹیل طبع اول

مطبوعہ ضیاء الاسلام

۱۳۱۲ھ  
سراج مُنیر

مشتعل بر نشانہائے رقبہ

قادیان دارالامجد الامان

مئی ۱۸۹۷ء

لئے قائد خدا:

اس گورنٹ علیہ انگلشیہ کو ہماری طرف سے نیک جزا دے اور  
ہم سے نیکی کرے جیسا کہ ہم نے ہم سے نیکی کی۔  
آمین۔

# کَشْفُ الْغَطَاءِ

یعنی

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے  
بمقصد گورنٹ علیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور  
نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے منشی کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور  
نیز ان لوگوں کی خلاف واقعہ باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت خلاف حقائق پھیلانا  
چاہتے ہیں۔

اور یہ مولف

تلخ عزت جناب ملک مظفر قیسرہ ہند دام قیابا کا واسطہ ڈال کر  
بخدمت گورنٹ علیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکم کے باور گزارش  
کتاب ہے کہ براہ خوب پروردگار کی طرف سے اس کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

یہ سزا تالیف ہو کر ۲۲ دسمبر ۱۸۹۵ء کو مطبع ضیاء اسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل اللہ صاحب  
ملک مطبع کے مطبوعہ ہوئی۔

ان هذه الكتاب يدفع وساوس الخناس - وفيه  
شقاء للناس - وهو يهب السكينة  
ويجلب الكروب - وسميته -

# تزيان القلب

تصنيف

امام رباني حضرت ميرزا غلام احمد صاحب قادياني  
مسيح موعود و مهدي مسعود عليه الصلوة والسلام -



ما على الرسول الا البلاغ  
 البلاغ  
 جس کا دوسترا نام ہے  
 فریاد ورد  
 تصنیف منیف حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ  
 السلام و الصلوٰۃ  
 باجارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ  
 منیجریک و پوٹالیف و اشاعت قادیان نے شائع کیا  
 ۲۹ جی ۱۹۲۲ء تعداد ۱۰۰۰ ۲۳۰ نمبر۔

میں جو اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں ان کے ساتھ ساتھ اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں اور اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں اور اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطبع ضیاء الاسلام داد پور

تعداد ۵۰۰

۱۹۹۹ء

جمادی الاولیٰ

# کتاب البریۃ

مع آیات البریۃ

مطبع ضیاء الاسلام داد پور

تعداد ۵۰۰

۱۹۹۹ء

جمادی الاولیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطبع ضیاء الاسلام داد پور

تعداد ۵۰۰

۱۹۹۹ء

جمادی الاولیٰ

اس کتاب کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں اور اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں اور اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں اور اس کی تائید میں لکھے ہوئے ہیں

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق اس صوبے کوئی کبھی نہیں تھا یہی ہے  
 وہ کلام تو چیز نیست کہ شرار را در آں دخلے نیست

# درکشن

منظوم اردو کلام بیچ موعود علیہ السلام

مترجمہ

شیخ محمد اسماعیل پٹانوی بی بی

ڈیٹیل طبع اہل

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ  
الْقَاتِلِينَ

الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورت کے موافق بہتوں کو طاعون سے نجات  
دینے کے لئے یہ رسالہ تالیف کیا گیا اور اس کا نام

←

دَافِعُ الْبَلَاءِ وَمَعْيَارُ أَهْلِ الْأَصْطِفَاءِ

بمقام

قلویان دارالامان

بہتمام حکیم فضل دین صاحب مطبع ضیاء الاسلام

میں چھپا

اپریل ۱۹۰۲ء

تعداد جلد ۵۰۰

تامل پچھیں اور

یہ کتاب  
فتح مومنین  
بملاوی اور  
روس سے طیار  
کفریوں کے  
الزام اور  
تمام اور اکی  
صوابیت کی  
حقیقت کو  
کے لئے ہمد  
انعام ستائش  
روپیہ شائع  
ہوئی ہے۔  
ستائش دین  
بانتا بلکہ سال  
بانتا کیلئے  
مہلت دین جو  
اور یہ ستائش  
دن روز شام  
سے محسوب  
ہوئے ہ

اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کریگا اور بزرگوار اور کامل اس کی پیل نظام کو  
ہذا کتاب محکم بین الشیعہ و اهل السنة و بھدی  
الی الحق فی امر الخلافۃ و انہ یقطع معاذیر المخالفین  
و یدرس دقائر المغتربین و لا یستکبرہ الا من لبس  
الصفاۃ و تلغ الصدق و الصداقہ و اتبع الکاذبین

کتاب عزیز محکم یفہم العدا  
فمحمد بارعنا علی ما اسعدنا

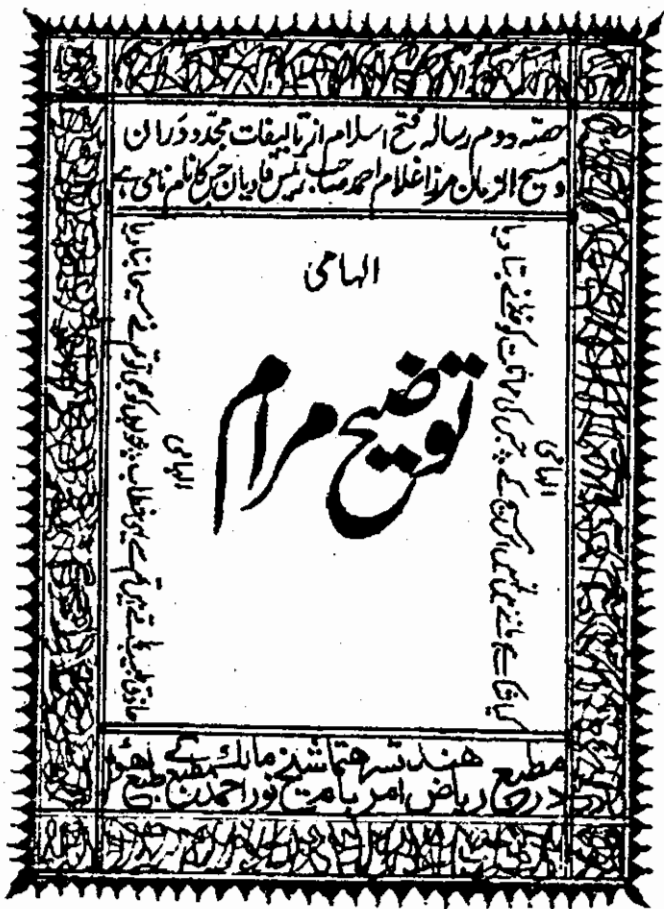
# الخلافۃ وسمیتہ

بما جاء فی تلك المقاصد ارشدا

هذا کتاب سور الخلافۃ لمن ینفی سبل الشقاۃ

وقد طبع فی المطبع مر یاض الہند اہر تس  
فی الشهر المبارک محرم سنہ ۱۲۳۰ھ

# ماہی طرح اول



ایک غلطی کا ازالہ

از

حضرت مسیح موعود علیہ السلام





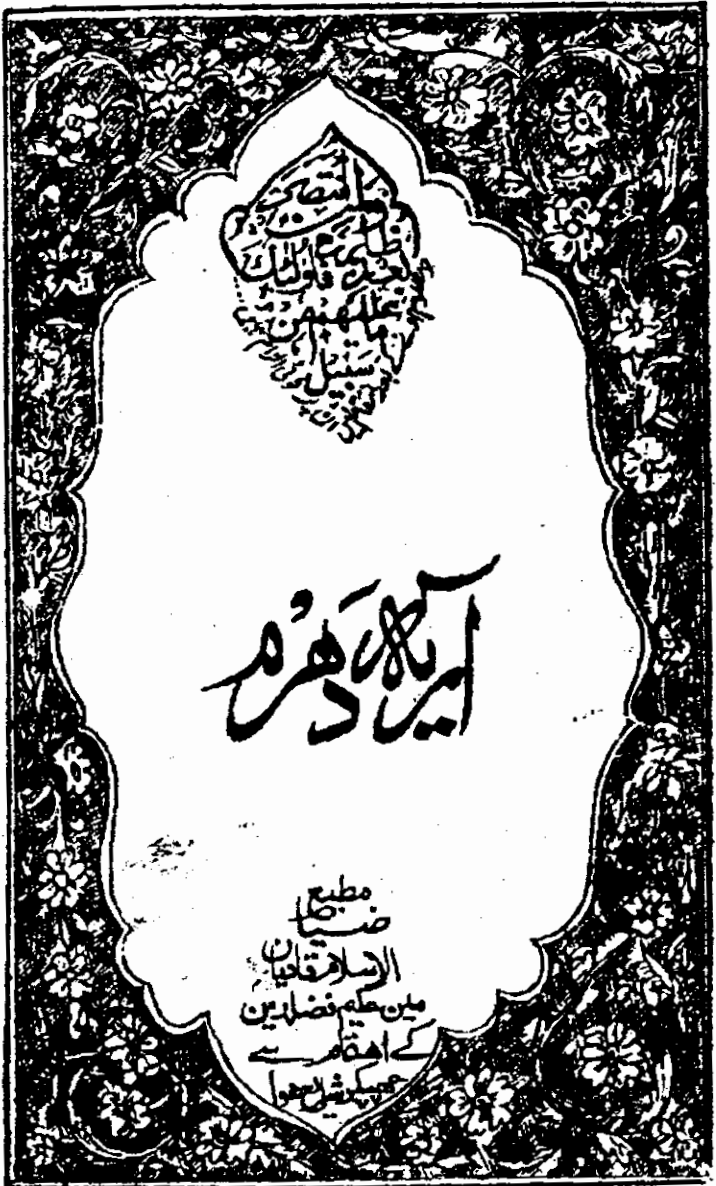
# استغناء

لَا تَكْفُرُوا بِاللَّهِ  
وَمَنْ يَكْفُرْهُمَا فَإِنَّهُ  
أَتَمَّ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا  
تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

گو اہی کو مت چھپاؤ۔ اور جو شخص گو اہی کو چھپائے اس کا دل گنہ گار ہے  
اور خدا جو کام تم کرتے ہو جانتا ہے

مطبع ضیاء الاسلام قادیان مدار الامان میں چھپا

۱۴ مئی ۱۸۹۷ء



# جنگ مقدس

یعنے

تحقیق حق کی واسطے اہل اسلام اور عیسائیوں امرتسر میں بمقام امرت سر

مباحثہ

۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے شروع ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء کو

ختم ہوا

اہل اسلام کی طرف سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب دہلوی کی بحث کیلئے  
قادیان کے امرتسر تشریف لائے اور علیا صاحبان کی طرف سے ڈپٹی عبد اللہ صاحب  
صاحب پیشتر انتخاب ہو کر جلسہ مباحثہ میں پیش ہوئے۔ راقم کو مصدقہ تحریریں  
چھاپکر منتشر کرنے کی جلسہ بحث میں ہر دو جانب سے اجازت دی گئی۔

جو

حرف بحرف مطابق روزانہ مصدقہ بحث ہر دو جانب چھپکر شائع ہوا کی اور وہ سب  
کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ اب بار دوم اسی حیثیت سے شایعین کیلئے چھاپی گئیں۔

راقم

شیخ نور احمد مالک مہتمم ریاض ہند پریس امرتسر (پنجاب)

مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر

ناٹیل باراقل

الحمد لله والمنة

کہ

یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیسرہ و ام اقبالہا  
کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ مدوحہ کے  
عہد عدالتِ جہد میں اور ان کے نہایت روشن ستارہ کی  
تائیسے انواع اقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں  
آئی ہیں مطبع ہو کر انہی وجوہ کی مناسبت سے نام اس کا

# ستارہ قیسرہ

رکھا گیا

اور یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین  
صاحب مالک مطبع کے چھپ کر ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو  
شائع ہوا

# انوارِ خلافت

(مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۱۵ء)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

وَأَنْ مِنْ شَيْءٍ الْإِسْمَاءُ وَالْأَيْدِي وَالْأَيْدِي وَالْأَيْدِي وَالْأَيْدِي (الْأَيْدِي وَالْأَيْدِي وَالْأَيْدِي)

# تفسیر کبیر

مُصَنَّفُهُ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود

رضی اللہ عنہ

جلد ہفتم

سورتائے شمس، آیل، الضحیٰ، أمّ نثر، التین، لعلق، القدر  
ابیتہ، الزلزال، العاویات، القارعة، التکاثر، العصر، الہمزہ

◆◆◆

نظارت نشر و اشاعت قادیان

إِنَّ مِنْ شَيْءٍ عِنْدَنَا خَيْرَ آيَةٍ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ مَعَهُ

# تَفْسِيرٌ صَغِيرٌ

قرآن مجید

کا

اُردو با محاورہ ترجمہ مع مختصر تفسیر

الحاج حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

ناشر

ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ

## حقیقۃ النبوة

(مسئلہ نبوت پر میرٹھ کا بحث)

از

سیدنا حضرت مرزا ابیشر الدین محمود احمد

ظیفہ السیاحی الثانی



(بزرگ عرقِ محمودانیت)

وَلَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيكُمْ عَزَابًا لَّا تُعْلَمُونَ

المقام حضرت شیخ عروج علیہ السلام

Tal. Chahar, Julliy Walla  
Tahassul Kundim, Julliy  
Faqirwali, Bhuwal, Praga, P.

# حاجی

حضرت شیخ عروج علیہ السلام کے سوانح حیات

## جلد اول

حضرت عروج علیہ السلام کے سوانح حیات کے سلسلے میں علامہ شیخ عروج علیہ السلام کے سوانح حیات کے

مقامات اور حالات کے بارے میں تفصیلاً اور مزید تفصیلاً

حاجی

حضرت عروج علیہ السلام کے سوانح حیات کے سلسلے میں علامہ شیخ عروج علیہ السلام کے سوانح حیات کے

مقامات اور حالات کے بارے میں تفصیلاً اور مزید تفصیلاً

حاجی

دہلی ہجرت کا سہرا

حضرت سید محمد تقی کے اصحاب کی سوانح حیات سیرۃ کا سلسلہ

(نمبر اول)

نام نیک و نیکان ضائع نہ کون تا ماند نام نیکت برف بار

# شیطانا صر

یعنی

حضرت میر ناصر توابع صاحب زینہ حضرت خواجہ میر درد

رہی اللہ عنہا کے سوانح حیات و سیرۃ  
جسکو

حضرت علامہ صاحب شیح یعقوب علی خان زین العابدین صاحب زین العابدین صاحب زین العابدین

اور

ابوالخیر محمود محمد (مجاہد صری) ناظم الزوار احمدیہ کے انقلاب پر لکھی

میں چھپوا کر تواب منزل دار اللہا نادیا سے شائع کیا۔

دسمبر ۱۹۲۴ء

تعداد جلد ۵۰۰ - قیمت فی جلد ملاوٹ محض ۱۰/-

پہلا اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لِحَقِّ هَذِهِ السَّبِيلِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي هَدانا لِحَقِّ هَذِهِ السَّبِيلِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي هَدانا لِحَقِّ هَذِهِ السَّبِيلِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي هَدانا لِحَقِّ هَذِهِ السَّبِيلِ

# عظّم مجدداً

یعنی

سوانح عمری حضرت مرزا غلام احمد صفا دیوانی رحمۃ اللہ علیہ

مسح موعود و مہدی موعود و ضد چہار دم

## حصہ اول

از ابتدا تا جون ۱۹۰۰ء

مؤلفیت

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

بماہ ذیقعد ۱۳۵۸ھ مطابق دسمبر ۱۹۳۹ء

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے

شایع کیا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا اللّٰهَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْکِتٰبَ الَّذِیْ  
 جَاءَ بِشَرِّهِمْ كَرِهَ لَكُمْ كُسُفًا فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْکِتٰبَ الَّذِیْ

# مَنْظُورِ الْاَبِي

سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی  
 شیخ مولانا و مہدی مسعود مجذوب صدیقی چاروں ہم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے لفظیات پر ترتیب تاریخ  
 مرتبہ و شائع کردہ

خاکسار محمد منظور الہی امیر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

احمدیہ پبلشرز

۱۳۲۲ھ

قادیانہ

مطبوعہ مرقبہ عام پریس لاہور پاکستان لاہور قادیانہ

# AFRICA SPEAKS

*Published by:*

**Majlis Nusrat Jahan Tahrik-i-Jadid,  
Rabwah — West Pakistan**

هُم مَحْسُونُونَ قَالُوا ان هَذَا اِلَّا اِخْتِلَاقٌ قُلْ ان فَتَرَيْتُمْ فِعْلِي اَجْرًا مَشْدُودًا لَيْسَ لِي مِنَ  
 اِجْرَانِ كُمْ سَهْمٌ هُوَ يَكْفُرُ بِكُمْ لَيْسَ بِكَيْفِيَّتِي هُوَ يَكْفُرُ بِكُمْ لَيْسَ بِكَيْفِيَّتِي هُوَ يَكْفُرُ بِكُمْ لَيْسَ بِكَيْفِيَّتِي هُوَ يَكْفُرُ بِكُمْ  
 لَدَيْنَا مَكِينٌ لَمَيِّنُونَ - وَان عَلِيكَ رَهْمَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَانَّا نَكْفُرُ  
 آجِزٌ قَوْمًا سَازِجًا بَدْرًا اَوْ اَمِينٌ هُوَ - اَوْ تَبْرِكُ بِرَبِّهِمْ اَوْ دُنْيَا فِي مِيرَاثِ رَحْمَتِ هُوَ - اَوْ تَوْ  
 مِنْ الْمَنْصُورِينَ - يَحْمَدُكَ اللهُ مِنْ عَزْوَشِهِ - يَحْمَدُكَ اللهُ وَبِمِشْيِ  
 مَدِيَا كَيْفِيَّتِي هُوَ - مَدِيَا عَرَشِ رَسْمِ تَبْرِي تَعْلِينِ كَرَامَةٍ غَضَائِرِي تَبْلِينِ كَرَامَةٍ - اَوْ تَبْرِي  
 اَيْلِكَ - اَلَا اِنَّ نَهْرًا اللهُ قَرِيبٌ - كَمِثْلِكَ دُرٌّ لَّا يُضَاعُ - اِبْرَاهِيْمُ لَكَ  
 مِنْ حَبَابِ آتَانِ خَبْرًا مَضِيًّا مَدِيَا قَرِيبٌ هُوَ - تَبْرِي سَوِيَا مَرْتِي مَضِيًّا نَبِيًّا كَيْفِيَّتِي  
 يَا اَحْمَدِي - اَنْتَ مُرَادِي وَمَعِي - اِنِّي نَاصِرُكَ - اِنِّي حَافِظُكَ  
 قَوْمِي هُوَ تَبْرِي هُوَ قَوْمِي مُرَادِي هُوَ اَنْتَ سَرِي مَرَادِي هُوَ - مِي تَبْرِي مَدِيَا هُوَ  
 اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا - اِكَانَ لِلنَّاسِ حُجْبًا - قُلْ هُوَ اللهُ  
 مِي تَبْرِي لَوْ كُنَّا كَالِهَامِ بِنَاؤُنَا كَمَا كُنَّا لَوْ كُنَّا كَوَجْهِ هُوَ - كَبْرُوهُ خَدَا حُجْبِي هُوَ  
 عَجِيبٌ يَحْتَجِبِي مِنْ اِنْشَاءِ مَنْ عِبَادِهِ - لَّا يُسْتَعْلَمُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ  
 مِي كَوَجْهِ تَبْرِي هُوَ اِنِّي مَدِيَا مِي هُوَ تَبْرِي هُوَ - وَهُوَ كَامِلٌ مِي لَوْ هُوَ تَبْرِي هُوَ  
 يُسْتَلْزَمُونَ - وَتِلْكَ اَلَا اِنَّا مَرْتِنَا وَلِهَذَا بَيْنَ النَّاسِ - وَقَالُوا ان هَذَا  
 اَوْ دَرَسِي هُوَ تَبْرِي هُوَ - اَوْ رِي دَرَسِي هُوَ تَبْرِي هُوَ - اَوْ رِي دَرَسِي هُوَ تَبْرِي هُوَ  
 اِلَّا اِخْتِلَاقٌ - اِذَا نَصَرَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ جَعَلَ لَهُ الْخَاسِرِينَ فِي الْاَمْرِ  
 مُرَادِي هُوَ - مَضِي هُوَ كَوَجْهِ تَبْرِي هُوَ تَبْرِي هُوَ كَوَجْهِ تَبْرِي هُوَ  
 قُلْ اللهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ - لَا تَحْطَا اَسْرَارَ الْاَوْلِيَاءِ  
 كَبْرُوهُ مِي هُوَ رِي اِهَامِ كَيْفِيَّتِي هُوَ تَبْرِي هُوَ تَبْرِي هُوَ تَبْرِي هُوَ تَبْرِي هُوَ  
 تَلَطَّفْتَ بِالنَّاسِ وَتَرَحَّمْتَ عَلَيْهِمْ - اَنْتَ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ صَوْصِي - وَاصْبِرْ  
 كَوْنِي اَعْلَانِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي  
 عَلِي مَا يَقُولُونَ - وَذَرْنِي وَالْمَكْذِبِينَ اُولَى الْقِتْعَةِ - اَنْتَ مِنْ مَائِنَا  
 بَاقُونَ بِرَبِّهِمْ كَرَامَةٍ مَضِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي كَوْنِي

نظر الله إليك معطلاً - وَقَالُوا اتَّجَعَلُ فِيهَا مَنْ يَفْسِدُ فِيهَا قَالَ  
خدا نے تیرے پر غرور اور فخر کی اور لوگوں نے وہاں سے کہا کہ اسے خدا کیا تو ایسے خدا کو اپنا خلیفہ بنانے گا

إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ - وَقَالُوا كِتَابٌ مِّمْتَلَىٰ مِنْ كُفْرًا وَ  
خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی

الْكذِبِ - قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ وَنَسَاءَنَا وَنَسَاءَكُمْ وَ  
ان کو کہہ دے کہ آؤ ہم اور تم اپنے بیٹوں اور عورتوں اور عزیزوں سمیت ایک جگہ اکٹھے

أَنْفُسَنَا وَالنَّفْسَ كُذِّبَتْ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ -  
ہوں پھر سب اہل کریں اور جھوٹوں پر لعنت بھیجیں

سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ صَافِيئَاتٍ وَجَنِّيئَاتٍ مِنَ الْغَيْمِ - تَفَرَّخْنَا بِذَلِكَ  
ابراہیم یعنی اس عاجز پر سلام ہم نے اس کی ولی دوستی کی اور تم سے نجات دی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا جو ہم نے

يَادَا آدَمَ عَاوِلَ بِالنَّاسِ رِفْعًا وَاحْسَانًا. تَمُوتُ وَإِنَّا رَاضٍ بِمِنْكَ  
کیا۔ اے آدَم اور لوگوں سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر تو میں صحت میں رہا۔ کہ میں تم سے

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - كَذَّبُوا بِآيَاتِي وَكَانُوا بِهَا يُسْتَهْزِئُونَ -  
راہی ہو گا۔ اور خدا تم کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ انہوں نے میرے نشانوں کی تکذیب کی اور ہنستا کیا

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَرِذْمًا إِلَيْكَ ۖ أَفَرَأَيْتَ لَدُنَّا آتَاؤُنَا فَأَعْلَيْنَ -  
سو خدا ان کیلئے کچھ کفایت کرے گا۔ اور اس کو تیری طرف واپس لائے گا۔ یہ امر ہماری طرف سے ہے اور تم ہی کو سزا ہے۔

زَوْجِئُكَهَا - الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ - لَا تَبْدِيلَ  
بوصاف میں کے ہم نے تکرار کر دیا۔ تیرے سب کی طرف سے کچھ ہے پس تو شک کرنے والوں سے مت بوجہ خدا کے

ۛ حَاشَيْهِ شَيْخٌ عَمْرٍؤُ الرَّبَّكَ يَهْدِيكَ إِلَىٰ مَا تَهْتَكُ بِهِ نَفْسَكَ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ -  
لا تَقْرَأُ مَا يَأْتِيكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَنْ يَحْمِلَهُ جِبْرَائِيلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَنْ يَحْمِلَهُ جِبْرَائِيلُ أَنْ يَكُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ أَنْ يَحْمِلَهُ جِبْرَائِيلُ

کی روایت ہے کہ یہ لفظ اللہ کے ساتھ بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ اس کی حکم عربی میں بزرگوں میں  
میں جن کے کلمے کا اس وقت میں ہوتا ہے جو کہ اس جگہ قزاقی قریب تھی اور نزدیک کے ذمہ کے لفظ تے اپنے پاس کے  
حکم میں اس کو کہا ہوا تھا اس خدا تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال کیا جو ان چیزوں کیلئے استعمال ہوتا ہے جو اپنے پاس سے چلی جائیں اور  
پھوٹیں آئیں۔ ان میں جگہ یہ نہایت لطیف لفظ تھا۔ کہ خدا نے یہ لفظ استعمال کیا جو معلوم ہو کہ اول اس کا اپنے پاس  
سے بے حق تو لوگوں میں پہلے ہوا اور یہ ہے پھر وہ اس آیت میں ہے لفظ - منہ •

کہ خود بائند آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہیں۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے منہ پر جاری رہتے تھے یہ قصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہیں نکلے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے عمل پر یہ الفاظ چسپاں کئے جاتے تھے۔ غرض اخلاقی حالت میں کمال رکھنا اماموں کیلئے لازمی ہے۔ اور اگر کوئی سخت لفظ سوتے مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو۔ اور میں عمل پر چسپاں اور عند الضرورت ہو۔ تو وہ اخلاق صالحہ کے مستافی نہیں ہو اور یہ بات بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ کا ہاتھ امام بنا تا ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے۔ اور جس طرح الہی فطرت نے ابو جبرائیل کو آعظمیٰ کئی شئی جو مخلوق ہر ایک پر نادر پرند میں پہلے سے وہ قوت رکھ دی جو جسکے پاس میں خدا تعالیٰ کے علم میں یہ تھا کہ اس قوت سے اسکو کامیاب بنا دے گا۔ اسی طرح ان نفوس میں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاوے گا منصب امامت کے مناسب حال کسی روحانی ملکہ پہلے سے رکھے جاتے ہیں۔ اور جن لیاقتوں کی آئندہ ضرورت پڑے گی۔ ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا ہوتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اماموں میں اپنی نوع کے فائدے اور فیض رسانی کے لئے مندرجہ ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے۔

اول۔ قوتِ اخلاق۔ چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور غفلوں اور بد زبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اسلئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ انکے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا وہ دست کھلا کر پھر اخلاق رزیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذوق بھی تحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ اپنی اپنی بات میں منہ میں جھگ آتا ہے تو ایسی نہیں نیکی قبول ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس پر آیت **اِنَّكَ لَعَلَّ خُلِقْتَ عِظَمًا** ہم کو فائدے سے طور پر صادق آہانا ضروری ہے۔

دوم۔ قوتِ امامت ہے جس کی وجہ سے اس کا نام امام رکھا گیا ہے۔ یعنی نیک باتوں

لے ظہ: ۵۱ تہ القلم: ۵



امور ملکی مدنی و منزلی اور خود فرد فرد کے ذاتی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ اُن کے رازوں کا افشا کرنا مصلحت ہو یا عدم افشا کا نام مکر اور فریب رکھا جائے۔ خدا تعالیٰ نے دل و زبان و غیبر و قوی انسان کو عطا فرمایا کہ اُن کے مناسب استعمال کے لئے اُسے فرد وار بنایا ہے اور ہر ایک بات کی عمدگی اور خوبی دکھانے کے لئے جدا جدا مواقع اور محل اور وقت اُس بات کے مقرر کئے ہیں کوئی خلق خواہ کیسا ہی عمدہ ہو مگر وہ بے عمل اور بے وقت ہمارا ہوگا تو ساری خوبی اور خوبصورتی اُس کی خاک میں مل جائے گی اور کوئی مفید چیز اپنے فوائد ہرگز ظاہر نہیں کرے گی جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر استعمال میں نہ لائی جائے۔ خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجاہا سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گورا ست گوبے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ لاکر استعمال نہیں کرتا بلکہ لامٹی کی طرح مارتا ہے اور بے تیزی سے ایک شریف خلت کو بے عمل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منشی کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانانیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میاں کیا میں جھوٹ بولتا ہوں تو اُسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گو ہے مگر احمق یا شریر کہ جس راستی کا اظہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اُس کو وہاں لانا بھلا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھانا ہے۔ اسی طرح اخلاق امور کا تمام عقد جو ابرا اسی ایک ہی رشتہ سے

۵۴۱

کے ملتگنے میں کچھ قصور نہیں ہے بلکہ سب آیت تَشَابَهَتْ قُلُوبَهُمْ ان کی طبیعت ہی اُن بد بخت کفار کے مشابہ واقع ہوئی ہے جو خدا تعالیٰ کے نشا توں کو قبول نہیں کرتے تھے اور اپنی طرف سے اعتراض کر کے درخواستیں کرتے تھے کہ ایسے ایسے نشان دکھاؤ۔ لیکن اگر افسوس ہے تو صرف یہ ہے کہ ان لوگوں نے مولوی بکھارہ ہنسی شمشا اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ جو شخص عبدالحق کے اشتہار کو غور سے پڑھے گا اس کو قبول کرنا پڑے گا کہ انہوں نے انھیم مولوی عبدالحق کو صاحب کاشفات اور بے ادبی سے ذکر کر کے ان کی مانگ کی درستی یا آنکھ کی نظر کی نسبت جو نشان مانگا ہے یہ ایک اور باشندہ طریق پر ٹھٹھا کیا ہے جو کسی پرہیزگار اہل نیک بخت کا کام نہیں ہے۔ پلید دل سے پلید باتیں نکلتی ہیں اور پاک دل سے پاک باتیں۔ انسان اپنی باتوں سے ایسا ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے۔ جس حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا کہ لا تَسَابُرُوا بِاللَّعَابِ۔ یعنی لوگوں کے ایسے نام مت رکھو جو ان کو بُرے معلوم ہوں تو پھر برخلاف اس آیت کے کرنا کن لوگوں کا کام ہے۔ لیکن اب تو نہ ہم عبدالحق پر افسوس کرتے ہیں نہ اس کے دوسرے رفیقوں پر کیونکہ ان لوگوں کا ظلم اور نا انصافی اور دروغ گوئی اور افسردہ سے گزر گیا ہے اسی اشتہار کو پڑھ کر دیکھ لو کہ کس قدر جسوت سے کام لیا ہے کیا کسی جگہ بھی خدا تعالیٰ سے حیا کی ہے چنانچہ ہم بطور نمونہ بطرز قولہ و اقوال اس ظالم شخص کے جھوٹوں کا ذخیرہ ذیل میں لکھ دیتے ہیں جو اسی اشتہار میں اس کے استعمال کئے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

**قولہ** میرزا بارہا متفرق مواضع کے مباحثات میں شرمندہ اور لا جواب ہوا اہد بہر جمع میں شائبہ اور خامس اور تاسرا اور تا۔

۱۱ لہ البقرہ: ۱۱۹۔ ۱۲۔ العجرات: ۱۲



پس بخوبی یاد خاطر رہے کہ جو صاحب بعض اثبات حقیقت اپنی کتاب اور اپنے اصول کے کوئی ایسا دعویٰ یا دلیل پیش کریں گے کہ جس کو ان کی الہامی کتاب نے پیش نہیں کیا تو یہ فعل ان کا اس امر پر شہادتِ قاطعہ ہوگا جو کتاب مقبولہ ان کی کہ جس کو وہ الہامی خیال کر لے رہے ہیں۔ ایفا و مضمون اس شرط سے قاصر ہوگا۔

چهارم۔ مجددت جملہ صاحبان پر بھی عرض ہے کہ یہ کتاب کمال تہذیب اور طاعتِ آداب سے تصنیف کی گئی ہے اور اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقہ کی کسر شان لازم آوے۔ اور خود ہم ایسے الفاظ کو مبراہتاً یا کنایتاً اختیار

کا دروازہ نہیں کھولتی۔ اور نہ اس کو عقل اور علم میں ترقی بخشتی ہے۔ بلکہ ترقیات سے روکتی ہے۔ اور مردے کے طریق صرف تقلید کے گڑھے میں ڈالنا ہی ہوتی ہے کہ جس میں وہ زندہ کیے نہ سنے نہ سمجھے اور جو شخص ایسی کتابوں کا پیرو ہوتا ہے وہ عقل اور قیاس اور فکر اور فکر سے بچھڑ کر نہیں رہتا۔ بلکہ محض قصوں اور کہانیوں پر بھروسہ کر بیٹھتا ہے اور حقائق امور کی تہ کو نہیں پہنچتا اور تہ اور فکر کی قوت کو بالکل بے کار چھوڑ کر اور ان تمام استعدادوں کو جو اس کے نفس میں خزانہ اور مودع ہیں دانستہ تلف کر کے رفتہ رفتہ حیوانات کا عقل سے بھی پرلے پار ہو جاتا ہے اور بالآخر طریقہ عقل اور قیاس اور فکر اور ادراک سے کہ جس سے انسان کی تمام انسانیت وابستہ ہے۔ بالکل بیگانہ اور نا آشنا ہو کر ایک ایسا مسلوب الحواس بن جاتا ہے کہ پھر اس کو کوئی ہی نہیں رہتا کہ اس کو انسان کہا جائے۔ اور اس میں یہ قابضیت ہی نہیں رہتی جو عقلی طور پر حق اور باطل میں تیز کر سکے۔ اور اس پر وہ تشیل خوب صادق آتی ہے جو فرقان مجید میں مذکور ہے۔ لَہُمْ قُلُوبٌ لَا یَفْقہُونَ بِہَا وَلَہُمْ اَعۡیُنٌ لَا یُبۡصِرُونَ بِہَا وَلَہُمْ اَازَانٌ لَا یَسْمَعُونَ بِہَا اُولٰٓئِکَ کَالَا نَعَامِ بَلْ ہُمۡ اٰصَلٌ

(سورۃ اعراف سید پارہ ۹) یعنی وہ لوگ جو صرف باپ دادے کی تقلید پر چلنے والے ہیں۔

وہ ذیل تو رکھتے ہیں یہ ذلیل سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے۔ اور ان کی آنکھیں بھی ہیں پر

کرنا خجرت عظیم سمجھتے ہیں اور مرتکب ایسے امر کو پر لے درجہ کا شریر انفس خیال کرتے ہیں۔ سو اسی طرح ہر ایک اپنے مشرقت مخاطب کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان کی کوششیں بھی اس بارے میں مصروف رہتی چاہئیں کہ تمام تحریر ان کی بشرطیکہ کچھ تحریر کریں جیسا کہ مہذب اشخاص کے لائق ہے۔ سراسر تہذیب پر مبنی ہو۔ اور او با شانہ کلام اور ہجو اور ہنک مقدسین اور رسولوں اور نبیوں سے نکلنے والی ہو۔ یہ منصب - ایضاً مذہبی کا بڑا نازک منصب ہے۔ اور اس میں عثمان حکومت صرف ایک ہی شخص کے ہاتھ میں نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک شخص اور قبیح میں فرق کرنے والے اور منصف اور متعصب اور مفسد اور متقی گو گو

انکھوں کو دیکھنے سے معطل چھوڑا ہوا ہے اور کل بھی دیکھتے ہیں یہ وہ بھی سیکھ رہے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ چار پائیوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے۔ غرض کلام الہی کا یہ نہایت عمدہ کام ہے کہ جو جو طاقتیں اور قوتیں انسانی کی فطرت میں ڈالی گئی ہیں کہ ان کو بطور اسلحہ اور استعمال میں لانے کی تاکید کرے تاکہ قوت اور طاقت جو عین حکمت اور مصلحت سے انسان کو عطا کی گئی تھی۔ ضائع نہ ہو جائے یا بطور افراط یا تفریط کے استعمال میں نہ لائی جائے اور نیز ان سب طاقتوں کے ایک عقل بھی طاقت ہے کہ جس کی تکمیل میں شرف انسان کا ہے۔ اور جس کے ٹھیک ٹھیک استعمال میں لانے سے انسان حقیقی طور پر انسان بنتا ہے۔ اور اپنے کمال مطلوب کو پہنچتا ہے۔ اور وہی ایک آرٹسٹن کے ہاتھ میں ہے۔ جو بے انتہا ترقیات کے حاصل کرنے کے لئے عام طور پر اس کو دیا گیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ اگر الہامی کتاب اس آئندہ اور معاون اور محافظ نہ ہو۔ بلکہ یہ تسلیم دے جو اس آئندہ کو بالکل معطل چھوڑ دینا چاہیے۔ تو ایسی کتاب بجائے اس کے جو انسان کی فطرتی طاقتوں کو وضع استقامت پر چلا دے۔ خود ان طاقتوں کو وضع استقامت پر چلنے سے روکے گی اور بجائے اس کے جو کچھ باری اور مددگاری کرے۔ خود رہبران اور معضل بن جائے گی اور جو کچھ اس کے ذریعہ سے سیکھا اور سمجھا جائے گا۔ وہ ایسی شے نہ ہوگی کہ جس کو علم اور حکمت کہا جاوے۔ بلکہ صرف خام طبع اور غیر معقول اعتقادوں اور بے جا ہوسوں

۱۲

۱۳۳

بیزار نہ ہو جاتے تو کوئی بھی پنڈت اُن کو بڑا نہ کہتا۔ اب تو باوا صاحب ان پنڈتوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں دیکھے مکتذب ہوئے۔

قولہ - یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے دیدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سننے اور دیکھنے میں آوے تو بڑے مان لوگ جو کہ ہنسی درہ گہے نہیں وہ سب سمجھو ای والے بیدمت میں آجاتے ہیں۔ یعنی نانک وغیرہ اس کے سکھوں نے نہ دیدوں کو سُنا نہ دیکھا کیا کریں؟ سُنے یا دیکھنے میں آویں تو جو عقائد متعصب نہیں وہ فوراً اپنی ٹانگ بڑیا چھوڑ کر وید کا ہدایت میں آجاتے ہیں۔ اقول اس تمام تقریر سے پنڈت صاحب کا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوانک صاحب اور اُن کے پیرو ٹانگ ہیں انہوں نے دنیا کے لئے دین کو بیچ دیا۔ مگر چونکہ یہ تو بیچ ہے کہ باوانک صاحب نے وید کو چھوڑ دیا اور اس کو گمراہ کرنے والا طوطا سمجھا لیکن پنڈت صاحب پر لازم تھا کہ یوں ہی باوا صاحب کے گرد نہ ہو جاتے اور ٹانگ اور مکار اُن کا نام نہ رکھتے بلکہ اُن کے وہ تمام عقیدے جو گرتھ میں درج ہیں اور مخالفت دید میں اپنی کتاب کے کسی صفحہ کے ایک کالم میں لکھ کر دوسرے کالم میں اس کے مقابل پر وید کی تعلیمیں درج کرتے معلقند خود مقابلہ کر کے دیکھ لیتے کہ ان دو تعلیموں سے سچی تعلیم کونسی معلوم ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف گالیاں دینے سے کام نہیں نکلتا۔ ہر ایک حقیقت مقابلہ کے وقت معلوم ہوتی ہے اور ناحق گالیاں دینا سفلیوں اور کینوں کا کام ہے۔

قولہ۔ نانک جی بڑے دھنڈا اور رئیس بھی نہ تھے۔ پرنتو اُن کے چیلوں نے نانک چند وہے اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے بڑے اور بڑے بلشریح والے لکھے ہیں۔ نانک جی برہما دی سے بڑے بڑے بات حیرت کی سب نے ان کا مان کیا۔ نانک جی کے وداء میں گھومتے۔ رتھ ہاتھی سونا چاندی سوتی پنا اداری رتھوں سے بڑے ہوئے پار اوار تھا لکھا ہے۔ بھلا یہ کیوں بڑے نہیں تو کیا ہے۔ یعنی نانک جی کہیں کے مالدار اور رئیس نہیں تھے۔ مگر اُن کے چیلوں نے ہاتھی نانک چند دوی اور جنم ساکھی وغیرہ میں بڑے دو تہند اور بھگت کر کے لکھا ہے



ازالہ اوہام

۱۰۹

مستندہ اول

وہ الفاظ بیان نہیں فرمائے جو اس عاجز نے بزرگم ان کے اپنی تالیفات میں استعمال کئے ہیں اور درحقیقت سب شتم میں داخل ہیں۔ میں سچا کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے۔ بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور میان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرتا نہیں جانتے۔ بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعہ امر کا اظہار ہے اور اپنے عمل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مراد کی وجہ سے جو سب کوئی کے لازم حاصل ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو مختلف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔ اور اگر ہر ایک سخت اور آزار دہہ تقریر کو محض لہجہ اس کے کہ مراد اور تلی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف کا لہجہ سے پر ہے کیونکہ کچھ فقرات کی ذلت اور تہ پرستوں کی حقارت اور ان کے بارہ میں سخت طعنت کے سخت الفاظ قرآن شریف میں استعمال کئے گئے ہیں یہ ہرگز ایسے نہیں ہیں جن کے سمجھنے سے بہت پرستوں کے دل طویش ہوتے ہوں بلکہ بلاشبہ ہی الفاظ نے ان کے غصہ کی حالت کی بہت تحریک کی ہوگی۔ کیا خدائے تعالیٰ کا کفار کو مخاطب کر کے یہ فرمانا کہ انکھ و معا تعبدون من دون الله حصب جهنم لہ معترض کے من گھڑت واقعہ کے موافق گالی میں داخل نہیں ہے کیا خدائے تعالیٰ کا قرآن شریف میں کفار کو مشرک البرہ قرار دینا اور تمام رذیل اور پلید مخلوقات سے انہیں بدتر نظر کرنا یہ معترض کے خیال کے آدے سے شنا کہہ کی میں داخل نہیں ہوگا؟ کیا خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں داعظ علیہہ لہ نہیں فرمایا کیا مومنوں کی علامات میں اشد اوعلی الکفار نہیں رکھا گیا۔ کیا حضرت مسیح کا موزوںوں کے معترضہ فقیہوں اور فریسیوں کو سوز اور گتے کے نام سے پکارنا اور گسیل کے عالی مرتبہ فرمانروا ہیرودیس کا لوثری نام رکھنا اور معترضہ سردار کا ہنوں اور قصوں کے

لہ انبیاء: ۹۹، التور: ۷۳، سلفہ افصح: ۳۰، ۹



پر چڑھے اور مرنے کو پا لے گا وہ ایسا ہوگا کہ باوجود قوت ہونے کے نزدیک سے اور باوجود نزدیک ہونے کے کہ وہ رہے اور باوجود ایک ہونے کے کسی تجلیات الہک الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آئے تو اسکے لئے وہ ایک نیا نیا بنجاتا ہے۔ اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس کے ساتھ کرتا ہے۔ اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے اور یہ بھی کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ انزل سے غیر متغیر اور کمالی نامہ کھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیر اسکے وقت جسمانی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ اور ایک نئی تجلی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان میں ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خالق عادت قدرت اسے جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق خلقت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خواہی اور معجزات کی یہی جڑ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لانا۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے اعمال پر اور اپنے عمل تعلقات پر اسکو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر پہلاری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفاد رکھو۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عز و نزل پر اسکو مقدم نہیں کہتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اسکی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدم قدم خدا کی عادت ہے۔ اسکو تم اس حالت میں اس عادت کو حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ تبدیلی نہ ہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں جو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں اور بیانیہ ناموادی میں اس کے آستانہ پر پڑا ہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت کو اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم صیبت کو دیکھو اور یہی قدم اسکے دیکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اسکی توجیہ زمین پر پھیلاتے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اسکے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبانیاں نہ باریکسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر کبر نہ کرو اور اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو کہ وہ گالی دیتا ہے عزیز اور علم اور نیکو ذمت اور مخلوق کے ہمد و نجاتا قبول کئے جانے۔ بہت میں جو ظلم ظاہر ہوتے ہیں مگر وہ اللہ سے

ممن افترى على الله كفايا - تنزيل من الله العزيز الرحيم - لتتذرعن قوما  
 ما انذروا اباہم ولتدعوا قوما اخرجين - عسى الله ان يجعل  
 بينکم وبين الذين عاديتهم مودةً - يخزرون على الذقان مجددا ربنا  
 اغفر لنا انا كنا خاطئين - لا تؤيب علیکم الیوم یغفر الله لکم - و  
 هو ارحم الراحمین - انى انا الله فاعبدنى ولا تشقوا واجتهدوا ان  
 تصلحوا واسئل ربك وكن سئولا - الله ولى منان - علم القرآن - نبأ  
 حديث بعدة تحكمون - نزلنا على هذا العبد رحمة - وما  
 ينطق عن الهوى - ان هو الا وحى يوحى - دنى فتدنى فكان قاب  
 قوسين او ادنى - ذمى والمكذبين لى مع الرسول اقوم - ان يوحى  
 لفصل عظيم - وانك على صراط مستقيم - وانا نرىك بعض الذى  
 نعد هم اذ نتوفيناك - وانى راضك الى - وياتيك نصرتى - انى  
 انا الله ذو السلطان - ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص  
 دین کی بیخ کنی کرتا ہے - کہہ حق آیا اور باطل بجاگ گیا - کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف  
 سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنی خدا تعالیٰ کی کلام سے اس  
 کے لئے کوئی تائید نہ ملتی اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی  
 اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اس پر قائم نہ  
 ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو  
 پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ  
 نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا - اور پھر فرمایا خدا وہ خدا  
 ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ..... اور  
 تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا - ان کو کہہ دے کہ اگر میں نے انفر کیا ہے تو

اور عین نمبر ۴

۴۷۱

دوران سر درد کئی خواب اور تشنج طل کی بیماری مددہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چلاؤ جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری فیایٹیس ہے کہ ایک مدت سے واسٹگیر ہے اور بسا اوقات تھوڑو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض منعت وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب سیر مشال حل رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زمین چڑھ کر اُپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زمین کی ایک سیرٹھی سے دوسری سیرٹھی پر پاؤں رکھتے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظر یہ بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکہ انفر اُپر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اتنی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مریضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کہ جلد مر جاتے ہیں یا کابینکل یعنی سرطان سے کن کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس درد سے میں ایسی حالت پر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اُپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی درد چاہیں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں محض نصیحتاً اللہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طبیعت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بدو جاش کریں

۱۳۴

برائے احمدیہ صحیح

میرے آنے سے ہوا کالی بجبلہ برگ و باد  
 زیور دین کو بنا تا ہے وہ اپنی مثل ستار  
 دین تو خود کہنے سے دل مثل بت میں عذار  
 تا اٹھا سے دین کی راہ جو اٹھا تھا اک خبار  
 جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار  
 وحشیوں میں دین کو پھیلا نایہ کیا شکل تھا کاد  
 معنی راز نبوت ہے ماسی سے آشکار  
 قوم وحشی میں اگر مبدل ہوئے کیا جائے عار  
 گرجے نکلے دم کی سرکھ یا از رنگبار  
 وہ اگر پھیلا میں بدبو تم جو مشک متار  
 چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ ساہن و مار  
 چیز کیا ہیں اس کے آگے رستم و اسفندیار  
 کبر کی عداوت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار  
 چھوڑ دو ان کو کہ چھوڑیں وہ ایسے اشتہار  
 دم نہ مارو گروہ مایل اندر دین جاہل زار  
 شدت گری کا ہے علاج باران بہار  
 یہ خیال اٹھا لو کس قدر ہے نابکار  
 جنگ بھی تھی ساری نیت کے کہیں سے فراز  
 اب تو انھیں بند نہیں رہے جینگے پھر انجا مکلا

دو ضد آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک  
 وہ تھا جس نے نبی کو تازیر خالص دیا  
 وہ دکھا تا ہے کہ دین میں کچھ نہیں لکراہ و خیر  
 پس یہی ہے رنر جو جس نے کیا سب از جہاد  
 تا دکھائے سنگوں کو دین کی ذاتی خوبیاں  
 کہتے ہیں یورپ کے ماڈن یہ نبی کال نہیں  
 پر بنا نا آدمی وحشی کو ہے ایک معجزہ  
 نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے  
 لاشکی میں ہر زبان کی بھلا کیا فرق ہو  
 اے مرے پیار و شکیبہ صبر کی عداوت کرو  
 نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں  
 جس نے نفس معنی کو جنت کر کے زیر پا کیا  
 گایاں سنکر رنکا دو ہالکے دکھ توام دو  
 تم نہ گھبراؤ اگر وہ گالیاں دین ہر گھڑی  
 چسپم تو تم دیکھ کر ان کے رساں میں رستم  
 دیکھ کر لوگوں کا جو جس فیضامت کچھ غم کرو  
 انتر ان کی نگاہوں میں ہمارا کام ہے  
 خیر خواہی میں جہاں کی غم کیا ہم نے جنگ  
 پاک لہ رہ گمانی ہے یہ شقوت کا نشان

۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

**مخالفانہ تحریروں کا جواب**  
 غلط جو گامیاں دیتے ہیں اور گنہ سے اور تپاک اشتہار شائع  
 کرتے ہیں ہم کو ان کا جواب گامیوں سے کبھی دینا نہیں چاہیے۔

ہم کو سخت زبانی کی ضرورت نہیں، کیونکہ سخت زبانی سے برکت جاتی رہتی ہے، اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اپنی  
 برکت کو کم کریں۔ اُن کو تو مخاطب کرنے کی بھی ضرورت نہیں، یہ لوگ بھلے عوام واجب الرحم ہیں، ان فضول  
 باتوں کو کھیل کر لہر گسی مسنونہ اعتراض کا جواب عوام کو دھوکہ سے بھانسنے کے لیے دیا جاوے تو مناسب نہیں  
 لگتا، ان کے مقابل پرست زبانی کا استعمال کریں، تو یہ تو اپنے مرتبہ کا کج نمونہ ہے، مگر کبھی کوئی سخت لفظ استعمال  
 کیا گیا ہے تو وہ حق کی لازمی مراد ہے جو دعا کے طور پر ہے جس کی نظیر انجیل اور بیروں کے کلام میں پائی جاتی  
 ہے۔ ویسے اور تعقید کرنا ایسا کام نہیں۔ نام تو وہی ہوتا ہے جو آسمان پر دکھایا جاتا ہے کسی کے عمام کا لکھنے  
 سے کیا نسا ہے، یعنی آسمان کا کفر فاسق ہو جاتا ہے اور آسمانی نام ہی رہ جاتے ہیں، اُنٹیکا کے لکڑوں کے ناموں  
 کی کیا مراد؟ اس نام کی قدر کو جو آسمان پر نیک لکھا جاوے۔

**سبح کے دو زور چاندوں میں نزول**  
 نذر چاندوں سے نمودا گیری جو جو ہار سے مخالف بیان  
 کرتے ہیں تو پھر عام ہندو جو گویں، اندر سب میں بڑا ستیز  
 کیا ہوگا۔ اول میں خدا کی پوجا اپنے الگ معنی رکھتی ہے اور وہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ نے بھج پر کھوئے ہوئے ہیں  
 کہ نذر چاندوں سے مراد وہ دو تپانیاں ہیں جو بے لاجتی ملتی ہیں۔

**آداب تبلیغ**  
 دنیا میں نیک قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ عوام متوسط ہے کے۔ بہتر اور عام ہونا  
 کم فہم ہوتے ہیں۔ ان کی سمجھ سوتی ہوتی ہے۔ اس لیے ان کو بھلا بہت ہی مشکل  
 ہوتا ہے۔ اولہ کے لیے بھلا ہی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ وہ ناک مزاج ہوتے ہیں اور مدد گھڑ جاتے ہیں اور اٹھنا  
 محیر ذہن اور ہمیشہ تباہ ہوتی ہے۔ اس لیے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ان کے غرض  
 کے موافق ان سے کلام کرنے میں لক্ষ نظر پڑنے سے بچے، گانا کہنے والے اور تقریر ہوتی، وقتی گرو عوام کو تبلیغ کرنے  
 کے لیے تقریر ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہیے، نہ ہے اور سلفہ جس کے لوگ زیادہ تر یہ گندہ اس قابل ہوتا  
 ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔ وہ بات کہہ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ عقل اور بجز اور نزاکت بھی نہیں



مہابہ کے بعد میری بددعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا تو میں اقرار کر دیا گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں

واقعی ذلت تیرے بیچے یا مجھ میں کوئی واقعی عزت حاصل نہ ہوئی جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کر دیا گا۔  
 ماسوا میں کہ وہ مہابہ درحقیقت میری درخواست سے نہیں تھا اور نہ میرا میں یہ مدعا تھا کہ جو بیٹے  
 بہرہ مند خاکوں اور نہ نہیں نے بعد میں بڑے کبھی وہی بات کی طرف توجہ کی۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 کہ تیرے کبھی عیب حق پرچھوٹا نہیں کی۔ اور اپنے دل کے گوش کو بزرگ اس عزت تو تو نہیں دیا۔ لیکن  
 اپنے اہل مرادوں کا ظلم انتہا سے کر گیا۔ اس لئے میں آسانی فیصلہ کے لئے خود ہر ایک  
 منکر سے مہابہ کی درخواست کیا ہوں۔ اور اس لئے کہ بعد میں مشہرت پیدا نہ ہوں تیرے  
 نے یہ لازمی شرط ٹھہرا دی ہے کہ تو لوگ مہابہ کے لئے جوئے گلے ہیں کہ تم میں کسی ان  
 میں سے مہابہ کی دعا است کریں تا خدا کی مدد صفائی سے ثابت ہو۔ اور کسی کا دل کی گفتگو نہیں ہے  
 اہل کوئی بعد میں یہ نہ کہہ کہ مقابل پر صوف ایک آدمی تھا۔ سو اتفاقاً اس پر کوئی مصیبت آگئی۔

بعض بیٹے طبع مولوی جو بیہودت کا غیر اپنے مندر لکھتے ہیں۔ پہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ بھی کہا  
 کہ تیرے میں کو گشتہ مہابہ میں جو واقع کو فتح ہوئی۔ کیونکہ آتمہ کے متعلق جو یہ سب کوئی کی اتنی اس  
 میں آتمہ نہیں مرا۔ مگر یہ دل کے جہنم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے کہ کب اور کس  
 وقت یہ اسلام بنا کر آیا تھا کہ آتمہ ضرور مصلح کے اندر رہے گا اور کس اشتہار یا کتاب  
 میں ہم نے لکھا تھا کہ اس عرصہ میں بانی کسی شرط کے آتمہ کی نسبت موت کا حکم ہے دنیا میں  
 جا علیہ سے نیا دو پیدا اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے نیا دو پیدا نہ لوگ ہیں جو  
 اپنے نفسان گوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اسے نرودو اور مولوی۔ اور  
 محمدی روح۔ تم پر افسوس کہ تم نے میری صداقت کے لئے اسلام کی بچی گواہی کو چھپایا۔ اسے  
 انھیں کے کیو۔ تم چھائی کی تیرے شاموں کو کیونکر چھپا سکتے جو کیا ضرور نہ تھا کہ خدا اس  
 پیشگوئی میں اپنی شرعاً کا خاکہ نکلتا۔ سے ایمان اور انصاف سے دور بھاگنے والو سب کو کہ کیا اس  
 پیشگوئی میں کوئی ایسی شرعاً تھی جس پر قسم ملنا آتمہ کا اس کی موت میں تا تیرے ڈال مکتا تھا۔  
 سو تم جو موت کو اور درد و غمات نکھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔

انکو کھولی کہ کیونکہ یہ پیشگوئی اپنی تمام جگہوں کے ساتھ پوری ہو گئی اب اس  
 پیشگوئی کو ایک پیشگوئی نہ کہہو بلکہ وہ پیشگوئیوں میں جو اپنے وقت پر کہیں نہیں۔

(۱) اقل وہ پیشگوئی جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں درج ہے۔ جس نے آج سے چند برس

۴۵۶

اربعین نمبر

کہتے ہیں کہ مہر علیشاہ صاحب لاہور میں آئے ان سے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا لعنت کرے میں تمہیں کا کیا علاج کہوں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے درد مند ہے۔ ایک زمانہ گزر گیا میری یہ خواہش اب تک پوری نہیں ہوئی کہ بن لوگوں میں سے کوئی راستی اور ایمان داری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے مگر افسوس کہ یہ لوگ صدقِ دل سے میدان میں نہیں آتے۔ خدا فیصلہ کے لئے تیار ہے اور اس اذیت کی طرح جو بچھ جتنے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے۔ کاش ان میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو۔ کاش ان میں سے کوئی رشید ہو جسے بصیرت سے دعوت کتابوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کر کے میرا انکار کر رہے ہیں ان کی محنتیں ابھی مامی غرض سے ہیں کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے۔ نہ نادان قوم! یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول ہا ہے۔ تمہارا ہاتھ میں کیا ہے۔ بحر ان چند حیثیوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں سویت حق اعدیٰ نہیں کہاں ہے! اور ایک دوسرے کے مکتوب ہو۔ کیا منور نہ تھا کہ خدا کا حکم یعنی فیصلہ کرنا اللہ میں نازل ہو کر تہدیٰ حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا۔ سو یہی اس وقت ہوا۔ وہ شخص حکم کس بات کہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جسے کوئی بات نہ نہ کرے اپنے نفسوں پر غم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تہدیٰ مصلح کیلئے پراپنا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب انکی ہڈیوں کا بھی تہ نہ ملتا۔ ہوا اپنی ہی لعنت کے کاروبار میں نظر ثانی کر دو کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاگرد غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔ اور کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ برائین احمق کا رویہ کھا گیا ہے۔ اگر میرے پر تہلا کچھ حق ہے

۴ شیعہ اپنی بخش صاحب نے جوئے الاموں اور ہستان اور خلافت واقعہ کی نجارت



اربعین نمبر

۲۵۷

۱۲۰

جس کا ایماناً تم مواخذہ کر سکتے ہو یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کر کے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا ادھیہ تم سے

اپنی کتاب معائے موعظ کو ایسا بھردیا ہے جیسا کہ ایک نانی اور ہمدرد گندے کپڑے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سناؤں پاخانہ سے۔ اور خدا سے بیخوف ہو کر میری عزت پر افترا کے طور پر سخت دشمنوں کی طرح حملہ کیا ہے وہ یقیناً سمجھیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا۔ اور جو کچھ انہوں نے کہا ہے ان گالیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت موسیٰ کو دی گئیں اور حضرت یسح کو دی گئیں۔ اور ہمدرد سے سید علی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں۔ انہوں نے انہوں نے آیت ویل لکن ہم ذوقہ تمزقہ کے ویل کے وعدے سے کچھ بھی انڈیشہ نہیں کیا۔ اور نہ انہوں نے آیت لا تقف ما لیس لک بلہ علیہ کی بھی کچھ سمجھ پر دانی۔ وہ بار بار میری نسبت بگھتے ہیں کہ میں نے ان کو کلتی ریڈی کر میں آپ کے افترا کی وجہ سے کسی انسانی عدالت میں آپ پر تاش نہیں کرونگا۔ سو میں کہتا ہوں کہ میں نہ صرف انسانی عدالت میں تاش کرونگا بلکہ عین خدا کی عدالت میں بھی تاش نہیں کرتا۔ لیکن چونکہ آپ نے جس جھوٹے اور قابل شرم الزام میرے پر لگائے ہیں اور مجھے ناکرہ گناہ دکھ دیا ہے اس لئے میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اسوقت سے پہلے مردوں جب تک کہ میرا قادر خدا ان جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کر کے آپ کا کاذب ہونا ثابت نہ کرے۔ الا ان لعنة الله علی الکاذبین۔ اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۶ دسمبر ۱۹۷۹ء روز پنجشنبہ کو یہ ایام ہوا جو مقام خلک شدہ یارب۔ گرامید سے دہم مدار مجب۔ بعد اللہ وقت وشد تعلق میں نہیں جانتا کہ گیا اور دن ہیں یا گیا اور ہفتہ یا گیا اور ہفتہ یا گیا اور سال اگر بہر حال ایک نشان میری برت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا جو آپ کو سخت شرمندہ

اب دیکھو یہ کین کو تیرہ غصوں اور اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان ہوئی ہے۔ پیشگوئی میں کہ عہد کا حفظ بھی ہے جو صحیح قادیان کے ہم کو بتا رہا ہے جس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی انور خود قادیان میں پیدا ہوگا اور اس کا پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے دو توں کے نام درج ہونگے۔ سو ہر ایک شخص جو اس کتاب کے بکری بات سیر ختیار میں تو نہیں سمجھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزار برس پہلے دنیا میں نکلی ہو چکی ہیں اپنے گاہوں قادیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کئی نکالی ہے تاہم خیال کیا جائے کہ جہاں اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔ اور نہ تین سو تیرہ غصوں کا یہ سبب ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ تاہم یہ سبب اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تاہم اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت غصوں ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتھم کی نسبت کیسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی خدا تعالیٰ کی الہامی شرط کے موافق اول آتھم سو دایوں کی طرح وقتا پورا۔ اور یہاں شدت خوف شرط سے قانہ اٹھایا انہوں کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق واصل ہونے ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی ہر ایک کو سمجھنے کے لئے میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں پہلے ضروری گئی تھی سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی جو بدلتی اور عبدالحی بن زبیر ان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی اور جیسا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرغا نہ کی اور کچھ بھی جیوا اور شرم اور تھوئی سے کام نہ لیا۔ اسی لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام باجوری رکھا۔ اگر یہ لوگ آتھم کے بارے میں کوئی بھی شک نہ ہو تو تھے کہ انہوں نے تھوئی سے نہ تھا ان لوگوں نے قادیان سچائی پر شوق ہو کر آتھم کی طرح چمک رہی تھی جو بدلتی خروئی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کریں اور کیا لکھیں کہ اسے بدلتی باجوری صفت پادریوں کا اس میں نہ نہ کلا تھا۔ اور ساتھ ہی تیرہ بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت چھو کو بھی کھا گئی۔ اگر تو چاہے تو بے یمن دیکھو کہ آتھم کہاں ہے۔ لے غیبیت کب تک تو بے لگا کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرّر نہیں۔

ایسا ہی ذرہ انصاف کتنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے کسوت اور خسوت کی پیشگوئی ہو رہی ہوئی۔ اور ہمارے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس التجارین عبدالحق طرزی ایساں کا تمام گروہ علیہم ذل لعن اللہ العتق متوج۔ اپنے تپاک مشہدات میں نہایت اصرار سے کہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی ہے بلکہ جہاں پہلے پیشگوئی تو پوری ہو گئی لیکن آج صوبہ کے قبضے نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد باقرؑ سے واقفین میں مروی ہیں یہ ہیں: ان لہدینا ایتان نہ نکلونا منہ خلق التھلی والارضین ریت کسفت القمر لادل یلیلۃ من رمضان وتکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔ یعنی ہمارے بھدی کی تائید اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جبکہ کہ زمین و آسمان پیدا کئے گئے وہ دو نشان کسی سہمی کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ یہ ہیں کہ بھدی کے اذان کے وقت میں چاند کو اپنی رات میں گرہن لگا جو اس خسوت کی تین دنوں میں پہلی رات یعنی تیرہویں رات۔ اور صبح کو اس کے گرہن کے دنوں میں سے اُس دن گرہن ہوگا جو دریا کا دن ہے یعنی دھماں متوج کو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی سہمی کے لئے اتفاق نہیں ہوا کہ اُس کے دومی کی قوت میں خسوت رمضان میں ان تاریخوں میں ہوا۔ انحضرت علیؑ علیہ السلام کا یہ فرمانا اس غرض سے نہیں تھا کہ وہ خسوت کسوت کا دن قدرت کے برصاوت ظہور میں آئے گا اور یہ صورت میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صورت یہ مطلب تھا کہ اُس بھدی سے پہلے کسی مٹی صادق یا کاذب کہ یہ اتفاق نہیں ہوا ہوگا کہ اس نے بھدرت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور اس کے وقت میں ان تاریخوں میں رمضان میں خسوت کسوت ہوا ہو۔ پس ان دونوں کو چاہیے تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت میں شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ میں سے جو کہ کسی کتاب کے پیش کرتے۔ جس میں لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعویٰ ہو چکا ہے۔ اور اُس کے وقت میں ایسا خسوت کسوت بھی ہو چکا ہے مگر اس طرح تو انہوں نے شرح بھی نہیں کیا۔ اور یہ اہمقاہ عنہ پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہیں بلکہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگیگا۔ اور پندرہ تا دس بج کرہن ہوگا۔ لامل ثلاثۃ۔ ان اقول نہیں کسی کس لفظ سے کہنے کے لئے نادانوں کو اگھوٹک اندھوں مولویت کو بدنام کرنے والا ذرہ سوچا

۵۳

<p>کے لئے مسک کیا۔ اور جو چاہا کیا۔ اور وہ احکم الحاکمین ہے۔</p> <p>۵</p> <p>ہمارا ایک دوست ہے، اور ہم اس کی محبت سے ہمیں اور راتب اور نائل سے میں بے فوجی اور نصرت ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے ظالموں کی یہی تلوار ہو گئی ہے یہی جہاد ہے یہاں یہاں اور ہمدردی محبت کی زنجیر چلنے لگتی ہے۔ مگر ہم اس منہ کی طرف جنگ گھنٹیوں جو خوشی پہنچانے والا اور حرب انگیز ہے ہم اپنے پیار کے دامن سے توجیہ میں ایسے کہ جو ساتھ شفاق نہیں ہو سکتا وہی ہمارے لئے سوز ہو گیا دشمن ہمارا یا باؤں کے خنجر ہو گئے۔ اور من کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔</p>	<p>اقوم لدعوة الانام - وفعل ما اشار و هو احکم الحاکمین - والله يعلم ما فی قلبی ولا یعلم احد من العالمین سے محبت لنا فجوینہ فتعجب وعن المنازل والمراتب شرفی انی لری اللنیاء بلده اهلها جدبت وارض ددا ما لا تجد یتالیون علی النعیم وارتنا ملنا لنی وجه یسر و یطرب انا تعلقنا بنور حبیبنا حتی استنار لنا الذی لا ینشب ان العدا صاروا حنازیر الفلا ونساجهم من دذات الاکلب</p>
---	---

انچھ راخوامت کرد کہ او حکم الحاکمین است و ظامی دانند آنچه مدلل من است و خیر و ازی آگاہ نہ۔

## اشعار

ما را عبور یاست کہ از حب لہری باشیم۔ داز راتب و مناصب بکلی فراخ ولیم۔  
می بینیم دنیا و زمین طالبانش را قطع برآں چہرہ شدہ۔ وے زمین دوستی با ہمدردی سر بریز خواہ بود۔  
معموم بر غمت ہست دنیا سر فرو آودہ اند۔ لیکن مایل سوئے روئے آودہ ایم کہ شادی و خود می بخشد۔  
دوست با مان دست خود زودہ ایم از میں سہیاست کہ آنچه ما پیش و شاد بود بہت اما دوستی گریدہ است۔  
دشمن با خنجر آئے با بان شدہ اند و زمان آہنا سگ بودہ بار ما پس انداختہ اند۔

بلا

۳۱

مصافی خوان

بلکہ ہمارے سخت دل اور دشمن اسلام راہد مسیح کو ہمارے خدا ہی کہتا رہا۔ پھر اگر ہم اسی وقت جلا وقت حد ہزار اور بیستوں تو ہم پر سنت اور ہم جو ملے اور ہمارا الہام جو ملے اور ہمارا خدا قسم نہ کھائے تو ہم کی شراہ صا کے اندر کیسے کرے اور ہمارا الہام سچا۔ پھر بھی اگر کوئی حکم سے ہمارے حکم سے کہے اور اس سے ہمارے کی طرف متوجہ نہ ہو اور ناحی سبائی پر پروردہ ملوان چاہے تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا کہ نخواستہ سچی سے روگردان ہوتا ہے اور اپنی شیطنیت سے کوشش کرتا ہے کہ سچے جو ملے ہو جائیں۔

اب اس سے زیادہ صاف اور کون نہ ملے ہو گا کہ ہم دو دلوں کے مولیٰ میں خود اس وقت سر میں جا کر دوزخ اور پریمید پتہ ہیں۔ مسٹر عیسا خدا قسم اگر وہ حقیقت مجھے کاذب سمجھتا ہے تو جانتا ہے کہ ایک ذرہ بھی اس نے اسلامی عظمت کی طرف رجوع نہیں کیا تو وہ مزدور جلا وقت جہنت توروہ ہلاکے ہوئے آواز کر دے گا کہ کتاب تورا اپنے تجربہ سے جان چکا کہ میں جو نہیں ہوں اور مسیح کی عظمت کو اس نے متاثر کر لیا پھر اس مقابلے میں اس کو کیا خوف ہے کیا یہیں بندہ نہیں ملے جس میں مسیح زندہ تھا اور مسٹر عیسا خدا قسم کی حفاظت کر سکتا تھا اور اب مر گیا ہے اس نے نہیں کر سکتا جیسا یوں نے اپنے آسمان میں ایک کے اعلان دیا ہے کہ خداوند نے مسٹر عیسا خدا قسم کی جان بچائی تو یہ وہی خداوند مسیح جان بچائے گا کہ وہ جو معلوم نہیں ہوئی کہ اب مسیح کے خداوند تاور ہونے کی نسبت مسٹر عیسا خدا قسم کو کون شک اور تورا دیکھا ہے پلٹوہ شک نہ ہو بلکہ اب تو بہت یقین چاہیے کہ اگر اس کی خداوندی اور کھلتا تو اسے بوجھکا اور نیز ہلاک سے بچھوٹے گا پھر یہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عیسا خدا قسم نے دل میں خوب ہنس کر وہ سب میں جو ملے ہیں کہ اس کو مسیح نہ بچایا ہو خود مر چکا وہ کس کو پاسکتا ہے اور ہر گزادہ کا دل کو اور خداوند نے کیا بلکہ کون تو یہ ہے کہ سچے اور کمال خدا کے خوف نے اس کو بچایا اگر اب اس دن میں یوں کی تحریک سے جیسا کہ بوجھتے گا۔ تو پھر اس کمال خدا کی طرف سے جیسا کہ کافر کے گھوڑے سب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف توراہ بتاوی اور جو ملے سچے کے شہید کیا پیش کر دیا۔ اور ہمیں اس صاف نیچلے کے برضات توراہ اور توراہ کو راہ سے کھس کرے گا اور اپنی شراہ سے اور اے گا کہ عیسا یوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم اور جیسا کہ ہم نہیں لائے گا اور پھر اس کے ہوا سے اس فیصلہ کی صاف صاف کی مدد سے ہوا سے نکلے گا اور زبان دوزخ سے باہر نہیں آنے گا اور ہمدی فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف جیسا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور صاف توراہ نہیں پس حلال توراہ بننے کے لئے واجب توراہ تھا کہ اگر وہ مجھے جوڑا جاتا ہے اور

۳۸۲

نزول السج

جس زمانہ میں ان مولویوں اور اُن کے حیلوں نے میرے پر تکذیب اور بد زبانی کے حملے شروع کئے اُس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ گو چند دوست جو اُن کیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ستر ہزار کے

دو سو سے ماضی سے ختم نبوت محفوظ رہے۔  
 اس بگڑے میں یہ دیکھ کر نولہائے حکیم حکیم نے وضع دنیا دہی رکھی ہے یعنی بعض نفوس بعض کے مشابہ ہوتے ہیں نیک نیکوں کے مشابہ اور بد بدوں کے مشابہ مگر بائیں ہمدردی اور حق ہو کہ اور ذہر شخص سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آنحضرت کے لئے خدا نے مقرر کیا ہوا تھا کہ وہ ایک عام رحمت کا زمانہ ہو گا تاہم امت مرحومہ وہ مہر آسمانی سے کسی بات میں کم نہ ہو۔ پس اُس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے اُس نے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم ابراہیم نوح موسیٰ داؤد سلیمان یحییٰ عیسیٰ وغیرہ یہ تمام نام برائے ہیں احمد یگانہ میں میرے رکھے گئے اور اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آنحضرت پیدا ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام جستانی اور یہودی اور مشرک رکھ لیا چنانچہ قرآن شریف میں اسی کی طوں اشارہ کرتا ہے کہ تاہم انبیاء اور اعدائے الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

پس یہ آیت صاف کہہ رہی ہے کہ اس امت کے بعض افراد کو گذشتہ نبیوں کا کمال دیا جائے گا اور نیز یہ کہ گذشتہ گذار کی علوات بھی بعض منکر مل کو دی جائیں گی اور بڑی شد و مد سے

لہ الفاتحہ: ۶ = ۷

۶

ہلقتا میں ایک جگہ میں کہ زبان عربی میں ہے مقابل میں صلات آیت قرآنی کی تفسیر لکھیں اور ایک سال تک

ان تمام واقعات سے اطلاع پارے ۳۳ اس کی بے خبری اس کی طبیعت نہ ہو۔ پھر بعد اس کے قسم کھا دے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور جو ہوتی ہے پھر اگر وہ ایک سال تک اس قسم کے خیال سے تباہ نہ ہو جائے اور کوئی ذوقِ معلومت صحیبت اس پر نہ پڑے تو دیکھو کہ میں سب کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس صحت میں میں اقرار کروں گا کہ ہاں میں جھوٹا ہوں۔ اگر عبدالمطہق اس بات پر اصرار کرے تو وہی قسم کھا دے اور اگر عمر مسلمین بھلاوی اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے۔ اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا شاہ محمد امرتسری جیسا ہی کچھ رہا ہے۔ تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلا دیں اور یقیناً یاد رکھو کہ اگر ان میں سے کسی نے قسم کھالی کہ آہم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور جیسا میں نے کی فتح ہوئی۔ تو خدا اس کو ذلیل کرے گا۔ دوسیاہ کرے گا۔ اور لعنت کی موت سے اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ اس نے سچائی کو چھپاتا تھا۔ جو وہ اس قسم کے لئے خدا کے حکم اور ارادہ سے نہیں بہتا رہتی۔

مگر کیا یہ لوگ قسم کھائیں گے؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ یہ جھوٹے ہیں۔ اور کتنی کی طرح جھوٹ کا فرار رکھا۔ ہے ہیں۔

مہار کوئی یہ سوال کرے کہ اگرچہ عبدالمطہق کے مباہلہ میں اس طرف سے کسی بددعا کا اعلان نہ کیا گیا۔ مگر جو صلت کے سامنے مباہلہ کے لئے آیا ہو۔ کسی قدر تو بعد مباہلہ ایسے امور کا پایا جانا چاہیے جن پر خدا کرنے سے اس کی ذلت اور نرا دی ہائی ہائے اندر اپنی عزت دکھائی دے۔ سو جانا چاہیے کہ وہ اور یہ تفصیل میں ہے جو حکم العاقبۃ للمتقینؑ ہماری عزت کے موجب ہوئے۔ اول۔ آہم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ اپنے واقعی معنوں کے لئے سچ پڑی ہو گئی۔ خدا اس دن وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ جو پندرہ برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳ میں لکھی گئی تھی۔ آہم اہل نشارۃ الہام کے مطابق مرگیا۔ اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا۔ اور ان کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پاکر صدا دہلی کا کفر ڈھانڈا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ اور مخالفوں اور کفر بول پورہ لعنت پڑی وہ نہ دم نہیں مہرکتے۔ دو مصرعہ امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ ان عربی رسائل کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور ہادریوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھتے

۱۳۳

وَأَشْهَدُ الْإِحْرَارَ وَالْأَسْرَىٰ أَنِي أَضْعُ الْمُبْرَكَةَ وَاللَّعْنَةَ أَمَامَ النَّصَارَىٰ  
 اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں آج بركات اور لعنت نصلہ کرنے کے آگے رکھتا ہوں  
 اَمَّا الْمُبْرَكَةُ فَيَسْأَلُكُمْ بَرَكَةُ الدُّنْيَا عِنْدَ مَقَابِلَةِ الْكِتَابِ وَيَسْأَلُكُمْ أَيْضًا كَثِيرًا  
 بركات سے مراد دُنیا کی بركات ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام  
 مع الفتح والخلاب او یسألکم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهین  
 مع فتح اور ظہر کے پائیں گے یا بركات سے مراد آمنت کی بركات ہے کہ توبہ اور ترک توهین ترک  
 القرآن وتترك صفة المرحان واما اللعنة فلا مرد عليهم الا عند  
 ہے ان کو طے کی گرفت ان پر صحت اس حالت میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ بنا سکیں  
 اعراضهم عن الجواب ومع ذلك عدم امتناعهم عن الشتم والسب  
 اور باوجود اس کے  
 وَالْقُدْحُ فِي كِتَابِ رَبِّ الْآرِبَابِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

وَأَعْلَمُ أَنَّ كُلَّ مَنْ هُوَ مِنْ وُلْدِ الْحَلَالِ وَ لَيْسَ مِنْ ذُرِّيَةِ الْبَغْيَا

اور جو بھائی چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں

وَنَسْلِ الدَّجَالِ فَيَفْعَلُ امْرَأًا مِنْ امْرَأَتِ الْكُفْرَانِ بَعْدَ تَرْكِ

اور دجال کی نسل میں سے نہیں جو وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے یا تو بے دینی کے دروغوں کی

الْإِفْتِرَاءِ وَالْمِينِ وَأَمَّا تَأْلِيْفُ الرِّسَالَةِ كَرِسَالَتِنَا وَتَرْصِيعُ الْمَقَالَةِ مِثْلَ تَرْصِيعِ

اور افتراء سے باز آجائے گا یا پہلے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

وَالَّذِي عَاذَ جَرْمِي مِنَ الْقُدْحِ فِي بِلَاغَةِ الْقُرْآنِ وَمَا امْتَنَعُ مِنَ الْإِنْكَارِ

مگر وہ شخص کہ جس نے توہمہ رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح و قدح سے باز آیا

مِنْ فَصَاحَةِ الْفِرْقَانِ فَعَلِيهِ كَمَا قُلْنَا وَكُتِبْنَا فِي هَذَا الْقُرْطَاسِ عَلَيْهِ

اور نہ فصاحت قرآن پر حملہ جیکرنے سے اپنے میں روکا پس آپس پر وہ سب باتیں وارد ہوگی جو ہم اس رسالہ



۱۰۹  
 تو مناسب تھا کہ وہ اس بحث میں اپنے تئیں نہ ڈالتے اور چپ ہی رہتے اور خواہ مخواہ اپنے  
 موجودہ وید کی پروردگی نہ کرتے۔ جو کچھ وید نے اپنا فلسفہ اور علم طبعی ظاہر کیا ہے  
 وہ بھی ہے کہ ہندوؤں کے پریشد کو ایک انسان کا فرزند قرار دیتا ہے اور  
 کہتا ہے کہ اندر آریوں کا پریشد کشتیا کا بیٹا ہے۔

۱۱۰  
 اندر نیز یہ کہ عناصر اور اجرام سماویہ سب پریشد ہی ہیں اور نیز وہ تعلیم دیتے ہیں کہ ان  
 تمام چیزوں سے مرادیں مانگی جائیں اور نیز یہ تعلیم جو نہایت گندی اور قابل شرم تعلیم ہے  
 یعنی یہ کہ پریشد نراف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں،  
 ہم یہ نہیں کہتے کہ کسی پہلے زمانہ میں بھی وید تھا۔ بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ یہ ایک حق مبتدل  
 کتاب ہے کیونکہ تو باعتبار الفاظ کے اور کچھ باعتبار معنوں کے اور ہمارے نزدیک ممکن اور اغلب  
 ہے کہ کوئی اصل کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی پھر کچھ کم کی گئی ہے اور کچھ زیادہ کی گئی۔ اور  
 صورت بدلتی گئی ہے اور موجودہ وید بلاشبہ ایک گمراہ کر نیوالی کتاب ہے۔

۱۱۱  
 جس میں پریشد کا بھی پتہ نہیں لگتا اور اس قدر مخلوق چیزوں کی اس میں پریشد کی تعلیم ہے  
 کہ گویا وہ مخلوق پرستی کی ایک دوکان ہے جس جگہ ہم وید پر کوئی سہلہ کرتے ہیں یا کسی  
 شخص کے ملاحظہ پیش کرتے ہیں اس جگہ ہی موجودہ وید مراد ہے جو سراسر محرف مبتدل  
 ہے نہ وہ اصل وید جو کسی زمانہ میں خدا کی طرف سے آیا تھا اور ہم خدا کی کتاب ہم کتابوں پر  
 ایمان لاتے ہیں اور ایسا ہی اس وید پر جو کسی زمانہ میں ملک ہند کے کسی نبی پر نازل ہوا ہوگا  
 مگر موجودہ وید کی نسبت ہم اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ جس قدر گندے فرتے  
 مخلوق پرستوں کے اس ملک میں پھیلے ہوئے ہیں وہ سب وید کی ہی مہربانی ہے اور  
 انسانی پاکیزگی کی نسبت جو کچھ وید نے سکھایا ہے اس کا عمدہ نمونہ نیوگ ہے۔ یہ نیوگ  
 کی ہی پاک کارروائیوں میں سے ہے کہ آریہ قوم میں اس بات کا ثبوت طنا مشکل  
 ہے کہ کون آریہ صاحب اصل باپ کے لطفہ میں سے ہے۔ اور کون آریہ

ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کر لیں۔ ششم۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں تو چھٹے

کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی۔

**پانچواں** وہ امر جو مباہلہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں تمام حجت ہے۔ میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا جہد الحق کا گروہ اور کیا بطاوی کا گروہ۔ غرض سب کو ابتداً اذیت سے اس بات کے لئے نہ ہو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریفیت کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے ٹھہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مباہلہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک جہد الحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

**چھٹا** امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور جہد الحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ جہد الحق نے مباہلہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار اذوا لاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے عطا کا عطا کا عطا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام شریفیت احمد ہے اور قریناً پڑنے وہ برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب جہد الحق کو ضرور چھیننا چاہیے۔ کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا ہند ہی افسریت میں تحصیل پا گیا یا پھر رجعت قہر قی کے نظریں گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

**ساتواں** امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ بخشش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان انعامات کا شکر ادا کر سکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے دروہاں ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں کبھی چکا



حقیقۃ الہی

۴۴۴

تمہ

۱۳۴

تہ اشھایا مگر یادریوں کی اطاعت کا جو آٹھواں ایسا۔ پس ابن معنوں کے رُو سے بھی وہ بہتر ٹھہرا پھر  
 جیسا کہ بیان کر چکا ہوں ابن معنوں کے رُو سے بھی بہتر ہو کر اس وقت سے جو اسکی نسبت خدا  
 تعالیٰ نے فرمایا کہ اتق شائنٹک ہوا لایا تو گیا اسی دم سے خدا تعالیٰ نے اُسکی بیوی کے پرکھ  
 مہر لگادی اور اُسکو یہ الہام کھلے کھلے لفظوں میں سنایا گیا تھا کہ اب مونس کے دن تک تیرے گھر  
 میں اولاد نہ ہوگی اور نہ اُسکے سلسلہ اولاد کا پہلے گا اور یقیناً اُسنی اس الہام کو توڑنے کے لئے  
 اولاد حاصل کرنے کی غرض سے بہت کوشش کی ہوگی مگر وہ کوشش ضائع ہو گئی۔ آخر نافرمانی  
 اور ایتر کے ہر ایک معنی اسپر صادق آگئے۔ اور دوسری طرف جو میری نسبت وہ بار بار بد دعائیں  
 کرتا تھا کہ شخص مفتری ہے ہلاک ہو جائیگا اور اولاد بھی مرے بی اور جماعت متفرق ہو جائیگی۔ اسکا  
 نتیجہ یہ ہوا کہ اس الہام کے بعد یعنی الہام اتق شائنٹک ہوا لایا کے بعد تین لاکھ میرے  
 گھر میں پیدا ہوئے اور میں لاکھ سے زیادہ جماعت ہو گئی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور کئی عیسائی اور  
 ہندو میری دعوت سے مسلمان ہوئے۔ پس کیا یہ نشان نہیں اور کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور  
 یہ کہنا کہ سعادت اللہ کے لڑکے کی عبدالرحیم کی دعوت سے نسبت ہو گئی ہے اور شادی ہو جائے گی اور  
 اولاد بھی ہوگی یہ ایک خیالی پلاؤ ہے اور محض ایک گپ ہے جو ہنس کے لائق ہے اور اس کا  
 جواب بھی یہی ہونا کہ خدا کے وعدے تل نہیں سکتے۔ یہ بات تو اُس وقت پیش کرنی چاہیے کہ  
 جب شادی ہو جائے اور اولاد بھی ہو جائے۔ بالفعل تو ایسا ندراری کا یہ تقاضا ہے کہ اس بات  
 کو غور سے سوچیں کہ جیسا کہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ اتق شائنٹک ہوا لایا  
 ہے۔ حاشیہ۔ یہ اسی طرح کی امید جو جیسا کہ محمد بن غزالی نے ظہر تہری نے مباہلہ کے بعد اپنی نسبت مباہلہ کا  
 اثر یہ ظاہر کیا تھا کہ میرا بھی ہو گیا ہوا اسکی بیوی کو میں نے نکاح کیا ہوا اور اسکو حمل ہو گیا اور اب اسکو لاکھ  
 پیدا ہوا گا اور وہ مباہلہ کا اثر سمجھا جائیگا مگر اس حمل کا انجام یہ ہوا کہ کچھ بھی پیدا نہ ہوا اور اب تک وہ باجمہ  
 گذرے جو وہ بستر کی ناموادی اور ذلت کی زندگی تھکتی رہا جو اور بر خلاف اسکے مباہلہ کے بعد میرے گھر میں کئی لڑکے  
 پیدا ہوئے اور کئی لاکھ انسان نے بیعت کی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دنیا کے کناروں تک ہو چکے ساتھ میری ہجرت  
 ہو گئی اور اکثر دشمن مباہلہ کے بعد مر گئے اور ہزار ہا نشان آسمانی میرے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ حاشیہ



کھے گا۔ مرد خود لڑا لڑ کر ہی کم کھارا ہے۔ بگر باہر لگے کہ جھوٹا ہے۔ بکون نصف اس حد کو کوشن سکتا ہے۔ کیکڑی کندی  
 کہنے ہے کہ تھا اور دنا قص ہے۔ تم یہ احکام دیدے خالد و اگر ناقص نہیں تم یہ جو بوجھ دیتے ہر میں فرصت نہیں۔ دید  
 پہاں جو وہ نہیں۔ بیور کیا جو بوجھ ہاں جو اب سے (تم جبرئیل لہرتے ہوں میں حالت میں ہم یا نسور و پیر اقعہ دینا  
 کرتے ہیں۔ لہو نمون کھو۔ دیتے ہیں۔ رجسٹری کرادیتے ہیں۔ تو پھر اگر تھا یادیر کچھ چیز ہے۔ تو کس من  
 کے ناسطے رکھا ہوا ہے۔ وہی میں ہر مذکی ہم سے ثبت سے لو۔ یہ کلمات دنا تک اچانک ہاں گار بنالو ہم کہ وہ احکام خالد  
 جو ہم نیچے زمان میں سے حکم نہیں گے۔ یا یا آڈا رکھو دیکھو احکام ہمارے نزدیک نابا نہیں۔ تب پیرا کھنا جائز  
 ہر نیچا لہو اور دیدے ہوا۔ ہر من تم ہمارے اتے سے کہاں بھیجا گئے ہو۔ ہاں وہ جو تم قص شرف سے  
 ہاں وہ تو میں حضرت خاتم النبیین کی نسبت بدریالی کرتے ہو۔ قص تھا ہی حاصل ہے۔ اپنے ہر ہر میں ہی تم نے  
 اس کی نسبت سب سے بڑیوں کی نسبت کھی ہے۔

ہم کو خدا نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہم سید نبیوں کی انتظیم کرتے ہیں

ادھیہ کہ خدا نے ہم کو فرمایا ہے۔ نجات سب مخلوق کی اسلام میں لیتے ہیں۔ تم اگر حضرت خاتم النبیین  
 پر کیا احترام ہے۔ تو زبان ہندسب سے وہ اعتراض جو سب سے بھاری ہو تو حیر کر کے پیش کر دو۔  
 ہم تو رکھ دیتے ہیں۔ کنگرہ اور ہوا میں تھا مچا ہوا۔ تو ہر مذہب (مستند) ہم تم کو دیکھے۔ اور تم ایک ذنون کھو دیکھو اگر  
 وہ اعتراض جھوٹا نکلا۔ تو ہر مذہب پر لہو جانا تم کہ دو گے۔ ادھاب اگر ہاری ہے تو ہر سکر پب پر جان۔ ادھاب اس شرط پر کشت  
 شروع نہ کرے۔ تو ہر ایک منصف کھر جائیگا کہ وہ سب ذہین تم نے بے ایمانی سے کی تھی۔ کفر ذہن کا اکثر کا ہے۔ کھانک  
 پر کھتے ہیں۔ ادھاب جھوٹا ہر ماننے لے بیٹھے ہو۔ دینا کو بڑی چیز کہ کھابے۔ کہرت سے ڈرتے نہیں۔ اور نہ ایسے  
 آفتاب کی تو میں کرنا جو لہو دینا کا ہے نہ ہر مذہب ہے۔ جو لے آؤ کی کہ یہ نشان ہے۔ کہ ہاںوں کے کھو ہر  
 آیت ہر گزوت نہ تھی۔ جو بوجھ کر ہی دامن پکرا کر پے کہ ذرا شرف دیکھو جاؤ تو ہمیں سے نکلے تھے۔ ہر حال  
 ہر بیان تھی۔ اب ہم نیچے وہ احکام فرقان مجید کے لکھے ہیں۔ کہ جن میں پہلا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ میں تمام احکام  
 ضرور ہرگز جو وہ نہیں۔ اسلئے دینا تم سے تعلیم ہے۔ چاہو تم کہنے ہر کسی میں۔ ادھاب تم کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں  
 اور نسبت اس شخص پر کہ جھوٹا ہے۔

اول۔ خدا تعالیٰ کی نسبت جو احکام فرقان مجید کے ہیں۔ خلاصہ آیت کا نیچے لکھتا ہیں۔

(۱) تم خدا کو اپنے جہوں اور روحانی کربت کھو۔ جس نے تمہارے جہوں کو بنایا۔ اسی نے تمہاری جہوں کو پیدا کیا۔  
 کہا تم سب کا خالق ہے۔ جس بن کر ہی چیز جو وہ نہیں ہوگا۔

(۲) آسمان اور زمین اور ہر جہاں ہاں وہ متنی ہستی زمین آسمان میں نظر آئی۔ یہ کسی مل کنندہ کے مل کی پادش

۵۴۶

ومنح لي من النعم الظاهرة والباطنة وجعلني من المجدوبين. وكنت شاباً  
وقد شغمت وما استفتحت باباً الا فتحت. وما سألت من نعمة الا اعطيت  
وما استكثفت من امر الا كشفت. وما ابتهلت في دعاء الا اجيبت.  
وكل ذلك من حبى بالقرآن وحب سيدى وامامى سيد المرسلين. اللهم  
صل وسلم عليه بعدد نجوم السموات وذرات الارضين ومن اجل هذا الحب  
الذى كان في فطرقى كان الله معى من اول امرى حين ولدت وحين كنت  
ضرباً عند ظمى وحين كنت اقرئ في المتعلمين. وقد حبيب الى منذ ذنوت  
العشرين ان انصر الدين. واجادل البراهمة والقسيسين. وقد الفت  
في هذه المناظرات مصنفات عديدة. ومؤلفات مفيدة منها كتابى  
**البراهين**. كتاب نادر مانع على منواله في ايام خالية فليقرء من كان  
من المرتابين. قد سللت فيه صوارم الحجج القطعية على اقوال الملحدين.  
ورميت بشبهها الشياطين الباطنين. قد خفض هام كل معاند بذلك  
السيف المسلول. وتبينت فضيحتهم بين ارباب المنقول والمقول. وبين  
المصنفين. فيه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطيبة الصحيحة و  
الكشوف الجليلة ومواردها. ومن كل ما يجلى ذرر معارف الدين المتين ول  
كتب اخرى تشابهه في الكمال. منها الكحل والتوضيح والآزلة وفتح الاسلام  
وكتاب آخر سبق كلها الفقه في هذه الايام اسمه دافع الوسوس هو نافع جداً  
لذيين يريدون ان يروا حسن الاسلام ويكفون افواه المخالفين. تلك كتب  
ينظر اليها كل مسلم يعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلنى ويصدق

۵۲۸

دعوتی۔ الاذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔ ولما  
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنۃ جاء تنفی نسیم الوحی بریا عنایات  
 ربی الیزید محرفتی و یقینی و یرفع حججی و اکون من المستیقنین فاوّل ما  
 فتح علیّ بابہ ہوا الرؤیا الصالحۃ فکنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فنق  
 الصبح و انی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحۃ صادقة قریباً من الغیب اد  
 اکثر من ذالک۔ منها محفوظۃ فی حافظتی و کثیر منها نسیتها۔ ولعل  
 اللہ یکر رهاقی وقت اخر و نحن من الآملین۔ و رايت فی غلواء شبابی  
 و عند رواعی التصابی کافی دخلت فی مکان وفيہ حقدتی و خدمی فقلت  
 طهروا فرأشئ فان وقتی قد جاء ثم استیقظت و حشیت علی نفسی  
 و ذهب و هلی الی اننی من المائتین۔ و رايت ذات لیلۃ و انا غلام  
 حدیث السن کافی فی بیت لطیف نظیف یذكر فیہا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فقلت ایہا الناس این رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشاروا  
 الی حجرۃ فدخلت مع الداخلین۔ فی شبی حین واقیتہ۔ و حیاتی باحسن  
 ما حییتہ و ما انسی حسنہ و جمالہ و ملاحہ و تحننہ الی یومی هذا۔ شغفتی  
 حباً و جذبی بوجہ حسین قال ما هذا بیمنک یا احمد فنظرت فاذا  
 کتاب بیدی الیمنی و خطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ  
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخری  
 و انا کالمحیرین۔ فوجدتہ يشابه کتاباً کان فی دار کتبی و اسمہ  
 قطبی قلت یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال اردی کتابک القطبی فلما



کر میں بیانی نہیں کر سکتا اور عداً چاہا کہ میں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا  
 اول یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر  
 تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جیسے ہو جائیں گے  
 اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفانہ تموار چلانے میں کچھ فرق نہیں  
 کیا لہذا اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قادر و خیرور اسی دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ  
 کو کبھی ضایع نہ کرے گا۔ اگر سنا جلاں بے پروا کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے بچ کر بچتا رہے گا۔  
 کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناچیز قرار دیا اور  
 میری مخالفت پر کہ باذمی اور توئی اور نقلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو  
 مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل بوجہ ان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع  
 کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں  
 نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور دوتا  
 ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے بیونہر کہنے میں مصیبت نہ ہو۔ لہذا میں آج کی تاریخ کو دوسری مئی سن ۱۸۷۰ء  
 حوام اور خواص پر مذکورہ اشتہار بظاہر کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس الزام سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جو اس لڑکی کے  
 نامہ اور نکاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موثوق نہ کر دیا۔ اور جس شخص کو انہوں نے نکاح  
 کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد کر دیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان اور عاتق  
 اور محروم اللات ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بیانی فضل احمد  
 جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ  
 دے تو پھر وہ بھی عاتق اور محروم اللات ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے  
 بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ صلح و راحت و شادی اور تمام اس ان  
 سے شراکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دیتے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان سے کوئی تعلق  
 رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی ضروری کے برخلاف اور ایک دینی کلام ہے۔ سو میں دعوت نہیں ہوتا۔  
 چوں کہ بود خویشی را ریاضت و تقویٰ قطع رحم بہ از مودت قرینے

و استقامت علی من اتبع الهدی

محمد

اللہ

مرزا غلام احمد لیوانہ  
 مدنی ایسے  
 صفائی پریس لودیانہ

<p>وقد تمت الاخبار والاعمال تبهر      وذلک فی القرآن تبا مکذرا      اور یہ خبر تو قرآن میں کئی مرتبہ آچکی ہے۔</p>	<p>اتصون بغیا من اتی من کلکم      وقد قیل منکم یا تبین امانکم      اور تم میں سے جو کہ تمہارا امان تم میں سے ہی آئے گا</p>
<p>کتاب خبیث کالعقارب یا بس      لعنت بلعون فانیت تدقر      وکل امرء عند القصاص کسب      اور ہر ایک آدمی خود کے وقت نہ پایا جاتا ہے۔</p>	<p>انانی کتاب من کذوب یزور      فقلت لک الویلات یا ارض جولد      تکلّم هذا النکس کالنزع شامتا      میں فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کے طرح گلے کے ساتھ بات کی</p>
<p>تقولت فاعلم ان ذیلی مطهر      سیبدی لک الرحمن ما انت منکر      فحاضت مع العین القلبی بصر      اهدا هو الاسلام یا متکبر      کیا یہی اسلام ہے اسے متکبر۔</p>	<p>انزعہ یا شیخ الضلالۃ اننی      اقتکر حقا جاء من خالق السماء      اذا ما رأینا ان قلبک قد غسا      اخذتم طریق الشریک مرکز دینتم      تم نے شریک کے طریق کو اپنے دین کا مرکز بنا لیا۔</p>
<p>فقر الی وجانبوا بغوا حذرا      واما کان ان بطونی ویلغی ویحجر      اور یہ خبر کئی جگہ آئی ہے اور اس کا افسوس ہے۔</p>	<p>وما انا الا نائب الله فی الوری      وان قضاء الله یأتی من السماء      اور تمہاری تقدیر اس مہلک سے آئے گی۔</p>

کتاب خبیث کالعقارب

تکلّم هذا النکس

وان كان عيسى او من الرسل اخر  
خواہ عیسیٰ ہو یا کوئی اور نبی ہو  
وما كان شريك الناس شيئا يُعجز  
اور شریک کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو بلا یا جلنے  
الام كفتيان الوعى تتنمر  
کب تک مرد ہی جنگ کی طرح پٹنگ دکھائیگا  
وذلك رأي لا يراه المفكر  
یہ تو کس عقلمند کی رائے نہ ہوگی۔  
وان خلتها تخفى على الناس تظهر  
اور اگر تو خیال کرے کہ وہ شید ہے گا تو وہ ہرگز پوشیدہ نہ رہے گا  
ومن لا يوقر صادقاً لا يوقر  
اور جو شخص صادق کی تعریف نہ کرے وہ خود بیعت نہ ہوگا  
رايتم فاعرضتم وقلتم لئن وئس  
تم نے وہ نشان دیکھے اور انکار کیا اور کہا کہ خبر نہ ہوتی ہے  
لنكتب اشعاراً بها الاي تشعرو  
تاہم یہ چیز شعر کہیں ہوں گی تمہیں یہ نشان معلوم ہو جائیں  
وهذا هو الاتهام متى ففكر وا  
اور یہی میری طرف سے اتہام جنت سے۔

على مثلها لم نطلع في مكلم  
ان تمام مصیبتوں کیلئے دوستی میں نہیں ہیں ان جانی۔  
ففكر اهدا اكله كان باطلاً  
پس سوچ کر آیا یہ تمام کارروائی باطل تھی۔  
الا لا تسمى عار النساء ابا الوفا  
لے عورتوں کے عار شفاء اللہ  
أردت الهوى من بعد ستين حجة  
کیا میں نے ساتھ برس کی عمر کے بعد ہوا پرستی کو اختیار کیا  
اريناك آيات فلا عذر بعد ها  
ہم تجھے اپنے نشان دکھائے ہیں اور اس کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہیگا  
أردت بمؤذنتي فرأيتها  
تو میں عام تمہیں میری ذلت کو چاہا پس خود ذلت اٹھائی۔  
وكأين من الآيات قد مر ذكرها  
اور بہت سے نشان ہیں جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔  
فعن لنا بعد التجارب حيلة  
پس ہمارے لئے بہت تجربات کے بعد ایک نیا نیا طریقہ نکلا۔  
فهل هو التبيكيت من فاطر السما  
پس اس کا ذریعہ سے تمہارا منہ خدا بند کرنا چاہتا ہے۔

لفظ سہو کاتب سے کئی لافظ چھوٹ گئے۔ اصل ترجمہ یہی ہوگا۔ ہم تجھے کئی ایک نشان  
دکھلاتے ہیں (شعر)

﴿ يُستعمل لفظ كآين كما يُستعمل كآين في لسان العرب - من لا ﴾

ومن المعترضين المنكوبين - شيخ ضل بطلوی - وجاں غوی - يقال له  
 دیکھو اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بلاد است کہ ہمایہ گمراہ است - اور  
**محمد حسنین** - وقد سبق الكل في الكذب والمين - وانه ابی  
 محمد حسین سے گویند - وازہر وہ ددغ والا سخی بقت برہ است - واو انکار کرد  
 واستکبر - واشاع الکبر واظهر حقی قبل انه امام المستکبرين - ورسولیں  
 وکبر نمود - ویکبر واثان کرہ وظاهر ساعت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام حکیم است - ورسولیں  
 للمعتدين - ورأس الغاوين - هو الذي كُفرتي قبل ان يكفر الاخرى - واعترض  
 تجرد کنندگان - ورسولیں ان است - او ہمان شخص است کہ پیش از ہمزہ مرا کافر گشت - وپہر کتابے  
 علی کتبی واظهر جهله المكنون - فقال ان تلك مكتب مشكونه من الاعتلاط  
 من اعتراض کرد - وپہر خود ظاہر نمود - پس گفت کہ این کتابہ از ظلی پیر ہستند ودر محل  
 وساقطة في وحل الانحطاط - وليست كماء معين - وان هذا الرجل من  
 انحطاط فرو افتادہ اند - وپہر آب صافی نیست - واین شخص از جاہلان است  
 للجاهلين - وكما يوجد في كتبه من جملها وقيا فيها - فليس قرينه حجر  
 وپہرچہ از کلمات تمسیمی وقافیہ ہا در کلام او یافتہ می شود - پس آن بعضی را او  
 اثابها بل تلك كلم خرجت من اقلام الاخرين -  
 ونگاہ بیعت او نیست بلکہ این کلمات از ظہرائے دیگران برآمدہ اند -  
 فقلت يا شيخ النوكي - وعدو العقل والنهي - ان كتبي مبرزة متا  
 پر گفتم کہ شیخ انصاری و دشمن عقل و دانش - بہ تحقیق کتاب ہائے من آنچه کہ  
 زعمت - ومانزرة عما ظننت - الا مهو الكاتبين - او ریز قلم بتغافل منی لا  
 ہی ہستند - واذ آنچه زعمت منزہ ہستند - مگر مہو کاتب یا کجی قلم از تناقض من نہ مثل جہل ہستند

من مہو کاتب وادعوا بہ منزهة - شمس

۲۴۲

الجہل الجاہلین۔ فان قلت استثبت ذہبا عثارا فخذ من کل لفظ غلط  
 ہن اگر تو میدانی کہ دران کتابہا لغزش ثابت کنی پس ازین بمقابلہ ہر لفظ غلط و نیاسے بگیر  
 دینارا۔ واجمع صوفیاً و نضاراً۔ وکن من المتمعولین۔ وھذا صلاۃ تلامہم ہواک۔ و  
 وسیم وندر جمع کن۔ واز مالداران بشو۔ واین آں انعام است کہ مناسبان خویش  
 تقربہ عیناک۔ وستر محبہ رجلاک۔ فتنبو من السفر الدائم۔ ولاحقہ کالتحیاز  
 گتہ و بدویم تو غلب خواہ شد۔ مہر و دلے تو از ان آرام خواہند گرفت پس از سفر بچ بجات خوبی یافت  
 الہائم۔ و تفضل کالمتمعین۔ و تغویہ عن جمائل اخری۔ و مکاتک شتی۔ و اساعۃ  
 قہر مرگوان اولاد غمگرای گردید۔ و شل شغفان خوبی نشست۔ و درین مال از مریضی آگیز و فریب آگیزان  
 حد و السنۃ۔ و وعظ الدجل و الفریۃ۔ و تعیش کالمستوحین۔  
 و اساعۃ السنۃ کہ در مال حد و السنۃ است و از دجل و فریب بے نیاز خوبی شد و بچو آرام یا بان زندگی خوبی گذرانید۔  
 میدانی اریدان اری قبلہ ریا فصاحتک و اشاہد ریح بلاغتک۔ و افہم  
 گراہ است کہ می خواہم کہ قبل ازین امر خوشبختی نصاحت ترا بینم و بوسے بلاغت تو شاد گم۔  
 انک من علماء ہذا الصناعۃ۔ و من اهل تلك الصولۃ۔ و لست  
 تا یہ بینم کہ تو از علمائے این صنعت هستی۔ و از آنان هستی کہ اہل این علمہ ہستند۔ و از  
 من الجاہلین المحجوبین العمین۔  
 جاہلان و محجوبان و تا بینان نیستی۔  
 فاتفق لوشل حظہ المتعوس۔ و تکد طالعه المتعوس۔ انہ ما قبل  
 پس بیاعت کم بصیبی و بدبختی طالع متعوس او این اتفاق افتاد کہ او این فقار را قبول نکرد  
 ہذا الصلاۃ۔ و ما متنی نفسہ ليقبل ہذا الشریطۃ۔ و خشو الذلۃ  
 و خوشترتین با بر بندگی آداری نیارود تا شرطہ را قبول کند۔ و از ذلت و رسوائی

ثم اعلم ايها الشيخ الضال - والدجال البطال - ان الثمانية الذين هم

باز اسے شیخ گمراہ و دجال بقال  
پہلے ان ہشت کہ

ثار عودك - ووقود ووقودك - الذين ادخلوا في التسعة المخاطبين فنعهم

یوہ اے شاخ تو - ویزم آتش افزہ تو مستند - آنا کہ در شہ معاطبین داخل اند میں پچھ آ رہا

شيعتك الضال الكاذب نذير المبتشرين ثم احمد على الدهلوى عبد الحق

شیخ گمراہ و بد مذکورست کہ نذیر حسین است کہ بشارت یافتگان را می ترساند - باز عبد الحق دہلوی کہ

رئيس المتصلفين ثم عبد الله التوكلي ثم احمد على السهرازي من المتقلدين

رئيس وف زہراست - باز عبد اللہ توکلے - باز عبد علی سہرازی از مقلدان

ثم سلطان المتكبرين - الذي اضاع دينه بالكبر والتوهين - ثم الحسن

باز مولوی سلطان الدین جمہوری است کہ از بجز و توہین دین خود را ضائع کرد - باز محمد حسن

الامر وهي الذي اقبل علي اقبال من لبس الصفاقة - وتعلم الصداقة

امر وی کہ موسیٰ بن یحییٰ بن عیاضان توجرت شد - والا راستی خود را دور افکند -

المختصية - هذا الرجل لا يحسب العربية المباركة ام الالسة - بل هي

ہیں شخص عربی مبارک را ام اولسنہ نمی پندارد - بلکہ عربی

عندنا مستخرجة من العبودية - التي هي لها كالفضلة - ويستيقن ان اشبات

نزدیک او از عبرانی خارج کردہ شدہ است - حالانکہ عربی را مثل فضلہ است - و این شخص قہری کہ

هذه الحظوة عقداً مستصعبة الافتتاح - او کہ زندگی مستعسر الافتتاح - معلما

کہ عربی را ام لاسنہ قرار دہوں کہ شے است کہ نتواند شد - یا مثل گنہ است کہ از آن آتش بر آید نتواند شد

فخرجنا من فتح هذا الميدان - في كتابنا من الرحمن - وسون

حال آنکہ ما از فتح این میدان فرخت یا فقیم - و این فرخت در کتاب

واعتلاقت الخفاہرہ بعرضی کالذیاب۔ ومخلیہ بثونی کالکلاب۔ ونطق بکلام

ذاتیہ اے بچہ کو گلاب یا برسنے سے اور نعت۔ وہ بچہ کو مسکان یا مہر سے اور نعت۔ دستہ سے ہر زبان خود

لا ینطق بشاھا الا شیطان لعین۔ وانعروم الشیطان الاعلیٰ۔ والنول الاغوی۔

تو کہ بچہ شیطان لعین سے بچس بلان گونہ تکلم نکند۔ والہمہ آخر شیطان کداست و دلو گراہ۔

یقال لہ رشید الجنجوسی۔ وھو شقی کالامروھی۔ ومن الملعونین۔

کہ اور ہا رشید احمد قنوی نے گویند۔ واد بچہ جو جس امر کی بد نعت است و ذر نعت فلا عقل است۔

فھو لا تسعہ رھط کفرنا وستونا وکانوا مفسدین۔ ونذکر معھم الشیئین

ہیں بلکہ شمس نے کہ کفر یا کہ کدوشتا ہوا داند۔ واز مصلان ہستہ۔ وایا اور شان و شوشیخ و

للمشھورین۔ یعنی الشیئین الہ بخش التونسوی والشیخ غلام نظام الدین

جو کہ کرم۔ یعنی شیخ ابو بخش تونسوی و شیخ غلام نظام الدین بربوی

یشاع فی الدیار والبلدان۔ فہو مذسود وجوہ المنکرین۔ وانا نعونا فی افکارنا۔

سین لہ من شدہ است۔ وقریب بن کرب و شہر یا شایع کہ وہ خواہد شد۔ پس جان بعد نعت عکرم سید

وایدنا فی انظارنا۔ من عتہ رب العالمین۔ ودر صافیہ کل دوس۔ الذین یقولون

نہو کہ رید۔ وادہ نکرانے خود و نظر رائے خود فلا عقل تاید یا قییم۔ وانا نازا کہ کیونکہ کہ زلی

ات العربیۃ ما سبق غیرہ بطوس۔ بل ہی کاللباس المستبدال او النوع

در سن خود بر غیر خود بوقت نبردہ است۔ بلکہ تین بل یاں کاد آدہ نیز کہند و نکتہ مستعمل معنی

المستعمل وکشی وھو سقط صلفۃ غیر معین۔

یگاہ است وکل چیز سے کہ یہ سواد است کہ بیچ نعت نہ بخشہ سن کتاب بولی یا بل کریم۔

وانا اذبتنا دعونا حق الاثبات۔ وازنا الہم کالہدایات۔ مصیدین غیر مصطفین۔

واد عقل خود را چنانکہ حق ثابت کر ہی است تا بہت کریم۔ وافر قصود را مثل یہ بیات نمودیم۔ و

وہو مذسود وجوہ المنکرین۔ وانا نعونا فی افکارنا۔

[

]

تحقیق الہوی

۴۴۵

تمتہ

وایسا ہی یہ پیشگوئی بھی ظہور میں آگئی جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعے سے ظاہر فرمائی کیونکہ جیسا کہ  
میں بیان کر چکا ہوں اسی روز سے جبکہ خدا تعالیٰ نے اسکی نسبت مجھے یہ عجز دی کہ اتنی شان و شکا  
ہو الایات جس کو آج تک بارہ برس گذر گئے اسی وقت سے اولاد کا دروازہ سعادت پر بند کیا گیا  
اور اُس کی بددعاؤں کو اسی کے منہ پر مار کر خدا تعالیٰ نے تین لڑکے بعد اس الہام کے  
مجھ کو دیئے اور کروڑ ہا انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور اس قدر مالی فتوحات  
اور آمدنی فقداور جنس اور طرح طرح کے تحائف مجھ کو پیشے گئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی  
کوٹھے اُن سے بھر سکتے تھے سعادت چاہتا تھا کہ میں اکیلا رہ جاؤں کوئی میرے ساتھ نہ ہو پس  
خدا تعالیٰ نے اس آرزو میں اُسکو نامراد رکھ کر کئی لاکھ انسان میرے ساتھ کر دیا اور وہ چاہتا تھا  
کہ لوگ میری مدد نہ کریں مگر خدا تعالیٰ نے اُسکی زندگی میں ہی اُسکو دکھلا دیا کہ ایک جہان میری مدد کیلئے  
میرى طرف متوجہ ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے وہ میری مدد کی کہ صد ہا برس میں کسی کی ایسی مدد نہیں  
ہوئی۔ اور وہ چاہتا تھا کہ مجھ کو کوئی عزت نہ ملے مگر خدا نے ہر ایک طبقہ کے ہزار ہا انسانوں کی  
گردنیں میری طرف جھکا دیں اور وہ چاہتا تھا کہ میں اُسکی زندگی میں ہی مر جاؤں اور میری  
اولاد بھی مر جائے مگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں اُسکو ہلاک کیا اور الہام کے دن کے بعد  
تین لڑکے اور مجھ کو عطا کئے پس یہ موت اُسکی بڑی نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہوئی۔ اور  
یہی پیشگوئی میں نے کی تھی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہو گئی۔

اور وہ پیشگوئی جس میں میں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے دو برو  
وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے۔

غَوْلًا لَعِينًا نَطْفَةَ السَّفَهَاءِ

کہ ایک شیطان ملعون ہے سفیہوں کا نطفہ

مَحْسُوسٌ نَيْبِي السَّعْدِي الْجَمَلِ

مخسوس ہے جن کا نام جاملوں نے سعادت رکھا ہے

وَمِنَ اللَّسَامِ أَرَى رُجِيلاً فَاسِقًا

اور لیسوں میں سے ایک ناسخ آدمی کو دیکھتا ہوں

شَكْسٌ خَبِيثٌ مُفْسِدٌ وَمُزَوَّرٌ

بزرگوار خبیث اور مفسد و مزور

یہ نہیں لکھا جہاں کہ بزرگوار نسبت موت نیت سے لکھے گئے بلکہ ہر قسم سعادت کی بدذاتی حد سے زیادہ گذر گئی تھی۔ منہ



اس ماہ میں اپنے تھے تم کو میں کیا سناؤں  
 دل کر کے پارہ پارہ جاہل میں اک نظارہ  
 لے میرے یارحانی کر خود ہی ہمدانی  
 فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جاکنی ہے  
 تیری دغا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری  
 تجھ میں دغا ہے پیکر سچے ہیں ہمدانے  
 ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخصت لانا  
 لے میرے دل کے صاف بھراں تیرا موزاں  
 یک دین کی آفتوں کا غم تھا گیا ہے مجھ کو  
 کیونکر تہہ وہ ہمدانے کیونکر فنا وہ ہمدانے  
 ایسا زمانہ آیا جس نے غضب کے دلھایا  
 شادی و طلاق اس دین کی کیا کہوں میں  
 آنکھیں ہر ایک دین کی بے قدر ہم نے پائیں  
 علی بن ابی دیکھے دیکھے دیکھے بھی دیکھے  
 نکال کر کے جس سے پھینکاؤ گے بہت تم  
 پر کریوں کی آنکھیں ماندھی ہوئیں میں انہی  
 بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے

تکھد کے ہیں جگر لے سب ماجرا یہی ہے  
 دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے  
 رت کہہ گئے تیرا تیری تجھ سے لجا یہی ہے  
 عاشق جہاں یہ مرتے وہ کربلا یہی ہے  
 طاعت بھی ہے احوال کی ہم پوچھا یہی ہے  
 ہم جاڑے کنارے جائے بگاڑ یہی ہے  
 پر تو ہے فضل حال ہم پر کھٹا یہی ہے  
 کتھے میں جس کو مدغہ وہ جان گڑا یہی ہے  
 سینہ پر دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے  
 ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے  
 جو ہستی ہے دل کو وہ آسیا یہی ہے  
 سب خشک ہو گئے ہیں سچوہ پھلا یہی ہے  
 شہرے معرفت کے ایک مہر رسا یہی ہے  
 سب جو ہول کو دکھا دل میں چھا یہی ہے  
 فنا ہے جس سے سونا وہ کیا یہی ہے  
 وہ گایوں پر اترے دل میں پڑا یہی ہے  
 جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء یہی ہے

۱۱۱

اور کچھ نصاب (جو اللہ تعالیٰ سمجھائے) کروں۔ لیکن آخر کار میری توجہ اس طرف پھری کہ جہاں نصیحتوں اور دیگر باتوں کی ضرورت ہے۔ وہاں یہ بھی ضرورت ہے کہ احباب کو ان مسائل سے بھی واقف کیا جائے جن سے انہیں روزمرہ واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ان کو بھی مختصر بیان کر دوں۔

اس وقت جماعت احمدیہ میں اختلاف کی وجہ سے بہت جھگڑا پیدا ہو گیا پیغمبروں کی بد زبانی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ فریق ثانی نے تندیب اور شرارت کو بالکل ترک کر دیا ہے اور ہمیں اس قدر گالیاں دی ہیں کہ غیر احمدی اخباروں نے بھی آج تک نہیں دی تھیں۔ میری نسبت اس وقت تک جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ تو ایک بہت بڑی نفرت ہے جس کا اس مختصر وقت میں بیان کرنا مشکل ہے لیکن اس میں سے کسی قدر میں بتانا ہوں۔ وہ عام طور پر اور کثرت سے مجھے نوح کا بیٹا کہتے ہیں یعنی وہ جو حضرت نوح کے کشتی پر سوار ہونے کے وقت باوجود حضرت نوح کے بلانے کے ان کے پاس نہ آیا اور ان کو اس نے قبول نہ کیا اور طوفان میں غرق ہو گیا اور وہ جو کافروں میں سے تھا بلکہ کفار کا سردار تھا اور جو شرارت میں اس قدر بوجھا ہوا تھا کہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اپنے قول کی وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ خدا تعالیٰ نے نوح رکھا ہے اور تم ان کے بیٹے ہو پس تم نوح کے بیٹے ہو۔ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود کو تو ابراہیم بھی کہا گیا ہے جن کا بیٹا اسماعیل تھا تو اگر تمہاری ہی دلیل درست ہے تو پھر مجھے اسماعیل کیوں نہیں کہتے پھر وہ میری نسبت کہتے ہیں کہ یہ دجال ہے، کذاب ہے، مغربی ہے، خائن ہے لوگوں کے مال کھا جاتا ہے، خدا سے دور ہے، پوپ ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ ہیں جو میری نسبت وہ استعمال کرتے ہیں لیکن مجھے ان کے اس طرح کہنے سے کچھ گھبراہٹ نہیں اور میرا دل ذرا بھی ان کی باتوں سے متاثر نہیں ہوا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب انسان دلائل سے ٹکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے اسی قدر اپنی ٹکست کو ثابت کرتا ہے۔ آپ لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہو گا کہ ایک کمزور شخص مار تو کھاتا جاتا ہے لیکن گالیاں بھی دے رہا ہوتا ہے تو اب چونکہ ہم ان کو ٹکست پر ٹکست دے رہے ہیں اور وہ ہار پر ہار کھاتے چلے جا رہے ہیں اس لئے وہ گالیوں پر اتر آئے ہیں ان کے آدمی ہم میں آکر مل رہے ہیں اور وہ دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ان کے

یا وہ ہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد و سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کیلئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے۔ وہ گروہی ہوں یا اجمال ہوں۔ امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواجہ بیخوں اور مہجوں کو کرنی خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ

## امام الزمان میں ہوں

اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ جس میں سے ہندو برس گزر بھی گئے۔ اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جب کہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے تھے۔ اور کوئی عقیدہ اختلافات سے خالی نہ تھا۔ ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارے میں نہایت غلط خیال پھیل گئے تھے اور اس عقیدے میں بھی اختلافات کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسیٰ کی حیات کا قائل تھا اور کوئی موت کا۔ اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تھا۔ اور کوئی دمشق میں آنکوا تارخ تھا اور کوئی مکہ میں۔ اور کوئی بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں آئیں گے۔ پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں ہوں۔ میں روحانی طور پر کسر علیہ کیلئے اور نسیب اختلافات کے دور کرنے کیلئے بھیجا گیا ہوں۔ ان ہی دونوں اصولوں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا ہوں میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ میں اپنی حقیقت کی کوئی اور دلیل پیش کرے کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کسی نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور میں جیسا کہ اوپر اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم ہوں۔ ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی حکم ہوں۔

فناں اہام

۲۵۹

قصہ

اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب جہنم اور بے ایمانی اور فسق و فجور سے مشغول رہیں وہ جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ یہ ہے دنیا میں پھیل جانے کی اور زمین میں حقیقی ایمان خدائی ایسی کم ہو جائے گی کہ گویا وہ آسمان پر اٹھ گئی ہوگی اور تہذیبیں کریم ایسا متروک ہو جائے گا کہ گویا وہ خداوند تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا ہو گا۔ تب منور ہے کہ قدر اس کی اصل سے ایک شخص پیدا ہو اور ایمان کو دنیا سے لے کر پھر زمین پر تامل ہو۔ سوچنا سمجھنا کہ تامل ہونے والا لاکھ مریم بھی ہے جس نے یسویٰ کی طرف کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ و والد روحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پرورش کا موجب نظر آتا تب خداوند تعالیٰ خود اس کا متولی ہوتا۔ اور تربیت کی کمر میں لیا اور اس اپنے بچے کا نام لاکھ مریم رکھا۔ کیونکہ اس نے مخلوق میں سے اپنی روحانی والدہ کا تو مسخ کھا جس کے قدیر سے اس نے قالب سلیم کھلایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو خیر و انصاف کے فیض کے حاصل ہوئی تیبودہ وجود روحانی پاکر خداوند تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھایا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ طلق اللہ کی طرف تامل کیا۔ سو وہ ایمان اور عرفان کا ثمر سے دنیا میں حصہ لیا اور زمین جو ششماں پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے رکشوں اور آبدوکنے کے فکر میں لگ گیا اس میں مثالی صورت کے طور پر یہی یسویٰ کی مریم ہے جو بخیر باب کے پروردگار کا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلسلہ اربعہ میں کوئی سلسلہ میں ہو جو تامل پر پورا گریز رکھتا ہے اور مریم نہیں تو کون ہے؟ اور اگر یہ بھی نہیں دیکھ سکتے تو تمہیں معلوم ہو کہ مسلمانوں کے ساتھ جو جہنم کی عساکرت کی وجہ سے حضرت ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہیں۔ مومن لہان نہیں ہو گا۔ لیکن ایک طریق درست آسان ہے اور وہ حقیقت قائم مقام مہابہ ہی ہے جس سے کاؤب اور صلاحی کو قبول اور روحانی تفریق ہو سکتی ہے۔ اور وہ ہے جو قتل میں موٹی قلم سے لکھتا ہوں۔

روح کو اس کا۔ اور جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ یہی میرا دعویٰ ہے کہ میں بدل و جان اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس پیاری کتاب قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں۔ اب اس نشانی سے آزمایا جائے گا کہ اپنے دعویٰ میں سچا کون ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اگر میں اس علامت کی رو سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم نے قرار دی ہے، مطلوب رہا تو پھر آپ سچے رہیں گے اور میں بقول آپ کے کافر، دجال، بے ایمان، شیطان اور کذاب اور مفتی ٹھہروں گا اور اس صورت میں آپ کے وہ تمام ظنون فاسدہ درست اور برحق ہوں گے کہ گویا میں نے ”براہین احمدیہ“ میں فریب کیا اور لوگوں کا روپیہ کھایا اور دعما کی قیامت کے دھرم پر لوگوں کا مال خورد برد کیا اور حرام خوردی میں زندگی بسر کی۔ اگر خدا تعالیٰ کی اس عتابت نے، جو جہنم اور صادقوں اور استیلاؤں کے شامل حال ہوتی ہے، مجھ کو سچا کر دیا تو پھر آپ فرمادیں کہ یہ نام اس وقت آپ کی مولویانہ شان کے سزاوار ٹھہریں گے یا اس وقت بھی کوئی کنارہ کشی کا راہ آپ کے لئے باقی رہے گا؟ آپ نے مجھ کو بہت دکھ دیا اور ستایا۔ میں صبر کرتا گیا مگر آپ نے ذرا اس ذات قدر کا خوف نہ کیا جو آپ کی حمد سے واقف ہے۔ اس نے مجھے بطور پیشگوئی آپ کے حق میں اور پھر آپ کے ہم خیال لوگوں کے حق میں خبر دی کہ اِنْسِنِ مٰہِنِنِ مَنْ اَزَادَ اِنْفَاثَكَ ۱ یعنی میں اس کو خواہ کر دوں گا جو تیرے خواہ کرنے کی نگر میں ہے۔

سو یقیناً سمجھو کہ اب وہ وقت نزدیک ہے جو خدا تعالیٰ ان تمام بہتانات میں آپ کا ورہ لگو ہونا ثابت کر دے گا اور جو بہتان تراش اور مفتی لوگوں کو ذہن اور عواض میں پیش آتی ہیں ان تمام ذلتوں کی مار آپ پر ڈالے گا۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔ پس اگر آپ اس قول میں سچے ہیں تو آزمائش کے لئے میدان میں آویں تا خدا تعالیٰ ہمارا اور تمہارا خود فیصلہ کرے اور جو کذاب اور دجال ہے زور سیاہ ہو جائے۔ اور میرے دل سے اس وقت حق کی تائید کے لئے ایک بات نکلتی ہے اور میں اس کو روک نہیں سکتا کیونکہ وہ میرے نفس سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہے جو بڑے زور سے جوش مار رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کہ آپ نے مجھے کافر ٹھہرایا اور جھوٹ بولا میری سرشت کا خاصہ قرار دیا تو اب آپ کو اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ حسب طریق

۱ تذکرہ ایضاً چہارم صفحہ ۲۷

مذکورہ بالا میرے مقابلہ پر فی الغور آ جاؤ، تاؤ یکجا بنے کہ قرآن کریم اور فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زد سے کون کا ذب اور وہ جال اور کافر ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر اس تیغ کے بعد ہم دونوں میں سے کوئی فتنش مُتخلف رہا اور باوجود اشد غلو اور تکفیر اور تکذیب اور تقسین کے میدان میں نہ آیا اور شفال کی طرح دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا۔

(۱)	لَعْنَت	(۱)	لَعْنَت
(۲)	لَعْنَت	(۲)	لَعْنَت
(۳)	لَعْنَت	(۳)	لَعْنَت
(۴)	لَعْنَت	(۴)	لَعْنَت
(۵)	لَعْنَت	(۵)	لَعْنَت
(۶)	لَعْنَت	(۶)	لَعْنَت
(۷)	لَعْنَت	(۷)	لَعْنَت
(۸)	لَعْنَت	(۸)	لَعْنَت
(۹)	لَعْنَت	(۹)	لَعْنَت
(۱۰)	لَعْنَت	(۱۰)	لَعْنَت

بَلْكَ عَشْرَةَ كَامِلَةً

یہ وہ فیصلہ ہے جو خدا تعالیٰ آپ کر دے گا کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ مومن بہر حال غائب رہے گا چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً یعنی ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہ کافر مومن پر راہ پوے اور نیز فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَشَاءُوا اللَّهُ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا یعنی اے مومنو! اگر تم متقی بن جاؤ تو تم میں اور تمہارے غیر میں خدا تعالیٰ ایک فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق کیا ہے کہ تمہیں ایک نور عطا کیا جائے گا جو تمہارے غیر میں ہرگز نہیں پایا جائے گا۔ یعنی نور الہام اور نور اجابت و ما اور نور کرامات اصطفیٰ۔

اب ظاہر ہے کہ جس نے جھوٹ کو بھی ترک نہیں کیا وہ کیونکر خدا تعالیٰ کے آئے متقی نمبر سکتا ہے اور کیونکر اس (سے) کرامت صادر ہو سکتی ہیں۔ غرض اس طریق سے ہم دونوں کی حقیقت محلی کھل جائے گی اور لوگ دیکھ لیں گے کہ کون میدان میں آتا ہے اور کون جو جب آیت کریمہ لَعْنَةُ الْبَشَرِ ہے اور حدیث نبوی اَعْتَدْتُ لَكُمْ حَدِيثًا لَكُمْ کے صادق ثابت ہو ہے۔ مع هذا ایک اور بات بھی ذرا یاد آ رہی ہے جو بات ہے جس کو خدا تعالیٰ آپ ہی پیدا کرتا ہے اور وہ یہ

ل النساء: ۳۳۔ م الانفال: ۳۰۔ آل یونس: ۶۵

بح مسلم کتاب الروایات ہی کون الروایات من اللہ وانها جزء من النبوة حدیث نمبر ۵۹۰۵

اقول: اے حضرت! آپ کو آنے سے کس نے منع کیا تھا؟ یا میری ڈیوڑھی پر دربان تھے جنہوں نے اندر آنے سے روک دیا؟ کیا پہلے اس سے آپ پوچھ پوچھ کر آیا کرتے تھے؟ آپ کے تو والد صاحب بھی بیماری اور تپ کی حالت میں بھی بنا۔ سے انہاں نیز اس میرے پاس آجاتے تھے پھر آپ کو کئی روک کوئی پیش آگئی تھی؟ اور جب کہ آپ اپنے ذاتی محل اور ذاتی حصار اور شیخ نجدی کے فاصلہ اور کبر اور نخوت کو کسی حالت میں چھوڑنے والے نہیں تھے تو میں آپ کو اپنے مکان پر بلا کر کیا ہمدردی اور رحمت کرتا؟ ہاں! میں نے آپ کے مکان پر بھی جانا خلاف مصلحت سمجھا کیونکہ میں نے آپ کے مزاج میں کبر اور نخوت کا مادہ معلوم کر لیا تھا اور میرے نزدیک یہ قرین مصلحت تھا کہ آپ کو ایک سہل دیا جائے اور جہاں تک ہو سکے وہ مادہ آپ کے اندر سے باقی نکال دیا جائے۔ سوا ب تک تو کچھ تخفیف معلوم نہیں ہوتی۔ خدا جانے کس غضب کا مادہ آپ کے پیٹ میں بھرا ہوا ہے۔ اور اللہ جل شانہ جانتا ہے کہ میں نے آپ کی بد زبانی پر بہت مہر کیا۔ بہت ستایا گیا اور آپ کو روکے گیا اور اب بھی آپ کی بد گوئی اور تکبر اور تعسیت پر بہر حال مہر کر سکتا ہوں لیکن بعض اوقات محض اس نیت سے بھرا یہ درشتی آپ کی بد گوئی کے مقابلہ میں اختیار کرتا ہوں کہ تا وہ مادہ خبث کہ جو ولویت کے باطل تصور سے آپ کے دل میں جما ہوا ہے اور ذہن کی طرح آپ کو چٹا ہوا ہے۔ وہ بگلی نکل جائے۔ میں سچ کچھ کہتا ہوں اور خدا نے تعالیٰ جانتا ہے کہ میں علی وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں کہ آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور رایت اور تعلقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک فہمی اور بلیہ آدی ہیں جن کو حقائق اور معارف کے کوچہ کی طرف ذرہ بھی گزر نہیں اور ساتھ اس کے یہ بلاگلی ہوئی ہے کہ ناحق کے تکبر اور نخوت نے آپ کو ہلاک ہی کر دیا ہے۔ جب تک آپ کو اپنی اس جہالت پر اطلاع نہ ہو اور دامخ سے غرور کا کیزر نہ لٹکے تب تک آپ نہ کوئی دنیا کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں نہ دین کی۔ آپ کا زاہد دوست وہ ہوگا جو اس کوشش میں لگا رہے جو آپ کی جہالتیں اور نخوتیں آپ پر ثابت کرے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کو کس بات پر ناز ہے۔

شرمناک فطرت کے ساتھ اور اس موٹی سمجھ اور سطحی خیال پر یہ تہمیر اور یہ: ز نعوذ باللہ من هذه الجهالة والحقق و ترک العیاء و المسخافة و الضلالة۔

اور آپ کا یہ خیال کہ میں نے اب فساد کیلئے خط بھیجا ہے تاکہ بنال کے مسرٹوں میں پھوٹ پڑے۔ عزیز من! یہ آپ کے فطرتی توہمت ہیں۔ میں نے پھوٹ کیسے نہیں بلکہ آپ کی حالت زار پر

جلد اول

۳۵۳

کتوبات احمد

رحم کر کے خط بھیجا تھا تا آپ تحت الطریقی میں نہ گر جائیں اور قبل از موت حق کو سمجھ لیں۔ مسلمانوں میں تفرقہ اور فتنہ ڈالنا تو آپ ہی کا شیوہ ہے یہی تو آپ کا مذہب اور طریق ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے ایک مسلمان کو کافر اور بے ایمان اور وجاہل قرار دیا اور علماء کو دعوہ کے دے کر تکفیر کے فتوے لکھوائے اور اپنے استاد ذہرہ حسین پر موت کے دنوں کے قریب یہ احسان کیا کہ اس کے منہ پر سے کلمہ تکفیر کھلوا لیا اور اس کی بیعت سالی کے تقویٰ پر خاک ڈالی۔ آفرین باد برہم ہمت مردانہ تو! اندر حسین تو آرزو دل عمر میں بیٹلا اور بچوں کی طرح ہوش و حواس سے فارغ تھا۔ یہ آپ ہی نے شاگردی کا حق ادا کیا کہ اس کے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکر وہ سیاہی اس کے منہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اس سیاہی کو لے جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی درگاہ خالی ہی کا گھر نہیں ہے۔ جو شخص مسلمان کو کافر کہتا ہے اس کو وہی نتائج پہنکتے پڑیں جسے جن کا باحق کے ملکرین کیلئے اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ دے رکھا ہے۔ جو ایسا عدل دوست تھا جس نے ایک چور کی سفارش کے وقت سخت ناراض ہو کر فرمایا تھا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر کاظمہ بیعت مجھ چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

قولہ: (اس صورت میں قادیان پہنچ سکتا ہوں) کہ مسلمانوں پر آپ کا جھوٹ اور فریب کھولوں لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ آپ میری جان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

اقول: اب آپ کسی حیلہ و بہانہ سے گر پڑ نہیں کر سکتے۔ اب تو دس لعنتیں آپ کی خدمت میں نذر کر دی ہیں اور اللہ جلفانہ کی قسم بھی دی ہے کہ آپ آسمانی طریق سے میرے ساتھ صدق اور کذب کا فیصلہ کر لیں۔ اگر آپ مجھ کو جھوٹا سمجھنے میں سچے ہیں تو میری اس بات کو سنتے ہی مقابلہ کیلئے کھڑے ہو جائیں گے ورنہ ان تمام لعنتوں کو منہم کر جائیں گے اور کچے اور بیچودہ عذرات سے نال دہیں گے۔ اور میں آپ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا۔ ایک ہی ہے جو آپ کو در حالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا اور اپنے دین کو آپ کے اس فتنہ سے نجات دے گا اور آپ کے قادیان آنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ اگر آپ اللہ اور رسول کے نشان کے موافق آزمائش کیلئے مستعد ہوں تو میں خود بنالہ اور امر ترس اور لاہور میں آسکتا ہوں۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ در دیش باشد۔

۱۔ آئینہ کالات اسلام، روحانی خزائن، ج ۲، ص ۳۰۳-۳۰۴



المهلة متاثلثة اشهر للمعارضين فان لم يبارزوا ولن يبارزوا فاعلموا  
 تین مہینے نہت سے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آسکیں پس یقیناً جانو  
 انہم كانوا من الكاذبين۔  
 کہ وہ جھوٹے ہیں۔

واعلموا ان هذا الانعام في صورة اذا اتوا برسالة كمثل رسالتنا وبعثنا  
 اور یاد رکھنا چاہیے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالتقابل رسالہ پہنچے ہمارے اس رسالہ کے  
 كمثل عجلتنا واثبتوا انفسهم كما تثبتون ومشابهين۔ واما اذا ابوا واولوا  
 مشابہ ہو اور ثابت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بتانے سے انکار کریں  
 المدير كالتعالق ما استطاعوا على هذه المطالب وما تركوا احادة توهين القرآن  
 اور لو تڑپیں کہ طرح پیش کریں اور ان مطالب پر قدرت نہ پائیں اور نہ توہین قرآن شریف کی  
 وما امتنعوا من قبح كتاب الله الفرقان وما تابوا عن ان يسموا انفسهم هولاء  
 عادت کہ چھوڑیں اور کتاب اللہ کج طرح و قبح سے باز نہ آویں

وما ازدجروا من سب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقم النبيين ما ازدجروا  
 اور نہ رسول اللہ سے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے کہیں اور نہ اس بیچوگی کو چاہئے تین  
 من قولهم ان القرآن ليس بفسيم وما تركوا اسباب التحقير والتوهين فعلمهم  
 رو کریں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ  
 من الله الف لعنة فليقل القوم كلهم اولين۔

کہ ان سے ہزار لعنت ہے جس پہلے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت  
 ۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت  
 ۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت  
 ۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت







۸۳۹-۸۳۸-۸۳۷-۸۳۶-۸۳۵-۸۳۴-۸۳۳-۸۳۲-۸۳۱-۸۳۰-۸۲۹-۸۲۸-۸۲۷-۸۲۶-۸۲۵-۸۲۴-۸۲۳-۸۲۲-۸۲۱-۸۲۰-۸۱۹-۸۱۸-۸۱۷-۸۱۶-۸۱۵-۸۱۴-۸۱۳-۸۱۲-۸۱۱-۸۱۰-۸۰۹-۸۰۸-۸۰۷-۸۰۶-۸۰۵-۸۰۴-۸۰۳-۸۰۲-۸۰۱-۸۰۰-۷۹۹-۷۹۸-۷۹۷-۷۹۶-۷۹۵-۷۹۴-۷۹۳-۷۹۲-۷۹۱-۷۹۰-۷۸۹-۷۸۸-۷۸۷-۷۸۶-۷۸۵-۷۸۴-۷۸۳-۷۸۲-۷۸۱-۷۸۰-۷۷۹-۷۷۸-۷۷۷-۷۷۶-۷۷۵-۷۷۴-۷۷۳-۷۷۲-۷۷۱-۷۷۰-۷۶۹-۷۶۸-۷۶۷-۷۶۶-۷۶۵-۷۶۴-۷۶۳-۷۶۲-۷۶۱-۷۶۰-۷۵۹-۷۵۸-۷۵۷-۷۵۶-۷۵۵-۷۵۴-۷۵۳-۷۵۲-۷۵۱-۷۵۰-۷۴۹-۷۴۸-۷۴۷-۷۴۶-۷۴۵-۷۴۴-۷۴۳-۷۴۲-۷۴۱-۷۴۰-۷۳۹-۷۳۸-۷۳۷-۷۳۶-۷۳۵-۷۳۴-۷۳۳-۷۳۲-۷۳۱-۷۳۰-۷۲۹-۷۲۸-۷۲۷-۷۲۶-۷۲۵-۷۲۴-۷۲۳-۷۲۲-۷۲۱-۷۲۰-۷۱۹-۷۱۸-۷۱۷-۷۱۶-۷۱۵-۷۱۴-۷۱۳-۷۱۲-۷۱۱-۷۱۰-۷۰۹-۷۰۸-۷۰۷-۷۰۶-۷۰۵-۷۰۴-۷۰۳-۷۰۲-۷۰۱-۷۰۰-۶۹۹-۶۹۸-۶۹۷-۶۹۶-۶۹۵-۶۹۴-۶۹۳-۶۹۲-۶۹۱-۶۹۰-۶۸۹-۶۸۸-۶۸۷-۶۸۶-۶۸۵-۶۸۴-۶۸۳-۶۸۲-۶۸۱-۶۸۰-۶۷۹-۶۷۸-۶۷۷-۶۷۶-۶۷۵-۶۷۴-۶۷۳-۶۷۲-۶۷۱-۶۷۰-۶۶۹-۶۶۸-۶۶۷-۶۶۶-۶۶۵-۶۶۴-۶۶۳-۶۶۲-۶۶۱-۶۶۰-۶۵۹-۶۵۸-۶۵۷-۶۵۶-۶۵۵-۶۵۴-۶۵۳-۶۵۲-۶۵۱-۶۵۰-۶۴۹-۶۴۸-۶۴۷-۶۴۶-۶۴۵-۶۴۴-۶۴۳-۶۴۲-۶۴۱-۶۴۰-۶۳۹-۶۳۸-۶۳۷-۶۳۶-۶۳۵-۶۳۴-۶۳۳-۶۳۲-۶۳۱-۶۳۰-۶۲۹-۶۲۸-۶۲۷-۶۲۶-۶۲۵-۶۲۴-۶۲۳-۶۲۲-۶۲۱-۶۲۰-۶۱۹-۶۱۸-۶۱۷-۶۱۶-۶۱۵-۶۱۴-۶۱۳-۶۱۲-۶۱۱-۶۱۰-۶۰۹-۶۰۸-۶۰۷-۶۰۶-۶۰۵-۶۰۴-۶۰۳-۶۰۲-۶۰۱-۶۰۰-۵۹۹-۵۹۸-۵۹۷-۵۹۶-۵۹۵-۵۹۴-۵۹۳-۵۹۲-۵۹۱-۵۹۰-۵۸۹-۵۸۸-۵۸۷-۵۸۶-۵۸۵-۵۸۴-۵۸۳-۵۸۲-۵۸۱-۵۸۰-۵۷۹-۵۷۸-۵۷۷-۵۷۶-۵۷۵-۵۷۴-۵۷۳-۵۷۲-۵۷۱-۵۷۰-۵۶۹-۵۶۸-۵۶۷-۵۶۶-۵۶۵-۵۶۴-۵۶۳-۵۶۲-۵۶۱-۵۶۰-۵۵۹-۵۵۸-۵۵۷-۵۵۶-۵۵۵-۵۵۴-۵۵۳-۵۵۲-۵۵۱-۵۵۰-۵۴۹-۵۴۸-۵۴۷-۵۴۶-۵۴۵-۵۴۴-۵۴۳-۵۴۲-۵۴۱-۵۴۰-۵۳۹-۵۳۸-۵۳۷-۵۳۶-۵۳۵-۵۳۴-۵۳۳-۵۳۲-۵۳۱-۵۳۰-۵۲۹-۵۲۸-۵۲۷-۵۲۶-۵۲۵-۵۲۴-۵۲۳-۵۲۲-۵۲۱-۵۲۰-۵۱۹-۵۱۸-۵۱۷-۵۱۶-۵۱۵-۵۱۴-۵۱۳-۵۱۲-۵۱۱-۵۱۰-۵۰۹-۵۰۸-۵۰۷-۵۰۶-۵۰۵-۵۰۴-۵۰۳-۵۰۲-۵۰۱-۵۰۰-۴۹۹-۴۹۸-۴۹۷-۴۹۶-۴۹۵-۴۹۴-۴۹۳-۴۹۲-۴۹۱-۴۹۰-۴۸۹-۴۸۸-۴۸۷-۴۸۶-۴۸۵-۴۸۴-۴۸۳-۴۸۲-۴۸۱-۴۸۰-۴۷۹-۴۷۸-۴۷۷-۴۷۶-۴۷۵-۴۷۴-۴۷۳-۴۷۲-۴۷۱-۴۷۰-۴۶۹-۴۶۸-۴۶۷-۴۶۶-۴۶۵-۴۶۴-۴۶۳-۴۶۲-۴۶۱-۴۶۰-۴۵۹-۴۵۸-۴۵۷-۴۵۶-۴۵۵-۴۵۴-۴۵۳-۴۵۲-۴۵۱-۴۵۰-۴۴۹-۴۴۸-۴۴۷-۴۴۶-۴۴۵-۴۴۴-۴۴۳-۴۴۲-۴۴۱-۴۴۰-۴۳۹-۴۳۸-۴۳۷-۴۳۶-۴۳۵-۴۳۴-۴۳۳-۴۳۲-۴۳۱-۴۳۰-۴۲۹-۴۲۸-۴۲۷-۴۲۶-۴۲۵-۴۲۴-۴۲۳-۴۲۲-۴۲۱-۴۲۰-۴۱۹-۴۱۸-۴۱۷-۴۱۶-۴۱۵-۴۱۴-۴۱۳-۴۱۲-۴۱۱-۴۱۰-۴۰۹-۴۰۸-۴۰۷-۴۰۶-۴۰۵-۴۰۴-۴۰۳-۴۰۲-۴۰۱-۴۰۰-۳۹۹-۳۹۸-۳۹۷-۳۹۶-۳۹۵-۳۹۴-۳۹۳-۳۹۲-۳۹۱-۳۹۰-۳۸۹-۳۸۸-۳۸۷-۳۸۶-۳۸۵-۳۸۴-۳۸۳-۳۸۲-۳۸۱-۳۸۰-۳۷۹-۳۷۸-۳۷۷-۳۷۶-۳۷۵-۳۷۴-۳۷۳-۳۷۲-۳۷۱-۳۷۰-۳۶۹-۳۶۸-۳۶۷-۳۶۶-۳۶۵-۳۶۴-۳۶۳-۳۶۲-۳۶۱-۳۶۰-۳۵۹-۳۵۸-۳۵۷-۳۵۶-۳۵۵-۳۵۴-۳۵۳-۳۵۲-۳۵۱-۳۵۰-۳۴۹-۳۴۸-۳۴۷-۳۴۶-۳۴۵-۳۴۴-۳۴۳-۳۴۲-۳۴۱-۳۴۰-۳۳۹-۳۳۸-۳۳۷-۳۳۶-۳۳۵-۳۳۴-۳۳۳-۳۳۲-۳۳۱-۳۳۰-۳۲۹-۳۲۸-۳۲۷-۳۲۶-۳۲۵-۳۲۴-۳۲۳-۳۲۲-۳۲۱-۳۲۰-۳۱۹-۳۱۸-۳۱۷-۳۱۶-۳۱۵-۳۱۴-۳۱۳-۳۱۲-۳۱۱-۳۱۰-۳۰۹-۳۰۸-۳۰۷-۳۰۶-۳۰۵-۳۰۴-۳۰۳-۳۰۲-۳۰۱-۳۰۰-۲۹۹-۲۹۸-۲۹۷-۲۹۶-۲۹۵-۲۹۴-۲۹۳-۲۹۲-۲۹۱-۲۹۰-۲۸۹-۲۸۸-۲۸۷-۲۸۶-۲۸۵-۲۸۴-۲۸۳-۲۸۲-۲۸۱-۲۸۰-۲۷۹-۲۷۸-۲۷۷-۲۷۶-۲۷۵-۲۷۴-۲۷۳-۲۷۲-۲۷۱-۲۷۰-۲۶۹-۲۶۸-۲۶۷-۲۶۶-۲۶۵-۲۶۴-۲۶۳-۲۶۲-۲۶۱-۲۶۰-۲۵۹-۲۵۸-۲۵۷-۲۵۶-۲۵۵-۲۵۴-۲۵۳-۲۵۲-۲۵۱-۲۵۰-۲۴۹-۲۴۸-۲۴۷-۲۴۶-۲۴۵-۲۴۴-۲۴۳-۲۴۲-۲۴۱-۲۴۰-۲۳۹-۲۳۸-۲۳۷-۲۳۶-۲۳۵-۲۳۴-۲۳۳-۲۳۲-۲۳۱-۲۳۰-۲۲۹-۲۲۸-۲۲۷-۲۲۶-۲۲۵-۲۲۴-۲۲۳-۲۲۲-۲۲۱-۲۲۰-۲۱۹-۲۱۸-۲۱۷-۲۱۶-۲۱۵-۲۱۴-۲۱۳-۲۱۲-۲۱۱-۲۱۰-۲۰۹-۲۰۸-۲۰۷-۲۰۶-۲۰۵-۲۰۴-۲۰۳-۲۰۲-۲۰۱-۲۰۰-۱۹۹-۱۹۸-۱۹۷-۱۹۶-۱۹۵-۱۹۴-۱۹۳-۱۹۲-۱۹۱-۱۹۰-۱۸۹-۱۸۸-۱۸۷-۱۸۶-۱۸۵-۱۸۴-۱۸۳-۱۸۲-۱۸۱-۱۸۰-۱۷۹-۱۷۸-۱۷۷-۱۷۶-۱۷۵-۱۷۴-۱۷۳-۱۷۲-۱۷۱-۱۷۰-۱۶۹-۱۶۸-۱۶۷-۱۶۶-۱۶۵-۱۶۴-۱۶۳-۱۶۲-۱۶۱-۱۶۰-۱۵۹-۱۵۸-۱۵۷-۱۵۶-۱۵۵-۱۵۴-۱۵۳-۱۵۲-۱۵۱-۱۵۰-۱۴۹-۱۴۸-۱۴۷-۱۴۶-۱۴۵-۱۴۴-۱۴۳-۱۴۲-۱۴۱-۱۴۰-۱۳۹-۱۳۸-۱۳۷-۱۳۶-۱۳۵-۱۳۴-۱۳۳-۱۳۲-۱۳۱-۱۳۰-۱۲۹-۱۲۸-۱۲۷-۱۲۶-۱۲۵-۱۲۴-۱۲۳-۱۲۲-۱۲۱-۱۲۰-۱۱۹-۱۱۸-۱۱۷-۱۱۶-۱۱۵-۱۱۴-۱۱۳-۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱-۰

اب دیکھو یہ تین سو تیرہ شخص جو اس کتاب میں درج ہیں یہ سیاسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بانی جاتی ہے پیشگوئی میں کہ عمر کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو ستارا ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ مہدی موعود قادیان میں پیدا ہوگا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ اس کے وقتوں کے نام درج ہونگے۔ سو ہر ایک شخص کچھ مکتبے گریز بات میرا اختیار میں تو نہیں تھی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے بزرگ رہتا ہوں دنیا میں شائع ہو چکی ہیں اپنے گاؤں قلعیان کا نام لکھ دیتا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل نکالی ہے تاہم خیال کیا جائے کہ میں اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں ایجاد کیا ہے۔ اور تین سو تیرہ شخص اصحاب کرام کے نام سے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تاہم اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت افسوس ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ آتم کی نسبت کسی صفائی سے پیشگوئی پوری ہوئی خدا تعالیٰ کی مہامی شرط کے موافق اول آتم سو داہیوں کی طرح خدا پورا۔ سو ہر باعوث شرت خوف شرط سے قائم اٹھایا آنحضرت کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق داخل جہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی برہنہ اس کے صفحہ ۲۳۱ میں بھی ہے۔ سو ہر پہلے خیر دی گئی تھی۔ سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی ہے کھائی۔ عبداللہ اور عبدالجبار غزوانی وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی اور جیسا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا۔ انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرغا نہ کی اور کچھ بھی حیا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ آتم کے بارے میں کوئی بھی نکتہ چینی کرتے تو ہمیں کچھ افسوس نہ تھا مگر ان لوگوں نے اپنی سچائی پر فخر کا جو آتم کی طرح چمکے ہی تھی۔ عبداللہ غزوانی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جہلب میں بجز اس کے کیا ہمیں اور کیا انھیں کہلے۔ بدعات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کا لانا۔ اور ساتھ ہی تیرا بھی۔ اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی مگر تو چلے ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتم کہاں ہے۔ لے غیبت کب تک تو بے گا کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرّر نہیں۔

ایسا ہی ذرہ انصاف کرتا چاہیے کہ کس وقت اور جگہ سے کس وقت اور خسوت کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور ہم سے دعویٰ پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے تقالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس التعلیمین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم لعن اللہ العتق متفق۔ اپنے تپناک لہجہ میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اس لیے پلیدہ مجال: پیشگوئی تو پوری ہو گئی لیکن آنحضرت کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ پیشگوئی کے اصل لفظ جو امام محمد راقیہ نے اقطنی میں مروی ہیں یہ ہیں: "ان لم ھدینا لیتین لہم تکنوا امتد خلقا لھلکوا والارضین ینکسف القمہ لادل لیلۃ من رمضان و ینکسف الشمس فی النصف منہ الخ۔" یعنی ہمارے بھدی کی تہذیب اور تصدیق کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب کہ زمین و آسمان سپیل کئے گئے وہ دو نشان کسی حدی کے وقت ظہور میں نہیں آئے۔ اور وہ یہ ہیں کہ بھدی کے اذکار کے وقت میں چاند کو اس کی رات میں گرہن ہوگا جو اس خسوت کی تین راتوں میں پہلی رات یعنی تیرہویں رات۔ اور سوچ کر اس کے گرہن کے دنوں میں سے اس دن گرہن ہوگا جو درمیان دن ہے یعنی اٹھائیس منہج کو اور جب سے دنیا سپیل ہوئی ہے کسی حدی کے لئے اتفاق نہیں ہوا کہ اس کے دہریہ قدرت میں خسوت و رمضان میں ان تاریخوں میں برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اس غرض سے نہیں تھا کہ وہ خسوت کس وقت قانون قدرت کے برخلاف ظہور میں آئے گا۔ اور یہ حدیث میں کوئی ایسا لفظ ہے۔ بلکہ صرف یہ مطلب تھا کہ اس بھدی سے پہلے کسی حدی صادق یا کاذب کو یہ اتفاق نہیں ہوا ہوگا کہ اس نے بھدویت یا رسالت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور اس کے وقت میں ان تاریخوں میں رمضان میں خسوت کسوف ہوا ہو۔ پس ان مولویوں کو چاہیے تھا۔ کہ اگر اس پیشگوئی کی صحت میں شک تھا تو ایسی کوئی نظیر سابق زمانہ میں سے جو اللہ کسی کتاب کے ہمیش کرتے۔ جس میں لکھا ہوتا کہ پہلے ایسا دعویٰ ہو چکا ہے۔ اور اس کے وقت میں ایسا خسوت کسوف بھی ہو چکا ہے مگر اس طرف تو انہوں نے شرح بھی نہیں کیا۔ اور یہ احمقانہ عند پیش کر دیا ہے کہ اس پیشگوئی کے یہ معنی ہیں کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگے گا۔ اور پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ اور ان دونوں واقعہ ان آیتوں میں کسی لفظ سے گھمٹے لے سادہ اور آنکھوں کے اندھوں اور مولویوں کو بدنام کرنے والا ذرہ سوچو!

آسانی فیصلہ

۳۷

شک کر دیتا ہے اور کاٹ دیتا ہے اور اُس کی جگہ اور ٹہنیاں پھلوں اور پھولوں سے  
لدی ہوئی پیدا کر دیتا ہے۔ بنا لوسی صاحب یاد رکھیں کہ اگر اس جماعت کے ایک نکل جائیگا  
تو خدائے تعالیٰ اُس کی جگہ میں لائیگا۔ اور اس آیت پر غور کریں فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ  
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝۴

بالآخر ہم ناظرین پر ظاہر کرتے ہیں کہ میر صاحب علی صاحب نے ۱۲ دسمبر ۱۸۹۱ء  
میں مخالفانہ طور پر ایک اشتہار بھی شائع کیا ہے جو ترک ادب اور تحقیر کے الفاظ سے  
بھرا ہوا ہے سو ان الفاظ سے تو ہمیں کچھ غرض نہیں جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ  
ہی بگڑ جاتی ہے لیکن اُس اشتہار کی تین باتوں کا جواب دینا ضروری ہے :-

اول یہ کہ میر صاحب کے دل میں دہلی کے مباحثات کا حال خلاف واقعہ جم گیا ہے۔  
سو اس دوسرے کے دور کرنے کے لئے میر ایسی اشتہار کافی ہے بشرطیکہ میر صاحب اس  
کو غور سے پڑھیں ۝

دوم یہ کہ میر صاحب کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ  
گو یا میں ایک نیچری آدمی ہوں معجزات کا منکر اور نبیہۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا  
مدعی اور انبیاء علیہم السلام کی اہانت کرنے والا اور عقاید اسلام سے منہ پھیرنے والا۔ سو  
ان ادہام کے دور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اس بارہ میں  
رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔ اگر میر صاحب تو مجھ سے اس رسالہ کو دیکھیں گے تو بشرط توفیق  
ازلی اپنی بے بنیاد اور بے اصل بظنیوں سے سخت ندامت اٹھائیں گے ۝

سوم یہ کہ میر صاحب نے اپنے اُس اشتہار میں اپنے کلمات ظاہر فرما کر تحریر فرمایا ہے کہ  
گو یا انکو رسولِ نمائی کی طاقت ہے۔ چنانچہ وہ اس اشتہار میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ  
اس بارہ میں میرا مقابلہ نہیں کیا۔ میں نے کہا تھا کہ ہم دونوں کسی ایک مسجد میں بیٹھ جائیں  
اور پھر یا تو مجھ کو رسولِ کریم کی زیارت کرا اپنے دعاوی کی تصدیق کرا دیجائے اور یا میں  
زیارت کرا کر اس بارہ میں فیصلہ کرا دوں گا۔ میر صاحب کی اس تحریر نے نہ صرف مجھے  
بہت تعجب میں ڈالا بلکہ ہر ایک واقعہٴ حلالِ سخت متعجب ہو رہا ہے کہ اگر میر صاحب میں



خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ امر لا یمسئہ الا المظہرون پر موقوف ہے۔ پھر میں کلام  
ہونا کس وجہ سے منظور کروں۔ ہاں اگر چند منتخب مولوی ان میں سے بطور طالب حق قادیان میں  
آجادیں تو میں زبانی انکو تبلیغ کر سکتا ہوں۔ ورنہ خدا کا کام پہل رہا ہے کوئی مخالف انکو روک  
نہیں سکتا۔ مخالف سے فتویٰ لینا کیا منہ رکھتا ہے۔ ہاں البتہ ہم حافظ صاحب کے اس اشتہار  
سے زد وہ کیلئے ایک موقع تبلیغ کا نکالتے ہیں۔ حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع التوفیق  
میں چھوٹے دعویٰ نبوت کی نسبت ہے سرور یا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک  
ذمہ قابل اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ حضرتؐ لوگوں نے اپنے اس دعوے پر اصرار کیا اور  
توہر نہ کی۔ اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہو سکتا ہے جب تک اس زمانہ کسی خارجی کے ذریعے یہ امر ثابت  
نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افتراء اور چھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے  
جنازہ نہ پڑھا۔ اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اور ایسا ہی یہ حکایتیں ہرگز ثابت  
نہیں ہو سکتیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ انکی تمام عمر کے منجزیات جنکو انہوں نے بطور افتراء خدا کا کلام  
قرار دیا تھا وہ اب کہل ہیں اور ایسی کتاب انکی وہی کی کہ جس میں جو تا اس کتاب کو دیکھا جلتے کہ  
کیا کبھی انہوں نے کسی قطعی یقینی وحی کا دعویٰ کیا اور اس بنا پر اپنے تئیں ظلی طور پر یا اصل طور پر  
نبی اللہ ٹھہرایا ہے اور اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی کے مقابل پر منہاں اللہ چونے  
میں برابر سمجھا ہوتا تھا۔ اسے اس پر صادق آہیں۔ حافظ صاحب کو معلوم نہیں کہ تقدیر  
کا حکم قطع اور یقین کے متعلق ہے۔ پس جیسا کہ میں نے بار بار بیان کر دیا ہے کہ یہ کلام جو میں سنا تا  
ہوں یہ قطعی اور یقینی طور پر خدا کا کلام ہے جیسا کہ قرآن اور تورات خدا کا کلام ہے اور میں خدا کا  
ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے اور جو کچھ  
مانتا اور جب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے گو وہ مسلمان ہو مگر مجھے اپنا حکم نہیں  
شہر اتارا اور مجھے مسیح موعود ماننا ہے اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے وہ آسمان پر  
قابل مواخذہ ہے کیونکہ جس امر کو اُس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا اُس کو رد کر دیا میں صرف

ازالہ اوہام

۵۰۱

حصہ دوم

۴۴۶

لیکن یہ بات صحیح بخاری سے بھی معلوم ہو چکی ہے کہ مسیح ابن مریم فوت شدہ جماعت میں داخل ہے اور یحییٰ بن زکریا کے ساتھ دوسرے آسمان میں موجود ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ کوئی شخص میری طرف بغیر مرنے کے نہیں سکتا۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ مسیح اس کی طرف اٹھایا گیا سو وہ ضرور مر گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں اس کو انی متو قیدک ورافعلک الی سے پکارا ہے۔ سو لفظ متوفی جن عام معنوں سے تمام قرآن اور حدیثوں میں مستعمل ہے وہ یہی ہے کہ روح کو قبض کرنا اور جسم کو محض چھوڑ دینا۔ یہ بڑے تعصب کی بات ہے کہ تمام بہان کے لئے تو توفی کے یہی معنی روح قبض کرنے کے ہوں۔ لیکن مسیح ابن مریم کے لئے جسم قبض کرنے کے معنی لئے جاویں۔ کیا ہم خاص عیسیٰ کے لئے کوئی نئی لغت بنا سکتے ہیں جو کبھی اللہ اور رسول کے کلام میں مستعمل نہیں ہوئی اور نہ عرب کے شعراء اور زبان دان کبھی اس کو استعمال میں لائے۔ پھر جس حالت میں توفی کے یہی مثل متعارف معنی ہیں کہ روح قبض کی جاتے خواہ بطور ناقص یا بطور تام۔ تو پھر رخ سے رخ جسد کیوں ملو لیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس چیز پر قبضہ کیا جائے گا رخ بھی اسی کا ہو گا۔ نہ یہ کہ قبض تو روح کا ہوا اور جسم کا رخ کیا جاتے۔ غرض بر خلاف اس متبادلا اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اقل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑا ہی تو ایجاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچا رہے اگر یہ کہا جائے کہ توفی کے معنی تفسیروں میں کوئی طور سے کئے گئے ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ وہ مختلف اور متضاد اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے نہیں لئے گئے ورنہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیان جو چشم و سمعی سے نکلا ہے اس میں اختلاف اور تناقض رواہ پاسکتا بلکہ وہ مفسرین کے صرف اپنے اپنے بیانات میں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کبھی اللہ کا کسی خاص معنی پر اجماع نہیں ہوا۔ اگر ان میں سے کسی کو وہ بصیرت دی جاتی جو اس

۵۶ آل مریم

اب دیکھو تین سو تیرہ شخصوں کا نام اس کتاب میں درج ہیں یہ اسی پیشگوئی کا مصداق ہے جو حدیث رسول ﷺ کی علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے۔ پیشگوئی میں کہ عہد کا لفظ بھی ہے جو صریح قادیان کے نام کو ستارہ بار ہے پس تمام مضمون اس حدیث کا یہ ہے کہ وہ ہندی موغلوں قادیان میں پیدا ہو گا اور اس کا پاس ایک کتاب چھپی ہوئی ہوگی جس میں تین سو تیرہ واس کے دو توں کے نام درج ہو گئے۔ سو ہر ایک شخص کو کتاب ہے کہ بات میری خرید میں تو نہیں سنی کہ میں ان کتابوں میں جو اس زمانہ سے ہزاروں پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں اپنے گاہوں قادیان کا نام دیکھ دوں گا۔ اور نہ میں نے چھاپہ کی کل تکمیلی ہے تا یہ خیال کیا جائے کہ میں اس غرض سے مطبع کو اس زمانہ میں روچا لیا ہے اور نہ تین سو تیرہ مخلص اصحاب کے پیدا کرنا میرے اختیار میں تھا بلکہ یہ تمام اسباب خود خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔ تا وہ اپنے رسول کریم کی پیشگوئی کو پورا کرے۔

مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر سخت غصہ ہے کہ وہ ہمیں چھاپتے کہ کوئی پریشانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو۔ اتقم کی نسبت کہی صفا سے پیشگوئی پوری ہوئی خدا تعالیٰ کی مہامی شرط کے موافق اول اتقم سو دسوں کی طرح دوتا پیرا۔ سو باعث شدت خوف شرط سے قاندا اٹھایا اور نبی کی حالت میں خدا تعالیٰ کے قطعی الہام کے موافق اول صہنم ہوا۔ اور یہی پیشگوئی تھی جس کی پوری ہو گئی ہے صہنم میں بھی دسے ستوں میں پہلے خبر دی گئی تھی سو جیسا کہ اس پیشگوئی کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی جھبٹ کھائی اور عبدالحق اور عبدالحیدر نوریان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی اور جب کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملہ کیا انہوں نے بھی اسلام پر حملہ کیا کیونکہ یہ نشان اسلام کی تائید میں تھا۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرہا نہ کی اور کچھ بھی جیسا اور شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ اگر یہ لوگ اتقم کے بارے میں کوئی سچی خبر چاہتی کرتے تو ہمیں کچھ غصہ نہ تھا مگر ان لوگوں نے کچھ سمجھا ہی نہیں جو اتقم کی طرح چمک ہی تھی عبدالحق غزوفی بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا کہیں کہ اسے بڑا ذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ لگاوا۔ اور ساتھ ہی تیرہویں اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی مگر تو چاہے تو اب ہمیں دکھلا کہ اتقم کہاں ہے لے خبیث کب تک تو جیے گا کیا تیرے لئے ایک دن موت کا مقرر نہیں۔

۶۳۹

۶ جنوری ۱۸۹۱ء (الف) "خواب میں دیکھا کہ میسر باس مرزا غلام قادر میر سے بھائی کھڑے ہیں اور میں یہ آیت شہدہ آن شریف کی پڑھا ہوں غَلَبَتِ النُّورُ فِي آذَانِي الْأَرْضِ وَهَضَمْتِ بَعْدِي غَلَبَتِ سَيِّغَلِبُونَ اور کتابوں کے آذانی الْأَرْضِ سے قاریان مڑا ہے اور میں کتابوں کے قرآن شریف میں قاریان کا نام دے رہا ہے"

مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے میں سے (ب) "ایک دفعہ میں یہ امام ہو گا کہ:-

"غَلَبَتِ النُّورُ فِي آذَانِي الْأَرْضِ وَهَضَمْتِ بَعْدِي غَلَبَتِ سَيِّغَلِبُونَ اور مجھے دکھایا گیا کہ اس وعدہ کی آخری آیت تک جس قدر عورت ہیں ان میں اکمل اور اعلیٰ مراتب میں کے نام بھی لکھی ہیں اور جو اشد انکار و عداوت و مخالفت میں اپنی قوم میں سے ہیں ان کے نام بھی اس میں پر شہیدہ ہیں"

پھر سب نام اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے آذانی الْأَرْضِ پر قرآن شریف میں ہاتھ رکھا ہوا ہے اور کتاب ہے کہ یہ قاریان کا نام ہے"

(تذکرۃ المدنی حصہ دوم صفحہ ۴۰ و مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی)

۲۷ فروری ۱۸۹۱ء "قیح آریا لیکتاب فقہر مؤا..."  
مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانی (۱۵ جنوری صفحہ ۵۰)

۶ ۱۸۹۱ خواب جس نظامی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خط شائع کیا ہے میں لاؤقتسباس درج ذیل ہے:-

"ہم نے آپ کی صحت کے لئے خدا سے دعا کی اور ہم کو العالم ہوا کہ خواب جس نظامی ابھی بہت دن زندہ رہے اور سلاموں کے بڑے بڑے کام کریں گے"

(المنفل جلد ۲۴ نمبر ۲۴ سورہ ادرکتور ۱۹۵۱ صفحہ ۶ بحوالہ اخبار سنادی دہلی بابت ۱۰ ستمبر ۱۸۹۱ء نمبر ۲۴)

نے (تجربہ از مشرق) پیر کتاب لکھی کہ تمہیں شکست ہوئی۔ (نوٹ) یہ صاحب لکھتے ہیں۔ یہ امام حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے سے نقل کئے گئے۔

۱۵ جنوری بحوالہ الامانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمودہ۔ (تجربہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی) (مترجم)



يَعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِعْفُ قَسْتَبِيرٍ - وَأَسْتَعْتَبْتُمْ أَن تَشْتَكُوا - وَقَالُوا لَآتٍ حِينًا مِّنْ أَيْنَ  
 فَتَمَّا وَهَجْنَا مِنْهُ لِيَأْتِيَ اللَّهُ بِذِكْرِهِ لِيُذَكِّرَ الَّذِينَ لَمْ يَتَّقُوا أَنَّ الْقَالَ لَآتٍ حِينًا مِّنْ أَيْنَ  
 وَقَالُوا إِنَّ قُرْآنًا مِّثْرًا يَدَّبُ بِهِ الْجَبَانَ -

کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائیگی  
 اور ہمارے پیچھے نہیں گئے اور جب یہ لوگ کوئی نشانہ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی حربے سے حالاً غلامی  
 بل ان نشانوں پر یقین کہتے ہیں اور دونوں میں انہوں نے سمجھا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت  
 ہے کہ تو ان پر نرم ہوا اور اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ  
 خدا کی سحرات ایسے دیکھتے ہیں سے پناہ بخشش میں آجاتے۔

یہ آیات ان بعض لوگوں کے جن میں بطور امام العا ہوں میں جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا اور شاید ایسے ہی  
 آدھ لوگ بھی نکل آویں جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرستی میں کالہ بیخ کو پھر شکر میں ہیں۔  
 (ابراہیم اسمیرہ جہت چہارم صفحہ ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶

یعنی طاعون پڑیگی اور بعد اس کے دوسرے عذاب بھی نازل ہونگے اس لئے ضروری تھا کہ مسیح  
اسلامی کی تائید میں بھی یہ باتیں ظہور میں آئیں۔ اور یہی دلائل اس بات پر بہت ہیں کہ یہی  
روایت الامراض جس کا قرآن شریف میں ذکر ہو طاعون ہے اور بلاشبہ یہ زمینی بیماری ہے اور زمین میں سے ہی  
نکلتی ہے اس سے محفوظ رہنے کیلئے بعد اسکے جو ایک شخص اس جماعت میں داخل ہوا اور تقویٰ اختیار  
کئے تکرار سورۃ فاتحہ کا حضور دل سے اور اسکے معنوں پر قائم ہونے سے بہت موثر ہو چکا ہے جو شخص طاعون  
کی ناگہانی آفت سے بچنا چاہتا ہو اسکے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں جو خدائے قادر  
ذوالجلال پر سچا ایمان لائے اور اپنے تمام اعضاء کو معاصی سے بچائے اور دین کو اور دینی خدشات  
کو دنیا پر مقدم نہ رکھے اور اس سلسلہ حقہ میں صدق اور اخلاص کے ساتھ داخل ہو جائے اور دلی پیش  
کے ساتھ دعائیں لگائے اور اپنی صورتوں کو جن کے شرکے بد اثر ہیں وہ بھی شریک ہو سکتا ہے  
غافلانہ زندگی سے بچاؤ سے اور کوشش کرے کہ اسکے گھر میں ذکر الہی ہو پھر اسکے ساتھ قرآن شریف  
کے جمیع احکام کا پابند ہو کر ظاہری پلیدیوں اور ناپاکیوں سے بھی اپنے گھر کو صاف رکھے جو شخص ظاہری  
پلیدیوں سے نفرت نہیں رکھتا اور اس کا گھر اور اس کے گھر کا صحن ناپاک بستے ہیں وہ اندرونی پاکیزگی  
میں بھی شست ہو سکتا ہے سو تم کو کوشش کرو کہ تمہارے گھر کا کوئی بھی حصہ ناپاک نہ ہو اور نہ ناپاک پانی اور  
کیچڑ بد روئوں میں کھڑا ہے اور نہ کپڑے میلے کھیلے رہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو قرآن شریف میں  
آچکا ہے۔ ایسے احکام جو خدا تعالیٰ کی کتاب میں آئے ہیں وہ اسلئے آئے ہیں تاکہ تم سمجھو کہ جہاتی سلسلہ

ذکر ۱۴ باب میں مذکور ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود کے عہد میں سخت طاعون پڑیگی اس زمانہ میں تمام نرنے دنیا کے  
متفق ہونگے کہ یہ رشک کو تباہ کر دیں۔ تب انہی دنوں میں طاعون پھوٹے گی اور اس دن یوں ہوگا کہ جیسا پانی  
پوروشلم سے جاری ہوگا یہی خدا کا مسیح ظاہر ہو جائے گا۔ اور اس جگہ پروشلم سے مراد بیت المقدس نہیں ہے  
بلکہ وہ مقام ہے جس سے دین کے زندہ کرنے کے لئے انہی تعلیم کا پتھر پھینکا جائے گا وہ قادیاں ہے۔ جو  
خدا تعالیٰ کی نظر میں دہرا الامان ہے۔ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ اس آیت کے خاتم الخلق کا نام مسیح رکھا ایسا ہی  
اسکے خراج کی جگہ کا نام پروشلم رکھ دیا اور اس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔ ص ۱۸۸

۳۳۱

من الضربة\* فلا تهنوا ولا تحزنوا وان الله محكم لمن كنتم معه بالصدق والطاعة - ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة - والان اعيد اليكم البدر في المرة الثانية - وان الفتح قريب ولكن لا بالسيف والمحمدة بل بالفتنة وما وعقد الهمة والادعية - فلا تظنوا ظن السوء واسعوا الي كالصحابة ولا تموتوا الا وانتم مسلمون وصلوا اهل محمد خيرا البرية - وان هذه مائة كليلة البدر عدة - وكليلة القدر مرتبة فابشروا ببدركم وانتظروا ايام النصر -

## في ذكر اهل الجرائد والخبائر

لعلك تقول بعد ذلك ان اهل الجرائد والخبائر يستحقون ان يضلوا مفسد البلدان والديار - فاقول بحمك الله انه خطأ في الافكار - ائتروا من هؤلاء امراض النفوس - ووساوس القسوس - فعملوا شك ان هذه الصناعات تفيد قومنا لورعهم حق المراعات - و تكون كهذا الى مجاهل - وتعود الى مناهل - وتكون كناصر للدينيات - وان الجرائد ترمى الغائب كالمشهود - والغائب كالموجود - وتكون الوصلة الى بعض الخفایا - بل قد تعين على فصل القضايا - وترمي

في الخاشية - اتل بندقه بأرض الناس فيها اسمها يد هيانه - وهي اول امرين قامت الاثر ارضها للاهانة - فلما كانت بيعة الخالصين - حرية قتل الدجال العين - باشاعة الحق المبين - اشرف الحديث ان المسيح يقتل الدجال على باب اللد بالضربة الواحدة - فاللد مطلق من لفظ له هيانه كما لا يخفى على ذوي النظر



(۶) وہاں جب گیت سے پرسوار ہو گا تو گدھا جس جلدی سے چلے گا اس کی یہ شکل ہے کہ جیسے بالکل اس حالت میں چلتا ہے جب کہ پیچھے اس کے ہوا ہو۔ یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہاں گادھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہو گا بلکہ کسی حیوانی مادہ کے نعرے سے چلے گا۔

(۷) زمین اور آسمان دونوں وہاں کے فرمانبردار ہوں گے یعنی خدا تعالیٰ اس تہ تیغ کے ساتھ تقدیر موافق کر دے گا اور اس کے اقتدار زمین کو اس کی مرضی کے موافق آباد کرے گا۔

(۸) وہاں مشرق کی طرف سے قہر و ج کسے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ متفق علیہ۔

(۹) وہاں جس دوران پر گدھے کا اُسے کہیں گا تو اپنے خزانے باہر نکالے گا۔ سو وہ تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور وہاں کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہاں زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا۔ اور اپنی تیسریوں سے زمین کو آباد کرے گا اور دیرانے کو خزانے کر کے دکھائے گا پھر آخر بلب لہ چل گیا جیسا کہ گداؤں لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے

بسر کرتا ہوں نے کہاں سے سیکہ لیا ہے۔ کتاب الہی کی غلط تفسیر میں نے انہیں بہت غمزدگیا ہو کر اٹھائے ہیں اور عاقبتی قوی پر بہت برا نشان سے بڑا ہے۔ اس زمانہ میں جو مشابہ کتاب الہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ اصل میں ان تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اصلاحی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈال سکتی ہیں بلکہ خلقِ سموات اور زمین کو دشمنی کی مزاحم ہو رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دراصل اپنے اکثر تقاضاؤں کو جسے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہے قرآنی تعلیم ایسے لوگوں کے دل سے مٹ گئی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھایا تھا اس سے لوگ بے خبر ہیں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس سے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ان سے یہ کہ ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں مگر قرآن ان کے متن سے کچھ نہیں آرتا انہیں معنیوں سے

وہ قصی اللذی بارگنا حوالہ۔ اور جس کے مندرہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ سیرج کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تھمیزی اولیٰ و دمشق سے شروع ہوئی ہے فورسج موعود کا نزول اس

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحانه الذی اسوی بصیدہ لیللا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بلکن حوالہ معراج مکانی اہد زانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ میر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی میر زانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا بركات اسلامی کے زمانہ تک جو سیرج و حوض کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کے رد سے جو اسلام کے انتہاؤں کا زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد سیرج موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت بزرگ احمدی میں خدا کا کام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیۃ مفعول لہ قائل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بارگنا حوالہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحانه الذی اسوی بصیدہ لیللا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بلکن حوالہ۔ اس آیت کے ایک تو دہی معنی ہیں جو طہو میں مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا بیان ہے۔ مگر شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنین کو کفار کے حملہ سے نجات دی۔ اس نے بیت اللہ کا نام بھی بیت امن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ بركات کا جو سیرج موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آسام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف اس بلکہ پیش رفت بھی حاصل ہو۔ منہ

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحانه الذی اسوی بصیدہ لیللا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بلکن حوالہ معراج مکانی اہد زانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ میر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی میر زانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا بركات اسلامی کے زمانہ تک جو سیرج و حوض کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ پس اس پہلو کے رد سے جو اسلام کے انتہاؤں کا زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میر کشفی ہے۔ مسجد اقصیٰ سے مراد سیرج موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ جس کی نسبت بزرگ احمدی میں خدا کا کام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیۃ مفعول لہ قائل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بارگنا حوالہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحانه الذی اسوی بصیدہ لیللا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بلکن حوالہ۔ اس آیت کے ایک تو دہی معنی ہیں جو طہو میں مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا بیان ہے۔ مگر شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنین کو کفار کے حملہ سے نجات دی۔ اس نے بیت اللہ کا نام بھی بیت امن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ بركات کا جو سیرج موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آسام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف اس بلکہ پیش رفت بھی حاصل ہو۔ منہ

شہادۃ الہیہ

شہادۃ الہیہ

۱۳۵

پھر جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اُسکو گھسیٹوں گا اور اُس کو دوزخ دکھلاؤں گا میرے نشان روشن ہو جائیں گے۔ میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ یعنی ہلاک ہو جائے گا۔ ہن اُس دا لیکھا خدا نال جا پیا ہے۔

خدا نے اس جگہ میرا نام مومن رکھا جیسا کہ آج سے چھبیس برس پہلے براہین احمدیہ کے کئی مقامات میں میرا نام مومن رکھا گیا۔ خلاصہ الہام یہ ہے کہ اس زمانہ میں مومن ایک ہی ہے دو نہیں ہیں اور وہ جو وہ مبرا مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ کا ذبیحہ اور پھر فرمایا کہ وہ جو میری طرف سے مومن ہے۔ وقت آگیا ہے کہ میں اُسکو ظاہر کروں اور لوگوں میں اُس کو عزت دوں۔ پھر جس نے میرا گناہ کیا ہے یعنی محض دروغ گوئی کی طور پر مومن بنا ہے میں اُس کو گھسیٹوں گا۔ یعنی ذلت دکھلاؤں گا اور ذلت کی موت دوں گا۔ اور اُس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یعنی وہ طاعون میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

یہ پیشگوئی پوری تصریح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھی کیونکہ اُس زمانہ میں میرے مقابل پر مومن ہونے کا دعویٰ کرنیوالا صرف بابو الہی بخش تھا جس کو خدا نے طاعون کو ہلاک کیا اور ان کی بیماری اور موت سے پہلے عام طور پر اخبار بدر اور المحکم کے ذریعہ ہزاروں انسانوں میں یہ الہام الہی شائع کیا گیا۔ آخر ایسا ہی ظہور میں آیا۔ یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مراد طاعون ہے۔ پس عظیم الشان پیشگوئی تھی جس میں پیش از وقت بتلایا گیا تھا کہ بابو الہی بخش صاحب طاعون سے قوت ہوں گے۔ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ جہنم سے مراد میرے الہامات میں طاعون ہے جیسا کہ ایک مدت گذری کہ ایک الہام مجھے ہو چکا ہے اور وہ مع تشریح بدر اور المحکم میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے۔

یاتی علیٰ جہنم زمان لیس فیہا احد اسکی تشریح یہ کی گئی ہے کہ ایک زمانہ طاعون پر ایسا آئے گا کہ اس ملک میں ایک بھی نہ ہوگا کہ اس میں داخل ہو۔ یعنی عام طور پر خدا لوگوں کو اس بلا سے نجات دیدے گا۔ اور پھر ایک اور الہام ہے جس میں اُس سے مراد طاعون

اے مکانات! میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کر رہا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالت و مخاطبت الہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکانات مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف عقلی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اسکی کثرت کا نام حکم الہی نبوت رکھتا ہوں۔ دیکھ ان یصطلح۔ نہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے لہذا اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے سیاح موعود کے نام سے پکارا ہے۔

(تمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۶)

پس آپ کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لہذا یہی آپ کا کوئی الہام یا آپ کی کوئی تقریر منسوخ ہوئی۔ بلکہ نبوت کی مسلمانوں میں دلچ تقربین کے پیش نظر ۱۹۰۰ء سے پہلے آپ کی جی کے لفظ کو ظاہر سے پھیر کر یعنی محدث بتتے تھے لیکن ۱۹۰۰ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو نبوت کی حقیقت کا انکشاف کیا اسی پہلی چیز کا ہم حکم الہی نبوت رکھا اور اس نئی تقریب کے تحت اپنے آپ کو نبی قرار دیا۔

## دافع البلاغ و معیار اهل الاصطفا

یہ رسالہ آپ نے اپریل ۱۹۰۰ء میں شائع فرمایا۔ جب کہ خیاب میں طاعون کا بہت زہد تھا اس زمانہ میں طاعون سے متعلق آپ نے ان الہامات کا ذکر فرمایا ہے جن میں طاعون کی دباؤ کے پھیلنے کے متعلق پیشگوئی تھی۔ لہذا یہی بتایا گیا تھا کہ طاعون دنیا میں مٹے آئی ہے کہ خدا کے سیاح کا نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دیکھ دیا گیا۔ اس کے قتل کرنے کے منصوبے کئے گئے۔ اس کا نام کا فرار و تہل رکھا گیا۔ اس پہلی کتابوں میں پیشگوئی پائی جاتی تھی کہ سیاح موعود کے نمودار وقت سنت طاعون پڑے گی۔ اور فرمایا کہ اس کا یقینی علاج قومیں ہے کہ اس سیاح کو پچھلے دل اور انخاص سے قبول کیا جائے اور اپنی زندگیوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کی جائے۔ نیز وہی الہی

کیونکہ احمد نبی ہے۔ نبوت اس سے منگ نہیں ہو سکتی۔ اور ایک فریبہ ذکر ایک احادیث میں ہے کہ سب مومنین  
 زرد رنگ چادروں میں آترنگا۔ ایک چادر بدن کے اوپر کے حصہ میں ہوگی اور دوسری چادر بدن کے نیچے کے  
 حصہ میں۔ سو میں نے کہا کہ یہ اس طرزِ اشدہ تھا کہ مسیح موعود قیاریوں کے ساتھ ظاہر ہوگا کیونکہ تعبیر کے  
 علم میں زرد کو پٹے سے مراد بیماری ہے۔ اور وہ دونوں بیماریاں مجھ میں ہیں یعنی ایک سر کی بیماری اور  
 دوسری کثرتِ پیشاب اور دستوں کی بیماری۔ ابھی وہ اسی جگہ تھے کہ بہت سے یقین اور بھاری تبدیلی کی  
 وجہ سے ان پر الہامِ اودھی کا دروازہ کھولا گیا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ لفظوں میں میری تصدیق کے  
 بارے میں انہوں نے شہادتیں پائی جنکی وجہ سے آخر کار انہوں نے اس شہادت کا شریعت اپنے لئے  
 منظور کیا جسے مفصل لکھنے کیلئے اب وقت آ گیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جس طرز سے انہوں نے میری تصدیق  
 کی راہ میں مرزا قبول کیا۔ اس قسم کی موتِ اسلام کے تیرہ سو برس کے سلسلہ میں بجز نو ذمہ صحابہ یعنی اشد جنہم کے  
 اور کسی جگہ نہیں پاؤ گے۔ پس بلاشبہ اس طرح انکا مرزا اور میری تصدیق میں تقدیرِ جلالِ خدا تعالیٰ کے حوالہ کرنا  
 یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک و شبہ کی حالت میں کب  
 چاہتا ہے کہ اپنی جان دے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجب تو یہ کہ یہ بزرگ معمولی  
 انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاستِ کابل میں کئی لاکھ کی انکی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عمارتوں میں بھی بہت سی  
 زمین تھی۔ اور طاقتِ علمی اس وجہ تک تھی کہ ریاست کے تمام مولویوں کا انکو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب  
 تو زیادہ عالمِ علمِ قرآن اور حدیث اور فقہ میں مجھے جانتے تھے اور نئے امریکہ دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے  
 ہاتھ سے ہوتی تھی۔ اور اگر امیرِ وقت ہو جائے تو اسکے جنازہ پڑھنے کیلئے بھی وہی مقرر تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں  
 جو ہمیں متبرزید سے پہنچی ہیں۔ اور انکی خاص زبان سے میں نے سنا تھا کہ ریاستِ کابل میں بچاؤ ہزار کے  
 قریب لاکھ مستعد اور اراکین ہیں جن میں سے بعض اراکین ریاست بھی تھے۔ خوش یہ بزرگ ملک کابل میں  
 ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور تربت کے لحاظ سے اور کیا  
 خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں کھتا تھا۔ اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور  
 انوائی اور شاہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے اور شہیدِ مروجم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور

حقیقۃ الہی

۳۲۰

بعض اعتراضوں کے جواب

کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ مامورین اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دُعا میں بھی کہیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موجود کیلئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دوزر دو چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آریگا۔ سو یہ وہی دوزر دو چادریں ہیں جو میری جسمانی بحالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دوزر دو چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دوزر دو چادروں کو مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔

یاد رہے کہ مسیح موجود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دوزر دو چادروں کے ساتھ آئے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آریگا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اسکے دم سے مرے گا (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دینگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر سے موتیوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر جنازہ کعبہ کا طواف کریگا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑیگا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کریگا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کریگا اور اسکی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موجود قتل نہیں کیا جائیگا بلکہ قوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائیگا۔ و تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ۔

پس دوزر دو چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور

دشمن ہو گئے مگر ہر ایک خدا کا فرستادہ جو بھیجا جاتا ہے ضرور ایک ابتلا و ساقطہ لاتا ہے۔ حضرت ییلے جب آئے تو بد قسمت یہودیوں کو یہ ابتلا پیش آیا کہ ایلیا دوبار آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ اور ضرور تھا کہ پہلے ایلیا آسمان سے نازل ہوتا تب مسیح آتا۔ جیسا کہ ۱۶ کی نبی کی کتاب میں لکھا ہے۔ اور جب ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اہل کتاب کو یہ ابتلا پیش آیا کہ یہ نبی بنی اسرائیل میں نہیں آیا۔ اب کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت بھی کوئی ابتلا ہو۔ لہذا اگر مسیح موعود تمام باتیں اسلام کے بہتر فرقہ کی مان لیتا تو پھر کن معنوں سے اس کا نام حکم رکھا جاتا۔ کیا وہ باتوں کو ماننے آیا تھا یا منوانے آیا تھا؟ تو اس صورت میں اسکا آنا بھی بے سود تھا۔ سو اسے قوم! تم ضد نہ کرو۔ ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو قبل از وقت سمجھ نہیں آتیں۔ ایلیا کے دوبارہ آنے کی اصل حقیقت حضرت مسیح سے پہلے کوئی نبی سمجھا نہ سکا تا یہود حضرت مسیح کے ماننے کے لئے تیار ہو جاتے۔

یسا ہی اسرائیلی خاندان میں سے خاتم الانبیاء آنے کا خیال جو یہود کے دل میں مرکوز تھا اس خیال کو بھی کوئی نبی پہلے نبیوں میں سے صفائی کے ساتھ دور نہ کر سکا۔ اسی طرح مسیح موعود کا مسئلہ بھی منہی چلا آیا تا منت اللہ کے موافق اس میں بھی ابتلا ہو۔ بہتر تھا کہ میرے مخالف اگر ان کو ماننے کی توفیق نہیں دی گئی تھی تو بارے کچھ مدت زبان بند رکھ کر اور کف مسان اختیار کر کے میرے انجام کو دیکھتے اب جس قدر عوام نے بھی گایاں دیں یہ سب گناہ مولویوں کی گردن پر ہے انہوں نے یہ لوگ فراموش سے بھی کام نہیں لیتے۔ میں ایک دائم المرض آدمی ہوں اور وہ مدد دہ چاہدیں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چاندوں میں مسیح نازل ہوگا وہ دو چاندیں میرے مثال حال ہیں جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کے تحت دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چاند میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سرد اور

اردین نمبر ۳

۲۷۱

دوران سر اور کئی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چلچلہ جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دانگیگر ہے اور بسا اوقات تو تو دفعہ رات کو یادن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض منعت وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے مثال حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زمینہ چڑھ کر ادر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زمینہ کی ایک میٹر صحت سے دوسری میٹر صحت پر پاؤں رکھتے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب میں شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظر میں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکہ اکثر اہر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اتنی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے بچر میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گزار ہو کہ جلد مر جاتے ہیں یا کابینکل یعنی سرطان سے ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس درد سے میں ایسی حالت پر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے ادر کے حصہ میں ایک بیماری اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی درد چا دیں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں بعض نصیرتائے قد مخالف علماء اور ان کے ہمنیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طہنت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کا ذہب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد رعایش کریں



السلام علیکم۔ العالیٰ خدا تعالیٰ کا نصل ہے۔ بندہ علیٰ السلام میں فیضیت نہیں۔ بلکہ اعمالِ صالحہ میں فیضیت ہے۔ اور اس میں کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے۔ سونیک کا سون میں گوشش چاہیے تاکہ جو سب نجات ہو۔ و استقام۔ مرزا غلام احمد

میخ موعود کے لیے نمازیں جمع کی جائیں گی  
چونکہ کچھ مدت سے حضرت کی اہمیت میں  
کے دوسرے جہت میں اکثر خراب بہوئی  
ہے۔ اس لیے نماز مغرب اور عشاء گھر میں یا جماعت پڑھ لیتے ہیں۔ باہر تشریف نہیں لاسکتے۔  
ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا جو سونے کے قابل ہے (انڈیز تشریف)  
فسد یا ا

کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روزِ عظیم میں جمع کر کے نماز پڑھا دیتے ہیں یا باہر نہیں جاتے۔ یہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی کہ آجوا شخص نماز جمع کی کرے گا۔ سوچھ بیٹھے تک تو باہر جمع کرنا عار یا بولنا  
اب میں سنے گا کہ عورتوں میں بھی اس پیشگوئی کو پورا کر دینا چاہیے۔ چونکہ بغیر ضرورت کے نماز جمع کرنا ناجائز  
ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے مجھ کو یہ ہمارا کر دیا اور اس فخر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی کو پورا کر دینا  
ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرے۔ کیونکہ وہ پورا نہ ہو تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خود باندھ جو سونے ٹھہرتے ہیں۔ اس لیے ہر ایک کو وہ بات جو اس کا اختیار میں ہو نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے کے موافق پوری کر دینی چاہیے اور خدا تعالیٰ خود بھی سنا ہی مٹا کر دیتا ہے جیسا کہ  
مجھ کو بتا کر دیا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کر دے۔ جیسا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہو گا جبکہ تیرے ہاتھ میں کسری کے سولے کے کڑے  
پہنائے جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب کسری کا ٹک بچ جوا۔ تو حضرت عروہ  
نے اس کو سونے کے کڑے جوڑ ڈالے میں آئے تھے، پہنائے۔ حالانکہ سولے کے کڑے یا کوئی اور چیز سونے  
کی مردوں کے لیے ایسی ہی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں۔ لیکن چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے  
یہ بات نکل چکی تھی اس لیے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک کو دوسرے انسان کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
قول کو پورا کر کے لے کر گوشش کرنی چاہیے۔

فرمایا کہ

روزِ روم چاروں سے مراد  
دیکھو میری بھاری کی نسبت میری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہریشکوئی کتنی جی جی طرح و وقوع میں آئی، آپ نے فرمایا تھا کہ میں آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چاند ہیں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی تو اسی طرح مجھ کو دو بیاریاں ہیں ایک اُپر کے و دھڑکی اور ایک نیچے کے و حوڑکی۔ یعنی سراق اور کثرت بول۔ ہمارے مخالف مووی اس کے سنے یہ کرتے ہیں کہ وہ پر جی جی جیوں کی طرح دو چاند ہیں اور سے جوئے آسمان نیچے اتریں گے لیکن یہ غلط ہے چونکہ مجھوں نے ہمیشہ زرد چاند کے سنے ہیاری کی کئی ہی کئی ہیں۔ ہر ایک شخص جو زرد چاند دیکھے یا کوئی اور نند چیز تو اس کے سنے ہیاری کے ہی ہوں گے اور ہر ایک شخص جو ایسا دیکھے آزا سکتا ہے کہ اس کے سنے ہیاری ہیں۔

صلح پسندی کے ساتھ دو عورتوں کے جھگڑے پر فرمایا کہ :

قرآن شریف میں آیا ہے وَالصُّنْعُ خَيْرٌ (النساء: ۱۰۹)  
 اس لیے اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا جو جائے تو صلح کر لینی

چاہیے کیونکہ اس میں خیر اور برکت ہے میرا یہ مطلب نہیں کہ فخر مذہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جاسکتی بلکہ ان کے ساتھ سخت مذہبی عداوت رکھنا چاہیے۔ مینک مذہب کی غیرت نہ ہو انسان کا مذہب مینک نہیں ہوتا۔ اب یہ جو چند ویسائی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالتے ہیں تو کیا ہم ان کے ساتھ صلح رکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی گھنوں میں بیٹھنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا اور ان کے گھروں میں جانا تو محبت میں داخل ہے

ان آپس میں جو ایک طرفہ میں ہوں تو لڑائی جھگڑا کی  
 زیادہ تر بنیاد بدظنی ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ لڑائی

میں دوستانی آدمی بدظنی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ بیٹھتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنی کی اور کفر اختیار کیا۔ اور بعض کو خدا کے وجود تک کے منکر ہو گئے۔ تمام انسان خدا اور ملائحوں کی وجہ سے بدظنی ہے۔

زلزلہ کی نسبت: بقرآن میں فرمایا کہ :

پیشگوئیوں کے مطابق زلزلوں کا وقوع  
 قرآن شریف میں زلزلہ آئے کی خبر دی گئی ہے کہ  
 مسیح کے وقت ایسے زلزلے آئیں گے کہ شدت میں نہایت ہی سخت ہوں گے۔ ایسک ان عورتوں نے

تعلق کا رکھتا ہے۔۔۔۔۔ پس جانتا جائیے کہ جس جگہ ایک ہی دل میں ایک حالت اور نسبت کے ساتھ دو قسم کا رجوع پایا گیا ایک خدا نے تعالیٰ کی طرف رجوع و توجہ ہے اور ایک اس کے بندوں کی طرف جو وجود و نمکندت ہے اور دونوں قسم کا رجوع یعنی توجہ اور عادت ایک دائرہ کی طرح ہے جس کی طرف اپنی جوجب اور عین اصل انسان ہے۔ اب اس دائرہ کے وزین میں انسان کا دل جو یہ اذیت اور تعلق کے دونوں طرف سے انسان کو کھینکے گا اس میں جس پر صورت پیدا کرنا ہے ایسے ایک وتر دائرہ کے دو قوسوں میں ہوتا ہے یعنی حق اور خلق میں واسطہ نظر جاتا ہے۔ پس اس کو کونوا اور قرب الہی کی خصوصیت خاص مطلقا کی جاتی ہے اور قرب کے اعلیٰ مقام تک محدود کرتا ہے اور یہ صفت کی طرف اس کو لایا جاتا ہے۔ پس اس کا وہ حدود اور نزول و قوس کی صورت میں ظاہر ہو جاتا ہے اور نفس ہائے استغنیان انسان کا دل ہی دونوں طرف میں قرب تو قوس کی طرح ہوتا ہے اور قاب عرب کے عمارہ میں کمان کے جذبہ پر اطلاق پاتا ہے۔

پس آیت کے بطور تحت اللفظیہ منبے ہوئے کہ نزدیک ہوا یعنی خدا سے پھر اترتا یعنی صفت پر پس اپنے اس حدود اور نزول کی وجہ سے دو قوسوں کے لئے ایک ہی وتر ہو گیا۔

اور چونکہ اس کا مطلق ہونا چھٹے صافیہ تعلق بظانق اللہ سے ہے اس لئے اس کی توجہ بلوق توجہ بقا کی ہے یعنی ہے یا توں مجھ کو چونکہ ایک حقیقی پس غایت شفقت علی العباد کی وجہ سے اس قدر بندوں کی طرف رجوع رکھتا ہے کہ گویا وہ بندوں کے پاس ہی غیر توجہ ہے پس جبکہ سالک میرانی اللہ کرتا کہ اپنی کمان سے کچھ کچھ گئی تو جہاں خدا تھا وہیں اس کی کوکرت کر آتا پڑا پس اس وجہ سے کمان دو توجہ یعنی قرب تمام اس کی تعلق یعنی مہبوط کا موجب ہو گیا۔

در ایامی ہمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۶ ماسشیر و ماسشیر ۲

رومانی حسنہ زانی ہمدیہ صفحہ ۵۸۹ تا ۵۹۰ ماسشیر ۲ (شیر ۲)

۱۸۸۲ء

يُحْيِي السِّدِّيقَ وَيُحْيِيهِ الشَّرِيفَةَ

زندہ کرے گا دین کا اور تمام کرے گا شریعت کو

يَا اَدَمُ اسْمُنْ اَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةُ يَا مَرْيَمُ اسْمُكِ اَنْتَ وَرَوْجُكِ الْجَنَّةُ يَا اِسْحٰقَ

اسْمُكَ اَنْتَ وَرَوْجُكَ الْجَنَّةُ فَتَخْتَفِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوْحَةُ الصِّدِّيقِ

اے آدم، اے مریم، اے اسحاق اور جن شخص تیرا کلمہ اور لفظ ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے واسطے میں اہل جو جہاں نہیں لے جائیں طرف سے سچائی کی کون جہاں جہوں تک وہی ہے۔

لے حضرت سید محمد علی رضا صاحبان اللہ کی تشریح فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مریم سے مراد تمہیں اور نہ آدم سے آدم ہوا بشر مراد ہے اور نہ اسکو سے بلکہ حضرت عترت الائمہ علیہ السلام مراد ہیں اور وہاں ہیں ان علامات کے تمام مقامات



سؤال

۴۱

ازالہ اوہام

دعویٰ کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور معنی نہیں ہو سکتے بلکہ وہ تو مسنونہ تھا سبیل  
کو حوالہ بخدا کرتے رہے ہیں۔

مگر یہ بھی ہم بخوبی ظاہر کر چکے ہیں کہ اس پر کونوی کو صرف علمی لبرائی اقلت تک محدود  
رکھنے میں لبرائی بڑی مشکلات ہیں قبل ماں کے بکسج آسمان سے اترے صد ا اعتراض پہلے  
اس کے اتر رہے ہیں ان مشکلات میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور وہیں ماں باپ کی  
کیا حاجت؟ کہ ان مریم کو آسمان سے اتارا جائے اور ان کا بوجھ کنگ ہونا تو بھرا گیا جاتے  
اور ان کی اس سوجھ بوجھ پر حقیر کی جہل تک کہ سدا شخص امامت کو ہے اور وہ پیچھے مقتدی میں ہمار  
اور وہ سدا شخص ان کے زہر دو گوئل سے وعت امامت و خلافت لے اور وہ بیدار صورت  
دیکھتے رہیں اور احمد السلین بن کر اپنی نبوت کا دم نہ مار سکیں اور ہم اس قریب الشکر بلکہ  
سراسر شرک سے بھرے ہوئے گلے کو کیوں تنہ سے بولیں کہ وہ حال یک چشم خدا سے تعالیٰ  
کی طرح اپنے امتداد سے موعول کو زہرہ کرے گا اور صریح صریح خدا کی عطائیں دکھلا دیا  
اور کوئی تائے یہ نہیں کہیں گا کہ اسے یک چشم خدا پہلے تو اپنی آنکھ درست کر لیا اور تو مسید  
اسلام نے نہیں کھاتی ہے ایسی قدر میں کسی مخلوق میں لغار کھتی ہے کیا اسلام نے مانع ایہیات  
باتوں کو اپنے پیسوں کے پیچھے کھیل نہیں دیا؟ عجیب بات ہے کہ مسلمانوں کے نزدیک  
خرد خیال بھی گویا ایک حصہ تملانی کار کھتہ ہے اور لکھتے ہیں کہ اس خرد کا پیدا کرنے والا تو خیال ہی  
ہے۔ پھر جب کہ وہ جمل عی و حیت اور خالق ہی ہے تو اس کے خدا ہونے میں کس کیا گئی؟  
اور اس گدے کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ مشرق و مغرب میں ایک لغز میں سیر کر کے کامر  
ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ وہ خیال سے مراد یا اقبیل تو ہیں ہوں اور گو صاف کا بھی بل ہو  
یو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک پھلتے دیکھتے ہو پھر سوج کے بارہ میں  
یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا ایسی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں منہیں گے کہ جب تک میں باہر جاتی  
فٹ تک زمین سے سوہر کی طرت جانا موت کا موجب ہے تو حضرت سوج اس جسم عنصری کے ساتھ

من عنده يعصمك الله من عذابه وان لم يعصمك الناس - واذ يمسك بك الذي  
كفر - اوقد لي يا عامان - لعن اطلع الى الله موسى واني لاظنه من الكاذبين  
ثبت يد ابى لبيب وتب ما كان له ان يدخل فيها الاخفافا - وما اصابك  
من الله الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوالعزم - الا انها فتنة من الله  
ليحب محبا حقا من الله العزيز الاكرم - عطلنا غير عبد واذ - شانان  
تذبحان - وكل من عليها فان - ولا تمناوا ولا تحزنوا - ان تعلم ان الله على  
كل شيء قدير - ان افتح ذلك ففتحنا لينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما  
تاخر - اليس الله بكان عبدا - فبذراه الله معا قالوا وكان عند الله وجيها -

ترجمہ یعنی خدا تمہیں بچائے گا اگر لوگ نہ بچائیں میں پھر کرتا ہوں کہ خدا تمہیں بچائے گا۔ اگرچہ لوگ نہ بچائیں وہ نہ ملتا  
یاد کر کہ جب ایک شخص تجھ سے مل کر سے جا۔ اور اپنے رفیق ہامان کو کہے گا کہ فقہ انگریزی کی آگ بھڑکا۔  
اس جگہ فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطلوی ہے اور ہامان سے مراد نوسلم ہمدانی ہے اور پھر فرمایا کہ وہ  
کوہیگا کہ میں اس کے خدا کی حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں یعنی باخدا ہونے کا  
دعوئی امر اس مرتب ہے کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ فرعون ہلاک ہو گیا۔ اور دونوں  
ہاتھ اس کے ہلاک ہو گئے یعنی یہ شخص دس کی جائیگا اور ساتھ کہ کسب کسب کا ذریعہ ہیں۔ نکلے ہو جائیں گے

حاشیہ: محمد حسین بھادی کی ذلت کا یہ بھی موجب ہے کہ اس نے ایک شریف ذی بیگونی کی تمی کہ میں اس شخص کو جینے  
اس عجز کو ذلتی کر دوں گا۔ اور توہوں کو رجوع سے بند کر دوں گا۔ مگر جس کے برعکس ظہور میں آیا۔ جس کی  
بیگونی کے وقت شاید سو کے قریب عمر بھاری حیات نہیں تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہزار کے  
قریب ہیں۔ ابھی قریب حصہ میں الہ ہوں میں ایک بھاری جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ جن کو ہر سے دلی دوست  
میرزا علی شاہ صاحب کے قبیلہ اور سے بہت مدد ملی ہے۔ میرزا صاحب موصوف نے اس قدر اس مسئلہ  
کو کس طرف سے دیکھا ہے کہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ کس کو آئے ہیں۔ اس خوشی کے وقت میں ان کی وہ  
سٹوری کی۔ اس قریب قدر سے جو انہوں نے وقت ایک دفعہ اور وقتہ رو یہ اب تادیان میں مگر اس  
مسئلہ کی تہ کے لئے ہے۔ یہ جو ہر مشہور فی الجملہ۔

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء "بافلعل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالا ہے کہ بیعت کرنے والے دو قسم میں رکھے جائیں گے ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں" (آفتاب مکتوب نمبر ۳۳ ص ۱۸۹۱۲) (مکتوب نمبر ۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء سندھ تہذیب لاڈلان جلد ۶ نمبر ۶-۷ جون ۱۸۹۱۲ صفحہ ۳۳-۳۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدس کو روایا ہوئی کہ عادل علی اگر کتاب ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں حضور اقدس سے کہتے ہیں کبے نذر لے کر ہوا کا نئے کے نہیں پھر عادل علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چوٹیا بیگ اور دو چادر ہیں ان میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔ فرمایا ہندو سے مراد ایسا شخص ہوا کرتا ہے جو دنیا کے علم جہم میں مبتلا ہوا اور چاہے کہ کسی طرح کو نبوی بتلاؤں سے نجات ہو" (مکتوب مولوی عبدالمکریم صاحب سندھ تہذیب لاڈلان جلد ۶ نمبر ۶-۷ جون ۱۸۹۱۲ صفحہ ۳۳-۳۴)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء الف ۱۰ جنوری ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ پرسوں کی نماز میں جب میں التمجیبات کے لئے بیٹھا تو مجھے انتحیات کے یہ دعا پڑھنے لگ گیا صَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ وَعَلَيْكَ وَبِرَّةٌ دَعَاؤُا آتَتْكَ آيَاتُكَ عَلَيَّهِمْ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں تو معلوم ہوا کہ التمام ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحب واصل باقی نوٹیں۔ رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۱۔ رجسٹر روایات صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

(ب) صاحبزادہ پیر سید اعلیٰ صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ۔

"ایک روز صبح کی نماز پڑھی اور میں حضرت سید مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سلام پیرا گیا تو آپ نے بایاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں انتحیات پڑھتا تھا مگر میری زبان پر جاری ہوا کہ۔

صَلِّ اللَّهُ عَلَيَّكَ وَعَلَيْكَ وَمَسْمُودٌ

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹ مؤرخہ ۲۲ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۵)

۱۰ انور اہلبقرب ایک مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک ہفتہ قبل حضور اقدس کو روایا ہوئی..... پھر جب نام تمام خدمت چندہ پر مشتمل خط آیا تو وہیں تصدیق و تصدیق ہو گئی" (مکتوب مذکور)

۱۱ (ترجمہ از مشرب) اللہ تعالیٰ محمد پر صلوٰۃ بھیجے اور تم پر بھی اور تیرے دشمنوں کی یہ دعا ان پر تو ناری جائے گی۔





سائیت نجیب اور شریف اور عالی سب..... بزرگوار خدای سادات سے یہ عقوبت قرابت اس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکاح کے تمام فزوری مصداق تیار ہی مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے ہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی غلو کرنا نہ پڑا اور اب تک اس اپنے والدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے! (شخصی مضمون نمبر ۳۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۸-۲۸۷)

۱۸۸۱ء (تقریباً)

”میں پیشگوئی کو دوسرے امانات میں آور بھی تصدیق سے بیان کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں شہر کا نام بھی دیا گیا تھا جو وطنی ہے اور پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنانی گئی تھی..... اور یہ کہ کھٹا گیا تھا ایسا ہی طور میں آیا کہ جو بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دینی میں ایک شریف اور مشہور خانہ خانی سیادت میں میری شادی ہو گئی..... سوچو جو خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی ڈال میرے بھوت میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوردان کو جس کی میرے ہاتھ سے تخریبی ہوئی ہے تو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پیلاوے اور عجیب اتفاق ہے کہ میں فرج سادات کی وادی کا نام شہر مانو تھا اس طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جان بیگم ہے۔ یہ اتفاق کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی گمنامی ہوتی ہے۔“ (تریاق المکتوب نمبر ۶۵۱۶۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۴-۲۷۳)

۱۸۸۱ء (تقریباً)

”تین اشادہ برس کے قریب حوصہ گذر رہے کہ مجھے کسی تقریب سے سونوی محمد میں بناوی، یا بیٹر رسالہ اشادہ استنک کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی امام ہوتا ہے؟ میں نے اس کو یہ امام شنایا جس کو میں گمنامی دندہ اپنے مخلصوں کو سنانا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جس کے یہ سننے ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میں سے نکلتی ہیں اسے گا ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ امام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار پسران بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے امام کی اختراع ہے۔“

(تریاق المکتوب نمبر ۳۰۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

”یہ ناکساری دلتے ہیں یہ امام اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت امان جان کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو بکر سے کنواری آئیں اور شہید ہیں یہ وہ ہیں۔ واقتداکلم۔ (درتیب)

نزل اسح

۴۱۶

ہے اور یہی وہ آیتہ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 وَإِذْ أَوْعَى الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ  
 أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی نجات ان پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کلمے گا اور زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لائے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اور پھر اگے فرمایا ہے وَيَوْمَ نَخْشِرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا لِيَقْتَنِبُنَّ كِذِّبَ بَيِّنَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ۔ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلُوا قَالَ أَكُنَّا بِآيَاتِنَا أَعْمَىٰ وَلَمْ يُحِطُوا بِهَا عِلْمًا أَمْ كُنَّا لَكُمْ تَعْمَلُونَ۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ لَا يُنصِقُونَ۔ ترجمہ۔ اُس دن ہم ہر ایک اُمت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کو ہم جدا جدا جانتیں بنا دیں گے یہاں تک کہ جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل ان کو کہے گا کہ کیا تم نے میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کے کذیب کی یہ تم نے کیا کیا اور ان پر جو ان کے ظالم ہونے کے نجات پوری ہو جائے گی اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل الجزو نمبر ۲۰۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی دابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدا سے مقرر ہے یہی وہ مختلف نمودوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈالیا کہ یہ طاسون کا کبوتر ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام دابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کبوتروں میں سے ہی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے پہلے نبیوں پر اس کا اثر ہوا ہے اور مختلف صورتوں

۱۔ النمل: ۸۳۔ ۲۔ النمل: ۸۴۔ ۳۔



کہ خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنی کیر اکیلا ہے سو  
قرآن کے برخلاف اس کے معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دُجَل ہے۔

(۳) تیسرا قرینہ یہ ہے کہ آیت میں صریح معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے نشانوں کی  
تکذیب کے وقت میں کوئی امام الوقت موجود ہونا چاہیے کیونکہ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ  
کا فقرہ یہی ہے کہ امام حجت کے بعد یہ عذاب ہو اور یہ تو متفق علیہ عقیدہ ہے کہ  
تروج دابۃ الارض آخری زمانہ میں ہوگا جبکہ مسیح موعود ظاہر ہوگا تاکہ خدا کی حجت دنیا پر  
پوری کرے۔ پس ایک منصف کو یہ بات جلد تر سمجھ آ سکتی ہے کہ جبکہ ایک شخص موجود  
ہے جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور آسمان اور زمین میں بہت سے نشان  
اس کے ظاہر ہو چکے ہیں تو اب بلاشبہ دابۃ الارض یہی طاعون ہے جس کا مسیح کے  
زمانہ میں ظاہر ہونا ضروری تھا اور چونکہ یا جوج ماجوج موجود ہے اور میں کُلِّ  
حَدَیْپَ یَنْفِیْطُوْنَ کی پیشگوئی تمام دنیا میں پوری ہو رہی ہے اور دجال فتنے بھی انتہا  
تک پہنچ گئے ہیں اور پیشگوئی یَذْرُکُنَّ الْقُلَامِیْنَ فَلَا یَسْمَعُوْنَ عَلَیْہَا بھی بخوبی ظاہر ہو چکی  
ہے۔ اور شرب اور زنا اور جھوٹ کی بھی کثرت ہو گئی ہے اور مسلمانوں میں یہودیت کی  
فطرت بھی جوش مار رہی ہے تو صرف ایک بات باقی تھی جو دابۃ الارض زمین میں  
سے نکلے سو وہ بھی نکل آیا۔ اس بات پر جھگڑنا جہالت ہے کہ حدیث سے  
معلوم ہوتا ہے کہ فلاں جگہ چھٹے گی اور دابۃ الارض وہاں سے نکلے گا لے گا  
پھر تمام دنیا میں پھرنے لے گا کیونکہ اکثر پیشگوئیوں پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے  
جب ایک بات کی حقیقت کھل جائے تو ایسے ادہام باطلہ کے ساتھ حقیقت کو چھوڑنا  
کمال جہالت ہے اسی عادت کے بدبخت یہودی قبول حق سے محروم رہ گئے۔

(۴) قرینہ چہارم دابۃ الارض کے طاعون ہونے پر یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ایک رنگ میں  
یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ کسی وقت بعض مسلمان بھی یہودی بن جائیں گے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مراد ہے جو آسمانی روح اپنے اندر نہیں رکھتے لیکن زمین علوم و فنون کے ذریعے سے منکرین اسلام کو لاجواب کرتے ہیں اور اپنا علم کلام اور طریق مناظرہ تائید دین کی راہ میں خرچ کر کے بھالان و دل خدمت مشرعیّت غرّا بجالاتے ہیں۔ سو وہ چونکہ حقیقت زمین میں آسمانی نہیں۔ اور آسمانی روح کامل طور پر اپنے اندر نہیں رکھتے اس لئے دابتہ الارض کہلاتے ہیں اور چونکہ کامل تزکیہ نہیں رکھتے لہذا کامل وفاداری۔ اس لئے چہرہ ان کا انسانوں کا ہے مگر بعض اعضاء ان کے بعض دوسرے حیوانات سے مشابہ ہیں۔ اسی طرف اللہ جل شانہ اشارہ فرماتا ہے وَاذْ قَع الْقَوْلِ عَلَيْهِمْ اٰخِرُ جَنّٰلِهِمْ ۗ اِنَّهٗ مِنْ الْاَرْضِ تَكْتُمُهُمْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِآيٰتِنَا لَا يَتَّقُوْنَ۔ یعنی جب ایسے دن آئیں گے جو کفار پر عذاب نازل ہو اور ان کا وقت مقدر قریب آجائے گا تو ہم ایک گروہ دابتہ الارض کا زمین سے نکالیں گے وہ گروہ مشکوکین کا ہو گا جو اسلام کی حمایت میں تمام ادیان باطلہ پر حملہ کرے گا۔ یعنی وہ علماء ظاہر ہوں گے جن کو علم کلام اور فلسفہ میں یدِ طولیٰ ہوگا۔ وہ جا بجا اسلام کی حمایت میں کھڑے ہو جائیں گے اور اسلام کی سچائیوں کو استدلالی طور پر مشرق مغرب میں پھیلائیں گے اور اس جگہ اٰخِرُ جَنّٰلِهِمْ کا لفظ اس وجہ سے اختیار کیا کہ آخری زمانہ میں ان کا خروج ہوگا نہ حدود یعنی عمومی طور پر یا کم مقدار کے طور پر تو پہلے ہی سے تھوڑے بہت ہر ایک زمانہ میں وہ پائے جائیں گے لیکن آخری زمانہ میں بکثرت اور نیز اپنے کمال لائق کے ساتھ پیدا ہوں گے اور حمایت اسلام میں جا بجا و اعظمن کے منصب پر کھڑے ہو جائیں گے اور شمار میں بہت بڑھ جائیں گے۔

واضح ہو کہ یہ خروج کا لفظ قرآنی شریف میں دوسرے پیرایہ میں یا ہرج ماجمہ کیلئے بھی آیا ہے اور رمضان کے لئے بھی قرآن شریف میں ایسا ہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنوں کا ماہِ خروج ہی ہے اور جمال کے لئے بھی عیشول میں یہی خروج کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ سو اس لفظ کے استعمال کرنے کی وجہ یہ ہے تا اس بات کی طرف

ازالہ اولیٰ

۳۷۳

تفسیر

دجاں کسی دجاں کے رنگ میں، قوت کے ساتھ خروج کر رہا ہے اور گویا مٹائی ہوئی ہو جو دے کے ساتھ ہی ہے اور میساکر وہ اول زمانہ میں گر جائیں پھر انہوں نے نظر آیا تھا اب وہ میریند کے مخلصی پر گیا تھا انہوں کے گرجے سے ہی نکلتے اور دنیا میں ایک آفت برپا کر رہا ہے۔

ایسا ہی یا چون ماحول کا حال بھی سمجھ لیجئے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے نہیں تھیں وہ سرور رکھنے کے طور پر غالب نہیں ہو سکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی نبی و ملی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ میساکر سورہ کف میں فرماتا ہے و تو رکنا بعضہم یومئذ یسود فی بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا تعالیٰ چاہے فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں اس لئے بہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے کہ اُس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔ کیونکہ یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان ہے۔ جو اس گورنمنٹ سے لیندے رکھے۔ اگر ہم ان کا شکریہ کریں تو پھر ہم خدا تعالیٰ کے بھی ناشکر گذار ہیں۔ کیونکہ ہم نے جو اس گورنمنٹ کے زیر سایہ آرام پایا اور بار ہے ہیں وہ آرام ہم کسی اسلامی گورنمنٹ میں بھی نہیں پاسکتے۔ ہرگز نہیں پاسکتے۔

انسانی دابتہ الامراض یعنی وہ علماء و دوا عظمیٰ جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھنے ابتداء سے چلے آتے ہیں۔ لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ان کی حد کو زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی لائن کی کثرت ہے۔

اور یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جیسی اللہ چیزوں کے بارے میں جو آسمانی قوت

۳۰۸

الکافرين وتشهد ان دين الاسلام حق حتى انها تقتل ابليس وتمزقه  
 وبعض الاحاديث يدل على انها امرأة كافرة خادمة للشيطان و  
 جسارة للدجال وليس فيها خير فلا يمكن التوفيق بينهما الا ان  
 نقول ان المراد من دابة الارض علماء السوء الذين يشهدون باقوالهم  
 ان الرسول حق والقراآن حق ثم يعملون الخبائث ويخدعون الدجال  
 كأن وجودهم من الجزئين جزء مع الاسلام وجزء مع الكفر اقوالهم  
 كاقوال المؤمنين وفعالهم كفعال الكافرين فآخبر رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم عن انهم يكثرون في آخر الزمان وسماوا دابة الارض لانهم  
 اخلدوا الى الارض وما ارادوا ان يرفعوا الى السماء واطمئنوا بالدينيا  
 وشهواتها وما بقى لهم قلب كالانسان واجتمعت فيهم عادات السباع و  
 الخنازير والكلاب تراهم مستكبرين متبخترين كأنهم بلغوا السماء ومشوها  
 ولم تخرج ارجلهم من الارض من شدة انتكاسهم الى الدنيا فهم كالذي  
 شداد اسره وكالمسجونين يكلمون الناس من الاستلام من الافواه  
 يعنى ولا تجرد في كلماتهم طهارة وبركة واستقامة ونورانية  
 كلمات الصالحين\*

قال قائل لو كان هذا هو الحق ان دابة الارض هي طائفة علماء هذا الزمان فيلماذا  
 ان يكون تكفيرهم عقا وصدقا نك من شأن دابة الارض انها تسم المؤمنين والكافرين  
 جعله الدابة كافر لا يشير المعترض اليها فليكن ان تقروا بكفره فان التكفير بمنزلة  
 نوسم من دابة الارض فيقال في جواب هذا المعترض ان المراد من الوسم اظهار  
 كفر كافر و ايمان مؤمن فهذا الاظهار على نوعين قد يكون بالاقتوال وقد يكون بالافعال  
 ونماذجها وقد جرت سنت الله انه قد يجعل الكافرين والفاستقين علة موجبة لظهور  
 افوازايمان انبياءه واوليائه الا ترى الى سيدنا نبيينا محمد المصطفى صلعم كيف كانت

۱۱۲

دنوں میں یاد دہانی کے دروازہ پر نگہداری اختیار نہ کرتا جو لوگ اپنے کالجوں اور سکولوں میں لازمی طور پر خلافتِ اسلام تعلیم دیتے ہیں کسی سچے مسلمان کا طریق نہیں کہ انکی نوکری اختیار کرے۔

انسوسس کہ شخص سعد اشدہ نام جو فوت ہو گیا ہے وہ بعض میری تقریری مباحثات بھی سن چکا تھا اور اس کو میری کتابیں دیکھنے کا بھی بہت موقع ملا تھا۔ مگر تعصب اور بغض ایک ایسی بلا ہے کہ وہ ان سے کچھ فائدہ اٹھانہ سکا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پاناکوئی مشتبہ امر نہ تھا نہ تعالیٰ قرآن شریف میں بیان کر چکا اور اس کا رسول مبعولج کی رات میں وفات یافتہ نبیوں میں اُسکو دیکھ چکا تھا۔ دوسری طرف قرآن اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سب خلیفہ اسلام کے ایسی امت میں سے آئینہ بلکہ حدیثوں میں یہ بھی آچکا ہے کہ نازل ہونے والا عیسیٰ ایسی امت میں سے ہے۔ پھر بھی وہ بدست کچھ نہ سکا اور پہلی کتابوں اور احادیث صحیحہ میں بڑا نشان آخری مسیح کا یہ دیا گیا تھا کہ وہ تعال کے ظہور کے وقت آئے گا اور قرآن شریف نے ظاہر کر دیا کہ وہ تعال پادریوں کا فرقہ ہے جن کا دن مات کام تحریف و تبدیل ہے۔ کیونکہ تعال کے یہی معنی ہیں جو تحریف و تبدیل کر کے حق کو چھپانے والا ہو اور اسی کی طرف سورۃ فاتحہ اشارہ کرتی ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف کی اس آیت سے کہ جَاءَ عَلَی الدِّینِ اَتَّبِعُوکَ فَرَقَ الَّذِینَ کَفَرُوا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ ثَابِت ہوتا ہے جو کہ تعال عیسا نبیوں کے سوا کوئی علیحدہ گروہ نہیں ہو گا کیونکہ جب کہ غلبہ اور سلطنت قیامت تک عیسا نبیوں

چھو تعال کے معنی نبیوں کے اور کچھ نہیں کہ جو شخص وجہ کر دینے والا اور گمراہ کرنا اور خدا کے کلام کی تحریف کرنا والا ہو اُسکو تعال کہتے ہیں۔ سوا ہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں کیونکہ دوسروں کا دجل اور فریب تو کمزور ہے جو کوئی لوگ کا دجل اس قدر ہے کہ خدا و خواہ انسان کو خدا بنانے کے لئے کہہ کر دیا اور وہیں خرچ کر رہے ہیں اور لاکھوں مسالے اور کتابیں دنیا میں شائع کی ہیں اور ہاں ہی غرض سے زمین کے کناروں تک سفر کرتے ہیں۔ پس ایسی ہی مشتبہ وہ تعال ہے اور خدا تعالیٰ کی پشت گئی کے مطالبہ و قدم سے کسی تعال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ کلمہ ہے کہ تعال گمراہ سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہو گا وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی اور قیامت تک اسی طاقت اور قوت رہے گی۔ پھر جبکہ یہ حال ہو تو کسی زمین باقی رہی جس میں ہمارے مخالفوں کا فرقہ تعال ظہور کر گیا۔ منہ



نزول اسحٰح

۲۲۲

۵۷

قابل اعتراض ٹھہریگا۔ ایسا ہی اُدباؤ کو یہ اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ گو میں شخص ایک منہ منوں کے ہی  
 لکھنے والے ہوں جو میرٹھی ہی ادیب اور طبع ہوں مگر بعض صورتوں کے علاوے بیان میں ایک ہی الفاظ  
 اور ترکیب فقرہ پر اُن کا تواتر ہو جائیگا اور یہ باتیں ادباؤ کے نزدیک صلوات میں ہی نہیں کسی کو کلام نہیں  
 اور اگر غور کر کے دیکھو تو ہر ایک زبان کا یہی حال ہے اگر اُردو میں بھی مثلاً ایک فصیح شخص تقریر کرتا ہے اور  
 اُس میں کہیں مثالیں لاتا ہے کہیں دلچسپ فقرے بیان کرتا ہے تو دوسرا شخص بھی اُسی رنگ میں کہہ دیتا  
 ہے اور بجز ایک یا دو آدھی کے کوئی خیال نہیں کرتا کہ یہ سرفرہ ہے انسان تو انسان خدا کے کلام میں  
 جس یہی پایا جاتا ہو۔ مگر بعض پر فصاحت فقرے اور مثالیں جو قرآن شریف میں موجود ہیں شعرائے جاہلیت  
 کے قصائد میں دیکھی جائیں تو ایک لمبی فہرست طیار ہوگی اور ان امور کو محققین نے جانے اعتراض نہیں  
 سمجھا بلکہ اسی غرض سے ائمہ راشدین نے جاہلیت کے ہزار ہا اشعار کو حفظ کر رکھا تھا اور قرآن شریف کی  
 بلاغت فصاحت کے لئے انکو بطور سند لاتے تھے۔

یہ بات بھی اس جگہ بیان کر لینے کے لائق ہے کہ اُس خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجازِ نمائی کو  
 انشاء پر وازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کہ کونکے بے عربی میں یا اُردو میں کوئی عبارت  
 لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سوچے تعلیم سے رہا ہو اور ہمیشہ میری تحریر کو عربی جو یا اُردو  
 یا فارسی دو حصہ پر تقسیم ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے  
 آجاتا ہے اور میں اُسکو لکھتا جاتا ہوں اور گواں تحریر میں مجھے کوئی مشقت اُٹھانی نہیں پڑتی مگر وہ اصل  
 وہ سلسلہ میری دماغی طاقت کے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی  
 ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اسکے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اُنکی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمی  
 فطرت خواہ انسان ہی نہ کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سادقت لیکر ان مضامین کو میں لکھ سکتا۔ انشاء عالم۔  
 (۲) دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں مثلاً ایک عربی عبارت

سلیجہ سبکہ بارہ بیسن اروض کے ملاحی کچھ بھجھن اور یہ نہ ریند ہی معلوم ہوتی ہیں قطع نظر اسکی کہ وہ پہلے مجھ سے ماہیوں کی  
 کتاب میں لکھی گئی تھی یا پھر اُنکی کتاب میں۔ ایسا ہی میری انشاء پر وازی کا حال ہے۔ جو عبارتیں تائید کے طور پر مجھے خدا تعالیٰ سے  
 معلوم ہوتی ہیں مجھے انکی کچھ یاد نہیں کہ وہ کسی اور کتاب میں ہوئے مگر وہ میرے لئے علامہ ہر ایک کے لئے جو میرے حال سے ۲۰

۴۲ وقت پر مجھ سے وہ اگر کسی کو نزدیک مجھ سے نہ ہو تو میری بی بی صاحبہ سے جو جسک بالواہم میرے کربا بندی شراکت مشفقہ و محتاطہ تھیں کہ نہ

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے۔ تو کیا بموجب اصول آبیوں کے وید کے بعد اللہ مطلق ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکچرہم کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برضلات وید کے معرکہ کردہ قانون قدرت کے اللہ مگر تاسہ ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بڑھو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی تجربہ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا اور لیکچرہم والی پیش گوئی سے تسلی نہیں ہوتی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حمد و الثامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں غرض وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا پھر اسی بنا پر اعتراض کرنا مسیحا سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ حکم ہمیشہ کے لئے سلب رہے گی مگر ہم نے چکھتے ہوئے نشانیوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے اللہ مگر کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت کے برضلات ہے وہ سہاڑہ جھوٹ اور ضلالت حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو اللہ مگر کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اسی وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا نوٹ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر ضلالت حیا و شرم ہے۔

غرض لیکچرہم کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی تعلیم سہاڑہ غلط ہے کہ اس کے بعد اللہ نہیں ہے تو پھر وید کے معرکہ کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا جاوے۔ خدا تعالیٰ کے کر ڈھ قانون قدرت ابھی مطلق ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں مگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں تمہارے پانی نکال سکتا ہوں یا تمہارے پانی بنا سکتا ہوں تو اس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ہائیں اور فی الفور آمتا و مدت قہا کہتے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اس کو نہیں مانتے۔

آئتم کے مقدمہ میں دیکھ چکے ہو کہ باوجود اس کے بہت سے منصوبوں کے پھر آخر حق ہی ہر جگہ ہو گیا۔ کیا تمہارے ولی قبول نہیں کر گئے کہ آئتم کا قسم سے انکار کرنا اور نالاش سے انکار کرنا اور معمول کا ثبوت دینے سے انکار کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ اس نے ضرور اہل شریعت کے موافق حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ تمہیں معلوم ہے کہ باوجود اس کے کہ علامتی اشتہاروں کی بہت ہی اس کو مار پڑی مگر وہ الزام سے اپنے شہین بڑی نکر سکا جو اس کے اقرار خوف اور بے ثبوت ہونے عذر تملوں سے اس پر وارد ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اس سوت نے اس کو آپکڑا جس سے وہ ٹٹا رہا۔ اور ضرور تھا کہ وہ انکار کے بعد جلد مرتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی پاک مہیش گوئیوں کے رد سے بھی سزا اس کے لئے ٹھہر چکی تھی۔ سو اس خدا سے خوف کرو۔ جس نے آئتم کو بڑی مگر دنیا کے گرد لب میں ڈال کر آخر اپنے وجد کے موافق پاک کر دیا۔ خدا کی کھلی کھلی پیشگوئیوں سے منہ پھیرنا یہ بیہشتوں کا کام ہے۔ نہ نیک لوگوں کا۔ اور بھوٹ کے مڑار کو کسی طرح نہ چھوڑنا۔ یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔ میاں حسام الدین عیسائی لکھتے ہیں کہ آئتم چار دن تک یہوش رہا۔ مگر وہ اس کا سر نہیں بیان کر سکے کہ کیوں چار دن تک یہوش رہا۔ سو جانتا چاہیئے۔ کہ یہ چار دن کی سخت ہان کھنک ان چار انراؤں کی اسی دنیا میں اس کو سزا دی گئی۔ جو اس کو ہر خزانے کے اتمام کا انتر کیا۔ سانپ چھوڑنے کا انتر کیا۔ لہذا داد و قیروز کے حملہ کا انتر کیا اور عیسائیوں کے خوش کرنے کے لئے اصل وجہ خون کو چھپایا۔ سو عیسائیوں کے لئے اس سے زیادہ اور کوئی شرم کی جگہ نہیں کہ آئتم ان مذہب کے جھوٹا ہونے پر گواہی دے گیا۔ اب اگر آئتم کی گواہی پر اعتبار نہیں تو اس نئے طریق سے دوبارہ حجت اشد کو پورا کر لینا چاہیئے۔ اور اس نئے طریق میں کوئی شرط بھی نہیں۔ سیدھی بات ہے کہ اگر ہا جم دُعا کرنے کے بعد جس کے ساتھ فریقین کی طرف سے آمین بھی ہوگی۔ میرے مقابل کا شخص ایک سال تک خدا تعالیٰ کی فوق العادت عذاب سے بچ گیا۔ تو عیسائوں میں لکھ چکا ہوں تاہاں مذکورہ بالا انکار نہ تھا۔

اور میں حضرت پادری صاحبان کو دوبارہ یاد دلانا چاہوں کہ اس طرح کا طریق دُعا ان کے

حقیقۃ الہوی

۳۵۹

تتمہ

خواب میں ایک شخص کی موت دیکھی جاتی ہو اور اُسکی تعجیر زیادت عمر ہوتی ہے یہ ہمہ حال ان مولویوں کا جو بڑے دیانتدار کہلاتے ہیں۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔ ایسے جھوٹ کو خدا نے جس کے ساتھ مشابہت ذی ہے مگر یہ لوگ جس سے پرہیز نہیں کرتے ہم نے اس قدر وضاحت سے سمجھا دیا کہ مرنا پیشگوئی کے مطابق ثابت کر کے لکھا ہو مگر کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مان لینگے؟ ہمیں بلکہ کوشش کرینگے کہ کسی طرح رد کریں ان لوگوں کا خدا تعالیٰ سے جنگ ہے۔ نہیں دیکھتے کہ اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو یہ برکات اسکے شامل حال نہ ہوتیں کیا کوئی ایماندار خدا سے عزوجل کی نسبت ان افعال کو منسوب کر سکتا ہو کہ ایک شخص کو وہ دھوئے الہام کے بعد تیس بتیس برس کی پہلنت سے اور دن بدن اسکے سلسلہ کو ترقی بخشنے اور ایسے وقت میں جبکہ اسکے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا یہ بشارت اُسکو دی کہ لاکھوں انسان تیرے سلسلہ میں داخل کئے جائینگے اور کئی لاکھ روپیہ اور طرح طرح کے تحائف لوگ تجھے دینگے اور دُور دُور سے ہزار ہا لوگ تیرے پاس آئینگے یہاں تک کہ وہ راہ گہرے ہو جائینگے اور ان میں گڑھے پڑ جائینگے جن راہوں سے وہ آئیں گے۔ تجھے چاہیے کہ ان کی کثرت کی وجہ سے تو تھک نہ جائے اور ان کو بد اخلاقی نہ کرے خدا تجھے تمام دنیا میں شہرت دیگا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلائیگا اور خدا تجھے نہیں چھوڑیگا جب تک وہ رُشداؤں گراہی میں فرق کر کے نہ دکھلاوے اور دشمن زور لگائینگے اور طرح طرح کے مکار اور فریب اور منصوبے استعمال کریں گے مگر خدا انہیں نامرادر رکھے گا۔ خدا ہر ایک قدم میں تیرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں تجھے فتح دے گا۔ اور تیرے ہاتھ پر اپنے نور کو پورا کریگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کر لیا اور بڑے زور اور حملوں سے اُس کی ستجائی ظاہر کر دے گا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمانی سے تجھے اٹھاؤں گا میں تجھے دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچاؤں گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچادیں۔ اگرچہ لوگ تیرے چلنے کی کچھ پروا نہ رکھیں مگر میں تجھے ضرور بچاؤں گا۔

یہ اُس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیسس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کوئی اعتقاد نہیں رکھتا کہ آپ بھی پھر آئیں گے۔  
کیونکہ آنجناب نے اپنی کد نقول میں ہی کافروں کو وہ ہاتھ دکھائے جو اب تک یاد کرتے ہیں  
اور پوری کامیابی کے ساتھ آپ کا انتقال ہوا۔

۱۳۶  
معلوم ہوتا ہے کہ ابن العربی صاحب نے آخر عمر میں اپنے پیسے اقول سے رجوع کر لیا تھا۔  
اس لئے ان کا آخری بیان پیسے بیان سے متنقض ہے۔ ایسا ہی بعض اور فرقے موقیوں کے  
کھلے طور پر حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ اور ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی وفات کے وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر اجماع ہو گیا تھا جو کہ انبیاء گذشتہ جن میں  
حضرت عیسیٰ بھی شامل ہیں فوت ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں پھر بیٹے بیٹے  
ذہب اسلام میں بحالت ابدیات پھیلی گئیں یہ بدعت بھی دین کا ایک جرد پوگئی کہ  
حضرت عیسیٰ مرنے اور احوال کی جماعت میں سے نکل کر پھر دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس عقیدے  
اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا میں سے صرف ایک ہی انسان کو یہ خصوصیت  
دی ہے کہ وہ آسمان پر رخ جسم چھو گیا اور کسی زمانہ میں مع جسم واپس آئیں گے۔ یہ عقیدہ حضرت  
عیسیٰ کو خدا بنانے کی پہلی اینٹ ہے کیونکہ ان کو ایک خصوصیت دی گئی ہے جس میں کوئی  
دوسرا شریک نہیں۔ خدا جلد یہ داغ اسلام کے چہرے سے دور کرے۔ آمین

بناؤں میں مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو بعض صحبت سے بد نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کو  
عمر تک پہنچ گئے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر ہے ہوا وہ چلا کیوں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت  
تدبیر کیا ہر ایک قسم کا کر کیا اور نور کے بچھانے کے لئے قابل شرم منصوبوں سے کام لیا مگر  
انجم کا نام لیا رہے۔ اگر میں مفسری ہوتا تو آپ کا کس نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا حدیث کی تباہ  
ہو جاتا ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور کہتا ہے ایک بات تو ایشیا ہے اور  
پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بد ذات انسان تو کون اور مومنوں  
اور بندوں سے بدتر ہوتا ہے پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ مگر یہ کاہل

ہونے کا دعویٰ کیسے کہ قوم کا صلح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض ہفتی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسول جتانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خوب آئی۔ اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملتا ہے وہ اس نجاست کے کپڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا بیخیت اس ہلق نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر اختیار کیا تو میں تجھے ہاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی ہنرمت و جبر کی ذلت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی

اس کو نبی یا رسول یا مومنین اللہ نہیں سمجھتا۔ یا سوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اس معتز یا نہ حاکم پر برائتیں برس گز گئے۔ میں حافظ بھیرو سعت صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا ان کے غمگین اعمال بہتر جانتا ہے۔ ان کے دو قول تو میں یاد ہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ اب وہ ان سے انکار کرتے ہیں (۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بڑے بڑے طبیبوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان کے ایک نور تکوین پر اگر اللہ میری طرف سے بے نصیب رہ گئی (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تش کے طور پر ظاہر ہو کر ان کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں توگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو غرض اللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ پر اختیار کیا ہے۔ کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

میں ہرگز قبول نہیں کرتا کہ حافظ صاحب میں ہر وہ واقعات انکار کرتے ہیں۔ میں واقعات کا گوہ نظر میں نہیں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گو وہ ہے کہ کتاب لالہ الہام میں ان کی نالی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف صحیح ہو چکا ہے۔ میں تو یقین جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کتاب مرتب ہو کر زبان نہیں تھیں گے گو قوم کا طرف ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ ان کے بھائی صاحب نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیوں کر کیجئے۔ جھوٹ بولتا مرد ہونے سے کم نہیں۔ منہا

ہونے کا دعویٰ کہ کے قوم کا صلح قرار نہیں دیا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رموز جملانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خوب آئی۔ اور یا اللہ مہنا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملتا ہے وہ اس نجاست کے کپڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا بیٹھ اس واقعہ میں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر افتخار کیا تو میں تجھے ہاک کر دوں گا بلکہ وہ بوجہ اپنی ہنرت درجہ کی ذلت کے قابل انتقام نہیں کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اس کو نبی یا رسول یا مومنین اللہ نہیں سمجھتا۔ اسکا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہئے کہ اس معتز پانہ عادت پر برائیاں میں گندھے۔ میں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہ بھی امید نہیں خدا اُن کے اندر فی اعمالی بہتر جانتا ہے۔ اُن کے وہ قول تو میں یاد ہیں۔ وہ سنا ہے کہ اب وہ سن سے انکلا کرتے ہیں (۱) ایک ہ کہ چند سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبداللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور نکلا جس پر گرا اللہ میری اللہ اس سے بے نصیب رہ گئی ۱۲۰۰ھ سے یہ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تشل کے طور پر ظاہر ہو کر میں کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکلا کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکلا کرتے ہیں جو کو بدبار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو غور و اندیشہ سے شک نہیں خدا تعالیٰ پر افتخار کیا ہے۔ کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مرہمی جاسے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

+ میں ہرگز قبول نہیں کرتا کہ حافظ صاحب میں اردو واقعات انکا کرتے ہیں۔ میں واقعات کا گوہ نامہ نہیں ہے میں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گوہ ہے اور کتاب نلالہ اودام میں اس کی زبانی مولوی عبداللہ صاحب کا کشف صحیح ہو چکا ہے۔ یہی تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب مرتکب ہو کر مرزا زبانی پر نہیں لیں گے کہ قوم کا طرفت ایک بڑی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ اُن کے جہان خود خوب نے تو انکلا نہیں کیا تو وہ کیونکر کیجئے۔ جھوٹ بولنا مرد ہونے سے کم نہیں۔ منہ

۶۰

عجیب قدرت دکھلاتا ہے کہ جب امام مذکور کجالت زار نزار گھر و پس آیا تو اثر اسلام  
پر عکس پایا یعنی لوہے کے کٹا مار ڈال دھت دیکھے غرض کہ موٹہ منحوس سے یکدم ٹکنا ہی تھا  
کہ دم بدم لوہے کے کوارام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے عجیب الدعوات صاحب راہی وہی  
لفظ بندو کی لیاقت کا ہے، اکی غیبی اڈائی تو جواب دیا کہ امام غلط نہیں ہو سکتا۔  
دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام ہذا واقعہ پراقترا آریہ کا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کبھی جو دلدارا تانا کھلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے  
شرکتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے  
شریف و امین لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر  
فرض ہے کہ ایک جلسہ کرا کر ہمارے روبرو اس بتان کی تصدیق کراوے تا اصل راوی  
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بتان کے لئے نہ صوت ہم اس راوی کو حلف  
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف آٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہو گا کہ اگر  
پرچ اپنے حافظ کی پوری یادداشت سے با ذرہ کم و بیش میں نے بیان نہیں کیا تو  
مے خدائے قادر مطلق اور اسے پر ہر سر سبکتی مان ایک سال تک اپنے قہر عظیم سے  
ایسی میری بیخ کنی کرا اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو  
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب اصل راوی مخلوق را تو ہم اپنے ہر مانا ہونے کا خود شہاد  
دیدیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے بتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے  
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے مکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی  
نواب یا انعام شستہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی حصے کٹ جائیں مگر پراقترا  
کہ تفسی طور پر یہی انعام ہو گیا کہ بین محمد جان محمد کا لوہا اب مرے گا اس کی قبر کھودو

۳۱۷



دنیا کی خیر سے مری موت و نزال میں  
عزت نہیں ہے ذلہ بھی اُس کی جناب میں  
لکھا گیا ہے رنگ و عید شدید میں  
ہو گا وہ قتل ہے ہی اس جرم کی سزا  
دیکھے ایک کو کہ وہ ایسا شریر ہے  
ہر دن ہر ایک بات ہی کام ہے رہا  
کہتا ہے یہ خدا نے کہا بھلا آج رات  
گوا نہیں ہے یار جو پہلے سے کہہ چکا  
ایسے کے قتل کرنے کو قال ہوں یا میں  
تم مفری کے قتل سے قصدی ہو تمام  
لحدوں کی سعی و جہد پر بھی کچھ نہیں نظر  
پھر کہیں وہ مفری سے کرے اس قدر وفا  
کہتا ہے ہر مقام میں اُس کو خدا ہی  
کوشش بھی اس قدر کہ جس مری جلتے ہیں  
سو جھوٹ اور فریب کی تہمت لگاتے ہیں  
جانے بے اثر وہ جو سوار کہتے ہیں  
کیا مفری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے

میں مفری ہوں تان کی نگاہ و خیال میں  
لغت ہے مفری پر خدا کی کتاب میں  
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں  
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افترا  
پھر یہ عجیب غفلتِ ربِ تقدیر ہے  
پچیس سال سے ہے وہ مشغول افترا  
ہر روز اپنے دل سے بناتا ہے ایک بات  
پھر بھی وہ ایسے شروع کو دیتا نہیں سزا  
پھر یہ عجیب تہ ہے کہ جب علم میں  
کہتا نہیں ہے اُن کی مدد وقت انتظام  
اپنا تو اُس کا وعدہ رہا سارا طاق پر  
کیا وہ خدا نہیں ہے جو فرقان کا ہے خدا  
آز یہ بات کیا ہے کہ ہے ایک مفری  
جب دشمن اُسکو بچ میں کوشش سے لیتے ہیں  
یک اتفاق کر کے وہ باتیں بناتے ہیں  
پھر بھی وہ نامراد مقاصد میں ہتے ہیں  
ذلت میں جاتے۔ یہاں راکرام ہوتا ہے



کہ ہم دونوں فرق میں سے جو جو ہوتا ہے وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس کو بھی جلد تر  
 اس جہان سے رخصت کر دیا۔ اور ان دنات یافتہ مولیوں کا ایسی دعاؤں کے بعد  
 مرجانا ایک خدا ترن مسلمان کے لئے تو کافی ہے مگر ایک پلید دل سیہ دل دنیا پرست  
 کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ بھلا علی گڑھ تو بہت دُور ہے اور شاید پنجاب کے کئی لوگ  
 مولی امہیل کے نام سے بھی نادانقت ہونگے مگر قصور ضلع لاہور تو دُور نہیں اور  
 ہزاروں اہل لاہور مولی فلام دستگیر قصوری کو جلتے ہونگے اور اس کی یہ کتاب بھی  
 انہوں نے پڑھی ہوگی تو کیوں خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا مرنا نہیں؟ کیا غلام دستگیر  
 کی موت میں بھی میکھرام کی موت کی طرح سازش کا الزام لگائیں گے؟ خدا کی جھوٹی  
 پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ کیا دنیا کے کپڑے  
 محض سازش اور منصوبہ سے خدا کے مقدس مامورین کی طرح کوئی قطعی پیشگوئی کر سکتے  
 ہیں؟ ایک چود جو چوری کے لئے جاتا ہے اس کو کیا خبر ہے کہ وہ چوری میں کامیاب  
 ہو یا ماخوذ ہو کر جیلخانہ میں جائے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کی نند شور سے تمام  
 دنیا کے سامنے دشمنوں کے سامنے کیا پیشگوئی کرے گا؟ مثلاً دیکھو کیا ایسی پُرنور  
 پیشگوئی جو میکھرام کے قتل کئے جانے کے باوجود میں تھی جس کے ساتھ دن تاریخ  
 وقت بیان کیا گیا تھا کیا کسی شریر بد عمل خونی کا کام ہے؟ غرض ان مولیوں کی  
 سمجھ پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے ہیں کہ کسی نشان سے ناندھ نہیں اٹھاتے۔ براہین احکم  
 میں تو بڑا سوالہ برس پئے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ میری تائید میں خسوف کسوف  
 کا نشان ظاہر کرے گا۔ لیکن جب وہ نشان ظاہر ہو گیا اور حدیث کی کتابوں سے  
 بھی کس گیا کہ یہ ایک پیشگوئی تھی کہ ہمدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے  
 وقت میں رمضان میں خسوف کسوف ہوگا تو ان مولیوں نے اس نشان کو بھی گلا خود  
 کر دیا اور حدیث سے ختم پھیر لیا۔ یہ بھی حدیث میں آیا تھا کہ مسیح کے وقت میں

شروع کر کے حرف یا تک پہنچا دیا تھا یعنی ابو بکر سے بڑید تک۔ مگر یہ لوگ جو اہل حدیث اور حنفی کہلاتے ہیں انہوں نے اس کا ردوائی کو نا کامل سمجھ کر لعنت بازی کے دائرے کے اس طرح پر پورا کیا کہ جس شخص کو خدا نے آدم سے لیکر سہ ماہی تک مظہر جمیع انبیاء و ائمہ قرار دیا تھا یعنی الف سے حرف یا تک اور پھر تکمیل دائرہ کی فرض سے الف آدم سے لیکر الف احمد تک صفت مظہریت کا خاتمہ بنایا تھا اسی پر لعنتوں کی مشق کی۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

لیکن یاد رکھیں کہ یہ گالیاں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور یہ توہین کی باتیں جو ان کے ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ گندے کاغذ جو حق کے مقابل پر وہ شائع کر رہے ہیں یہ ان کے لئے ایک روحانی عذاب کا سامان ہے جس کو انہوں نے اپنے ہاتھوں سے طیار کیا ہے۔ دروغوں کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منسوبوں سے اور اپنے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے اقرار اول سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دیکر اس کام کو معرض التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کسی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو اپنی طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر گیا گیا ہو ہمیشہ ذلت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رسوائی درپیش ہے خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائیگا۔ وہ فرماتا ہے۔

كَلَّمَ اللَّهُ لَوْلَا عَذَابِنَا أَنَا دَرَسُ سِينٍ

یعنی خولنے ابتلا سے لگھ چھوڑا ہے اور اپنا تافان اور اپنی سنت قرار دیدیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر تم میری نبی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اسی نبی کو تم خاتم الانبیاء

میں بیان کر رہا ہے اور پسکوں اور کتابوں کے حوالے سے ہزاروں خوارق اُن کے بیان کئے جاتے ہیں لیکن سوال تو یہ ہے کہ ان قصوں کا ثبوت کیا ہے اور کس کو ہم چھوٹا کہیں اور کس کو ہم سچا سمجھیں؟ اور اگر یہ فتنے صحیح تھے تو آپ کیوں یہ مصیبت پیش آئی کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں صرف نقتے ہی تھے رہ گئے؟ بچوں کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرہ خود انصاف کر دے گا کہ گذشتہ باتوں کا فیصلہ صرف باتوں سے ہو سکتا ہے؟ کوئی بڑا ماننے یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان تمام مذہبوں میں سے یہ سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہہ چکے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بہ تازہ روشنی پاتے ہیں اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی رحمت سے رُوح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب بیماری دماغیوں توئی ہیں اور عجائب کا کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مُردہ پرستیاں ہیں۔

کمال ہیں مُردہ پرست کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کس میں مخلوق پرست کیا وہ ہمارے آگے ٹھہر سکتے ہیں؟ کمال ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کتے تھے۔ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیشگوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا؟ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہوں گے اور عقرب وہ چھپتے چھپتا گئے؟ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور سکروں کے منہ پر ٹپانے لگے گا! اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کس چھپیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ میں نے دو مرتبہ باوانا تک صاحب کو کشنی حالت میں دیکھا ہے اور ان کو اس بات کا اقرار ہی پایا ہے کہ انہوں نے اسی نور سے روشنی حاصل کی ہے۔ فسویہاں اور جھوٹ ہونا مُردار خوبروں کا کام ہے۔ میں وہی کہتا ہوں کہ جو میں نے دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے میں باوانا تک صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ اس چشمہ سے پانی پیتے تھے جس سے ہم پیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معرفت سے بات کر رہا ہوں کہ جو مجھے عطا کی گئی ہے۔ اب اگر آپ کو اس بات سے انکار ہے کہ باوا صاحب مسلمان تھے اور نیز آپ کو اس بات پر اصرار ہے کہ بقول آپ کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ بکار آدمی تھے تو میں آپ پر صرف منقولی استدلال سے اتمام حجت کرنا نہیں چاہتا بلکہ ایک اور طریق سے آپ پر خدا کی محبت پوری کرنا چاہتا ہوں جو آگے چل کر بیان کروں گا اور منقولی استدلال پر اس لیے حصر رکھنا پسند نہیں کرنا کہ بوجہ قلت استدلال یہ راہ آپ کے لیے نہایت مشکل ہے۔ آپ لوگ صرف نادان پادریوں اور

بعض ائمہ اصغر کے جواب

۲۱۵

حقیقت الہی

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے آیام دعوت کا سلسلہ ہوا اسلئے یہ لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہر اقترا کر نیوالا اور مجھوٹا ملہم بننے والا اپنے ابتدائے اقترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہوا اور خداؤں کی نصرت اور تائید کر سکتا ہوا اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اسے جیک لوگو! جھوٹ بولنا لہ گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطف و کرم سے میرے ساتھ معاطہ کیا یہاں تک کہ اس مدت دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا۔ اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھایا گیا خدا نے دشمنوں کو روکا کیا۔ اگر اس مدت اور اس تائید اور نصرت کی تمہارے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لوت تقول علینا یا نشان بھی ثابت ہو گیا اور تم اسکی پوچھے جاؤ گے۔

۱۹- ایسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاولپور کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے انکے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے طفوظات ہیں جا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فکر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنکھ بند رہے خواب یا کشف یا الہام بہت ملتا ہے اور اس پر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پیر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھے اسلئے خدا نے ان پر میری سچائی کی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا کذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیسے کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غزنیوں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

۲۰- یہ یاد ہے کہ اگر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جائے جب اقل حدتہ برابر ہیں اور یہ کہ کاشمیا صاحب نے اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب برابر ہیں اور میرے کے چند حدتہ سے شمار کیا جائے تو اب پچیس سال گزر گئے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔ چنانچہ

طاغیوں کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلاستہ جو ان میں پائی جائیگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور تادیبان میں طاغیوں کی خوفناک آفت جو تباہ کرنے نہیں آئیگی الا کم اور شاذ و نادر۔ کاش اگر لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچتے جلتے کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مؤاخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں محض شرارتوں اور شہوخیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تدریک کے بعض صحیفوں میں بھی یہ تیر جو حد ہے کہ مسیح کو خود کے وقت طاعن پڑیگی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی آنجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تلی جائیں۔ اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے جو نشان الہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب نہکے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعے خود کوئی تدبیر سمجھائے یا کوئی دو ایستلا ہے۔ تو ایسی تدبیر یاد و اس نشان میں کچھ مزاج نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہی کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں بذریعہ طاغیوں کوئی قوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی خلل آئیگا کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ ہاروشوع اور آخر میں مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اٹھائی اور صندھ انسانوں کے نمن کئے انکو تلوار سے ہی قتل کیا جائے۔ اور یہ عیسیٰ کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فرسخ عظیم ہوئی۔ حالانکہ یہ مقابل مجرموں کے اہل حق بھی آئیگی تو لوگوں کو قتل ہوتے تھے مگر بہت کم۔ اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو باعث اسباب مذکورہ طاغیوں ہو جائے۔ تو ایسی طاغیوں نشان الہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہے گا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاف کیا ہے۔ بلکہ بطور

لے پیچہ و رو کے وقت میں صاف دکھائی دیا۔ ان کی کتاب میں موجود ہے۔ دیکھو۔ دنیا کا۔ بچوں ہی ہے۔ یہ حقیقت ہے۔

حصہ اول

۱۴۰

ازالہ ابہام

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے نہیں محسوس دیکھتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر فرمایا۔  
 افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت  
 یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں صحیح آسمان پر اتارتے  
 دیکھیں گے اور یہ انھیں ہم پر عیش خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پشاک پینے ہوئے  
 آسمان سے اترتے چلے آتے ہیں اور انہیں بائبل فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بتاری لوگ  
 اور جہاد کے آدمی ایک بڑے سلسلے کی طرح اکٹھے ہو کر گویا سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

فید اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع الله اجمعوا وكد لفسدت السموات والارض  
 ومن فيهن وليطقت حكمته وكن الله عن يرا حكيماً۔ قل لو كان البصر  
 ملائكة لفسدت البصر قبل ان تنفذ كلمات ربى ولو حسنا بمثل  
 ملة ذى۔ قل ان كنتم تحبون الله فانبعون بى جنبكم ائله وكن الله غفورا  
 رحيماً۔ پھر اس کے بعد اہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چولے میں میری پرستش کی جگہ میں ان کے بیالے اور ٹھوسیاں رکھی ہوئی ہیں اور  
 چوبوں کی طرح میرے نبی کی عید تلوں کو کتر رہے ہیں اور ٹھوسیاں۔۔۔ چوٹی بیاباں ہیں ان کو ہندستان  
 میں گوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس امام میں نماز کے اکر مولوں کے دل میں جو دنیا سے  
 بھرے ہوئے ہیں اس پر لگے جاوے گا کہ جس روز وہ امام مذکورہ بالا جہوں میں قلوبان میں نازل ہونے کا  
 کوہ پہنچا تھا اس روز کئی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب رحم میرا خطاب قادر میرے  
 قریب بیٹھا کہ باواز بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہیں نیناں نقرات کو پھا کر  
 انا انزلنہ تو یہاں من القادیاں تو میں نے شکر بت تو یہ کیا کہ کیا تاوان کا نام میں قرآن شریف  
 میں لکھا ہوا ہے تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تیسری نے نظر ڈال کر یہ دیکھا کہ مسلم ہوا کہ  
 فی حقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں قریب نصف کے صفحہ پر یہی وہی عبارت لکھی ہوئی ہے  
 ہے تیسری نے پہنچا دل میں کہا کہ اہاں واقعی طور پر قلوبان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا  
 کہ تیسری شہرہاں کا نام انھوں نے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے کہ وہ عربیہ اور قادیان کشف تھا



## اطلاع

میں نے اپنا ارادہ - ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شائع کروں۔ اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی دو یا دو سے زیادہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شائع کر دوں گا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائیگا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آ گئے کہ اس کے برخلاف ظہور میں آیا۔

بعد نمبر دو اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قسم پڑا ستر صفحہ تک نوبت پہنچ گئی اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسالوں کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آئندہ شائع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی منت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصدیق کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دے دیتا ہوں اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند تصحیحوں پر ختم کرتا ہوں۔

## نصائح

اے عزیز! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کر لو اور اپنی باتیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کر دو اور اپنے عوقب کو راضی کرو۔ دوستو! تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اہل گھروں کو

یکبریا لکھتے

۲۰۶

روحانیت کی کیفیت ان میں چونکہ دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں کربوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ اور حیوانوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم ہی تھے جن کے ذریعہ انہیں سے تمام انسانی فضائل مکمل کو پہنچے اور تمام نیک توہیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی مشاخ فطرت انسانی کی بے بار و بار نہ رہی۔ اور نعم نبوت آپ پر نہ مہنت زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اور چونکہ آپ صفات بطنیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جوالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی عرض سے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں۔ بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے۔ اور ایک اور دلیل آپ کے نبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی آپوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔ یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا ظہور ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اول دور ہدایت کے ظہور کا تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام و نشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں ہزار سال کا تقاطع طرح کی بت پرستیاں دنیا میں شروع ہو گئیں اور شرک کا بازار گرم ہو گیا اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے جاہا دنیا میں توحید کی بنیاد ڈالی۔ پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی۔ اور اسی ہزار چہارم میں سخت وجہ پر

ازالہ اوہام

۲۲۷

حصہ اول

ایک اور حدیث بھی صحیح ابن عمر کے فوت ہو جانے پر ولادت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ سو برس کے عرصہ سے کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی بنا پر اکثر علماء و فقہاء اسی طرف گئے ہیں کہ حضرت بھی فوت ہو گیا کیونکہ حسبِ حدیث کے کلام میں کتب جازہ نہیں مگر افسوس کہ ہمارے علماء نے اس قیامت کے بھی صحیح کو باہر کر لیا تعجب کہ اور بنی اسرائیل کے نبیاء کی نسبت صحیح کو کیوں زیادہ عظمت دی جاتی ہے بلکہ اس پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی مسلمان کسی ایسے زمانہ سے کہ جب سے بہت سے عیسائیوں کو اسلام میں داخل ہوئے ہوں گے اور کچھ کچھ حضرت صحیح کی نسبت اپنے مشرکانہ خیالات ساتھ لائے ہوئے ہوں گے اس بے جا عظمت دینے کے عادی ہو گئے ہیں جس کو قرآن شریف تسلیم نہیں کرتا اس لئے خاص طور پر صحیح کی تعریف کے بارے میں ان میں حد موزوں سے زیادہ غلو پایا جاتا ہے اور تصانیف کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا اور کسی کو علماء میں سے اس ہمت پر ذرہ رنج دل میں نہیں گننا اور پھر مشیل نوح و قسار و یاقوت کوئی رئیس نہیں تھا اور پھر مشیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور کسی مولیٰ صاحب کو اس سے غصہ نہیں آیا اور پھر مشیل حضرت داؤد علیہ السلام قرار دیا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہیں تھا اور پھر مشیل موسیٰ کے بھی اس عاجز کو چکارا تو کوئی قیتہوں اور محدثوں میں مشتمل نہیں تھا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مشیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک

حدیث نبوی کا یہ فقرہ کہ میں چالیس دن تک قبر میں نہیں رہ سکتا۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا اور چند روز گویا اسی مقدس آدمی ہو قبر سے اور اس عاجز کی سے ایک ایسا بھارتیوں کا ہے۔ کوئی حدیث حدیث کی زیادہ پاس کی جو جگہ ہو کوئی آئندہ جوہ سے اور پھر مشیل یوسف علیہ السلام قرار دیا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہیں تھا اور پھر مشیل موسیٰ کے بھی اس عاجز کو چکارا تو کوئی قیتہوں اور محدثوں میں مشتمل نہیں تھا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مشیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک

حصہ دوم

۶۱-

ازالہ اوہام

فہمناہ کل من کان فی صفتہما لقولہ تعلیٰ الا عبادک منہم المتخلصین  
 یعنی عتقاد معشری نے بخاری کی اس حدیث میں طعن کیا ہے اور اس کی صحت میں اس کو شک  
 ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث معارض تشریح ہے اور فقط اس صورت میں صحیح تصور ہو سکتی ہے  
 کہ اس کے یہ معنی کے جاویں کہ مریم ہو اور ابن مریم سے علاوہ تمام ایسے لوگ ہیں جو ان کی ملت  
 پر ہیں۔ ماسوا اس کے حسب آیت کریمہ فیباقی حدیث بعدہ ۶ یومنون اور کسب  
 آیت کریمہ فیباقی حدیث بعد اللہ وایاتہم یومنون پھر ایک صورت یہ ہے کہ آیت  
 کے معارض پڑے رو کرنے کے لائق ہے اور آخری نصیحت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ  
 تھی کہ تم نے تمسک بکتاب اللہ کرنا۔ بیسا کہ بخاری کے صفحہ ۷۵۱ میں یہ حدیث مذکور ہے  
 کہ اوصی بکتاب اللہ۔ اسی وصیت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے پھر  
 اسی بخاری کے صفحہ ۱۰۸۰ میں یہ حدیث ہے وھذا الکتب الذی ھدی اللہ بہ  
 رسولک فخذوا بہ تھتدوا یعنی اسی قرآنی سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی ہے  
 سو تم بھی اسی کو اپنا رہنما بناؤ۔ تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری کے صفحہ ۲۵۰ میں یہ حدیث  
 ہے ما عندنا شیء الا کتاب اللہ یعنی کتاب اللہ کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چیز  
 نہیں جس سے باستقلال تمسک کر سکیں۔ پھر بخاری کے صفحہ ۱۸۲ میں یہ حدیث ہے  
 حسبکم القرآن یعنی تمہیں قرآن کافی ہے۔ پھر بخاری میں یہ بھی حدیث ہے  
 حسبنا کتب اللہ ما کان من شوط لیس فی کتیب اللہ لھو باطل قضاء  
 اللہ الحق دیکھو صفحہ ۵۲۹ ۵۳۰ ۳۲۸۔ اور یہی اصول حکم ائمہ کبار کا ہے۔ چنانچہ کوئی  
 میں لکھا ہے انصاری و خیر الواحد من معارضۃ الکتب۔ پس جس صورت میں فریاد  
 جس میں حدیث بخاری و سلم بھی داخل ہیں بحالت معارضہ کتاب اللہ رو کرنے کے لائق  
 ہے۔ تو پھر کیا۔ ایمان بخاری ہے کہ اگر کسی آیت کا کسی حدیث سے معارض معلوم ہو تو آیت  
 کے زیر و زور کرنے کی فکر میں ہو جائیں اور حدیث کی تاویل کی طرف رخ بھی نہ کریں۔

۸۶:۱۱ جانشین

۳۸۷

نے عظمت اور قبولیت اُنہی دنیا کے بعض حصوں میں پھیلا دی ہے وہ درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں اور ان کی آسمانی کتابوں میں گو دور دراز زمانہ کی وجہ سے کچھ تبدیل تغیر ہو گئی ہو۔ یا ان کے معنی خلاف حقیقت سمجھے گئے ہوں۔ مگر دراصل وہ کتابیں منجانب اللہ اور عزت اور تعظیم کے لائق ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ *كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا اَسْوَدًا الْمَوْنِ اِسْمُهُ كَاهِنًا* یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اُس کا کاہن تھا یعنی کنھیہ جس کو کوشن کہتے ہیں۔ اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اُتر اے۔ جیسا کہ وہ اُس زبان میں فرماتا ہے۔ "اِسْ مَشْتِ خَاكِ رَاكِرْنِ بَحْشَمِ چہ کنم" اور خدا نے قرآن شریف میں یہ بھی فرمایا ہے *مِثْمَمٌ مِّنْ قَصَصْنَا عَلَيْنِكَ وَمِثْمَمٌ مِّنْ لَّدُنَّا نَقَصْنَا عَلَيْنِكَ* یعنی جس قدر دنیا میں نبی گذرے ہیں بعض کا ان میں سے ہم نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اس قول سے مطلب یہ ہے کہ تمام مسلمانانِ حسن ظن سے کام لیں اور دنیا کے ہر ایک حصہ کے نبی کو جو گذر چکے ہیں عزت اور تعظیم سے دیکھیں اور بار بار قرآن شریف میں بھی ذکر کیا گیا ہے اس سے مقصود مسلمانوں کو یہ سبق دینا ہے کہ وہ دنیا کے کسی حصہ کے ایسے نبی کی کسر شان نہ کریں جو ایک کثیر قوم نے اُس کو قبول کر لیا تھا۔ یہ اصول نہایت ہی پیارا اور دلکش اصول ہے اور مسلمان اسکے ساتھ جس قدر فخر کریں وہ بجا ہے کیونکہ وہ ساری قومیں بوجہ اس کے کہ اس اصول کی پابند نہیں دنیا کے اور انبیاء کی نسبت جو گذر چکے ہیں جن کی قبولیت کروڑوں لوگوں میں پھیل چکی ہے ادنیٰ ادنیٰ اختلاف کی وجہ سے زبان درازی کے لئے

نے المومنین ۷۹

ازالہ اوہام

۳۱۴

حصہ اول

پیدا ہونے کی وجہ سے سودا کا پوتا ہی تھا اس وجہ سے اس کا نام سید ملا ہی رکھ دیا گیا۔  
 اسی توحید پر پیدائش ہاجت آیت پندرہ میں حضرت یعقوب کی یہ دعا ذکر کی ہے کہ اُس  
 نے یوسف کے لئے برکت چاہی اور یوسف کے لڑکوں کے لئے دعا کر کے کہا کہ وہ خدا  
 جس نے صدی عمر آج کے دن تک میرے پاس بانی کی ان بونوں کو برکت دی ہے اور  
 یوسف اور میرے باپ داروں اراہام اور اسحاق کا نام ہے سو ان کا رکھا جاوے۔ پس  
 اللہ جتنا خدا کی اس عادت قدر سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ روحانی مناسبت کی وجہ  
 سے جو ایک کا نام ہے وہ دوسرے کا رکھ دیتا ہے۔ لہذا یہی المشرب اس کے نزدیک  
 اراہیم ہے اور موسوی المشرب اس کے نزدیک موسیٰ ہے اور موسوی المشرب اس کے  
 نزدیک عیسیٰ ہے اور جبران تمام مشربوں سے سحر رکھتا ہے وہ ان تمام ناموں کا صدق  
 ہے۔ ہاں اگر کوئی امر بچشکے لائق ہے تو یہ ہے کہ ابن مریم کے لفظ کو اس کے ظہری طور  
 متبادر معنوں سے کیوں پھیرا جاوے؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ جو قریبام قرینہ توحید کے  
 کیونکہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوضاحت مطلق ہے کہ سبح  
 ابن مریم رسول اللہ جہاں بحق ہوا اور خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا اور اپنے پیغمبروں میں  
 جلا۔ اور رسول متجہل نبی آخر الزماں نے اپنی معراج کی رات میں بھیجی نبی شہید کے ساتھ  
 دوسرے آسمان میں اُس کو دیکھا یعنی گدا شتہ اور وفات یافتہ لوگوں کی جماعت میں اُس  
 کو پایا۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ یہ امید و اشارت تواتر دے رہی ہیں کہ مثل ابراہیم  
 اور دوسرے مثل عیسیٰ نے مگر کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ کوئی گدا شتہ اور وفات یافتہ نبی  
 صحیحہ اور نبی میں آہلئے گا۔ لہذا یہ بات بہداشت ثابت ہے کہ ابن مریم کو ان مریم  
 رسول اللہ اور نہیں ہے جو فوت ہو چکا اور فوت شدہ جماعت میں جا ملا اور خدا تعالیٰ  
 کی اس حکمت مجیبہ پر بھی نظر ڈالو کہ اُس نے آج سے قرینہ دس برس پہلے اس عاجز  
 کا نام عیسیٰ رکھا اور توحید و فضل خود بر این میں چھپوا کر ایک عالم میں اس نام کو مشہور کر دیا

مقتصدوم

بسا ائو اکیوں کہیا نے بیہ کر یہ ہووہ باتیں کرتے ہو اور زنا متحی اپنے ذمہ گناہ لیتے ہو۔  
 خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اس مسیح ابن مریم کو مار چکا جو اس راہی نبی تھا جس پر انجیل نازل  
 ہوئی تھی۔ سب سے لفظ اپنے گھر سے مدعوئوں میں زیادہ مت کرو کہ وہی مسیح فوت شدہ پھر آئے گا۔  
 نے خدا کے بندو کہ تو خدا سے ڈرو۔ کیا خدا تعالیٰ آپ کے نزدیک اس بات پر قادر نہیں  
 کہ وہ اپنے ایک جلا پیر ایک ایسی روح ڈال دے جس سے وہ ابن مریم کے روپ میں آئی ہو جائے  
 کیا اس کی مثالیں خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نہیں کہ اس نے ایک نبی کا نام دوسرے پر رکھ دیا  
 کیا حدیثوں میں یہ مذکور نہیں کہ شیل ابن مریم وغیرہ ان امت میں پیدا ہوں گے تو پھر  
 جب قرآن مسیح ابن مریم کو مارتا ہے اور حدیثیں شیل ابن مریم کے آنے کا وہ مدعو دستہ میں  
 تو اس صورت میں کیا اشکال باقی رہا۔ کیا اس میں کچھ جھوٹ ہے کہ جو ابن مریم کی سیرت رکھتا  
 ہے وہ ابن مریم ہی ہے۔

در آں ابن مریم خدائی نبود	ز موت ز فوشس را ئی نبود
را کہ خود را ز شرک و دوتی	تو ہم کن چشیں ابن مریم توتی

اسے مولوی صاحبان فضولی کو چھوڑو اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث لایسی دکھاؤ کہ جو  
 مسیح جو اور جو مسیح کا خاکی جسم کے ساتھ خدا تھا یا جانا اود اب تک آسمان پر زندہ ہونا ثابت  
 کرتی ہو اور تو از کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچی جو جو عند افضل مفید میں قطعی  
 ہو چکے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے آپ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی تمام آیات یہ تہ  
 نہیں مفید یقین ہیں اب جبکہ ہمارا دعویٰ یہی بر نفوس یہ تہ قرآنیر ہوا اور انکی تائید میں صحیح حدیثیں بھی  
 ہمارے پاس ہیں اور ایسا ہی اقوال خلف خلف بھی ہمارے تائید میں تھوڑے نہیں اور الہامی تمہارا اہل کے  
 انصاف کے ترازو لے کر دیکھ جاؤ اور ایک پلہ میں اپنے خیالات رکھو اور دوسرے پلہ میں  
 ہمارے سب وجوہات اور آپ ہی انصاف کرو۔ خوب سوچ لو کہ اگر ہمارے پاس صرف  
 نفوس قرآن کریم ہی ہوتیں تو فقط وہی کافی تھیں سب جس حالت میں بعض حدیثیں بھی ان

ازالہ اوہام

۲۰۲

اربعین نمبر ۳

اور کر سوچو جس قدر چاہو یا در کھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منعموں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ نہیں تیرے سارے منعموں بے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالفت مولوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں نختتا اور وہ ان وقتوں اور عموماً کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی انہی مولوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سمجائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ابن کیسلے ماتم کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر معصیت کا دن نہیں تھا جس میں بکھرم کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدائے بادش کی طرح نشان برمائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان صلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صبی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تارکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دُکُن کیا جائے





ہے جس کی ایک آیت شکر ایک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا۔ اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسیٰ وغیرہ فوت ہو چکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار نپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پروا نہیں۔ آپ لوگ میری بڑی بڑی کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے۔ لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گوڑوہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار و عبد الواحد و عبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ برخلاف منشاء کلام الہی ہے۔ بسے عزیزو! یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آچکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیے تھا اس میں سے بھی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔ کیا ان شیعوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا۔ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر توخون چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ حنیف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور انبیاء گزشتہ کے کثرت نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن رتا ہے اور

اربعین نمبر ۲

۳۷۱

کی دہگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا؟ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور دشمنان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور ادلیا دگذرشتہ کے کسوف نے اس بات پر قطعی ہرنگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے۔ دیکھو اگر تیں خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے میری تکذیب کی اور مجھے کا فر قرار دیا اور قبائل نام رکھا تو جناب الہی کو کیا جواب دو گے؟ کیا انہی کی مانند جواب میں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے، حضرت ہلے اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ تہیت کے تمام نشان قرار دہ پورے نہیں ہوئے اور کچھ رہ گئے ہیں۔ سو بدت ہوتی کہ خدا تعالیٰ ان کو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام سنے صحیح ہیں جو تم کہہ رہے ہو۔ جو شخص حکم کے بیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔ سو یہی جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے تھے سے عبرت لے کر تے ان لوگوں کی حضرت یسح اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ وسلم کی نسبت ہی رحمت تھی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام ملائیں پوری نہ ہوئیں اور بوجہ زمانہ دوازہ انواع تخیلات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اسی طرح ٹھوکر مت کھاؤ۔ جو یہودی انہ نصرانی کھا چکے۔ اگر تمہارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حکم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی؟ ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے۔ اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں۔ اس لئے سچ ذہی ہے جو حکم کے منہ سے نکلے۔ اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حکم کے حکم سے بعض حدیثوں کا چھوڑنا یا

۲۸





اس کے نور کو نابود نہ کر سکی۔ سو خدا نے جو ہر ایک کام نرمی سے کرتا ہے اس زمانہ کے لئے سب سے پہلے میرا نام عیسیٰ ابن مریم رکھا کیونکہ ضرور تھا کہ میں اپنے ابتدائی زمانہ میں ابن مریم کی طرح قوم کے ہاتھ سے دکھ اٹھاؤں اور کافر اور ملعون اور دو جہاں کہلاؤں اور عدالتوں میں کھینچا جاؤں سو میرے لئے ابن مریم ہونا پہلا زمینہ تھا طر میں خدا کے دست میں صرف عیسیٰ ابن مریم کے نام سے موسوم نہیں بلکہ اور بھی میرے نام ہیں جو آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرے ہاتھ سے لکھا لیئے ہیں اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں اسمعیل ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی یہ روزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیئے اور میری نسبت جبرئیل اللہ فی جہل الا انبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرایوں میں۔ سو ضرور ہو کہ ہر ایک نبی کی شان محمد میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعے ظہور ہو۔ مگر خدا نے یہی پسند کیا کہ سب سے پہلے ابن مریم کے صفات مجھ میں ظاہر کرے۔ سو میں نے اپنی قوم سے وہ سب دکھ اٹھائے جو ابن مریم نے یہود سے اٹھائے بلکہ تمام قوموں سے اٹھائے۔ یہ سب کچھ بڑا مگر پھر خدا نے کہ صلیبی کے لئے میرا نام مسیح قائم رکھا تا جس صلیب کے مسیح کو توڑا تھا اور اسکو زخمی کیا تھا اور مسیح وقت میں مسیح اسکو توڑے مگر آسمانی نشانوں کے ساتھ نہ انسانی ہاتھوں کے ساتھ۔ کیونکہ خدا کے نبی مغلوب نہیں رہ سکتے۔ سو سنہ عیسوی کی بیسویں صدی میں پھر خدا نے ارادہ فرمایا کہ صلیب کے مسیح کے ہاتھ سے مغلوب کرے۔ لیکن جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں مجھے اور نام بھی دیئے گئے ہیں اور ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ناکب ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے جس کو زردگر پال بھی کہتے ہیں دیکھئے فنا کر نیوالا اور پرورش کر نیوالا اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا این دونوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں

۸۵

تحقیقہ الہی

۵۲۲

تتر

اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو یہی ہے آریوں کا بادشاہ۔ اور بادشاہت سے مراد صرف آسمانی بادشاہت ہے۔ ایسے لفظ خدا کے کلام میں آجاتے ہیں مگر معنی رُوحانی ہوتے ہیں۔ سو میں اس تصدیق کے لئے کہ وہی کرشن آریوں کا بادشاہ میں ہوئی دہلی کے ایک اشتہار کو جو بالکل نام ایک پنڈت نے ان دنوں میں شائع کیا ہے مع ترجمہ حاشیہ میں لکھا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ آریہ ورت کے محقق پنڈت بھی کرشن اوتار کا زمانہ ہی قرار دیتے ہیں اور اس زمانہ میں ان کے آنے کے منتظر ہیں گو وہ لوگ بھی مجھ کو شناخت نہیں کرتے مگر وہ زمانہ آتے ہی بلکہ قریب ہے کہ

۵۶

### شرمی نکلنک بھگوان کا اوتار (شرمی ہنوغان جی کی ہے)

سنساری پرشوں کو دوت ہو کر آجکل جیسے جیسے اوپر دہا سہا دیش میں ہو رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہی نہیں تھا۔ استر ہون کا بیوہ ہونا اور ساتھ ہی ان بڑی باتوں کا بھی ہونا جن کو بچہ پتر جانتا ہے اور گھٹی اور غلہ وغیرہ کا اس قدر گراں ہونا اور علاوہ اسکے سینکڑوں قسم کی نصیبتیں جانے آریہ ورت پر آتی ہوئی ہیں کہ سن کا ذکر کیا ہے باہر سے یہ آپ لوگوں کو خوب روش ہو کر جو طاقت آپ کے پناہ و داد میں تھی وہ اب آپ میں کہاں۔ اور آپ میں جو وصل طاقت و تدبیر ہے وہ آپ کی اولاد میں ہے۔ یکے آئندہ جو جانے کی امید ہو۔ بس اے بھجنو! اگر آپ لوگوں کو اس مہاکش سے چھٹنے کی خواہش ہو اور نہ کاد و سا کار کی ایسا اور پرماتما میں پریم اور بھکتی بڑھانے کی خواہش ہو تو شرمی نکلنک جی مہاراج کا ضرور سمن و دھیان کیجئے۔ کیونکہ الیشیر پر ماتما ہمیشہ بھگوان کی بس میں ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے بھگوان کو نکلنے کی ہی اچھا سی خواہش رہتی ہے وہ ضرور بھگت ہو کر مال میں ہی ان سب اویروں اور دُشمنوں کو ناس کر دیں گے۔ اگر کسی جن کو یہ خیال ہے کہ ابھی کلنگ کا پتھر چرن ہی ہے اور مہاراج جی کا پتھر کلنگ کے انت میں نکلی ہو تو آپ خود کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا کلنگ پر تیرت ہوگا کہ استریاں اپنے پتیوں کو چھوڑ کر دوسروں پر نگاہ رکھیں اور مالا دینے والیوں کی وفاداری میں نہ رہیں۔ اور والدین اپنی اولاد کو اولاد کی طرح نہ سمجھیں۔ یہاں تک کہ آجکل سب ہی چیزیں اپنے اپنے حصوں سے پھری ہوئی ہیں۔ اب کوئی صاحب یہ فرماویں کہ ابھی شاستر دھارا

کی طرف چاہا جا کہ یہ شریر سیوہی تری نسبت بدارادے رکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ ایسا کر جو جن ملکوں سے دور نکل جاتا تھہ کو شناخت کر کے یہ لوگ دکھ نہ دیں۔ اب دیکھو۔ اس حدیث اور مہم عیسیٰ کا نسخہ اور کثیر کے قبر کے واقعہ کو باہم ملا کر کسی صاف اصیلت اس مقولہ کی ظاہر ہو جاتی ہے۔ کتاب سوانح یوز آصف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آصف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا۔ اور پھر اسی کتاب میں اس نبی کی تعلیم لکھی ہے۔ اور وہ تعلیم مسلولہ تھیست کو ملک رکھ کر یعیئہ انجیل کی تعلیم ہے۔ انجیل کی مشائخ اور بہت سی عبادتیں اس میں یعیئہ درج ہیں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو کچھ بھی اس میں شک نہیں رہ سکتا کہ انجیل اور اس کتاب کا مولف ایک ہی ہے اور طرف تر یہ کہ اس کتاب کا نام بھی انجیل ہی ہے۔ اور استعارہ کے رنگ میں یہودیوں کو ایک ظالم باپ قرار دے کر ایک لطیف قصہ بیان کیا ہے جو عمدہ نضارح سے پڑھے۔ اور مدت ہونی کہ یہ کتاب یروپ کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور یروپ کے ایک حصہ میں یوز آصف کے نام پر ایک گرجا بھی طیار کیا گیا ہے۔ اور جب میں نے اس قصہ کی تصدیق کے لئے ایک معتبر مرید اپنا جو خلیفہ نور الدین کے نام سے مشہور ہیں کثیر سری نگر میں بھیجا تو انہوں نے کئی مہینے رہ کر بڑی آہستگی اور تدر سے تحقیقات کی۔ آخر ثابت ہو گیا کہ فی الواقعہ صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آصف کے نام سے مشہور ہوئے۔ یوز کا لفظ سورج کا گولڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آصف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے جس کے معنی میں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اٹھنے کرنے والا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کثیر کے بعض باشندے اس قبر کا نام عیسیٰ صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں۔ اور انکی یوزانی نیاں بچوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا جس کو قرینا میں مسورس آنے پر گئے گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے۔ اور وہ گوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا۔ اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شہزادہ نبی ہے جو بلاد شام





حقیقۃ الہی

۳۲۰

معجزات عترتوں کے جواب

۳۰۷

کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسٹر آگیا۔ ہاں دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں۔ اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دورانِ سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرتِ پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اسی زمانہ سے ہیں جس زمانہ سے میں نے اپنا دعویٰ ماہور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔ میں نے ان کے لئے دعائیں بھی کیں مگر منع میں جواب پایا اور میرے دل میں القاء کیا گیا کہ ابتداء سے مسیح موعود کیلئے یہ نشان مقرر ہے کہ وہ دو زرد چادروں کے ساتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔ سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو سیری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے اور دو زرد چادریں دو بیماریاں ہیں جو دو حصہ بدن پر مشتمل ہیں اور میرے پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی کھولا گیا ہے کہ دو زرد چادروں کو مراد دو بیماریاں ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ پورا ہوتا۔

یاد رہے کہ مسیح موعود کی خاص علامتوں میں سے یہ لکھا ہے کہ (۱) وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا (۲) اور نیز یہ کہ دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا (۳) اور نیز یہ کہ کافر اسکے دم سے مرے گا (۴) اور نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دینگا کہ گویا غسل کر کے حمام میں سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر سے مویلوں کے دانوں کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے (۵) اور نیز یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا (۶) اور نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا (۷) اور نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا (۸) اور نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اسکی اولاد ہوگی (۹) اور نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا (۱۰) اور نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔ وتلك عشرة كاملة۔

پس دو زرد چادروں کی نسبت ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ دو بیماریاں ہیں جو بطور

۳۲۰

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطاب صحابہ کبریٰ کی ہیں، درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کے لئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں۔ پس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس کے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اسکے خطاب کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے گو بظاہر صورت خطاب صحابہ کبریٰ پر واضح معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک لمحہ ہے کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا، اگر قرآن کے وعدہ اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گو یا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بالکل بے تعلق ہیں۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ۔

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہو کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہو کہ تَلَا مِنْ الْاَزْوَاجِ وَ تَلَا مِنْ الْاَخِيْرِيْنَ تو پھر اس کے مقابل پکوانی حدیث پیش کرنا اور اسکے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی سمجھ ہے اگر حدیث کے یہاں پر اعتبار ہو تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور ثبوت میں اس حدیث پر کئی درجہ برتری ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہو کہ آسمان سے اسکی نسبت آواز آئے گی کہ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمُهَدِيْ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہو لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی ہے جو علماء کو اس میں کئی طرح کا جرح و اور اسکی صحت میں کلام ہو کیا معترض نے خود نہیں کی جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں دی گئی ہیں کہ حادثہ آئینکا مہدی آئینکا آسمانی خلیفہ آئینکا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ اسادیت سے یہ ثابت ہے کہ زمانے میں ہیں۔

سے نظر آدے اور کوئی کسی کو نہ سے۔ یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کی آسمانی روشنی صرف ایک ہی طرف سے نظر نہیں آتی۔ بلکہ ہر ایک طرف سے اس کے ابدی چراغ نمایاں ہیں۔ اس کی تعلیم بجائے خود ایک چراغ ہے۔ اور اس کے ساتھ جو خدا کی نصرت کے نشان ہیں۔ وہ ہر ایک نشان چراغ ہے۔ اور جو شخص اس کی سچائی کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے آتا ہے۔ وہ بھی ایک چسپاں چراغ ہوتا ہے۔ میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کے دیکھنے میں گزرا ہے۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزلی اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو۔ قرآن شریف کے بیان کے ہم پہلو نہیں پایا۔ اور یہ قول میرا اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں۔ بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گو اہی دوں۔ اور یہ میری گو اہی بے وقت نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں جب کہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کو فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا۔ کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے۔ کہ شاید انجام کلہ عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب دنیا پر حاوی ہو جائے۔ مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے۔ کہ آخر اسلام کا مذہب ولوں کو فتح کرے گا۔ اس مذہب کی جنگ میں مجھے حکم ہے کہ میں حکم کے طالبوں کو ڈراؤں۔ اور میری مثال اس شخص کی ہے۔ کہ جو ایک خطرناک ڈاکوئل کے گروہ کی خبر دیتا ہے۔ جو ایک گاؤں کی

مرل کی تافروان اور اس کے احکام کی جنگ کرنے والا کس طرح اس میں رہ سکتا ہے۔

### صداقت میں سو محمد علیہ السلام

اگر میرے ساتھ خدا تعالیٰ کا کوئی نکتہ نہ ہوتا اور اس کا تاہید اور نصرت میرے مثال حال ہوتی اور میں نے قرآن سے الگ

کوئی راہ نکالی ہوتی یا قرآنی احکام اور شریعت میں کچھ دخل و تصرف کیا ہوتا یا منسوخ کیا ہوتا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے باہر کوئی اور ذی راہ بتائی ہوتی تو البتہ حق تھا اور لوگوں کا مدد مستعمل اور قابل قبولی ہوتا کہ واقعہ میں یہ شخص خدا اور خدا کے رسول کا دشمن اور قرآن شریف اور تصدیق قرآن کا منکر اور منسوخ کرنے والا ہے۔ فاسق ہے۔ ناجاہل ہے۔ مکرر ہے۔ مگر جب میں نے نہ قرآن میں کوئی تغیر کیا اور نہ میں شریعت کا اس کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک شوشہ اور فتنہ میں لے کر بلا کر میں قرآن اور احکام قرآن کی خدمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک مذہب کی خدمت کے واسطے کر رہتا ہوں اور جان تک میں لے لینی اسی راہ میں نکالی ہے۔ اور میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کمال اکل اور مکمل کتاب ہے اور اس کی پوری اطاعت اور بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نجات ممکن ہی نہیں اور قرآن میں کمی بیشی کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتارنے والے کو کافر اور مرتد یقین

کرتا ہوں تو پھر اس صورت میں اور باوجود میری صداقت کے ہزار بار نشان ظاہر ہو جانے کے جو کہ خدا تعالیٰ

نے آج تک میری تائید میں آسمان اور زمین پر ظاہر کئے پھر مجھے جو شخص کذب اور مفتری اور دو بتال کہنا

سے پکا دتا ہے یا جو میری پرہیزگاری کرتا اور میری آواز کی طرف کان نہیں دھرتا یقیناً جانکر خدا تعالیٰ نے بغیر

شواہد اسے ہرگز ہرگز نہ چھوڑے گا۔ اسلام کی کشتی فریق ہونے کو ہے۔ زمانہ شہادت دے رہا ہے اور امت

پکار پکار کر ضرورت کو محسوس کر رہا ہے۔ اور وہی حالت اسی خطرناک ہے کہ اس سے ہرگز ہرگز کسی کا دل مطمئن

اور خوش نہیں ہو سکتا۔ بیرونی علم ایسے خطرناک ہیں کہ قریب ہے کہ اسلام کو بیخ و بن سے اٹکا ڈھکیں تو

کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ کسی کو خدا تعالیٰ اسلام کی حمایت کے واسطے مبعوث فرماتا اور کوئی ہتھیار بیجا جو

اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو سنبھال دیتا۔ صدی کا سر بھی گنڈ گیا مگر نکل دھوے جھوٹے ہی جھوٹے تھے تو پھر تم ہی

بتاؤ کہ اب بھی وہ وقت نہیں کہ خدا اسلام کی خبر گیری کرتا یا یا کوئی اس سے بھی زیادہ خطرناک اور نازک حالت ہوگی؟ کیا جب اسلام

بائبل پڑھی جاوے گا اور اس میں کوئی دم بانی نہ رہے گا اس وقت کوئی اویگا؟ پھر ایسے آیرا لے کے یا خدا اور کیا حال؟

یاد رکھو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو پھر اسلام بھی جھوٹا ہے اور اگر اسلام بھی اور رسول کی طرح ایک منورہ مذہب ہے

تو پھر اسلام میں کیا بڑا ن ہے اور اس کی کیا خصوصیت؟ تو میں جس کا تم کو ناز ہے اس کے تو پھر اور آری گی

دعوت ملیں۔ ایک شخص نے اسی ۱۱ مہدی ایک دفعہ لیکر داتا تھا کہ ہم لوگ ہا لا الہ الا اللہ کے عاشق ہیں پھر میں

حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ سوز بائیس روزہ مالی حرام کھانیہ الا تھا۔ یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوا کر ڈبوئے اللع کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا۔ یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر آواز پر لگائی جی رہی ہو اسکی وجہ انجی در و غلوئی ہو تو ایسے غیبت کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسکی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے متاثر ہوئی ہوگی اور شیطان کی فطرت کے موافق اُس پلید کا مادہ اور میرے بسو حضرت بشا لوی صاحب یا دیگر کھیں کہ جسقدر آپ اس علمبر کی نسبت بہاوت اپنی نادانی کے در و غلوئی کے الزام لگاتے ہیں وہ اسی قسم کے اعتراض ہیں جو پہلے اسکی تابکار لوگوں نے انبیاء علیہم السلام پر کئے ہیں مگر آپ پر تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم الملکوت کا خاصہ ہے جو آپکا قرین دلدھی جو۔ اگر کوئی کذب حقیقت میں ہم سے ظہور میں آیا ہو تو ہم اسکی سزا پائیں گے۔ اور اگر غیبی اللہ کے کلمات کی طرح بہا را کوئی نکلے کسی نادان کی نظر میں بصورت دروغ معلوم ہو تو یہ اسکی نادانی ہوگی جو ایک دن ضرور اسکو رسوا کر دیں گے۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے جو ایسے کی چادر پہنکر اپنی نفسانی پندار سے۔ سچو میں دیگر سے نیست کہتے پھر میں اور اپنی کور باطنی سے دوسروں کی نکتہ چینی کریں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن ترک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک مومند کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی مومند ہونے کا دم ملتا تھا مگر جو کراہنے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب تکسے تو زمین کی نظر سے دیکھا اور اسکی نکتہ چینی کی اسلئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا گیا۔ سو پہلا اٹنا ہے جسکی ایک شخص ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔ اب میں اللہ جلشنانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو بدکار مغز کی کو بے سزا نہیں چھوڑے گا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مجھے مسیح ابن مریم قرار دیا یا الہی سلام میں قرار دیا اور فرمایا کہ اردد ان است خلف فخلقت آدم۔ یعنی میں نے ارادہ کیا کہ دنیا میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے آدم کو پیدا کیا یعنی اس عاجز کو سو جبکہ میں آدم ٹھہرا تو میرے لئے ایک نکتہ چینی بھی چاہئے تھا۔ جو اول لوگوں کی نظر میں ملکوت میں داخل ہو اور پھر انی دوم الدین کا جامہ پہنے۔ سو اب معلوم ہوا کہ وہ آپ ہی ہیں۔ اور پھر میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ فقرہ جو میں اُوپر لکھ آیا ہوں یہ اللہ جلشنانہ کا کلام ہے۔ اور اگر یہ اللہ جلشنانہ کا کلام نہیں آہیں تو دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایک رات بھی مجھ کو مہلت نہ دے اور میرے پر دو سزا نازل کرے جو کسی پر نہ کی ہو۔ اے میرے خدا۔ اے میرے ادا دی۔ رہنا۔ اگر یہ تیرا کلام نہیں۔ اگر تو نے ہی مجھے خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اگر تو نے ہی میرا نام عیسیٰ نہیں رکھا اور تو نے ہی میرا نام آدم نہیں رکھا تو مجھے

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدا نے تعالے سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر کتابتے نہیں ہوتے اور بغیر سمجھتے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک خدا نے تعالے کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تھی تب تک ہلال کتاب کی سنن و سنیر پر قدم مارنا باہتر جانتے تھے اور بزور قوت نہ چل جاتی اور دریافت اہل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ سو اسی لحاظ سے حضرت مسیح بن مریم کی نسبت اپنی طرف سے بلا ہرگز کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز و بے ظاہر فرمایا تو عام طور پر اس کا اعطال ان لوگوں کی طرف سے ہوا جس کے ہاں اس کا کچھ اندازہ نہیں ہے تو اس زمانہ کے ان مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو مسیحی شہر پر ہندو اور نوحی کی جگہ کوئی رد لکھنے شروع کیا وہ انہیں اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے ضمن مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر اتنا شور مچایا گیا۔ میں نے صرف شیل سیج ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف شیل ہو تا میرے پریشی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی شیل سیج آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں شیل سیج ہوں اور دوسرے کی انتظار ہے شروع ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ شیل سیج ہمت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث بنویہ کا بھی یہی فشاہ پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے درجن پیدا ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جب تیس درجن کا آنا ضروری ہے تو حکم **لِكُلِّ دَجَالٍ عِيسَىٰ** تیس مسیح بھی آنے چاہئیں پس اس بیان کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس کے بعض فلسفی الفاظ صلاوق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت

جہلاتہم فی الجرائد۔ وکادوا کالصائد۔ وجاهوا بزروربین۔ ولما رأیت

ہوا غباراً شایخ کرند۔ وکبر شکاریان کربا نمودند۔ ودروئے صریح آہرند۔ پس ہر گاہ کہ دیم

انہم اخلوا کنا انتہم۔ وقضوا من المفتریات لبانتہم۔ اشعت ما اشعت

کہ او شایخ تیردان خود با غالی نمودند۔ واز مفتریات حاجت مدالی خود کردند۔ شایخ کم آچھ شایخ کما

کما هو فرض المادقین۔ فاعضوا من فضلی۔ وفروا من عسالی

چنانچہ فرض مادقین است۔ پس از مقابلہ من کلامہ تجر شدند۔ واز نیزہ من بگریختند

و واروا وجوہہم کالکاذبین۔

و مدائے خود را بچو کاذبان پوشانیدند۔

ایہا الناس ارقوا علی ظلمکم ولا تظلموا۔ وانتم ہوا ولا تفرطوا

اے مردی ہر جانہائے خود زنی کنید و ظلم کنید۔ و باز ایستید و کار را با فرط

واحذروا ولا تجتروا۔ واذکر الموت ولا تغفلوا۔ واذکر اباؤکم الغابریں۔

برمانید۔ وبترسید۔ وایری کنید۔ وگرم خود را یاد کنید۔ وفاضل بیابنید۔ وپدران خود را اگر گذشتہ اند یاد کنید

اتظنون انکم ترون والدنیا ولذاتہا۔ ولا تقادون الحاجۃ وجمالاتہا۔

آیا گمان کی کنید کہ شما دنیا و لذات آن گزارشتہ خواهید شد۔ دوسوئے قیامت وپاداش آن کشیدہ نخواہید شد

ولا تساقون الی مالک یوم الدین۔ مالکم لاتنتہجون مہجۃ الہتداء۔

دوسوئے مالک یوم جزا بچو کہ قنادی روانہ نخواہید شد۔ بچو سبب امت کہ راہ راست را نمی گیرید۔

ولا تعابجون حاد الاعتداء۔ وتمررون بالمحق محقرین۔

و بیامری تجاوزند از حد را طعاج نمی کنید۔ و بر حق چون میگزیرید بر محقرے گزیرید۔

اعلوا ان فضل اللہ معی۔ وان سادۃ اللہ ینطق فی نفسی

برانید کہ فضل خدا با من است۔ و روح خدا در من سخن با منے کند۔



حصہ اول

۲۲۰

ازالہ اوہام

جو قتل کر کے بلور کی ایک خدمت تھی جو ان کے سپرد کی گئی تھی اس سوال کا جواب ہم بخیر اس صورت کے اور کسی طور سے دے نہیں سکتے کہ آخری زمانہ میں وہ جلال معبود کا آقا سراسر قلمط ہے۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ وہ مشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی وہ سری حدیث سے سا قاطلاً اعتبار ٹھیرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ تو اس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا ہے یہ فرض سنا سب مسلم کے سر پر تھا۔ کہ وہ اپنی ذکر کردہ حدیث کا تعارض اپنی قلم سے رخ کرتے مگر انہوں نے جو ایسے تعارض کا ذکر تک نہیں کیا تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعاً اور یقینی طور پر صاف اور صریح سمجھتے تھے اور نو اس بن سعلان کی حدیث کو ان قبیل استعمالات و کنایات خیال کرتے تھے اور اس کی حقیقت سوال بردا کرتے تھے۔

۲۲۱

غرض اسے بسایو این حدیثوں پر نظر ڈال کر ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہو کہ کبھی صدر اول کے لوگوں نے وہ جلال معبود کے بارہ میں ہرگز اس بات پر اتفاق نہیں کیا کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا اور سچ الٰہی مریم ظہور فرما کر اس کو قتل کرے گا بلکہ وہ تو ابن صیاد کو ہی وہ جلال معبود سمجھتے رہے اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب انہوں نے ابن میلو کو وہ جلال معبود یقین کیا اور پھر یہ بھی اپنی زندگی میں دیکھ لیا کہ وہ مشرف باسلام ہو گیا اور پھر یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ مدینہ منورہ میں فوت بھی ہو گیا اور مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی پھر ایسی صورت میں ماں بزرگیوں کا اس بات پر کہ جو کچھ ایمان یا اعتقاد ہو سکتا تھا کہ مسیح الٰہی مریم آخری زمانہ میں وہ جلال معبود کے قتل کرنے کے لئے آسماں سے اتریں گے کیونکہ وہ بزرگوار لوگ تو پہلے ہی وہ جلال معبود کا فوت ہو جانا تسلیم کر چکے تھے پھر اس اعتقاد کے ساتھ یہ دوسرا اعتقاد کیونکر جوڑا جاسکتا ہے کہ ان کو مسیح ابن مریم کے آسمان سے اترنے اور وہ جلال معبود کے قتل کرنے کی انتہا لگنی ہوئی تھی یہ تو صریح اجتماع بتدین ہے اور کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو تضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔

۲۲۲

ضمیمہ براہین احمدیہ

۲۶۵

حصہ پنجم

کی ہے درحقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔ چنانچہ وہ عبارت جو آپ نے محض جھلسازی سے میری طرف منسوب کر دی ہے وہ یہ ہے۔ "براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اس سے زلزلہ مراد ہے تاہم میں نے قوم کی بدگوئی اور بدبختی کے خوف سے اس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع نہ کیا۔ اور میں اس فعل سے خدا کے گناہ کیوجہ کا مترکب ہوا۔ اور پچیس برس تک اسی گناہ پر قائم اور مقرر رہا۔" اسے مغتری نابکار: کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت جس نے آپ عبارت بنا کر میری طرف منسوب کر دی۔ اسے سخت دل ظالم! تجھے مولوی کہلا کر شرم نہ آئی کہ تو نے ناحق اس قدر میرے پر جھوٹ بولا۔ کیا تو دکھلا سکتا ہے کہ میرے اشتہار ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہار میں کسی عالم میں یہ عبارت موجود ہے جو تو نے نکھی: لعنة الله على الكاذبين۔

اسلگہ ان لوگوں کو متنبہ رہنا چاہیے کہ جو ایسے لوگوں کو مولوی اور دیندار سمجھ کر ان کے قول پر عمل کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ حال ہے ان لوگوں کی دیانت کا اور جھوٹے کے کلام میں ساقص ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف کا یہ بیان بھی مناقض سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ وہ اخبار مذکور کے صفحہ پانچ کالم تیسرے میں پندرہویں سطر د چوتھویں سطر میں میرے اشتہار کی عبارت یہ لکھتے ہیں کہ: میں نے براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور اگرچہ اس وقت اس خادق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہو سکا۔ لیکن اب این پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ آنیوالے زلزلہ کی نسبت تمہیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ اس عبارت مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہے کہ اس زمانہ میں کہ جب براہین احمدیہ کے نکلنے کا زمانہ تھا ذہن اس طرف منتقل نہ ہو سکا کہ زلزلہ سے مراد درحقیقت زلزلہ ہے اور یہ امر اس وقت نظر سے مخفی رہا اور اب پچیس برس

اب دیکھو کہ ایک طرف تو شخص میرے مسیح موعود ہونے کا اقرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارہ میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الذی جمال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرامخو راور کذاب ٹھیرا تا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبدالحکیم نے اپنے ان دونوں متنقض بیانوں میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجال اور کذاب بھی کہہ دیا۔ مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا مگر ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک غلبہ الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ ایک طرف تو مجھے مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پوری ہو گئی۔ اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس بڑھک کوئی اور تناقض ہو گا۔ اور میں میوں کو وہ میری طرف فسوس کرتا ہے اور اسکو خود سوچنا چاہیے تھا کہ جب خواب کی رو سے میری سچائی کی اسکو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کیلئے خدا نے حسرت بیگ کو طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا۔ تو کیا ایک دجال کیلئے خدا نے اسکو مارا اور کیا خدا کو وہ عجیب معلوم نہ تھے جو بیس سال کے بعد اسکو معلوم ہو گئے۔ اور یہ عذر اس کا قابل قبول نہ ہو گا کہ مجھ کو شیطانی خوابوں آتی ہونگی اور یہ بھی بایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خوابوں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام

یہاں عبدالحکیم کیلئے لازم ہے کہ محمدؐ میں بیگ کی قبر پر جا کر وہ سہ لے بھائی تو تکذیب میں سمجھا اور میں تمنا۔ میرا گناہ معاف کرو اور خدا سے معلوم کہ مجھے بتا کہ ایک کذاب اور دجال کیلئے کیوں اسنے مجھے ہلاک کر دیا۔ چند روز پہلے یہ بات میں غور کے لائق ہے کہ شخص بیس سال تک تمہارا اور تقریر میں میری تائید کرتا اور حق تعالیٰ کے ساتھ مجھ کو تارہا۔ اب بیس سال کے بعد کوئی نئی بات اسکو معلوم ہوئی۔ جو میرا اسنے لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جن کا جواب وہ آپ دیکھتا تھا۔

۱۴۳

کہتے ہیں اور ہم تسلیم کر لیں گے کہ شاید کسی مسلمان نے موقع پا کر گرفتہ میں داخل کر دیئے ہیں لیکن اگر دلائل قاطعہ سے یہ ثابت ہو جائے کہ باوا صاحب نے اسلام کے عقاید قبول کر لئے تھے اور وہ پر اُن کا ایمان نہیں رہا تھا تو چہرہ چندا شمار جو باوا صاحب کے اکثر حصہ کام سے مخالفوں نے میں جعلی اور الحاقی تسلیم کرنے پڑیں گے یا اُن کے ایسے معنے کرنے پڑیں گے جن سے متناقض دور ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں عمل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا متناقض۔ پس بڑی بے ادبی ہوگی کہ متناقض باتوں کا مجموعہ باوا صاحب کی طرف منسوب کیا جائے۔ اِن یہ ممکن ہے کہ باوا صاحب نے ایسے مسلمانوں کو تاحضیوں مغنیوں کو بھی اپنے اشعار میں سرزنش کی ہو جنہوں نے اس حق اور حقیقت کو چھوڑ دیا جس کی طرف خدا تعالیٰ کا کلام جلاتا ہے اور حسن ذم اور عادت کے ہابند ہو گئے۔ سناچہ قرآن شریف اور حدیث میں بھی ہے کہ ایسے نذریوں پر لعنتیں ہیں جن میں صدق اور اخلاص نہیں اور ایسے روزے نزی قاتلہ کشی ہے جن میں گناہ ترک کرنے کا روزہ نہیں۔ سو تعجب نہیں کہ مخالف مسلمانوں کے کہانے کے لئے اور اس غرض سے کہ وہ ذم اور عادت سے آگے قدم بڑھادیں باوا صاحب نے بعض بے عمل مولویوں اور قاضیوں کو نصیحت کی ہو۔

ہب ہم کھول کر رکھتے ہیں کہ ہماری رائے باوا تا تک صاحب کی نسبت یہ ہے۔ کہ بلاشبہ وہ بچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید ہے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مشرف ہو کر اُس نئی زندگی کو پانچے تھے۔ جو اخیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ

ہندوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے

اور پوشیدہ ہی چلے گئے اور اس کے

مکمل ہم زنی میں رکھے ہیں۔

۳۱

۱۳۲

کے رنگ میں ہیں اس لئے انہوں نے باہا صاحب کے اشعار میں اپنی طرف سے اشعار ملا دیئے جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ان اشعار میں تناقض پیدا ہو گیا۔ مگر صحت ظاہر ہے کہ کسی سپیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ان اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ان میں ان ملا دیتا ہو۔ اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ اور یہ فیصلہ کہ ہم کیونکر ان تمام اشعار میں سے کھرے کھوٹے میں فرق کر سکیں اور کیونکر کھیں کہ ان میں سے یہ یہ اشعار باہا صاحب کے منہ سے نکلے ہیں اور یہ یہ اشعار جو ان پہلے شعرون کی بعض بڑے سے ہیں وہ کسی اور نے باہا صاحب کی طرف منسوب کر دیئے ہیں۔ تو واضح رہے کہ یہ فیصلہ نہایت آسان ہے چنانچہ طریقی فیصلہ یہ ہے کہ ان تمام دلائل پر غور اور انصاف سے نظر ڈالی جاوے جو باہا صاحب کے مسلمان ہوجانے پر تعلق ہیں سو بعد غور اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دلائل صحیح نہیں ہیں اور دراصل باہا صاحب ہند ہی تھے اور وہ کہہ مانتے تھے۔ اور اپنی عملی صورت میں انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا بلکہ اسلام کی صداقت ظاہر کی تو اس صورت میں ہمیں اور کرنا پڑے گا کہ کون کچھ باہا صاحب کی نسبت مسلمانوں کا یہ پورا خیال چلا آتا ہے کہ وہ حقیقتاً مسلمان ہی تھے اور باقی وقت تھلا بھی پڑھتے تھے اور گام بھی کیا تھا۔ یہ خیال صحیح نہیں ہے اور اس صورت میں وہ تمام شعراء الحاقی ماننے جائیں گے جو باہا صاحب کے اسلام پر دوکالت

**بقیہ حاشیہ**  
یہ فیصلہ کلمہ بہ پایہ تکہ کوئی جلدی سے انکار نہ کرے یہی سچ ہے اور ماننا پڑے گا۔ پھر یہ بھی یاد رہے کہ صوفی لوگ سنی زندگی میں ایک قسم کے ادا گروں کے عالمی حسین۔ اور ہرگز کہہ کر وہ ایک عالم کہتے ہیں اور تیر کہتے ہیں کہ انسان سب تک کہل تک نہیں پہنچتا وہ طرح طرح کے عیاشوں سے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اہل کشف بھی یہاں تک کہ کشف کی صورت میں دیکھتے ہیں اور پھر دوسرے وقت میں یہی کی صورت پر اس کو پاتے ہیں ایسا ہی صدقہ صورتیں ہوتی رہتی ہیں اصلیت کے بعد انسان ہوتا ہے تب جہنم کی پھانسی ٹوٹی ہے۔ پس کیا قیوب کہ باہا صاحب کی بھی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اس کے ساتھ باہا صاحب کی شکل ملے

۳۰

کرتے کے بارہ میں سوچتے چلے جائیں تب بھی ان کو یہ دعویٰ نہیں پہنچا کہ جس قدر ان میں  
خواص تھے انہوں نے معلوم کر لئے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی عبارتیں صرف سطحی خیالات تک  
محدود ہیں جو ایک جاہل ملاً انپرسر سری نظر ڈالکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ جو کچھ قرآن میں تھا  
میں نے معلوم کر لیا۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا اور اسکی مخلوقات میں سے  
ایک پتہ بھی ایسا نہیں جسکو چند معلومہ خواص میں محدود کہہ سکیں بلکہ اسکی ہر ایک مخلوق خواص  
غیر محدودہ اپنے اندر رکھتی ہے اور اسی وجہ سے ہر ایک مخلوق میں صفت بینظیری پائی جاتی  
ہے اور اگر تمام دنیا اسکی نظیر بنانا چاہے تو ہرگز اُسکے لئے میسر نہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ  
نے آپ فرما دیا ہے کہ مکھی بنانے پر بھی کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ کیوں قادر نہیں ہو سکتا اسکی  
یہی توجہ ہے کہ مکھی میں بھی اس قدر عجائبات معدت صانع ہیں کہ انسانی طاقتوں بلکہ تمام مخلوق  
کی قوتوں سے بڑھ کر ہیں پھر خدا تعالیٰ کا کلام کیوں ایسا گراہو اور ادنیٰ درجہ کا سمجھا جائے کہ جو  
اپنے خواص اور حقائق کے رُو سے مکھی کے درجہ پر نہیں۔ کیا یہ وہی کلام نہیں جسکے حق میں  
خدا تعالیٰ فرماتا ہے **قُلْ لَنْ أَجْتَمِعَ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ عَلٰ**

**أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَ**

**لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا**۔ یعنی اگر جن وانس اس بات پر

اتفاق کر لیں کہ اس قرآن کی نظیر بنا دیں تو ہرگز بنا نہیں سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی  
مدد بھی کریں۔ بعض نادان ملاً اسخذاہم اللہ کہا کرتے ہیں کہ یہ بے نظیری صرف بلاغت  
کے متعلق ہے۔ لیکن ایسے لوگ سمجھتے جاہل اور دہلوی کے اندھے ہیں۔ اس میں کیا کلام ہے  
کہ قرآن کریم اپنی بلاغت اور فصاحت کے رُو سے بھی بے نظیر ہے لیکن قرآن کریم  
کا یہ منشاء نہیں ہے کہ اس کی بے نظیری صرف اسی وجہ سے ہے بلکہ اس پاک  
کلام کا یہ منشاء ہے کہ جن جن صفات سے وہ متصف کیا گیا ہے۔ اُن تمام

کوئی قوت پیدا کر سکے یا کوئی ذرہ اجسام بنا سکے یا کوئی علم غیب اپنی شناخت کیلئے اپنی کتاب میں بیان کر سکے یا دلوں کو تسلی دینے کیلئے اپنا کوئی مجروحہ دکھلا سکے تو پھر یہ کہنا کہ اس کا کوئی قانون قدرت ہے سراسر لغو اور بے معنی بات ہے۔ قانون کا مرتب کرنا قدرت کے بعد ہے اور جب قدرت ہی نہیں تو یہ کہنا چاہیے کہ قانون مجزا اور بے قدرتی نہ کہ قانون قدرت۔ وہ پھر بشر جو ملکی و انجمنی نہیں بنے سکتا اور کسی کا گنہ نہیں بخش سکتا اور اپنی ہستی ثابت کرنے کیلئے کوئی قدرت کا نمونہ دکھلا نہیں سکتا اسکی نسبت قانون قدرت کو کیونکر منسوب کر سکتے ہیں۔

پھر مضمون خواں نے بیان کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا اپنے قانون کو بدل سکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کیا وہ اپنے صفات کو بھی بدل سکتا ہو۔ اب غور کرنا چاہیے کہ یہ کیسا میوہٴ جواب ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ جیسا کہ خدا غیر متبدل ہو اس کے صفات بھی غیر متبدل ہیں۔ اس کے کس کو انکار ہو مگر آج تک اس کے کاموں کی حد بست کس نے کی ہو۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ وہ اسکی عینیت اور عینیت اور بے حد قدرتوں کی انتہا و تک پہنچ گیا ہے بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں اور اس کے عجائب کام تائید و کنار ہیں اور وہ اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے جب ایک شخص اس کے آستانہ پر ایک نئی روح لے کر حاضر ہوتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص تبدیلی محض اسکی رضامندی کیلئے پیدا کرتا ہے تو تب خدا بھی اس کے لئے ایک تبدیلی پیدا کر لیتا ہے کہ گویا اس بندے پر جو خدا ظاہر ہوا ہے وہ اور ہی خدا ہے۔ نہ وہ خدا جس کو عام لوگ جانتے ہیں۔ وہ ایسے آدمی کے مقابل پڑھ کر ایمان کر دیتا ہے کہ وہ اسکو دکھ دیتا ہے کہ تیری مدد کیلئے میں بھی قوی ہوں۔ اس طرح انسانی تبدیلیوں کے مقابل پر اسکی صفات میں بھی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جو شخص ایمانی حالت میں ایسا مفقود الطاقت ہے کہ گویا میت ہے خدا بھی اسکی تائید اور نصرت سے اسکی کشمکش ہو کر ایسا خاموش ہو جاتا ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ مر گیا ہے۔ مگر یہ تمام تبدیلیاں وہ اپنے قانون کے اندر اپنے تقدس کے موافق

ازالہ اوہام

۳۵۳

حصہ دوم

## نور افشاں مطبوعہ ۲۳ اپریل کا اعتراض

پہلے نور افشاں میں سچ کے مسوکی نسبت یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ سچ کے مسوکی نسبت گیارہ شاگرد چشم دید گاہ موجود ہیں جنہوں نے اُسے آسمان کو جہان تک مد نظر سے جاتے دیکھا چنانچہ معترض صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں دراصل کے اعلا کی یہ آیتیں پیش کی ہیں

وہی اپنے گیارہ شاگردوں پر اُس نے (یعنی سچ نے) اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک زمین نظر آتا اور خدا کی بلو شامت کی باتیں کتارہ اور ان کے ساتھ ایک جا ہو کے علم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ..... اور وہ یہ کہ کے اُن کے دیکھتے ہوئے اُوپر اُٹھایا گیا اور بدلی نے اُن کی نظر سطل سے چھپا لیا۔ اور اس کے جاتے ہوئے جب وہ آسمان کی طرف تک رہے تھے دیکھو وہ دروغ و شاک پسے ہوئے اُن کے پاس کھڑے تھے (۱۱) اور کہنے لگے اے جلیل مرد تو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہی سوج ہو تمہارے پاس کو آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اُسی طرح جس طرح تم نے آسمان کو جلتے دیکھا پھر آوے گا۔

اب پادری صاحب موصوف اس عجزت پر خوش ہو کر کچھ مٹھے ہیں کہ وہ حقیقت اسی جسم فلکی کے ساتھ سچ اپنے مرنے کے بعد آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔ لیکن انہیں معلوم ہو کہ یہ بیان لوقا کا ہے جس نے نہ سچ کو دیکھا اور نہ اس کے شاگردوں سے کچھ سنا۔ پھر ایسے شخص کا بیان کیوں کر قابلِ اعتماد ہو سکتا ہے جو شہادتِ رویت نہیں اور نہ کسی دیکھنے والے کے نام کا اُس میں حوالہ ہے۔ ماسوا اس کے یہ بیان سراسر غلط فہمی سے بھرا ہوا ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ سچ اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ مرکزِ سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔ بلکہ اسی باب کی تیسری آیتِ خلد کر رہی ہے



کشتہ نوح

۵۸

تعمیرت الایمان

فوت ہوا۔ اور تم سن چکے ہو کہ سرری نگر محلہ خان یار میں اُس کی قبر ہے۔ یہ سب پیلا طوس کی سنی کا نتیجہ تھا۔ لیکن تاہم اُس پہلے پیلا طوس کی کارروائی بزدلی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھی۔ اگر وہ اپنے اس قول کا پاس کر کے کہ میں اس شخص کا کوئی گناہ نہیں دیکھتا مسیح کو چھوڑ دیتا تو اُس پر کچھ مشکل نہ تھا۔ اور وہ چھوڑنے پر قادر تھا۔ مگر وہ قیصر کی دوہائی سن کر ڈر گیا۔ لیکن یہ آخری پیلا طوس یادریوں کے ہجوم سے نہ ڈرا۔ حالانکہ اس جگہ بھی قیصرہ کی بادشاہی تھی۔ لیکن یہ قیصرہ اُس قیصرہ سے بدجا بہتر تھی۔ اس لئے کسی کیلئے ممکن نہ تھا کہ ماکم پر دباؤ ڈالنے کے لئے اور انصاف چھوڑنے کیلئے قیصرہ سے ڈرائے۔ بہر حال پہلے مسیح کی نسبت آخری مسیح پر بہت شور اور منسوبہ اٹھایا گیا تھا۔ اور میرے مخالف اور ساری قوموں کے سرگروہ جمع ہو گئے تھے۔ مگر آخری پیلا طوس نے سچائی سے پیار کیا اور اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھلایا کہ جو اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا تھا کہ میں تم پر خون کا الزام نہیں لگاتا۔ سو اس نے مجھے بہت بخانی اور مردانگی سے بری کیا اور پہلے پیلا طوس نے مسیح کے بچانے کیلئے جیلوں سے کلام لیا۔ مگر اس پیلا طوس نے جو کچھ عدالت کا تقاضا تھا۔ اس طور سے اس تقاضے کو پورا کیا جس میں بزدلی کا رنگ نہ تھا۔ جس دن میں بری ہوا اُس دن اس عدالت میں کتنی فوج کا ایک چور بھی پیش ہوا۔ یہ اسلئے وقوع میں آیا کہ پہلے مسیح کے ساتھ بھی ایک چور تھا۔ لیکن اس آخری مسیح کے ساتھ کے چور کو جو پکڑا گیا۔ تو اُس پہلے چور کی طرح پہلے مسیح کے ساتھ پکڑا گیا۔ صلیب پر نہیں چڑھایا۔ اور نہ اس کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ صرف تین ماہ کی قید ہوئی۔

اب پھر ہم اپنے بیان کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں اس قدر متعلق و دقائق و معارف جمع ہیں کہ اگر ان سب کو لکھا جائے تو وہ بائیس ایک دفتر میں بھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ اسی ایک حکیمانہ دعا کو دیکھئے کہ جو اس سورۃ میں سکھائی ہوئی ہے یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ یہ دعا ایک ایسا مفہوم کل اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو تمام دین

پہلی فصل

۶۱۰

براہین احمدیہ

۵۱۴ ان تمہیدات کے بعد دلائل حقیقت قرآن شریف کے لکھے جاتے ہیں۔ ولسئل  
اللہ التوفیق والنصرة هونعم المولى ونعم النصير۔

۵۱۵ زیادہ تر کریم ہے کہ پھر اس کو یہ جلتا ہوا دوزخ دکھائے۔ غرض یہ کامل استقامت وہ  
قتلے ہے کہ جس سے کارخانہ وجود بندہ کو بجلی شکست پہنچتی ہے اور ہوا اور شہوت اور  
ارادت اور ہر ایک خود روی کے فعل سے بیکبارگی دستکش ہونا پڑتا ہے اور یہ مرتبہ  
سیر و سلوک کے مراتب میں سے وہ مرتبہ ہے جس میں انسانی کوششوں کا بہت کچھ  
دغل ہے اور بشری مجاہدات کی بخوبی پیش رفت ہے اور اسی حد تک اولیاء اللہ کی  
کوششیں اور سالکین کی محنتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور پھر بعد اس کے خاص مواہب کا وہی

۵۱۶ حُبَابِئِنَّ اللّٰهَ الْعَزِيزِ الْاَكْبَرِ عَطَاءٌ عَیْرٌ مَّجْدُوْنِ۔ اس جگہ فتنہ ہے پس ہرگز  
میسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا ہے۔ خبردار ہو۔ یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی  
محبت کرے جو کامل محبت ہے۔ اس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے  
وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں۔ شَانَانٌ تَذْبُحَانِ۔ وَكُلٌّ مِّنْ عَلَیْهَا فَاٰنِ۔ دو  
بکریاں ذبح کی جائیں گی اور زمین پر کوئی ایسا نہیں جو مرنے سے بچ جائیگا۔ یعنی ہر ایک  
کے لئے قصداً قدر در پیش ہے اور موت سے کسی کو خلاصی نہیں۔ کوئی چار روز پہلے اس  
دُنیا کو چھوڑ گیا اور کوئی بیچھا سے جا ملا۔

۵۱۷ ہمیں مرگ است کز بالان پو شدے ماراں را۔ بیکدم می کند وقت خزان فصل مباران را  
وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا۔ اَلَمْ یَسَّ اللّٰهُ بِکُمْ اَنْ یَّعْبُدُوْا۔ اَلَمْ تَعْلَمُوْا  
اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَحِشْنَا بِکَ عَلٰی هٰذَا شَهِیْدًا۔  
اور سست مت ہو اور غم مت کرو۔ کیا خدا اپنے بندہ کو کافی نہیں ہے۔ کیا تو نہیں  
جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا ان لوگوں پر تجھ کو مالا لے گا۔ اَوْفٰی اللّٰهُ اَخْرٰکَ  
وَبِیْضٰی عَنَّا کَ رَشٰکَ وَیُبٰتِلُ اَسْمٰکَ وَعَسٰی اَنْ تَحِیْبُوْا شَیْئًا وَّ  
هُوَ سَرَّ لَکُمْ وَعَسٰی اَنْ یَّکْرَهُوَ شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاللّٰهُ

عالم کا رہنا ہے۔ اگر چند چوہے ہڑے اور چار مرگئے تو ان کی موت سے کوئی نخل دنیا کے انتقام میں نہیں آ سکتا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب اس کے مرسل کے مقال پر لوگ اور فریق کھڑا ہو جاتا ہے تو گوردہ اپنے خیال میں کیسے ہی اپنے تئیں نیک قرار دے دیں انہیں کو خدا تعالیٰ تباہ کرے گا۔ اور انہیں کی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ اس غرض کیلئے اپنے کسی مرسل کو سوٹ فرماتا ہے، کو مبالغہ کرے کیونکہ اگر ایسا کرے تو پھر وہ خود اپنی غرض کا دشمن ہو گا۔ اور پھر زمین پر اسکی کون عبادت کرے گا۔ دنیا کثرت کو دیکھتی ہے اور نیل کرتی ہے کہ یہ فریق بہت بڑا ہے۔ سو یہ اچھا ہے۔ اور تانوں خیال کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ ہزاروں لاکھوں مسابہ میں جمع ہوتے ہیں کیا یہ بڑے ہیں۔ مگر خدا کثرت کو نہیں دیکھتا۔ وہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خدا کے خاص بندوں میں محبت آتی اور صدق اور وفا کا نیک ایسا خاص نور ہوتا ہے کہ اگر میں بیان کر سکتا تو بیان کرتا لیکن میں کیا بیان کروں جیسے دنیا ہلکی اس رات کو کئی نبی رسول بیان نہیں کر سکا۔ خدا کے باوجود بندوں کی اس طور کو آستانہ آبی پر پیش کرتی ہے۔ مگر کئی لفظ ہمارے پاس نہیں کہ اس کیفیت کو دکھلا سکے۔ اب بعد اسکی بقیہ تیرے جو کہ اس ضمن کو ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مگر اگر میں تجھے قتل سے بچاؤں گا۔ مگر تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخرفنا ہو گا یعنی بیگناہ اور موصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی کتاب میں حمار وہ ہے۔ کہ بیگناہ اور موصوم کو بچوسے یا بچوسے سے تشبیر دیکھاتی ہے اور کہیں گائیکوں سے بھی تشبیر دیکھاتی ہے سو خدا تعالیٰ نے ایسا انسان کا لفظ چھوڑ کر بکری کا لفظ استعمال کیا کیونکہ بکری میں دو ہنر ہیں وہ دودھ بھی دیتی ہے۔ اور پھران کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے۔ اور یہ مینگوئی نہیں درج مگر وہی محمد عبد اللطیف احمد ان کے شاگرد عبد الرحمن کے بارے میں ہے کہ جو براہین احمدیہ کے نکلے جانے کے بعد پورے تئیس برس بعد پوری ہوئی۔ اب تک لاکھوں کروڑوں انسانوں نے اس پیشگوئی کو پوری کی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں پڑھا ہو گا۔ اور ظاہر ہے کہ جیسا کہ ابھی میں نے لکھا ہے بکری کی صفحتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے۔ اور ایک اس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفحتیں مولوی عبد اللطیف صاحب درجہ دوم کی شہادت سے پوری ہوئی کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مہاراجہ کے وقت اذاع اقام

۳۴۱

پہنے اس پر فرقہ واریت کی ٹھیکیت نازل ہوگی۔ اور اپنے مقاصد میں ناکام رہے گا اور رُسوا ہو جائے گا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے دعویٰ اسلام اور مولودیت کے لائق نہیں تھا کہ تکفیر اور تکذیب پر تجزأت کرنا احساس تکمل مقصد میں چلائی کے ساتھ دخل دیتا۔ ہاں یہ چاہیے تھا کہ صحت تربت اور خوف دل کے ساتھ اپنے شکوک رفع کرانا۔ اور پھر فرمایا کہ اس شخص کے مفسوں سے جو کچھ تجھے ضرر پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جب یہ تکفیر اور تکذیب کرے گا تو اس وقت ملک میں ایک بڑا فتنہ برپا ہوگا۔ وہ فتنہ انسان کی طرف سے نہیں بلکہ تیرے خدا سے ہی پیدا ہوگا۔ وہ تجھ سے نہایت درجہ کی بہت کرے کہ یہ کہہ کر ایک مسطفہ اہل اسلام کے بعد ہوتا ہے خدا کی محبت بڑے قدم کے لائق ہے کہ وہ سب پر غلبہ سب سے زیادہ کریم ہے۔ پس جس سے وہ محبت کرے گا اس کی تمام چیزیں کیا سبائی کا انجام کسبی میں۔ اور اس کی یہ عطا غیر منقطع ہے اس کے بعد یوں ہوگا کہ وہ دنیا کی سب کچھ حاصل کرے پہلی بکری سے مراد میرزا احمد علیگاہ برٹش پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا دامہ ہے اور پھر فرمایا کہ تم سب سے مت ڈرو اور تم کو کہو کہ یہ ایسا ہی ظہور میں آئیگا۔ کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور پھر فرمایا کہ تم نے تجھے کھلی کھلی فتح دی ہے یعنی کھلی کھلی فتح دینا تاکہ تیرا خدا تیرے لئے بھیجے گا۔ اور خدا کے لئے کمال عزت اور قبولیت عطا کرے کہ یہ کو خدا تعالیٰ کا تمام گنہگار بنے اس کا مادہ پر استعمال پاتا ہے کہ وہ اپنی وجہ پر اپنی ہوسٹا اور پھر فرمایا کہ خدا اپنے بندہ کے لئے کافی ہے۔ وہ اس کو ان تمام ہزاروں بکری کرے گا جو اس پر لگائے جاتے ہیں۔ اور وہ بند خدا کے نزدیک ارجیہ ہے۔

ان بیٹھ گویوں میں علاوہ ان بیٹھ گویوں کے جو ان کے ضمن میں دیکھنے کی گئیں وہ بکریوں کی ہونے کی چھ گویاں احمد علیگاہ اور اس کے دلدادہ کی طرف اشارہ ہے جو تاج سے شروع ہو کر پیلہ براہین احمدیہ میں شائع ہوئی ہے یہ ایسا ہی فتنہ ہے جس کی کھرب کھرب ہوسٹوں پہنچ چکر سال شے شروع ہوا ہے جس سے شروع ہو کر پیلہ شے فتنہ کی بربطین میں تھری گئی ہے چنانچہ جس ایسی بیان کر چکا ہوں۔ اب ہر چاہا جائے کہ یہ ایسا انسان کا کام ہے کہ ایسا انسان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ آئندہ وہ تمام ایسی خبریں لہا لہا پیلہ ایسی صفائی سے بیان کرے کہ بڑے عظیم ہمشان فتنہ میری نسبت دو دفع میں آئے ہیں ایک پیلہ اور ایک احمدیہ وغیرہ کی کھرب کا ہوا ان دونوں فتنوں کی تصریح کیے کہ آئندہ براہین احمدیہ میں شروع ہو کر پیلہ شے کے دلچسپ اور جوڑے کیے گئے ہیں کوئی اور شخص اگر وہ جس کی تحریروں میں عظیم ہمشان سلسلہ بیٹھ گویوں کا پیلہ لے لیتا کوئی سخت بیجا ہوا جس کو اس لئے لکھتے سلسلہ سے لکھ کرے۔ اس سلسلہ ہاں ہی بدلتا کی طرح ہوسٹا ہے کہ انوں کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ہر شے ہوسٹا کیسا اور کیا تنگ احمد کریں گے میں خدا سے یقینی تمہیں لپکا کرتا ہوں کہ اگر یہ تمام حوالی ہوا ان کے حوالہ نہیں لہا ان کے نام

۵۷

نشان آسانی

۱۵

یہ بیضا کہ با او تابندہ	باز با ذوالفقار سے بیغم
-------------------------	-------------------------

یعنی اُس کا وہ روشن ہاتھ جو تمام کے نجات کی رُو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اُس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں یعنی ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گزر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اُس امام کو دے دے گا۔ اس طرح پر کہ اُسکا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کریگا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہہ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اُسکی قلم ذوالفقار کا کام دیگی۔ یہ پیشگوئی بعینہ اس عابز کے اُس الہام کا ترجمہ ہے ابو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کتاب الولی ذوالفقار علی۔ یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے یہ اس عابز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بناء پر بارہا اس عابز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

تازی دوست دار دشمن کش	ہدم و یار غار سے بیغم
-----------------------	-----------------------

وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک غازی ہے دوستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا۔

صورت و میر شہ جو بیغم	علم و حلمش شعار سے بیغم
-----------------------	-------------------------

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شان نبوت اُس میں نمایاں ہے اور علم اور حلم اُسکا شعار ہے مراد یہ کہ یہ باہمت اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی میرت اُسکو حاصل ہوگئی ہے یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو اس عابز کے بائے میں براہین میں چھپ

۳۷۵

کا زوال ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس طرف سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تاریخی مفاسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارہ اسیح کا خروج دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خروج کرنا مرکز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو ترش دیں گے اور مدد سوردائیس میں گئے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اسی کا یہ منارہ کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس نے اسے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی گنبد سے زندگی کی رُوح بھونکی جائے گی اور یہ نفع نمایاں کام میدان ہوگا مگر فریخ ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کا آتے ہیں۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔

اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نانا نازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرمایا دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے

تلوار کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہزاری طرف سے امان اور صلہ کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ حجاز میں کر گئے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مسرت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پیچھے لکھ دیے ہو وہ ہر سے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دینے گئے۔ لہذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس منبوع متناہ سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو وہی کاہلی کے ساتھ متجاہد کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریک کے گمراہ سے بچاؤ مگر خود شریک نہ متجاہد کرتا ہے کہ وہ جو شخص ایک

امور ملکی مدنی و منزلی اور خود فرد و فرد کے ذاتی ہیں۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ ہر وقت اور ہر جگہ اُن کے راز دل کا افشا کرنا مصلحت ہو یا عدم افشا کا نام مکر اور فریب رکھا جائے۔ خدا تعالیٰ نے دل و زبان وغیرہ توئی انسان کو عطا فرما کر اُن کے مناسب استعمال کے لئے اُسے قدر دار بنا دیا ہے اور ہر ایک بات کی عمدگی اور خوبی دکھانے کے لئے جدا جدا مواقع اور محل اور وقت اُس بات کے مقرر کئے ہیں کوئی خلق خواہ کیسا ہی عمدہ ہو مگر جب وہ بے عمل اور بے وقت ہمارے ہوگا تو ساری خوبی اور خوبصورتی اُس کی خاک میں مل جائے گی اور کوئی مفید چیز اپنے نواید ہرگز ظاہر نہیں کہے گی جب تک وہ ٹھیک ٹھیک اپنے وقت پر استعمال میں نہ لائی جائے۔ خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اور نوع انسان کی حقیقی بھلائی وہی شخص بجاہل سکتا ہے جو وقت شناس ہو ورنہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص گورا ست گوبے مگر اپنی راستی کو حکمت کے ساتھ ظاہر استعمال نہیں کرتا بلکہ لامشی کی طرح مارتا ہے اور بے تمیزی سے ایک شریف خصلت کو بے عمل کام میں لاتا ہے تو وہ ایک حکیم منشی کے نزدیک ہرگز قابل تعریف نہیں ٹھہرتا۔ ایسے کو جاہل نیک بخت کہیں گے۔ نہ دانائیک بخت اگر کوئی اندھے کو اندھا اندھا کر کے پکارے اور پھر کسی کے منع کرنے پر یہ کہے کہ میں کیا کیا میں بھوٹ بولتا ہوں تو اُسے یہی کہا جائے گا کہ بے شک تو راست گوبے مگر احمق یا شریر کہیں راستی کے انہار کی تجھے ضرورت ہی نہیں اُس کو واجب الانہار سمجھتا ہے اور اپنے بھائی کے دل کو دکھاتا ہے۔ اسی طرح اخلاق امور کا تمام عقیدہ جو ابراہیمی ایک ہی رشتہ سے

۲۷۷

بمقامہ ارضی ارضیم نحمدہ و نصلی علی رسولنا الکریم

## احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۲۷۷ سنہ ۱۹۱۰ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندر سے مسلمان احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تھا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا۔ اس کے جواب میں پانچ کئی کے اشتہار میں میں نے اس دعوت کو قبول کیا۔ میں شرط کو لاہور، گلگتہ، مدراس اور سیٹی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں اور اس شمولیت کے واسطے ان کے لئے تکلیف سزا برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بھی شرط قرار نہیں دی۔ کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بھی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار میں مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۰ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۱۱ پر بھی شائع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی صلت بھی دی گئی ہے، لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بھی سہولت دی جاوے تاکہ ان کا کوئی بھجوانا فائدہ بھی باقی نہ رہے۔ اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کے واسطے خود احمد مسیح کو مینا کے بالتقابل ہی طیار ہوں بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالتقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر نہ رلیہ چھپے جوئے اشتہار کے اخبار یا تیسرے پاسوں میں صرف یہ شائع کر دیں کہ احمد مسیح کا مشلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مشلوب ہونا سمجھا جاوے گا۔ یہ بات بھی ہم اس واسطے کہتے ہیں کہ احمد مسیح ایک گنہگار آدمی ہے اور جہاں تک بشپ صاحبان اس کو اپنا نام تمام نہ بناویں تو ہم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت صاف کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ بشپ صاحبان پر سے غم و غم کے بعد اس مباہلہ کو منظور کریں گے۔

مکرر ایک کہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جاتے گی۔

وَأَسْتَلامُ عَلَیْکُمْ مِنَ اللَّهِ وَآلِهِ

خاکسار، میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیان ۱۰ مئی ۱۹۱۰ء



حصہ اول

۱۸۹

ازالہ اوہام

آنے کا وقت تھوڑی سی مدی کا شروع سال بتا گئے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی قدس سرہ لکھی گئی ہے اور مولوی صدیق حسن صاحب مرحوم نے بھی  
 اپنے ایک رسالہ میں ایسا ہی لکھا ہے اور اکثر محدثین اس حدیث کے معنی میں کہ جو آیات  
 بعد الماتین سے ہی طوت گئے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ صحیح موجود کا آسمان کر و مشق کے  
 متاثرہ کے پاس آتے تمام مسلمانوں کا اجتماعی مقبرہ ہے تو اس کا جواب میں اسی رسالہ میں  
 لکھ چکا ہیں کہ اس بات پر ہرگز اجماع نہیں قرآن شریف میں اس کا کنار بیان ہو وہاں تو  
 صرف موت کا ذکر ہے بخاری میں حضرت یحییٰ کی روح کے ساتھ حضرت عیسیٰ کی روح کو دوسرے  
 آسمان پر بیان کیا ہے اور دمشق میں آتے سے اعراض کیا ہے اور ابن ماجہ صاحب  
 بیہت<sup>۱۸۹</sup> المتقدس میں ان کو نازل کر رہے ہیں اور ان سب میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا  
 کہ تمام الفاظ و اسما مظاہر یہی محمول ہیں بلکہ صرف صورت پریشگونی پر ایمان لے آئے  
 ہیں پھر اجماع کس بات پر ہے۔ ان تیرہویں صدی کے اختتام پر صحیح موجود کا آنا ایک اجتماعی  
 عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہوا گریہ عاجز صحیح موجود نہیں تو پھر کچھ ملک صحیح موجود کو آسمان کو  
 اتار کر دکھلا دیں۔ صالحین کی اولاد ہو بعد میں تو شہ کر تضرع اور زاری کر دیکھ عیسیٰ ہی وہ مہم  
 آسمان سے فرشتوں کے گاندھوں پر اتار کئے ہوئے تشریف لائیں اور تم سب سے ہو جاؤ وہ  
 کیوں ناسخ پڑتی کرتے ہو اور زہر الزام آیت کہ لَمْ يَلْتَمِسْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ  
 آتے ہو خدا نے تعالے سے ڈرو۔

لطیفہ چند روڈ کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف تو جھکی کہ کیا اس حدیث کا  
 کا جو آیات بعد الماتین ہے ایک یہ بھی نشانہ ہے کہ تیرہویں صدی کے  
 اواخر میں صحیح موجود کا ظہور ہو گا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں کیا ہے عاجز اول ہے  
 تو مجھے کشفی طور پر اس سند سے ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف دلائی گئی کہ وہ بھی  
 صحیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہو لہذا وہاں تھا پہلے کو ہی تاریخ

۱۸۹

حصہ اول

۳۰۸

ازالہ اوہام

اس وقت مجھے اپنے ایک دوست کی بات یاد آئی ہے۔ خدا اس کو غریقِ رحمت کرے نام اس مرحوم کا حافظِ ہدایت علی تھا اور یہ کسی زمانہ میں صلح گوئیوں کے انکسراسٹنٹ تھے اور مدت تک کلکتہ میں تحصیلدار بھی رہے۔ ایک جلسہ میں انہوں نے فرمایا کہ جس قدر بعض امور کے ظہور کا آخری زمانہ کے بارے میں وعدہ دیا گیا ہے اور بعض پیشگوئیاں فرمائی گئی ہیں ان کی نسبت یہ اعتقاد نہیں رکھنا چاہیے کہ وہ ضرور پوری ہوگی۔ صوبہ میں ہی ظہور پزیر ہوں گی۔ تا اگر ان کی حقیقت کسی اور طبع پر کھلے تو ہم شوکر نہ کھائیں۔ اور ہمارا ایمانی سلامت رہ جائے۔ اور کہا کہ پوچھو نا ہم اسی زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جس کو آج سے کچھ کم تر تیس سو برس پہلے آخری زمانہ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ ان میں سے بعض پیشگوئیاں ہماری ہی زندگی میں ظاہر ہو جائیں۔ سو ہمیں اجمالی و مسلان کا اصول محکم پکڑنا چاہیے اور کسی شے پر ایسا زور نہیں دینا چاہیے جیسا کہ اس حالت میں دیا جاتا ہے کہ جو ب ایک حقیقت کی تائید کے ہم پہنچ جاتے ہیں۔ تہہ کلانہ

اور واقعی یہ سچ اور باطل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں اور ہمارے حال کے مولویوں کو یہ سخت دھوکا لگا ہوا ہے کہ پیشگوئیوں کو بھی جن کی اصل حقیقت ہنوز درپردہ غیب ہے اجماع کے شکنجہ میں کھینچنا چاہتے ہیں۔ اور اصل پیشگوئیاں حاضر عورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں اور مثلاً ہم ایک حاملہ عورت کی نسبت یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس سکریٹ میں کوئی بچہ منور ہے اور یقیناً وہ فوراً جینے اور اس دن کے اندر اندر پیدا بھی ہو جائے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیا شکل رکھتا ہے اور اس کی حالت جسم کی کسی ہوا اور اس کے گوشہ پر کس طرز کے واقع ہیں اور لڑکا ہے یا بلاشبہ لڑکی ہے۔

شاید اس جگہ کسی کے دل میں یہ اعتراض خطبائیوں کرنے کے اگر پیشگوئیوں کا اسلامی

اُن افعال سے کم نہ تیر پر رہیگا جو خود خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجہرا یعنی قوت کاملہ سے ظہور میں لاتا ہے یعنی ایسا اقتداری مجزہ نہ نسبت دوسرے الہی کاموں کے جو بلا واسطہ اللہ جل شانہ سے ظہور میں آتے ہیں ضرور کچھ نقص اور کمزوری اپنے اندر موجود رکھتا ہوگا تا مسرری نگاہ والوں کی نظر میں تشابہ فی الخلق واقع نہ ہو۔ اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا باوجود اس کے کہ کسی دفعہ سانپ بنا لیکن آخر عصا کا عصا ہی رہا اور حضرت مسیحؑ کی چڑھیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر اُنکا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی کسی کی بیش ہی تھی۔ اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں اور ہمارے

## نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق میں

چونکہ طاقت الہی سب سے زیادہ بھری ہوئی تھی کیونکہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تجلیات الہیہ کے لئے تم داعلی و ارفع و اکمل نمونہ تھا اس لئے ہماری نظریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق کو کسی درجہ بشریت پر مقرر کرنے سے قاصر ہیں مگر تاہم ہمارا اسپر ایمان ہے کہ اس جگہ بھی اللہ جل شانہ اور اسکے رسولی کریم کے فعل میں مخفی طور پر کچھ فرق ضرور ہوگا۔

اب ان تحریرات سے ہماری غرض اس قدر ہے کہ اتفاقاً کامر تہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اس مرتبہ کی توجیح کے اوقات میں الہی کام ضرور اس میں صادر ہوتے ہیں اور ایسے شخص کی گہری صحبت میں جو شخص ایک حصہ مگر کابسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ اقتداری خوارق منشا کرے گا کیونکہ اس توجیح کی حالت میں کچھ الہی صفات کا رنگ ظہور پر انسان میں آجاتا ہے یہاں تک کہ اس طرح خدا تعالیٰ کا رحم اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب جاتا ہے اور ایسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلاں چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اس پر کوئی

اقتداری خوارق خدا تعالیٰ کے بلا واسطہ کاموں سے کم نہ تیر پر رہیگا جو خود خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجہرا یعنی قوت کاملہ سے ظہور میں لاتا ہے

اقتداری خوارق خدا تعالیٰ کے بلا واسطہ کاموں سے کم نہ تیر پر رہیگا جو خود خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجہرا یعنی قوت کاملہ سے ظہور میں لاتا ہے

ازالہ ابلام

۲۵۶

حصہ اول

ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا جو ملزم وساکت ولا جواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ میں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق نکلتے جلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مستعد سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف نے اپنے حقائق و وقایع کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ مجرہ تاتر نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ ناخاندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و وقایع

۳۰۶ سے بطور ہوا و عجب و بطور حقیقت ظہور میں آسکیں کہ کل التراب میر جس کو زندہ مخلوق میں مکرّم کہتے ہیں ایسے ایسے کائنات ہیں کہ اس میں ہر ذرہ کی اپنی مشن کرنے والے اپنی روح کی گرمی و دھرم کی چیز ہر ذرہ پر ڈال کر ان چیزوں کو زندہ کے موافق کر دیتے ہیں۔ انسان کی روح میں پھر ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جہاد پر جو بالکل بے جان ہے ڈال سکتے ہیں۔ تب جہاد سے وہ بس حرکات صادر ہوتی ہیں جو زندگی سے صادر ہوا کرتی ہیں۔ راقم رسالہ بنانے اس علم کے بعض مشن کرنے والوں کو دیکھا ہے جو انہوں نے ایک گڑھی کی تباہی پر رات کو رگڑا ایسا اچھی حیوانی روح سے اُسے گرم کیا کہ اس نے چار پاؤں کی طرح حرکت کرنا شروع کر دیا اور کتنے آدمی گھوڑے کی طرح اس پر سوار ہوئے اور اسکی تیزی اور حرکت میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ سو یقین طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ایک شخص اس فن میں کامل مشق رکھنے والا ہو گا ایک پرندہ بنا کر اس کو پرواز کرنا ہو جائیگا دیکھا دے تو کچھ بید نہیں کیونکہ کچھ اعجازہ نہیں کیا گیا کہ اس فن کے کمال کی کہل تک اتمام ہے۔ اور جبکہ ہم چشم خود دیکھتے ہیں کہ اس فن کے ذریعہ سے ایک جہاد میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جہاد عالم کی طرح چلنے لگتا ہے تو پھر اگر اس میں پرواز بھی ہو تو بید کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا جہاد جو مٹی یا لکڑی یا غیر اسے بنایا جلتے اور حاصل التراب سے اپنی روح کی گرمی اس کو پہنچانی جاوے وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا بلکہ بدستور بے جان اور جہاد ہوتا ہے صرف حامل کے روح کی گرمی یا ذوق کی طرح اس کو جنش میں لاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے

اپنے اندر لکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اجمال کو نہیں مانتا وہ علم قرآن کو سخت بے نصیب ہے ومن لم یؤمن بآیاتہ الا معجزات فواظفہ ما قدر اللہ من حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ واما وقد اقر الرسول حق توقیرہ۔

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں جسے محمد و معارف و حقائق کا اجمال ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ میں نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری ملاحظت اور پورا الزام اہل پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے کئی شخص

بزرگ ثابت نہیں ہوا بلکہ ان کا بنانا اور جنبش کرنا بھی ماہہ ثبوت نہیں رہتا اور نہ حقیقت ان کا زہد ہوجانا ثبوت ہوتا ہے۔ اس جگہ بھی جانتا چاہیے کہ سلب اطراف کرنا یا ان کی روح کی گہری جلدی بدل دینا حقیقت سب عمل الترتیب کی شاخیں ہیں۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں اور اب بھی وہی ہیں جو اس مانی عمل کے ذریعہ سے سلب اطراف کرتے رہے ہیں جو مصلحت امیروں اور ملوک و خیرہ مسلمانوں کی توجہ سے ہوتے رہتے ہیں جن لوگوں کے مصلحتات سے کچھ بھی وہ میرے کسی بیان پر مشورہ نہ کر سکتے تھے جس قدر عقیدت مند اور ذہنی وغیرہ نے بھی ان شقوں کی طرف توجہ نہ کی تھی اور جن میں میں یہاں تک مشاقق گزرتے ہیں کہ وہ اپنے مصلحتوں کو پہنچانے میں دیکھ کر صحت نظر سے اٹھا کر دیتے تھے اور وہی طریقہ ان عربی صاحب کو بھی اس میں خاص دور کی مشق تھی۔ لہذا اہل ان لوگوں کی تواریخ اور سوانح پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کامین ایسے مصلحتوں سے پرہیز کرتے رہے ہیں مگر بعض لوگ اپنی دولت و مالکیت بنانے کی غرض سے یا کسی اور نیت سے ان مشقوں میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور اب یہ بات قطعاً اور یقیناً طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت محمد ان وہم باذن و حکم آئی الیہ صبح نبی کی طرح اس عمل الترتیب میں مگھل رکھتے تھے کہ صبح کے دور کا اسے کم رہے ہوئے تھے کہ کرا صبح کی کہ شمس نے بھی مجھ کو دکھایا کہ انکی اڑھوں کے گھنے سے ایک سوہ زندہ ہو گیا اور جو روں کی کہ شمس صبح کے گھر کے ساتھ گھنے سے ہرگز زخمی نہ ہو سکی۔ یعنی وہ دور جو صبح کے ساتھ مصلوب ہونے سے بہر حال سچا کہ تری اور وہ زمانہ زندہ کے مناسب عمل طور خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ عمل یہ ساتھ کہ کئی تھیں۔ جیسے کہ

مصلوٰل

۱۹۲

انزال و اہام

## علمائے ہند کی خدمت میں مہینہ نامہ

۱۹۰

اے برادرانِ دین و علمائے شمع متین! آپ صاحبانِ میری میں معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں کہ اس عاجز نے بوٹیل موجود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم نہم لوگ مسخ و مٹیل کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر بسوا اھین احمدیہ کے کئی مقالات پر تصریح درج کر دیا تھا جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہو گا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مشیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادت اور اخلاق وغیرہ کے خدائے تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھی ہیں اور دوسرے کئی امور میں جن کی تصریح انہیں رسائل میں کر چکا ہوں میری زندگی کو مسیح الہامی کی زندگی سے اس قدر شباهت ہے اور یہ بھی میری طرف سے کوئی نئی بات ظہور میں نہیں آئی کہ میں نے یہی رسائل میں اپنے تئیں وہ موجود ٹھہرایا ہے جس کے لئے کا قرآن شریف میں اجمالاً اور احادیث میں تصریحاً بیان کیا گیا ہے کیونکہ میں قبلے بھی براہین احمدیہ میں تصریح کچھ چکا ہوں کہ میں وہی مشیل موجود ہوں جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں پہلے سے ظہور فرمایا ہے۔ تعجب کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے رسالہ اشاعت السنۃ نمبر ۶ جلد سات میں جس میں براہین احمدیہ کا رد و پلٹکا ہے ان تمام الہامات کی اگر حیا مانی طور پر نہیں مگر امکانی طور پر تصدیق کر چکے اور بدل و جان ملان چکے ہیں مگر میری سنا جاتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کو بھی پورا لڑ گئی کا شور اور خوفاد رکھ کر



ازالہ اوہام

۲۳۴

حصہ

حضرت غویب راہ و حضرت مسیح ہیں اور ان کا ہیشت میں داخل ہو جانا اس سے ثابت ہوتا ہے جس کے ان کی موت بھی بہا یہ ثبوت پہنچتی ہے۔

(۲۶۶) اٹھائیسویں آیت ابن ماتکونوا بدار حکم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدہ۔  
 (الجود نمبر ۵) یعنی جس جگہ تم ہو اسی جگہ موت تمہیں پکڑے گی اگرچہ تم بڑے مرتفع  
 بڑھوں میں ہو دو باض اختیار کرو۔ اس آیت سے بھی صریح ثابت ہوتا ہے کہ موت  
 اور لوازم موت یک جگہ جسم خالی پر وارد ہو جاتے ہیں۔ یہی سنت اللہ ہے اور اس جگہ  
 بھی استثنائے طور پر کوئی ایسی عبارت، بلکہ ایک ایسا کلمہ بھی نہیں لکھا گیا ہے جس  
 کے سچ باہرہ جانا۔ پس بلاشبہ یہ اشارۃ النقص بھی سچ ابن مریم کی موت پر دلالت  
 کر رہے ہیں۔ موت کے تعاقب سے مراد زمانہ کا اثر ہے جو ضعف اور پیری یا  
 امراض و آفات منجز الموت تک پہنچاتا ہے اس کو کوئی نفس مخلوق غالی نہیں۔

۲۲۵

(۲۶۷) اٹھائیسویں آیت مَا أَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً نَّهَضَ عَلَيْهِ فُلُجًا فَيَنزِلُ فِيهَا  
 بِرُحْمٍ يُسْرَىٰ وَمَعْرِفَتِ عَطَاكِرٍ مِّنَ السَّمَاءِ لِيُنزِلَ فِيهَا مِنْهَا  
 مَاءٌ غَدِيقًا۔ یعنی رسول  
 جو کہ تمہیں علم و معرفت عطا کرے وہ لے لو اور جس سے منع کرے وہ چھوڑ دو۔ لہذا  
 اب ہم اس طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں  
 کیا فرمایا ہے۔ سو پہلے وہ حدیث سنو جو مشکوٰۃ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 کے روایت ہے اور وہ یہ ہے۔

وَعَنْهُ قَالُوا قَالُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا رَأَيْتُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى  
 السَّمْعِينَ وَأَقْلَمٍ مِّنْ يَّجُوزُ ذَاكَ (رواه الترمذی وابن ماجہ۔ یعنی اکثر  
 علموں کی آفت کی ساٹھ سے ستر برس تک، اہل کی۔ اور اسے لوگ کتر ہونگے  
 جو ان سے تجاوز کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس آیت کے شمار میں ہی  
 آئے ہیں۔ پھر اتنا فرق کیونکر ممکن ہے کہ اور لوگ ستر برس تک مشکل سے پہنچیں اور ان  
 کا یہ حال ہو کہ دو ہزار کے قریب ان کی زندگی کے برس گزر گئے اور اب تک مرتے ہیں

۲۲۶

۲۵۵ ۵۹ شمارہ ۸۱ ۲۵۵



لیکن خدا تعالیٰ مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی اصل قرار دیتا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فارسی  
 ٹھہراتا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ اور جو تھا امر جو مجھے دو پر مشتمل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ  
 میں جوڑا پیدا ہوا تھا۔ ایک میرے ساتھ لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی تھی۔

پھر مجھ اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے کہ  
 حدیثوں میں مسیح جو مود کے باوے میں نبی کا نام دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 ہی ہیں۔ کیونکہ انہیں حدیثوں میں اگرچہ آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے مگر اس کے  
 ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں کہ اس نبی سے  
 مراد حضرت عیسیٰ امرئلسلی ہوں کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو انہی حدیثوں میں اتنی ہی  
 قزلو دیا ہے۔ اور جو شخص اتنی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بدہمت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ  
 کو اتنی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ اتنی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور بغیر اتباع قرآن شریف بعض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا  
 خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جو اب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نمود یا نقد وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور  
 ان کی معرفت نامتام ہے۔ پس میں اپنے مخالفوں کو یقینا کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ اتنی ہرگز نہیں  
 ہیں۔ گو وہ بلکہ تمام انبیاء و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی پڑوسی تھے گو وہ ہزاروں کے پیرو  
 تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا نے ان پر بھیجا تھا یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا  
 وہ اتنی کہلاتے۔ میں کو خدا تعالیٰ نے الگ کتاب دی تھی۔ اور ان کو ہدایت تھی کہ تم کتابوں  
 پر عمل کریں اور مکہ آؤ۔ جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔ پس اس پر یہی شہادت کی دلا سے

۱۹۷

نزل المسح

۴۱۵

جماعت اور ضالین یعنی عیسائیوں کے زمانہ ترقی کی خبر ہے۔ سو کس قدر خبیثی کی بات ہے کہ وہ باتیں کج پوری ہوئیں :

بالآخر میں ایک اور مس قرینا لکھتا ہوں جو طاعون کی نسبت مجھے ہوئی اور وہ یہ کہ میں نے ایک جانور دیکھا جس کا قد انسانی کے قد کے برابر تھا مگر منہ آدمی کے منہ سے ملتا تھا اور بعض اعضاء دوسرے جانوروں سے مشابہ تھے اور میں نے دیکھا کہ وہ

یوں ہی قدرت کے ہاتھ سے پیدا ہو گیا اور میں ایک ایسی بدمر پریشا ہوں جہلی جانوروں طرف بن ہیں جن میں تیل گدے گھوڑے کتے سور بھیڑے اونٹ وغیرہ ہر ایک قسم کے موجود ہیں اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ سب انسان ہیں جو بد عملوں سے ان صورتوں میں ہیں۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ انسانی کی صفات کا جانور جو مختلف شکلوں کا مجموعہ ہے جو محض قدرت سے زمین میں سے پیدا ہو گیا ہے

وہ میرے پاس آ بیٹھا ہے اور قطب کی طرف اس کا مو نہرہ ہے خاموش صورت ہے آنکھوں میں بہت حیا ہے اور بازو چند منٹ کے بعد ان بنوں میں سو کسی بن کی طرف دوڑتا ہے اور جب بن میں داخل ہوتا ہے تو اس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی شور قیامت اٹھتا ہے اور ان جانوروں کو کھانا شروع کرنا ہوا اور ہڈیوں کے چلبنے کی آواز آتی ہے۔ تب وہ فراغت کر کے پھر میرے پاس آ بیٹھا ہے اور شاید بن منٹ کے قریب بیٹھا رہتا ہے اور پھر دوسرے بن کی طرف جاتا ہے اور وہی صورت پیش آتی ہے جو پہلے آئی تھی اور پھر میرے پاس آ بیٹھا ہے۔ آنکھیں اس کی بہت لمبی ہیں اور میں اس کو ہر ایک دفعہ جو میرے پاس آتا ہے خوب نظر لگا کر دیکھتا ہوں۔

اور وہ اپنے چہرہ کے اندازہ سے مجھے یہ بتلاتا ہے کہ میرا اس میں کیا تصور ہے میں مامور ہوں اور نہایت شریف اور پرہیزگار جانور معلوم ہوتا ہے اور کبھی اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ وہی کرتا ہے جو اسکو حکم ہوتا ہے۔ تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہی طاعون

ہے اور یہی وہ ذابۃ الارض ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں ہم اس کو نکالیں گے اور وہ لوگوں کو اس لئے کاٹے گا۔ کہ وہ ہمارے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
**وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ**  
**أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ** اور جب مسیح موعود کے بھیجنے سے خدا کی حجت اُن پر پوری ہو جائے گی تو ہم زمین میں سے ایک جانور نکال کر کھڑا کریں گے وہ لوگوں کو کلمے گا اور زخمی کرے گا اس لئے کہ لوگ خدا کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ دیکھو سورۃ النمل العز و نمبر ۲۰۔

اور پھر اگے فرمایا ہے **وَيَوْمَ نَخَشِرُ مِنْ كُلِّ بَلَدٍ فَوَجَّهْنَا مَنَازِلَهُمْ يُكَلِّمُهَا بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُبْذَرُونَ**۔ حتیٰ إِذَا جَاءَهُ وَقَالَ أَكْذَبْتُمْ بآيَاتِنَا وَلَمْ تحِينطُوا بِهَا عَلَمًا أَمْ أَذْأَكُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ لَآ يَنْتَفِقُونَ۔ ترجمہ۔ اُس دن ہم ہر ایک اُمت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے تھے اور اُن کو ہم جدا جدا جگہوں پر بنا دیں گے یہاں تک کہ جب وہ عدالت میں حاضر کئے جائیں گے تو خدائے عزوجل اُن کو کہے گا کہ کیا تم نے میرے نشانوں کی بغیر تحقیق کے تکذیب کی یہ تم نے کیا کیا اور ان پر جو اُن کے ظالم ہونے کے تحت پوری ہو جائے گی اور وہ بول نہ سکیں گے۔ سورۃ النمل العز و نمبر ۲۰۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی ذابۃ الارض جو ان آیات میں مذکور ہے جس کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونا ابتدائے سے مقرر ہے یہی وہ مختلف صورتوں کا جانور ہے جو مجھے عالم کشف میں نظر آیا اور دل میں ڈال گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کا نام ذابۃ الارض رکھا کیونکہ زمین کے کیڑوں میں سے ہی یہ پہلی پیدا ہوتی ہے اسی لئے پہلے چوہوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اور مختلف صورتوں

۳۰۸

الکافرين وتشهد ان دين الاسلام حق حتى انها تقتل ايليس وتمزقه  
 وبعض الاحاديث يدل على انها امرأة كافرة خادمة للشيطان و  
 جسداسة للدجال وليس فيها خير فلا يمكن التوفيق بينهما الا ان  
 نقول ان المراد من دابة الارض علماء السوء الذين يشهدون باقوالهم  
 ان الرسول حق والقرآن حق ثم يعملون الحباثت ويخذمون الدجال  
 كأن وجودهم من الجزئين جزء مع الاسلام وجزء مع الكفر اقوالهم  
 كالقوال المؤمنين وافعالهم كافعال الكافرين فاخبر رسول الله صل الله  
 عليه وسلم عن انهم يكترون في آخر الزمان وسموا دابة الارض لانهم  
 اخلدوا الى الارض وما ارادوا ان يرفعوا الى السماء واطمننوا بالدنيا  
 وشهواتها وما بق لهم قلب كالانسان واجتمعت فيهم عادات السباع و  
 الخنازير والكلاب تراهم مستكبرين متبخترين كأنهم بلغوا السماء ومثوها  
 ولم تخرج ارجلهم من الارض من شدة انتكاسهم الى الدنيا فهم كالذي  
 شدد اسره وكالمسجونين يكلمون الناس من الاست لامن الافواه  
 يعني ولا تجحد في كلماتهم طهارة وبركة واستقامة و نورانية  
 كلمات الصالحين \*

چ قال قائل لو كان هذا هو الحق ان دابة الارض هي طائفة علماء هذا الزمان فيلزام  
 ان يكون تكفيرهم حقا وصداقنا من شان دابة الارض انها تسم المؤمنين والكافرين  
 جعله الدابة كافر ايشير المعترض اليها فليكم ان تقولوا بكفره فان التكفير بمغزلة  
 لوسم من دابة الارض فيقال في جواب هذا المعترض ان المراد من الوسم اظهار  
 كفر كافر و ايمان مؤمن فهذا الاظهار على نوعين قد يكون بالا قوال وقد يكون بالا قعال  
 ونتائجها وقد جرت سنت الله انه قد يجعل الكافرين والفاسقين علة موجبة لظهور  
 اقوال ايمان انبياءه و اوليائه ألا ترى الى سيدنا و نبينا محمد المصطفى صلعم كيف كانت

ازالہ اوہام

۱۲۲

حصہ اول

افسوس کہ ہماری قوم کے لوگ استعارات کو حقیقت پر حمل کر کے سخت بیچل میں پھنس گئے ہیں اور ایسی مشکلات کا سامنا نہیں کر سکتے ہیں کہ اب ان سے آسانی نکلتا ان لوگوں کیلئے سخت دشوار ہے اور جو نکلنے کی راہیں ہیں وہ انہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت سید جبہ آسمان سے اترینگے تو ان کا لباس زورنگ کا ہوگا اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کر کے کسا لغو خیال ہے زورنگ پہننے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی لیکن اگر اس لفظ کو ایک کشتی استعارہ قرار دے کر مہترین کے مذاق اور تبارکے موافق اس کی تعبیر کرنا چاہیں

۱ یک ہے کہ جب وہ سچ آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی دینی  
۲ صحیح مسلم سے یہ حدیث کہ وہ آسمان کے روحانی اظلاس اور یا طوری تاریکی کو بجلی اور ذرا کہ اور ہر بات  
۳ علوم و حقائق و معارف ان کے سامنے رکھے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اس وقت کو پہننے لیتے تک جائینگے  
۴ اور ان میں سے کوئی طالب توحید روحانی طور پر مغفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر پہچانی کے لئے کھڑے ہیں  
۵ میں ان کو بھرتی طیب غذا و موافقت کی اور شہرت شیری معرفت کا پلا جائے گا اور علوم حق کے سوزن  
۶ سے ان کی جھولیاں پڑے گی اور جو مغفلس اور لہ لہاب قرآن شریفین کا ہے اس خطر کے  
۷ بحر سے پونے شیشے میں کو دتے جائیں گے۔

۸ طوری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ سچ ہووے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنجر سوزن کا قتل کرے گا  
۹ اور وہ تامل کا کسٹم کا قتل کرے گا اور میں کا فر تک اس کے دم کی ہوا پیئے گی وہ فی الفور مر جائے گا  
۱۰ سواں علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی ہے یہ ہے کہ سچ دنیا میں اگر صلیبی مذہب  
۱۱ کی شان شوکت کو اپنے پیروں کے پیچھے بیکر ٹالے گا اور ان لوگوں کو جن میں خنجر سوزن کی بے حیائی اور  
۱۲ نوکری کی بے شرمی اور حماست نمودی ہے تو پھانسی کا طے کا ہتھیار چاکر بنے گا کہ تمام تمام کا اور  
۱۳ وہ لوگ جو معرفت دنیا کی آئینہ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بھٹی نکلے۔ بلکہ ایک ہلکا ٹینٹ اس میں بٹکا ہوا ہے  
۱۴ انکو تین جہنم کی سیف کا طلعہ سے ملزم کر کے ان کی منگولاز ہتھیار کا خانہ کوڑے کا اور نہ صرف ایسے  
۱۵ یک چشم لگے بلکہ ہر ایک کا فر جو دین محمدی کو منظر استعارہ دیکھتا ہے کسی دماغ کے ممالی دم سے  
۱۶ روحانی طور پر مارا جائے گا۔ فرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر

۲۰۲

نہن مناظرون فی امر نزول المسیح من السماء، ولا نسلم انه ثابت من  
 الكتاب و السنة ، و ان كان ثابتاً فلا ينبغي لنا ولا لاحد ان يأتى ويمتنع  
 من قبوله ، فانه لا يفر من قبول الحق الا ظالم معتد لا يجب الصدق او صال  
 جاهل لا يعرف قدرها ، و اما ان كان غير ثابت فلا ينبغي لصالح ان يحتكره  
 لنفسه ، فكيف يدعو اليه رجلا يمشى على صراط مستقيم وكيف يحسبه  
 من الكافرين ؟ وان امر الدين امر جليل الخطب عظيم القدر لا ينبغي  
 لاحد ان يستعمل فيه بل اللازم الواجب على كل مسلم مؤمن ان يطرح  
 من بينه البخل و الشصاع و يدعو الله ويسأله بالتضرعات والارتيهالات  
 هداية مصلدنه ، ومن يهدى الا الله وهو أحسن الهادين - ومن نظري  
 القرآن و فكر في الفرقان بالتدبر والامعان فيظهر عليه كل ما سولت للعلماء  
 أنفسهم قد عتوا عتوا كبيرا ، وعاندوا الحق و أشاعوا كذبا و ذورا ، وان الحق

هذا دلة في تنقيدها وتمييزها ، و أنفدوا أعمارهم فيها و أضلوا أنفسهم في سلكها و ما  
 المتفتوا الى مصعب الله و استنباط مسائلها ، فيق الفرقان كالمستمر من أعينهم  
 و بقيت أسرارها كالدرر المكنونة في الخزائن المدفونة ، ما عرفوها و ما رعوها  
 حق رعائتها و أنكبوا على كتب أخرى كالمعرضين - ولو أنهم توجهوا الى القرآن  
 لكشف الله عليهم سر كل حقيقة و نيامهم من براري الشبهات ، و لكنهم ما  
 شأوا ان ينوروا و انصاروا العسى و عادوا قوماً متوربين ، فمن اعظم  
 خطيئتهم انهم لم يفهموا حقيقة المسيح الموعود الذي أخبروا عنه و قالوا  
 ان عيسى بن مريم عليه السلام ينزل من السماء و قد كانوا يقرؤن في القرآن  
 انه توفى و لحق بأخواته الذين خلوا من قبله ، ففسرنا ما كانوا يعلمون و  
 اتبعوا ما قيل بعد الماتين ، و نبذوا آيات الله و راء ظهورهم كأنهم ما وجدوا  
 في القرآن أثرا من أخبار وفاة المسيح و كأنهم كانوا من الغافلين - و اذا  
 قيل لهم ان الله قد أخبر عن وفاة المسيح في آياته المحكمات و قال:

۳۰

اپنی تحریروں اور چھپی ہوئی کتابوں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں بیش از وقت شائع کر دیا ہوا اور اپنی عظمت میں میری پیشگوئیوں کے مساوی ہوں اس زمانہ میں دکھاویں۔  
 جن میں الہی قوت محسوس ہوتی ہے میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔ اور قسم کیلئے ضروری ہوگا کہ جو صاحب قسم کھانے پر آمادہ ہوں وہ تادیبان میں اگر میرے ثواب و قسم کھادیں میں کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ دین کا کام ہے بس جو لوگ باوجود مولویت کی لاف کے اہم سستی کریں تو خود کا ذب ٹھہریں گے۔ اگر میرے جیسے شخص کو جس کا نام و مجال دیکھتے ہیں مغلوب کر لیں تو گویا تمام دنیا کو بدی سے چھڑا دینگے۔ اور قسم کے وقت یہ شرط نہایت ضروری ہوگی کہ میں انکی قسم سے پہلے پورے دو گھنٹے تک عام جلسہ میں ان پیشگوئیوں کی سچائی کے دلائل اٹھنے سامنے بیان کر دینگا تا وہ جلدی کر کے ہلاک نہ ہو جائیں اور نیز ان پر جنت پوری ہو اور ان کا حق نہیں ہوگا کہ بجز قسم کھانے کے ایک کلمہ بھی منہ پر لائیں خاموشی سے دو گھنٹے تک میرے بیان کو سنیں گے پھر حسب نمونہ مذکورہ قسم کھا کر اپنے گھروں میں جائیں گے اور یاد رہے کہ میں نے سید احمد خان صاحب کا نام منکرین کی مد میں اسلئے لکھا ہے کہ انکو خدا کے اس الہام بلکہ وحی کو بھی انکار ہے جو خدا سے نازل ہوتی اور علم غیب کی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ چونکہ وہ بھی اب عمر کی منزل کو طے کر چکے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ یورپ کے کورانہ خیالات کی پیروی کر کے اس غلطی کو قبر میں لے جائیں۔ اب گو وہ متوجہ نہ ہوں اور اس بات کو ٹھٹھے میں گاڑیں مگر میں نے توجہ تبلیغ کرنی تھی وہ کر چکا ہوں میں ڈرنا ہوں کہ میں پوچھنا نہ جاؤں کہ ایک بندہ گم شدہ کو تم نے کیوں تبلیغ نہ کیا؟

بعض نادان کہتے ہیں کہ ہر دفع عذاب اور موت کی پیشگوئیاں کیوں کی جاتی ہیں۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ ہر ایک نبی انذاری پیشگوئیاں کرتا رہا ہے اگر یہ روا نہیں ہے تو اسکے کیا معنی ہیں کہ مسیح موعود کے دم سے مخالفت مریں گے؟  
 غرض یہ جو صاحب ہیں جو قسم کھانے کیلئے منتخب کیے گئے ہیں کہ وہ ہر ایک ان میں سے ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا ہے پس اس کے ساتھ فیصلہ کرنے سے جماعت کا فیصلہ خود مقرر ہو جائیگا۔ قسم کا یہی مضمون ہوگا کہ یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور پہلے

کشف الظلم

۱۸۹

کچھ تھریں۔ پس کیا نیک دل اور دانشمند انسان ایک دم کے لئے بھی ایسے شر کے ساتھ وہ  
سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے لئے یہ بات نہایت اطمینان بخش ہے کہ میری جماعت کے لوگ  
جاہل۔ وحشی۔ اور بائش۔ بدعاش اور بد رویہ لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے نیک انسان اور  
نیک چلنیوں شہرت یافتہ ہیں۔ جو کئی آئین میں سے گورنمنٹ کی نظر میں نیک چلنی اور نیک مزاجی  
اور پاک دلی اور خیر خواہی سرکار میں مسلم ہیں۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے معزز عہدوں پر  
سرفراز ہیں۔ سرسید احمد خاں صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی نے جو اپنے آخری وقت میں  
یعنی موت سے تھوڑے دن پہلے میری نسبت ایک شہادت شائع کی ہے۔ اس سے  
گورنمنٹ عالیہ سمجھ سکتی ہے کہ اس دانا اور مردم شناس شخص نے میرے طریق اور رویہ  
کو بدل پسند کیا ہے۔ چنانچہ حاشیہ میں آئی کے کلمات کو درج کرتا ہوں۔\*

حاشیہ :- "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی"

۹۔ مرزا صاحب نے جو ایشیاد ۲۵ جون ۱۸۹۶ء کو جاری کیا ہے اس ایشیاد میں مرزا صاحب  
نے نیک نہایت لطیف عمدہ فقرہ گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور وفاداری کی نسبت  
لکھا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک مسلمان کو جو گورنمنٹ انگریزی کی محبت ہے بیسپاہی ہونا  
چاہیے بیسپاہی مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ اس لئے ہم اس فقرہ کو اپنے اخبار میں چھاپتے ہیں  
مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ "گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کی نسبت جو میرے پر حملہ کیا گیا  
ہے یہ حملہ بھی بعض شرارت ہے۔ سلطان روم کے حقائق بچائے خودی مگر اس گورنمنٹ کے  
حقوق بھی ہمارے سر پر ثابت شدہ ہیں۔ اور انشکر گناری ایک بے ایمانی کی قسم ہے۔  
۱۰۔ ڈے فاوٹو: گورنمنٹ انگریزی کی تعریف تمہاری طرح میری قلم سے سناقتانہ نہیں نکلتی بلکہ  
میں اپنے اعتقاد اور عقین سے جانتا ہوں کہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گورنمنٹ  
کی پرانی سلطنت ہونے کا اور میرے نزدیک ثبوت ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے

\*۔ چنانچہ ہمارے لئے بالواسطہ خدا تعالیٰ کی بناء ہے اس سے زیادہ اس گورنمنٹ



۴۶۶

اور ثابت قدمی اور روحانی زندگی اور استقامت اور اخلاق نبوت عطا کرتا ہے۔ اس لئے وہ معمولی دنیا داروں کی طرح اس مالی صدمہ کی برداشت نہ کر سکے اور اسی غم سے دن بدن گرفتہ ہو کر انکی رُوح تحلیل ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ یہ مُردار دنیا جسکو وہ بڑا مدعا سمجھتے تھے۔ ایک دم میں ان سے جدا ہو گیا۔ گویا وہ کبھی دنیا میں نہیں آئے تھے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ جیسا کہ غم اور صدمہ مالی کے وقت میں دلی کمزوری ان سے ظہور میں آئی۔ اور اس مصیبت سے غشی بھی ہو گئی اور آخر اسی میں انتقال فرما گئے۔ ایسا ہی دوسرے پہلو کی وجہ سے یعنی جب انکو دنیا کی عزت اور مرتبت اور عروج اور ناموری حاصل ہوئی۔ تو ان ایام میں بھی ان سے اس دوسرے رنگ میں سخت کمزوری ظہور میں آئی۔ انکے وقت میں خدا نے یہ آسمانی سلسلہ پیدا کیا۔ مگر انھوں نے اپنی دنیوی عزت کی وجہ سے اس سلسلہ کو ایک ذرہ عظمت کی نظر سے نہیں دیکھا۔ بلکہ اپنے ایک خط میں کسی اپنے رُو آشنا کو لکھا کہ یہ شخص جو ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ بالکل بیخ ہے اور اسکی تمام کتابیں لغو اور بے سود اور باطل ہیں۔ اور اس کی تمام باتیں ناراستی سے بھری ہوئی ہیں۔ حالانکہ سرسید صاحب اس بات سے بکلی محروم ہے کہ کبھی میرے کسی چھوٹے سے رسالہ کو بھی اقل سے آخر تک دیکھیں۔ وہ غصے کے وقت میں دنیوی رعونت سے ایسے مدہوش تھے کہ ہر ایک کو اپنے پیروں کے نیچے کھینچتے تھے اور یہ دکھلاتے تھے کہ گویا انکو دنیوی حیثیت کے رُو سے ایسا عروج ہے کہ انکا کوئی بھی ثانی نہیں۔ ہنسی اور ہٹھکنا کرنا اکثر انکا شیوہ تھا۔ جب میں ایک دفعہ علیگڑھ میں گیا۔ تو مجھ سے بھی اسی رعونت کی وجہ سے حسرت کا حکم پودہ انکے دل میں مستحکم ہو چکا تھا ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اور یہ کہا کہ آؤ۔ میں مرید بننا ہوں اور آپ مُرشد بنیں اور حیدرآباد میں چلیں اور کچھ چھوٹی فرمائت

۳۳۹

۴۶۸

دکھائیں اور میں تعریف کرتا پھروں گا۔ تب ریاست اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے ایک لاکھ روپیہ سے دی گئی۔ اس میں دو حصے میرے اور ایک حصہ آپ کا ہوا۔ گویا اس تقریر میں وہ شگ جو سادھو کھلاتے ہیں مجھے قرار دیا۔ ایسا ہی اور کئی باتیں تھیں جن کا اب انکی وفات کے بعد لکھنا بے فائدہ ہے۔ اس قدر تحریر سے غرض یہ ہے کہ اس پہلو کی کمزوری بھی ابن میں موجود تھی جو دولت اور عزت اور ناموری تک پہنچ کر تکبر اور نفرت اور عنوت اور خود پسندی کے رنگ میں ظہور میں آتی ہے۔ اور یہ ان کا قصور نہیں ہے بلکہ ہر ایک دنیا دار کا یہی حال ہے کہ وہ دو قسم کی کمزوری اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو مولوی کے خطاب سے مشہور ہے۔ وہ اپنے تئیں مولوی کہلا کر نہیں چاہتا کہ دوسرے کا عزت سے نام بھی لے۔ بلکہ اسکی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر وہ دوسرے کو منشی بھی کہے۔ بہت دو لقمہ زبانی یا مسلمان حکام ہیں۔ وہ اس بات کو اپنے لئے سخت عار سمجھتے ہیں کہ کسی کو السلام علیکم کا جواب دیں اور اگر کوئی السلام علیکم کہے تو بہت برا مانتے ہیں۔ اور اگر ممکن ہو تو سزا دیں۔ یہ تمام کمزوری کے طریق ہیں۔ اور اس کو چراغ نبوت سے روشنی لینے والے اخلاقی کمزوری سے نامزد کرتے ہیں۔ غرض سید احمد خاں صاحب کی ہیبت بھی آخر کمزوری کی وجہ سے ہوئی۔ خدا ان پر رحم کرے۔

اب ہم اس اشتہار مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو جس میں سید احمد خاں صاحب کی موت کی نسبت پیش گوئی ہے۔ بعینہ اس جگہ درج کر دیتے ہیں۔ اور یہ اشتہار لاکھوں انسانوں میں مشہور ہو چکا ہے۔ اور ہم بہت سے لوگوں کو قبل از وقت زبانی کہہ چکے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے معلوم کر دیا ہے۔ کہ اب عنقریب سید صاحب فوت ہو جائیں گے۔ اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۷ء

۲۴۰

۲۲۵

اب انجمن نے جواب سے منہ پھیر کر اور ایک دوسرا پہلو اختیار کر کے دکھا دیا کہ یہ گمان اُن کا ٹھیک ہے اور انجمن کے حامی جیسا کہ پیشہ اخبار اور ابزرور روزے کہتے ہیں کہ رد کی کچھ بھی ضرورت نہیں تھی پہلی کتابیں بہت ہیں۔ اب وہی بات ہوئی جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد صدق علیہم ابلیس ظنہ ۱۰

اب کیا انجمن اُس صورت میں جو میوریل کا نشانہ خالی جلے یا اوصد اسے اُس دوسرے پہلو کو اختیار کر سکتی ہے کہ رد لکھا جائے اور ایسے ارادے کو پیشہ اخبار یا ابزرور وغیرہ اخباروں میں شائع کر سکتی ہے ہرگز نہیں۔ اب اہل اسلام دیکھ لیں کہ اس انجمن کی شتاب کاری سے کتنا اسلام کی حقیقی کارروائی کو ضرر پہنچا ہوا ہے اور کیسے اسلام کے مدافعت میں حرج واقع ہوا ہے۔ سر سید احمد خان بالقاہرہ کیسا بہادر اور زیرک اور ان کا مہل میں فراموش رکھنے والا آدمی تھا انہوں نے آخری وقت میں بھی اس کتاب کا رد لکھنا بہت ضروری سمجھا اور میوریل مجھے کی طرف ہرگز التفات نہ کیا۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو آج وہ میری رائے کی ایسی ہی تائید کرتے جیسا کہ انہوں نے سلطان روم کے بارے میں صرف میری ہی رائے کی تائید کی تھی اور مخالفانہ راؤں کو بہت ناپسند اور قابل اعتراض قرار دیا تھا۔ اب ہم اس بزرگ پولیٹیکل مصلح شناس کو کہاں سے پیدا کریں تا وہ بھی ہم سے ملکر اس انجمن کی شتاب کاری پر روویں۔ سچ ہے "قدر مردان بعد از مردن" ۱۱

اگر اس انجمن کی طرف سے یہ عذر پیش ہو کہ ہم اسلئے رد لکھنے کے مخالف ہیں کہ یہ لوگ گو کیسی ہی ہیدہ دہنی سے کام لیتے ہیں مگر پھر بھی شاہی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا فن کار رد لکھنا ادب کے مخالف ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ کیا مواخذہ کرنے کے لئے اور سزا دلانے کے لئے میوریل بھی جہانیاہ ادب میں داخل ہے۔ ہماری گہر نمٹ عالیہ نے نہایت عقلمندی اور بلند ہمتی سے یہ قانون ہر ایک کیلئے کھولا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے مذہب پر اختلاف رائے کی بنا پر حملہ کرے تو اس دوسرے شخص کا بھی اختیار ہے کہ وہ اُس حملہ کی

۱۰ : سیا

نزول المسیح

۵۲۲

۱۵۵

<p>۱۵۵</p> <p>چند سال کے بعد ان کی ہی میں طاعون پھرتا ہے</p>	<p>اس طرح اس زمانہ میں جبکہ یہی میں بھی طاعون کا نام و نشان نہ تھا طاعون کے آنے کیلئے فعال کی اور وہ وہاں منظور ہو گئی چنانچہ اسلئے آج بھی میں جس کو نہیں ہو گئے یہ دعا ہے <i>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ</i> اور کھو صفحہ اول قصیدہ سمانہ البشری یعنی جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے جاہک طاعون آوے۔</p>	<p>نمبر شمار</p> <p>۱۵۵</p> <p>آن سے اب تک</p> <p>پیشگوئی نبی کریم</p>
<p>اس پیشگوئی کے چند سال بعد جناب میں طاعون پھرتا ہے۔</p>	<p>اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ یہی میں بھی طاعون کا نام و نشان نہ تھا طاعون کے آنے کیلئے فعال کی اور وہ وہاں منظور ہو گئی چنانچہ اسلئے آج بھی میں جس کو نہیں ہو گئے یہ دعا ہے <i>بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ</i> اور کھو صفحہ اول قصیدہ سمانہ البشری یعنی جب فسق کا طوفان برپا ہوا تو میں نے خدا سے جاہک طاعون آوے۔</p>	<p>۱۵۵</p> <p>پیشگوئی نبی کریم</p>
<p>۱۵۵</p>	<p>۱۵۵</p>	<p>نمبر شمار</p> <p>۱۵۵</p> <p>آن سے اب تک</p> <p>پیشگوئی نبی کریم</p>

۱۵۴

۱۵۳ کے الاعراف

(المرء : ۴۲) یعنی ہم دور دور سے زمین کو گھناتے پلے آتے ہیں یہ عادت اللہ ہے کہ اول عذاب ایسے لوگوں سے شروع ہوتا ہے جو دور دور ہوتے ہیں اور ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں۔ یہ توقف یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ صرف انہیں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں مگر عذاب لپک کر ان تک پہنچتا ہے جن کو خبر نہیں ہوتی اور بے پروا ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی اس میں حکمتیں ہوتی ہیں وہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ اور شوشی کر لیں لوگوں کو اس طاعون کی خبر نہیں ہے وہ مجھے گھسنے ہیں اور اشتہادوں میں شائع کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک مرض ہے جس کا علاج ہو سکتا ہے اب ان پر لازم ہے کہ ڈاکٹروں سے علاج کروائیں۔ آخر رسول (ص) نے لکھ دیا کہ ہم کہاں تک اس پر پرہیز نہیں خود کو رحمت کو بھی اس جگہ سے تکلیف پہنچی ہے۔

### طاعون کی اقسام

فرمایا:

طاعون تین قسم کی ہے ایک خفیف جس میں صرف گلئی نکلتی ہے اور تپ نہیں ہوتا۔ دوسری اس سے تیز کہ اس میں گلئی کے ساتھ تپ بھی ہوتا ہے تیسری سب سے تیز اس میں سہا تپ نہ گلئی۔ بس آدی سویا اور مرگیا ہندوستان کے بعض دیہات میں ایسا ہی ہوا ہے کہ اس کو ہی رات کو سوئے تو صبح کو مرے ہوئے پائے گئے۔ اس کا اصل باعث طعن ہے۔ یہ لوگ ٹھنڈے کرتے ہیں مگر ان کو پتہ لگ جائے گا جو مخالف بگاڑا کرتے ہیں ان پر ایک نکتہ پھر نہیں پڑا کرتے اولیٰ ان کو دور سے آگ دکھائی جاتی ہے تاکہ وہ توبہ کریں۔

### خدا تعالیٰ اس وقت اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے

شیخ نور امیر صاحب نے عرض کی حضور اب بھی مخالف کہتے ہیں کہ ہمیں طاعون کیوں نہیں ہوتی۔ فرمایا:

قرآن میں بھی یہی لکھا ہے کہ وہ لوگ خود عذاب طلب کرتے تھے کہنت یہ نہیں کہتے کہ دعا کرو کہ ہمیں ہدایت ہو جائے طاعون ہی مانگتے ہیں دراصل یہ لوگ اہرہ ہیں خدا پر ان لوگوں کو ایمان نہیں ہے خدا تعالیٰ اس وقت اپنا چہرہ دکھانا چاہتا ہے۔ اس وقت جس قدر عیاشی، فسق و فجور۔ حقوق العباد میں غصم و فہو ہو رہے ہیں کیا اس کی کوئی حد ہے۔ ہمیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ دکانداروں کی طرح ایک دکاندار ہے مگر مقرب خدا تعالیٰ ان کو بتلا دے گا کہ دکان تو ہے مگر خدا تعالیٰ کی دکان ہے ایک صریح کھٹل آسمان ہے اور صریح خدا تعالیٰ کے ارادے معلوم ہیں کہ

اخر من كتب اولی - اتکفیک هذه الشواهد او ناتیك بامثال آخری۔  
 او کتاب اے نعتیں برآء ایکھا بیت اند ترا این گواہان یا دیگر امثالاً بیایم  
 فَاَنْ فَكَّرْتْ فِيمَا تَلَوْتَ عَلَيكَ مِنَ الْاَمْثَالِ ذَكَرَا - نستعلم انك قد بلغت  
 پس اگر فکرتی در آنچه بر تو خواندم از امثال برائے یا ایندین پس محتریب برائی که نہ ما خبر کامل  
 عذرا - هذا و ساکتفت عليك امرا لم تستطع عليه صبرا -  
 شنیدی این است بطور مختصر و محتریب مفصل بیگوین امری کہ تم کہ برو میر نہ کردی -

البيان الشافي في هذا الباب تفصيل الجاني

بيان شافی درین باب و تفصیل آن امر کہ چرا برائے  
 الى ترك التطعيم والتوكل على ريب الازياب

ترک خال زدن مضطر گردیدم و بیان توکل بر خدائے خدا و نزال -  
 اعلم ان موضوع امرنا هذا هو الدعوى الذي عرضت على الناس قلت اني  
 بلکہ موضوع این امرنا آن دعوی است کہ بر مردم پیشتر کردم و گفتیم کہ من  
 انا المسير الموعود و الامام المنتظر المعهود - حکمی الله لرفع اختلاف الامة  
 مسیح موعود استم و امام منتظر معهود استم تمام حکم فرمود کہ است برائے دفع اختلاف امت  
 و علمنی من لدنه لا ادعو الناس على البصيرة - فا كان جوابهم الا السبت و  
 و از جانب خود مرا تطعیتم و نامردم را بوجوب بصیرت بخرام پس جواب ایشان بجز این هیچ نبود کہ شتم  
 الشتم و الفحشاء و التكفير و التکذیب و الایذاء - وقد سبقونی بكل سب  
 عائد و محشأ الفتنه و لا فتنه و در وقت ظهور و در دستم کن و مراد از هرگز نیست و شتم یاد کردند  
 قادر دلت علیهم جواہریم - و اعیات بمقالهم و خطایهم - ولم یزل  
 پس جوابی و شتمها تمام و پروردگاری شکوه و خطاب ایشان ما حکم و شتم و این

میں پسند نہیں کرتا کہ ایسی درخواستوں پر کوئی انذاری پیشگوئی کی جائے بلکہ آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ایسی انذاری پیشگوئیوں کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے۔ یہ ایک ایسا طریق ہے جس میں کسی ملوکہ گنجائش نہیں رہے گی۔

یہ بات بھی میں تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔ لیکن وہ اب تاملی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اُس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب شش مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں جس کا نام میں نے کتاب البریت رکھا ہے اور بااثر ہمیں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں ابتداً سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے۔

اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کر سکتا تھا۔ لیکن دو مصلحت کے سبب سے میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔ اول یہ کہ تاخلف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پا کر اپنی روش بدلائیں اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔ دوم یہ کہ مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان خوش میں نہ آویں اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پا کر اپنی پرہوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھالیں کہ اگر اُس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوتے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی کے ساتھ ان کو جواب مل گیا اور اس طرح وہ وحشیانہ انتقاموں سے دلکش رہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ ایسی مذہبی تحریروں سے جیسا کہ لیکچر آرم اور انڈر مین

مشق

کے راستہ از بندوں میں سے تھے لیکن ایسے بندے تو کروڑوں دنیا میں گند چکے ہیں اور خدا جانے آگے  
 کس قدر چھٹکے۔ پس بلاوجہ انکو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت جھٹک کرنا ہے۔  
 ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اُسکے پاک رسول نے بھی سچ موعود کا نام نہی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تم  
 کے نبیوں نے اسکی تعریف کی ہے اور اسکو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا حفظ فرمایا ہے۔

بقیہ شتا کی طرف جمع کیا ہوتا کہ وہ کیلکتے ہیں جہاں تک میں اپنی تفسیروں کو کہہ سکتا ہوں میں بھی اس آیت کی تفسیر میں مختلف  
 اقوال ہیں ایک شخص جبریتی اور حاکم اور ابو نعیم کا حال دینا ہوا ہے ایک روایت یا واقعہ بیان کرتا ہے۔ دوسرا اسکے  
 بالمقابل فرماتا ہے کہ خدا کا کلام پیش کرتا ہے اور اپنے دعویٰ کے واسطے سنت صحیحہ اور حدیث پیش کرتا ہے  
 ہم کہیں کو مانیں اور کس کو جانیں کہ وہ عالم اعدا بالقرآن ہے۔ اسکے آگے آپ فرماتے ہیں نبی سے کہ حسین  
 اور اسکے ابوالہب اور انبیاء و اوصیائے سخت تکلیف کے وقت خدا اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے جو کسی  
 دیکھنے والی حالت میں پوری ہوئی۔ آپ اپنے زعم کی بنیاد مجاہد اور طبرانی اور حاکم و دیگر کمال قرار دیتے ہیں اور  
 آیت فتلحق ادم مع ربہ کاملت کو اپنے زعم کی تفسیر فرماتے ہیں گویا آپ کا قول نقل تھا جو پہلے سے کس  
 کتاب آسمانی میں درج چکا تھا قرآن نے اسکی تفسیر کو ہی ہے۔ بریں نقل دو آیتیں بیان کر گئے ہ  
 اسی فہم طبع تک مجھ پر پڑنے مخالف پڑھیں کہتے ہیں ذوالانصاف کریں اور اپنی ہی کتابوں کو دیکھیں کہ  
 کیا حلالہ اور مفسرین ہمارے نے کلمات کی تفسیر میں صرف انہی نامہائے مبارک پر تفسیر کیا ہے جو موسیٰ  
 پاس اسوقت میں تفسیریں نامائیکہ موجود ہیں تفسیر عمدة البیان خلاصۃ التلخیص جمع البیان۔ التلخیص بہت سے  
 مختلف اقوال درج ہیں۔ پھر حیات القلوب نکال کر جلد اول صفحہ ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱



مقرر تھا کیونکہ مسیح موعود خاتم الفناء ہے اور آخر کو اول سے مناسبت چاہیے اور چونکہ حضرت آدم میں چھٹے دن کے آخر میں پیدا کئے گئے ہیں اس لئے بلحاظ مناسبت ضروری تھا کہ آخری خلیفہ جو آخری آدم ہو وہ بھی چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو۔ وجہ یہ کہ خدا کے سات دنوں میں سے ہر ایک دن ہزار برس کی برابر ہے جیسا کہ خود وہ فرماتا ہے۔ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ۔ اور احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔ اسی لئے تمام اہل کشف مسیح موعود کا زمانہ قرار دینے میں چھٹے ہزار برس یا ہر نہیں گئے اور زیادہ سے زیادہ اسکے ظہور کا وقت چودھویں ہندوی ہجری لکھا ہے اور اہل اسلام اہل کشف نے مسیح موعود کو جو آخری خلیفہ اور خاتم الفناء ہے صرف اس بات میں ہی آدم سے مشابہ قرار نہیں دیا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا اور مسیح موعود چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوگا بلکہ اس بات میں بھی مشابہ قرار دیا ہے کہ آدم کی طرح وہ بھی جس کے دن پیدا ہوگا اور اسکی پیدائش بھی تو آدم کے طور پر ہوگی یعنی جیسا کہ آدم تو آدم کے طور پر پیدا ہوا تھا پہلے آدم اور بعد میں حوا۔ ایسا ہی مسیح موعود بھی تو آدم کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو الحمد للہ وہ المذنبہ کہ تصوف میں کی اس پیشگوئی کا مین مصداق ہوں میں ہی مجھ کے روز بوقت صبح تو آدم پیدا ہوا تھا صرف یہ فرق ہوا کہ پہلے لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام حوا تھا۔ وہ چند روز کے بعد جنت میں علی گئی اور بعد اس کے میں پیدا ہوا۔ اور اس پیشگوئی کو شیخ علی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب فصووس میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ صیغۃ الاصل ہوگا۔ بہر حال

چہ خدا تعالیٰ نے میرے بظاہر فرمایا ہے کہ سورۃ النور کے حروف حساب جمل کے نو سے ابتدائے آدم سے لیکر حضرت مسیح علیہ السلام تک جس قدر برس گذرے ہیں اسی تعداد ظاہر کرنے میں سورۃ مومد ص کے نو سے جب اس زمانہ تک حساب لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اب ساتواں ہزار لگ گیا ہے اور اس حساب کے نو سے میری پیدائش چھٹے ہزار میں ہوئی ہے کیونکہ میری عمر اس وقت قریباً ۶۸ سال کی ہے۔ منہ

چس سے مطلب یہ ہے کہ اسکے خاندان میں ترک کا خون ملے ہونا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرہ کے لحاظ سے مندرجہ نامات کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہو گیا ہے اور یہی جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان خاندان الاصل ہے مگر یہ تو قیامت اور مشہور و محسوس ہے کہ اکثر ائمہ اور ادیان پہلے خاندان خاندان کو ہیں اور وہ صیغۃ الاصل ہیں یعنی جس کے کہنے والی منہ

و کلمہ جا کلامتہ یعنی ذب صیغۃ حسن کا صاحب رحمہ یالی منہ

لے الصبح : ۲۸

## ہجوم مشکلات سے نجات حاصل کرنیکا طریق

اُن میں جو فکر و غم کی جاتی ہے یہ حضرت یسوع صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سنبھلے شیخ کو عرض میں فرمایا اور  
 سنبھلے تجربات کو کلمہ برحق فرمائی مگر وہ سخت اہل مشکلات میں مبتلا تھے۔ خدا تعالیٰ سے حضرت یسوع صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اُن کے ذمے میں اُن کی تکلیف ادا کر دیں۔

اک نہ اُن میں ہوش ہوگا تو فنا کے سامنے  
 چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن  
 مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تھکوں سدا  
 بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو  
 حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر  
 پیار سے تجھ کو مانا قلب سے نقشِ دُونی  
 پایتے نفرت بدی سے اور بھی سے پیار

ہل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے  
 ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے  
 رنج و غم یاس و اَلَمِ فکر و بلا کے سامنے  
 شکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے  
 کربیاں سب حاجتیں حاجتِ خدا کے سامنے  
 سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے  
 ایک دن جانا ہے تھکوں بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب کب چھٹا ہے جلا  
 قدر کیا پتھر کی لعل ہے ہما کے سامنے



اخبار "افضل" ۱۳ جنوری ۱۹۴۵ء

۲۵۰

میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہیں۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدا نخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور غیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکبر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مغزبری پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دو ہمتدار ایسے خاندان کی نسبت جسکو پیمائش برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار حبان نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جسکی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ استحکام رائے سے اپنی چٹھیا میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے کچے غیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس نحو کا شتہ پودہ کی نسبت نہایت حرم اور احتیاط اور تحقیق اور تجربہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی شہادت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور حبان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دو ہمتدار کی پوری عنایات اور خصوصیت تو تجربہ کی درخواست کریں تاہر ایک شخص بے وجہ بہاری اور ریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے۔ اب کسی قدر اپنی جماعت کے نام ذیل میں لکھتا ہوں۔

۱	خانصاحب جناب محمد علی خانصاحب رئیس المیر کوٹہ	۳	مرزا خدا بخش صاحب علی قلی خان میر جعفر کٹی خا
۲	خانداں کی خدمات گورنمنٹ عالیہ کو معلوم ہیں۔	۴	محل تحصیلہ علاقہ قناب محلہ گلستانہ ریاست مالیر کوٹہ
۳	مولوی سید محمد عسکری خانصاحب رئیس کراؤ ضلع الہ آباد	۵	منشی محمد بخش صاحب پیرہہ دفتر ڈیڑھ گڑھ مالیر کوٹہ
۴	پیشتر ڈپٹی کلکٹر نائب دارالہمدان ریاست بھوپال جنگی	۶	بابو عبدالرحمن صاحب کوکن فتر کوٹہ کوٹہ مالیر کوٹہ
۵	نمایاں خدمات پر سرکار سے لقب عطا ہوا۔ اور	۷	مولوی فیض علی صاحب صاحب علی کلکٹر علی گڑھ ضلع فرخ آباد
۶	پیشیاں خوشنودی ملیں۔	۸	سید چراغ اللہ صاحب صاحب ملک دکن پیراٹنہ پنجاب مالیر کوٹہ

۵۱۶

نزل

نمبر شمار	نمبر شمار	نمبر شمار
<p>۱۹</p>	<p>جس سے میں مشرف کیا گیا ہوں اس کی خلاق حالت پیشگوئیوں میں جو ظہور میں آچکی ہیں  تھے کہ یہ تمام کاہر ہو جائیں گے اور ایک جماعت بھی ہو جائیگی جتنا بچہ منجھانے  بعض انگریزی الہامات ہیں اور میں انگریزی نہیں جانتا۔ اس کو چہرے بالکل  ناواقف ہوں ایک فقرہ تک مجھے معلوم نہیں مگر خارق عادت طور پر مندرجہ  ذیل الہامات ہوئے۔ آئی لو۔ آئی ایم و ڈیو۔ آئی شیل سیلپ۔ آئی کین  ویٹ آئی ول ڈو۔ ڈی کین ویٹ دی ول ڈو۔ صفحہ ۳۸۰ و ۳۸۱۔ گاڈ آڈرنگ  بلی ہیز آئی صفحہ ۳۸۴۔ ہی راز و ڈیو لوکل ایمپی صفحہ ۳۸۳۔ دی ڈیر شل کم  دین گاڈ شیل سیلپ یو گو دی بی ٹو دس لارڈ۔ گاڈ میکروٹ ارتھ اینڈ  ہوئی۔ صفحہ ۵۲۲۔ وہہ اکن شین شڈ بی اینگری بیٹ گاڈ آڈر وڈ ہی شیل  ہیلپ۔ وارڈس آف گاڈ کین ٹاٹ ایکس جیج صفحہ ۵۵۲۔ آئی لو۔  آئی شیل گٹ یو بڑ لارج پارٹی آف اسلام۔ ۵۵۶ و مجموعہ صفحہ ۵۵۶۔ براہین احمدیہ  تقریباً۔ جی تہ سے محبت رکھتا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں  تمہاری مدد کروں گا۔ میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا۔ تم کر سکتے ہیں  جو چاہیں گے۔ خدا ایک لشکر لیکر چلا آتا ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے  تا تمہارے دشمن کو ہلاک کرے۔ یعنی اس کو مغلوب و مخذول کرے</p>	<p>۱۹</p>
<p>۱۹</p>	<p>اور براہین کے زمانہ کو پیش نظر رکھ کر ہر ایک عاقل سوچ سکتا ہے کہ براہین کے وقت میں  کیا حالت تھی اور بعد میں کیا حالت ہوئی اور جیسا کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں۔ یہ  پیشگوئیوں میں یہ ذکر ہے کہ میں ہاں سلسلہ کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ انکا سال ۱۹۰۸  و ۱۹۰۹ میں پورا ہو جاتا نظر من الشمس ہے۔ اول یہ بات ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں  براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئیوں لکھی گئی ہیں کہ یہ ایک بڑی جماعت بنائی جائیگی۔ اس</p>	<p>۱۹</p>

کر سکتے تھے۔ اس واسطے مرزا صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ جو جرات ہم کہیں۔ عرب صاحب سے پوچھا اور جو جواب وہ دیں اُردو میں ہمیں لکھواتے جاؤ۔ مرزا صاحب نے اس کام کو کما حقہ ادا کیا اور آپ کی ایقت لوگوں پر نکتشف ہوئی۔

اس زمانہ میں مولوی آگہی بخش صاحب کی سہمی سے جو چیف محرر مدارس تھے۔ (اب اس عہدہ کا نام ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہے) کچھری کے ملازم منتیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا۔ کہ رات کو کچھری کے ملازم فشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر ایر شاہ صاحب جو اس وقت اسٹنٹ سرجن پشاور میں مستاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شیخ کی اور ایک لکھی میں انگریزی کاپیوں مرزا صاحب کو اس زمانہ میں بھی فزہی مباحثہ کا بہت شوق تھا چنانچہ پادری صاحبوں کے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک پادری الایضہ صاحب جو دیسی حیوانی پادری تھے اور حاجی پورہ جو صاحب کی کوشیوں میں کسی ایک کوشی میں رہا کرتے تھے۔ مباحثہ ہوا پادری صاحب نے کہا کہ ایسے ہی سب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں مل سکتی مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے؟ اور نجات سے آپ کیا مراد کرتے ہیں؟ مفصل بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے کچھ مفصل تقریر کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا میں اس قسم کی منطق نہیں پڑا۔

پادری بلکہ صاحب الیم سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے۔ مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گود پور کے قریب رہتے تھے۔ ایک دفعہ پادری صاحب نے فرمایا تھے کہ بیچ کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سر تھا۔ کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل سے ہے۔ پھر آدم کی شرکت کو برت کر کیسے۔ اور علاوہ انہیں عورت ہی نے تو آدم کو ترفیب دی۔ جس کو آدم نے درخت صنوع کا پھل کھایا اور گنہگار ہوا۔ پس چاہیے تھا کہ بیچ عورت کی شرکت سے بھی بری ہے۔ اور پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

پادری بلکہ صاحب مرزا صاحب کی بہت عورت کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان کو گفتگو کیا کرتے تھے۔ پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی چنانچہ پادری صاحب نے لیت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کے لیے کچھری تشریف لائے۔ ٹوٹی کتھر صاحب نے

عبدالحمید بتلایا اور کہا کہ میں جنم کا برہمن ہوں اور کہ میرا ہندو نام رلیا لام ہے اور والد کا نام لام چند ہے اور مجھری دروازہ بنالہ کا رہنے والا ہوں وہ سات سال کی عمر میں مرزا نے مجھے مسلمان کیا تھا جس کو سات سال گذرے ہیں۔ وہ ایک ہندو دوست کی ترفیب سے مسلمان ہوا تھا۔ اور وہ دوست بھی اسی وقت مسلمان ہو گیا تھا۔ میرا دوست اور ڈھ قوم کا تھا اور کہ پاپام اُس کا نام تھا اب اس کا نام عبدالعزیز ہے اور بنالہ میں گپوری دروازہ کے اندر تھا کو فردشی کرتا ہے سات سال کے عرصہ میں مرزا صاحب کے یہاں طالب علم رہا اور قرآن کی تعلیم پاتا رہا۔ محل میں جو مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت الہامات باطل ثابت ہوئے تو اس کو یقین ہوا کہ مرزا صاحب نبی نہیں ہیں۔ اور اس نے خیال کیا کہ مرزا صاحب اچھے آدمی نہیں ہیں اور شہر اٹھتے ہیں۔ میں سید سے قادیان سے آیا ہوں۔ اور عام طور پر علم میں نے مرزا صاحب کو گولیاں دی تھیں۔ جب میں وہاں سے چلا تھا میں اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا۔ خداوند سبح کا قول ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ دیجھے چلو۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف پیسہ لے لیا چاہتا ہوں۔ اپنی معاش کو کوری اٹھا کر قری کر کے بسر کروں گا۔ ہم کو کوئی کافی دہرا اس نے نہ بتلایا کہ وہ امر سر کریں آئیے ہے

اور ملک دہلی کی سپہ سالاری اور وہ سلسلہ سما سے وقت میں اگر بالکل ختم ہو گیا اللہ ایسا ہوا تاکہ خدا تعالیٰ نیا سلسلہ قائم کرے جیسا کہ براہین احمدیہ میں اس سبب خدا کی طرف سے یہ الہام ہے سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ لا ادرک ذلک ینقطع ابلک و سبب خدا صنتک یعنی خدا جو بہت برکتوں والا اور بلند اور پاک ہے اس نے تیری ہند کو تیرے خاندان کی نسبت زیادہ کیا۔ اب سے تیرے آبا کا ذکر قطع کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ سے شروع کرے گا۔ اور ایسا ہی اس نے مجھ بشارت دی کہ میں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

پھر میں پچھلے سلسلہ کی طرف غور کر کے لکھتا ہوں کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم

کیونکہ بٹلا اور گورداسپور میں مشنری صاحب موجود ہیں اور نہ اس نے کوئی خاص وجہ بتلائی کہ وہ کپول خاص کو میرے پاس آیا ہے۔ جب کہ اور بھی مشنری صاحب موجود ہیں۔ اس نے صرف یہ کہا کہ اتفاقاً ایک شخص کے آپ کی کوٹھی بتلانے پر آیا ہوں جب ہم نے اُس سے پوچھا کہ تم نے کراچی ریل گاڑیوں سے لیا تو وہ بتلانے سے اسکاں باتوں پر ہماری خاص توجہ غور کے واسطے ہوئی اور غور طلب معاملہ ہم نے سمجھا اور یہ میرے دل میں گذر کہ اس کے بیانات لیکچرار کے قاتل کے بیانات سے عجیب تشبیہ رکھتے ہیں۔ پس ہم نے اس کی طرف خاص دھیان رکھا۔ پس اس سے گفتگو کر کے ہم نے قصہ مذکور کیا۔ اس شخص نے واقفیت دین عسوی سے ظاہر کی کہ ہم نے پوچھا کہاں سے یہ واقفیت حاصل کی۔ اس نے کہا کہ قادیان میں ایک عیسائی بٹلا کا رہتا ہے جو مسلمان ہو کر مرزا صاحب کے یہاں رہتا ہے۔ نام اس کا ساتیاں ہے۔ اس کے پاس انجیل مقدس تھی اور مطالعہ کیا کرتا تھا جہاں سے مجھے شوق و رغبت ہوئی۔ میں نے اس نوجوان کو جہاں سنگھ گیٹ والے شفا خانہ میں بھیج دیا۔ کہ وہاں طالب علموں کے پاس رہے اور تعلیم پائے۔ اور ہم نے اس کو بوتلوں کے صاف کرنے وغیرہ کا کام دیا۔ قریباً پانچ چھ یوم تک وہ اس جگہ رہا۔ اول اس میں قابل توجہ یہ بات تھی کہ وہ مرزا صاحب

اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فداوی خواں مسلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور حیند فداوی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے متروکے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیالی کرتا ہوں کہ پوچھو میری تعلیم خداوند نے فضل کی ایک ابتدائی رقم دینی تھی اس لئے ان استادوں کے ہم کا پھول لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب برصورت جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے۔ وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے اور بعد اس کے جب میری سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا

۱۸۰

کے حق میں بہت ہی برا بکھاتا تھا۔ وہم وہ بہت سہ لینے کی از حد خواہش رکھتا تھا۔ اور سوچ وہ بلاوجہ اور بلاطلیب ہمارے کوٹھی پر آکر گشت اور سیر اور ملاقات چاہتا تھا۔ اور باوجودیکہ طے سال کی عمر میں وہ محمدی ہوا تھا۔ اپنی گوت (برہمن) سے ناواقف تھا اور ناگلوں سے ناواقف تھا اور مختلف اشخاص سے مختلف قسم کی اپنی نسبت کہانی بیان کی۔ مثلاً ایک شخص سے اُس نے اپنے دوست ایسڈاس نام کو بچائے کر پارام کے بتلایا۔ بعد اقصائے پانچ روز ہم نے اپنے اسپتال واقع بیاس پر اُسے بھیج دیا۔ وہاں بھی میرے طالب علم پڑھتے ہی جاتے ہی اس نے ایک خط مولوی نور الدین کے نام جو میرزا صاحب کا واسطے تھا کہ فرشتہ ہے لکھا۔ یہ اسی شخص کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ خط اُس نے لکھا ہے۔ مطلب اس خط کا یہ تھا کہ میں عیسائی ہونے لگا ہوں آپ روک سکتے ہیں تو روک لیں۔ یہ مطلب بھی اُس کی زبانی ہی معلوم ہوا تھا اور دیگر شہادت بھی ہے۔ باعث خط لکھنے کا یہ تھا کہ ہم نے اس کو کہا تھا کہ یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم مرزا صاحب کو لکھیں کہ یہ شخص عیسائی ہونا چاہتا ہے۔ کل کو یہ نہ کہیں کہ تم اُن کے پورے اور اس نے کہا کہ نہیں میں خود ہی خط لکھتا ہوں۔ اور اس نے خط لکھ کر میرنگ ڈاک میں ڈالا۔ اور مجھے خط کے ذریعہ سے خط لکھنے سے منع کیا تھا جب تک میرے پتسر کا وقت ہو۔ وہ خط

محقق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے ذکر کیا تھا۔ ان میں ٹھہرنے کے لئے سزا کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے خود دستخط اور حکمت وغیرہ علوم مردہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب پر میں اور وہ فن طبابت میں بڑے حافظ طبیب تھے اور ان دونوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی طبابت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ نہایت مہذب اور ذہنی سے فرتے تھے کہ حکمت میں فرق نہ آدے اور نیز ان کا یہ بھی مطلب تھا کہ میں اس فن سے لگ

تاریخ



وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ - اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آہ  
 نبیوں کی طرح ظاہری علم کسی اُستاد سے نہیں پڑھا تھا۔ مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ  
 کتبوں میں بیٹھے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ نے ایک یہودی اُستاد سے تمام تورات پڑھی تھی۔  
 غرض اسی لحاظ سے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اُستاد سے نہیں پڑھا خدا آپ  
 ہی اُستاد ہوا۔ اور پہلے پہل خدا نے ہی آپ کو اِقْرَأْ کہا۔ یعنی پڑھ۔ اور کسی نے نہیں کہا۔  
 اِس لے آپ نے خاص خدا کے زیر تربیت تمام دینی ہدایت پائی اور دوسرے نبیوں کے دینی  
 معلومات انسانوں کے ذریعہ سے بھی ہوئے۔ سو آنے والے کا نام جو ہمدی رکھا گیا۔ سو  
 اِس میں یہ اشارہ چکودھ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کریگا۔ اور قرآن اور حدیث  
 میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حلی ہی حال ہے۔  
 کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک لفظ بھی پڑھا  
 ہے۔ یا کسی مفسر یا محدث کی شکر دہی اختیار کی ہے۔ یہودی ہی ہمدویت ہے جو نبوت محمدیہ  
 کے منہلج پر بھیجے حاصل ہوئی ہے۔ اور امرار دین بلا واسطہ میرے پر کھوئے گئے۔ اور  
 جس طرح مذکورہ بالا وجہ سے آنے والا ہمدی کہلائے گا اسی طرح وہ سچ بھی کہلائیگا کیونکہ  
 اِس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت بھی اثر کرے گی۔ لہذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی  
 کہلائیگا اور جس طرح اُنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اپنے خاصہ ہمدیت کو اِس کے اندر چھوٹا۔

۴ ہمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہمدی بھی ہے اور اِس نے خزانے ہمدی نام رکھا کہ اِس عبودیت کا موضوع اور ذلّ ہے اور  
 عبودیت کی حالت کا مادہ ہے جس میں کسی آدم کا غلّ اور ہمدی اور عجب نہ رہے اور صاحب اِس حالت کا اپنی صلی  
 تکمیل معنی خدایا کی طرف دیکھے۔ اور کوئی ہاتھ درمیان نہ دیکھے۔ عرب کا مادہ ہے کہ وہ کہتے ہیں سود

چونکہ - یہ تربیت عبودیت کا وہ انسان ہی ہے جس کی کل عقل خدا تعالیٰ کی طرف سے دیکھے جیسا کہ ہمدی کا اِس کی کل عقل تمام  
 دیکھ عقل خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہوئی اور دوسرے کو عیسائیس اِس کا کہنا کہ ہمدی اور عجب نہ رہے اور صاحب اِس حالت کا اپنی صلی  
 ایسا خیال پیدا کرنا ہے کہ جو عبودیت نامہ کے معانی ہے۔ اِس نے تربیت عبودیت کا مادہ بھی جو اِس کے جو تربیت ہمدیت کا  
 کے تابع ہے پھر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے کو جو دیکھ حاصل نہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیه  
 من یشاء فاشهدوا انما نشہد ان محمدًا عبد اللہ ورسولہ۔ - ۴

ان دنوں میں پنجاب ریورسٹی نئی نئی قائم ہوئی تھی۔ اس میں عربی تہذیب کی ضرورت تھی۔ جسکی ترقی ایک سو دہائیہ ہوا کرتی۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کی کہ آپ درخواست لکھیں۔ چونکہ آپکی لیاقت عربی زبان دانی کی نہایت کامل ہے آپ ضرور اس عہدہ پر مقرر ہو جائیگے۔ فرمایا۔

میں دوسری کو پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ اکثر لوگ پڑھ کر بعد ازاں بہت شرارت کے کام کر کے ہیں۔ اور علم کو ذریعہ اور آلہ ناجائز کاموں کا بناتے ہیں۔ میں اس آیت کے وعید سے بہت ڈرتا ہوں۔ احقر الذین ظلموا واداروا جھورا۔ اس جو آپسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے نیک باطن تھے۔

ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا؟ آپ نے فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس واسطے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ لباس کے بارہ میں ذکر ہوا تھا۔ ایک کہتا کہ بہت کھلی اور وسیع موہری کا پاجامہ اچھا ہوتا ہے۔ جیسا ہندوستانی اکثر پہنتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا ہوتا ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ۔

جو خاص ستر خدمت تنگ موہری کا پاجامہ بہت اچھا اور افضل ہے اور اس میں پردہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اسکی تنگ موہری کے باعث زمیں سے بھی ستر عورت ہو جاتا ہے۔ سب نے اس کو پسند کیا۔

آخر مرزا صاحب نوکری سے دن برداشتہ ہو کر استغفار دیکر ۱۸۹۵ء میں چلے گئے۔ ایک دفعہ ۱۸۹۵ء میں آپ تشریف لائے اور لالہ مجید حسین صاحب کے مکان پر قیام کیا۔ اور بہترین دعوت حکیم میر جہاں الدین صاحب کے مکان پر تشریف لائی۔ انی سال سر سید اچھا صاحب غفر و نے قرآن شریف کی تفسیر ضروری کی تھی جن کی تفسیر میں میرے پاس کاپی تھی جب یہ لالہ شیخ الہم داد صاحب مرزا صاحب کی لیاقت کیلئے لالہ مجید حسین صاحب کے مکان پر گئے۔ تو انہیں گفتگو میں سر سید صاحب

۲۴۲

۸۳۱  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں جب رنج حاجت کے لئے پانچاڑی جاتے تھے تو پانی کا لٹلا لٹانا ساتھ لے جاتے تھے اور آخر لمہارت کرنے کے علاوہ پانچاڑی سے باہر اگر کسی ہاتھ صاف کرتے تو پانی سے ہاتھ دھو کر کتابے کہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ لمہارت سے فارغ ہو کر ایک دو بار دھوا دھوا پانی سے ہاتھ دھوتے تھے۔ اور پھر سٹیبل کر دیکھ صاف کرتے تھے۔

۸۳۲  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک شخص مسٹر ریاست جوں کے تھے۔ وہ قادیان آ کر مسلمان ہو گئے۔ نام ان کا شیخ عبدالعزیز رکھا گیا۔ ان کو لوگ اکثر کہتے تھے کہ مقتدہ کرالو۔ وہ پچھلے سے جو کہ بڑی ٹرکے ہو گئے تھے۔ اس لئے بچکھپاتے تھے۔ اور ٹھٹھٹ سے بھی ڈرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ذکر کیا گیا۔ کہ آیا مقتدہ فرزدی ہے فرمایا بڑی عمر کے آدمی کے لئے ستر عورت فرض ہے مگر مقتدہ مرت سنت ہے۔ اس لئے ان کے لئے فرزدی نہیں کہ مقتدہ کرادیں۔

۸۳۳  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم جیوں صاحب علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا جب یہی شیخ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد ٹھٹھٹ کرنے کے ادھٹی ٹھٹ پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے ایک فطری۔ دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے۔ انبیاء کو فطری اور بیماری والا احتلام ہو سکتا ہے۔ مگر شیطانی نہیں ہوتا۔ لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ کر کہا ہے جو قیلاً ہے۔

۸۳۴  
 خواجہ ساروم صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب حکوم کا یہ خیال درست ہے کہ انبیاء کو کسی بعض اقسام کا احتلام ہو سکتا ہے اور میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جب میں نے کہیں میں اس حدیث کو پڑھا تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ تو اس وقت بھی میں نے دل میں ہی کہا تھا کہ اس سے شیطانی فتنہ والا احتلام مراد ہے نہ کہ ہر قسم کا احتلام۔ نیز خواجہ ساروم صاحب نے فرمایا کہ میر صاحب نے جو فطری احتلام اور بیماری کے احتلام کی اصطلاح رکھی ہے یہ غالباً ایک ہی قسم ہے جس میں فتنہ

چشمہ معرفت

۲۱۸

دوسرا حصہ

میں تغیرات ڈالنا ہے اور یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان کو کوئی  
 ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ کچھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا  
 یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے پس جب کہ میر جیب  
 اصول آدہ سماج کے دید کے رشیوں کی زبان دیدک سنسکرت نہیں تھی اور نہ وہ اس کے  
 بولنے اور سمجھنے پر قادر تھے اور پھر خدا کا ایسی بیگانہ زبان میں ان کو الہام کرنا تو گویا دیدہ دانستہ  
 ان کو اپنی تعلیم سے محروم رکھنا تھا۔ اور اگر کہہ کر خدا ان کو ان کی زبان میں سمجھا دیتا تھا کہ ان  
 عباراتوں کے یہ معنی ہیں تو اس صورت میں پر ہمیشہ کا یہ عہد بجال نہیں رہے گا کہ انسانی زبان  
 میں اس کو بولنا حرام ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ ان نہایت کچی اور خام باتوں کے پیش کرنے  
 سے اولیوں کو فائدہ کیا ہے کیونکہ انسان کا ہے وہ سب کچھ پر ہمیشہ کا نہیں ہے تو پھر کوئی  
 پر ہمیشہ کی ہنگامت ہے کہ انسان کو اس کی زبان میں سمجھا دے کیا ہمارا خدا ہماری تمناں  
 ہماری زبان میں ہی نہیں سناتا۔ پس سب کہ ہماری زبان میں ہی ہمارا دعا سننے سے اس  
 کی شان میں کچھ فرق نہیں ہوتا تو پھر ہماری زبان میں ہی ہمیں کوئی راہ راست سمجھانے سے کیوں  
 اس کی شان میں فرق آئے گا۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ قدم سنت اللہ کے موافق تو ہی عادت الہی ہے کہ دھرمیک  
 قوم کے لئے اسی زبان میں ہدایت کرتا ہے لیکن اگر کوئی زبان ایسی ہو کہ ظہم کو خوب یاد ہو  
 گویا اس کی زبان کے علم میں ہو تو بسا اوقات ظہم کو اس زبان میں الہام ہو جاتا ہے جیسا کہ  
 قرآن شریف کے بعض الفاظ سے پسند ملتی ہے کیونکہ ازل قرآن شریف قریش کی زبان میں ہی  
 نازل ہونا شروع ہوا تھا کیونکہ ازل مخاطب قریش ہی تھے مگر بعد اس کے قرآن شریف میں  
 عرب کی اور آدہ زبانوں کے بھی الفاظ آگئے ہیں اور ہم لوگ جو قرآن شریف کے پیرو ہیں  
 اور ہماری شریعت کی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن شریف ہے۔ اس لئے ہم خدا تعالیٰ  
 سے اکثر عربی میں الہام پاتے ہیں تاہم اس بات کا نشان ہو کہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ اس حضرت

۲۱۹

نزل اسح

۲۲۵

لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں  
 تب ان کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس مجھے دل  
 میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے اور اس وقت میں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔ مثلاً عربی  
 عبارت کے سلسلہ تحریر میں مجھے ایک لفظ کی ضرورت پڑی جو ٹھیک ٹھیک کسی سیاری عیال کا  
 ترجمہ ہے اور وہ مجھے معلوم نہیں اور سلسلہ عبارت اس کا محتاج ہو تو فی الغور دل میں وہی متلو کی طرح  
 لفظ ضیف ڈال گیا جس کے معنی ہیں سیاری عیال۔ یا مثلاً سلسلہ تحریر میں مجھے ایسے لفظ کی ضرورت  
 ہوئی جس کے معنی ہیں غم و غمہ سے چُپ ہو جانا اور مجھے وہ لفظ معلوم نہیں تو فی الغور دل پر وہی ہوتی  
 کہ **وجوم**۔ ایسا ہی عربی فقرات کا حال ہے۔ عربی تحریروں کے وقت میں صد ہائے بنائے فقرات  
 وہی متلو کی طرح دل پر وارد ہوتے ہیں اور یا یہ کہ کوئی قریشیہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے وہ فقرات  
 دکھا دیتا ہے اور بعض فقرات آیات قرآنی ہوتے ہیں یا ان کے مشابہ کچھ تھوڑے تعارف سے۔ اور بعض  
 اوقات کچھ مدح کے بعد یہ لگتا ہے کہ فلاں عربی فقرہ جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے رنگ ہی متلو القادر ہوا تھا  
 وہ فلاں کتاب میں موجود ہے چونکہ ہر ایک چیز کا خدا مالک ہے اس لئے وہ یہ بھی اختیار رکھتا ہے کہ کوئی  
 عمدہ فقرہ کسی کتاب کا یا کوئی عمدہ شعر کسی دیوان کا بطور وحی میرے دل پر نازل کرے۔ یہ تو زبان عربی  
 کے متعلق بیان ہو کر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے  
 ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ  
 میں کچھ نمونہ اٹکا لیا گیا ہے اور مجھے اس خدائی قسم جو جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہی حادثات اللہ  
 میرے ساتھ ہوا اور یہ نشانوں کی قسم میں سو ایک نشان ہو جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں انور غیبیہ  
 میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور میرے خدا کو اس کی کچھ بھی پروا نہیں کہ کوئی لکھ جو میرے پر بطور وحی  
 القلم ہو وہ کسی عربی یا انگریزی یا سنسکرت کی کتاب میں ہی ہو کہ وہ کھسکے یا غیب میں ہی ہو کہ وہ کھسکے یا غیب میں ہی  
 قرآن شریف میں بہت تدریس کے قصے بیان کر کے انکو علم غیب میں داخل کیا ہے کہ وہ کھسکے یا غیب میں ہی  
 علیہ وسلم کیلئے علم غیب تھا گو یہ وہی کیلئے وہ غیب نہ تھا پس یہی راز ہے جسکی وجہ سے میں ایک دنیا کو

مشرق سے مغرب کو اور مغرب سے مشرقی بلاد کو آتی ہے اور اس پیشگوئی کے ساتھ قرآن شریف میں ایک اور بھی پیشگوئی ہے جو جسمانی اجتماع کے بعد روحانی اجتماع پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے و تکرکتنا بعضهم یوحیٰ فی بعض و نفتح فی الصور فجمعناہم جمعۃً ۛ ۛ یعنی بن آخری دنوں میں جو یا جو جاسوج کا زمانہ ہوگا دنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی رنگ میں ایسے حملے کرے گی جیسے ایک موج دریا دوسری موج پر پڑتی ہے اور دوسری لڑائیاں بھی ہوں گی اور اس طرح پر دنیا میں

حاشیہ۔ یہ آیت سورہ ہجرت میں باجوج باجوج کے ذکر میں ہے کتب سابقہ میں جو بنی اسرائیل نبیل پر نازل ہوئی تھیں صاف اور صریح طور پر معلوم ہو سکتے ہیں بلکہ نام لے کر بیان کیا ہے کہ باجوج باجوج سے مراد یورپ کی عیسائی قومیں ہیں اور یہ بیان ایسی صراحت سے ان کتابوں میں موجود ہے کہ کسی طرح اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ لبتا کہ وہ کتابیں حرت مہمل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات تو وہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ مومنوں کو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ یعنی ظالم ظالم باتیں اٹھا کر کتب سے پوچھ لو اگر تم بے خبر ہو۔ پس ظاہر ہے کہ اگر ہر ایک بات میں پہلی کتابوں کی گواہی ناہائز ہوتی تو خدا تعالیٰ کیوں مومنوں کو فرماتا کہ اگر تم نہیں معلوم نہیں تو اول کتاب سے پوچھ لو بلکہ اگر نبیوں کی کتابوں سے کچھ فائدہ اٹھانا حرام ہے تو اس صورت میں یہ بھی ناجائز ہوگا کہ ان کتابوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بطور استدلال پیشگوئیاں پیش کریں۔ حالانکہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم اور بعد ان کے تابعین بھی ان پیشگوئیوں کو بطور حجت پیش کرتے رہے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کتب سابقہ کے بیانی میں قسم کے ہیں۔

(۱) ایک تو وہ باتیں ہیں جو واجب التصدیق ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ اولیٰ دو حدیثوں کا ذکر اور بہشت و دوزخ کے وجود کی نسبت بیان۔ اگر ان کا انکار کریں تو ایمان جائے۔

(۲) دوسری وہ باتیں ہیں جو ذکر کرنے کے لائق ہیں جیسا کہ وہ تمام امور جو قرآن شریف کے مخالف ہیں

## ایک شخص ساکن جموں چراغ دین نام کی نسبت اپنی تمام جماعت کو ایک عام اطلاع

چونکہ اس شخص نے ہماری سلسلہ کی تائید کا دعویٰ کر کے اور اس بات کا اظہار کر کے کہ میں فرزند احمد  
میں سے ہوں جو بیعت کر چکا ہوں طاعون کے بارے میں شاید ایک یا دو اشتہار شائع کئے ہیں اور  
میں نے سرسری طور پر کچھ حصہ اٹکا سنا تھا اور قابل اعتراض حصہ ابھی سنا نہیں گیا تھا اس کے  
میں نے اجازت دی تھی کہ اسکے چھیننے میں کچھ مضا لقمہ نہیں۔ مگر انہوں نے کہ میں خطرناک لفظ  
اور بیہودہ دعوے جو اسکے حاشیے میں تھے اس کو پیش کرتے ہوئے اور دوسرے خیالات کی وجہ  
سُن نہ سکا اور محض نیک نیتی سے ان کے چھیننے کے لئے اجازت دی گئی۔ اب جو بات ابھی عرض  
چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلا اور اسلام  
کے لئے مضر ہے اور سرسری پیر تک لخوا اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا  
ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعمرہ اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ تا عیسا نبیوں اور مسلمانوں  
میں صلح کروا دے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کرنے اور این مریم ایک جواری بن کر  
یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے۔ اور ہر ایک شخص جاننا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ  
نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف و مبتدل اور ناقص اور  
نا تمام قرار دیا ہے اور تاج خاص اکملت لکم دینکم کا اپنے لئے رکھا ہے۔ اور ہمارا  
ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ بھی نہیں اور ناقص اور  
محرف اور مبتدل ہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے جیسا کہ آج سے بائیس برس پہلے  
براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے۔ قل ائمتنا انابشر متلکم یوحی الی انما الہکم الہ  
واحد والخیل کلہ فی القرآن لایستہ الا المظہرون۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ  
یعنے آنکو کہہ دے کہ میں تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر یہ دعویٰ ہوتی ہے کہ خدا ایک ہے  
اُس کا کوئی ثانی نہیں اور تمام بھلائی قرآن میں ہے۔ پاک دل لوگ اس کی حقیقت

ہیں کہ جنہوں نے دلی انصاف سے عظمتِ شانِ اسلام کو قبول کر لیا ہے اور تثلیث کے مسئلہ کا غلط ہونا اور بہت سی بدقولیوں کا عیسائی مذہب میں مخلوط ہو جانے اپنی تصنیفات میں بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ انصاف ہلکے ہموطنوں آریہ قوم سے مٹا جاتا ہے۔ اس قوم کو تعصب نے اس قدر گھیرا ہے کہ انبیاء کا ادب سے نام لینا بھی ایک پاپ سمجھتے ہیں۔ اور تمام انبیاء کی کسرِ شان کر کے اور سب کو "فتری اور جھلساز" ٹھہرا کر یہ دعویٰ بلا دلیل پیش کرتے ہیں کہ ایک وید ہی خدا کی کلام ہے۔

نے ان کو بہت خراب کر رکھا ہے کہ جیسے یہ لکھا گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے نبی آئے۔ وہ سب چور اور ڈاکو تھے۔ جو یہ منکرانہ الفاظ کسی حالت میں لکھی نیک پاک آدمی کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع اور عظیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے جو انہوں نے یہ بھی روانہ نہ رکھا۔ جو کوئی ان کو نیک آدمی بھی کہے۔ پھر کوئی ان کی طرف کوئی طرد آمیز لفظ کہ جس میں اپنی شہینگی اور دوسرے کی توہین پائی جاتی ہے۔ منسوب کیا جائے۔ بے شک اگر ہم خدا کے پاک نبیوں کو چور اور ڈاکو کہیں۔ تو ہم چوروں اور ڈاکوؤں سے ہزار درجہ بدتر ہیں۔ جن دلوں پر خدا کی کلام مقدس نازل ہوئی رہی ہے۔ اگر وہ ذلِ مقدس نہیں تھے۔ تو ناپاک کو پاک سے کیا نسبت تھی۔ یہ نہایت چالاک ہے۔ جو خدا کے ستودہ بندوں کی شان میں بے جا الفاظ بولے جائیں۔ کیا افسوس کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ اپنی خودی سے ایک دم باہر نہیں نکلتے۔ اور جنہوں نے دنیا سے ایسی ربط بڑھائی اور تعلق پیدا کئے۔ کہ ان کے دلوں میں ہر دم دنیا ہی دنیا ہے۔ وہ خدا کے مقدس لوگوں کو حقیر سے یاد کریں۔ اسے بھائیو! نبیوں کا پاک اور کامل اور راستباز ہونا تسلیم کرو۔ تا وہ کہتے ہیں بھی پاک طہریں جو نبیوں پر نازل ہوئیں۔ وہ نہ جن دلوں سے وہ کہتے ہیں۔ اگر وہ دل دنیا پاک نہیں تو پھر کہیں کوئی پاک ہو سکتی ہے۔ کیا ممکن ہے جو دھاتوے کے درخت کو لکھڑا کا پھل لگے۔ یا آگ کو انجیر۔ جب چشمہ کا پانی صاف ہے تو چشمہ ہی صاف ہی سمجھو۔ اگر وہ لک چسبہ اور برگڑ اور غلا کے کامل وقادر بندے نہیں تھے۔



کو ایک خط مستقیم میں، باہم نکھدیا جاوے تو شاید ایک مسافر کی دو منزل طے کرنے تک بھی وہ دوکان میں  
 قہقہہ مہل عجلوت سے فراغت ہے، لہذا دن رات سے عیاشی اور دنیا پرستی کے کام نہیں ہیں اس  
 تمام حقیقت سے ثابت ہوا کہ یسوع کے مصلوب ہونے سے اس پر ایمان لانے والے لوگوں سے کسک نہیں گئے  
 بلکہ جیسا کہ مذکورہ لکھنے سے ایک تیز و صاف دیکھنے والی اپنی ارد گرد کے عیاشات کو تباہ کر جاتا ہے، ایسا ہی کفارہ  
 پر ایمان لانے والوں کا حال ہوا ہے، اور میں جانتا ہوں کہ عیسائی لوگ اس پر زیادہ بحث نہیں کریں گے  
 کیونکہ میں سماعت میں ان فیوں کو جن کے پاس خدا کا فرشتہ آتا تھا۔ یسوع کا فناء ہوا، یہاں تک کہ نہ  
 سکا تو پھر کچھ نہیں اور پیشہ عدل اور خشک پاؤںوں کو ناپک کاموں سے روک سکتا ہے۔ سخن  
 عیسائیوں کے خدا کی کیفیت یہ ہے جو ہم بیان کر چکے۔

تیسرا منصب ان دونوںوں کے مقابل پر جن کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں، اسلام ہے  
 اس منصب کی خدا شناسی نہایت صاف صاف اور انسانی قدرت کے مطلق ہے۔ اگر تمام مذہبوں  
 کی کتابیں نا پور ہو کر ان کے سادے تعلیمی خیالات اور قصوات بھی ٹھو جو جائیں تب بھی وہ خدا جس  
 کی طرف تکلن رہتا ہی ان ہے۔ آئینہ قانون قدرت میں صاف صاف نظر آئیگا اور اس کی  
 قدرت اور حرکت سے بھری ہوئی صحت ہر ایک قدرہ میں چمکتی ہوئی دکھائی دے گی، غرض وہ خدا  
 جس کا پتہ **قرآن شریف** بتاتا ہے، لہذا موجودات پر فقط تہری حکومت نہیں نکھتا بلکہ موافق آیتہ  
**کیوب السمعت** برویکہ قالوا بیلی کے ہر ایک ذرہ ذرہ اپنی طبیعت اور روحانیت سے  
 اس کا حکم بردار ہے۔ اس کی طرف چمکنے کے لئے ہر ایک طبیعت میں ایک شمش پائی جاتی ہے۔ اس  
 شمش سے ایک ذرہ بھی خالی نہیں اور یہ ایک بڑی ذیل اس بات پر ہے کہ وہ ہر ایک چیز کو اپنی  
 ہے کیونکہ نور قلب اس بات کو مانتا ہے کہ وہ شمش جس کی طرف چمکنے کیلئے ہم تہیروں میں پائی جاتی  
 ہے وہ بلاشبہ وہی کی طرف ہے، جیسا کہ قرآن شریف نے اس آیت میں اسی بات کی طرف  
 اشارہ کیا ہے کہ ان صون ششی الایسبیر محمدۃ یعنی ہر ایک چیزوں کی پائی اس اس کے محامد  
 یا ان ہی ہے، لہذا ان چیزوں کا حق نہیں تھا تو ان چیزوں میں خدا کی طرف کشش کیوں پائی جاتی ہے۔

کے لئے کہتے ہی سے اسلام ہوتا ہے، چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراذھی کا ایک نتیجہ ہے۔ ہند

ازالہ اوہام

۲۰۹

حصہ ساقول

تب وہ شخص زندہ ہو کر ایک روشن اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس کے سامنے آجائے گا اور اس کی اداہیت سے انکار کرے گا سو وہ جلالِ الہی قسم کی گمراہ کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہو گا کہ تاگمان کا حق این مریم ظاہر ہو جائے گا اور وہ ایک ستارہ سفید کے پاس دمشق کے شرفی طرف آئے گا مگر این ماجہ کا قتل ہے کہ بیت المقدس میں آئے گا اور بعض کہتے ہیں کہ نہ بیت المقدس اور نہ دمشق بلکہ شام میں کے لشکر میں آئے گا جہاں حضرت امی ہوگی۔

۱۱۱ اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ آئے گا اس وقت اس کی زندگی ہلکا ہوگی یعنی زرد رنگ کے دیکھوئے اس نے پختہ ہوئے ہوں گے وہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی اور وہ نوبل، تحصیل اس کی دو فرشتوں کے بازو طے پہر ہوں گی۔ مگر بخاری کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مریم کو بچھلنے سے دو فرشتوں کے دو آؤں میں کے کندھوں پر اتار رکھ کر طواف کرتے دیکھا پس اس حدیث کے لہذا صفاقی سے یہ بات کہلاتی ہے کہ دو شیشی حدیث میں جو فرشتے نکھے ہیں وہ دراصل وہی دعا دی ہیں کہ دوسری حدیث میں بیان کئے گئے ہیں اور ان کے کندھوں پر اتار رکھنے سے مطلب یہ ہے کہ وہ سچ کے دردگاہ اور انصار ہو جائیں گے۔

اور پھر فرمایا کہ جس وقت سچی اپنا سو بھکائے گا تو اس کے پسینہ کے قطرات حشرخ ہوں گے اور جب اوپر کو اٹھائے گا تو بالوں سے قطرے پسینہ کے چاندی کے مائل کی طرح گریں گے جیسے مٹی، خوشے ہیں اور کسی کالو کے لئے ممکن نہیں ہو گا کہ ان کے دم کی، عواہا کر بیتا رہے، مگر فی الواقع مر جائے گا اور دم ان کا ان کی تہ نظر تک پہنچے گا۔ پھر حضرت ابن مریم جلال کی تلاش میں لگیں گے اور لڑکے دروازہ پر جمعیت المقدس کے دیوار میں ہی ایک گاؤں ہے اس کو باپکٹس کے لورٹس کر لیا جائے گا۔ وقت توجمعة الاحدیث۔

۱۱۲ یہ حدیث ہے صحیح مسلم میں امام صاحب نے لکھی ہے جس کو سفید کھمکے میں لکھنا

(۶) وہاں جب گلب سے پرسوز ہو گا تو گدھا جس جلدی سے جلیگا اس کی یہ مثال ہے کہ جیسے باہل اس حالت میں چلتا ہے جب کہ پیچھے اس کے ہوا ہو۔ یہ ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہاں گدھا کوئی جاندار مخلوق نہیں ہو گا بلکہ کسی جہائی مان کے زور سے چلے گا۔

(۷) زمین اور آسمان دونوں وہاں کے فرمانبردار ہوں گے یعنی خدا تعالیٰ اس تہذیب کے ساتھ تقدیر موافق کر دے گا اور اس کے اقتدار زمین کو اس کی مرضی کے موافق آباد کرے گا۔

(۸) وہاں مشرق کی طرف سے خروج کرے گا یعنی ملک ہند سے کیونکہ یہ ملک زمین حجاز سے مشرق کی طرف ہے۔ متفق علیہ۔

(۹) وہاں جس دورانہ پر گدھے کا اُسے کیسے ٹوپے خزانے باہر نکال۔ سو وہ تمام خزانے باہر نکال آئیں گے اور وہاں کے پیچھے پیچھے جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہاں زمین سے سب سے بہتر فائدہ اٹھائے گا۔ اور اپنی تہذیبوں سے زمین کو آباد کرے گا اور ویرانے کو خزانے کر کے دکھائے گا پھر آخر باب لہر چل گیا بیابان گداؤں کو گوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ

بسر کرنا انہوں نے کہاں سے سیکھا ہے۔ کتاب آسمی کی خدا تفسیر میں نے انہیں بت فرمایا جو انہوں نے دلی اور دعائی قوی پرست بُرا اُٹھان سے پڑا ہے۔ اس زمانہ میں جو مشبہ کتاب آسمی کے تہذیبی ہے کہ اس کی ایک تہذیب تفسیر کی جائے کہ نہ کہ حال میں تفسیروں کی تسلیم ہی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کر سکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں۔ بلکہ ظنی مساوت اور نیک دشمنی کی مزاحم بھاری ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نور اس اپنے اکثر خفاؤں کے حقے قرآن کریم کی تہذیب میں ہے قرآنی تہذیب جیسے لوگوں کے دلی سے ملتی تھی ہے کہ گویا قرآن آسمان پر اُٹھایا گیا ہے۔ وہ ایمان جو قرآن نے سکھایا تھا اس کے لوگ بے خبر ہوں وہ عرفان جو قرآن نے بخشا تھا اس کے لوگ غافل ہو گئے ہیں۔ ان سے کہ ہے کہ قرآن نہیں ہے مگر قرآن ان کے متن سے چمپے نہیں اُترتا۔ انہیں معصوموں سے

ازالہ ابہام

۲۹۳

حسدوم

کہ جب وصال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب سچ موعود ظہور کے گا اور اس کے تمام جھگڑے کا خاتمہ کر دے گا۔

(۱۰) وصال خدائیں کسلانے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا قابل ہو گا بلکہ بعض انبیاء کو بھی۔ مسلم۔  
: ان دشمنوں و علامتوں میں سے ایک بھاری علامت و جلال محمود کی یہ بھی ہے کہ اُنس کا فتنہ تمام بن قنوں سے بڑھ کر ہو گا کہ جو ربانی دین کے نشانے کے لئے ابتدا سے لوگ کرتے تھے ہیں اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ علامت مسائی مشنوں میں بخوبی ظاہر ہو چکا ہے۔

ازالہ جگہ ایک بڑی بھاری علامت و جلال کی اُس کا گدھا ہے جس کے میں الاذنین کا اندازہ سترہا کیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طوفانی ہو رہا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ وہاں کے زور سے چلتی ہیں۔ جیسے باہل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر ریل گاڑی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ مسائنہ قوم کی بنا ہے جن کا امام و مقتدا ہی و جلالی گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو وصال کا گدھا تیار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو گا کہ علامتِ خاصہ و جلال کے انیس لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انیس لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتدائے سے نہیں پائی جاتی اور انیس لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دشمنوں کے زور سے چلتا ہے جیسے باہل ہوا کے زور سے۔ اور انیس لوگوں کے متبعین زمین کو

چمکاتا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اُٹھایا جائے گا۔ پھر انیس مدد میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لے گا ایک مدد قاری اور صل ہو گا جیسا کہ فرمایا توکلن الایمان مطلقاً لیس عند الشریا لئلا لہ سبیل من خار من۔ یہ مدد و حقیقت اسی زمانہ طوفانِ اشارہ کو کرتی ہے جو ایستہ ناہل و خاک بہ لنگھوں میں اشارت بیان کیا گیا ہے۔ منہ

۵۴۷

و منح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلني من المجذوبين. وكنت شاكياً  
وقد شغقتُ وما استفتحتُ ياباً الا فتحت. وما سألت من نعمة الا اعطيت  
وما استكثفت من امر الا كشفت. وما ابتهلت في دعاء الا اجيبتُ.  
وكل ذاك من حبِّي بالقرآن وحبِّ سيدي وامي سيِّد المرسلين. اللهم  
صل وسلِّم عليه بعد نجوم السموات وذرات الارضين ومن اجل هذا المحب  
الذي كان في فطرتي كان الله معي من اول امري حين ولدت وحين كنت  
ضرباً عند ظمري وحين كنت اقرء في المتعلمين. وقد حبيب التي منذ فوات  
العشرين ان انصر الدين. واجادل البراهمة والقسيسين. وقد الفت  
في هذه المناظرات مصنفات عديدة. ومؤلفات مفيدة منها كتابي  
**البراهين**. كتاب نادر مانع على منواله في ايام خالية فليقرء من كان  
من امرتايين. قد سللت فيه صوارم الحجج القطعية على اقوال الملحدين.  
ورميت بشبهها الشياطين المبطلين. قد خفض هام كل معاند بذالك  
السيف المسلول. وتبينت فضيحتهم بين ارباب المنقول والمقول. وبين  
المصنفين. فيه دقائق العلوم وشواردها والالهامات الطيبة الصريحة و  
الكشوف الجلية ومواردها. ومن كل ما يجعل ذرر معارف الدين المتين ولى  
كتب اخرى تشابهه في الكمال. منها الكحل والتوضيح والآزالة وفتح الاسلام  
وكتاب آخر سبق كلها الفته في هذه الايام اسمه دافع الوسوس هو نافع جداً  
للذين يريدون ان يروا حسن الاسلام. ويكفون اقواه الخالفين. تلك كتب  
ينظر اليها كل مسلم يعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلها ويصدق

۵۴۸

دعوتی۔ الاذریۃ البغایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔ ولما  
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنۃ جاء تنی نسیم الوحی بریای عنایات  
 ربی لیزید معرفتی و یقیمنی و یرتفع حجبی و اكون من المستیقنین فاوّل ما  
 فتح علیّ یاہ ہوا الرؤیا الصالحة فكننت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق  
 الصبح و انی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحة صادقة فریبا من القین او  
 اکثر من ذالك۔ منها محفوظۃ فی حافظتی و کثیر منها نسیتھا۔ و لعل  
 اللہ یکرہھا فی وقت اخر و نحن من الآملین۔ و رايت فی غلواء شبابی  
 و عند دواعی التصابی کانی دخلت فی مکان و فیہ حفدتی و خدمی فقلت  
 طهروا فراشی فان وقتی قد جاء ثم استیقظت و حشیت علی نفسی  
 و ذهب و هلّ الی انی من المائتین۔ و رايت ذات لیلۃ و انا غلام  
 حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف یدکر فیہا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فقلت ایہا الناس این رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشاروا  
 الی حجرۃ فدخلت مع الداخلین۔ فبشّ بی حین و اقیته۔ و حیاتی باحسن  
 ما حییتہ و ما افسی حسنه و جماله و ملاحظه و تحنته الی یومی هذا۔ شغفت  
 حبیبو جد بشی بوجه حسین قال ما هذا بیمنک یا احمد فنظرت فاذا  
 کتاب بیدی الیمنی و خطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ  
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرۃ اخرى  
 و انا کالمتهجیرین۔ فوجدته یشابه کتابا کان فی دار کتبی و اسمہ  
 قطبی قلت یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال ارنی کتابک القطبی فلما

کر دے کہ فرشتوں کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو آسمان سے خالی کر دینے پر ہم مشتق اس ثبوت کو سنیں گے۔ اور اگر حقیقت ثبوت ہو گا۔ تو ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود یا مانیات میں داخل ہے خدا تعالیٰ کا نزول سماء الدنیا کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے آسمانیت ہوتا ہے کہ خلق جدید کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہوتا ہے وہ حیرت انگیز کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا یہ ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کر لیں پھر خلق جدید کے قابل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک تجربہ ہے کیا خدا تعالیٰ کی قدرت سے بید ہے کہ ایک وجود دو جگہ دو جسموں سے دکھائے۔ حاشا دکھا کر ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ عنہ کل شیء تدبیر۔

۳۱۵

پھر شیخ بطلانی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب تبلیغ کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں۔ اور ہم انہوں سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور باقاعدہ ترکیبیں اور لفظوں کو یہی غلطی میں داخل کر دیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی خاص مجلس مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھا دیں کہ ایسی شتابکاری سے کیا کیا نامتیں اٹھانی پڑتی ہیں قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو گئیں یہ علم اور نام مولوی ابان اللہ و ابان اللہ و ابان اللہ و ابان اللہ وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں۔ اگر وہ تمام اکٹھی کر کے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہو گی اور ان میں اکثر تو سہو کا تب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بجز زمین سے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں۔ اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شخص نے کسی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے اور اُدبھی اپنی پردہ دری نہ کرتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلیغ رسالہ انظم و شریں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کر لیں کہ حقیقت وہ مولوی اور عربی دان نہیں۔

نیں کوئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الہی سے لکھے گئے ہیں۔

۴۱۶

میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا۔ مگر یہ تو ضرور کہتا ہیں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ فذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلا دیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعویٰ کو نابود کر دیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کوئی مصیبت صحیح جو انکو ملے ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور اہمکل فذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ اُنکے لئے ہرگز ممکن نہ ہو گا کہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور پہلے ہے کہ اقی صہیں من اراد اھا فتک یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت بجا کہتا پھر تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اسکو نہیں آتا اور وہ اعلیٰ درجہ کے قائل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ درمی کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اسکو دکھلا دے کہ خود پسندی اور عجب کے یہ ثمرات ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا اچانت ہو گی کہ جس شخص کو جاہل سمجھا تھا اور تمبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر باد بکھتا تھا کہ زبان عرب سے یہ شخص بالکل نا آشنا ہے اور جاہل ہے اسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور ذلیل کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہئے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور توڑتی الحق اور کرامات الصداقین کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار حسنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا۔ مگر اس طرف توجہ نہ کی جو یہ نتیجہ مخالفت حق کا ہے۔ فاتقوا اللہ یا اذی الا بصلو۔

اور یاد رہے کہ یہ خود شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اسلئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت محکا را نہ عذر ہے۔ گو یا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے۔ لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کتیا اور فضول اور ایک

۱۰۲



اور حق پوشی میں حد سے گزر گئے ہیں۔ ہائے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عدا  
صیح واقعات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے  
ملک میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے ظہور فرما نہیں ہوئے تھے۔ تاہم گمان  
کیا جاتا کہ چوں کہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے اسلئے  
لوگ ہان بھلنے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آگئے تھے:

پس سوال تو یہ ہے کہ جب کہ آپ کے لئے اپنی عربی اور مسیحی اور تنہائی کی  
حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں متادی مشورہ کی تھی تو اس وقت  
کس تلوار کے خوف سے لوگ آپ پر ایمان لے آئے تھے۔ اور اگر ایمان نہیں لائے  
تھے تو پھر پھر کرنے کے لئے کس بادشاہ سے کوئی لشکر مانگا گیا تھا۔ اور مدد طلب کی  
گئی تھی۔ اسے حق کے طالبو! تم یقیناً سمجھو کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی افتراء ہیں۔

جو اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ تاریخ کو دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
دہی ایک تہیم بڑا کا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا۔ اور ماں  
صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔

بنیہ کسی کے سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پا تا رہا۔ اور اس مصیبت اور تنہائی  
کے ایام میں بعض لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں۔ اور بجز خدا کے کوئی متکفل نہ تھا اور

بچیس برس تک پہنچ کر بھی کسی بچے سے بھی آپ کو اپنی زندگی نہ دی۔ کیونکہ جیسا کہ  
بظاہر نظر آتا تھا۔ آپ اس لائق نہ تھے کہ خانہ داری کے امور اجات کے متحمل ہو سکیں۔

اور نیز محض اتنی تھی۔ اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں جانتے تھے۔ پھر جب آپ چالیس  
برس کے سن تک پہنچے تو یک دفعہ آپ کا دل خدا کی طرف کھینچی گیا۔ ایک غار منگہ

سے چند میل کے فاصلہ پر ہے جس کا نام حرا ہے۔ آپ سیکلے وہاں جاتے اور غار  
کے اندر چھپ جاتے۔ اور اپنے خدا کو یاد کرتے۔ ایک دن اسی غار میں آپ



یہ تو ہم نے قرآن شریف کی اس زبردست طاقت کا بیان کیا ہے جو اپنے پیروی کرنے والوں پر اثر ڈالتی ہے یہ کسی وہ دوسرے معجزات سے بھی بڑا ہے اس نے اسلام کی ترقی اور شوکت اللہ رخ کی اس وقت غیر دی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگوں میں اکیلے پھر کرتے تھے اور ان کے ساتھ جو چند فریب اور ضعیف مسلمانوں کے اند کوئی نہ تھا اور جب قیصر روم ایرانیوں کی لڑائی سے مغلوب ہو گیا اور ایران کے کسری نے اس کے ملک کا ایک بڑا حصہ دیا لیا تب بھی قرآن شریف نے بطور پیش گوئی کے یہ خبر دی کہ زورس کے اندر پھر قیصر روم تھیاب ہو جائے گا اور ایران کو شکست دے گا پھر ایسا ہی ظہور میں آیا یہاں ہی شیخ فقر کا عالی شان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھا رہا ہے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کافرانے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم نبوت ہے یہ سہم حصول باتیں ہیں کہ قرآن شریف آفرنا کہ ہے کہ **شَرَّ النَّبَاتِ شَرُّ الْبَلْبَعَةِ** وَاشْفَقَ الْمُتَشَكِّرُ **وَإِنْ يَكْفُرُوا بِآيَاتِنَا يَتَوَلَّوْا أَعْيُنُهُمْ** یعنی قیامت نزدیک آگئی اور جان بچا کر گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ بجا جا رہے ہیں کا آسمان تک شرمگاہ کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ نرا دکھائی نہیں بلکہ قرآن شریف تو اس کے ساتھ ان کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو جنت دشمن تھے اور کفر پہ ہی رہے تھے اب ظاہر ہے کہ اگر شیخ فقر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو کفر کے مخالفت لوگ اور عبادی دشمن کو یہ کفر خاموش بیٹھ سکتے تھے وہ بلا مشورہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تمہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھا اور کفر جو نہیں کر سکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افر خیال کے پھر بھی ٹھپ رہتے۔ بالخصوص جب کوفیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں ان کافروں نے تمہاکہ گریہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اس کا رد کرتے نہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر فخر لگاتے پس عینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ خود ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ حق

سہ القرآن: ۲۰-۲۱

سورة القمر فاتحة و من مع البسملة و است و تحمسون آية و ثلاثون آية

سورة قمر یہ سورۃ کی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی کہیں آیات ہیں اور تین رکوع میں

اس اللہ کا نام لیکر جو بے حد کم کرنے والا اور بے شمار کرنے والا ہے پڑھا جائے اور عرب کی آہا ہی کی گھڑی آگنی ہے اور پانچ ٹھٹھا گیا ہے۔

اور اگر وہ کوئی نشان دیکھیں تو ضرور عرض کر عاشر گئے اور کسریں گئے یہ بعض ایک سو کا ہے جو ہمیشہ سے پہلا آتا ہے۔

اور اصول جھٹلا دیا اور اپنی خواہشات کے پھیلنے پر سے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔

اور ان کے پاس ایسے حالات ہیں جو کبھی نہیں ہیں تیسرا کام ان موجود تھا نیز اسی حکمت کی باتیں بھی تیسری جو اثر کرنے والی تھیں مگر انہوں نے نہ دیکھے اور انے ان کو کوئی فائدہ نہیں دیا۔

پس تو ان سے مزید پھر اس وقت کا افتخار کہ کھلنے والا ایک ناپسندیدہ چیز یعنی مذبذب کی طرف ان کو پکارے گا۔

ان کی آنکھیں بھی مٹی جی جی ہوں گی۔ وہ درجوں سے ٹھہریں گے اس طرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنقَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ اَنْشَقَّ الْقَدْرُ ۝

وَ اَنْ يُّرَا آيَةً يُعْرَضُونَ وَ يُعْرَضُونَ بِسِحْرِ

تَنْبِيْهِ ۝

وَ كَذَّبُوْا وَ اَنْبَغُوْا اَلْهُوَادِثُ ۝ وَ كَلَّ اَمْنُوْ

فُنْتَقَرُوْا ۝

وَ اَقْرَبَ جَاذِبُوْا مِنَ الْاَبْتَاكِ مَا يَنْفِيْهِ مُرَدِّجَرُ ۝

حِكْمُهُ بِالْاِيَةِ فَمَا تَقْنِيْنَ النُّذُوْرُ ۝

تَتَوَلَّوْا عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّالِعُ اِلَىٰ

سَعْيِكُمْ ۝

خُشَعًا اَبْصَارُهُمْ بَخْرَتٍ مِّنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ

سے عربوں کے نزدیک پانچ سو سو حکومت کا نشان تھا پانچ سو سو ہی یہ عقیدہ رکھتے تھے حضرت عنیدہ بن جریج ایک یہودی رسول کا بیٹا تھا اور یہودی رسول کو یہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزاع مملکت میں داخل ہوئے انہوں نے ایک خنزیر میں کھیا کو ان کی گود میں چاند مارا ہے۔ ان کی دالہ نے اس خنزیر سے استلہالی کیا کہ تو بادشاہ وقت سے شادی کرنا چاہتی ہے اور صاحب اس پانچ ٹھٹھا اور عرب کی تباہی جانے کے ایک مہینے پہلے کہتا ہے کہ تین عرب کی تباہی کی مسامتہ تھی ہے اور پانچ عرب کی حکومت کا مزاج پانچ پانچ ہو گیا ہے مسخری نے غلغلے سے اس کے ہر مہینے کی ہر رسول کی ہر مہینے اللہ علیہ وسلم نے ایک اور خنزیر دیکھا تھا کہ یہاں تک حرف اشارہ کہ تو وہ عقیدت جہان طور پر پھٹ کر دو گئے ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ان حالات کو یہ غلط ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو عرب کے سر سے تھوڑی اور دنیا کے سر سے تھوڑی میں ایسا نظر آتا بلکہ نظارہ جس کے لیے سنگ ثابت ہوتا کیونکہ وہ اس صورت میں تا ثمرہ سکتا ہے جبکہ اس سبب سے اس میں ہر جگہ ایک بی چکر مملکت ہے جو اس وقت اس میں ہو یا نہ ہو اور عرب کے کسی اور مقام پر جو اس کی شہادت نہیں دی کہ پانچ عربانی طور پر پھٹ گیا تھا مملکت پانچ عربانی طور پر پھٹنے کا خیال سے کہی لفظ نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ عرب کی بات ہمیشہ ہی نبوت کے دہی کے چلے آئے ہیں۔ سہ قرآن مجید نے اور نے دلیں کہا ہے۔ حالانکہ صوفیہ ایک اور لفظ ہے جو یا تو نبوت کے لیے ہے یا اس لیے کہ آپ کی ذات میں سب رسول جمع ہیں۔

مسیحؑ اپنے خاص میں عام انسانوں کے خواص بلکہ تمام انبیاء کے خواص سے مستثنیٰ اور  
 نرالہ ہے کیونکہ جبکہ ایک افضل البشر جو مسیحؑ سے چند سو برس پہلے آیا تھوڑی سی عمر تک  
 فوت ہو گیا اور تیرہ سو برس اُس نبی کریمؐ کے فوت ہونے پر گذر بھی گئے مگر مسیحؑ اب تک  
 فوت ہونے میں نہیں آیا۔ تو کیا اس سے یہی ثابت ہوا یا کچھ اور کہ مسیحؑ کی حالت  
 لوازم بشریت سے بڑھی ہوئی ہے۔ پس حال کے علماء اگرچہ بظاہر صورتِ شرک سے  
 بیزار ہی ظاہر کرتے ہیں مگر مشرکوں کو مدعا دینے میں کوئی دقیقہ انہوں نے اٹھا  
 نہیں رکھا غضب کی بات ہے کہ اللہ جل شانہ تو اپنی پاک کلام میں حضرت مسیحؑ کی  
 وفات ظاہر کر کے اور یہ لوگ اب تک اُسکو زندہ سمجھ کر ہزار ہا اور بیشمار نئے اسلام کے لئے  
 برپا کر دیں اور مسیحؑ کو آسمان کا حق و قیوم اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کا مرد و پھر اور  
 حالانکہ مسیحؑ کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مَبَشِّرِ الرَّسُولَ تَأْتِي قَوْمًا  
 بَعْدِي اسْمُهُ اَحْمَدُ یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آتی میرے  
 مرنے کے بعد آئے گا اور نام اُس کا احمدؑ ہوگا۔ پس اگر مسیحؑ اب تک اس عالم  
 جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اب تک  
 اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ لخص اپنے کھلے کھلے الفاظ سے بتلا رہی  
 ہے کہ جب مسیحؑ اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔ وہ یہ کہ آیت میں آنے کے مقابل پر جانے بیان  
 کیا گیا ہے اور ضرور ہے کہ آنا اور جانا دونوں ایک ہی رنگ کے چول۔ یعنی ایک اُس  
 عالم کی طرف چلا گیا اور ایک اُس عالم کی طرف سے آیا۔ پھر دوسری گواہی حضرت مسیحؑ کی  
 اُن کی وفات کے بارے میں آیت قَلَّمَا نُوْقِدْتِي فِي مِيحِ مِيحِ دَرَجِ حَسْبِ حَسْبِ كِي اَنْتَحِيحِ

لہ الضم: ۴

زیر سے یہ نام بتایا گیا ہو تا تو قرآن کریم میں جو وحی الہی ہے اول تو احمد نام ہی آتا اور اگر محمدؐ بھی آتا تو احمد بعض مقامات پر ضرور آتا۔ وہ عجیب الہامی نام تھا کہ قرآن کریم اس نام سے ایک دفعہ بھی آنحضرت ﷺ کو نہیں پکارا۔ دوسری دلیل آپ کا نام احمد نہ ہونے کی یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ کا نام احمد تھا۔ کلمہ شہادت جس پر اسلام کا دار و مدار ہے اس میں بھی محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے کبھی احمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا حالانکہ اگر آپ کا نام احمد ہو تا تو کلمہ شہادت کی کوئی روایت تو یہ بھی ہوتی کہ اَشْهَدُ اَنَّ اَحْمَدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِحَسْرَتِ اِزَانَ میں بھی یہ نام بلند مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہہ کر آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کبھی احمد رسول اللہ نہیں کہا جاتا۔ بحیرہ میں بھی محمد ہی آنحضرت کا نام آتا ہے اور درود میں بھی آنحضورؐ کو محمد نام لے کر ہی یاد کیا جاتا ہے اور اسی نام کے رسول پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں بھیجی جاتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کے خطوط کی نقلیں موجود ہیں ان سب میں آپ نے اپنے دستخط کی جگہ محمد نام کی ہی مر لکھی ہے۔ ایک خط میں بھی احمد اپنا نام تحریر نہیں فرمایا۔ بھر صحابہ کرام کی گفتگو احادیث میں مذکور ہیں لیکن ایک دفعہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ کسی صحابی نے آنحضرت ﷺ کو احمد کہہ کر پکارا ہو اور نہ ان کی آپس کی گفتگو میں ہی یہ نام آتا ہے نہ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ کا نام احمد رکھا گیا تھا۔ بلکہ تاریخ سے بھی یہی ثابت ہے کہ آپ کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ آپ کے مخالف جس قدر تھے جن میں خود آپ کے رشتہ دار اور چچا بھی شامل تھے سب آپ کو محمد ﷺ نام سے پکارتے تھے یا شہادت سے مُدَّم کہہ کر پکارتے تھے کہ وہ بھی محمد کے وزن پر ہے۔ غرض جس قدر بھی غور کریں اور فکر کریں آپ کا نام قرآن کریم سے احادیث سے لکھے اذان سے بحیرہ سے درود سے آپ کے خطوط سے معاہدات سے تاریخ سے صحابہ کے اقوال سے محمد ہی معلوم ہوتا ہے نہ کہ احمد۔ پھر اس قدر دلائل کے ہوتے ہوئے کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا نام احمد تھا۔ اگر احمد بھی آپ کا نام ہوتا تو مذکورہ بالا مقامات میں محمد نام کے ساتھ آپ کا نام احمد بھی آتا اور کچھ نہیں تو ایک ہی جگہ احمد نام سے آپ کو پکارا جاتا یا کلمہ شہادت میں بجائے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کے احمد رسول اللہ بھی پڑھنا جائز ہوتا مگر ایسا نہیں ہے نہ یہ بات رسول کریمؐ سے ثابت ہے اور نہ صحابہ سے۔ اب ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ آپ کا نام احمد نہ تھا۔

پس اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں

ہو سکتے ہیں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام رسول کے ہیں آپ کے وقت میں پورے ہوں جب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ سب نشانات جب آپ میں پورے ہو گئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی کیا وجہ ہے لیکن یہ بات بھی نہیں جیسا کہ آگے چل کر ثابت کروں گا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ اِسْمُهُ اَحْمَدُ والی بیٹھوئی میں کوئی ایسا لفظ ہوتا جس کی وجہ سے ہم کسی فیبر پر اسے چسپاں نہ کر سکتے مثلاً یہ لکھا جاتا کہ وہ خاتم النبیین ہو گا اور چونکہ خاتم النبیین صرف رسول کریم ہی ہیں اور ایک ہی شخص خاتم النبیین ہو سکتا ہے اس لئے ہم کہہ سکتے تھے کہ کو بعض نشانات آپ کے وقت میں اپنے ظاہر الفاظ میں پورے نہیں ہوئے لیکن جبکہ ایک ایسی صریح علامت موجود ہے جو آپ کے سوا کسی اور میں پائی ہی نہیں جاسکتی تو ان باتوں کی کوئی اور تاویل ہوگی اور بحوالہ یہ بیٹھوئی آپ پر ہی چسپاں ہوتی ہے لیکن یہ بات بھی نہیں۔ اس بیٹھوئی میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ بیٹھوئی خاتم النبیین کے متعلق ہے۔ نہ کوئی اور ایسا لفظ ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ بیٹھوئی ضرور آنحضرت ﷺ پر چسپاں کرنی پڑے۔ سوم باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ بیٹھوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرمایا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا نہ عجمی نہ جمونی نہ ذمی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس کا صداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ پس جب یہ بھی بات نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خلاف مضمون آیت کے اس بیٹھوئی کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کریں۔ ایک چوتھی مجبوری بھی ہو سکتی تھی جس کی وجہ سے ہم یہ آیت رسول کریم ﷺ پر چسپاں کرنے کے لئے مجبور تھے اور وہ یہ کہ انجیل میں صرف ایک ہی نبی احمد کی خبر دی گئی ہوتی۔ اس صورت میں واقعہ میں مشکل تھی کہ اگر اس بیٹھوئی کو ہم کسی اور شخص پر چسپاں کر دیتے تو رسول کریم ﷺ کے موعود نہ رہتے حالانکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ آپ حضرت مسیح نامہ صریح کے موعود ہیں۔ لیکن انجیل میں ہم دو نبیوں کے آنے کی خبر دیتے ہیں۔ ایک وہ نبی جو تمام نبیوں کا موعود ہے اور جس کا آنا بخدا تعالیٰ کا آنا قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرے مسیح کی دوبارہ آمد۔ اور بتایا گیا ہے کہ پہلے ”وہ نبی“ آئے گا۔ پھر مسیح دوبارہ آئے گا اور ان دونوں بیٹھوئیوں میں

ازالہ اوہام

۲۰۷

صفحہ دوم

پھر صفحہ ۲۲۴ میں فرماتے ہیں کہ اس سہلت پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہو چکا ہے  
 کہ عیسیٰ جب نازل ہو گا تو آہستہ آہستہ محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ اور فرماتے ہیں اس طمانی  
 نے بھی مواہب لدنیہ میں ہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ اُمتی بھی ہو گا اور پھر نبی بھی۔  
 لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تا مسہر گز اُمتی نہیں  
 ہو سکتا۔ اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع  
 اور اُمتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بالکل متنہج ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے  
 وما آرسلتنا من رسول الا یطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطیع اور امام  
 بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور  
 تابع ہو۔ ان محدث جو مسیحا میں سے ہے اُمتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔  
 اُمتی وہ اس وجہ سے کہ وہ بالکل تابع شریعت رسول اللہ اور مشکوٰۃ رسالت سے فیض پانے والا  
 ہوتا ہے اور نبی اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نبیوں کا ساحل اس سے کرتا ہے اور قدرت  
 کا وجود انبیا اور اُمت میں بطور برزخ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ وہ کامل اور  
 طور پر اُمتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ کسی  
 نبی کا مطیع ہو اور غلامیہ حملے کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔  
 اب سمجھنا چاہیے کہ چونکہ مقتدر تھا کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ اور یہود کے خیالات  
 باطلہ زہرِ ہلاہل کی طرح تمام دنیا میں سرایت کر جائیں گے اور نہ ایک رو سے بلکہ  
 ہزاروں راہوں سے ان کا بد اثر لوگوں پر پھنچے گا اور اس زمانہ کے پٹے پہلے ہی اجاریت  
 میں خبر دی گئی تھی کہ عیسائیت اور یہودیت کی گڑھی پھسلتیں یہاں تک غلبہ کریں گی کہ  
 مسلمانوں پر بھی اس کا سخت اثر ہو گا۔ مسلمانوں کا طرزِ تہذیب مسلمانوں کا شعار مسلمانوں  
 کی وضع ہو گا۔ نصاریٰ سے مشابہ ہو جائے گی اور جو عاداتیں یہود اور نصاریٰ کو پہلے  
 ہلاک کر چکی ہیں وہی عاداتیں اسبابِ تباہی کے پیدا ہو جائیں گی جو مسلمانوں میں آج بھی

نہ خیار: ۶۵





نشان ظاہر ہوئے تب انہوں نے کہا کہ اب قبول کرنے سے مرنا بہتر ہے۔ غرض نظر دقیق کو صادق کے صدق کو شناخت کرنا سعیدوں کا کام ہے اور نشان طلب کرنا نہایت منحوس طریق اور اشقیاء کا شیوہ ہے جس کی وجہ سے کروڑ ہا منکر میزیم جہنم ہو چکے ہیں خدائے تعالیٰ اپنی شدت کو ہمیں بدلتا۔ وہ جیسا کہ اُس نے فرمادیا ہے اُنہی کے ایمان کو ایمان سمجھتا ہے جو زیادہ ہند نہیں کرتے۔ اور قرآنی مرحومہ کو دیکھ کر اور علامات صدق یا کفر صادق کو قبول کر لیتے ہیں اور صادق کا کلام صادق کی راستبازی صادق کی استقامت اور خود صادق کا منہ اُن کے نزدیک اس کے صدق پر گواہ ہوتا ہے۔ مبارک وہ جن کو مردم شناسی کی عقل دیکھتی ہے۔

ماسوا کے جو شخص ایک نبی متبع علیہ السلام کا قبیح ہے اور اُس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسکی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی ناسمجھی ہے کیونکہ انبیاء اس لئے آئے ہیں کہ تا ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کر دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لا دیں۔ لیکن اس جگہ تو ایسے انقلاب کی دعویٰ نہیں ہے وہی اسلام ہے جو پہلے تھا۔ وہی نمازیں ہیں جو پہلے تھیں۔ وہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جو پہلے تھا اور وہی کتاب کریمہ جو پہلے تھی۔ اصل دین میں سے کوئی ایسی بات چھوڑنی نہیں پڑتی جس سے اس قدر حیرانی ہو۔ مسیحیہ موعود کا دعویٰ اس حالت میں گراں اور قابل احتیاط ہوتا کہ جبکہ اس دعویٰ کے ساتھ موعود باشندہ کچھ دین کے احکام کی کمی پیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی۔ اب جبکہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ صرف ماہ الزماخ حیات سچ اور وفات سچ ہے اور مسیح موعود کا دعویٰ اس مسئلہ کی درحقیقت ایک فرس ہے اور اس دعویٰ سے مراد کوئی عملی انقلاب نہیں اور نہ اسلامی اعتقادات پر اس کا کچھ مخالفانہ اثر ہے تو کیا اس دعویٰ کے تسلیم کرنے کیلئے کسی بڑے مجرہ یا کرامت کی حاجت ہے جس کا مانگنا رسالت کے دعویٰ میں عام کا تدریم شیوہ ہے ایک مسلمان جسے تائید اسلام کیلئے خدائے تعالیٰ نے بھیجا جس کے مقاصد یہ ہیں کہ تا دین اسلام کی خوبیاں لوگوں پر ظاہر کرے اور آجکل کے فلسفی وغیرہ الزاموں سے اسلام کا پاک ہونا ثابت کر دے اور مسلمانوں کو اللہ اور رسول کی محبت کی طرف رجوع دلائے کیا اس کا قبول کرنا ایک منصف مزاج اور خدا ترس آدمی پر کوئی مشکل امر ہے؟



۴۹۸

نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور ان ہدایتوں کے سمجھنے والے کے منہ پر ہمیشہ کے لئے ٹبر لگ گئی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وہ ایسا خیال پر گز نہیں کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اُس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے اور اُس مذہب میں تازہ بہ تازہ موجود ہوں۔ اگر ہماری گورنمنٹ عالیہ ایسا جلسہ کرے تو یہ نہایت مبارک ارادہ ہے۔ اور اس سے ثابت ہو گا کہ یہ گورنمنٹ سچائی کی حامی ہے۔ اور اگر ایسا جلسہ ہو تو ہر ایک شخص اپنے اختیار سے اور ہنسی خوشی سے اس جلسہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ قوموں کے پیشوا جنہوں نے مقدس کہلا کر روٹا روپیہ قوموں کا کھا لیا ہے۔ ان کے تقدس کو آزمانے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمدہ طریق نہیں ہو سکتا یا ان کے مذہب کا خدا کے ساتھ رشتہ ہے اس رشتہ کا زندہ ثبوت مانگا جائے۔ یہ عاجز اپنے دلی جوش سے جو ایک پاک جوش ہے یہی چاہتا ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ کے ہاتھ سے یہ فیصلہ ہو۔ خدا یا اس عالی مرتبہ گورنمنٹ کو یہ الہام کر۔ تا وہ اس قسم کے جلسوں میں سب سے پہلے ہو جائے۔ اور میں چونکہ مسیح موعود ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح کی عادت کا رنگ مجھ میں پایا جاتا ضروری ہے حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے ان کو بچا لیا۔ اور مرہم عیسیٰ نے ان کے زخموں کو اچھا کر کے آخر

مہم عیسیٰ ایک نہایت مبارک مرہم ہے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زخم اچھے ہوئے تھے۔ جبکہ آجسے خدا تعالیٰ کے فضل سے سولے سے نہات پل تو صلیب کی گیلوں کے پوز ختم تھے جن کو آپ نے حور ہوں کو بھی دکھایا تھا۔ اس مرہم سے اچھے ہوئے تھے۔ یہ مرہم طلب کی ہزار کتاب میں دیا ہے اور قانونِ بولی میں بھی مندرج ہے۔ اور وہ عیسیٰ اور یونانیوں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور مسلمانوں غرض تمام فرقوں کے طلبیوں نے اس مرہم کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ مستلذا

۳۰

کشمیر جنت نظیر میں اُن کو پہنچا دیا۔ سو انھوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح اسپر پڑا گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عمان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم نے حضرت مسیح کو صلیب سے بچالیا۔ اور انہی تمام رات کی دُعا جو بلغ میں کی گئی تھی قبول کر کے اُنکو صلیب اور صلیب کے فیصل سے نجات دی۔ ایسا ہی مجھے بھی بجائے گا۔ اور حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر نصیبین کی طرف آئے اور پھر آفتابستان کے ملک میں ہوتے ہوئے کوہ نعمان میں پہنچے۔ اور جیسا کہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چوترا اب تک گواہی دے رہا ہے۔ وہ ایک مدت تک کوہ نعمان میں رہے۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے۔ آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک جلوت کرتے رہے۔ اور سکھوں کے زمانہ تک اُن کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے محلہ کے قریب آپ کا مقدس مزار ہے۔ غرض جیسا کہ اس نبی نے سچائی کے لئے صلیب سے قبول کیا ایسا ہی میں بھی قبول کرتا ہوں۔ اگر اس جلسہ کے بعد جس کی گورنمنٹ محنت کو ترغیب دیتا ہوں ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دُنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میں راضی ہوں کہ اس بزم کی سزا میں شولی دیا جاؤں اور میری ڈیلیاں توڑی جائیں۔ لیکن وہ خدا جو آسمان پر ہے جو دل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے اہام سے میں نے اس عرض کو لکھا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے اہم لفظ عالم اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا۔ اسی کی روح ہے جو میرے اندر رہی ہے۔ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا۔ یہ وہ امامِ حجت کیلئے چاہیے

یہ بات غلط ہے کہ لوگوں نے اسے نقل کر دیا تھا یا صلیب پر لٹکا کر اسے صحت ثابت کر دیا تھا۔ وہ نقل سے بھی ممنوعہ رہا تھا اور صلیب سے بھی ممنوعہ رہا تھا۔ بیٹنگ دوست دشمن نے اسے صحت ثابت کرنا چاہا مگر غرض نے اسے عزت دی اور دشمن کو اس کے اور ادوں میں ناکام کر دیا۔

آخر میں حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں۔ یہ اس لئے ہو گا کہ وہ میری چیزوں سے پاس نہ لے اور تمہیں دکھا دیں۔ میری چیزوں سے ہانپنے کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ سچ کا قبیح ہو گا۔ بلکہ صلیب سے کہ اسے وہ تسلیم نہ کی جس میں تمام انبیاء کی تعینیں شامل ہوگی۔ نوح کی تسلیم ہی اس میں موجود ہوگی۔ عیسیٰؑ کی تسلیم ہی اس میں موجود ہوگی۔ عیسیٰؑ کی تسلیم ہی اس میں موجود ہوگی اور اس طرح اس کی تسلیم جانتی ہوگی تمام سابق انبیاء کی تصدیق کی اور پھر وہ کتاب ایسی ہوگی جو تمہیں دکھائی دے گی۔ عیسیٰؑ میں صحت زبانی باتیں نہیں ہوگی بلکہ عملی طور پر وہ تمام کاموں کو دعوت کر کے دنیا پر امن کو رواج کر دیں گی۔ یہ سچ کو یوں مسافروں پر بتاتی ہیں کہ حضرت مسیحؑ کے بعد ایک ایسے دور نے ابھی آنا تھا جو مسیحؑ سے زیادہ کامل ہوتا۔ اور پھر خدا بہ تھا کہ وہ ایک ایسی جامع اور بے مثل کتب اپنے ساتھ لانا جس میں تمام کھو گئی باتیں جو ہیں۔ جس میں شہ و سح سے لیکر آفریقہ اور مشرق کا حکم ہوتا اور پھر عملی طور پر وہ کتاب تمام کاموں کو روشن کرنے والی ہوتی۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر حضرت مسیحؑ نے دعویٰ پر سزا دینا کے لئے اٹھائے تھے مگر دنیا کی نعمات کے سزاؤں پر یہیں ہوتا تھا اور اگر انسانی نعمات کا اتنی نظردہی تھے تو مصلیٰ کھائیاں نہیں بتائی جائیں تھیں مگر وہ تو کہتے ہیں کہ سب چھائیاں نہیں بتا سکتے ان کو میرے بعد آئے والا بتا سکتا۔ جس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیحؑ ہماری کہ نزدیک من کا پنا وجود پر مائیں عالم کا اتنی نقطہ نہیں تھا بلکہ یہیں آئی ایک اور دور میں شرف و عظمت کا مستحق تھا۔

چاہیں اگر حضرت مسیحؑ کفارہ ہونے ہی تو ان کا

کفارہ ہونا ہی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب وہ خوشی اور انتہائی سناشت کے ساتھ کفارہ ہونے میں جس شخص کو تیرا صلیب پر لٹکا دیا جائے اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنی خوشی سے لوگوں کے لئے قربان ہوا ہے۔ بلکہ حضرت مسیحؑ واقعہ میں کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے تو چاہئے تھا کہ وہ دور کر صلیب پر چڑھے اور خوش ہوتے کہ جس فریق کے لئے آیا تھا وہ آج پوری ہو رہی ہے۔ مگر بائبل میں لکھا ہے جب انہیں پتہ لگا کہ سچے صلیب پر لٹکایا جائے والا ہے تو انہوں نے ساری رات دعائیں کرتے ہوئے گذر دی اور اپنے حواریوں سے میں بار بار کہا کہ جاگو اور دعا مانگو تاکہ امتحان میں نہ چڑو۔ حضرت مسیحؑ ایک جہازی پر دعائیں کر رہے تھے اور ان کے حواری بیٹھے تھے وہ گھبراہٹ کی حالت میں بار بار کہتے آئے اور دیکھتے کہ حواری دعائیں کر رہے ہیں یا نہیں مگر جب بھی آتے دیکھتے کہ وہ سو رہے ہیں حضرت مسیحؑ پھر ان کو جگانے اور چلے جانے۔ پھر نیچے آئے اور دیکھتے کہ حواریوں کی کیا حالت ہے مگر پھر ان کو سوتا پاتے اور حضرت مسیحؑ ان پر نادم ہونے اور کہا کہ کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ نہیں جاگ سکتے مگر شاگردوں پر پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا۔ بس دوران میں حضرت مسیحؑ نے جس بیٹھ رہی اور صلیب کے ساتھ اشد غنائے کے حضور دعائیں کیں ان کا ذکر بائبل میں اس سلسلہ آتا ہے۔

پھر سب سے ان کے ساتھ گھنٹیں نای ایک قسم میں آیا اور شاگردوں سے کہا یہاں بیٹھو جب تک میں وہاں جا کر دعا مانگوں۔ تب میں نے پھر اس اور ندی کے کنارے ساتھ بیٹھے اور غلین اور نہایت دگر ہونے لگا۔ تب میں نے ان سے کہا کہ یہاں رہنا نہایت غلین ہے بلکہ میری موت کی ہی حالت ہے تم میں غم اور میرے ساتھ جاگتے دو اور کچھ آگے بڑھ کے ہونہ کے بل گیا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ تم میرے باپ باکر جو سچے

باب-۱

۶۶۲

براہین احمدیہ

وہ جسمانی یا روحانی حاجتوں کے وقت مدد فرماتا ہے یعنی جسمانی صعوبتوں کے وقت بارش وغیرہ سے اور روحانی صعوبتوں کے وقت اپنا شفا بخش کلام نازل کرنے سے عاجز بندوں کی دستگیری کرتا ہے۔

سو یہ مقدمہ بدیہی الصداقت ہے کیونکہ کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ یہ دونوں سلسلے روحانی اور جسمانی اسی وجہ سے ایک صحیح و سالم چلے گئے ہیں کہ خداوند کریم نیت و نیاؤ ہونے سے انکو محفوظ رکھتا ہے مثلاً اگر خدائے تعالیٰ جسمانی سلسلہ کی حفاظت نہ کرتا اور سخت سخت قحطوں کے وقت میں باران رحمت کی دستگیری نہ فرماتا تو بالآخر نتیجہ اس کا یہی ہوتا کہ لوگ پہلی فصلوں کی جس قدر پیداوار تھی سب کی سب کھا لیتے اور پھر آگے اناج گئے نہ ہوتے سے تڑپ تڑپ کر مہماتے اور لوہے انسان کا

ذاتی شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمت اپنی عظمت اپنی صداقتوں اپنی بلافتوں اپنے لطافت و نکات اپنے اذہر روحانی کا آپ دعویٰ کیسے اور اپنے بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صوفی مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیاں کو قرار دیدی ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیاں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور

أَبَاءَهُمْ قَهْمٌ غَافِلُونَ۔ اور اسی طرح ہم نے یوسف پر احسان کیا۔ تاہم اس سے بدی اور فحش کو روک دیں اور تاؤ تھیں لوگوں کو ڈراوے۔ جن کے باپ دادوں کو کسی نے نہیں ڈرایا۔ سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس جگہ یوسف کے لفظ سے بھی عاجز مراد ہے کہ جو باقتدار کسی روحانی مناسبت کے اطلاق آیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ بعد اس کے فرمایا۔ كُلُّ يَهُودِيٍّ سَهْلَةٌ مِّنْ اللّٰهِ قَهْلٌ اَنْتُمْ مَوْمِنُونَ اِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِيْنِي۔ رَبِّ اَعْفُوْا وَارْحَمُوْا السَّامِعِ رَبَّنَا عَافِمْ۔ رَبِّ السَّيِّئِمْ اَحْسِبْ اِلَيْكُمْ وَمَا يَذُّعُوْنَ اِلَيْكُمْ۔ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنْ عَيْتٍ۔ ایل۔ ایل۔ لَمَّا سَبَقْتَنِيْ۔ کرہائے تو مارا کر دگ ستاخ۔

باب

۶۶۲

براہین احمدیہ

منصب اسی کو پہنچا ہے کہ کوئی نہ کہ امراض روحانی پر اسی کو اطلاع ہو اور از الہ مرض اور استراوا  
صحت پر وہی قادر ہو۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وہ ذات کامل الرکت  
ہے کہ اُس کا قدیم سے ہی قانون قدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ خرد مبینہ برساتا ہے  
کہ جب لوگ نا امید ہو جاتے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے اور وہی کار ساز جنتی  
اور ظاہر و باطن قابل تعریف ہے یعنی جب جنتی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورت مخصوص  
کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانون قدیم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

۵۵۲

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی  
نور نہیں جو اُس کی متابعت سے نہ ظنا ہو۔ اور یہ باتیں بلا شواہد نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں  
جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو  
تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی دکھلائی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو  
اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دقائے اور معارف قرآنی کو اس قدر  
بیان کیا ہے کہ جو ایک طالب صداق کی تسلی اور تفسیح کے لئے بحر عظیم کی طرح

۵۵۳

تیری بخششوں نے ہم کو گسترخ کر دیا۔ یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں  
جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اسکے فرمایا ہوا شعنا فحسنا۔ یہ دونوں فقرے  
شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اسکے دو فقرے  
انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت بابت معرفت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں  
آئی ٹویو۔ آئی شیل گویو۔ لارج پارٹی اور اسلام۔ چونکہ اس وقت  
یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی نہیں اور نہ اسکے پورے پورے معنی کھلے ہیں  
اسلے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یا علی ایہا مَنَوقِيَا وَ  
رَافِعَا اِلَى رَدْمَطَهْرَا مَنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا لِيَجَاعِلَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوا فَوْقَ الَّذِيْنَ  
كَفَرُوا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ نَلَّةً مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ نَلَّةً مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ۔ اسے عیسیٰ میں بھی

۵۵۴

۵۵۵

لے یہ فقرہ ہجو کاتب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۶۰ حاشیہ)







سبح اول اور سبح ثانی میں ماہرہ الاستیاز قائم کرنے کے لئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ سبح ثانی ایک مرد  
مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق غسل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم و صلوة  
وغیرہ احکام قرآنی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا امام ہوگا اور کوئی  
جد اگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا  
ہے کہ سبح اول اور سبح ثانی کے علیہ میں بھی فرق نہیں ہوگا۔ چنانچہ سبح اول کا علیہ جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی تائید نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قتل و کشتن والے بال  
اور سینہ کشادہ ہے (دیکھو صحیح بخاری صفحہ ۲۸۹)۔ لیکن اسی کتاب میں سبح ثانی کا علیہ  
جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گونہ ہے اور اس کے بال گندم والے نہیں ہیں بلکہ ان  
ہلکے ہلکے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں میرے علاقہ میں جو سبح اول اور ثانی میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ سبح اول اور ثانی سبح ثانی اور  
ابن دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعلاب ہے جو باہت بارش بہت طبع  
اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کے مشابہت کے  
رو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں اور ایسا ہی دو بد آدمی بھی ایک ہی  
بد مادہ میں شریک مساوی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے قائم مقام کہلا سکتے ہیں  
مسلمان لوگ جو اپنے بچوں کے نام احمد اور موسیٰ اور عیسیٰ اور سلیمان اور داؤد وغیرہ رکھتے  
ہیں تو وہ حقیقت باہمی تفلول کا خیال انہیں ہوتا ہے جس سے نیک فال کے طور پر پیارا وہ  
کیا جاتا ہے کہ یہ بچے بھی انہی بزرگوں کی روحانی شکل اور خاصیت لے سکیں تاہم اور اکل طور سے پیدا  
کر لیں کہ گویا انہیں کاروب ہو جائیں۔ اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ سبح کا  
شیل بھی بی بی جیبیٹے کیونکہ سبح بی تھا۔ تو اس کا اہل جواب تو یہی ہے کہ آنحضرت کے لئے  
ہمارے سید و مونی نے نبوت شریف نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ  
ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت قرآنی کا پابند ہوگا اور اس سے

جگہ تو صاف صحیح کا ذکر ہے اور ایک جگہ انجیل کا ذکر ہے۔ پس قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اس آیت کا صحیح سے تعلق ہے اور چونکہ یہ آیت اپنے پہلے منظر آنحضرت ﷺ کی رسالت کا ثبوت ہے۔ اس لئے اس کے دوسرے منظر صحیح موعود کی رسالت کا بھی اس سے ثبوت نکلا ہے دوسری آیت جس میں صحیح موعود کو رسول قرار دیا ہے۔ وَأَخْوَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (المائدہ: ۱۰۰) کی آیت ہے۔ جس میں آنحضرت ﷺ کے دو بیٹے تائے گئے ہیں۔ جس ضرور ہے کہ دو سرا بیٹے بھی رسالت کے ساتھ ہو۔ غرض کہ یہ چاروں آیات قرآن کریم کی صحیح موعود کی نبوت پر ایک گواہ کے طور پر ہیں جن کا انکار کوئی نہیں کر سکتا۔

(۲) دوسری دلیل حضرت صحیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا۔ اور نواس بن معان کی حدیث میں نبی اللہ کہہ کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت صحیح موعود نبی ہیں۔ اب ہم آنحضرت ﷺ کی شہادت کو کس طرح چھوڑیں۔ جسے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں رسول مکتاب ہے۔ اور هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ فِيهِ نَبِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ اس کے نبی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ اس کی نبوت کا انکار کرنا کسی مؤمن کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے قول کی عزت نہیں کرتا۔ اور اسے من کرنا پھیر لیتا ہے۔ اور اس کا سینہ نہیں کھل جاتا ہے۔ وہ اپنی روحانیت کا علاج کرے۔ کہ کوئی ایسا شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَآئِمَّتِهِمْ وَلْيَأْذَنُوا بِالْقَوْلِ إِذْ سَأَلْتَهُمْ لِيُحْكُمُوا فِيكُمْ أَنفُسِهِمْ مَوْجِبَاتٍ مَّا فَصَّيْتُ وَيَسْلَمُوا أَتَسْلِمُونَ (النساء: ۶۶)

پس آنحضرت ﷺ کے نازلہ کے قول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اگر آپ نے لایہا بَعْدِي فرمایا ہے تو صحیح کو نبی اللہ بھی فرمایا ہے۔ پس ان دونوں اقوال کو مانا کر یہ سنی کرنے پڑیں گے کہ ایک قسم کے نبی آپ کے بعد نہیں ہوں گے اور ایک اور قسم کے، ان کے بعد نہ ہو سکتے۔ ان صحیح نبی ہو گا جو شخص آنحضرت ﷺ کے اقوال میں سے ان کو چن لیتا ہے جو اس کی خواہشات کے مطابق ہوں۔ اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے وہ آپ کا صحیح نہیں۔ ان حضرات کا سنے ایسے ہی لوگوں سے ڈر کر شاکہ یہ فرمایا تھا کہ قُولُوا خَاتِمَ النَّبِيِّينَ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُدْعَىٰ لِلدِّينِ (انوار العلوم جلد ۵ صفحہ ۱۰۰) خاتم الانبیاء تو کہہ لو لیکن لایہا بعدہ نہ کہہ سکتے۔ اس میں خیال پیدا ہوا ہے کہ کچھ دن کے بعد بعض لوگ نبوت کا دروازہ بائیں مسدود نہ سمجھیں۔ اور وقت پر خدا

لیکن خداوند نے مجھے باپ کے لحاظ سے فارسی النسل قرار دیا ہے اور ماں کے لحاظ سے مجھے فارسی  
 ٹھیرا تا ہے اور وہی حق ہے جو وہ کہتا ہے۔ اور تو تھا امر جو مجھے دود پر مشتمل کرتا ہے وہ یہ ہے کہ  
 میں جوڑا پیدا ہوا تھا۔ ایک میرے ساتھ ملتی تھی جو مجھ سے پہلے پیدا ہوئی تھی۔

بجز ہم اپنے پہلے قصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے کہ  
 حدیثوں میں مسیح موجود کے بارے میں نبی کا نام دیکھ کر یہ سمجھا جائے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 ہی ہیں۔ کیونکہ انہیں حدیثوں میں اگرچہ آنے والے عیسیٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے مگر اس کے  
 ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں کہ اس نبی سے  
 مراد حضرت عیسیٰ مسیحی ہوں کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو اپنی حدیثوں میں اتنی ہی  
 قرار دیا ہے۔ اور جو شخص اتنی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بیدار مت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسیٰ  
 کو اتنی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ اتنی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور بغیر اتباع قرآن شریف معنی تہمت اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا  
 خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے کیسے ہی کم ہوں مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں یا وہ ناقص ہیں اور  
 ان کی معرفت ناقص ہے۔ پس جس اپنے مخالفوں کو یقینا کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ اتنی ہرگز نہیں  
 ہیں۔ گو وہ جگہ تمام انبیاء و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی پروردگار تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو  
 تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا  
 وہ اتنی کہتے تھے۔ حق کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں۔ اور ان کو ہدایت تھی کہ ان کتابوں  
 پر عمل کریں اور کتابوں جیسا کہ قرآن شریف! سپر گواہ ہے۔ پس اس پر یہی شہادت کی کہ وہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اِسْمَاعِیْلُ

# تشریح القرآن

جلد ۱ اب تک ۱۲ ماہ است ۱۲ سوال للفقہ المصنوع ۱۲۴۵

فہرست مضامین  
 مجموعی ختم نبوت کی اصل حقیقت  
 ۱۱

قیمت ۱۲ روپے  
 حرم سرکارِ ظہیر شاہی  
 حرم سرکارِ ظہیر شاہی  
 حرم سرکارِ ظہیر شاہی

ملاحظ ہو کہ امامیہ تفسیر میں یہ بیوقوفی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو ایک شخص بیچارہ ہو گیا ہو جس کی  
 اور وہ بیچارہ ہو گیا ہو اور ہی کے ہم نام نہ ہو مگر ایک جگہ یعنی اس کثرت کو سکاڑھا خطاب کا شرف اس کو  
 حاصل ہوگا اور اس کثرت کو امامیہ میں اس پر کما ہر ہو گئے کہ بجز نبی کے کسی پر تقاضا نہیں ہو سکتی  
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا يَطْمَعُ عَلَىٰ غَيْرِهِمْ أَحَدٌ ... الخ

اسی امت کو امامیہ میں امامیہ کے  
 امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے

حوالہ نمبر ۵۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۸

کسی حدیث صحیح سے اس بات کا پتہ نہیں دیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسا نبی آیا ہو جو  
 جو امتی نہیں یعنی آپ کی پیروی سے فیضیاء نہیں

امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے  
 امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے

حوالہ نمبر ۵۵ ضمیمہ برائین احمدیہ صفحہ ۱۳۲

قرآن کریم کثرت پر کما ہر ایک نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
 لَتَمَسَّكُنَّ بَيْتَهُ وَالشَّعْرَاءُ مِنْهُ سَمِعَ عَمَلَهُمْ خَيْرًا مِنْ عَمَلِهِمْ وَإِنَّهُمْ لَمِنْ أُمَّةٍ مُّسْتَضِيئَةٍ  
 لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور اگر تو کو یہ چاہی کہ تم میں کہ نبی کسی کی امت میں ہو سکتا ہے حالانکہ تمام نبیاء و مرسلین  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پھر باوجود امت بچنے کے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہے  
 کہ تمام نبیاء و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پرنا اصوات اصنافہ افضل طور سے نہیں ہیں لَتَمَسَّكُنَّ بَيْتَهُ وَالشَّعْرَاءُ مِنْهُ  
 لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور یہ بھی کہ تمام نبیاء و مرسلین کے امت میں پھر باوجود امت بچنے کے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہے  
 کہ تمام نبیاء و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پرنا اصوات اصنافہ افضل طور سے نہیں ہیں لَتَمَسَّكُنَّ بَيْتَهُ وَالشَّعْرَاءُ مِنْهُ  
 لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور یہ بھی کہ تمام نبیاء و مرسلین کے امت میں پھر باوجود امت بچنے کے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہے  
 کہ تمام نبیاء و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پرنا اصوات اصنافہ افضل طور سے نہیں ہیں لَتَمَسَّكُنَّ بَيْتَهُ وَالشَّعْرَاءُ مِنْهُ  
 لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اور یہ بھی کہ تمام نبیاء و مرسلین کے امت میں پھر باوجود امت بچنے کے وہ نبی بھی ہیں اور ظاہر ہے

امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے  
 امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے

حوالہ نمبر ۵۶ (نزول المسیح صفحہ ۴)

اگر کسی نبی نے جو کفار کے گمراہی سے دست دینا وہی کہی ہے یعنی بعض افسوس بعض کے شاہ  
 ہے جو نبیوں کے گمراہوں کے شاہ اور یہ وہی کے شاہ ہے کہ اس میں ہم یہ معنی ہوتا ہے اور وہ  
 سے سے ظاہر نہیں ہوتا لیکن آخری زمانہ کے لئے خدا نے مقدر کیا ہے کہ ایک عالم صحت  
 کا نام ہو گا تاہم وہ دوسری امتوں کو کسی بات میں کم نہ ہو پس اسے جگہ پیدا کر کے  
 ہر ایک کو شہنی سے جگہ تشبیہ دی کہ وہی ہر مقام کھدیا بنا پانچ ہجرت اور ایمان و فرح عمومی دائرہ سلیمان نبی  
 یعنی میں نے دیکھا ہے کہ نام ہزاروں آدمیوں میں صرف ایک کے لئے ہوا اس صورت میں گریا تمام نبیاء و مرسلین اس

امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے  
 امامیہ کے امامیہ کے امامیہ کے

۲۹۷

کوئی کسی کے لئے اپنا ایمان ضائع نہیں کر سکتا۔ ان سے حلفاً پوچھو کہ کیا جیسا کہ  
 لکھا گیا ایسا ہی پیشگوئی ظہور میں آئی تھی یا نہیں؟ اب برائے خدا یہ بھی ذرہ سوجھ  
 کہ کیا اس کثرت اور صفائی سے غیب کی علم اور وہ علم جو بموجب تورات اور قرآن  
 سچے نبیوں اور مومنین کی نشانی ہے وہ کسی مغتری اور کاذب کو مل سکتا ہے۔ میں  
 سچ کچھ کہتا ہوں کہ جس کثرت اور صفائی سے غیب کا علم حضرت جبریل شانہ نے  
 اپنے ارادہ خاص سے مجھے عنایت فرمایا ہے اگرنا میں اس کثرت تعداد اور انکشاف  
 تام کے لحاظ سے کوئی اور بھی میرے ساتھ شریک ہے تو میں مجھوا ہوں۔ لیکن اگر  
 اس کثرت اور انکشاف تام کے دوسے کوئی اور میرے ساتھ شریک ثابت  
 نہیں ہو سکتا۔ تو پھر میرے دعوے سے انکار کرنا سخت ظلم ہے۔

۵۷  
 عرصہ قریباً بیس برس کا گزرا ہے کہ ایک دفعہ کشتنی طور پر مجھے معلوم ہوا کہ  
 ایک شخص مسلمانوں میں سے یہ فتنہ برپا کرے گا کہ میری تکفیر کا فتویٰ لکھا کہ ملک میں  
 پھیل گیا۔ اور تریا؟ اس ملک کے تمام مولویوں کو اس خطا سے آلودہ کرے گا اور  
 یہ تمام بوجھ اسکی گردن پر ہو گا۔ چنانچہ وہ الہام جو اس بارے میں ہوا۔ وہ  
 براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۰ اور ۱۱ میں اس طرح پر مندرج ہے :-  
 اذ یحکمک الذی کفر۔ او قد لی یاہما مان لعلی اطلع علی الہ  
 موسیٰ واتی لاظنۃ من الکاذبین۔ تبنت یداً الی لہب و تلب۔  
 ما کان لہ ان یدخل فیہا الا خائفاً۔ وما اصابک فمن اللہ۔ الفتنۃ  
 ھفتا فاصبر کما صبر اولو العزم۔ الا انھا فتنۃ من اللہ لیحب  
 حباً جنتاً۔ حباً من اللہ العزیز الاکرم۔ عطاء غیر عجز و ذ۔  
 ترجمہ۔ اس شخص کے کہ کو یاد کر جو تیرے ایمان کا منکر ہوا۔ اور تجھے

۱۶۹



مفتی محمد صادق صاحب و مولوی صدیق الدین صاحب کے اتر رفعا نے مولوی محمد علی ایک تبلیغی دورہ پر بھیجے گئے تھے۔ اس دورہ کے دوران میں مولوی شبلی صاحب نعمانی بانی ندوہ سے بھی ان کو ملتا تھا۔ کاموٹ ملا۔ سلسلہ گفتگو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بھی ذکر آیا۔ اور جناب مولوی شبلی صاحب کے سوال پر ان صاحبان نے جواب دیا کہ ہم مرزا صاحب کو لغوی معنوں میں نبی مانتے ہیں۔ گو یہ جواب درست تھا۔ کیونکہ لغوی معنی اور شرعی اصطلاح ایک ہی ہے۔ مگر چونکہ یہ جواب ایک رنگ اخفا کا رکھتا تھا۔ اور اس طرف اشارہ ہوتا تھا کہ گویا خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی کے کچھ اور معنی ہیں۔ مجھے ناپسند ہوا اور مجھے خوف ہوا کہ یہ طریق جماعت میں عام نہ ہو جائے خصوصاً جبکہ میں نے دیکھا کہ اس سال چند دنیاوی تحریکوں (مثلاً مسلم یونیورسٹی) کی رو میں بہرہ کربلاء احمدی اپنے مرکز سے ہٹ رہے ہیں۔ تو میں اس جواب سے اور بھی ڈرا۔ اور میں نے جا پا کہ سالانہ جلسہ کے موقع پر خاص طور پر اپنی جماعت کو توجہ دلاؤں۔ حضرت خلیفہ اولیٰ اس تقریر کے موقع پر موجود تھے۔ مگر خواجہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب موجود تھے۔ ان لوگوں کی موجودگی میں تمام جماعت کے دبروں نے اس موضوع پر تقریر کی۔ اور میری یہ تقریر اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ میں ہمیشہ حضرت مسیح موعود کو نبی سمجھتا رہا ہوں۔ چند فقرات اس تقریر کے جو ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء کے پرچہ بدر میں شائع ہو چکی ہے میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمہیں توفیق دی کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو۔ (بدر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ کا ۲)

پھر احمدیوں اور غیر احمدیوں کے تعلق لکھا ہے :-

سوداگروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ایک نبی ہی ہے تو بھی وہ کتا ہے نہیں جی ہلایا غلام خاص تم کا ہے اور تم تو دونوں فریقوں میں تین فرق دیکھتے ہو اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہ دیتے ہیں کچھ فرق نہیں۔ کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے متبع ہو اور دوسری قوم ایک نبی کی کذب ہے۔ یہی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کی نبوت کا درجہ ملا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ بھی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کویا نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انہیں نبی کہا ہے۔ چنانچہ آخری عمر کا امام ہے کہ یا نبی اللہین اذیعولوا فیما یقعون و لیسوا جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مرود ہے کیونکہ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔

(بدر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۷)

۷ بدر جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۶ سے تذکرہ صفحہ ۴۶، ایڈیشن چہارم

حصہ دوم

۵۱۸

ازالہ اوہام

پیدا ہوا ہے جتنا رہے اور ایک بھاری شکست اور ناحق کی سبکی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں۔ سو میری سلاح یہ ہے کہ بجائے ان غنظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کر کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شایخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔ ہاں اس قدر میں پسند کرتا ہوں کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا ان لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی ان ملکوں میں بھیجے جائیں جو امامت اور مولویت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ ظاہر کریں کہ ہم اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ کتابوں کو تقسیم کریں اور اپنے مطالبات کی حد تک سمجھاوریں اور مشکلات اور مباحثہ دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اسلام میں اس قدر صداقت کی روشنی چمک رہی ہے اور اس قدر اس کی سچائی پر نورانی دلائل موجود ہیں کہ اگر وہ اہل تحقیق کے ذریعہ تو جہ لائی جاویں تو قیسنادہ ہر ایک سلیم عقل کے دل میں گھر کر جاویں لیکن انہوں نے کہ ابھی وہ دلائل اندرونی طور پر بھی ایسی قوم میں شائع نہیں چرے جیسا کہ مخالفوں کے مختلف فرقوں میں شائع ہوں۔ سو انہیں براہین اور دلائل اور حقائق اور محارف کے شائع کرنے کے لئے قوم کی مالی امداد کی حاجت ہے کیا قوم میں کوئی ہے جو اس بات کو سنے؟ جب سے میں نے رسالہ فتح اسلام کو تالیف کیا ہے ہمیشہ میرا ہی طرف خیال لگا رہا کہ میری اس تجویز کے موافق جو میں نے دینی چندہ کے لئے رسالہ مذکور میں لکھی ہے دلوں میں حرکت پیدا ہوگی۔ اسی خیال سے میں نے چار سو کے قریب

خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے الکل وین ہو چکا اور وہ نعمت بجز انہم  
 پہنچ سکتی جس کے ذریعہ ہر انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا  
 ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتاب الہی  
 ہے اور ایک شے یا نقطہ اس کی شعرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں  
 ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام ملحہ اب اللہ نہیں ہو سکتا  
 جو احکام فرمائی کی ترمیم یا تفسیح یا کسی نیک حکم کے تبدیل یا تعمیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا  
 خیال کرے تو وہ پہلے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور محدود اور کافر ہے اور  
 ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ وحی و رسد و استقیم کا بھی خیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہِ راست کے عملی مدارج بجز  
 اقتدا اس امام المرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت  
 اور قرب کا بجز نبی اور کامل صحابہ ہی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں  
 سکتے تھے جو کچھ قرآن فضیل طور پر فرماتا ہے اور ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے  
 ہیں کہ جو راستہ باز اور کامل لوگ شرف و محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر  
 تکمیل منازل سلوک کو چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی پہلے کمالات اگر ہیں حاصل  
 ہوں بطور عمل کے حلقہ میں انہماں میں بعض ایسے جتنی فضائل ہیں جو اب آپس کی طرح سے  
 حاصل نہیں ہو سکتے۔ فرض ہوا ان تمام باتوں پر ایمان ہے جو قرآن شریف میں آئے ہیں  
 اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام عبادات اور  
 عبادت کو تمام ایک خاص فضائل اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقینی رکھتے ہیں جو فرسوس  
 کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ دست ہیں جو بعض صحابہ اور معارف قرآنیہ اور واقف آثار نبویہ  
 کو جو اپنے وقت پر زندہ کشف و الہام زیادہ تر صفائی سے کھیلے ہیں عبادات و عبادت  
 ہی حاصل کر لیتے ہیں حالانکہ معارف و نظریہ قرآن و حدیث ہمیشہ ال کشف رکھتے تھے ہے ہیں

دوسرا حصہ

۲۰۲

چشم معرفت

اسے اندر اور آگنی بجز گھمانے والو شہروں کے غارت کرنے والو ہمیں دولت عطا کرو۔  
 لڑائیوں میں ہماری مدد کر دین یعنی بہت سا لوٹ کا مال ہمیں دو۔ اسے اندر جو سب دلو تاؤں میں  
 ادل درجہ کا دیوتا ہے ہم تجھے بلاتے ہیں تو نے لڑائیوں میں بہت سا لوٹ کا مال حاصل کیا ہے  
 اسے اجیت اندر ایسی لڑائیوں میں ہماری حفاظت کر جہاں سے بہت لوٹ ہمارے ہاتھ آئے  
 ہم اندر کو جو ہمارے دشمنوں کے مقابل پر بجز گھماتا ہے اور جو ہمارا مددگار ہے بے شمار دولت  
 حاصل کرنے کے لئے بلاتے ہیں۔ (ادید کی تعلیم کی رو سے لوٹ کا مال اکثر اندر ہی دیا کرتا ہے ہمارے  
 آگنی ہم نے تجھے کسی کامیابی کا ہوم کر کے بلایا ہے ہمارے دشمنوں کو مٹا دے۔

۲۱۵

اب کوئی اور صاحب بتا دیں کہ یہ شریعتیں دیند میں ہیں یا قرآن شریف میں۔ قرآن شریف  
 میں تو کہیں نہیں لکھا کہ اپنے دشمنوں کو آگ سے جلادو اور ان کا مال لوٹ لو۔ یہ ایک سخت جزائی  
 ہے جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام پر ناحق تہمت لگائی جاتی ہے۔ قرآن شریف میں صرف یہ حکم دیا گیا  
 ہے کہ بن لوگوں نے مسلمانوں کو قتل کیا اور ان کا مال لوٹا اور ان کو وطن سے نکالا۔ تم بھی بعض  
 اس قصص کے ان کا مال لوٹ لو۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ لڑائیوں کی فضا اسی  
 طرح چلی آئی ہے کہ فتح کرنے والے مغلوب فریق کا مال لوٹ لیتے ہیں بلکہ ان کے ملک پر بھی  
 قبضہ کر لیتے ہیں۔ آج کل بھی فتح پانے والے بادشاہوں میں یہی رسم جاری ہے مگر قرآن شریف نے  
 ظلم اور زیادتی کی تعلیم نہیں دی اور صرف مظلوموں کی نسبت لڑائی کرنا جائز رکھا ہے اور نیز یہ  
 کہ بن طرح دشمن نے ان کا مال لوٹ لیا ہے وہ بھی لوٹ لیں زیادتی نہ کریں۔ پس کس قدر بھائی  
 بے شرمی ہے۔ ایمانی ہے کہ ناحق قرآن شریف پر یہ تہمت تصاب دی جاتی ہے کہ گو بائبل نے  
 آتے ہی بغیر اس کے کہ فریق ثانی سے مجرمانہ حرکتیں صادر ہوں لوٹ اور قتل کرنے کا حکم دیدیا تھا  
 ہمیں ایسی کوئی آیت سلسلے قرآن شریف میں نہیں ملتی اگر آریوں نے کوئی ایسی آیت دکھائی ہے  
 جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ بغیر فریق ثانی کے ظلم اور مجرمانہ حرکات کے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم ہو  
 تو ان پر کھانا حلال ہے جب تک وہ آیت پیش نہ کریں۔ بایں ہی کسی آیت کا سر یہیر کاٹ کر اورو

اپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شرمیر اور بوجھال اور گندھے کہلاتے ہیں۔ خدا تو قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے اذن للذین یفعلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقد یرئین جن مسلمانوں پر ناحق قتل کرنے کے لئے چڑھائی کی جاتی ہے۔ خدا نے دیکھا کہ وہ مظلوم ہیں اس لئے خدا بھی ان کو مقابلہ کرنے کے لئے اعانت دیتا ہے۔

مصنفین پڑھنے والے نے ایک نشانی الہامی کتاب کی یہ بیان کی کہ پیدائش اور فنا کے بارہ میں اس میں کچھ صحیح حالات درج ہوئے۔ واضح ہو کہ اس نشانی کی حقیقت بیان کرنے کے بارے میں ہم جنساں خودرت نہیں دیکھتے کیونکہ پہلے ہمیں دھناست کے ساتھ ہم کچھ چکے ہیں کہ ان دونوں نشانیوں میں دیدنے بڑی بھاری غلطی کھائی ہے کیونکہ جو جب قول باری سبحانکے دید کی تعلیم ہے کہ ارواح اور ذرات اجسام انادی اور غیر مخلوق اندر قدم سے پیڑھ کی طرح خود بخود ہیں اور ان کی تمام طاقتیں اور قوتیں بھی خود بخود ہیں۔ اور انسان کے مرنے کے وقت میں اس کی منہج آسمان کی فضا میں چلی جاتی ہے اور پھر شہنم کی طرح لات کے وقت کسی گھاس پات پر پڑتی ہے اور وہ گھاس کوئی کھالیتا ہے اور اس طرح یہ نطفہ کے اندر جو کہ وہ نطفہ کسی عمدت کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔ یہ ہے دید کی غلطی جو پیدائش اور فنا کے متعلق ہے اور ہم اس رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ ایسا بدیہی بلبلان عقیدہ ہے کہ ایک پچھلی اس پر ہنسنے کا اگر وہ میں خود بخود ہیں اور ان کی طاقتیں خود بخود ہیں تو پھر پیدائش میں نہیں رہ سکتا اور نہ پرستش کرانے کے لئے اس کا کوئی حق ٹھہر سکتا ہے اور اس کا وہ جوں پر حکومت کو تاروت قبضہ جا بولتا ہوگا اور ہم کوئی دوسرا نام اس قبضہ کا نہیں دیکھ سکتے ایسا ہی اس عقیدہ سے اس کی توحید تمام دہم برہم جو جاتی ہے اور قدامت میں ذرہ ذرہ اس کے وجود کے ساتھ برابر ہو جاتا ہے۔ اور نیز بڑی غرابی یہ ہے کہ اس عمدت میں وہ جسے فیض نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ جب کہ خود میں خود بخود ہیں اور ان کی طاقتیں خود بخود ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ ان کے اور کچھ جہولات

۱۹۶

۲۰۲

نمبر

۲۵۶

حقیقت الہی

دنوں میں پادریوں کے دروازہ پر لگداری اختیار نہ کرتا جو لوگ اپنے کالجوں اور سکولوں میں لازمی طور پر خلافتِ اسلام تعلیم دیتے ہیں کسی سچے مسلمان کا طریق نہیں کہ انکی نوکری اختیار کرے۔

افسوس کہ شیخ سعدی نام جو فوت ہو گیا ہے وہ بعض میری تقریری مباحثات بھی سُن چکا تھا اور اُس کو میری کتابیں دیکھنے کا بھی بہت موقع ملا تھا مگر تعصب اور بغض ایک ایسی بلا ہے کہ وہ اُن سے کچھ فائدہ اٹھانہ سکا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بیان کر چکا اور اُس کا رسول معراج کی رات میں وفات یافتہ نبیوں میں اُسکو دیکھ چکا تھا۔ دوسری طرف قرآن اور حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ سب خلیفہ اسلام کے اسی امت میں سر آئینے بلکہ حدیثوں میں یہ بھی آچکا ہے کہ نازل ہو جو الایھینے اسی امت میں سے ہے۔ پھر بھی وہ قہر متعجب نہ سکا اور پہلی کتابوں اور احادیث صحیحہ میں بڑا نشانِ آخری مسیح کا یہ دیا گیا تھا کہ وہ دجال کے ظہور کے وقت آئے گا اور قرآنی شریف نے ظاہر کر دیا کہ وہ دجالِ پادریوں کا فرقہ ہے جن کا دن رات کام تحریف و تبدیل ہے کیونکہ دجال کے یہی معنی ہیں جو تحریف و تبدیل کر کے حق کو چھپانے والا ہے اور اسی کی طرف سورۃ فاتحہ اشارہ کرتی ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف کی اس آیت سے کہ جَابِلُ الْاٰدَمِیْنَ اَتَّبِعُوْكَ قَوْمَ الذّٰوْبِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمٰۃِ ثَابِتٌ ہوتا ہے کہ دجال عیسائیوں کے سوا کوئی علیحدہ گروہ نہیں ہوگا کیونکہ جب کہ غلبہ اور سلطنت قیامت تک عیسائیوں

چند دجال کے سنی بھروسے اور کچھ نہیں کہ جو شخص دیکھ دینے والا اور گمراہ کر دیا اور خدا کے کلام کی قرین کر دیا اور اُسکو دجال کہتے ہیں۔ سو ظاہر ہے کہ پادری لوگ اس کام میں سب سے بڑھ کر ہیں کیونکہ دوسروں کا دہل اور فریب تو کمزور ہے جو کہ ان کو تو لوگوں کا دہل اُس قدر ہے کہ خواہ خود انسان کو خدا بنانے کے لئے کہ وہ باوجود یہ خرچ کرے ہیں اور لاکھوں مسئلے اور کتابیں دنیا میں شائع کی ہیں اور اسی غرض سے زمین کے کناروں تک سفر کرتے ہیں۔ پس یہی وجہ ہے کہ وہ دجال ہیں اور خدا تعالیٰ کی مینگوئی کے مطابق خود مرے کسی دجال کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ لاکھوں دجال گروہا سے نکلے گا اور جس قوم میں سے ہو گا وہ قوم تمام دنیا میں سلطنت کرے گی اور قیامت ناسخ کی عاقبت اور قوت رہے گی۔ پھر جبکہ یہ حال جو تو کو کسی زمین باقی رہی جس میں ہمارے مخالفوں کا فرضی دجال ظہور کر گیا۔ منہ

لے اسی میں ۵۶

لہذا المتأصلة ان كانوا من الصادقين وعلمت من ربي انهم من المخطوبين - و  
 والله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل والذہاء وكلمة اقول من افواح  
 حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمن وكلمة اخطأت فيه فهو  
 متي وكلمة هو حق فهو من ربي وان ربي ارواني من كأس العرفان ومعد لك ما  
 ابرز نفسي من الشهو والنسيان وان الله لا يتركني على خطأ طرفه عين و  
 يعصمني من كل مبيد ويحفظني من سبل الشياطين - فيا اهل الاهواء و  
 الدعاوى والرياء ان كنتم تحسبون انفسكم من اولي العلم والفضل والذہاء  
 او من الصلحاء والاولياء والانتقياء او من الذين يسمعون دعواتهم كالاحياء  
 فاتوا بمثل ذلك الكتاب في جميع الاقطار واروني علمكم وقد ركم في حضرة  
 الكبرياء وان لم تفعلوا ولم تفعلوا ايا محشر السقاه فتادبوا مع اهل الحق والنور  
 والضياء ولا تعتدوا كل الاعتداء وما هذا الا صنيع الرب القوي لانفل الخريف  
 والقصفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهين الاعداء وان عباد الله ينصرون  
 عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذ يبلغ الظلم غايته فيبدركهم رب السماء  
 فتبوي من الحجاب والعترات وتادروا الى الحسنة والصلوات وان الجزامة  
 كل الجزامة في قبول الكرامة فاقبلوها قبل الندامة واتقوا سواد الخزي و  
 الملازمة ونكال القيامة فطوبى لكم ان جئتم كالتائبين المتنتبين من هذه الخاتمة  
 النصيحة وخاتمة انعام العباد واتمام الحجة والسلام على من قبلنا قبل المذلة وترك  
 سبيل المجرمين - و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

الراقم الحقيق  
 المقتدر الى الله الصمد غلام احمد عاقاه الله وايد  
 وكان هذا مكتوباً في ذي القعدة ١٣١١هـ  
 من هجرة نبي العهد مقبول الاحد صلوات الله عليه وسلم  
 من الازل الى الابد

کے لئے ہمیشہ اور ہر دم کے لئے اُس کا قرین اور مصاحب مقرر کر کے تا وہ اُس کے ایمان کی تکلفی کے فکر میں رہیں اور ہر وقت اُس کے خون اُٹھ اُس کے دل اور دماغ اور گروہ ریشہ میں اور آنکھوں اور کانوں میں گھس کر طرح طرح کے وساوس ڈالتے رہیں۔ اور ہدایت کرنے کا ایسا قرین جو ہر دم انسان کے ساتھ رہ سکے ایک بھی انسان کو نہ دیا جائے۔ یہ اعتراض وہ حقیقت اُن کے عقیدہ مذکورہ بالا سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو یہ لوگ بموجب آیت وما آتانا الا لہ مقام معلوم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیل اور عزرائیل یعنی ملک الموت کا مقام آسمان پر مقرر ہے جس مقام سے وہ نہ ایک بالشت نیچے اتر سکتے ہیں نہ ایک بالشت اُپر چڑھ سکتے ہیں اور پھر باوجود اس کے اُن کا زمین پر

ان دونوں حضرات کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہوں گی کیونکہ وہی کی روشنی سے خالی ہیں اور اُن کے زوہک اُن دونوں میں تو اہل کاسلہ بھی جلی بند تھا۔

اب منصفو! دیکھو کہ کیا ان دونوں شیخوں کی بے اولیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت انتہا کو پہنچی یا نہیں۔ وہ آفتاب صداقت جس کا کوئی دل کو خطرہ بھی بغیر وہی کی تحریک کے نہیں اُس کے بارے میں اہل لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گو یا وہ نمود باللہ صدقوں ظلمت میں بھی بڑا رہتا تھا اور اُس کے ساتھ کوئی روشنی نہ تھی۔ اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ پر سے یہ معلوم ہے کہ رُوح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل اہم کے تمام قوتوں میں کام کرتی رہتی ہے اور وہ بغیر رُوح القدس اور اُس کی تاثیر قدسیت کے ایک دم بھی اپنے تئیں ناپکی سے بچ نہیں سکتا۔ اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور عبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا بھی سبب ہوتا ہے کہ رُوح القدس

یہ حوالہ صفحہ 167 پر درج ہے



میں نے اس کتاب میں نہایت بڑی برکت ثبوتوں سے سچ کا قوت ہو جانا اور باہموات میں داخل ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں نے بہارت کی حد تک اس بات کو پورا پورا یہ کہ سچ زندہ ہو کر جسم منہری کے ساتھ ہرگز آسمان کی طوفان اٹھایا نہیں گیا بلکہ اور زمینوں کی موت کی طرح اُس پر بھی موت آئی اور دائمی طور پر وہ اس جہان سے رخصت ہوا۔ اگر کوئی مسیح کا یہی پرستار ہے تو مجھ لے کر وہ مر گیا اور مرنے والوں کی جماعت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو گیا۔ سو تم تائید حق کے لئے اس کتاب سے فائدہ اٹھو اور ہر گرمی کے ساتھ یاد دلائل کے مقابل پر کھڑے ہو جاؤ۔ چاہیے کہ یہی ایک مسئلہ ہمیشہ تمہارے زیر توجہ ہو پورا ہجو سو کہنے کے لائق ہو جو حقیقت سچ لائن مریم فوت شدہ گروہ میں داخل ہے۔ میں نے اس بحث کو اس کتاب میں بڑی دلچسپی کے ساتھ کامل اور قوی دلائل سے انجام تک پہنچایا ہے۔ اور خدا يتعالیٰ نے اس تالیف میں میری وہ مدد کی ہے جو میری اسی نہیں کر سکتا۔ اور میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا يتعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور ہرگز تک میں وہور بین فکر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سمجائی کے تحت اس دامد بھٹتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بھل رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ بھل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بھل رہی ہے جو میرے لفظ حفظ اور حرفت کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان ہر ایک جوش اور اُپال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھرا کر دیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جس پر تو یہ کارواڑ و بند نہیں عقرب دیکھ لے گا کہ میں بدی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں ؟

۵۲۵

حسناؤں

۱۹۷

ازالہ اوہام

لازم ہے کیونکہ جو لوگ خدائے تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر سبب کے نہیں ہوتے اور بغیر سبب بھلے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے اسی وجہ سے ہمارے ہی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدائے تعالیٰ کی طرف سے بعض عبادت کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوتی تو ہم تکمیل کتاب کی سنن و سنہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے اور بروقت نزل وحی اور دریافت اہل حقیقہ کے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ موسیٰ الحاکم سے حضرت مسیح بن مریم کی نسبت اپنی طرف سے بلاہین میں کوئی بحث نہیں کی گئی تھی۔ اب جو خدا تعالیٰ نے حقیقت امر کو اس عاجز و بزرگ ظاہر فرمایا تو علم طور پر اس کا اعلان از بس ضروری تھا کیسکے بھگے اگرچہ افسوس ہے تو اس زمانہ کے آنے مولوی صاحبان پر ہے کہ جنہوں نے قبل اس کے جو مسیری تحریر پر غور اور غور کی نگاہ رکھی رو لکھنے شروع کر کے ہیں مصنفین اور محققین خوب سمجھتے ہیں کہ جس قدر حال کے بعض مولوی صاحبوں نے مجھے اپنی دیرینہ رائے کا مخالف ٹھہرایا ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ درحقیقت اتنی بڑی مخالفت نہیں ہے جس پر متناظر اور چچا گیا۔ میں نے صرف شیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہی دعویٰ نہیں کہ صرف شیل ہو نامیرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی شیل مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کے لئے میں شیل مسیح اہل اور دوسرے کی انتظار ہے شروع ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ شیل مسیح ہمت ہو سکتے ہیں بلکہ احادیث و نبویہ کا بھی یہی خدشا پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے وہاں پیدا ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب تیس وہاں کا آنا ضروری ہے تو حکم کی کئی کئی جہاں جیسے تیس مسیح بھی آنے چاہیں پس اس دہائی کے رُو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس کا حد مشعل کے بعض فلسفی الفاظ مطلقاً آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور شاہت

ازالہ اوہام

۲۹۳

مقدم

کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب سچ موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑیل کا خاتمہ کر دے گا۔

(۱۰) دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کھمبی۔ مسلم۔ ان دوشوں علامتوں میں سے ایک بھاری علامت دجال مہموو کی یہ کھمبی ہے کہ اُس کا فتنہ تمام بندگان سے بڑھ کر ہوگا کہ جو ربانی دین کے مٹانے کے لئے ابتداء سے لوگ کرتے آئے ہیں اور ہم اسی رسالہ میں ثابت کر چکے ہیں کہ یہ علامت عیسائی مشنوں میں بخوبی ظاہر ہو رہا ہے۔

ازرا جملہ ایک بڑی بھلی علامت دجال کی اُس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر ہوا گیا گیا ہے اور ریل کی گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دجال کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور کو تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے طور پر رسول کا رسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ مسئلہ مذکورہ بالا ہے جن کا امام وقت دجال ہی دجال گروہ ہے اس لئے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علامت خاصہ دجال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکرروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور میں اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتدائے سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو جنسوں کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے۔ اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو

تھکا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔ پھر انہیں مدینوں میں لکھا ہے کہ پھر وہ بارے قرآن کو زمین پر لے گا اور ایک موعود بھی اسے لکھا ہوگا جیسا کہ فرمایا گیا کہ کان الایمان مختلفاً لیس عند الشریا لسا لدرجہ من فارس۔ یہ درجہ وقتت اسی زمانہ میں اشارہ کرتا ہے جو آیت علی وھاب بہ لعدون میں اشارہ بیان کیا گیا ہے۔ منہ

ازالہ اوہام

۲۸۲

حصہ سوم

بصرت فائدہ ہوگا چنانچہ تصور سے دماغ کے بعد قحط پڑا اور یہ بیماری لوگوں کو اس قحط میں  
بصرت فائدہ نہ ہوا۔ ایسی ہی اُن کی اور بھی کئی پیشگوئیاں تھیں جو پوری ہوتی رہیں۔

اس بزرگ نے ایک دفعہ جس بات کو عرصہ تیس سال کا گذرا ہو گا مجھ کو کہا کہ عیسیٰ  
انبیاء ہوا ہے اور لدھیانہ میں آکر قرآن کی غلطیاں نکالے گا اور قرآن کی رو کو فیصلہ  
کرے گا اور کہا کہ مولوی اس سے انکار کریں گے پھر کہا کہ مولوی انکار کر جائیں گے تب  
میں نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیا قرآن میں بھی غلطیاں ہیں قرآن تو اللہ کا کلام ہے۔  
تو انہوں نے جواب دیا کہ تفسیروں پر تفسیریں ہو گئیں اور شاعری زبان بھیل گئی دینی  
مہانتہ پر مہانتہ کر کے حقیقتوں کو چھپایا گیا جیسے شاعر مبالغات پر زور دیکر اس حقیقت  
کو چھپا دیتا ہے پھر کہا کہ جب وہ عیسیٰ آئے گا تو فیصلہ قرآن سے کرے گا پھر اس جواب  
نے بات کو دوہرا کر یہ بھی کہا تھا کہ فیصلہ قرآن پر کرے گا اور مولوی انکار کر جائیں گے

اور پھر یہ بھی کہا کہ انکار کریں گے اور جب وہ عیسیٰ لدھیانہ میں آئے گا تو قحط بصرت  
پڑے گا۔ پھر میں نے پوچھا کہ عیسیٰ اب کہاں ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ بیچ قادیان  
کے یعنی قادیان میں تب میں نے کہا کہ قادیان تو لدھیانہ سے تین کوس ہے وہاں عیسیٰ  
کہاں ہے (لدھیانہ کے قریب ایک گاؤں ہے جس کا نام قادیان ہے) اس کا انہوں  
نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ ضلع گورداسپورہ میں بھی کوئی گاؤں ہے  
جس کا نام قادیان ہے۔ پھر میں نے اُن سے پوچھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ آسمان پر  
اُٹھائے گئے اور کعبہ پر اتریں گے۔ تب انہوں نے جواب دیا۔ عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ تو مر گیا  
ہے اب وہ نہیں آئے گا ہم نے اچھی طرح تحقیق کیا ہے کہ مر گیا ہے ہم بادشاہ ہیں جو لوگ  
نہیں بولیں گے اور کہا کہ جو آسمانوں والے صاحب میں وہ کسی کے پاس جہل کرتے ہیں آیا کرتے:

الفاظ

میاں کریم بخش بمقام لدھیانہ محلہ اقبال گنج ۱۴ جون ۱۹۸۰ء روز شنبہ

براہین احمدیہ

۲۶۵

پہلی فصل

۲۳۰

اور ظاہر فرماتا ہے اور اُن دقاتِ عظیمِ الہی کو کہ جو صد ہا دستروں اور طویل طویل کتابوں میں لکھے گئے تھے اور پھر بھی ناقص اور ناتمام تھے۔ ہاں سب سے تمام لکھا جاوے اور آئندہ کسی عقل

۲۳۱

لَا تَسْتَدِيلُ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَٰلِكَ ۖ هُوَ الْعَزَّزُ الْعَظِيمُ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ ۖ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۖ

اور کسی نوع کی تبدیل و اتقار نہیں ہوتی۔ یہی سادہ و عظیمی کو کہ جو ان لوگوں کو ملتی ہے کہ جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ خدا اور اس کے سلسلے فرشتے ان کی کرام پر درود بھیجتے ہیں۔ اسے ایسا نثار و تم بھیجیں پھر درود بھیجو۔ اور یہاں ان لوگوں اور جس سے سلام کرے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ذمہ داری سے ان پر دنیا اور آخرت میں تعذیب لیتے ہیں۔ دنیا میں یہ کہہ دینا کہ تم توں سے محروم رہیں گے۔ اور آخرت میں یہ کہہ دینا کہ تم کوں کے ساتھ جہنم کے عذاب میں ڈالے جائیں گے۔

۲۳۹

يَا أَحْمَدُ بَارِكْ اللَّهُ فِيكَ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ دَعَىٰ الرَّسُولَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۚ لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ أَبَا ذُهْرٍ وَلِيَسْتَشِيرَ فِي سَبِيلِ الْمُرْسَلِينَ ۚ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۚ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ لَئِن أَوَّل تَابِ إِلَى اللَّهِ بِمَا رَشَدْتُمْ فِيهِ الزَّمَانِ وَأَوَّل مِنْ يُؤْمِنُ بِهِ نَاطِقٌ وَأَشَدُّ لِمِ الْبَاطِلِ كَانَ زَهُوقًا ۚ كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَهُ وَعَلَّمَهُ قُلْ إِنْ أَمَرْتُهُ فَعَلَنْ بِأَمْرٍ مِنْهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ ۚ كُلَّهُ لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ظَلَمُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ صُورِهِمْ لَقَدِيرٌ ۚ إِنَّا لَعَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۚ يَمْؤُلُونَ أَنِّي لَأَكْفُرُ ۚ هَذَا مِن لَّدُنِّي هَذَا الْإِقْرَابُ الْبَشَرُ ۚ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ لَّخَدُونَ ۚ أَفَتَأْتُونَ السَّحَرَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ۚ هَهُنَا هِيَ هَاتِ لِمَا تُوْعَدُونَ ۚ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ عَمَلٌ ۚ وَلَا يَكْفُرُ بِبَيْنٍ ۚ جَاهِلٌ أَوْ جَاهِلُونَ ۚ قُلْ كَذَبُوا بِرَبِّهِمْ إِنَّهُمْ صَادِقِينَ ۚ هَذَا مِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ لَيْلٌ وَنَهَارٌ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لے یونس: ۵۱؛ آلہ احزاب: ۵۸۔

حقیقۃ الوحی

۲۸۵

نثر

سے ایسا فیصلہ مانگ کر ہلاک ہو جانا ہے تو دوسرا کسی کو بھی پورا نہیں کرتا اور اُس کا قائم مقام ہو کر گستاخی اور بد زبانی شروع کر دیتا ہے بلکہ اُسکے بھی لگے بڑھ جاتا ہے جتنا نجات تک میسیل ان میں سے ایسے مہلات سے ہلاک ہو چکے ہیں اگر میں سر کے حالات کہوں تو کئی جزو کتاب کے ایسی ذکر میں بھر جائیں میسر بہت دوستوں نے غلط لکھے کہ فطرتاً ہی مبالغہ کر کے چند روز میں مر گیا۔ اور فطرتاً ہی نے ہماری جماعت میں سے کسی کے ساتھ مبالغہ کیا تو صبح ہوتے ہی دُنیا سے کوچ کر گیا اور بعض نے خود اگر ایسے عجیب نشان بیان کئے جتنا پچھل ۲۸ فروری ۱۹۷۰ء کو بھی چند جہانوں نے حالات مبالغہ کے بیان کئے مگر میں نے اسلئے کہ کتاب بہت بڑھ گئی ہے اور وہ واقعات بھی صرف زبانی ہیں انکا لکھنا غیر ضروری سمجھا معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کا کیا ارادہ ہے کہ کوئی بھی ان میں سے یہ سوچتا نہیں کہ یہ تائیدات الہیہ کیلئے پوری ہیں کیا کا ذہنوں و مجالوں اور فاسقوں کے یہی نشان ہیں کہ انکے مقابل پر مبالغہ کی حالت میں خدا مومنوں متقیوں کو ہلاک کرنا چاہئے۔ بالآخر یاد ہے کہ اشعار مذکورہ قلمی مصنف کا عکس لیکر اس کتاب کے ساتھ شامل کر دیا گیا جو تا حال فاعل پر اتنا مہم جو اگر کسی کو اٹلا جو کہ یہ اس کے شعر نہیں ہیں تو اُسکی اس عکسی تحریر کو اُسکی دوسری تحریروں سے ملا سکتا ہے اور اصل بھی میرے پاس محفوظ ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے اور جس شخص کے ذریعے مجھے پتھر ملی ہے وہ اُس کا شاگرد ہے اور اُس کا نام پو شیخ محمد ولد علی محمد ساکن ڈیرہ ہری والہ ضلع گورداسپور۔

خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ اکثر مبالغہ کرنے والے طاعون سے ہی مرے اور اکثر سخت مخالفوں کا طاعون نے ہی فیصلہ کیا۔ براہین احمدیہ میں طاعون اور زلزلہ کا خدا نے اُس زمانہ میں ذکر کیا ہے کہ جبکہ ان خدا بولوں کا اس ملک میں نام و نشان نہ تھا جیسا کہ براہین احمدیہ میں موت کی یہ پیشگوئی ہے کہ لا یمصدق التثیہ الاسبیۃ الہلاک۔ اقی امر اللہ فلا تستعجلوا یعنی سفلیہ آدمی بجز موت کے نشان کے اور کسی نشان کی تصدیق نہیں کرتا اُنکو کہہ دے کہ وہ نشان بھی انیوالہ ہے پس تم مجھ سے جلدی مت کرو پس موت کے نشان سے ہی طاعون کا نشان مراد تھا لیسرا ہی دوسری جگہ اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ لَقَدْ تَنذَرْتُمْ آسَافًا

۳۵۴

مندرجہ نشان آسانی استخارہ کریں تو اس آپ کے لئے ڈنکار دنگا گیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے رب  
برہم چوتھا میری توجہ زیادہ ہو آپ پر کچھ بھی شکل نہیں لوگ معمولی اور فعلی طور پر سچ کرنے کو بھی جانتے  
ہیں مگر اس جگہ فعل سچ سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ

سلسلہ آسانی ہے اور حکم ربانی۔

یہی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور  
سچ آہنی کیلچ اندر کھب جاتی ہے اور دل اسکو قبول کر لیتا ہے اور اُکی نورانیت اور سمیت بال باں  
پر طاری ہو جاتی ہے یہاں آپ سے ہمد کرتا ہوں کہ اگر آپ سیکر و برو میری ہدایت اور تعلیم کے محافظ  
اس کام میں مشغول ہوں تو میں آپ کے لئے بہت کوشش کروں گا کیونکہ میرا خیال آپکی نسبت بہت نیک  
ہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ضائع نہ کرے اور شقا اور سعادت میں ترقی دے اب میں نے  
آپ کا وقت بہت لے لیا ختم کرنا چوں۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

آپ کا ذکر غلط نہ کرے کر ایک بات کچھ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخارہ  
کیلئے ایسی دعا کیجئے کہ کریک شخص کا استخارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہو جو عزیز من یہ بات خدا تعالیٰ  
کے قانون قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیاطین کو ان کے موافق مناسب سے معطل کر دے اور اللہ شانہ قرآن کریم

میں فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول ولا نبی الا اذا اذنتی الفرائض شیطان فی امینتہ  
فینسخنہ اللہ ما ینفقہ شیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ واللہ علیہم حکیم بیٹھ جیسے کوئی ایسا رسول  
اور نبی نہیں بھیجا کہ اُکی بہ حالت ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے بیٹھ اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو شیطان  
اُکی خواہش میں کچھ نہ مانے بیٹھ جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے تو  
شیطان اُس میں بھی دخل دیتا ہے توجہ متلو جو شوکت اور سمیت اور روشنی نام رکھتی ہے اُس دخل کو اٹھا  
دیتی ہے اور نشا و اہلی کو مصفا کر کے دکھلا دیتی ہے یہ اس بات کی بظورت اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو  
خیالات اُٹھنے ہیں اور جو کچھ خواہ اُس کے نفس میں پیدا ہوتی ہیں درحقیقت وہ تمام وہی ہوتی ہیں جیسا کہ  
قرآن کریم اس پر شاہد ہے۔ وما ینطق عن الہوئی ان ھو الا وحی یوحی لیکن قرآن کریم کی وحی اور  
وحی سے جو حرف معانی شجاعت اللہ ہوتی ہیں نیز کئی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وحی اور متلو میر  
داخل ہوتے ہیں کیونکہ روح القدس کی برکت اور چمک بیفہتی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر ایک  
بات اُکی برکت سے بھی ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس کے اس گلام میں رکھی جاتی ہے لہذا ہر ایک

ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور وہ کلام جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس پر ایمان لائے اور وہی حق ہے ایسے لوگوں کے خدا کا نام بخشن دیا اور ان کے دلوں کی اصلاح کرے گا۔ اب دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں جو سے کس قدر نڈر تعالیٰ اپنی خوشنودی ظاہر فرماتا ہے کہ ان کے منہ بخشتا ہے اور ان کے تزکیہ نفس کا خود مشکل ہوتا ہے۔ پھر کیسا بڑ بخت وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں اور غرور اور تکبر سے اپنے میں کچھ سمجھتا ہے۔ سعدی نے سچ کہا ہے:-

محال ست سعدی کہ راہ صفا تو ان رفت جو در پیے مصطفیٰ  
برو ہمز آں شاہ سوسے بہشت حرام ست بر غیر یونے بہشت

(۱۵) قوله تعالى - العبد علما انه من عباد الله درسوله يدخله نادرا ائصالا ذيقها  
ذالك النخري العظيم الرجوة مثل سورة قويم

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جو شخص خدا اور رسول کی مخالفت کرے خدا اس کو جہنم میں ڈالے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔ ایک بڑی رسوائی ہے۔  
اب بتھ دیں میان عباد حکیم ماں کہ ان کی کیا رائے ہے کیا خدا کے اس حکم کو قبول کیجے یا مبادری سے ان آیتوں کے وحید کو اپنے سر پر لے میں گئے۔

(۱۶) قوله تعالى - واذا اخذ الله ميثاق النبتين لئلا اتيتكم من كتاب وحيكنا في عجم  
جاءه كذو رسول مصدق لئلا مقلد لتؤمروا به وتكنصون له في حاله آخر وقتة اخلتم  
على ذكروا حروفه في لقا آخر وقتة اكل فاطمته اذا اتاكم من الشاهدين.

راہرود چہ ہنر ترجمہ۔ اور یاد کر کہ جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد کیا کہ جب میں تم کو کتاب اور وحی دے دوں گا اور پھر تم سے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئیگا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی نماندگی ہوگی اور کیا تم نے قرار کر لیا اور اس عہد پر



ہو جو علوم اور عقائد صحیحہ سے بے خبری اور ناداست اور بیوقوفان میں مبتلا ہونا ہے تو یہ تو صریح متعینوں کی صفت کے برخلاف ہے کیونکہ حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک فور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ يجعل لکم فرقاً تاکفروا عنکم ویتقوا اللہ ویکمل لکم نوراً تمسکون بہ یعنی اے ایمان لانے والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاہ کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے خیروں میں فرق رکھ دیکوہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک فور دیا جائیگا جس فور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے بیٹھے وہ فور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قوی اور حواس میں آجائیگا تمہاری عقل میں بھی فور ہوگا اور تمہاری ایک ناکھ کی بات میں بھی فور ہوگا اور تمہاری

عالم ایک ہی ذات سے صادر ہیں اور اس ذات واحد لا شریک لہ ہی تقاضا ہونا چاہئے کہ وہوں نظام ایک ہی شکل اور طرز پر واقع ہوں تاکہ وہوں مل کر ایک ہی خالق اور مصلح پر ولادت کریں کیونکہ توہید فی النظام توہید باری عزوجل کے مسئلہ کو تہید ہے جو یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کئی خالق ہوتے تو اس نظام میں اختلاف تکثیر یا یا مادہ عرض ہے بات نہایت سیدھی اور صاف ہے کہ ایک اللہ عالم گیر کے لئے ایسے ہی ضروری ہیں جیسے قوی اور مانعہ و تہیہ نثار انسانیت کے لئے جو عالم مغیر ہے۔ اگر یہ عرض میں پیش کیا جائے کہ اگر ایک فی الحقیقت موجود ہیں تو کیوں نظر نہیں

تہ خلقنا الخلقۃ علقۃ خلقنا الخلقۃ المضعۃ خلقنا المضعۃ عظاماً فکسرنا العظام لکما۔ تہ انشاناہ خلقاً آخرفتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنی پہلے تو ہم نے انسان کو اس مٹی سے پیدا کیا جو تہجد کے تمام

اس بات کا ثبوت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ضروری ہے

الاولیٰ

۵۳

پڑھیں بلکہ اس جگہ زمین سے اڑاؤ زمین کے کہہ رہے ہوں اور یہ عام مادہ ہے کہ انسان شریف کا  
 ۱۲۵ ہے کہ زمین کے نقطے سے اٹھ لوں گے اور ان کے باطن قومی مادہ ہوتی ہیں جیسا کہ آئندہ جانشین ایک  
 جگہ فرماتا ہے اعلیٰ ان اشیاء فی الارض نجد موتہا اور میں کہ فرماتا ہے۔ انبئنا: مطیب یحییٰ  
 نباتہ باذن ربہ والذی حیثہ یخْرِجہ الا نکذنا۔ ایسا ہی قرآن شریف میں میں نے زمین کو  
 زمین پر چڑھتے والوں پر پوشیدہ نہیں اسو اس کے روحانی واقعوں کا ظاہر ہونا اور ان کے ساتھ  
 فرشتوں کا آنا ایک روحانی قیامت کا نمونہ ہوتا ہے جس سے مردوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور جو  
 قبروں کے اندر ہیں وہ باہر آجاتے ہیں اور نیکوں کو نیک بنی ہو کر جڑا یا بیٹھے ہیں سو اس سورۃ الزلزال کو قیامت  
 کے آثار میں سے قرار دیا جائے تو اس میں بھی شک نہیں کہ یہ واقعہ روحانی طور پر ایک تمکین کیا گیا  
 ہوتی ہے نہ اسے تعالیٰ کے تاہید یافتہ بندے کی امت ہی کا روپ لگواتے ہیں اور انہیں کا وجود قیامت  
 کے نام سے موسوم ہو سکتا ہے بلکہ آئے سے روحانی مردے زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور نیز اس  
 میں بھی کچھ شک نہیں کہ جب یہ زمانہ آجائے گا کہ تمام انسانی طاقتیں اپنے کونے کونے پر رکھ جائیں گی  
 اور میں مدد تک بشری مخلوق اور انکار کا پرواز ممکن ہے اس مدد تک وہ سپر ہائیں گی اور جن نفس حقیقتوں  
 کو ابتدا سے ظاہر کرنا مقدر ہے وہ سب ظاہر ہو جائیں گی تب اس عالم کا دائرہ پورا ہو کر ایک دفعہ  
 اس کی صف پیست دی جائے گی۔

کَلِّ شَيْءٍ فَاِنَّ رَيْبًا حَثِيْبًا لِّجَهَنَّمَ بَلَّكَ وَيَجْلَا لَكَ الْاَكْرَامُ

بتیہ حثیبہ: کہ یہ وحش میں انس عاجز کو آتا بطرف شرقی عند السارۃ البیننا  
 من المسجد الذی من وعلہ کان آمنًا فتبارک الذی انزل من فی ہذا المقام والسلام علی رسولہ  
 افضل الرسل وخیر الامم۔ مکہ

تقریر پیش بدعا

ہست اول

فہرست کتابتیں اور پوزیشنوں کے تحت  
 قرآن مجید کی تفسیر اور دیگر موضوعات پر  
 لکھی جانے والی کتابوں کی فہرست

# ازالہ وہام

فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

الحمد والمنةت کہ بہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۳۳۷ء کتاب  
 جامع مغارف قرآنی و شارح اسرار کلام ربانی از  
 تالیفات مرسل یزدانی و ماسور رحمانی حضرت  
 جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی

پہلے شمارہ کی پیشینہ نورا احمد مالک مطبع ریاض ہند مطبوعہ گورید

تیسری تجدید

تجدید

پہلی فصل

۵۸۰

براہین احمدیہ

قبول کر لیتے جو بے باعث تعلیم توحید کے تمام مشرکین کو برا معلوم ہوتا تھا اور اس کے قبول کرنے والے ہر وقت چاروں طرف سے معرض ہلاکت اور بلا میں تھے پس جس چیز نے ان کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرا وہ یہی بات تھی جو انہوں نے آنحضرت کو محض اتنی اور سرایا مؤید من اللہ پایا اور قرآن شریف کو بشری طاقتوں سے بالاتر دیکھا اور پہلی کتابوں میں اس آخری نبی کے آنے کے لئے خود اشارتیں پڑھتے تھے سو خدا نے ان کے سینوں کو ایمان لانے کے لئے کھول دیا۔ اور ایسے ایسا نذار نکلے جو خدا کی راہ میں اپنے خونوں کو بہایا اور جو لوگ عیسائیوں اور یہودیوں اور عربوں میں سے نہایت درجہ کے جاہل اور شریر اور

عَلَيْهِمْ غَيْرُ الْعَمَلِ عَلَيْهِمْ وَلَا الْعَمَلِ لَكُمْ۔ کہو نہ امر مجازات  
 ناکہ یوم الدین کے متعلق ہے۔ سو ایسا فقرہ جس میں طلب انعام اور عذاب سے  
 بچنے کی درخواست ہے اسی کے نیچے رکھنا موزوں ہے۔

پوچھا لطیف یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ مجمل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے  
 گو یا یہ سورۃ مقاصد قرآن کا ایک ایجاز لطیف ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے  
 اشارہ فرمایا ہے اِنَّا اَنْزَلْنٰكَ سَبْحًا تَمَجِّدُنَا بِحَمْدِكَ وَانْفُرْنَا بِالْمَعْظِيْمَةِ۔  
 یعنی ہم نے تجھے اسے رسول سات کہیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہے جو مجمل طور پر  
 تمام مقاصد قرآن پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو  
 مفصل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام

ساتھ ہیں جیسے وہ میرے ساتھ ہیں۔ ہو کا ضمیر واحد بناوہل مافی التسمیٰ والارض  
 ہے۔ اور ان کلمات کا حاصل مطلب تملقات اور برکات الہیہ ہیں جو حضرت خیر الرسل  
 کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور حقیقی طور پر  
 مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب  
 طفیلی ہیں۔ اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک صرح و تنہا جو کسی مومن کے

۶۲۵	اَشْكُرُكَ يَا اَلَّذِي اٰمَنَّا	امیر بی سماج ۱۔
۱۵۱	اَللّٰهُ نُورًا وَسَكْرَتًا وَالْاَرْضُ	۱۔ آری یہ سماج کا ذکر اور ان کا عقیدہ پر عبور
۱۵۹	الصَّلْبَةُ الَّتِي هِيَ اَنَا	کے تین ص ۱۱
۲۴۳	الْحَبِيذَاتِ لِلْحَبِيذِيَّاتِ	۲۔ آری یہ سماج کا عقیدہ کہ ان میں واجب الوجود
۵۶۱	وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا	اور محمد پروردگاری ہیں۔ ص ۱۱۵
۵۲۶	الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ	۳۔ اُن کا عقیدہ کہ صرف وہ ہیں خدا کا کلام ہیں
۱۴۴	السَّتِ بِرَبِّكَ	اور آری فرقہ کے عقیدے اور ہذا باقی ذکر
۵۶۵	لَمَّا تَرَى الْاٰلِ الَّذِيْنَ اٰتَوْا	۹۲
۲۸۵	السَّمْعَ تَعْلَمُ اِنَّ اللّٰهَ	۴۔ اُن کے نزدیک سب ہی نعمت ہاں اللہ جسٹے
۱۹۰	بِالسَّمْرِ۔ ذٰلِكَ اَلْكِتٰبُ	اور مشرک تھے۔ ص ۹۵
۶۲۱	اِمْرِيْقُوْنَ اِقْتِرَاہ	۵۔ ایک غلطی جو نبیات اور سادات کا سیار
۲۱۳	الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ	ہے، فرقہ کو مٹا ہے۔ ص ۹۶
۵۵۵	اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ سَبْعًا	آزادی از
۶۱۵	وَمَا نَزَّلْنَا فِي الْاَيْلَةِ الْاَشَدُّ	حقیقتاً نادمی زمین علی ہاں اللہ کی شہادت
۱۹۱	وَمَا نَحْمِلُنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ	سے نعمت پاک تینوں کا مل تک پہنچا اور اپنے
۲۲۱	وَمَا نَحْمِلُهُ اللّٰهُ	مرد کو کسی دنیا میں دیکھ لیا دنیا میں کامل
۳۹۵	اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمَكٰتِ الْاِثْمٰلَ	اور خداوند سے سب کچھ کو بندہ میرے توان شہین
۲۱۳	اِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقِ	حاصل ہے۔ اور جہنم کے کسی پر محمد فریہ کو
۲۰۳	اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ	حاصل ہیں۔ ص ۲۰۳ و ص ۲۰۹
۲۶۹	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	آیات قرآنیہ۔
۵۵۶	وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوا	آئندہ و احبار ہم
۵۵۶	اِنَّ الَّذِيْنَ اٰتَوْا الْعِلْمَ	اہل حقاقت اللہ تعالیٰ الارض
۵۶۸	اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ	اللہ علم حقیقت کی جمل ....

۵ جون ۱۹۹۳ء

۲۷۶

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

ع۔ قرآن کی یہ تعلیم ہے کہ یہ بہتان مکاری کیلئے انارلیں ہیں نے ڈبئی صاحب کے قول کو ایسا سمجھا ہو۔  
غ۔ اگر یہی تعلیم ہو تو آیت قرآن شریف کی پیش کیجئے بلکہ جنہوں نے تلواروں کو قتل کیا وہ تلواروں  
سے بھی مانے گئے۔ جنہوں نے ناسخ غریبوں کو ٹوٹا وہ ٹوٹے گئے جیسا کیا ویسا یا بلا لگنے سے  
بہت زخمی کا برتاؤ ہوا چہرے آج اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیوں ایسا برتاؤ ہو مناسب کو قتل کیا ہوتا؟  
ع۔ قرآن نے جائز رکھا کہ خوفزدہ ایمان کا اظہار نہ کرے۔

غ۔ اگر قرآن کی یہی تعلیم ہو تو پھر اسی قرآن میں یہ حکم کیوں ہے۔ ان یجاد وانی سبیل اللہ  
یا موالہم و انفسہم (سورۃ توبہ رکوع ۶) اور کانہم بنیان موصول ۲۴ اور یہ کہ ولا  
یخشون احد الا اللہ ۲۲ اصل بات یہ ہے کہ ایمانداروں کے مراتب ہوتے ہیں جیسا کہ  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو صمد ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات ۲۲ یعنی  
بعض مسلمانوں کو ایسے ہیں جن پر نفسانی جذبات غالب ہیں اور بعض درمیانی حالت کے ہیں  
اور بعض وہ ہیں کہ انتہا رکعات ایمانیہ تک پہنچ گئے ہیں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے برعایت اُس  
طبقہ مسلمانوں کے جو ضعیف اور بزدل اور ناقص الایمان ہیں یہ فرمادیا کہ کسی جان کے خطرہ کی  
حالت میں اگر وہ دل میں اپنے ایمان پر قائم رہیں اور زبان کو اس ایمان کا اقرار نہ کریں  
تو ایسے آدمی معذور سمجھے جاویں گے مگر ساتھ اسکے یہ بھی تو فرمادیا کہ وہ ایماندار بھی ہیں کہ بہادری  
سے دین کی راہ میں اپنی جانیں دیتے ہیں اور کسی کو نہیں ڈرتے اور پھر پولیس کا حال آپ پر  
پوشیدہ نہیں جو فرماتے ہیں کہ میں یہودیوں میں یہودی اور غیر قوموں میں غیر قوم ہوں اور  
حضرت پطرس صاحب نے بھی مخالفوں سے ڈر کر تین مرتبہ انکار کر دیا۔ بلکہ ایک دفعہ نقل کفر  
کفر نباشد۔ حضرت مسیح پر لعنت بھیجی اور اب بھی میں نے تحقیقاً سنا ہے کہ بعض انگریز  
اسلامی ملکوں میں بعض مصالحو کیلئے جا کر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں +  
ع۔ قرآن میں لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے آفتاب کو طول میں غروب ہوتے پایا۔  
غ۔ یہ صرف ذوالقرنین کے وجدان کا بیان ہے آپ بھی اگر جہاز میں سوار ہوں تو آپکو بھی

کہ ایک شخص کو کس نے جو خدا بنایا گیا ہے جس کی چالیں کروڑا آدمی پرستش کر رہے ہیں۔ تب اس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلوا تھا کہ مسیح کیا تھا اور تمام نبیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر و رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی۔ لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اگر تیرا اپنی طرف سے یہ باتیں کرتا ہوں تو چھوٹا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہے تو میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے اور جیسا کہ انبیاء نبی نے ہی لکھا ہے۔ میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود آتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی نظر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گی اور اپنا چہرہ دکھائیگا۔ کفر اور شرک نے بہت عقیدہ کیا اور وہ خاصش رہا اور ایک مٹھی ترخہ از کی طرح ہو گیا اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کو غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام اس کے پاؤں کے نیچے چلا گیا اسلئے خدا فرماتا ہے کہ زمین پر نازل ہو گا اور وہ فخری نشان کھلاؤ گا جب تک جس آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مرافعت بقدر جلال دشمن ہوتی ہے پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلبہ ہے وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے اسلئے اب خدا آپ کو لایکا اور انسا لایا کو کوئی توازن نہیں دینگا اور نہ کوئی جاد ہوگا ہاں اپنا ہاتھ دکھائیگا۔ بیوقوفوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ مسیح ظاہر ہوں گے اور آخری مسیح جس سے اس زمانہ کا مسیح مراد ہے پہلے مسیح سے افضل ہوگا۔ اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا آدمثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ کریگا اور کہتے ہیں کہ اس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آد اول کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔

بہر حال یہ وہ دن فرقتے قسٹ ہیں کہ آئیو لایا مسیح جو آخری زمانہ میں آئے گا اپنے

تسلیم رہی اور ہزار ہا خدا کی گواہیوں اور فوق العادہ نشان اپنے ساتھ رکھتی ہو۔ خدا تعالیٰ کے کام مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص کو محض بے وجہ خدا بنا یا گیا ہے جس کی جالیوں کو روڑ آدمی پر تنس کر رہے ہیں۔ تب اُس نے مجھے ایسے زمانہ میں بھیجا کہ جب اس عقیدہ پر غلو انتہا تک پہنچ گیا تھا اور تمام جمیوں کے نام میرے نام رکھے مگر مسیح ابن مریم کے نام سے خاص طور پر مجھے مخصوص کر کے وہ میرے پر رحمت اور عنایت کی گئی جو اس پر نہیں کی گئی تا لوگ سمجھیں کہ فضل خدا کے ہاتھ میں جو جس کو چاہتا ہو دیتا ہو۔ اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کرتا ہوں تو مجھو تا ہوں لیکن اگر خدا میری نسبت اپنے نشانوں کے ساتھ گواہی دیتا ہو تو میری تکذیب تقویٰ کے برخلاف ہے۔ اور جیسا کہ دنیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گواہی میرا آتا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جرم ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا جو اُس نے کبھی دکھائے نہیں گئے یا خدا زمین پر خود اتر آئیگا جیسا کہ وہ فرماتا ہے هل ينظرون الا ان ياتيه الله في ظلل من الغمام یعنی اُس دن بادلوں میں تیرا خدا کے گا یعنی انسانی منظر کے ذریعے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھائیگا۔ اگر خدا شرک سے بہت غلبہ کیا اور وہ خاموش رہا اور ایک مخفی خزانہ کی طرح ہو گیا۔ اب چونکہ شرک اور انسان پرستی کا غلبہ کمال تک پہنچ گیا اور اسلام کے پائل کے نیچے کھٹکایا اُس نے خدا فرماتا ہے کہ میں زمین پر نازل ہوں گا اور وہ قہری نشان دکھلاؤں گا کہ جسے نسل آدم پیدا ہوئی ہے کبھی نہیں دکھلائے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مداخلت بقدر حملہ دشمن ہوتی ہو پس جس قدر انسان پرستوں کو شرک پر غلو ہو وہ غلو بھی انتہا تک پہنچ گیا ہے۔ اسلئے اب خدا آپ لڑے گا وہ انسانوں کو کوئی تلواری نہیں دے گا اور نہ کوئی جہاد ہوگا بلکہ اپنا ہاتھ دکھلائیگا۔ یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دوسرے ظاہر ہونگے اور آخری مسیح (جس میں اس زمانہ کا مسیح مراد ہے) پہلے مسیح آخصل ہوگا۔ اور عیسائی ایک ہی مسیح کے قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ وہی مسیح ابن مریم جو پہلے ظاہر ہوا آمد ثانی میں بڑی قوت اور جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا اور دنیا کے فرقوں کا فیصلہ کرے گا۔ اور کہتے ہیں کہ اُس قدر جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا کہ آمد اقل کو اس کے کچھ نسبت نہیں۔



براہین احمدیہ

۶-۱

پہلی فصل

نے منع کیا ہے اور اسی کتاب کا پابند رہتا ہے جو اس کے شائع نے دی ہے تو

برخلاف قسم دوم کے کہ اس میں الذکا کہ جائز ہے اور بیتک ولایت کسی ولی کی قسم سوم تک نہیں پہنچی عارضی ہے اور خطرات اس میں نہیں۔ وجہ یہ کہ جب تک انسان کی سرپرست میں تھا کی محبت اور اسکے غیر کی عداوت داخل نہیں تھی کچھ رنگ ریشہ ظلم کا نہیں باقی جو کہ اس کے حق پرستی کے

خَلَقَ آدَمَ فَكَرَّمَهُ - پیدا کیا آدم کو پس اکرام کیا اس کا۔ جَعَرِيَّ اللَّهُ فِي حَتْلَى الْأَيَاتِ وَ

جَعَرِيَّ اللَّهُ نَبِيِّنَّ كَيْ تَعْلَمَ مِنْ - اس فقرہ الہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصب لہرت اور

ہدایت اور مورد وحی الہی ہونے کا دراصل عہد انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعد

متعد ہے اور یہ عہد انبیاء اُمت محمدیہ کے بعض افراد کو بغرض تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے

اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَلَمًا وَأَمْتِي

كَأَيُّهَا بَنِي إِسْرَائِيلَ - پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں یہ نبیوں کا کام ان کو سیکر

کیا جاتا ہے۔ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ فَأَنفَدْنَا كَدًّا مِّنْهَا - اور تم سے جو کچھ

گڑھے کے کنارہ پر سو اس سے تم کو خلاصی بخشی یعنی خلاصی کا سامان عطا فرمایا

عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُزَحِّمَهُ عَلَيْكُمْ ذَرَانٍ عُدَّتُمْ عَدَانًا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ

لِلنَّكَافِرِينَ حَصِيرًا خدا نے تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف منوجہ ہے جو کچھ

رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور سرکشی کی طرف رجوع کیا تو ہم بھی سزا اور عقوبت کی

طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔ یہ آیت اس

مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ ہے یعنی اگر طین رفیق اور

زعی اور لطف احسان کو قبول نہیں کریں گے اور حق محض جو دلائل امتداد آیت سے

سے منسلک کیا ہے۔ اس سے سرکش رہیں گے۔ تو وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب

خدا نے تعالیٰ محمد میں کے لئے شدت اور ضعف اور قہار اور سختی کو استعمال میں لایا اور

حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتاریں گے اور تمام راہوں اور

اربعین نمبر ۲

۲۲۵

اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تجھے ان دلوں میں خوشخبری ہو۔ اسے ابراہیم: تو مجھ سے ہے۔ تو خدا کے نفس پر قائم ہے۔ زندہ خدا کا منظر۔ اور تو مجھ سے امر مقصود کا مدد ہے اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ نفل سے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی اور آباؤی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار کر رکھے ہیں اسے ابراہیم! اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب ہونگے۔ اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آؤں گا۔ میں صمد کی طرح صوح فنی کو ڈنگا خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی رہے گی اور وہ امر نازی ہوگا جس سے تو تعجب کرے گا۔ یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں تو نبی کی کندھا طغف میں پرورش پا رہا ہے اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور پھر فرمایا :-

وقالوا ان هذا الا اختلاف - ان هذا الرجل يمجوع الدين - قل جاء حق ومنهق الباطل - قل لو كان الاصر من عند غير الله لوجعتم فيه اختلافاً كثيراً - هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق وتهذيب الاخلاق - قل ان افتريته فعلی اجرامی - ومن اظلم

وجعل الذین اتبعوك فوق الذین كفر والی یوم القیمة۔ انك الیوم  
لدینا مكرین امین۔ انت متی بمنزلة توحیدی وتفریدی فغان ابن تعان و  
نعرف بین الناس ویعلمك الله من عنده تقیم الشریعة۔ ونحی الذین  
انا جعلناك المسیح بن مریم۔ والله یعصمك من عنده ولولم یعصمك  
الناس۔ والله ینصرك ولولم ینصرك الناس۔ الحق من ربك فلا تكونن من  
المكذبین۔ یا احمدی انت مرادی ومعنی۔ انت وجیه فی حضرتی۔ اخترتك  
لنفسی۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی یحببكم الله ویغفر لكم ذنوبكم و  
یرحم علیكم وهو ارحم الراحمین۔ هذه نبذة من الهاماتی۔ ومن جملة الهام  
انا جعلناك المسیح بن مریم۔ والله قد كنت اعلم من ایام مدینة  
اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزله لكن اخفيتہ نظراً  
الی تادیه۔ بل ما بدلت عقیدتی وكنت علیها من المستمسکین وتوقفت  
فی الاظهار عشر سنین۔ وما استعجلت وما بادرت وما اخبرت حثاً ولا  
عدواً ولا احداً من الحاضریں۔ وان كنتم فی شك فاستلوا علماء الهند  
كم مضت من مدة علی الهامی۔ یا عیسی انی متوفیک۔ ذاتی والبراهین  
وكنت انتظر الخیرة والرضا و امر الله تعالی حتی تكر ذلك  
الالهام۔ ورفع الظلام۔ وتواتر الاعلام۔ وبلغ الی عنده یعلمها  
رب العلمین۔ وخطبت للاظهار بقوله۔ فاصدع بما توهم وظهرت  
علامات تعرفها حاسة الاولیاء۔ وعقل ارباب الاصطفاء وجلی المسیح  
واكد الامر۔ وشرح الصدور واطمان الجنان۔ وافق القلب۔ وتبین انه

حقیقتِ الہی

۱۱۰

باب چہارم

الحمد لله الذي جعل لكم الصبر والنسب الحمد لله الذي اذهب  
 عنكم الحزن وانا انى ما امرت احد من العالمين - نفس - انك  
 غم دور کیا۔ اور پھر کہ وہ پیر دی جی اس زمانہ کے لوگوں میں کسی کو نہیں دکھا گیا۔ اسے مراد تو خدا کا  
 لمن المرسلين على صراط مستقيم - تنزيل العنبر الرحيم اريد  
 ترسل ہے۔ راہ راست پر۔ اس خدا کی طرف سے جو غالب اور حکم کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے  
 ان استخلف فخلقت ادم - يحيى الدين ويقدم الشريعة۔  
 کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کرنے کو بھیجا گیا۔ وہ دین کو زور دے گا اور شریعت کا قائم کرے گا۔  
 چود و خسر وی آغاز کردند۔ مسلمان را مسلمان باز کردند  
 جب مسیح السطانی کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو موت دیکھی مسلمان تھے سب سے مسلمان بنانے کے  
 ان السموات والارض كانتا رتقا ففتقنهما۔ قرب اجلك  
 آسمان اور زمین ایک ٹکڑے کا کپڑا بن چکی تھی۔ ان دنوں کو کھول دیا یعنی زمین اپنی اصل حالت پر آئی اور آسمان بھی۔ اب تیرا وقت  
 المقدر ان ذا العرش يدعوك۔ ولا يبق لك من الخزيات  
 موت تویر آئی۔ ذرا العرش تجھے جوتا ہے اور تم میرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں رہو گے۔  
 ذكر انك قتل ميحادرناك ولا يبق لك من الخزيات شيئا  
 تم نے سب کا وہ کہہ گئے اور تم میرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔  
 بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن خدا کی طرف سے  
 سب یہ اور اسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔  
 کسی: واقعات کے تجزیہ کے بعد

اس میں سے جو کچھ...  
 اس سے پہلے جو کچھ...  
 اس سے پہلے جو کچھ...

۱۱

حصہ اول

۱۴۰

ازالہ اوہام

حالا کہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔  
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت  
یہ وہ لوگ کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہ خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں کچھ آسمان پر اترنے  
دیکھیں گے اور یہ انجیل پر ہم پریشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زور زنگ کی ہڈیاں پھینکے ہوئے  
آسمان سے اترتے چلے آئے ہیں اور دانتوں بائیں فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بڑاری لوگ  
اور دیوت کے آدمی ایک بڑے سیل کی طرح اکٹھے ہو کر ٹوڑے ان کو دیکھ رہے ہیں اور۔

یہ اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع الله اھواءکم لفسدت السموات والارض

ومن فیہن ولیطلت حکمتہ وکان الله عن برا حکیمان۔ قل لو کان البحر

ملاکاً لھکما ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ

مددہ۔ قل ان کنتم تحبون الله فلا تتبعونہن لیس کما ائدہ وکان الله غفوراً

رحیماً پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چولے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوسیاں رکھی ہوئی ہیں اور

جو لوگ کی طرح میرے بنی کی عورتوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوسیاں)۔ جو بی بیایاں ہیں ان کو ہندوستان

میں گوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس امام میں نماز خانے کے کتر ہو لوگوں کے دل میں جو دنیا سے

بچے ہوئے ہیں اس کو بچے ناو آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بلا جبر میں قاریان میں نازل ہونے کا

دکھ ہے پتا تھا اس دور کئی طور پر میں نے دکھا کہ میرے بھائی صاحب جس ہم میرا غلام قادر میرے

قریب بیٹا کہ باہار بند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور بڑھتے بڑھتے انہیں نے ان فقرات کو پڑھا کہ

انا انزلنہ قریناً من القادیاں تو میں نے شکر تہنبا کیا کہ کیا قادر یاں کو نام بھی قرآن شریف

میں دکھا ہوا ہے؟ ہاں انہوں نے کہا کہ وہ کچھ کھانا ہے جس میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ

نی حقیقت قرآن شریف کے دائمی مضمون میں وہ بے نفع کے موقع پر ہی الہامی عبادت لکھی ہوئی ہے جو

ہے جس میں نے پہنچے ہیں کہا کہ ان واقعی طور پر قاریان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا

کہ تم مشہور کا نام ان کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے کہ اور وہ یہ اور وہ ہیں کشف تھا

۴۹۹

تمہید ہشتم جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں اس قبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ اہمیت ہے اور یہ بدیہی اور

۴۹۹

گونا گون مطلق کو جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ محقق نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور نقصان کا یہ نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہر ایک قسم کے جہل اور کودگی اور ناتوانی اور علم اور حوصلہ اور در و اور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کر اس چیز کا میں ہو سکتا ہے کہ جو

بربر بر یقین کامل پہنچ کر پھر منکروں میں پھر بعد اسکے فرمایا۔ اَنَا أَنْزَلْنَا قُرْآنًا بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ  
وَالْحَقُّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلْنَا. صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ  
مَفْعُولًا۔ یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اند نیز اس الہام پر اصرار و جہالت کو  
تقدیم کی تریب انار ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ انار ہے اور بغیر وہ حقہ انار ہے۔  
تھا اور اسکے رسول نے تیزی بھی کی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کہ خدا نے پیدا تھا  
وہ ہونا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے  
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدا نے تعالیٰ  
اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے چنانچہ واضح اشارہ صحت سوم کے الہامات میں صحیح ہے چکا  
ہے اور فرمائی اشارہ اس آیت میں ہے لَوْ أَلْفُ الدِّينِ أَوْ صَلَّى رَسُولٌ بِاللَّهِ عَمَّا دِينِ الْفَلَكِ  
لِنُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كَلِمَةً. یہ آیت جہانی اور سیاحت کل کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں  
پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کلمہ دین اسلام کا و غلبہ دینا گیا ہے و غلبہ مسیح کے ذریعہ سے  
ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دو بارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو  
ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر  
ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ تمام اس غریب اور انکسار اور توکل اور ایسا راہ آیات اور اذکار کے  
ذریعہ سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت میں ہم نہایت  
ہی متشابه واقع ہوئی ہے و یا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں  
اور یکدیگر اتحاد ہے کہ نظر شغفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طہ پر

۴۹۹

نصف : ۱۰

بادا صاحب کے ہاتھوں کی یاد گار ہے۔ اور گرتھ کے شبہ تو بہت پیچھے سے اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جس میں محققوں کو بہت کچھ کلام ہے۔ خدا جانے اس میں کیا کیا تصرفات ہوئے ہیں۔ اور کن کن لوگوں کے کلام کا ذخیرہ ہے۔ تحریر قعدہ اس جگہ کے لائق نہیں ہے۔ بہااصل مطلب یہ ہے کہ یہی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ اور وہ الہامات اقتداری قوت سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کے سوا کسی شیطان جن بھوت میں اقتداری قوت نہیں ہو۔ اور امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

ہم بیان کر چکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلت میں قوت امامت رکھتا ہے اور دست قدرت نے اسکے اندر پیشرو کی کا خاصہ چھونکا ہوا ہوتا ہے۔ اور یہ سنت اللہ ہے کہ وہ انسانوں کو متفرق طور پر چھوڑنا نہیں چاہتا۔ بلکہ جیسا کہ اُس نے نظام شمسی میں بہت سے ستاروں کو داخل کر کے سورج کو اس نظام کی بادشاہی بخشی ہو۔ ایسا ہی وہ عالم مومنوں کو ستاروں کی طرح حسب مراتب روشنی بخش کر امام الزمان کو انکا سورج قرار دیتا ہے۔ اور یہ سنت الہی یہاں تک اسکی آفرینش میں پائی جاتی ہے کہ شہد کی مکھٹیوں میں بھی یہ نظام موجود ہے کہ ان میں بھی ایک امام ہوتا ہے جو محسوب کہلاتا ہے۔ اور جہلی سلطنت میں بھی یہی خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو۔ اور خدا کی لعنت ان لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔ حالانکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اولى الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے۔ اسی لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولى الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سوا کئے قطع رہیں۔

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱﴾  
 صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اللَّهُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿۲﴾

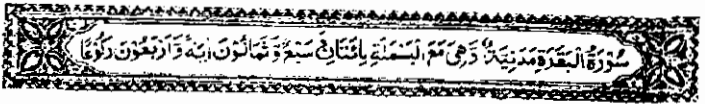
میں سیدھے راستے پر چلا دے  
 اُن لوگوں کے راستے پر جو تو نے انعام کیا ہے جن پر تو رنجیدگی سے غصہ  
 نازل ہوا ہے، اور نہ وہ رنجیدگی سے گمراہ ہو گئے، اور نہ

لے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں تباہی کے بعد انسان کے اندر وصل کی شدید خواہش پیدا ہوتی ہے۔ بدیت کثیف چاہیے کہ مستقامی ہوتی ہے اور وصل قُرب معاشی کا مستقامی ہے پس اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ سَعْيٌ لَمَّا كُنَّا مِنْكَ لَنْ نَسْتَعِينُ کے ساتھ ہمیں ہمارا انسان کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے قُرب چاہا ہوں۔ پس اس آیت میں اس طرف رجوع دلائی گئی ہے کہ جب مومن اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ سَعْيٌ کے مقام پر پہنچتا ہے تو بے اختیار ہو کر کہتا ہے کہ مجھے اپنے پاس آئے کا قُرب ترین راستہ بنا۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ دیکھیں یہ صراطِ مستقیم سے چھوٹا راستہ ہوتا ہے۔ چونکہ چھوٹا راستہ خدا کی طرف جانے کا بھی ہو سکتا ہے اور بڑھتا اور اُل اور شیطان کی طرف جانے کا بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے اس کی تشریح آگے آیت میں کی ہے کہ  
 لَمْ يَكُنْ لَكَ سَعْيٌ لَمَّا كُنَّا مِنْكَ لَنْ نَسْتَعِينُ۔ مستقیم گروہ کا راستہ مجھے دکھا یعنی راستہ چھوٹا بھی ہو اور بڑھتا ہو کہ پہنچنے کا راستہ ہو اور توجہ سے دُور لے جانے والا راستہ ہو۔

تَعْبُورًا لِمَنْ مَغْضُوبٍ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کا بدلہ ہے۔ پس اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اُن مستقیم لوگوں کو جس راستہ تاجو مغضوب میں ہو گئے اور جو ضال نہیں بن گئے، جنہم عظیم تو مغضوب اور ضال ہوا ہیں نہیں کرتے پھر اس دعا کے معنی کیجئے، پس یاد رکھنا چاہیے کہ جیسا کہ پہلے آیات کے ترجمہ سے ظاہر ہے۔ دعا اجتماعی اور قوی دُعا ہے اور ہر قوم ایک مذاہب تک نہیں ہوتے کہ بعد مغضوب علیہم یا ضال اور ضال بن جاتی ہے۔ پس اس دعا کو یہ مطلب ہے کہ ہماری ابتدا بھی مستقیم علیہم ہو اور ہماری انتہا بھی مستقیم علیہم کی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری قوت آہستہ آہستہ مستقیم سے بدل کر مغضوب ہو جائے یا ضال ہو جائے۔ یہ مطلب نہیں کہ نوز مغضوب اور ضال بننے سے بگڑے مڑے کہ قوم مغضوب اور ضال بنے جس کی طرف اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ سَعْيٌ لَمَّا كُنَّا مِنْكَ میں میں کا صیغہ استعانت کر کے اشارہ کیا گیا ہے جس غلغلہ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی آیت تاقی ہے کہ یہ آئندہ زمانہ کے متعلق دعا ہے نہ کہ صحابہؓ کے نہ کہ متعلق اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے یہی معنی کیے ہیں کہ نہ جب آپ سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! مغضوب علیہم اور ضالین کون ہیں، تو آپ نے فرمایا میں اور انصاری۔ اسی میں آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ہر جہ جہ جہ سے متعلق ہے اس طرح میری قوم کے لوگ ایک سو ان ہستی قوس کے نقش قدم چلیں گے تو رضی پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبارک و تعالیٰ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کے متعلق نہیں بلکہ میں آئندہ زمانہ کے مسلمانوں کے اعطاء کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن جہل اس پیشگوئی نے غصہ کا ایک پیو پیش کیا ہے وہاں ایک امید کی کرن بھی اس نے نہیں کی ہے۔ کیونکہ دعا ایسے ہی امر کے متعلق کی جاتی ہے جو ممکن ہو، غیر ممکن کیے دعا نہیں کی جاتی خصوصاً قرآنی دعا تو فرشتوں کے لیے ہوتی ہے نہیں پس اس دعا نے ایک امید کا پیو ہمارے لیے قائم رکھا ہے کہ اگر کسی زمانہ کے مسلمان ایسی حالت میں جھکے نہ ہوں، یہ و شکر کی کہ مغضوب علیہم اور ضالین میں جائیں تو ان کی کوششوں کے کامیاب ہونے کا امکان ضرور موجود ہے اور کسی چیز کے دروازہ کے کھل جانے سے جو بہت بڑی امید پیدا ہوتی ہے اور جو صلہ فرماتا ہے۔





سورة الفاتحة - یہ سورہہ ہے اور اسم اللہ سمیت اس کی دو سو تالیفات ہیں اور یہ ہیں کہ ماریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ  
 ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱﴾  
 الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ مَّا رَغِبُوْا وَّ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَرِیْآ  
 مَرَدِّیْهِمْ یَتَّبِعُوْنَ ﴿۲﴾  
 وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ مِمَّا اَنْزَلْنَا لَیْلَکَ وَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ  
 قَبْلِکَ وَ یَاذِیْخِرٍ هُمْ یُؤْتُوْنَ ﴿۳﴾  
 اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ  
 الْمُتَّقِیْنَ ﴿۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ  
 ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱﴾  
 الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ مِمَّا رَغِبُوْا وَّ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَرِیْآ  
 مَرَدِّیْهِمْ یَتَّبِعُوْنَ ﴿۲﴾  
 وَ الَّذِیْنَ یُؤْتُونَ مِمَّا اَنْزَلْنَا لَیْلَکَ وَ مَا اَنْزَلْنَا مِنْ  
 قَبْلِکَ وَ یَاذِیْخِرٍ هُمْ یُؤْتُوْنَ ﴿۳﴾  
 اُولٰٓئِکَ عَلٰی هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ  
 الْمُتَّقِیْنَ ﴿۴﴾

نہ آتش در آرمی کے اور جوت جو مختلف سوروں کے شروع میں آئے ہیں تعلقات کھتے ہیں۔ یہ حرف لک لک بولے جاتے ہیں۔ ان میں سے  
 ہر حرف ایک لفظ کا قلم مقام ہوتا ہے۔ شواہد آخر میں آتے ہیں کہ ان کا قلم مقام ہے اور لام اللہ کا قلم مقام ہے اور میم اللہ کا قلم مقام ہے اور  
 کے ہیں مردوں کو کہ ان اللہ اخلو کے لئے دیتے ہیں یعنی اللہ سے زیادہ جانتے ہیں۔ ان حروف کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ان معانی  
 کی حرف انصاف اشارہ ہوتا ہے جو سورہ میں بیان ہوتی ہیں کہ جہاں میں یہ حروف آتے ہیں جہاں بعض اوقات بیان شدہ صفت کا  
 پتہ چلنے لیا جاتا ہے اور بعض اوقات کوئی اور پتہ چلتا ہے۔ بعض سواریں ایسی ہیں جن میں سے پہلے کوئی مفہوم نہیں رکھتا، ایسی سواریں آتے ہیں  
 سورہ کے تابع ہوتی ہیں۔ جن میں کوئی مفہوم ہوتا ہے۔ بعض مفہوم ہیں۔ ان حروف سے علم اور کلمہ طیبی معاد کا لے کر میں دوران سے بعض اوقات  
 کی حرف اشارہ مزاج ہے جو ان سوروں میں بیان ہوتے ہیں انہیں کے لئے کبھی تفسیر کر کے لیا جاتا ہے

یہ ذیاد کے معنی وہ ہے جو کہ کسی بے لفظی چیز کے لئے بھی جو قریب ہوا در شان اور درجوں میں نفع ہوا استعمال ہوتا ہے اور  
 اس پر اس کے ہیں کہ میں نے جو کہ در دوں ان معنوں کو پوری طرح اور کرنے والا کوئی لفظ نہیں اس لئے یہی کہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دوسرے  
 سے اس کے ہیں کہ ذیاد کا اشارہ اھب البضراء المسجعیہ کی مشاخرہ کتاب کی حرف ہے اور طلب ہے کہ اس پر ذیاد کا کتاب  
 کے لئے کہ سورہ فاتحہ کے آخر میں ذیاد کا لفظ ہے۔ یہی ذیاد کا لفظ ہے۔ اس صورت میں ذیاد کے معنی درج کی ہندسی کے لئے کی غزوات میں  
 صاف ہوا تو کہ دوسری صورت ہے اس لئے ذیاد کو بیاد کے اشارہ کے لئے قلم ہے تاکہ جیسا کہ اس کے صلئے ہیں۔  
 ہے آیت ہوا جس کے لئے اور کے ہیں۔ ہم نے اور کی جگہ ہے یا استعمال کیا ہے تاکہ مفہوم ہا سال سے کھرا سکے۔

اس کتاب کے حوالے سے ایسی کئی سواریاں ہیں جن سے بعض حروف لکھے ہیں۔

۲۰۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
تَحْمَدًا وَنُصَلًّا عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

## ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جنکو نہ بخبر کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معتدل مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے انکو نہامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالفت کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسا الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد بار دفعہ پھر کہہ کر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جسکو طبع ہو سکے بائیس برس ہوئے۔ یہ الفاظ کچھ تصدیق نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات ایسے جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ هو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودين الحق لیظہر علی الدین کلام (دیکھو صفحہ ۳۹۳ براہین احمدیہ) جس میں صاف طور پر اس

۲

عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔  
 جوری اللہ فی حلال الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلقوں میں (دیکھو براہین احمدیہ  
 ص ۵۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ  
 والذین معہ اشداً آء علی الکفار رجاء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا  
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۵۵ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نذیر  
 آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں  
 اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت تو  
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ  
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پڑانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں آتا تے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی  
 مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو  
 معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی  
 بعدی اس عقیدہ کے کذب سرخ ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے  
 عقاید کے سخت مخالفت ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ  
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی  
 ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دور ازسے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔  
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو  
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی میری صدیق  
 کی کھلی ہے یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

لہ الاحزاب : ۱۱

۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ جب عیسیٰ بن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں اور ان باتوں کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی گئی ہیں تو رات سے۔ اور تمہیں خوشخبری دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہو گا۔ اب یہاں سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یہ دعویٰ یونہی نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں میں بھی اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ چنانچہ ان کے درس کے نوٹوں میں یہی چھپا ہوا ہے اور میرا ایمان ہے کہ اس آیت کے صدق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی میں ہاں پہلے ہیں جب حضرت خلیفہ اول سے یہ بات میں نے سنی تو ابتداً اسے قبول نہ کیا اور بہت کچھ اس کے متعلق بحثیں ہوتی رہیں لیکن جب میں نے اس پر غور کیا تو خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق میرا سینہ کھول دیا اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ عنایت فرمادیئے اور میں نے اس خیال کو قبول کر لیا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ اپنی قوم میں آئے اور ان کی قوم نے انہیں دکھ دیئے تو انہوں نے کہا کہ میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس رسول ہو کر آیا ہوں مجھے قبول کر لو لیکن جب انہوں نے قبول نہ کیا اور کجی اختیار کی تو خدا تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں کو کج کر دیا۔ اس ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے تمام انبیاء کا ذکر چھوڑ دیا ہے اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا ہے۔ اس کی فرض سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیرہ سو سال بعد حضرت مسیح آئے تھے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو سال بعد جو مشیل موسیٰ ہیں مسیح موعود آئے گا اور انہیں اُخْتُدُ کا جملہ اس کو صاف کر دیتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد نہ تھا بلکہ محمد تھا۔ چنانچہ اس آیت ذریعہ بحث کو چھوڑ کر جس میں رسول اللہ ﷺ کو احمد کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا بلکہ صرف حضرت مسیح کی ایک بیٹھوٹی بیان فرمائی ہے جو خود ذریعہ بحث ہے کسی جگہ بھی قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کو احمد نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ اگر آنحضرت ﷺ کا نام احمد ہوتا اور جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں والدہ کو امام کے



نزل اسح

۵-۹

<p>۱۷۷۰</p>	<p>جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں اسی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پیشگوئیاں سکائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں</p>	<p>بیشکوئیوں کی پیشگوئی</p>
<p>۱۷۷۱-۱۷۷۲</p>	<p>اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا قَبْرَاهُ اللهُ وَمَعَانَا لَوْ اَوَّكَانَ عِندَ اللهِ وَجِيهًا وَيَكْفُوْهُ اَبْرَاهِيْمَ صَاحِبِ الْبَيْتِ بِنْدَه كَيْفَ كَانَ نَبِيًّا پس وہ اسکو ان تمام الامور کی بری کرشمہ جو اس پر لگے جائینگے اور وہ خدا کے نزدیک وجاہت رکھتا ہو۔ یہ پیشگوئی اطلاع پر پوری ہوئی کہ کیتان لوگوں کی کشتی کے وقت میں میرے پرچم کا الزام لگایا گیا خدا نے اس سے مجھے بری کر لیا اور پھر سر ڈوٹی دہی کشتی کے وقت میں محمد پر الزام لگایا اسی سے میری خدا نے بھی بری کر دیا اور پھر محمد پر جاہل ہونے کا الزام لگایا جو مخالفت مولود کی خود جاہت ثابت ہوئی اور پھر علی سے محمد پر سارق ہونے کا الزام لگایا جو اس کا خود سارق ہونا ثابت ہوا۔ ایسا ہی یہ دن بھی نہیں گذرے گا جب تک خدا کج دل انسانوں کو نہ دکھلا دے کہ یہ میرا بندہ میری طرف سے خدا تب بیستوں کی آنکھیں کھلیں گی مگر کیا فائدہ۔ انہوں ہزار ہزار بیاری گناہ راہ مرشد سے کہہ یا نمود زیب و خترہ</p>	<p>بیشکوئیوں کی پیشگوئی</p>
<p>۱۷۷۳-۱۷۷۴</p>	<p>اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوْنُوْنِيْنَ بِمَنْ تَحِبُّ اَرَادَ تَنْبِيْهُ اَرِيْكَ اَوْ اِيْكَ كَثِيْرًا جَمَاعَتٍ تَحِبُّ دِيْ جَانَسِيْ۔ وَيَكْفُوْا سِيشْكَوْنِيْ كُوْمِيْسِ بَرِيْسِ كُوْمِيْسِيْ۔ اَوْر اب وہ کثیر جماعت ہوئی اور نہ صرف ستر ہزار بلکہ اب تو یہ جماعت لاکھ کے قریب ہو گئی اور ان دنوں میں ایک بھی نہ تھا۔</p>	<p>بیشکوئیوں کی پیشگوئی</p>
<p>۱۷۷۵</p>	<p>جن مقدمات میں خدا نے مجھے بری کیا ہو بڑے افترا اور افتاق سے بیدار کے لئے تھے تو بے لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں سرکاری کاغذات موجود ہیں اور جن صدقہ انشاقوں کے ساتھ بہت اور کتب لیوا افترا اور جہل سے خدا نے مجھے بری کیا ہے انشاق میں سے بطور نمونہ اسی بہت میں موجود ہیں اور نصف کے لئے کافی ہو سکتی ہیں</p>	<p>زندہ گواہوں کی پیشگوئی</p>

يَسْمَعُ الصَّادِقَ وَالظَّالِمَ وَالْكَافِرَ. اَلَيْسَ اَسْمَاؤُكَ لِي ذِكْرِي. اَنْتَ مَعِيَ وَانْ مَعَكَ  
 يَذُكُّكَ بِرَبِّي. اَوْضَعْنَا مَعَكَ وَذُكُّكَ الَّذِي اَلْقَضَ ظَهْرَكَ. وَوَضَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَتُذَكِّرُنَا  
 مِنْ ذُنُوبِهِ. اَيْسَهُ الْكُفْرُ. لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ لَا اَعْلَى. غَرَمْتَنِي لَكَ يَدِي يَحْيَى  
 وَذُرِّي. مَنْ يَجْعَلِ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً. يَنْصُرَكَ اللهُ فِي مَوَاقِنَ.  
 كَتَبَ اللهُ لَالِغَلِيظٍ اَنَا وَرُسُلِي. لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَتِهِ. اَللَّهُ الَّذِي جَعَلَكَ اَلْمَسِيحَ  
 ابْنَ مَرْيَمَ. قُلْ هَذَا اَفْضَلُ رَبِّي وَرَبِّي اَحَبُّ دَلَّعْنِي مِنْ صُرُوبِ الْخُطَابِ.  
 يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِنِّي مَتَوَيْتُكَ وَرَأَيْتُكَ اِلَى وَجَاعِلِ الَّذِي اَتَمَمَّ لَكَ نُوْحِي الَّذِي نَعُوْذُ  
 اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. نَظَرْنَا اللهُ اِلَيْكَ مَعْظَمًا. وَقَالُوا اَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا  
 قَالَ اِنِّي اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ. وَقَالُوا كِتَابٌ مُتَشَابِهٌ مِنَ الْكُفْرِ وَالْكَذِبِ. كُلُّ  
 تَعَالَوْا سَمِعْ اَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ سَمِعْ  
 تَبْتِهَلُ فَتَجْعَلُ لِقَنَّةِ اللهِ عَلَى الْكَافِرِينَ. سَلَاةٌ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ هَدِ قِيْسَانَا وَ  
 نَجِيْنَانَا مِنَ الْعَقْرِ. تَقَرَّرْنَا بِذَلِكَ يَا اَوْدُ عَامِلِ بِالنَّاسِ رَفِيعًا وَاهْتَنَّا لَكُمُ  
 وَاقْتَرَأَ مِنْ يَدِكَ. وَاللَّهُ يَعِصُّكَ مِنَ النَّاسِ. كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ.

اور تیرا کامیابی حاصل ہو جائے گا۔ اس دن حق آئے گا اور سچ کھولا جائے گا اور جو مسلمان ہیں ان کا سر اٹھانے پر  
 ہو جائے گا۔ میری یاد میں نماز کو قائم کر۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں جبرا میرا بعد ہے۔ تمہارے تیرا وہ  
 بوجھ تادو جس نے تیری کمر توڑ دی۔ اور تیرے ذکر کو کہنے بلندی۔ تجھے خدا کے سوا اوروں سے ڈراتے ہیں۔ یہ کفر  
 کے پیشوا ہیں۔ دست ڈر غلبہ بھی تو ہے میں نے اپنی رحمت اور قدرت کے درخت تیرے لئے اپنے ہاتھ سے لگائے۔  
 خدا پر گریب نہیں کرے گا کہ کافروں کا مومنوں پر کبھی الزام ہو۔ خدا تجھے کئی میدانوں میں فتح دے گا۔ خدا کا یہ تیرا  
 نوشتہ ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اس کے کلموں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ خدا جس نے تجھے  
 مسیح ابن مریم بنایا کہ تیرے خدا کا افضل ہے اور میں تو کسی خطاب کو نہیں چاہتا۔ اے عیسیٰ! میں تجھے وفات دوں گا  
 اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔ اور تیرے تابعداروں کو تیرے لئے انھوں پر قسمت تک غلبہ بخشوں گا۔ خدا نے تیرے پر شوقاً  
 نظریں اور لوگوں نے دلوں میں کہا کہ اے خدا! کیا تو ایسے ضد کو اپنا خلیفہ بنا لے گا۔ خدا نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں  
 تمہیں معلوم نہیں۔ اور لوگوں نے کہا کہ یہ کتاب کفر اور کذب سے بھری ہوئی ہے۔ ان کو کہہ دے کہ اؤ ہم اور تم اپنے  
 پیشوا اور رسولوں اور عنبروں سمیت ایک جگہ اکٹھے ہوں پھر سابل کریں اور چھوٹوں پر سنت بھیجیں۔ تیرا ہم میں اس  
 عاجز پر سلام ہم نے اس سے دلی دوستی کی اور تم سے نہایت دی۔ یہ سارا ہی کام تھا جو ہم نے کیا۔ اے داؤد اور لوگوں  
 سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاملہ کر تو میں حالت میں غم سے گام نہیں توہ سے راضی ہوں گا۔ اور خدا تم کو لوگوں کے

۱۰ جولائی ۱۹۰۶ء ”یکم میں آسمان سے تیس کھرب برسوں کا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ تجھ سے  
تخلف میں پڑے جائیں گے“

(درجہ ۲ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۰۶، جلد ۱۰، نمبر ۲۹، مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء

”يَا اَعْمَدُ بَارِكْ اللهُ بِرِكَ مَا مَارَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلَيْكِنَ اللهُ رَمَى بِ  
تے احمد خدائے تجھ میں برکت رکھ دی ہے جو کچھ تو نے چلایا وہ کونے نہیں چلایا بلکہ خدائے چلایا۔  
الَّذِينَ هَمَّتْ الْغُرَابُ لِيَسْتَنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَنْذَرَهُمْ اَبَاؤُهُمْ وَلَقَدْ كَانُوا  
خدائے تجھے قرآن سکھایا جن کے صحیح معنی کے مطابق ہر ایک کو ان لوگوں کو ڈرانے کے لیے پاپ دانے نہیں گئے اور انکے  
تَسِينَئِرٌ نَّمْجِرُ مِيْنَهُ قُلْ رَافِعُ اَمْرَتِ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ  
موجود کیا وہ اصل ہونے میں مسلم ہو جائے لیکن جسے بگڑتے ہوئے کچھ حکم ہوگا، تو وہیں وہیں سے پہلے ان کے لفظوں  
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَرَافِعُ الْبَاطِلِ يُؤْتِنُ الْبَاطِلُ سَكَانَ وَهُوَ قَوْلُ كَلْبُ بَرَكَةَ بَيْنَ مَسْجِدِ  
سچ ہی آیا اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔ ہر ایک برکت مسند  
عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَّ رَمَى مَنْ عَلَّمَهُ وَتَمَلَّكَ وَقَالَ لَوْ اِنْ هَذَا  
سچی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے، پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی، اور جس کی برکت  
اِنَّ الْاَخْيَارَ لَشَرٌّ قُلْ اللهُ شَرٌّ ذَرَهُمْ فِي حَوْبِهِمْ يَنْعَمُونَ اَسْتَل  
میں نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں، انکو کہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر انکو اس کے لیے نہیں چھوڑے بلکہ  
اِنَّ الْاَخْيَارَ لَشَرٌّ قَمَطَقَ اِحْتَرَفَ وَشَدِيدًا وَمَنْ اَضَلَّهُ مَسْرَعًا اَسْرَعًا  
گنہگار نہیں رہتا ہے اور خدا کا کام نہیں تو پھر یہ سخت سزا کے قابل نہیں ہوں، اور اس انسان کو راہوں کو نکلنے سے  
عَلَى اللهُ كَذِبًا هُوَ الَّذِي اَرْسَلَتْ رَسُوْلَهُ يَاهُ الْهُدَى وَذِيْنَ الْحَقِ  
جسے نہ پرانے کوئی اور جوڑے، نہ خدا ضلالت کے گمراہ بنا دے اور نہ فرستے وہ اپنی برکت دینے کے ساتھ جو بھیجا۔  
يَهْتَمُّ مَا عَمِلَ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ لَا اَمْسَدِلْ يَكْفُرُوْنَ بِعَقْدِ كُوْنُ فِى لَيْلِكَ  
تو اس کو نہیں کہہ سکتے ہیں یہ غائب است خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل نہیں لکھتا اور وہ نہیں لکھ

۱۔ حدیث صحیحہ میں ہے کہ جو کچھ تو نے چلایا وہ کونے نہیں چلایا بلکہ خدائے چلایا۔  
۲۔ اس میں ہے کہ جو کچھ تو نے چلایا وہ کونے نہیں چلایا بلکہ خدائے چلایا۔  
۳۔ اس میں ہے کہ جو کچھ تو نے چلایا وہ کونے نہیں چلایا بلکہ خدائے چلایا۔



نفس پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور توحید سے بے تصور و کامبدوبے اور توبہ ہمارے پانی سے بے درود سے  
 لوگ فتنے سے کیا رہتے ہیں کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ انتقاد لینے والے پر سب جھاک جائیں گے اور بیٹھ  
 پھیر میں گئے۔ وہ خدا کا بے شرف ہے جس نے تجھے وادای اور کائی عزت بخش۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا  
 کی طرف سے ڈرانے والا ہوں۔ ہم نے کئی کھیت تیرے لئے تیار رکھے ہیں اسے برا ہیہم اور لوگوں نے سنا کہ  
 ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو لکھا کہ خود کی جگہ میں اور میرے رسول غالب ہوں گے۔  
 اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عترتِ اولیٰ گائیں ہمدرد کی طرح موجودی کروں گا۔ خدا کا فضل آنے والا ہے اور  
 کوئی نہیں جو اس کو روک سکے اور کہ خدا کی قسم بہت سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ ٹھپن رہے گی  
 اور وہ امر نازل ہو گا جس سے تو تعجب کرے گا یہ خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کا بانٹنے والا ہے۔ اس کے  
 سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں  
 اور نئی کو نیک طور پر یاد کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو نصرتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں جن کے لئے  
 آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور دنیا کی زندگی میں بھی ان کو بشارتیں ہیں۔ توحید کی کناری عاطفت میں  
 پرورش پا رہا ہے..... علیہ اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں۔

اور پھر فرمایا:-

وَقَاتِلُوا إِنَّمَا هَذَا إِلاَّ الْفِتْنَةُ. إِنَّ هَذِهِ الرَّجْسُ يَمْجُورُ الَّذِينَ. قُلْ جَاءَ الْحَقُّ  
 وَرَفَعْنَا أَبْصُلًا. قُلْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَجِدَ اللَّهُ تَوَكَّلْ فِيهِ الْفِتْنَةُ  
 كَثِيرًا. هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ وَتَهْدِيهِ الْفِتْنَةُ قُلْ  
 إِنِ الْفِتْنَةُ تَعْلَنَ الْفِتْنَةُ. وَمَنْ أَهْلَهُ وَمَنْ أَهْلَهُ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا تَنْبِيئًا  
 مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ. لِيُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرُوا أَنَّهُمْ. وَيُنذِرَ قَوْمًا آخَرِينَ  
 عَسَى اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَكُمْ مَخْرَجًا. وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ عَلَى الَّذِينَ  
 سَجَدُوا أَرَبًا أَعْيُنًا لَنَا آتَانًا حَاطِينَ. لَا تَتَّخِذُوا لِلْيَوْمِ الْآخِرِ الْيَوْمَ. يَعْبُدُ اللَّهَ لَكُمْ وَهُوَ  
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. إِنْ أَرَادَ اللَّهُ تَأْخِذِي وَلَا تَنْسِينَ وَأَجْتَهِدِ أَنْ تَصِلِينَ وَأَسْتَسْنِ  
 رَبِّكَ وَكُنْ سَمُورًا. اللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ. قِيَامِي حَيْثُ بَدَأَ تَعْلَمُونَ  
 تَزَلْنَا مَعَهُ هَذِهِ الْعَبِيدَ رَحْمَةً وَمَا يَنْطَلِقُ عَيْنَ الْمَهْمَى. إِنْ هُوَ إِلاَّ دَعْوَى يَسْطُو  
 دَلِي فَتَدَلِّي فَكَمْ تَبْتُ تَوَسِّلِينَ إِذَا دَلِّي. دَلِّي وَنَسْتَكْذِبِينَ إِنْ مَعَهُ الرَّسُولُ أَفْوَدُ  
 إِنْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَكَيْفَ يَجْعَلْ لَكُمْ مَخْرَجًا. وَإِنَّكَ مَعَهُ سَمُورًا مُسْتَقِيمًا. وَإِنَّا نَرِيكَ بِعَيْنِ الَّذِي

لے (ترجمہ عربی اور تفسیر) کی چوبیسوں پر رہتا ہے۔

فَأَمَّتْ رَحْمَةُ عَلَى شَفَقَتِكَ وَأَنَّكَ بِأَعْيُنِنَا مَا سَتَيْتُكَ الْمَسْئُومِ !  
 تیرے ہوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرے نام سے متوکل رکھا۔  
 يَذْفَعُ اللَّهُ ذِكْرَكَ ۚ وَيُنِمْ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُثْرَتَكَ  
 ضاع تیرا ذکر کہہ کرے گا۔ اور اپنی نعمت و نیاں و نعمت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ اے امیر! تُو  
 يَا أَحْمَدُ ۚ وَكَانَ مَبَارَكُ اللَّهُ فِيكَ حَقًّا ۚ فَيُنِمْ عَلَيْكَ عَجِيبٌ وَتَجْرُكُ  
 برکت دیا گیا اور جو کچھ تجھے برکت دے گی وہ تیرے ہی حق تعالیٰ سے ہی ہے اور تیرا اجر  
 قَرِيبٌ ۚ وَلَا تَرْضَىٰ وَالتَّسَاءُلُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِي ۚ وَأَنْتَ وَجِيهٌ فِي حَضْرَتِي  
 قریب ہے۔ آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔ تو میری درگاہ میں میرے  
 إِخْتِرَتِكَ يَنْفَعِينِي ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ رَأَىٰ مَجْدَكَ  
 تیرے تجھے اپنے لئے چنا۔ غلٹے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا  
 يَنْقِطِعُ أَبَاؤُكَ وَيُبْدُو مِنْكَ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَسْتَرْكَكَ ۚ حَتَّىٰ  
 تیرے باپ اور اولاد کو قطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا حق سے شروع ہو گا اور خطاب نہیں ہو گا پھر دیکھو  
 يُمَيِّرُ الْغَيْبِيَّتِ مِنَ الطَّيِّبِ ۚ إِذَا جَاءَهُ لَصْرًا لِلَّهِ وَالْفَتْحُ ۚ وَتَمَّتْ كَيْمَةٌ رَيْتِكَ  
 جب تک کہ اللہ پر ایمان فریق کر کے نہ کھلاوے اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہوگا  
 هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۚ أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ  
 قرب کا ہانے لگا رہی اور میرے ہونے کے لئے تجھ کو کرتے تھے۔ یہ خدا کا حکم ہے کہ اگر اپنا خلیفہ بناؤں تو میں نے ہی آدم کو  
 أَوْفَرَدْتَنِي فَتَمَّتْ لِي فَكُنْتُ قَاتِلَ قَوْمَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۚ يَمُنُّ الَّذِينَ  
 پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا اور تمہاری جگہ پر لگا اور تمہاری جگہ پر لگا اور تمہاری جگہ پر لگا اور تمہاری جگہ پر لگا  
 يُبَيِّنُ الشَّرِيعَةَ ۚ يَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۚ يَا سَرِيحُ  
 دن کو نکالے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اے آدم! تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم  
 اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۚ يَا أَحْمَدُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ۚ  
 تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد! تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

یہ یاد رہے کہ قلم ہی بزرگی اور وہ بہت کے لاکھوں اس خاک کا تاملان بہت شہرت رکھتا تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی اس  
 نے دنیا کی بڑی شہرت کے زوال کے قریب قریب تھی۔ میرے دادا صاحب کے ہاں لواح میں یہی جگہوں اور ان کی عظمت کے تھے اور اپنے  
 سے اور وہ ایسا لکھ کے لگ میں برکت تھے اور کسی سلطنت کے تحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ عظمت اور شہرت بڑی  
 سے عمر کے ساتھ چند راہنوں کے بعد سب کو کھو بیٹھے اور صرف چھ گاؤں ان کے قبضہ میں رہے اور پھر دو گاؤں اور باقی

نے فرمایا کہ "میں نہیں نے سرفرازیوں کا نام لکھا دیکھا ہے کہ

مبارک

یہ گویا قبولیت کا نشان ہے" (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ یکم مئی ۱۹۱۹ء صفحہ ۵)

۱۹۱۹ء

اپریل ۱۹۱۹ء ایک دفعہ عزیز مرحوم کی زندگی میں بکثرت اس کی شناخت تھے وہ کسی تب خواب میں دیکھا کہ ایک شترک ہے۔ گویا وہ چاند کے ٹکڑے کے ٹکڑے بنائی گئی ہے اور ایک شخص ایوب بیگ کو اس شترک پر سے لے جا رہا ہے اور وہ شترک آسمان کی طرف جاتی ہے اور نہایت خوش اور جھیل ہے۔ گویا زمین پر پانڈ بکھا گیا ہے۔ میں نے یہ خواب اپنی جماعت میں بیان کی اور مختلف کے طور پر یہ سمجھا کہ یہ صحت کی طرف اشارہ ہے لیکن دل نہیں مانتا تھا کہ اس خواب کی تعبیر صحت ہو سب اس خواب کی تعبیر ظہور میں آئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُونَ (از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۹ء صفحہ ۵)

۲۵ اپریل ۱۹۱۹ء

"اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیوں توجہ لے رہا ہے اس کی توجہ سے نا پدید ہو گیا اور تمام تعلقات کو خواب و خیال کر گیا کہ یک دفعہ الہام ہوا:

مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کے ماہ سے داخل ہو

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیز ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوتی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو"

(از مکتوب بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۹ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۹ء صفحہ ۵)

۱۹۱۹ء

"خدا نے مجھے کہہ کر اٹھ اور ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدایا گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی یاد کرو گے خدا کا نام جو جس کے پر نازل ہوا میں کے یہ الفاظ ہیں:

قُلْ جِنْدَبِي شَهِدَةٌ اِنَّہٗ قَدْ عَلِمَ مَنْ مَّوَدَّوْنَا قُلْ جِنْدَبِي شَهِدَةٌ اِنَّہٗ قَدْ عَلِمَ مَنْ مَّوَدَّوْنَا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِي يَجْعَلْ اللّٰہُ وُجُوْہَكُمْ لِلنَّارِ وَنُحِيْلًا اِنَّ اللّٰہَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اِنِّي مُرْسَلٌ مِّنْ اللّٰہِ"

(از اشتہار میاں امینا مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۹ء مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۹ء مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۹ء)

(ترجمہ) ان لوگوں کو کہہ دے کہ میرے پاس خدایا گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے؟ میں ان لوگوں کو کہہ کر میرے

لے مرزا ایوب بیگ صاحب (مترجم) سے مرزا ایوب بیگ صاحب (مترجم)

مِنْ كُلِّ قَبْضِ عَمِيْقٍ ۚ يَا تَائُوْنَ مِنْ كُلِّ قَبْضِ عَمِيْقٍ ۚ يَنْصُرْكَ اللهُ مِنْ عِنْدِهِ ۚ  
 کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہیں پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے ہمت چلنے سے جو تیری طرف تائیں گے مگر سے جو بائیں کی طرف  
 يَنْصُرْكَ رَبُّكَ رِجَالٌ تُنْزِلُ مِنْ سَمَائِهِمُ مِنَ السَّمَاءِ ۚ لَا مَبْدَأَ لِكَلِمَاتِ اللهِ ۚ  
 اور تیری طرف تائیں گے اور وہ ہیں جن کو ہم نے بھیجا ہے تم کو خدا کی طرف سے تیری مدد کے لیے اور وہ لوگ ہیں جن کے زبان  
 قَالَ رَبِّكَ إِنَّهُ نَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَا يَشْرِيكَ ۚ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا  
 ہم اپنے طرف سے اللہ کے بھیجے خدا کی باتیں تم کو کہیں تیرا ترقی ہے کہ ایک ایسا امر کہانیاں نازل ہو گی جن کو تو نہیں جانتا ہے ہم  
 مُبِيْنًا ۚ فَتَحْنَا لِلْوَالِدِ قَتْلَهُ وَقَتْرْنَا هَ تَحِيْنَا ۚ أَشْجَعُ النَّاسِ ۚ وَ لَوْ كَانَ  
 ایک لاکھ لاکھ تیرے ہم جیسا کہ ہے وہ لاکھ لاکھ تیرے ہے اور ہر ایک ایسا قریب بنا کر کہہ کر اپنا بار بار وہ ہمارے کو تیرے  
 الْإِيْمَانُ مَعْلَفًا يَا لَيْتَ يَا لَنَا ۚ إِنَّا رَأَيْتُكَ اللهُ بِرُؤْيَا ۚ كُنْتُ كُنْتُ  
 بادوبہ اور اگر ایمان تیرے مطلق ہوتا تو وہ میں جاکر اس کے ساتھ خدا اس کی قدرت روشن کرے کہ میں ایک مسزاد  
 فَخَيْفًا يَا جَبْتُ أَنْ أُعْرِتَ ۚ يَا قَمْرُ يَا شَمْسُ أَنْتِ مِيْحِي وَأَنَا  
 پوشیدہ تھا میں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں اسے چاند اور اسے سورج! تو مجھ سے ظاہر ہو جاؤ اور میں  
 مِنْكَ ۚ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَأَنْتَ هِيَ أَمْوَالُ الزَّمَانِ الْبَيْتَا وَقَمْتُ كَلِمَةً  
 تجھ سے ہم خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہمارا طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ یہ شخص جو ہمیں  
 رَبِّكَ ۚ أَلَيْسَ هَذَا بِالْحَقِّ ۚ وَلَا تُصَوِّرْ لِيَخْلُقِ اللهُ وَلَا تَسْمُ  
 گیا تم پر نہ تھا اور چاہیے کہ تو حق اللہ کے لئے کہہ دے تم میں ہمیں نہ ہر وہ چاہیے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تمک  
 مِنَ النَّاسِ ۚ وَوَسِيْعَ مَكَاتِكَ ۚ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ لَهُمْ قَدْرٌ  
 نہ مانے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے ساتھیوں کو بھیج کرے اور جو کثرت میں گئے تو ان کے لئے کافی تھا جس پر ہوا ایمان اور ان کو  
 صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَأَسْأَلُ عَلَيْهِمْ مَا أُوتِيَتْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ  
 خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں تاکہ ہم سب سے ہے اور جو کچھ تیرے ساتھ ہے وہی نازل ہو گا ہے وہ میں کو سننا جو  
 أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ۚ تَرَى أَعْيُنَهُمْ  
 تیرا ہمت میں وہ اہل ہیں گئے تیرے لئے وہ اور لڑا جاتا ہے کہ کہیں تیرے لئے وہ تیرے لئے وہ لڑے گا اور ان کو  
 تَفِيْعٌ مِنَ الدَّمْرِ ۚ يَسْتَلُوْنَ عَلَيْكَ ۚ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا  
 آئندہ جاری ہوں گے وہ تیرے پروردگار ہمیں گے اور میں گے کہ اسے ہمارے خدا ہم نے ایک ندا کا کہنے والے  
 يُنَادِيهِمْ لِيُؤْمِنَا ۚ وَرَدَّ عِيَا إِلَى اللهِ وَبِسِرِّهِمْ يَا أَحْمَدُ  
 کی آواز سننے سے جو ایمان کی طرف لگتا ہے اور خدا کو طرف بلاتا ہے اور ایک چمکانا ہوا چمکانا ہے لئے ہما  
 لَهُ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ۚ اور خدا کا وعدہ پورا ہو گا (ترجمہ از مرتب)

يَعْمَدُكَ اللهُ وَيَنْشِئُ اَيْتِكَ

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے

اَلَّذِي اِنَّ لَعَسَ اللهُ قَرِيْبٌ

خبردار ہو خدا کی ہونے نزدیک ہے

سُبْحَانَ الَّذِي عَنِ اسْمِىْ يَعْبُدُ ۚ لَيْسَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سیر کیا۔ یعنی مخلقات اور مگر اسی کے زمانہ میں

جورات سے مشابہہ مقامات معرفت اور یقین تک کئی طور سے پہنچایا۔

بَخَّلْتَنِي اَوْمَةً فَاقْرَمَنِي

پیدا کیا آدم کو پس الام کی اس کا

بخشائی اللہ فی حُلَّيْلِ الْاَنْبِيَاءِ

جبرئیل اللہ نبیوں کے مخلوق میں

اس فقرہ الہامی کے یہ سنیے ہیں کہ منصب ارشاد اور ہدایت اور مورد و جلی الہی ہونے کا دراصل مکہ انبیاء ہے اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ فقرہ انبیاء و ائمہ کے بعض افراد کو بغیر تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَلِمَاؤُا اُمَّتِيْ كَانِيْسِيَّآءِ بِيْتِيْ اِسْتَاوِيْلِيْ۔ پس یہ لوگ اگرچہ نبی نہیں پر نبیوں کا نام ان کو سپرد کیا جاتا ہے۔

وَكُنْتُ عَلٰى شَقَا حَفِيْرَةً فَاَنْقَذَ كَعْدَ مِيْنَهَا

اور تھے تم ایک گروہ کے کہ ہے رسوا میں سے تم کو خلاصی بخشیں۔ میں فلا صلی کا سامان عطا فرمایا۔

مَنْسِيْ دِيْنِيْكُمْ اَنْ يَنْقُذَكُمْ مِنْ حَقِيْبِكُمْ ۚ وَاَنْ يَنْقُذَكُمْ مِنْ حَقِيْبِكُمْ ۚ وَبَخَّلْتَنِي اَوْمَةً فَاقْرَمَنِيْ

خدا تعالیٰ کا ارادہ اس بات کی طرف متوجہ ہے جو تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے گناہ اور گنہگاری کی طرف رجوع کیا تو

ہم بھی سزا اور عقوبت کی طرف رجوع کریں گے اور ہم نے جو تم کو کانروں کے لئے قید خانہ بنا رکھا ہے۔۔۔۔۔

سُوْرَتِيْ اَوْ اَمِيْنًا ۚ وَاِلٰى اللهِ تَوَجَّهُوْا ۚ وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلُوْا ۚ وَاسْتَعِيْنُوْا بِهَا نَفْسِيْ ۚ وَالصَّلٰوةُ

توجہ کرو اور فریق اور فرج اور گرفتار و مصیبت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ

اور اسی پر توکل کرو اور صبر اور مشورہ کے ساتھ اس سے مدد چاہو کیونکہ تمہاریوں سے بدیاں دور ہو جاتی ہیں۔

بُشْرٰى لَكَ يَا اَحْمَدُ ۙ اِنَّكَ مُرَادِيٌّ وَ مَعِيٌّ ۙ فَكُوْنْتَ كَمَا اَمْسَلْتَ بِسِيْدِيْ ۙ

لے حضرت اقدس نے اس عہد نامہ میں اللہ کے مدد (روایتی طور پر صحیح ۱۲۸۰) پر اور اس کے علاوہ کئی اور تعلیمات پر بھی کوہ قرار دیا۔ احمدیہ ان تین جگہوں میں فرمایا ہے (روایتی طور پر صحیح ۱۲۸۰) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا خطاب سوا کرتا ہے۔ (قریب)

وَاذْكُرْكَ الَّذِي ظَلَمْتَ اَوْ تَذُنْ يَا هَٰمَانَ نَعِمْتَ اَصْلِعْ عَلَيَّ  
 ہے اور یاد رکھو وقت جب تم نے دشمنوں کو کئے گا جس کی تیرے عزیز اور تجھے اکثر تیرے ابو کو کہلے یہاں جس کی تیرے ابو کو کہلے  
 اِلَيْهِ مُوسَىٰ ۚ وَاقْبَلْ لَآ ظَنَنَّا مِنْ الْكَاذِبِيْنَ ۗ تَبَيَّنَتْ يَدُ اٰدَمَ لِقَبِ  
 موسیٰ کے لئے اور اطلاع پاؤں اور میں اس کو جو تمنا سمجھتا ہوں۔ جاک ہونے دو نور ہاتھ ابی نسب کے  
 وَتَبَيَّنَتْ اَسْمَاكَ لَمَّا اَنَّ يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا حَتَّافًا وَمَا اَسْمَاكَ فَيَسْتَبِيْنُ ۗ اللهُ  
 اور وہ آپ ہی جاک ہونے اس کو نہیں پائیے تاکہ اس میں سے وہ مل رہا ہو گئے تھے دئے اور جو کچھ تھے کچھ پیچھے اور وہ ان  
 اَلْفَيْسَةَ هَهُنَا ۗ فَاصْبِرْ لِمَا صَبَرَ اَوْلَا الْعَزْمِ ۗ اِلَّا اِنَّمَا نَشِئْتُمْ مِّنْ اَللّٰهِ  
 ہوتے ہے اس میں ایک معتبر ہر گاہ میں ہر گاہ کہ اور اور اس میں نے ہر گاہ۔ وہ وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر گاہ  
 يُعِيْبُ حَتَّافًا ۚ حَتَّافًا مِّنْ اَللّٰهِ اَلْعَزِيْزُ اِلَّا كُوْبَرُ شَتَا تَانِ ۚ وَكُلُّ مَنْ  
 تا وہ کچھ سے بہت کہے۔ وہ اس خدا کی بہت سے جو بہت غالب اور بہت بڑے ہے۔ اور جو میں نے کہا میں اس کو اور کچھ  
 عَلَيَّهَا فَاِنَّ ۚ وَلَا تَهْتَبُوْا ۚ وَلَا تَحْزَنُوْا ۗ اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۗ اَلَمْ تَرَ  
 جو میں پر ہے آخر وہ فنا ہو گا۔ تم کچھ علم سے کرو اور اور خدا سے تم سے ہو۔ کیا خدا اپنے بندے کیلئے کافی نہیں اور کچھ نہیں مانا  
 اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ وَاِنْ يَّتَّخِذْ ذُنُوكَ اِلَّا هَضْرَا ۗ اَهْذٰ الَّذِي  
 کہ خدا ہر کچھ چیز پر قادر ہے اور کچھ نہیں نے کچھ کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ نہیں کہ راہ سے کہے ہیں کی یہی ہے  
 بَعَثَ اللّٰهُ ۚ كَلِمًا اِنَّمَا اَنۡبَشَرُ مِثْلَكُمْ يُوْنُسَ اِلَىۤ اَسْمَا ۗ الْمَكْرُوۡلَةِ ۗ وَاِذْ  
 جس کو خدا نے بھوت فرمایا اور ہی کو کہ کہیں تو ایک انسان ہوں میری ہوت پر وہی ہوئے ہے کہ خدا خدا ایک خدا ہے  
 وَالتَّخِيْرُ كَلِمَةٌ فِي الْقُرْاٰنِ ۚ وَلَا يَسْتَعِيۡزُ اِلَّا الْمُسْتَغِيْرُوْنَ ۚ كَلِمًا اِنَّ هٰذِي اللّٰهُ  
 اور مقام جلال اور ہی قرآن میں ہے کہ کسی دوسری کتاب میں نہیں اس کے سزا دیکھی ہے پیچھے ہر کچھ نہیں کہ ہدایت  
 ۚ

نے عفرے مراد مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے کیونکہ اس نے مفتی لکھ کر تدریس میں  
 سے پیش کیا اور اس ملک میں تخریر کی آگ بھڑکانے والا تدریس میں ہی تھا۔ عَلَيَّ مَسَا  
 يَسْتَجِيْعَةً ۚ

(حقیقۃ نبوی صفحہ ۱۰۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۳)

تے اس جگہ اور سب مراد ایک دہلی مولوی ہے جو فوت ہو چکا ہے اور پش گوئی ۲۵ برس کی ہے جو ماہانہ صحیفہ میں دس ہے اور  
 یہ اس زمانہ میں شائع ہو چکا ہے جبکہ میری نسبت تخریر کا تخری بھی ان مولویوں کی فوت سے نکلا تھا۔ تخریر کے تخری ماہانہ کی وی دیکھا گیا  
 صاحب کا مہند تالیف نے اس بابت رکھا اور تخریر سے ایک مدت دراز سے یہ تخریر سے دی جو ماہانہ صحیفہ میں دس ہے۔ منہ  
 (حقیقۃ نبوی صفحہ ۱۰۱ حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۱)

هُوَ الْهَدَىٰ دَوْ قَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مِّن قُرَيْشٍ لَّيُبَيِّنَ لِي  
 دواعی فلک ہریت ہی ہے اور کہیں لکھ کر دی گئی کسی کی شے اور کہیں سے لایا نہیں ہر دو شہادوں میں کسی کی شہادت  
 وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ هَذَا إِنَّ هَذَا لَكُذُوبٌ تَسْمُوهُ فِي السَّمِيعَاتِ يَنْظُرُونَ  
 ہے اور کہیں لکھ کر دیے ہیں اور کہیں سے لایا نہیں ہے جو تم لوگوں نے لایا ہے یہ اسیر و عورت دیکھنے ہیں  
 إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۚ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ  
 مگر انہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان کو کہہ کر اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا تم سے محبت کرے۔  
 عَلَيَّ رَبِّكُمْ أَنْ يَبْرُكَكُمْ ۚ وَإِنْ عَدْتُمْ عَدْنَا ۚ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ  
 خدا آیا ہے تم پر ہر دم سے اور اگر تم ہم شرارت کرتے ہو تو کرو گے ہم بھی جہنم میں سے (اور تم لوگوں کو ہم سے جہنم کو  
 حِصْنًا ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا ۚ قُلِ اعْمَلُوا أَعْلَىٰ مَكَاتِبِكُمْ  
 کانوں کیلئے تیرا نماز بنایا ہے اور ہم نے تمہیں تمہارے پرہیزگاری کرنے کیلئے بھیجا ہے لاکھ لاکھ تمہیں سے ملازمین پر اپنے طور پر عمل کرو  
 إِنِّي عَامِلٌ ۚ وَسَوَاءٌ تَعْلَمُونَ ۚ لَا يُجِبُ الْعَمَلُ وَيُقَالُ ذَرَّةٌ مِّن  
 اور میں اپنے طور پر عمل کرو اور میں ہر قسم کی برکت کے ساتھ تمہیں دیکھ لوں گے کسی کا خدا اور کتاب کو لے کر عمل ہر قسم کی برکتوں  
 غَيْرِ التَّقْوَىٰ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا ۚ وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ۚ  
 قبول نہیں ہو سکتا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں  
 قُلْ إِنْ أَسْرَيْتُمْ فَسَكَنَ إِجْرَامِي ۚ وَلَقَدْ بَيَّضْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن  
 کہ اگر تم نے سزا کی ہے سو میری گردن پر میرا گناہ ہے اور میں اپنے لیے اس سے ایک مدت تک نہیں لایا رہت  
 قَبْلِهِ ۚ أَلَمْ أَتَىٰ تَعْمُرُونَ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ وَلِيَجْعَلَ أَيْدِي  
 تمہاری تم کو سمجھ نہیں؛ کیونکہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو اگر ان کے لئے  
 لِلنَّاسِ ۚ وَرَحْمَةٌ مِّنَّا ۚ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۚ قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ  
 ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے اور یہ ابتدا سے مقدم تھا یہ وہی امر ہے جس میں تم  
 تَسْتَرُونَ ۚ سَدَّوْا عَلَيْنَا ۚ جَعَلْتُمْ مَبْرَأًا ۚ أَنْتُمْ مُبَارِكُونَ ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 تنگ کرنے تھے تیرے پر سلام۔ تو مہارک کیا گیا۔ تو تمہیں اور آخستہ میں مبارک ہے

۱۔ بین برائش کو وہی ہوں ہونے کا دعویٰ ہے جو پیغمبر کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہے۔ یہوں میں سے  
 مکتبہ میں مسوٹ دہڑا جو مسوٹ میں مسوٹ ہے۔ منہ (حقیقتہً اوی مسوٹ، حاشیہ۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۵)  
 ۲۔ ہمارے انصاف فی الضیقہ کا ترجمہ "شیر" ہدیت الہدی کے پہلے ایضاً میں بھی موجود ہے۔ (عرب)

هَذَا الْهَدْيُ وَقَالَ الْوَالِدُ لَا يُزَالُ عَلَيَّ وَجُلُّ مَن قَوَّيْتَنِي عَظِيمِيهِ  
 دراصل عدل ہدایت ہے، اور کسی کے گریہ، انہی کسی بڑے ہی پر کیوں نہ لگے، نہیں ہوگی، جو وہ شروع میں کسی ایک شخص کا ہوتا ہے  
 وَقَالَ الْوَالِدُ إِنِّي لَأَكْتُبُ لَكَ هَذَا إِنَّ هَذَا الْمَكْرُ مَكْرٌ تَسْمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ هَذَا يَسْطَرُونَ  
 ہے۔ اور کہیں گے کہ تجھے بڑا مکر حاصل ہو گیا یہ ایک شخص سے جو تم لوگوں سے لڑ کر بنا یا یہ لوگ تیرے وطن دیکھتے ہیں  
 إِلَيْكَ وَهَذَا لَا يَسْطَرُونَ وَكُنَ إِنْ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهُ فَا تَسْعَوْنِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ  
 عَزَّ وَجَلَّ دیکھائی نہیں دیتا، ان کو کہہ کر اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو او میری پیروی کرو اور تمہاری تم سے محبت کرے  
 عَلَيَّ رَبِّكُمْ أَنْ يَذْهَبَ عَنْكُمْ وَزَيْنَ عُدْتُمْ عِدَّتَنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ  
 نِعَالًا يَا بے تم پر جو تم سے اور اگر تم میری شراکت کی محبت ہو کر گئے تو ہم میں طلب یعنی کی محبت ہو اگر تم میرے جہنم کو  
 حَصِيرًا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ هَ كَيْلَ اعْمَلُوا عَلَيَّ مَكَاتِبَكُمْ  
 کافروں کیلئے تیرے ناز بنا لیا ہے، اور تم نے مجھے قلم بنانا پر رمت کہنے کیلئے بھیجا ہے، لہذا کہ تم اپنے کافروں پر اپنے طور پر لڑ کر  
 إِنِّي قَابِلٌ فَسَوْتَ تَعْمَلُونَ هَ لَا يَقْبَلُ عَمَلٌ وَيُقَالُ ذَرِيَّةٌ وَسَنَ  
 اور میرے پیش رو لڑ کر ہاں میں میری صفی پر کہ بعد تم دیکھو گے کہ کسی کی نداد و کرنا ہے کوئی عمل غیر تقویٰ کے کیلئے ہوتا  
 غَيْرَ اتَّقُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مَا اتَّقَى الَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اتَّقَى الَّذِينَ آمَنُوا هَ  
 قبول نہیں ہو سکتا، خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو ایک کلمہ نہیں شکر لیا  
 كُنَ إِنْ اسْتَرَيْتَهُ فَكُنْ اجْرَامِينَ هَ وَلَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ  
 کہ اگر میں نے اس کو کہہ کر تو میری گردن پر برا لگاہے، اور میں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا  
 قَبْلِهِ أَفَلَا تَتَّقُونَ هَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا هَ وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً  
 تمہا کی تم کو سبھ نہیں؟ کیا تمہارا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے  
 لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً وَمَنَاءَ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا. قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ  
 ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے اور یہ ابتدا سے مقدمہ تھا یہ وہی امر ہے جس میں تم  
 تَسْتَكْرَهُونَ. سَلَامٌ عَلَيْكَ هَ جُعِلَتْ مَنَابِقُكَ أَنْتَ مُبَارَكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 شک کرنے تھے۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو حسیب اور امرتہ میں مبارک ہے

۱۔ یعنی وہ شخص کہ وہی خود ہوتے کہ وہی ہے جو حسیب کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا رہنے والا ہے کہیں کسی اور  
 مکران میں نہیں سمجھتے ہوگا جو سب میں اس کا نام ہے۔ منہ (مختصرہ الہی صفحہ ۷۰، حاشیہ۔ رومان فی ترویج جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۵)  
 ۲۔ الہا کے ساتھ فی العاقبتہ کا ترجمہ "شیر میں" حقیقت الہی کے پیلایا یعنی میں بھی سب جو میں ہے۔ (مرتب)



وَكُنْ مَعِيَ أَيُّهَا كُنْتُ. كُنْ مَعَهُ اللَّهُ حَيْثُمَا كُنْتُ. أَيُّهَا تَوَلَّوْنَا فَخَرَّ وَبِعَهُ اللَّهُ.  
 كُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَافْتِخَارًا لِلْمُؤْمِنِينَ. وَلَا تَيْسَسْ مِنْ  
 زَوْجِ اللَّهِ إِلَّا أَنْ رَزَقَ اللَّهُ قَرِيبًا. إِلَّا إِنْ نَصَرَ اللَّهُ قَرِيبًا. يَا نَبِيَّكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ  
 حَمِينِي. يَا تَوَلَّوْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَمِينِي. يَنْصُرُكَ اللَّهُ مِنْ عِشْدِهِ بِمَنْصُوكِ رِجَالًا  
 يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ لَآ مِثْلَ لَنْ لِكَيْمَاتِ اللَّهِ. أَيُّهَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا.  
 فَشَرَّ النَّوْلِ فَشَرُّهُ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا. أَشْجَمُ النَّاسِ. وَلَوْ كَانَ إِلَّا نِسَانُ مَعْلَقًا  
 بِأَلْسِنَتِهِمْ لَنَالَهُ. أَتَاكَ اللَّهُ بِزُهْمَاتِهِ. يَا أَحْمَدُ مَا مَنَّتِ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفِيقِكَ.  
 إِذْ لَقِيَ بِأَعْيُنِنَا يَا قَوْمَ اللَّهِ ذَلُّكَ وَبِعْتَهُ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَوَجَّهَكَ  
 قَلْبًا فَهَدَى. وَتَقَدَّرْنَا أَيْدِيكَ وَكَلَّمْنَا يَا نَارَ كَوْفِي بَرَّةٍ أَوْ سَلَامًا عَلَى رِجْلَيْهِمْ فَكَرَّوْنَا  
 نِعْمَةَ رَبِّكَ. يَا أَيُّهَا الْمُدْرِكُ قَاتِلْ زَوْجَ رَبِّكَ فَكَيْزُ يَا أَحْمَدُ يَسِّرْ أَسْبَابَكَ

ان کو ہدایا کرے۔ تیرے ساتھ ہوں سو گویا ایک جگہ میرے ساتھ رہ کر بہترین امت ہو جو لوگوں کے ناکہ کیلئے نکالے گئے۔ تم جو مسلمانوں کا فرہو اور تم خدا کی رحمت سے نوید مت ہو، تم پر بار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔  
 نبیوار ہو کہ خدا کی مدد تم سے قریب ہے وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی  
 کہ وہ ماہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گھرے ہو جائیں گے۔ اگر وہیں کثرت سے لوگ تیری طرف  
 آئیں گے کہ ان میں ماہوں پر وہ چلیں گے وہ جیتے ہو جائیں گے۔ خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا تیری مدد وہ لوگ  
 کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ تم ایک کھلی کھلی  
 فتح کو حاصل کریں گے۔ کئی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قریب بخشا کہ ہر ازا پناہ بنا  
 دیا۔ وہ تمام لوگوں سے زیادہ ہمارا ہے۔ اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہیں سے جا کر اس کو  
 لے لینا سخت اس کی محنت روشن کرے گا۔ اسے اس حد تیرے ہوں پر رحمت جاری کی گئی۔  
 تیری آسمانوں کے سامنے ہے خدا جزا دہنہ کرے گا اور اپنی نعمت و نیا اور آخرت میں تیرے پورا کرے گا۔ اور تم نے

لے (ترجمہ انترجہ) اور جتنی بھی ہر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہو۔ تم لوگ تیرے بھی نسخہ کرو گے اور یہی اللہ تعالیٰ کی توبہ ہوگی۔

لے (ترجمہ انترجہ) اور اس نے تجھے صاحبِ بایات پایا پس اس نے تیری رہنمائی کی۔

لے (ترجمہ انترجہ) تیرے بت کی رحمت کے اور تمہارے کے انجانے تجھے دیکھ جائیں گے اسے پڑا اور تمہارے واسطے آٹھ اور  
 لوگوں کو آنے والے خطرات سے اور اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔

حصہ پنجم

۳۵۹

ضمیمہ برائیں احمدیہ

عربی علیہ السلام حضرت موسیٰ سے جو دھویں صدی میں پیدا ہوئے تھے۔ جس بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جو دھویں صدی میں ظاہر ہوئے ہوں اور اس آخری زمانہ کی نسبت خدا تعالیٰ نے تو ان شریعت میں بغیر نبی ہی نہیں کہ کتابی اور رسالے بہت سے دنیا میں شائع ہو جائیں گے اور قوموں کی باہمی ملاقات کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔ اور دنیاؤں میں سے بکثرت نہریں نکلیں گی۔ اور بہت سی نئی کاہن پیدا ہو جائیں گی۔ اور لوگوں میں مذہبی اور میں بہت سے تنازعات پیدا ہونگے۔ اور ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کرے گی۔ اور اسی اشاروں کے مطابق سے ایک موعود صوبہ کی جائیگی۔ یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعود کو بھیج کر اشاعت دین کے لئے ایک تجلی فرمائیگا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الغفرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائیگی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعید لوگوں کو اسلام پر جمع کرے گا۔ تب آخر ہوگا۔ سو یہ تمام باتیں ظہور میں آئیں گی۔ ایسا ہی احادیث مجسمہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ جو دھویں صدی کا مجدد ہوگا۔ سو یہ تمام علامات بھی اس زمانہ میں پوری ہوئیں گی۔ اور دکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رُود سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اسکی

بڑا حاکم یہ نہیں ہے غلطی کی ہے۔ یہودیوں کی تاریخ سے بالاتفاق ثابت ہے کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ موسیٰ کے بعد جو دھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اور ہی قول صحیح ہے اگرچہ مشابہت کے ثابت کرنے کیلئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی جیسا کہ اگر کسی کو یہ شریعہ تو یہ ضروری نہیں کہ شریک لگا اس کے نیچے اور کمال ہو اور ہم ہی جو اور آواز بھی شریک لگا رکھتا ہو لگا ایک شخص کو دو سر کا شریک لگا ہوا ہے جس ایک حد تک مشابہت کافی ہوتی ہے پس اگر عیسیٰ کا قول قبول کریں کہ حضرت عیسیٰ کا شریک حضرت عیسیٰ ہی ہونے سے ہم مضائقہ نہیں ہو کر جو دھویں صدی میں ظہور میں آئے اور اس قدر فرق نہانہ کہ مشابہت میں کچھ فرق جس زمانہ میں ہم ایک موعودوں کے قول کو توجیہ دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ کے بعد میں جسوں میں عیسیٰ نبوت ہوا تھا تو یہ نہانہ کہ توجیہ برائی تو ہے، وہ نسبت عیسیٰ کو شریک لگا ہے۔

ضمیمہ برائیں احمدیہ

۳۶۰

حصہ چہم

پیدائش و خاندان سے اشتراک رکھتی۔ اور جو تھی دو گونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔ سو یہ سب نشانیاں ظاہر ہو گئیں۔ کیونکہ دو صدیوں کے اشتراک رکھنا یعنی ذوالقرنین ہونا میری نسبت ایسا ثابت ہے کہ کسی قوم کی مقرر کردہ صدی ایسی نہیں ہے جس میں میری پیدائش اس قوم کی دو صدیوں پر مشتمل نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے دو نام میں نے پائے۔ ایک میرا نام اتنی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے۔ دوسرے میرا نام ظلی طور پر نبی رکھا گیا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حصص سابقہ برائیں احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا۔ اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں ظلی طور پر نبی ہوں۔ پس میں اتنی ہی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں۔ اسی کی طرف وہ دہی ابھی بھی اشارہ کرتے ہیں جو حصص سابقہ برائیں احمدیہ میں ہے۔ نخل برکتہ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتنبارک من علم و تعلم۔ یعنی ہر ایک برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے تعلیم پائی یعنی یہ عاجز۔ پس اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام اتنی ہوا۔ اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا۔ پس اس طرح ہر مجھے دو نام حاصل ہوئے۔ جو لوگ بار بار اعتراض کرتے ہیں کہ حج مسلم میں آنے والے یعنی کا نام نبی رکھا گیا ہے ان پر لازم ہے کہ یہ ہمارا بیان تو جسے پڑھیں کیونکہ جس مسلم میں ایوانوں یعنی کا نام نبی رکھا گیا ہے اسی مسلم میں ایوانوں یعنی کا نام اتنی ہی رکھا گیا ہے۔ اور

بند: کوئی شخص سچے سچے ہونے کے مفروضہ کو دیکھتا ہے یا دیکھ چکا ہوں کہ یہ وہ بہت سچے سچے ایک متعلقبوت کے علم کو رکھنے کے متعلق نبی اتنی نہیں کہا سکتا۔ گرض اتنی ہوں جس پر قرآن و حدیث کی طرف سے ایک ایوان کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے سچے بہت ہو۔

دربعین نمبر ۳

۲۰۲

اور کر سوچو جس قدر چاہو یا در کھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منہوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ نہیں تیرے سارے منہوں پر خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالفت مولوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا اور وہ ان وقوف اور مومنوں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائیگی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی اپنی مولیوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیسے نام کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف میں پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں مکرم کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برمائے گراں گلوں نے آنکھیں بند کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ ملین صدی کے سر پر اور ملین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ نبی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان صلح صدی کے سر پر اور ملین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تارکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دنگ کیا جائے

۱۹۰۶ء مئی ۱۲ء "اِنِّي مَعَهُ الْاَكْرَابُ لَوْ لَكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَنْفَالَكَ" (بدرجلد ۲ نمبر ۱۹ سورہ ۱۹ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ سورہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۶ء مئی ۱۵ء روایاً ایک شخص نے ایک دوائی کو لاواں کی ایک بوتل دی جو سرخ رنگ کی دوئی ہے اور بوتل بند کی ہوئی ہے اور اس پر کتیاں پیشی ہوئی ہیں۔ ظاہر دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی ہے مگر جس شخص نے دی ہے وہ کہتا ہے کہ یہ کتاب دینا ہوں۔ دیکھنے میں تو بوتل ہی نظر آتی تھی لیکن کہنے میں وہ شخص اس کا نام کتاب رکھتا ہے۔ اس وقت میں کتابوں کی اس کاوت آگیا ہے۔ اس کو نوکر رکھا جائے اور میں نے اس کتاب پر دستخط کر دیئے ہیں۔ پھر الہام ہوا۔  
یہ میری کتاب ہے اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔  
پھر الہام ہوا۔

اللَّهُ يَدْعُنَا وَلَا نُخَلِّقُ  
فرمایا: اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہوں گے اور دشمن سے مغلوب نہ ہوں گے۔  
(بدرجلد ۲ نمبر ۱۹ سورہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲) (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۶ سورہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۱۹۰۶ء مئی ۱۵ء "پھر ہمارا آئی، تو آئے شیخ کے آنے کے دن  
شیخ کا لفظ عربی ہے۔ اس کے ایک توجیہ معنی ہیں کہ وہ ہفت جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدتِ مرزدی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں شیخ کہتے ہیں۔  
ان معنوں کی بناء پر اس پیش گوئی کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ ہمارے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ بڑے معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کرے گا اور ہفت اور اس کے لوازم سے شدتِ مرزدی اور کثرتِ بارش ظہور میں آئے گی اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینانِ قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد پیش کرنا جو اس سے اس کا دل مطمئن ہو جائے۔ ہاں وہ جسے کہتے ہیں کہ فلاں آدمی موجبِ شیخِ قلب ہو گیا یعنی ایسے دلائل کا قلمب میان کر گئے جس سے کئی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینانِ قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی

۱۔ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں، اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پتہ دے کرتا۔  
۲۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہمیں اُوچا کرے گا ہمیں نہیں کئے جائیں گے۔

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۹ء "بنافضل خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہی ڈالیا ہے کہ میرے کرنے والے اور قسم میں رکھے جائیں گے ایک جو اعلیٰ اور صاف تر زندگی کے خواہشمند اور خدا تعالیٰ کے منشاء کی اطاعت کے لئے حاضر ہیں اور ایک وہ جو کسی قدر کمزور ہیں" (اقتباس مکتوب نبرہ حضرت سید محمد علی حسن مودودیؒ، اکتوبر ۱۸۹۹ء مندرجہ تشہید الاذہان جلد ۶ نمبر ۶-۷ جوی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

۱۸۹۹ء "حضرت اقدس کو روایا ہوئی کہ حاملہ اگر کتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کے لئے درخواست کرتا ہے حضور اقدس اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لے لے ہم دعا کرنے کے نہیں پھر حاملہ دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک چھوٹا بیٹا نکلا اور دو چادریں ہیں ان میں روپیہ بھر کر لایا ہے۔ فرمایا ہندو سے فریاد یا شہنشاہ ہوا کرتا ہے جو دنیا کے تم میں بہتہ ہوا اور چاہے کہ کسی طرح ذنیوی ابتلاؤں سے نجات ہو" (مکتوب مولوی عبدالکریم صاحب مندرجہ تشہید الاذہان جلد ۶ نمبر ۶-۷ جوی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۳۴)

۵ جنوری ۱۹۰۰ء (الف) ۵ جنوری سن ۱۹۰۰ء کو صبح کی نماز کے وقت حضرت اقدس نے فرمایا کہ برسوں کی نماز میں جب میں التیحات کے لئے بیٹھا تو مجھے التیحات کے یہ دعا پڑھنے لگ گئی سَلِّ اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدًا وَعَلَيْكَ وَوَسِيْرَةً دُعَاءَ اَعْدَائِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے خیال کیا کہ یہ کیا پڑھ رہا ہوں، اسے معلوم ہوا کہ اللہ ہے۔ (روایت منشی محمد الدین صاحب اصل باقی نویں۔ درشہروایات صحابہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۳، درشہروایات صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۷)

(ب) صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب جمالی نعمانی نے بیان کیا کہ:-

"ایک روز منسوب کی نماز پڑھی گئی اور میں حضرت سید محمد علی الصلوٰۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا جب نماز کا سلام پھیر گیا تو آپ نے یہاں ہاتھ میری دائیں ران پر رکھ کر فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میں التیحات پڑھتا تھا اللہ میری زبان پر جاری ہوگا کہ:-

سَلِّ اللَّهُ عَلَيَّكَ وَعَلَيَّ مُحَمَّدًا

(الحکم جلد ۲۶ نمبر ۱۹ مؤرخہ ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

۱۰ (نوٹ از مرتب) یہ مکتوب حضرت مولانا نے افریقہ کے ایک شخص کو لکھا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ "آپ کا وعدہ ارسال روپیہ آنے سے ایک بہت قبل حضور اقدس کو دیا ہوئی..... پھر جب نام ستم فرست چندہ پر مشتمل خط آیا تو تاویل و تھوینک واضح ہو گئی" (مکتوب ذکر)

۱۱ (تقریر از مرتب) اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اور تجھ پر بھی اور تیرے دشمنوں کی بددعاؤں پر کوٹا دی جائے گی۔

فانکرا عرض کرتا ہے کہ پورے تعلقہ کی جماعت ایک خاص جماعت تھی۔ اور نہایت مجلس تھی۔ ان میں سے تین دسترس خاص طور پر ممتاز تھے۔ یعنی میاں محمد خاں صاحب مرحوم، منشی درویش خاں صاحب مرحوم اور منشی نغز احمد صاحب۔ ازل الذکر بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے اور ثانی الذکر خلافت ثانیہ میں فوت ہوئے اور سو خزانہ ذکر ابھی تک زندہ ہیں۔ اقد تعالیٰ انہیں تادیر سلامت رکھے اور ہر طرح محافظہ و نامہ ہو۔ آمین۔ نیز خانکرا عرض کرتے ہیں کہ مکرم منشی نغز احمد صاحب کے اس اخلاص کے اظہار میں تین لطافتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو رقم جماعت سے مانگی گئی تھی وہ انہوں نے خود اپنی طرف سے پیش کر دی۔ دوسرے کہ پیش بھی اس طرح کی نقد موجود نہیں تھا تو زیور فروخت کر کے روپیہ حاصل کیا۔ تیسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جتنا یا تک نہیں کہیں خود اپنی طرف سے زیور بیکر لایا ہوں۔ بلکہ حضرت صاحب ہی سمجھتے رہے کہ جماعت نے چندہ جمع کر کے یہ رقم بھجوائی ہے۔ دوسری طرف منشی درویش خاں صاحب کا اخلاص بھی ملاحظہ ہو کہ اس غصہ میں منشی نغز احمد صاحب سے چھ ماہ ناراض رہے کہ اس خدمت کے موقعہ کی اصلاح کئے کیوں نہیں دی۔ یہ نظارے سے کس درجہ روح پرور کس درجہ ایمان افروز ہیں۔ اسے محمدی سلسلہ کے برگزیدہ مسیح و تہجد پر خدا کا لاکھ لاکھ درود اور لاکھ لاکھ سلام ہو کہ تیرا شکر کیا شیرین ہے۔ اور اسے محمدی کتب کے حلقہ مجوش! تم پر خدا کی لاکھ لاکھ رحمتیں ہوں کہ تم نے اپنے مہربان اخلاص و وفا کو کس خوبصورتی اور جاں نثاری کے ساتھ نبھایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ منشی نغز احمد صاحب کبیر تعلقوی نے ہندیہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ادائیل میں جب تک قادیان جاتا تو اس کو سے میں شہر تانتھا۔ جو مسجد مبارک سے ملحق ہے اور جس میں سے ہو کہ حضرت صاحب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے ایک دفعہ ایک مولوی جو ذی علم شخص تھا۔ قادیان آیا۔ بارہ فروار اس کے ساتھ تھے۔ وہ مناظرہ وغیرہ نہیں کرتا تھا بلکہ صرف معانات کا مشاہدہ کرتا تھا ایک مرتبہ رات کو تنہائی میں میرے پاس اس کو میں وہ آیا۔ اور کہا کہ ایک بات مجھے بتائیں کہ مرزا صاحب کی عربی تصانیف ایسی ہیں کہ ان جیسی کوئی فصیح بلیغ عبارت نہیں لکھ سکتا۔ مگر مرزا صاحب کچھ علماء سے مدد لے کر لکھتے ہو گئے۔ اور وہ وقت رات کا ہی ہو سکتا ہے تو کیا رات کو کچھ آدمی ایسے آپ کے پاس رہتے ہیں جو اس کام میں مدد دیتے ہوں۔ میں نے کہا مولوی







وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کے سوانح یا انکی پیشگوئیوں میں ان کی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں یہ تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرورتاً ثابت ہو جائیگا کہ وہ صرف بہتان اور افتراء کرنے والے ہیں۔ غالباً نہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں اور اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت کنندہ کو بوجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افتراء کی بہت گنجائش ہوتی ہے پس بلاشبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سنی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں بھائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء و علیہم السلام کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اسی رنگ کی ہیں جیسا کہ نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں۔ تو بلاشبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھیسو لنگا۔ لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے غیر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ *ہیۃ الصلوٰۃ والسلام* اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیلم موعود ہوں۔ اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو پادے۔ میرا سلام اس کو کہے۔ اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیلم موعود کی نسبت صد ہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ خود عام طور پر تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں

۱- باب

۶۵۲

برائین احمدیہ

ان کے گناہوں کا مواخذہ کرتا تو زمین پر ایک بھی زندہ نہ چھوڑتا اور خداوند ذات کریم رحیم ہے کہ جو بارش سے پہلے ہواؤں کو چھوڑتا ہے پھر ہم ایک پاک پانی آسمان سے اتارتے ہیں تا اس سے مری ہوئی بستی کو زندہ کریں اور پھر ہر ایک آدمیوں اور ان کے چار پائیوں کو پانی پلا دیں اور ہم پھر پھر کر مثالیں بتلاتے ہیں تا لوگ یاد کر لیں کہ مبیوں کے بھیجنے کا یہی اصول ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی کے لئے جہاں رسول بھیجتے مگر یہ اس لئے کیا گیا کہ تا تجھ سے بھاری کوششیں ظلوں میں آویں یعنی جب ایک مرد ہزاروں کا کام کر لیا تو بلاشبہ وہ بڑا اجر پائیگا اور

۲۳۰  
ہے جس کا لہ طور پر مگر کین برائین بخت کو پورا کر دیا ہے اور وہ یہ ہے **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ فَأَنْزَلْنَا لَهُمْ سُلْطٰنًا مِّنْ عِندِنَا فَتَفَعَّلُوا فَعَلَهُمْ إِنَّا فَتَعَّلُوا فَعَلُوا إِنَّا تَفَعَّلُوا النَّارَ الَّتِي تَقُودُ هَٰلِكَ النَّاسَ وَالْجِبَارَةَ**

۲۳۵  
الہامات پائے ہیں مگر مصلحتِ وقت سے عام طور پر انکو شامل نہیں کیا اور خدائے تعالیٰ کو ہر ایک نئے زمانہ میں نئے نئے مصالحوں میں پس پڑتے ہیں مصلحتِ ربانی کا یہی تقاضا تھا کہ جو غیر نبی ہے اس کے الہامات نبی کے وحی کی طرح ظہور نہ ہوں تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے داخل واقع نہ ہو جائے لیکن اس زمانہ کے بعد جس قدر اولیاء اور صاحبِ کمالات باطنیہ گذرے ہیں ان سب کے الہامات مشہور و مستعار ہیں کہ جو ہر ایک عصر میں ظہور ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس کی تصدیق کے لئے شیخ عبد القادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اہمہ دو سکو اولیاء اللہ کی کتاب میں دیکھنی چاہئیں کہ کس کثرت سے ان کے الہامات پائے جاتے ہیں بلکہ امام ربانی صاحب اپنے مکتوبات کی جملہ کتابوں میں جو مکتوب پنجاب و یکم ہے اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرتِ احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے اور انبیاء کے مرتبہ سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوتا ہے ایسا ہی شیخ عبد القادر جیلانی

لے سورہ بقرہ: ۲۴۰

وتب، ما كان له أن يدخل فيها إلا خائفاً، وما أصابك فمن  
الله، واعلم أن العاقبه للمتقين، وأنذر عشيرتك الأقربين  
اناسرهم آية من آياتنا في الثيبة و نردھا اليك ، أمر  
من لدنا انا كنا فاعلين، انهم كانوا يكذبون بأياتي و  
كانوا بي من المستهزئين، فيبشروك في النكاح، الحق  
من ربك فلا تكونن من الممترين، انا زوجنا كها، لا مبدل  
لكلمات الله، و انا زودھا اليك، ان ربك فعال لما يريد،  
فضل من لدنا ليكون آية للناظرين، شانان تذبحن وكل من  
عليها فان، ونريهم آياتنا في الآفاق وفي انفسهم ونريهم  
جزاء الفاسقين۔ اذ اجاء نصر الله والفتح وانتهى أمر الزمان

ببقية الحاشية) ولا فرق في نزول الوحي بين أن يكون إلى نبي أو ولي، ولكل  
خط من مكالمات الله تعالى ومخاطباته على حسب المدارج، نعم الوحي  
الأنبياء شأن أتم وأكمل، وأقوى أقسام الوحي وهي رسولنا خاتم النبيين۔  
وقال المجدد الامام السرهندي الشيخ أحمد رضي الله عنه  
في مكتوب يكتب فيه بعض الوصايا إلى مريده محمد صديق: اعلم  
أيها الصديق! أن كلامه سبحانه مع البشر قد يكون شفاهاً وذلك  
لأفراد من الأنبياء وقد يكون ذلك لبعض الكمل من متابعيهم،  
وإذا أكثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم يسمى محدثاً، وهذا  
غير الالتهام وغير الالتقاء في الروح وغير الكلام الذي مع الملك، إنما  
يخاطب بهذا الكلام الإنسان الكامل، والله يختص برحمته من يشاء۔  
توكل كلامه، فارجع إلى كلامه ان كنت من المنكرين، وإذا كرر قصة من قال:

ملا

}

نشانات صداقت

۴۰۶

تحقیق الہی

آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔ اور پھر ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھروسہ کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ انکا مسماہر انتر ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُوسے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتیج ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہے اور یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد و صاحب مسرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس آیت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا یعنی اس کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ احد الا الامین ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور ظہر نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرے سوا تو بس میری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بارشہوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امد غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں انکو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے

۴۰۶

لہ البق: ۲۴۰-۲۸

۶۳۰

۷ ارمی ۱۹۰۸ء "مکن تکبیر بر عکرا یا ایسدار" <sup>۱</sup>

(بدردجلد، نمبر ۷۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء "اَلرَّحِيْلُ شَقَّ الرَّحِيْلُ وَالسَّوْتُ قَرِيْبًا" <sup>۲</sup>

(بدردجلد، نمبر ۲۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳)

ت

\* \* \*

۱۔ (تعمیر ترقی) ناپید سارا روبرو درست کر  
نوٹ: جس میں اللہ پرستوں کی وفات ہو گیا ہے چاہے اس کے سال (۱۳۳۰ھ) میں (ترقی)  
ت (تعمیر) اب تک کا وقت نکالیں کہ ان کا وقت آیا اور موت قریب ہے

(۱۳) رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام!

(بدجلد ۷ نمبر ۱۹، صفحہ ۲۳، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۷، صفحہ ۱۳، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء (۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا (۲) زُلْزَلَتِ الْأَرْضُ فَخَسَقَ الْعَذَابُ وَتَدَلَّى

(۳) بُشْرَى: (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹، صفحہ ۲۷، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۸ء (۱۱) میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا۔

(۲) خیر و خوبی کا نشان۔

(۳) میری مرادیں پوری ہوئیں!

(بدجلد ۷ نمبر ۱۹، صفحہ ۳۰، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹، صفحہ ۲۷، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء "مبائش ایمین از بازمی روزگار"

(بدجلد ۷ نمبر ۱۹، صفحہ ۳۰، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۲، صفحہ ۲۹، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۲۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء "اِنَّ اَعَايِظَ كُنَّ مَن فِي الدَّارِ"

(بدجلد ۷ نمبر ۱۹، صفحہ ۳۰، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸، الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۳، صفحہ ۲۹، اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۸)

۱۹۰۸ء "جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سنت بلائیں آئیں گی اور ایک بلا بھی نہیں نہیں کرے گی کہ دوسری بلا ظاہر ہو جائے گی۔ آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتر کئے بہتوں کے بیچ میں اگر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے" (پینا صفحہ ۹، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۳)

۱۔ ترجمہ از عرب: ہم نے تجھے کھل سنجے دی ہے۔ (۱) زمین پر زلزلے آئے کہ پس مناب واقع ہو گا اور آتر آئے گا۔ (۲) بشارت ہے۔

۲۔ ترجمہ از عرب: زمانے کے کھیل سے بے خوف نہ۔

۳۔ ترجمہ از عرب: ایسی ان تمام لوگوں کی مخالفت کروں گا جو اہل دار میں ہیں۔

۳۳۳

بعض لوگ اسی کی راہ پر بیٹھ گئے ہیں۔ اتنے میں وہ حاکم تھلائے۔ گھوڑے پر سوار ہے اور بہت ناراض ہے۔ کہتا ہے یہ لوگ میری راہ پر کیوں بیٹھ گئے۔ اتنی تیز اور اتنے قریب پر لگاؤ؟

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۸ جون ۱۹۰۳ء

”رُسَيْدَهُ يُوَدُّ بِلَائِهِ وَيَسْتَعِينُ بِمِرْغَلِ شَيْتَانٍ - إِنَّمَا آمَرَكَ إِذَا أَرَدْتَ شَيْئًا أَنْ تَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ - كُنْ بَرَكَةً فِي هَذَا - كُنْ أَمِيرًا مُبْدَلًا - سَأَجْعَلُ لَكَ سَهْوَلَةً فِي كُنْ أَمِيرًا“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۹ جون ۱۹۰۳ء

والدہ محروم کی طرف سے۔ اُرَيْدُ أَنْ أَتَخَلَّصَ بِهِ  
منجانب اللہ۔ اُرَيْدُ أَنْ أُخْلَصَ بِهِ

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۱ جون ۱۹۰۳ء

”أَنَا الرَّحْمَنُ فَأَطْلُبُ بِنِي تَجِدُنِي“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۲۲ جون ۱۹۰۳ء

”أَعْيُنٌ وَوَدَاكَ - سَأَجْعَلُ لَكَ سَهْوَلَةً فِي أَمْرِكَ -  
لَنْ تَنَالُوا السَّيْرَةَ تَنْفِقُوا وَمَتَا تَجِبُونَ“

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۹)

۱۔ ترجمہ از قرب (صحبت آگئی تھی لیکن نیرت سے گزر گئی۔ تیرا معاملہ یوں ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے اور اسے کہے کہ ہر جا تو وہ ہر جاتی ہے تمام برکت اسی میں ہے۔ ہر بات بدل ہوئی ہے۔ مشرق میں میرے لئے ہر امر میں سہولت کر دوں گا۔

۲۔ ترجمہ از قرب (میں غلام ہر جا ہستی ہوں۔ تم ترجمہ از قرب) میں نکاح دینا چاہتا ہوں۔

۳۔ ترجمہ از قرب (میں وحشی تھا ہوں۔ تو مجھے تلاش کر کے گاتو پاسے گا۔

۴۔ ترجمہ از قرب (اپنی دوستی کو سنو! میں مشرق سے مصلحت میں سہولت پیدا کر دوں گا۔

۵۔ ترجمہ از قرب (تم بھی ہرگز حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کرو۔



کے کام ہیں بیگزافسوس کہ ہماری قوم دیکھتی ہے پھر آنکھ بند کر لیتی ہے۔  
 (مکتوب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۸۵ء بنام سید محمد عبدالرحمن صاحب مدرسہ اسلامی مکتوبات احمدیہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۷۶-۲۷۷)  
 (ب) اخصہ چوداں بریں کا ہوا ہے کہ ایک خواب آئی تھی کہ چار تنکے ہوں گے اور چوتھے تنکے کا حقیقتہ  
 پیر کے دن ہوگا۔ (از مکتوب بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مورخہ ۲۷ جون ۱۸۸۹ء)

۱۸۸۵ء "میاں عبداللہ سنوری جو علاقہ فیصلہ میں پٹواری ہیں ایک مرتبہ ان کو ایک کام پیش آیا جس کے  
 ہونے کے لئے انہوں نے ہر طرح سے کوشش کی اور بعض وجوہ سے ان کو اس کام کے ہو جانے کی امید بھی  
 ہو گئی تھی۔ پھر انہوں نے دعا کے لئے ہماری طرف التجا کی ہم نے جب دعا کی تو بلا توفیق المام ہوا۔  
 "اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ"

تب میں نے ان کو کہہ دیا کہ یہ کام ہرگز نہیں ہوگا اور وہ المام متناویا اور آخر کار ایسا طور میں آیا اور کچھ  
 ایسے موافق پیش آئے کہ وہ کام ہوتا ہوتا رہ گیا۔ (انزول ایسا صفحہ ۲۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۱۱۲)

۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء "۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو یعنی اسی رات کو جو ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کے دن سے پہلے آئی ہے  
 اس قدر شب کا تماشا آسمان پر تھا جو میں نے اپنی تمام عمر میں اس کی نظیر کسی نہیں دیکھی اور آسمان کی تھنائی میں اس قدر بڑا ہوا  
 شبے ہر طرف چل رہے تھے جو اس رنگ کا دنیا میں کوئی بھی نمونہ نہیں تھائی اس کو بیان کر سکوں۔ بلکہ کو یاد ہے کہ اس  
 وقت یہ المام بجزرت ہوا تھا کہ

تَادَرْتُمْ اِذْ ذَرَبْتُمْ وَاذْ ذَرَبْتُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَحِيْمٌ

سو اسی کو ہی شب سے بہت مناسبت تھی۔

یہ شب کا تماشا ۲۸ نومبر ۱۸۸۵ء کی رات کو ایسا وسیع طور پر ہوا جو یورپ اور امریکہ اور ایشیا کی تمام  
 اخباروں میں بڑی حیرت کے ساتھ چھپ گئی لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ بے فائدہ تھا لیکن خداوند بزرگ جانتا ہے کہ  
 سب سے زیادہ غور سے اس تماشا کے دیکھنے والا اور پھر اس سے خط اور لذت اٹھانے والا میں ہی تھا۔ یہی قصا میری آنکھیں بہت  
 دیر تک اس تماشا کے دیکھنے کی طرف لگی رہیں اور وہ سلسلہ زمی شب کا تماشا ہے ہی شروع ہو گیا تھا جس کو میں صرف  
 الہامی بشر توں کی وجہ سے بڑے سرور کے ساتھ دیکھتا رہا کیونکہ میرے دل میں المانہ ڈالا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے نشان  
 ظاہر ہوا ہے۔

اور پھر اس کے بعد یورپ کے لوگوں کو وہ ستارہ دکھائی دیا جو حضرت شیخ کے غور کے وقت میں نکلا تھا۔

لے "جو کہ تو نے چلا اور تیرے نہیں چلا بلکہ خدا نے چلا دیا۔" (حقیقۃ الہامی صفحہ ۷۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰)



ہے جس کی ایک آیت سُکریک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا۔ اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسیٰ وغیرہ فوت ہو چکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار تپ لوگوں کے رور و پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پروا نہیں۔ آپ نوٹ گیری بڑی بڑی کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور ذہنت کہاں ہے۔ لیکن اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار۔ و عبد الواحد و عبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے۔ آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ برخلاف منشاء کلام الہی ہے۔ اسے عزیزو! یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آچکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہئے تھا اس میں سے بھی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے انبیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔ کیا ان شوخیوں کا حضرت عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا۔ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خون چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ حنفی اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور انبیاء گذشتہ کے کسوف نے اس بات پر قطعی سرنگاہی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور

دوبلین نمبر ۲

۲۷۱

کی دنگاہ میں جواب دینا نہیں پڑے گا؛ گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا اور رمضان کے کسوتِ عصمت نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت کی اور اولیاءِ گزشتہ کے کسوت نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرا ہے اور سب کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے۔ دیکھو اگر تیں خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور وہاں نام رکھا تو جنابِ الہی کو کیا جواب دو گے؛ کیا انہی کی مانند جواب ہی جو یہودیوں اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے ہیں کہ تو بیت کے تمام نشان قرار دلاہ پور سے نہیں ہوئے اور کچھ وہ گئے ہیں۔ سو مدت ہوئی کہ خدا تعالیٰ ان کو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنی صحیح ہیں جو تم کہ رہے ہو۔ جو شخص حکم کر کے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔ سو یہی جواب خدا تعالیٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصے سے عبرت پکارتے ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہی جنت تھی کہ ہم نہیں مائیں گے جب تک تمام علامتیں یہودی نہ ہوں اور پھر زمانہ دوازہ اہل انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اسی طرح لشکرِ مت کھاؤ۔ جو یہودی اور نصرانی کھا چکے۔ اگر تمہارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حکم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی؛ ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے۔ اب یہ تمام فرقے تو صحیح پر نہیں۔ اس لئے صحیح ہی ہے جو حکم کے منہ سے نکلے۔ اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حکم کے حکم سے بعض حدیثوں کا چھوٹا یا

۳۳

۲۸

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ البر و نمبر ۱۱۱ سورہ النمل وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَفْلَحْتَ سَحَابًا تَقَالًا سَقْنَهُ لِجِبَلِهَا مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّكَ إِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ - وَالْبَلَدُ

۵۱۴

۵۱۵

نام معجم علیہم رکھا گیا ہے کہ وہ بجاغت علیہ محبت اکام کو رنگ انعام دیکھتے ہیں اور ہم ایک سچا یا راحت جو دوست حقیقی کی طرف سے انکو پہنچتی ہے جو ہر مستی عشق اس کے لذت اٹھاتے ہیں پس یہ ترقی فی القرب کی دوسری قسم جس میں اپنے محبوب کے صحیح افعال سے لذت آتی ہے اور جو کہ اس کی طرف سے پہنچنے انعام ہی انعام نظر آتا ہے اور اصل وجہ اس حالت کا ایک محبت کامل اور حلق صادق ہوتا ہے جو اپنے محبوب سے جو جاتا ہے اور یہ ایک عہدیت خاص ہے جو جس میں

شغریب وہ میرا راہ کھول دلیکا۔ اسے میرے خدا آسمان سے ہم اور مغفرت کہ میں مغلوب ہوں میری طرف سے مقابلہ کر۔ اسے میرے خدا سے خداوند مجھے کیوں چھوڑ دیا آخری فقرہ اس کا ہمام کا بیٹے اپنی آؤں بجاغت شریعت و رو مشقید ہا ہے اور ذرا کے کچھ حصے کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۵۱۶

آئے مخالف ابن و ساہر میں درجرت کشا  
 از پس الطیفی و لیلہ در ہر گ تارم ہوا  
 در کوشش لے پاک شو جاں بر گنم در ہجر تو  
 خود ہی تقیرم کن جو خواہی مطعم زونما  
 دلی تو ای در ہر مراکز و یگر ایں چنہاں گنم  
 تا چہل مجد یا ہم ترا دل خیر شتر از ستاں گنم  
 زانساں ہی اگر ہم کزو یک عالمے گریاں گنم  
 خواہ کوشش یا کن ہا کے ترک آن دانان گنم

یہ سب اشارات مختص القامات ہیں جن کی تشریح اس جگہ ضروری نہیں۔ یا عباد القادر  
 اِنِّیْ مَعَكَ اَصْحَمُ وَاَرَىٰ عَرَشَتَ لَكَ یَبْدِیْ رَحْمَتِیْ وَكَدَّرْتَنِیْ وَتَجَلَّیْتَ لَكَ  
 مِنْ الْعَمْرِ وَفَتَّكَ فُتُوْنَا. لَیَّا تَبْدِیْكَ مَبِیْقُ هُدًی اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ  
 هُوَ الْعَالِبُوْنَ۔ دَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُخَدِّبَهُمْ وَاَنْتَ فَيَنْهَهُمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لہ النمل : ۶۴-۶۶

- باب

۶۱۴

برائین احمدیہ

الطَّيِّبُ يُخْرَجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبِثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا  
كَذَلِكَ نَصْرَفُ الْأَيَّاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ - الجزء نمبر سورہ الاعراف -  
اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ فَتُثَوِّرُ السَّحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ  
يَشَاءُ وَ يَجْعَلُهُ كِسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلْفِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ

حیدر اور تدریک کو کچھ دخل نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے آئی ہے۔ اور جب آئی ہے۔ تو پھر  
سلک ایک ڈوسرا رنگ بڑا لید تک ہے اور تمام بوجھ اس کے سر سے آتا ہے  
جاتے ہیں اور ہر ایک ایلام انعام ہی معلوم ہوتا ہے اور شکوہ اور شکایت کا نشان نہیں  
ہوتا۔ پس یہ حالت ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان بعد موت کے زندہ کیا گیا ہے کیونکہ  
ان عقیدوں سے لکل لکل آتے ہوئے درجہ میں تھیں۔ جن سے ہر ایک وقت موت کا

لِيَعْبُدَهُمْ وَهُمْ يَشْكُرُونَ - اسے عبد القادر میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور  
دیکھتا ہوں۔ تیرے لئے میں نے رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور تجھ کو علم سے  
نجات دی اور تجھ کو خاص کیا۔ اور تم کو میری طرف سے مدد آئے گی۔ خبردار ہو لشکر خدا کا  
ہی غالب ہوتا ہے اور خدا ایسا نہیں جو انکو عذاب پہنچا دے جو تک تو انکے درمیان ہے یا  
جب وہ استغفار کریں۔ اَنَا بَدَأْتُكَ وَاللَّهِ اَنَا مَخْلُوقُكَ نَفِثْتُ فِيكَ مِنْ لَدُنِّي رُوحَ

الصِّدْقِ بِرَأْفَتِي عَلَيْكَ حَبِطَ قَبْرِي وَ لِيَنْصَنَعُ عَلَيَّ عَيْنِي كَزُرْعَةٍ اَخْرَجَ شَطْرَانَهُ  
فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ - میں تیرا چہرہ لازمی ہوں۔ میں تیرا زندہ کرنے والا ہوں  
میں نے تجھ میں سچائی کی رُوح پھونکی ہے اور اپنے طرف سے تجھ میں محبت ڈالی ہے تاکہ میرے  
رُوح بعد تجھ سے نیکی کی جائے سو تو اس سچ کی طرح ہے جس نے اپنا سبزہ نکالا ہے جو تیرا گیا ہے تاکہ  
اپنے ساتوں پر قائم ہو گیا۔ ان آیات میں خدا کے تعالیٰ کی ان تائیدات اور احسانات کی طرف  
اشارہ ہے اور نیز اس عروج اور اقبال اور عزت اور عظمت کی خبر دی گئی ہے کہ جو آہستہ  
آہستہ اپنے کمال کو پہنچے گی۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُعْرِضَ بِكَ اللَّهُ مَا

سورہ الاعراف : ۵۸ - ۵۹

<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>	<p>جس وحی سے میں مشرف کیا گیا ہوں، اسی وحی نے مندرجہ ذیل عقائد و عادت پیشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں۔</p>	<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>
<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>	<p>یا عبد القادر ارفی صلیک اسمع و اری غوست لك بیدی رحمتی و قدرتی۔ و القیت علیك حجة حقی۔ و لتصنع علی عینی۔ کنز عیاج اخراج شطاہ فاستغظ فاستوی علی سوقہ۔ و یجوبوا بین امویہ صفر ۵۱۳ ہجری۔ اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ میں دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں میں نے اپنی رحمت تیرے پر ڈال دی تاکہ تو میری آنکھوں کے زہر پرورش کیا جائے۔ تو ایک بیچ کی طرح چہرہ بنی لکھا ہے جس کی ابھی کوئی شاخ نہیں نکلی صوف ایک بزرگ نکلا کر بید اسکے ایسا ہو گا کہ وہ سبزہ موشا ہو جاوے گا اور اسکی شاخیں تنہ پر قائم ہونگی اور وہ ایک بڑا درخت بن جاوے گا اب لکھو کہ یہ پیشگوئی کس قدر صفائی سے پوری ہوئی ہے اور جو درخت مخالفوں کی سخت مزاحمتوں کے یہ سلسلہ ایک عظیم بزرگی کے ساتھ قائم ہو گیا اور جیسا کہ پیشگوئی کا منشا تھا اس تخم کی بہت سی شاخیں نکل آئیں اور چناب اور ہندوستان میں پھیل گئیں اور پھیلتی جاتی ہیں۔ براہین احمدیہ میں بار بار ذکر کیا گیا ہے کہ تو اس وقت لکھا ہے کہ تیرے ساتھ کوئی نہیں جیسا کہ ایک جگہ میری دعا کا خود خدا تعالیٰ ذکر فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَزِفْنِی فَرْدًا وَاَنْتَ خَلِیْقَ الْاَوَّلِیْنَ یعنی اے خدا مجھے ایلامت چھوڑ اور تو بہترین دشمن ہے پس اچھا خدا گواہی دیا ہے کہ اس الہام کے وقت میں لکھا تھا سو خدائے وحدہ دیکھو کہ تو لکھا نہیں رہا ہے اور ایک جہاں تیری شانوں میں داخل ہو جاوے گا۔</p>	<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>
<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>	<p>براہین احمدیہ میں تمام پیشگوئیوں کی گواہی ہے اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ اس زمانہ کی پیشگوئیاں ہیں کہ جبکہ اس استقبال اور عزت اور کامیابی کے کچھ بھی آثار نہیں تھے کہ جواب ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۲ء میں ظہور میں آئے۔</p>	<p>پیشگوئی میں بریں ہوتے ہیں اور ان کے زمانہ میں نبی نہیں آتا۔</p>

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ لِي نَاهِلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ فَذَجَاءَكُمْ كَمَا سَأَلْتُمُونَا فِيهِمْ لَكُمْ  
 عَلَىٰ فِتْنَةٍ مِنَ الرَّسُولِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ  
 فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ البرز و نمبر ۱ سورہ مائدہ۔  
 وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

میں داخل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں محفوظ ہوتی ہے۔  
 اور تیسری ترقی جو قربت کے میدانوں میں چلنے کے لئے انتہائی قدم ہے۔ اس

عباد میں مصروف ہیں۔ ایک صفت رفق اور لطف اور احسان ہے اس کا نام جمال ہے اور  
 دوسری صفت قہر اور سختی ہے اس کا نام جلال ہے۔ سوغادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ  
 جو لوگ اسکی درگاہ عالی میں بلائے جاتے ہیں انکی تربیت کبھی جمالی صفت ہے اور کبھی جلالی صفت سے  
 ہوتی ہے اور جہاں حضرت احمدیہ کے تلطفات حظیرہ تبدیل ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ صفت جمالی  
 کے تجلیات کا غلبہ رہتا ہے مگر کبھی کبھی زندگان خاص کی صفات جلالیہ سے بھی تاویب اور  
 تربیت منظور ہوتی ہے۔ جیسے انبیاء کرام کے ساتھ بھی خدا نے تعالیٰ کا یہی معاملہ رہا ہے کہ  
 ہمیشہ صفات جمالیہ حضرت احمدیت کے انکی تربیت میں مصروف ہے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی  
 استقامت اور اخلاق ناضلہ کے ظاہر کرنے کیلئے جلالی صفتیں بھی ظاہر ہوتی رہی ہیں اور ان کو  
 شریروں کو گوں کے ہاتھ سے انواع اقسام کے دکھ ملتے رہے ہیں تا ان کے وہ اخلاق ناضلہ  
 جو بغیر تکالیف شاقہ کے پیش آنے کے ظاہر نہیں ہو سکتے وہ سب ظاہر ہو جائیں اور دنیا  
 کے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ کچھ نہیں ہیں بلکہ سچے دُعا دار ہیں۔ وَقَالُوا آتَىٰ لَكَ  
 هَذَا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّؤْتَمِرٌ لَّنْ تَوَّعِنَا لَكَ حَتَّىٰ تَرَىٰ اللَّهُ جَهَنَّمَ۔  
 لَا يُصَدِّقُ السَّفِينَةَ إِلَّا سَيْفَةَ الْهَلَائِكِ۔ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَكَ قُلْ أَفْ  
 أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ۔ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْكَافِرِينَ بَرَّيْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ  
 اور کہیں گے یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا۔ یہ تو ایک سحر ہے جو اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم

۱۔ سورۃ بنی اسرائیل: ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ مائدہ: ۲۰۔



آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ البر و نمبر ۳ سورہ آل عمران۔ و لَوْلَا اَنْ تُصِيبَهُمْ  
مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا  
رَسُولًا لَتَنفِيعَ آيَاتِكَ وَ تَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ و لَوْلَا كَذَّبَ اللهُ  
النَّاسَ بِفَضْلِهِمْ يَبْغِضُ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لَكِنَّ اللهَ ذُو فَضْلٍ

آیت میں تعلیم کی گئی ہے۔ جو فرمایا ہے۔ عَزَّوَجَلَّ الْمُتَضَوِّبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔  
یہ وہ مرتبہ ہے جس میں انسان کو خدا کی محبت اور اس کے غیر کی عداوت  
سرشت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور بطریق طہیبت اُس میں قیام پکڑتی ہے۔

ہرگز نہیں مانیں جب تک خدا کو کچھ خود پیکر نہیں سفید۔ جو ضرر پہلا کہ کسی چیز کو باور نہیں کرتا  
میرا اور تیرا دشمن ہے۔ کہ خدا کا امر ایسا ہے سو تم جلدی مت کرو جب خدا کی مدد آئے گی تو کہا جائیگا  
کہ کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اِنِّیْ هُوَ قَدِیْقٌ وَّرَافِعٌ لِّرَافِیْ وَ جَاعِلٌ  
الَّذِیْنَ اَسْبَحُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ لَعَنُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَ لَا یَهْتَدُوْا وَ لَا یَسْتَعِزُّوْا وَ  
كَانَ اللهُ بِكُمْ رَءُوفًا رَحِیْمًا۔ الْاٰیَاتِ اَوْ لِیَاۤءِ اللهُ لَا حُوْفَ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ  
یَخْزَوْنَ۔ تَمُوْتُ وَ اَنْتَا مِنْ مِّثْلِكَ فَادْخُلُوْا الْجَنَّةَ اَنْشَاءً اللهُ اٰمِیْنِیْنَ۔  
سَلَامًا عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِیْنِیْنَ۔ سَلَامًا عَلَیْكُمْ جَعَلْتُ مَبَارَكًا  
سَمِعَ اللهُ اِنَّكَ سَمِعْتَ الدُّعَاءَ اَنْتَ مَبَارَكٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔ اَمْرًا  
النَّاسِ وَ بَرَكًا تَدْرُكُ اَنْ رَّبِّكَ لَعَالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ اَدْكُرْ نِعْمَتِیْنَ اَلْحَنُّ اَنْعَمْتُ  
عَلَیْكَ وَ اِنِّیْ فَضَّلْتُكَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ یَا اَیُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اَرْجِعِی  
اِلٰی رَبِّكَ رَاضِیَةً مَرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِی عِبَادِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ مَنْ رَجَعْتُ  
عَلَیْكُمْ وَ اَحْسَنَ اِلٰی اَحْبَابِیْكُمْ وَ عَلَیْكُمْ مَا لَمْ تَكُوْنُوْا تَحْتَكُمُوْنَ۔ وَ اِنْ تَعَدَّوْا  
نِعْمَةَ اللهِ لَا تَحْصُوْهَا۔ میں تم کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھائوں گا۔ اور جو  
لوگ تیری متابعت اختیار کریں۔ یعنی حقیقی طور پر اللہ و رسول کے متبعین میں داخل  
ہو جائیں۔ اُن کو اُن کے حق فعل پر کجاوکاری نہیں۔ قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی

لے آل عمران: ۱۰۳ تا القصص: ۸۸

۵۱۰

نزل ایسج

۱۳۳	جس سے میں شرف کیا گیا ہوں اسی نے مندرجہ ذیل خارق عادت پریشگوئیاں بتلائی ہیں جو دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں	۱۳۳
۱۳۴	یا احمد فاضلت الرحمت علی شفیتک۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۷۔ ترجمہ ۸۰۔ اے احمد ترے لبوں پر رحمت جاری کی جاوے گی۔ بلاغت اور فصاحت اور سخاوت اور مسامت تھے عطا کئے جاوے گئے سو ظاہر ہو کر میری کلام نے وہ مجروح دکھایا کہ کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ اس الہام کے بعد میں سے زیادہ کتابیں اور رسائل میں نے عربی بلغ فصیح میں شائع کئے جو کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ خلائے ان سے زبان اور دل دونوں جھین لے اور مجھے دے دئے۔	۱۳۴
۱۳۵	وقالوا انى لك هذا ان هذا الاصح يوتر- لمن فومن لك حتى نرى الله جهرة لا يصدق السفیه الاستيفه الهلاك عدوتى وعدوك- قل انى امر الله فلا تستجلوه۔ دیکھو صفحہ ۵۱۸ و ۵۱۹ براہین احمدیہ۔ ترجمہ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ مقام مجھے کہاں سے ملا یہ تو ایک فریب ہے۔ ہم تیرے پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک خدا کو نہ دیکھ لیں یہ لوگ تو بجز موت کے نشان کے کبھی مانیں گے نہیں۔ ان کو کہہ دے کہ فری یعنی طاعن بھی چلی آتی ہے سو تم مجھ سے جلدی مت کرو۔ یہ پیشگوئی میں برس پہلے طاعنوں کے کی گئی تھی۔	۱۳۵
۱۳۶	امراض الناس و بركاته۔ لوگوں کی مرضیوں اور خدا کی برکتیں۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایک	۱۳۶
۱۳۷	جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں یہ تمام پیشگوئیاں براہین احمدیہ میں درج ہیں اور وہ گواہ بھی درج ہیں جن کے زور و بعض پیشگوئیاں بھی ہوئیں اور طاعن پھیلنے کی خبر جو براہین احمدیہ میں تھی وہ اب ملک میں پھیل رہی ہے اس وقت بھی جو ۲۰ اگست ۱۹۷۳ء سے بعض حصوں پنجاب میں	۱۳۷

۱۳۳

۴۹۹ تمہیں ہلکا ہلکا ہوتا ہے۔ جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہو رہا ہے۔ وہ حقیقت میں اس قبوع کا معجزہ ہے جس کی وہ آمت ہے اور یہ بدیہی اور

۴۹۹ کہ قادر مطلق کہ جس کے علم قدیم سے ایک ذرہ غفلت نہیں اور جس کی طرف کوئی نقصان اور حرج اور عیب نہیں ہو سکتا۔ اور جو ہر ایک جسم کے جبل اور آلودگی اور ناتوانی اور عجز اور حزن اور در و داور رنج اور گرفتاری سے پاک ہے وہ کیوں کہ اس چیز کا عین ہو سکتا ہے کہ جو

۴۹۹ بربرہ یقین کامل پہنچ کر پھر مگر میں پھر بعد اسکے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَدْ بَيِّنًا لِّلْعَالَمِيْنَ۔ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَّلْنَاهُ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ كَانَ اَمْرًا اَمْلًا مَّشْهُوْرًا۔ یعنی ہم نے اس شانوں اور عجائبات کو اپنے نیراس الہام پر از صراف و سخاوت و قادیان کے قریب آنا ہے اور ضرورت حقہ کے ساتھ آنا ہے اور بضرورت حقہ آنا ہے۔ خود ہمارے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کہ خدا نے چاہا تھا وہ ہوتا ہی تھا۔ یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متعارفہ بلا میں اشارہ فرما چکے ہیں اور خدا نے تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اشارہ فرما چکا ہے جتنا وہ اشارہ حقہ سوم کے الہامات میں فرمایا ہے اور فرمائی اشارہ اس آیت میں ہے۔ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ رَسُوْلَهُ بِالْحَقِّ عَاْرِيْنَ لِكَيْ يُّظْهِرَ لِكَلِّ الدِّيْنِ كَلِمَةً۔ یہ آیت جسمانی اور سیامت کلی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وہ عائد دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے فرود سے

۴۹۹ عبور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی طریت اور انکسار اور توکل اور استقامت اور آیات اور اہلکار کے رُوسے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی مشابہہ واقع ہوئی ہے کہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو ٹکڑے ہیں اور جہاں اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر

۱۰

فہ اسے دوستو: یہ منارہ اس نے تیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موجود  
کے زمانہ کی یادگار ہو۔ اور نیز وہ عظیم مشکوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس  
آیت میں ہے کہ سبحان الذی اسودی بعدہ لیلۃ من المسجۃ المحرم الی المسجۃ

و حق ہے کہ تمام جہاںوں سے لوٹتا ہو۔ کیونکہ یہ منارہ مسیح موجود کے اسحق بن ادریس بہت  
عمر تمام حجت اور اہل وقت کی جہاںوں پر تصور ہے۔ پس جیسا کہ اس کی سہانی مسیح موجود  
کے ہاتھ سے اہل درجہ کے ارتقا تک پہنچا گئی ہے اور مسیح کی ہمت مرنے سے ایسا کم گشتہ  
کو واپس لائی ہے، اسی کے مطابق یہ منارہ بھی روحانی امور کی حکمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ کو اور  
جو دنیا کے ہر چار گوشوں میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے منارہ کو چاہتی ہے  
قریباً میں اس ہوسے کہ میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان  
پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انزلنا لک قرآنا من القادیاں۔ وباللہ انزلنا  
و بالحق نزل صدق اللہ و درمولہ دکان امر اللہ مفعولاً۔ و کیوں براہین احمدیہ صفحہ ۳۹  
یعنی پہلے اس مسیح موجود کو قاریوں میں لگا رہا ہے۔ اور وہ ضرورت حقت کے ساتھ آرا گیا۔  
اور ضرورت حقت کے ساتھ آرا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا  
وہ اس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس بہام کے وقت جیسا کہ میں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے  
کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ بہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت  
علم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں جن شہروں کا ذکر  
ہے۔ یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ اس بات کو قریباً میں برسی ہو گئے جبکہ میں نے  
براہین احمدیہ میں لکھا تھا۔ اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ شکست ہوا کہ  
جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا  
ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

خطبہ البہاریہ

نہال سیح

۵۲۷

<p>۳۹</p>	<p>جس سے میں مشتربن گیا اور جس کی غارت عادت پیشگوئیوں جو دنیا بظاہر ہو سکتی ہیں</p>	<p>پیشگوئی ۳۹</p>
	<p>اور قریبا تمام مولوی مخالف ہو گئے اور کئی دلیل کو ذلیل تصور کر کے چھوڑ دیں اور تنہا کر کے کیلئے دکھایا گیا کہ تیس برس پہلے اور یہ سلسلہ فوق العادت ترقی کر گیا۔</p>	<p>تیسری پیشگوئی ۳۹</p>
<p>۱۸۹۵۹۷</p>	<p>وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ          وَحِجْرًا لَهُ الْبَنِيَّةُ وَيُنَادِي بِغَيْرِ عِلْمٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ          الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ وَيَمْكُرُونَ          وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ الْمَاءِ الْكَرِيمِ . أَلْفِتْنَةُ هَهُنَا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ          صَعْبَرِ أُولَ الْأَعْرَابِ . دیکھو براہین صحیحہ صفحہ ۲۲۱۔ ترجمہ یعنی پادری صفت          عیسائی جو اپنے دہم میں عیسائیکے ناصر ہیں اور یہودی صفت مسلمان جو          اپنے زعم میں یہودوں کی طرح حامل بالحدیث میں ہرگز راضی نہیں ہونگے          جب تک تو اسے مذہب میں داخل نہ ہو۔ کہہ دو خدا ایک ہے اور بے نیاز ہو          نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اس کا بیٹا اور یہ لوگ باہم ٹکڑے کر کریں گے اور          خدا بھی کر کرے گا اور خدا بہتر کرے گا تو اسے اور اس وقت تیرے لئے ایک          فتنہ برپا ہو گا سو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا ہے یہ پیشگوئی          اس فتنہ کے متعلق ہے کہ جو عیسائوں اور مسلمانوں نے اقل یا کفر کے          وقت کیا۔ اور پھر کلاںک کے دعویٰ اقامت قتل کے وقت کیا۔ اور</p>	<p>۱۸۹۵۹۷</p> <p>پیشگوئی ۳۹</p>
	<p>براہین صحیحہ صفحہ ۲۲۱ میں جیسے مخاطب کو کہ یہ پیشگوئی موجود ہے کہ پادری اور یہودی صفت مسلمان          ٹکڑے کر کرے گی اور تم پر ایک فتنہ برپا کرے گی کہ خدا صلیت ظاہر کرے گا سو اقل یا کفر کے وقت میں          ایسا ہی ہوا کہ ان لوگوں نے ٹکڑے پیشگوئی کو چھوٹی قرار دینا چاہا مگر خدا نے اس کی چھائی ظاہر کر دی۔ اس قسم          نے پیشگوئی کی شرط کے مطابق رجلا کہنے جو زمین میں دھج کیا اور بہت سا پورا اس لئے مخالف ہوا۔</p>	<p>زندان اور رویت نمبر ۳۹</p>

کیسے کسی نئے دہیقہ کے پیدا کرنے کی جگہ نہیں چھوڑتا۔ حالانکہ وہ اسقدر قلیل الحکم کتاب ہے

آیات مندرجہ بالا میں جس قدر خداوند قادر مطلق نے تمام دنیا کے مقابلہ پر تمام مخالفوں کے مقابلہ پر تمام دشمنوں کے مقابلہ پر تمام منکرین کے مقابلہ پر تمام دو قہمڈوں کے مقابلہ پر تمام زور آوردوں کے مقابلہ پر تمام بادشاہوں کے مقابلہ پر تمام حکیموں کے مقابلہ پر تمام فلاسفوں کے مقابلہ پر تمام اہل مذہب کے مقابلہ پر ایک طرز ناتوان بے زربے زور ایڈلٹی ناخوان بے علم بے تربیت کو

اَنْتَ عَلٰی بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكَ فَذَسِّرْ وَمَا اَنْتَ بِبِعِزَّتِكَ رَبِّكَ بِمَجْجُوِيٍّ - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ اِنَّا كَفَيْتَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ - هَلْ اَنْبِئُكَ عَلٰی مَنْ نَزَّلَ الشَّيَاطِيْنَ - نَزَّلَ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَشِيْمٍ - قُلْ عِنْدِيْ سَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ - قُلْ عِنْدِيْ سَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ - اِنَّ مِّنْ رَّبِّيْ سَهَادَتِيْنَ - رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ خَلَقَ الْعَوْنُ رَبِّ اَعْفُوْا وَارْحَمُوْا مِّنَ السَّمٰوٰتِ رَبِّ لَا تَسْخَرُوْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ - رَبِّ اَمْضِ حَيٰتِيْ اُمَّةً مُّحَمَّدٍ - رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ - وَقُلِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَابِلٌ لِّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ - وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّدِيْ اِلَيْكَ عَدَاوَةً وَّيَحْوِجُوْكَ مِّنْ دُوْنِهَا - لَآ تَكُ بِاَعْيُنِنَا سَمِيْعَتِكَ الْمُتَوَكِّلِ - يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِّنْ عَرَشِهِ - نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّىْ بِرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَقْوَامِهِمْ وَاَللّٰهُ مَعَهُمْ نُوْرًا وَّلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ - سَنَلْقٰى فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ - اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَاَنْهٰى اَمْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ - هٰذَا تَاْوِيْلُ رُوْبَايَ مِمَّنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رُبِّيْ حَقًّا - وَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا اِلَّا اَخْتِلَافٌ - قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ - قُلْ اِنِّىْ قَاتِلٌ لِّسَمٰوٰتِيْ عَلٰى اَجْرٍ اِنِّىْ وَاَمِّنٌ اَنْظُرُ مِمَّنْ اَفْتَرٰى عَلٰى اللّٰهِ كَذِبًا - وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصْرٰى وَخَرُّوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ يَخِرُّوْنَ عَنْكَ - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - اللّٰهُ الصَّمَدُ - لَمْ يَلِدْ وَّلَمْ يُولَدْ وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ - وَمَلِكٌ وَّنُوْرٌ

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۱

ای باب

۶۶۳

براہین احمدیہ

منصب اسی کو پہنچتا ہے کیونکہ امراض روحانی پر اسی کو اطلاع ہے اور ازالہ مرض اور استزاد  
صحت پر وہی قادر ہے۔ پھر بعد اسکے بطور استدلال کے فرمایا کہ اللہ وہ ذات کامل الرمت  
ہے کہ اُس کا قدیم سے ہی قانون قدرت ہے کہ اُس تنگ حالت میں وہ ضرور عینہہ برساتا ہے  
کہ جب لوگ نا امید ہو چکے ہیں۔ پھر زمین پر اپنی رحمت پھیلادیتا ہے اور وہی کارسازِ حقیقی  
اور ظاہر اوباطنا قابل تعریف ہے یعنی جب سختی اپنی نہایت کو پہنچ جاتی ہے اور کوئی صورتِ مختصی  
کی نظر نہیں آتی تو اس صورت میں اُس کا یہی قانون قدم ہے کہ وہ ضرور عاجز بندوں

۵۵۳

نہیں جو اُس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اُس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی  
زور نہیں جو اُس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔ اور یہ باتیں بلا شوبہ نہیں۔ کوئی ایسا امر نہیں  
جو صرف زبان سے کہا جاتا ہے بلکہ یہ وہ متحقق اور برہمی الثبوت صداقت ہے کہ جو  
تیرہ سو برس سے براہِ اپنی روشنی دکھلاتی چلی آئی ہے اور ہم نے بھی اس صداقت کو  
اپنی اس کتاب میں نہایت تفصیل سے لکھا ہے اور دلائل اور معارفِ قرآنی کو اس قدر  
بیان کیا ہے کہ جو ایک طالبِ صداقت کی تسلی اور تشفی کے لئے بحرِ عظیم کی طرح

۵۵۴

تیری بخششوں نے ہم کو گسترخ کر دیا۔ یہ سب اصرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپان ہیں  
جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے پھر بعد اسکے فرمایا ہوشعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے  
شاہدِ عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اسکے دو فقرے  
انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت باعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں  
آئی تو آئی۔ آئی شیل گویو جی لارج پارٹی اوف اسلام۔ چونکہ اس وقت  
یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اسکے پورے اہل سے معنی کھلے ہیں  
اسلئے بغیر معنی کے لکھا گیا ہے۔ پھر بعد اسکے یہ الہام ہے۔ یا عیسیٰ اِنَّا مُتَوَقِّئُكَ وَ  
رَأَوْنَاكَ اِلٰی (وَمَطْهُرًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوا) وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ لَتَوْقِیْ الَّذِیْنَ  
كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ نٰلَہُ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ نٰلَہُ مِنَ الْاٰخِرِیْنَ۔ اسے عربی میں تجھے

۵۵۵

۵۵۶

لے یہ فقرہ ہو کہ اب سے براہین میں رہ گیا ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۷۷ حاشیہ)

براہین احمدیہ

۴۴۵

- باب

کی خبر لیتا ہوا اور انکو ہلاکت سے بچاتا ہوا دیکھتے ہیں وہ جسمانی سختی کے وقت رحم فرماتا ہے اور اس طرح جب روحانی سختی یعنی ضلالت اور گمراہی اپنی حد کو پہنچ جاتی ہے اور لوگوں کو راہِ راست پر قائم نہیں رہتے تو اس حالت میں بھی وہ ضرور اپنی طرف سے کسی کو مشرف بوحی کر کے اور اپنے نور خاص کی روشنی عطا فرما کر ضلالت کی جھلک تیار کی کہ اس کے ذریعے اٹھاتا ہے اور چونکہ جسمانی رحمتیں عام لوگوں کی نگاہ میں ایک واضح امر ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے آیت حمد و حمد میں باقول ضرورت فرقان مجید

۵۵۵

جو شہ ہر سے ہیں اب یہ کہہ کر ہو سکے کہ کوئی شخص صرف مومنہ کی وہابیات باتوں سے اس نورِ بزرگ کی کسر نشان کرے۔ ہاں اگر کسی کے دل کو یہ وہم پیدا ہو کہ یہ قسم و تقاضا و معارف و لطافت و خواص کو جو قرآن شریف میں ثابت کر کے دکھائے گئے ہیں کسی دوسری

۵۵۶

کوالیہ پر بخشو گی یا وفات و دنگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گے یعنی دفع درجہات کروں گی یا دنیا سے ہنسی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو کفن پر جو منکر میں قیامت تک غلبہ بخشوں گا یعنی تیرے ہم عقیدہ ہوں مشرکوں کو محنت اور برہان اور برکات کے ذریعے دوسرے لوگوں پر قیامت تک نالاقی رکھوں گا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پھیلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔ اس جگہ جیسی کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے اور پھر بعد اسکے آرزو میں الہام فرمایا۔ میں اپنی جگہ کار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرتِ خدائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کریگا اور بڑے زور اور جھگڑوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلْقِسْمَةُ خَلَقْنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ لُلَّو الْعَذَابُ۔ اس جگہ ایک قسم ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكَاةً وَجِبَالًا خَلَقْنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ لُلَّو الْعَذَابُ۔ قُوَّةُ الرَّحْمَانِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْعَصْدُ۔ یہ عنانِ کربت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا مَقَامٌ لَا تَنْزِقِي الْعَبْدَ فِيهِ بِسْمِي الرَّحْمَانِ۔ یعنی عبد اللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو جبرئیلؑ کو بہت خاص عطا ہوتا ہے کہ ششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ يَا دَاوُدُ عَامِلٌ بِالْأَنْبِيَاءِ رَفَعْنَاوِ اِحْسَانًا وَاِذْ اٰخِطْتُمْ بِبَيْتِهِ فَاخْتِمْوا بِالْاِحْسَانِ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

۵۵۷



اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہو کہ اس مامور اور اسکی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب جائیگا اور دوسری تمام ملتیں بیٹنے کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی۔ دیکھو! یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتدا سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہی اور اسکے وقت میں پوری ہوگی اور براہین احمدیہ میں شترہ برس سے مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے درج ہے تاہذا ان لوگوں کو شرمندہ کر کے جو اس عاجز کے دعویٰ کو انسان کا افترا خیال کرتے ہیں۔ براہین خود گوہی دیتی ہے کہ اسوقت اس عاجز کو اپنی نسبت مسیح موعود ہونے کا خیال بھی نہیں تھا اور پرانے عقیدہ پر نظر تھی لیکن خدا کے الہام نے اسی وقت گوہی دی تھی کہ تو مسیح موعود ہے۔ کیونکہ جو کچھ آثار نبویہ نے مسیح کے حق میں فرمایا تھا الہام الہی نے اس عاجز پر جا دیا تھا۔ یہاں تک کہ اسی براہین احمدیہ میں نام بھی عیسیٰ رکھ دیا۔ چنانچہ صفحہ ۵۵۶

براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے یا عیسیٰ ائی متوفیک و رافعک الی و  
 جا عل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو الی یوم القیامۃ ثلثہ من الاولین  
 و ثلثہ من الاخرین۔ یعنی اسے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دے گا اور اپنی طرف اٹھا دے گا۔  
 اور تیرے تابعین کو ان لوگوں پر غلبہ بخشو گا جو مخالف ہونگے اور تیرے تابعین دو قسم کے  
 ہوں گے پہلا گروہ اور پچھلا گروہ۔ یہ آیت حضرت مسیح پر اسوقت نازل ہوئی تھی کہ جب  
 آنکی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت  
 سے اُنکے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے تا مجرمانہ موت کا داغ انہرگ کر توریث کی ایک  
 آیت کے موافق اٹکو طھوں ٹھہراؤں کیونکہ توریث میں لکھا تھا کہ جو کلاوی پر لٹکا یا جلانے  
 وہ لفظی ہے۔ چونکہ صلیب کو جرائم پیشہ سے قدیم طریق سزا دی کی وجہ سے ایک مناسبت  
 پیدا ہو گئی تھی اور ہر ایک خونی اور نہایت درجہ کا بدمعاش صلیب کے ذریعہ سے سزا پاتا تھا اسلئے  
 خدا کی تقدیر نے راستبازوں پر صلیب کو حرام کر دیا تھا تا پاک کو پلید سے مشابہت پیدا  
 نہ ہو۔ پس یہ عجیب بات ہے کہ کوئی نبی مصلوب نہیں ہوا تا آنکی سبحانی عوام کی نظر

اس میں ابتدائی حروف کچھ آدھے تھے جو یاد نہیں رہے مگر مفہوم یہی تھا۔

(۱) بدرجلد ۶ نمبر ۱۵ سورہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ سورہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۲۔ اپریل ۱۹۰۵ء "إِنِّي مَعَهُ الرَّسُولُ أَقْوَمُ وَأَكْوَمُ مَنْ يَكْفُرُ - وَأَخْطِيكَ مَا يَكْفُرُ"  
(بدرجلد ۶ نمبر ۱۵ سورہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم ۱۱ نمبر ۱۲ سورہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۳۔ اپریل ۱۹۰۵ء " (۱) لَأُفِ آفِ بَيْنِ - يَا اللَّهُ رَحِمُكَ - (۲) إِنِّي مَعَهُ اللَّهُ فِي  
كُلِّ حَالٍ - (۳) أَخْتَرُ فَنَسَيْتُكَ - (۴) خَدَاكَ مَاتَ نَكْوَاكَ بِنَدِي سِرِّ جَدِّ رِيثِي سِرِّ -  
(بدرجلد ۶ نمبر ۱۵ سورہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ سورہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء " (۱) حَسْبُكَ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ - (۲) رَا زَكَّيْلًا -  
تقسیم: وہ جو قسم ہے اس میں خدا کے نوشتہ کے کئی نشان ہیں جو ظاہر ہونے والے ہیں قسم متعلقات  
میں کسی کا نام ہے یہی تقسیم ہے۔

(۳) الَّذِينَ اخْتَرُوا مِنكُمْ فِي الْبَيْتِ

یہ قوم حمایت کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کافروں کے قبول کیا۔ واللہ اعلم

(بدرجلد ۶ نمبر ۱۵ سورہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۱۲ سورہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء " (۱) مَثَّ آيَاتُ الْخُرْآنِ - (۲) تَمَّتْ كَلِمَةُ اللَّهِ - (۳) إِنَّ اللَّهَ  
مَعَهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا - (۴) الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقَعُودًا - (۵) رَحِمَهُ اللَّهُ

۱۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور جو اسے سلامت کرتا ہے اسے سلامت رکھوں گا اور جسے چھوڑوں گا وہ ہمیشہ  
۱۱) Life of pain (ترجمہ) آج زندگی۔ ۱۲) میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔

۱۳) ہم نے اس کا تواؤ کو گھنپنا ہے۔ ۱۴) (ترجمہ) نزدیک، تم یہ کہو کہ کیا ان کے والی کتب کے نشان ہیں۔  
۱۵) (ترجمہ) وہ لوگ جنہوں نے نسبت کے مسائل میں زیادتی کی۔

۱۶) (ترجمہ) اے بڑے خائن کے لئے کہ لوگ تمہارا اللہ کی بات پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو تمہاری امتیاز کریں۔ وہ جو  
اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے۔ اللہ نے رحم کیا۔

۱۷) (ترجمہ) مفتی غلام صاحب کی تفسیر کی روایت ہے کہ یہ اللہ کی بڑی بڑی نعمت ہے جسے اللہ نے تمہارے لئے

اور میں امام مالک اور ابن حزم اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارے میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہلسنت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں۔ سو میں بحیثیت حکمگاہ ہونے کے ان جھگڑا کر نیو اولوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کے اجالی مسنون میں یہ گردہ اہلسنت کا سچا پرکھو کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا۔ ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں ان لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ نزول صفت بروزی تھا نہ کہ حقیقی۔ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ اور امام مالک اور ابن حزم وغیرہ مہکلام ان کے سچے ہیں کیونکہ یہ واجب نفس صریح آیت کریمہ یعنی آیت قلتما تو قیدتی کے مسیح کا عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا۔ یہ میری طرف سے بطور حکم کے فیصلہ ہے۔ اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اس کو قبول نہیں کرتا جس نے مجھے حکمگاہ مقرر فرمایا ہے۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حکم ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ جس زمانہ کیلئے حکمگاہ بنا گیا ہے تھا وہ زمانہ موجود ہے۔ اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حکمگاہ نے اصلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے اور جس نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں۔ اور اب جس نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں۔

میں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر میں حکم نہیں ہوتا میرے نشانوں کا مقابلہ کرو۔ میرے مقابل پر جو اختلاف عقائد کے وقت آیا ہوں اور سب بحثیں نکلتی ہیں۔ صرف حکم کی بحث میں ہر ایک کا حق ہو جسکو میں پورا کر چکا ہوں۔ خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

(۱) میں قرآن شریف کے مجھ کے ظنی پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہے۔

کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۲) میں قرآن شریف کے مخالف معارف میں ان کرنے کا نشان دیا گیا ہے۔ کوئی نہیں کہ

۴۹۷

ضرورت الامام

جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۳) میں کثرت قبلیت و عا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے میں خلفا کہہ سکتے ہوں کہ میری دعائیں میں ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور انکا میرے پاس ثبوت ہے۔

(۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی گواہیاں میرے پاس ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں۔

آسمان بار و نشان الوقت سے گوید زمیں + ایں دو شاہد از پئے تعهدین من استاد اند  
 مدت ہونی کسوف خسوف رمضان میں ہو گیا۔ حج بھی بند ہوا۔ اور بموجب حدیث کے طاعون بھی ملک  
 میں پھیل ادا ہوئے نشان محمد سو ظاہر ہوئے جسکے صدر مہند و اوسلمان گواہ ہیں جن کو میں نے ذکر نہیں  
 کیا۔ ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے۔ اور وہ میرے لئے ایک تیز  
 تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شراکت میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ  
 کیا جائیگا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا اور یہ باتیں میں اپنی کتابوں میں کسی مرتبہ  
 لکھ چکا ہوں مگر جس واقعہ نے مجھے ان امور کے مکر لکھنے کی تحریک کی وہ میرے ایک دوست کی  
 اجتہاد ہی غلطی ہے جس پر اطلاع پانے سے میں نے ایک نہایت دردناک دل کیساتھ اس سال کو لکھا ہے۔

تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ ان دنوں میں یعنی ماہ ستمبر ۱۸۹۵ء میں جو مطابق جمادی الاول ۱۳۱۵ھ  
 ہے۔ ایک میرے دوست جن کو میں ایک شہر انسان اور نیک بخت اور مدنی اور پرہیزگار جانتا ہوں  
 اور انکی نسبت ابتدا سے میرا بہت نیک گمان ہے و اللہ حمیدہ۔ مگر بعض خیالات میں غلطی میں  
 پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔ اور اس غلطی کے ضرر سے انکی نسبت اندیشہ بھی رکھتا ہوں وہ شکیبے سفر  
 آٹھا کر اور ایک اور میرے عزیز دوست کو ہمراہ لیکر قادیان میں میرے پاس پہنچے اور بہت سے  
 الہامات اپنے جملہ کوششوں کے پس اس سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی۔ کہ خدا تعالیٰ نے انکو الہامات کا  
 شرف بخشا ہے۔ مگر انہوں نے سلسلہ الہامات میں ایک یہ خواب بھی اپنی مجھے ستائی کہ میں نے

۳۵

ہے تو بس یہی کہ انکی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک سخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہر ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منطقی تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ایک ٹکڑا اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنی اسی صورت میں اس کتاب کے معنی کہلاتے ہیں کہ جب اسکی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق و سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیر و زبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خود ساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہودیانہ تعریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سوار اور بندر کہلاتے جنہوں نے اسی طرح تورات میں محمدانہ کارروائیاں کی تھیں۔ اگر ایسے ہی خانخانہ تصوف اور تحریفات سے حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو سکتی ہے تو پھر ہمیں تو اقرار کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہو گئی۔ مگر اس بات کا کیا علاج کہ خدا تعالیٰ نے ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوز نہ رکھا ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کی صحبت سے پرہیز اور اجتناب کرنے کا حکم ہے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہم ابھی کلام کی کسی آیت میں تفسیر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اُس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تفسیر اور تبدیل کی کہ اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی تفسیر اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اُس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عنان اللہ مجروح اور قابل مواخذہ ہیں۔ اب ناظرین خود مولوی صاحب موصوف کی کتاب کو دیکھ لیں کہ کیا وہ ایسی ہی کارروائیوں سے پُر ہے یا کہیں انہوں نے ایسا بھی کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ایسے طور سے پیش کی ہے کہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ثابت کر کے دکھلادیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اس

خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے الملائک وین ہو چکا اور وہ نعمت بہتر تمام  
 پہنچ گئی جس کے ذریعے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا  
 ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب الہوی  
 ہے اور ایک شے نہ یا قطعاً اس کی شفاء اور صدمہ دوا کا حکام اور احکام سے زیادہ نہیں  
 ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا اللہ مہذب اللہ نہیں ہو سکتا  
 جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تفسیح یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو اگر کوئی ایسا  
 خیال کرے تو وہ ہلکے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملامت کا قریبے اور  
 ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ وہی وحی و کلام اللہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو  
 علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج و بجز  
 اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام حرمت  
 اور قرب کا بجز ان کے اور کامل حاجت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں  
 سکتے ہیں جو کچھ کتاب قرآن میں مذکور ہے وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتے  
 ہیں کہ جو راستہ ازادہ کمال لوگ شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو کر  
 تکمیل منازل سلوک کر چکے ہیں ان کے کمالات کی نسبت بھی ہماری کمالات اگر ہمیں حاصل  
 ہوں بطور کمال کے حلق ہیں اور ان میں بعض ایسے جتنی فضائل ہیں وہ اب بھی کسی طرح سے  
 حاصل نہیں ہو سکتے غرض ہر اولیٰ تمام باتیں یہاں سے ہے جو قرآن شریف میں مذکور  
 اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کی طرف سے لائے اور تمام حرکات اور  
 بدعات کی تمام ایک خاص فضائل اور جو ہم تک پہنچانے والی راہ یقینی رکھتے ہیں اگر فرسوس  
 کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ دست ہیں جو بعض صحابی اور صحابہ کرام اور وہابی کار نبویہ  
 کو جو اپنے وقت پر زندگی و اللہ زیادہ تر صفائی سے کہتے ہیں خود انہی بدعات میں  
 ہی حاصل کر لیتے ہیں حالانکہ صحابہ کرام و صحابہ کرام و صحابہ کرام و صحابہ کرام و صحابہ کرام

وہیں المعتزین المذکورین۔ شیخ خلیل بطلوی۔ وجار غوی۔ یقال لہ  
دیکھو اعتراض کنندگان شیخ گمراہ ساکن بلاد است کہ ہمایہ گمراہ است۔ اور

محمد حسنین۔ وقد سبق الکل فی الکذب والمین۔ وانہ ابی

محمد میں گویند۔ واز ہمدرد بدیع و نادر استی سبقت بہ است۔ واد انکار کرد

واستکبر۔ وانشاع الکبر واطہر حتی قبل اللہ امام المستکبرین۔ ورسائیس

و دیگر نمود۔ و دیگر واضح کہہ و ظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ اولام حکیمین است۔ ورسائیس

للعتدین۔ ورسائیس الغادرین۔ هو الذی کفر فی قبل ان یکفر الاخرین۔ واعرض

تہذیب کنندگان۔ و دیگر گمان است۔ او ہنرمند است کہ پیش از ہمدردا گرفت۔ و دیگر کتابہائے

عربی کتب واطہر جملہ المکنون۔ فقال ان تلك کتب مشعوبہ من الاعطاط

میں عرض کرد۔ وپہل خود ظاہر نمود۔ پس گفت کہ این کتابہا از عقلی پُرستند و در کل

و ساقطہ فی وحل الانحطاط۔ و لیست کلماء معین۔ وان هذا الرجل من

انحطاط فوائد اند۔ و دیگر آب صافی نیست۔ و این شخص از ہلاکی است

البجاہلین۔ و کما یوجد فی کتبہ من ملحمہا و قیافہا۔ فلیس قرینتہ حجر

و درجہ از کلمات تمہین و تانیہ یاد کلوم او یافتہ شد۔ پس آن بیعت را و

اثابہا بل تلك کلم عوجت من اقلام الاخرین۔

و رنگ بیعت تو نیست بلکہ این کلمات از قلمہائے دیگران برآمده اند۔

فقلت یا شیخ النوکی۔ وعدو العقل والنہی۔ ان کتبہ منزوعہ مما

پہل گفت کہ شیخ اعقین و دشمن عقل و دہن۔ بہ تحقیق کتاب ہستہ من آنچه گمان کردہ

زعمت۔ و منزوعہ عما ظننت۔ الا سہو الکاتبین۔ اور بیخ القلم بتغافل و حق لا

براستند۔ و از آنچه زعم است منزوعہ ہستند۔ مگر سہو کاتب یا کجی قلم از غافل من نہ شہر ہل و ہل

من سہو کاتب و سہو ماہ منزوعہ۔ حمر

۲۲۲

کجھل المجاہلین۔ فان قدت استثبتت فیہا عثارا اتخذتہ حتی یحذف کل لفظ غلط

ہیں اگر تو میدانی کہ وہ ان کی جہان فرشت ثابت کنی ہیں اس میں بے قابو ہر لفظ غلط دینا سے بیکر

دینا را۔ واجمع حردیقا و نضارا۔ وکن من الممتولین۔ وھذا صلاۃ ثلاثہم ہواک۔ و

وسیم و زرا جمع کن۔ واز الدار ان بشو۔ واین ان النعام است کہ مناسب خوش

تقریبہ عیناک۔ و تستریج بہ رجلاک۔ فتجنون السفر الذائم۔ و لھتیبہ کالتشھاد

است۔ و بدو چشم تو خشک خواہد شد۔ و ہر وہ کہ تو ان ازام خواہند گرفت ہیں ان سفر و بی نجات خوبی بات

الھائم۔ و تقعد کاملتھین۔ و تغوی بہ عن جعلائل اخری۔ و مکائد شتی۔ و اشاعۃ

قدیم مرغان آوارہ بخورگی گریہ۔ و کل شھان خرابی لشت۔ و ہر مال از مرقعی آویز و فریب آگواگون

عدا السنۃ۔ و وعظ الدجل والغریۃ۔ و تعیش کالمستویحین۔

و اشاعۃ است کہ وہ مال عدوہ اسناست و از دجل و فریب بے نیاز خرابی شد و محو ازام یا ان وقت کی خرابی گذرنا

میدانی اویدان اری قبلہ را فضاقتک و اشاہد و یحیح بلاعتک۔ لا فھم

مگر این است کہ می خواہم کہ قبل ازین امر خود شبہہ فصاحت ترا بینم و بوسے بلاغت تو متاثر نہ گم۔

انک من علماء ھذہ الصناعۃ۔ و من اهل تلك الصولۃ۔ و لست

تا بہ بینم کہ تو از علمائے این صناعت ہستی۔ و از آنان ہستی کہ این عمل ہستند۔ و از

من الجاہلین المحجوبین العین۔

جاہلان و محجوبان و نابینایان ہستی۔

فاتفق لو شل حظہ المنعوس۔ و نکد طالعه المنعوس۔ انہ ما قبل

ہیں بیاعت کہ نصیبی و بدستی طالع منحوس او این اتفاق افتاد کہ او این نعام را قبول نمود

ھذہ الصلاۃ۔ و ما سئنی نفسہ ليقبل ھذہ الشریطۃ۔ و خشو الذلۃ

و خوشترستن را بر بندگی آماوگی نیاورد تا شرط را قبول کند۔ و از ذلت و سوانی



شائع کر دیا اور شائع بھی ایسا کیا کہ شاید ایک یا دو ہفتہ تک دس ہزار مرد و عورت تک ہماری درخواست نکاح اور ہمارے مضمون الہام سے بخوبی اطلاع یاب ہو گئے ہونگے اور پھر زبانی مباحثہ پر اکتفا نہ کر کے اخباروں میں ہمارا خط چھپوایا اور بازاروں میں ان کے دکھلانے سے وہ خط ہر جا پر پڑھا گیا اور عورتوں اور بچوں تک اس خط کے مضمون کی منادی کی گئی۔ اب جب مرزا نظام الدین کی کوشش سے وہ خط ہمارا نور انشائیہ میں بھی چھپ گیا۔ اور عیسا سہیل نے اپنے مادہ کے موافق بیجا افترا کرنا شروع کیا تو ہم پر فرض ہو گیا کہ اپنے قلم سے اصلیت کو ظاہر کریں۔ بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محکم امتحان نہیں ہو سکتا اور نیز یہ پیشگوئی ایسی بھی نہیں کہ جو پہلے پہل اسی وقت میں ہم نے ظاہر کی ہے بلکہ مرزا الہام الدین و نظام الدین اور اس جگہ کے تمام آریہ اور نیز لیکچر آرم پشاوری اور صدیادوسرے لوگ خوب جانتے ہیں کہ کئی سال ہوئے کہ ہم نے اسی کے متعلق جملہ ایک پیشگوئی کی تھی یعنی یہ کہ ہماری برادری میں سے ایک شخص احمد بیگ نام فوت ہو نیوالا ہو۔ اب نصف آدمی کچھ سکتا ہے کہ وہ اس پیشگوئی کا ایک شعبہ تھی یا نہیں کہو کہ یہ تفصیل اور وہ اجمال تھی اور اس میں تاریخ اور مدت ظاہر کی گئی اور اس میں تاریخ اور مدت کا کچھ ذکر نہ تھا اور اس میں شرائط کی تصریح کی گئی اور وہ ابھی اجمال حالت میں تھی سجدہ آرمی کیلئے یہ کافی ہے کہ پہلی پیشگوئی اُس زمانہ کی ہے کہ جبکہ ہمنوز وہ لڑکی نابالغ تھی اور جبکہ یہ پیشگوئی بھی اسی شخص کی نسبت ہے جس کی نسبت اب سے پانچ برس پہلے کی گئی تھی یعنی اُس زمانہ میں جبکہ اُس کی یہ لڑکی آٹھ یا نو برس کی تھی تو اسپر نفسانی افترا کا گمان کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

دخسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔

درمیں نمبر

۴۶۱

اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک  
 بندہ بھیجا اور اُس کا نام مسیح موعود رکھا۔ یہ خدا کا فعل تھا  
 جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور آسمان نے اس پر  
 گواہی دی۔ اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی  
 اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کا نام کافر اور  
 دجال اور بے ایمان اور مکار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن  
 اور مال خور اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں  
 کی خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا  
 اور بہتوں نے یہ عند پیش کیا کہ جو اہامات اس شخص کو ہوتے ہیں  
 وہ سب شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ

کے والد کی نسبت اور چہرے سے تین رنگے اور ایک باقی ہے جس کی نسبت شرعی پیشگو کا ہے  
 جیسا کہ آئینہ کی شرعی تھی۔ اب بار بار شور مچانا کہ یہ جو شخص بھی گویں جلدی پوری نہیں ہوتی۔ اور  
 امر سے تمام پیشگوئوں کا تکذیب کرنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے گرتے ہیں۔ ہٹے  
 متعصب و گور! اس قدر جھوٹ بولنا نہیں کسی نے سکھایا، ایک جس شوق بازار میں حضور کو  
 اور پیر شیطانی جزا جسے دہہ ہو کر سری تقریب سنو۔ پھر اگر ثابت ہو کہ میرا تو پیشگوئی  
 میں سے ایک بھی جھوٹی نکلے جو ترقی اترا کر دن گا کر کئی کاذب ہوں۔ اور اگر یوں بھی خدا  
 سے لڑتا ہے تو میرا کو اور پنا انجام دیکھو۔ منہ

تو ہر ایک سزا بھگتنے کے لئے نہیں طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں  
 کہ مجھے گلے میں رتہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔ اور باوجود میرے  
 اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں  
 جھوٹا بنکنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس  
 سے کیا کھوں۔ اب آریوں کو چاہیے کہ سب ہلکے دکھائیں کہ یہ عذاب  
 ان کے اس وکیل سے مل جائے یہ فقط

اور صفحہ ایک کے اشعار اسی ضمیمہ میں جو لیکچرارم کی صورت  
 موت پر بلند آواز سے دلالت کرتے ہیں یہ ہیں :-

مجھ لے سست در کلان محمد  
 کہ گرد از محبتان محمد  
 کہ زو تا بنداز خوان محمد  
 کہ دارد شوکت و شایان محمد  
 کہ هست از کینہ داران محمد  
 کہ باشد از عدوان محمد  
 بیا در ذیل مستان محمد  
 بشو از دل شناخوان محمد  
 محمد ہست بر بان محمد  
 دلم ہر وقت قربان محمد  
 نثار زوئے تا بان محمد  
 نتالم زو ز الیوان محمد  
 کہ دارم رنگ ایوان محمد

جب نورست در جان محمد  
 ز غلمتہا لے آنگہ شود صاف  
 جب دارم دل آن ناقصان را  
 بدنام بیچ نفسے در دو عالم  
 خدا زان سینہ بیزارت صد با  
 خدا خود سوزد آن کرم دنی را  
 اگر خواہی نجات از مستی نفس  
 اگر خواہی کہ حق گوید شنایت  
 اگر خواہی دلیلے عاشقش باش  
 سبے دارم ہوائے خاک احمد  
 بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم  
 دریں رہ گزشتدم در بسوزند  
 بکار دین نترسم از جہانے

۳۲۶

ٹھہر سکتا کیا یہ پیشگوئی جو پوری ہوگئی کوئی ایسا اتفاقی امر ہے جسکی خدا تعالیٰ کو کچھ بھی خبر نہیں کیا بغیر اسکے علم اور ارادہ کے ایک دجال کی تائید میں خود بخود یہ پیشگوئی وقوع میں آگئی کیا یہ سچ نہیں کہ مدعی کاذب کی پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی تورات کی۔ اگر آپ میں انصاف کا کچھ حصہ ہے اور تقویٰ کا کچھ ذرہ ہے تو اب زبان کو بند کر لیں خدا تعالیٰ کا غضب آپکے غضب سے بہت بڑا ہے۔

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ شَاكِرِينَ وَأَمْنًا مِّنْ أَعْيُنِنَا وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰى  
وَمَا اسْتَكْبَرُوا مٰ اٰبٰى۔

عاجز غلام احمد عفی اللہ عنہ

ذیل میں ہم خط محبتی نواب سید محمد علیخان صاحب کا لکھتے ہیں۔ یہ خط نواب صاحب موصوف نے کسی اور طالب حق کی تحریک سے لکھا۔ ورنہ خود نواب صاحب اس عاجز سے ایک خاص تعلق اخلاقی و محبت رکھتے ہیں اور اس سلسلہ کے حامی بدل و جان ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طیبیب روحانی مکرم معظم سلمہ اللہ تعالیٰ  
السلام علیکم۔ بندہ بر سبب علالت طبع کے جواب سے قاصر رہا۔ الحمد للہ کہ اب خیریت میں ہوں  
آئندہ کہ جناب بھی خیریت سے ہونگے۔ روپیہ ہمدست مرزا احمد بخش صاحب ارسال کیا گیا ہے  
آئندہ کہ مرزا صاحب نے آپ سے کل حال بیان کر دیا ہوگا۔

جب سے کہ دعویٰ مقبیل المسیح کی اشاعت ہوئی ہے ہر ایک آدمی ایک عجیب  
ظہن میں ہو رہا ہے کہ بعض خواص کی یہ حالت ہو کہ ان کو کوئی شک پیدا نہ ہوا ہو۔ بندہ

طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائیگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور نادیمان میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کرنے نہیں آئیگی لاکم اور شاذ و نادر۔ کاش اگر یہ لوگ دلوں کے میدے ہوتے اور خدا سے ڈرتے تو بالکل بچائے جاتے کیونکہ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر نازل نہیں ہوتا۔ اس کا مؤاخذہ قیامت کو ہوگا۔ دنیا میں بعض شرارتوں اور شہزادیوں اور کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریج کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح کو عود کے وقت طاعون پڑیگی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں سب جاسیں۔ اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الہی وعدہ کے مقابل اس لئے انسانی تدبیروں سے پرہیز کرنا لازم ہے جو نشان الہی کو کوئی دشمن دوسری طرف منسوب کرے لیکن اگر ساتھ اس کے خدا تعالیٰ اپنی کلام کے ذریعے خود کوئی تدبیر بھائے یا کوئی دہا مبتلا ہے۔ تو ایسی تدبیر یاد و اس نشان میں کچھ خارج نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہو۔ کسی کو یہ وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں بذریعہ طاعون کوئی قوت ہو جائے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں کوئی دخل آئے گا کیونکہ پہلے زمانوں میں موسیٰ اور یسع اور آخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں نے تلوار اٹھائی اور صد ہا انسانوں کے خون کئے انکو تلوار سے ہی قتل کیا جائے۔ اور یہ نہیں کیے کہ ایک نشان تھا جس کے بعد فرج عظیم ہوئی۔ حالانکہ مقابل مجرمین کے اہل حق بھی انکی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر بہت کم۔ اور اس قدر نقصان سے نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے بعض کو باعث اسباب مذکورہ طاعون ہو جائے۔ تو ایسی طاعون نشان الہی میں کچھ بھی حرج انداز نہیں ہوگی۔ کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہیں رہے گا۔ امدہ سمجھ جائے گا کہ مجرہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے صلوات کیا ہے۔ بلکہ بطور

۵۔ پیچہ عود کے وقت میں طاعون پڑنا انجیل کی ذیل کی آیتوں سے مراد ہے۔ کجوا۔ نہ کیا گیا۔ انجیل ہی ہے۔ مختلفاً

بھروسے لکھوائی تھی اور چونکہ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدوں پر تو قن تھا اس لئے میں نے بھی اسکو قبول کر لیا تھا اب وہ مشکل جس کیلئے اس استفادہ کی ضرورت پڑی۔ صرف اس بقدر نہیں کر کہ یہ صاحب جوگ اس رقم پر خریدی سازش کا الزام لگایا۔ بلکہ ہماری قوم کے بعض بزرگ لوگوں نے بھی مان سے اتفاق کر لیا اور یہ چاہا کہ یہ عظیم الشان پیشگوئی جسکی تکذیر کا نتیجہ معاہدہ کے کاغذات کی رو سے اسلام کی تکذیر ہے کسی طرح باطل ٹھہرائی جائے۔ چنانچہ مولوی ابوسعید محمد حسین صفنا بٹالوی یا ڈیر اشاعت السنۃ اور ایسا ہی بعض اور چند مولویوں نے عام طور پر یہ رائے شائع کر دی کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ چنانچہ انہوں نے ایک خطا میری طرف بھی بھیج دیا۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں نے اپنی نیک نیتی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ پیشگوئی ٹوری نہیں ہوتی یعنی ایک حکام کی موت صرف ایک اتفاقی امر تھا۔ جس میں غلطی کا کچھ دخل نہیں اور اس بات پر زور دیا کہ یہ ثابت شدہ ملن لیا جائے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی ہوئی۔ اور کیوں یہ قبول نہ کیا جائے کہ یہ ایک اتفاقی موت ہے جو پیشگوئی کے زمانہ میں وقوع میں آئی۔

اس تکذیر کی ہمیں اپنے ذاتی اغراض کیلئے تو کچھ پرواہ نہ تھی لیکن چونکہ معاہدہ کے کاغذات تلاش کی وقت میں کر کے گئے اور ساتھ ساتھ شریک میرے فرزند نے لیس کے حضور میں بڑھے گئے اور ہر ایک شیعہ دست کو ان سے اطلاع ہو گئی۔ تو ایسی سیالی جیسی فرگذاشت کرنے سے اسلام پر بیجا حملہ ہوتا ہے قابل درگزر نہیں۔ اس لئے ضرورت کی وجہ سے تمام رومدار اہل رائے کی خدمت میں پیش کرنی پڑی۔ تاکہ وہ دیکھیں کہ یہ قدر ظلم کا ارادہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہ ان لوگوں نے ان خیالات کے ظاہر کیے وقت یہ نہیں ہو سکا ان کا وہیوں دنیا میں کسی بھی کی پیشگوئی قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر ایک جگہ اس وہم کا دروازہ کھلا ہے کہ یہ اتفاقی واقعہ ہے۔ پس اگر بھی ملے سچی ہے تو انہیں باقرار کرنا چاہیے کہ تمام نبیوں کی نبوت پر کوئی بھی نبوت نہیں اور سب اتفاق و انصاف ہیں۔

توریت اور قرآن نے جرات نبوت کا صرف پیشگوئی کو قرار دیا ہے اور ایک مفہم کہ کسی بھی پیشگوئی کو بڑی آسانی سے اتفاقی امر کہہ سکتا ہے لیکن میں ذور سے کہتا ہوں کہ یہ تمام شبہات اس قسم کے ہیں کہ جیسے ایک دہریہ مصنفات کو ایک تکملاً سلسلہ ٹھہرا کر خدا تعالیٰ کے وجود کی نسبت شبہات پیدا کر کے اور دنیا کے تمام نظام کو اتفاقی امر ٹھہراتا ہے اور پھر جب سمجھ آتی ہے اور خدا کا فضل اسکے شامل حال ہوتا ہے اور اس عالم کی ترتیب ابلغ اور حکم کو مشاہدہ کرتا ہے اور وہ قابلِ محنت باری اور اسکی لطیف مکتوبوں پر اطلاع پاتا ہے تو ناچار پہلے رائے اسکو چھوڑنی پڑتی ہے سو چیتا سمجھتا چاہیے کہ یہ اختر صفات بھی ایسے ہیں اور اختر صفات اسی وقت تک دل میں اٹھتے ہیں کہ جب تک ایک پیشگوئی کے باریک پہلوؤں پر نظر نہیں پڑتی اور خدا تعالیٰ کی صفات کے انتظام کو ناقص سمجھا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے شخصے جو پیشگوئیوں کے دلوں

انسان الہی کے نتیجہ میں جو لوگ طاعون کے ذریعے یہ جماعت بہت بڑے گی اور خارق عادت  
 ترقی کر کے اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی اور مخالف جو ہر ایک موقع پر شکست پاتے  
 آئے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح میں میں نے لکھا ہے۔ اگر اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے  
 اس جماعت اور دوسری جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو ان کا حق ہو گا کہ میری تکذیب کریں۔  
 اب تک جو انہوں نے تکذیب کی ہے اس میں تو ہفتہ ایک لعنت کو خریدنا ہے مثلاً بار بار شوقیہ ایک  
 اہم پندرہ ہینے کے اندہ نہیں ہوا۔ حالانکہ پیش گوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ گروہ حق کی  
 طرف رجوع کر گیا تو پندرہ ہینے میں نہیں مرے گا۔ سو اس نے میں جلسہ مبارک پر ہفتہ سوزندہ میری  
 کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دلچسپاں کرنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہ بلکہ اس نے  
 پندرہ ہینے تک اپنی خاموشی اور خوف سے ایک جوع ثابت کر دیا اور پیش گوئی کی سزا بھی تھی کہ اس نے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا۔ لہذا اس نے رجوع سے صرف دستور قائدہ اٹھایا کہ پندرہ  
 ہینے کے بعد مرا گر گیا۔ یہ سلسلے ہوا کہ پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے شخص اپنے عقیدہ کے  
 اندر سے خود ہر دو پہلے مرے گا۔ سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ اس طرح وہ عقیدہ کی باتیں جو نہ لانے بچے  
 بتلائی ہیں اور پھر اپنے وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم نہیں ہو گا کتاب نزول المسیح میں جو  
 چھپ رہی ہے جو نو ذکے طور پر صرف ڈیڑھ سو اسی سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی گئی ہیں۔  
 اور کوئی ایسا پیش گوئی میری نہیں ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اسکے حصوں میں سے ایک حصہ پورا  
 نہیں ہو چکا۔ اگر کوئی شاکر کا نام بھی جانتے تو ایسی کوئی پیش گوئی جو میرے مذہب کی ہو سکتی ہے اس  
 طے کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔ مگر یہ شری سے یا بخیری سے جو چاہے کہے۔ اور میں  
 دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ہر ہا میری ایسی کھلی کھلی پیش گوئیاں ہیں جو نہایت صاف سے پوری ہوئیں  
 جن کے لاکھوں مسلمان گواہ ہیں۔ انکی نظیر اگر گشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے کسی اور جگہ انکی مثل نہیں ملے گی۔ اگر میرے مخالف اس طریق سے فیصلہ کرتے تو  
 کہیں سے انکی آنکھیں کھلی جاتیں اور میں انکو ایک کشتی نوح دیکھ کر تیرا تھا اگر وہ دنیا میں کوئی

باز آجائیں۔ جو شخص صادق سے لڑتا ہے وہ اُس سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑتا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نعمدہ ونصلی

یا معین برحمتک نستعین

ایک پیشگوئی پیش از وقوع کا اشتہار

پیشگوئی کا جب انجام ہو گیا ہوگا      قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہوگا  
جھوٹ اور سچ میں جو فرق وہ پہلے ہوگا      کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

اخبار نور افشکن۔ اسی ۱۸۸۸ء میں جو اس راقم کا ایک خط مضمون درخواست نکاح

جھا پ گیا ہے۔ اُس خط کو صاحب اخبار نے اپنے پرچہ میں درج کر کے عجیب طرح کی زبان درازی کی کہ اور ایک صفحہ اخبار کا سخت گوئی اور دشنام ہی میں ہی سیاہ کیا ہے۔ یہ کیسی بے انصافی ہے کہ جن لوگوں کے مقدس ارد پاک نبیوں نے سینکڑوں بیویاں ایک ہی وقت میں رکھی ہیں وہ دو بیویاں بیویاں کا جمع کرنا ایک کبیرہ گنا سمجھتے ہیں بلکہ اس فعل کو زنا یا سزا مکاری خیال کرتے ہیں۔ کسی خاندان کا سلسلہ صوف ایک ایک بیوی سے ہمیشہ کے لئے جاری نہیں رہ سکتا بلکہ کسی نہ کسی فرد سلسلہ میں یہ وقت آپڑتی ہے کہ ایک مور و عقیمہ اور ناقابل اولاد نکلتی ہے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے کہ دراصل بنی آدم کی نسل ازدواج مکرر سے ہی قائم و دائم چلی آتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بیوی کرنا منع ہوتا تو اب تک نوع انسانی قریب قریب خاتمہ کے پہنچ جاتی تحقیق سے ظاہر ہوگا کہ اس مبارک اور مفید طریق نے انسان کی کہانتک حفاظت کی ہے اور کیسے اُس نے اُبڑے ہوئے گھروں کو بیک دفعہ آباد کر دیا ہے اور انسان کے تقویٰ کے لئے یہ فعل کیسا زبردست





۳۲۲

کیا گیا ہے یعنی یہ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور مکالمہ الہی سے مشرف ہوں۔  
 اور ماور من اللہ ہوں اور میری صداقت کا نشان یہ پیشگوئی ہے۔ اب آپ اگر کچھ بھی  
 اللہ جل شانہ کا خوف رکھتے ہیں تو سمجھ سکتے کہ ایسی پیشگوئی جو منجانب اللہ ہونے کیلئے  
 بطور ثبوت کے پیش کی گئی ہے اسی حالت میں سچی ہو سکتی تھی کہ جب درحقیقت یہ  
 عاجز منجانب اللہ ہو کیونکہ خدا تعالیٰ ایک مفسر کی پیشگوئی کو جو ایک بھوٹے دعوے  
 کے لئے بطور شاہد صدق بیان کی گئی ہرگز سچی نہیں کر سکتا۔ وجہ یہ کہ اس میں خلق اللہ کو  
 دھوکا لگتا ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ خود مدعی صداقت کیلئے یہ علامت قرار دیکر فرماتا ہے  
 وان یک صا دقا یص بکم بعض الذی بعدکم ۱۰ اور فرماتا ہے فلا یظہر علی  
 غیبہ احد اء الا من ارتضیٰ من رسول ۱۱ یہ رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور  
 نبی اور محدث داخل ہیں۔ پس اس پیشگوئی کے الہامی ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے  
 یہ دلیل کافی ہے جو منجانب اللہ ہونے کے دعویٰ کے ساتھ یہ پیشگوئی بیان کی گئی  
 اور خدا تعالیٰ نے اس کو سچی کر کے دکھلا دیا اور اگر آپ کے نزدیک یہ ممکن ہے کہ ایک شخص  
 دراصل مفسر ہی ہو اور سر اسرار و غلوئی سے کہہ کہ میں خلیفۃ اللہ اور ماور من اللہ اور  
 مجدد وقت اور مسیح موعود ہوں اور میرے صدق کا نشان یہ ہے کہ اگر فلاں شخص  
 مجھے اپنی بیٹی بیٹیا اور کسی دوسرے سے نکاح کرے گا تو نکاح کے بعد تین برس تک  
 بلکہ اس سے بہت قریب فوت ہو جائے گا اور پھر ایسا ہی واقعہ ہو جائے تو برائے خدا  
 اس کی نظیر پیش کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مرنے کے بعد اس انکار اور تکذیب اور تکفیر سے  
 پورچھے جاؤ گے خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ ان اللہ لایہدی من ہوسررت  
 کذاب ۱۲ سوچکر دیکھو کہ اس کے یہی معنی ہیں جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اسکی

۱۰ مومن: ۲۹، ۱۱ الجن: ۲۸، ۱۲ مومن: ۲۹

پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ شیخ صاحب اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شیخی پیش نہیں جائے گی۔ اور اگر کوئی نجومی یا رمال یا جھڑی اس عاجز کی طرح دعویٰ کرے کہ کوئی پیشگوئی دیکھا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخباروں میں درج کر دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہیں کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول بھی اپنی طرف سے بتاتا تو اُس کی رگ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کی جانے کے اللہ جل شانہ اس عاجز کو جو آپ کی نظر میں کافر مفسری و مجال کذب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت لے کہ تائیدِ دعوے میں پیشگوئی پوری کرے۔ کبھی دنیا میں یہ جوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس تک خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُس کی وحی ولایت اور وحی محمدیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اُس کی پیشگوئیوں کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنوں کو منقل اور نادم اور لاجواب کرے اور آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۵، آدھی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگوں کے روکنے کے تین سو ستائیس اصحاب اور مخلص جلسہ اشاعتِ حق پر دوڑے آویں۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں میں اس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کر دوں گا اور مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمائش کے لئے بتالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعتِ السنہ میں میرے اس خط کو شائع کر دیں اور یہ بات بھی ساتھ لکھ دیں کہ اب آپ کو قبول کرنے میں کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لیں گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔

ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد صلہ برٹھے گا اور آسروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرت اٹھایا جائے گا۔ **وَجَانًا مَّزْمُونًا**!

(اشتہار، سو قرون، مسند تہذیب و صلوات جلد اول صفحہ ۵۹-۶۰، مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۷ تا ۱۰۸)

۱۸۸۹ء

”میر خدا نے کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ

تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھے بر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا دلہرہ کو ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ تو بر نہ

لے یہ مرد پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم انشائی نشانی آسمانی ہے جتنی کو خدا نے کریم میں شانائے ہمارے نبی اکرم رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور وحیقت یہ انشائی ایک مرد کے زندہ کرنے سے صد ہزار برابر اعلیٰ و اعلیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مرد کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوا یا جاوے..... جس کے فوت میں متضرعین کو کبوت کا کلام ہے..... مگر اس جگہ فیضہ تعالیٰ و احسانہ و برکت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسے بارکت و روح بھیجے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی رکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سر اگرچہ ظاہر یہ انشائی احیاء موتی کے برابر محروم ہر تہ ہے مگر خود کرنے سے معلوم ہو گا کہ یہ انشائی مردوں کے زندہ کرنے سے صد ہزار برابر ہے۔ مردوں کی بھی مدد ہی دعا سے واپس آتی ہے اور ای جگہ میں دعا سے ایک روح ہی ملتی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے!

(اشتہار، ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء روز شنبہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۵)

”جس وقت حضور نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کے خاندان میں شکر کے قرب سوتے لیکن اب ان کے سوا ہر چیز میں عجز و عیال کا کہ اسمانی ارواحانہ وہاں ہیں ان شہریں سے کسی ایک کی بھی اولاد موجود نہیں۔“

(صحت خلیفہ مسیح اٹالی، ۱۶ نومبر ۲۰۲۱ء صفحہ ۳۳ و ۳۴، ۱۱ جون ۲۰۲۲ء صفحہ ۱۱)

زندہ ہونے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس عرصہ تک کس قسم کی اولاد خواہ خواہ پیدا ہوگی، چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہونے پر کسی اہل سے قطع اور پیش کیا جائے۔ اخیر فروری ۱۹۰۱ء میں بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اخیر دیکھنا ہلا میں منشی محمد رمضان صاحب نے تہذیب سے گفتگو نہیں کی بلکہ دینی مخالفوں کی طرح جاہلی مشوراء فرما کر پرازمیں سے اس عاجز کو نسبت دی ہے۔ اور ایک جگہ پر جہاں اس عاجز نے ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا کے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ اس نے مجھے نشانہ دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس قسم کا ہوتا ہے۔ کیوں کہ نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا ہم اس جگہ کچھ کت نہیں چاہتے۔ تاہم منشی صاحب کی تہذیب کا آپ اعزازہ کریں۔ پھر ایک اور صاحب ہندم فرماتے ہیں صاحب ریلوے لاہور کے جو اپنا نام بی بخش ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے خط مرحلہ ۱۳ جون ۱۹۰۱ء میں اس عاجز کو کہتے ہیں کہ تمہاری پیشگوئی جتنی سچی اور مختصر پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور سناہر اور مدوح گو آؤ گی۔ اور ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسے خدا کے قادر مطلق۔ یہ لوگ اندھے ہیں ان کو انہیں بخش مینا دان ہیں ان کو سمجھو عطا کرو۔ یہ شرارتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بھی کی توفیق دے۔ جیسا کہ انی اس بزرگ سے پوچھے کہ وہ فقرو یا فاضل کماں ہے جو کسی اشتہار میں اس عاجز کے نام سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی عمل میں پیدا ہوگا۔ اس سے بزرگ مختلف نہیں کیسے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو یہاں بی بخش صاحب پر واجب ہے کہ اس کو کسی اخبار میں چھپا دیں۔ اس عاجز کے اشتہارات پر اگر کوئی نسبت آنے لگے تو اسے معلوم ہوگا کہ میں کوئی ایسی ہی پیشگوئی درج نہیں جس میں ایک ذرہ غلطی کی بھی گرفت ہو سکے بلکہ وہ سب جتنی یاد مختصر یہ اپنے اپنے وقت پر نمودار ہو کر منافقین کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں گی۔ دیکھو ہم نے ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء میں جو یہ پیشگوئی اجمالی طور پر لکھی تھی کہ ایک امیر نواز در پنجابی اہل کو کچھ اتلا در پیش ہے کسی وہ سچی سچی۔ ہم نے صد ہا ہتھوں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی اہل سے مزاج دلچسپ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آنے کی خبر مشورہ ہو رہی ہے، لیکن اس مزاحہ سکوت پنجاب میں وہ ناکام ہے گا۔ بلکہ اس سفر میں اس کی عزت و آسائش یا جان کا خطر ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور ماہ صفر پر بتلائی گئی تھی یعنی ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء کو جبکہ اس ابتلاہر کوئی آرتوستان ظاہر نہ تھا۔ بلاخر اس کو مطابق آئی پیشگوئی کے بہت حرج اور تکلیف اور کجی اور نجات آٹھائی پڑی اور اپنے درما سے محروم رہا۔ سو دیکھو اس پیشگوئی کی صداقت کی کس کس کی ہاں میں اس طرح سے اپنے اپنے وقت پر سب پیشگوئیوں کی سچائی ظاہر ہوگی اور دشمن روسیہ نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ رسوا ہوں گے یہ خدا کے ہاتھوں کا نعل ہے جو باہمی ننگ انہیں اذہا کر رکھا ہے۔ ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ہمارے دلی درد اور خیر خواہی کا

لے یہ صاحب ہند میں احریت میں داخل ہو گئے اور بہت نفس ثابت ہوئے (الترتیب)

ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مہابہ کر لیں۔ <sup>۱۱</sup>مسم۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں تو عجب سے

کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی۔ آسمان نے عزت دی اور تیوریت پھیل گئی۔

**پانچواں** وہ امر جو مہابہ کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا۔ علم قرآن میں اتنا ہم حجت ہے۔ میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا حیرالقی کا گروہ اعد کیا ایسا ہی کا گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی بڑ ہے انہوں نے ٹہر لگا دی۔ سو یہ سب کچھ مہابہ کے بعد ہوا۔ اور اسی زمانہ میں کتاب کرمانات الصلوٰتین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا۔ تو کیا اب تک عبدالحق اور اس کی جماعت ذلیل نہ ہوئی۔ اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ مہابہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی۔

پچھٹا امر جو مہابہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا۔ یہ ہے کہ عبدالحق نے مہابہ کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہوگا۔ اور میں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار افواہا لاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا۔ جس کا نام شریف احمد ہے اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے۔ کہ اس کا وہ مہابہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اللہ ہی اندر بیٹ میں تحصیل پا گیا یا پھر رجعت تہنری کر کے نظر بن گیا۔ کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا۔ اور جو کچھ میں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا۔ چنانچہ حیدرالحق میں بھی اسی لڑکے کا ذکر لکھا گیا ہے۔

**ساتواں** امر جو مہابہ کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ خالصہ پوشش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ میں خدا کے ان احسانات کا شکر بوا کر سکوں۔ جو روحانی اور جسمانی طور پر مہابہ کے بعد میرے دار و حلال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا

ذلت و  
عزت

۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء (۱) لَا يُبْقِلُ عَمَلٌ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ غَيْرِ اتَّقَى (۲۲) وَلَا زَكَاةً  
الْتَمَاعَةَ وَنَهْدِمْ مَا يَعْمُرُونَ (۳) عَفَّتِ الذِّبَابُ لِكَيْفِي (۳) قُلْ مَا يَجْعَلُكُمْ رِقًا  
لِلَّذِينَ كَفَرُوا فَاتَّقُوا اللَّهَ. (کافی اہلانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۳)

۱۳ جنوری ۱۹۰۶ء (۱) كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبِينَ أَنَا وَرُسُلِي (۲) سَلَامًا مَقُولًا لِرَبِّينِ

رَبِّتِ رَحِيمًا (۳) ہم مکر میں مریں گے یا مدینہ میں۔ (کافی اہلانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۵۵)  
(ترجمہ) خدا نے ابتداء سے مقرر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدا نے ہم  
کتاب ہے کہ سلاستی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکر میں مریں گے یا مدینہ  
میں اس کے پس منظر میں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو فتح کے ساتھ مطلوب کیا گیا  
تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن تہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے۔ دوسرے پر مہینے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح  
نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے۔ فقرہ كَتَبَ اللَّهُ لَأَعْلَبِينَ أَنَا وَرُسُلِي  
یعنی کہ اہلانات خدا کے ہاں اور فقرہ سَلَامًا مَقُولًا لِرَبِّينِ رَحِيمًا یعنی کہ اہلانات  
(پہرہ جلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۱، حکم جلد ۱۰ نمبر ۲ سورہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۳)

۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء ”تزلزل در ایوان کسری فتاد“

(پہرہ جلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۱، حکم جلد ۱۰ نمبر ۲ سورہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۰۱)

۱) کوئی عمل تھوکی کے بغیر ذرہ بھر قبول نہیں کیا جائے گا (۲) قیامت والا زلزلہ اور جوہل ہیں جہلتے  
جائیں گے یہاں کو گراتے جائیں گے (۳) گھر مٹ جائیں گے جیسا کہ میں بنا چکا ہوں (۴) کہ دس کے میرے رب کو تمہاری  
پروردگاریا ہے اگر تم ڈھانہیں کرو گے۔

۲) (ترجمہ از مرتب) شاہ ایران کے محل میں تزلزل پڑ گیا۔

(نوٹ از مرتب) چنانچہ اس اہم کے بعد بالکل غلاب توقع ایران میں بدلی شور و غنا و ستہ رہا ہوا اور مرزا محمد علی شاہ  
ایران نے مجبوراً تارخ ۱۵ جولائی ۱۹۰۶ء روس کے سفارت خانہ میں پناہ لی۔ آخر وہ تخت سے سزیدہ ہوا اور پارلیمنٹ  
بنائی گئی منقل دیکھیے ”دعوت الایر“ تصنیف حضرت سیدنا امیر المؤمنین علیہ السلام (۱) اثنی عشریہ (۲) انصاف العزیز (۳)  
ایڈیشن نمبر ۲۰۲۰۲۰۰۵ فارسی ایڈیشن صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۹ میں دوسری پیش گوئی۔

اور چون نہیں کریں گے اور بخاری اور مسلم اور ابن ماجہ اور ابوداؤد اور نسائی اور موطا غرض تمام ذہن و حدیثوں کو جس طرح پر حضرات موحیدین مانتے ہیں سرٹھکا کر سب کو مان میں لگے اور اگر کئی عرض کرے گا کہ حضرت آپ تو حکم ہو کر آئے ہیں کچھ تو ان علماء سے اختلاف کیجیے تو نہایت عاجزی اور سکینی سے کہیں گے کہ حکم کیجئے۔ ہماری کیا عمل کہ ہم صلح ہستہ کی کچھ مخالفت کریں۔ یا حضرت مولانا شیخ اہل ذریعہ حسین اور حضرت مولانا سادی ابو سعید محمد حسین طباوی اور یا حضرت مولانا امام المقلدین رشید احمد گنگوہی کے اجتہادات اور ان کے اکابر کی تشریحات کی مخالفت کریں۔ یہ حضرات جو کچھ فرمایا ہے سب ٹھیک اور بجا ہے۔ ہم کیا اور ہمارا وجود کیا۔ ظاہر ہے کہ جبکہ ہمدی اس طرح پر تسلیم عرض ہو کر آئیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ علماء اہل حق کو کافر نہیں یا ان کا نام دجال رکھیں۔ اکثر یہ لوگ جو مولوی کہتے ہیں عوام کا وہ نام کے آگے عرض دھوکا دہی کے طور پر یہ بیان کیا کرتے ہیں کہ دیکھو مسلم میں یہ کیسی واضح حدیث ہے کہ سید موعود دمشق کے مشرقی منارہ کے نزدیک آسمان پر سے اترے گا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا۔ اور اس پیشگوئی کے ظاہر الفاظ میں دمشق اور اس کے مشرقی طرف ایک منارہ کا بیان ہے جس کے نزدیک سید موعود کا آسمان سے اترنا ضروری ہے۔ پس اگر ان تمام الفاظ کی تاویل کی جائے گی تو پھر پیشگوئی کچھ بھی نہ رہے گی۔ بلکہ مخالفت کے نزدیک ایک باعث تمسخر ہوگا۔ کیونکہ پیشگوئی کی تمام شوکت اور اس کا اثر اپنے ظاہر الفاظ کے ساتھ جوتا ہے اور پیشگوئی کرنے والے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ ابن علاقہ کو یاد رکھیں اور انہی کو مدعی صدق کا معیار ٹھہرائیں۔ مگر تاویل میں تو وہ سادے نشان مقرر کردہ گم ہو جاتے ہیں۔ اور یہ امر مقبول اللہ علیہ ہے کہ نصوص کو ہمیشہ اُنکے ظاہر پر عمل کرنا چاہئے اور ہر ایک لفظ کی تاویل مخالفت کو تسکین نہیں دے سکتی کیونکہ اس طرح تو کوئی مقدمہ فیصلہ ہی نہیں ہو سکتا بلکہ اگر ایک شخص تاویل کے طور پر اپنے مطلب کے موافق کسی حدیث کے معنی کر لیتا ہے اور الفاظ کے معنی کو تاویل کے طور پر اپنے مطلب



کلمے اس کی طرف پڑھتے ہیں۔ اگر ہم تم پر سلام (یعنی اس عاجز پر) بھیجتے ہیں اس سے محبت کی اور تم سے نجات دہی تم سے  
اس کی ایک پست تم پر بھیجتے ہیں۔ (درمیں نمبر ۲۵۹ تا ۲۷۳ مطبوعہ ۱۹۳۷ء) دعائی خزانہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۵ تا ۲۶۸

۱۹۰۰  
سُبْحَانَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَدَا صِدْقِكَ بِتَقِيَّةِ آبَائِكَ وَيَمِينَةِ وَنِكَاحِكَ عَطَاءً وَغَيْرَ  
مَعْبُودٍ. سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّكَ أَحْسَنُ. وَقِيلَ بَعْدَ الْقَوْلِ الظَّالِمِينَ. تَزَيُّ نَسْلًا  
بِعِيَّةٍ أَوْ لِحْيَتِكَ حَيْلَةً لَّيْسَتْ. لَمَّا كُنْتَ حَوْلًا أَوْ قَرِينًا مِّنْ ذَلِكَ أَوْ تَزِيدُ عَلَيَّ  
بَيْنِنَا. وَكَانَ وَعْدُ اللَّهِ مَعْفُورًا. لَمَّا مَن رَحْمَةً رَبِّكَ. يَسْتَعِينُ نِعْمَةً عَلَيَّ لَمَّا كُنْتُ  
أَسِئَةً لِلْمُؤْمِنِينَ. يَنْصُرُكَ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ. وَاللَّهُ مَعَهُ قَوْلُهُ وَتُؤَكِّرُهُ الْكَافِرُونَ.  
وَيُنَكِّرُونَ وَيُنَكِّرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمُنَكِّرِينَ. أَلَا إِنَّ رَبَّكَ لَآتِيكُمْ أَهْلَ الْأَنْبِيَاءِ لَمَّا كُنْتُمْ  
قُرَيْبًا. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَيْبَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ. وَأَمَّا  
أَرْسَلْنَا رَسُولًا بِأَمْرٍ مِّنْهُ وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ الْأَخْلَاقِ. وَقَالُوا سَيُعَذِّبُ اللَّهُ  
وَمَا كُنَّا عَلَى الْقَيْدِ مُطِيعِينَ. إِنَّمَا أَتَيْنَاكَ الْمَدِينَةَ وَخَدَّائِمَ رَحْمَةً رَبِّكَ وَ  
إِنَّكَ مِنَ الْمُتَشَوِّرِينَ. وَإِنِّي جَاعِلٌ الَّذِينَ اتَّبَعْتُمْ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا زِينًا

لہ (ترجمہ از قرب) وہ خداست پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا۔ وہ وقت  
آتا ہے کہ تیرے باپ دادہ سے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا اور سلسلہ نامہاں تجھ سے شروع ہوگا۔ یہ وہ خطا ہے جو کبھی  
منقطع نہیں ہوگی۔ تجھ پر خدا کا سلام جو ہم ہے۔ افسوس کہ جانے گا کہ ظالموں کے لئے ہلاکت ہے۔ خود کوئی نسل بھی  
دیکھے گا اور ہم تجھے خوش زندگی عطا کریں گے۔ اسی سلسلے یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ  
پورا ہوا کہ ہے گا۔ یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پورا کرے گا تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو  
اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا۔ اور اللہ اپنا نور پورا کرے گا اگر یہ کافر تپسندہ کریں اور وہ منکر کرتے  
ہیں۔ اللہ انہیں ان کے معرکے سزا دے گا اور اللہ سب سے بستر تیرے کرنے والا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے  
قریب ہے۔ اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد ہر ایک نفع کی ماہ سے تجھے پہنچے گی۔ خود کی ماہ سے مدد  
کرنے والے آئیں گے۔ اپنے لوگ تیری مدد کریں گے جس پر ہم آسمان سے وہی نازل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں  
کو کوئی ٹکنا نہیں سکتا۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اپنی اہانت اپنے سچے  
دین اور اخلاق کی درستگی کے لئے بھیجا۔ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یہ معاملہ دوہم پر ہم کر دیا جائے گا حالانکہ ہمیں  
غیب پر کوئی اطلاع نہیں۔ تم نے تجھے دینا اور تیرے رب کی رحمت کے خستہ کرنے دینے اور تو ان لوگوں میں

ضمیمہ برائے امجدیہ

۲۵۸

حصہ ششم

ہم سے میں اس قدر کافی سمجھا گیا ہے کہ وہ خارق عادت اور انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں یا یہ کہ کسی ایسے فیث پر مشتمل ہوں جو انسانی مشن یعنی سے بلند تر ہو۔ جب ایک پیشگوئی کا مطلق حلقہ کے طور پر بیان کی جائے جس کے بیان کرنے کے وقت کسی عقل اور فہم کو یہ خیال نہ ہو کہ ایسا امر ہونے والا ہے اور مزاج وہ ایک غیر معمولی بات ہو جس کی گذشتہ صدیاں میں کوئی نظیر نہ پائی جائے اور نہ آئندہ اس کے ظہور کے لئے آثار و ظاہر ہوں اور وہ پیشگوئی سچی نکلے تو عقل سلیم حکم دیتی ہے کہ ایسی پیشگوئی ضرور منجانب اللہ تفسیر ہی جانتی اور نہ تمام خبروں کی پیشگوئیوں سے انکار کرنا پڑیگا۔ اب خدا کا ان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد تصور نہیں کی گئی یہ خیال امر سر غلط ہے کہ جو محض قدرتِ تدبیر اور کثرتِ تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ بلبا رو جی اپنی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئیگی۔ اور اگر وہ صرف معمولی بات ہو جس کی نظیریں آئے پیچھے صدیاں موجود ہوں اور اگر کوئی ایسا خارق عادت امر نہ ہو جو قیامت کے آثار ظاہر کرے تو پھر جی خود ظہور کرنا ہوں کہ اس کو پیشگوئی مت سمجھو۔ اس کو بقول اپنے تفسیری مجھ کو۔ اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور جس برس کی مدت گزرتی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مزاجِ عقلوں میں اصلاح دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالیٰ نے اس آفتِ شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال میں اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔

✠ خدا تعالیٰ کا حکم ایک یہ بھی ہے۔ پھر بلبا رو جی خدا کی بات پھر لہری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موجودہ کے وقت پہلے کے دن ہونگے۔ اور جیسا کہ جنس طہلات سے سمجھا جاتا ہے غالباً صبح کا وقت ہو گا یا اس کے قریب اور غالباً وہ وقت نزدیک ہے جبکہ وہ پیشگوئی ظہور میں آجائے اور ممکن ہے کہ خدا اس میں کچھ تاخیر ڈال دے۔ مسئلہ

گر یہ دلیل ٹوٹ نہ سکی۔ حافظ صاحب علم سے بے بہرہ ہیں۔ ان کو خبر نہیں کہ ہزار ہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ مابین دلیل کو کفہ کے سامنے پیش کرتے رہے اور کسی جھانسی یا یہودی کو حقیقت نہ پہنچی کہ کسی ایسے شخص کا نشان دہے جس نے اختر کے طور پر مامود من اللہ ہونے کا دعویٰ کر کے زندگی کے تزیین میں پورے کئے ہوں۔ پھر حافظ صاحب کی کیا حقیقت اور سراپ ہے کہ اس دلیل کو توڑ سکیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے بعض جاہل اور تاہم مولوی میری ہجرت کے لئے طرح طرح کے جیلے مچھتے رہے ہیں تا یہ مدت پوری نہ ہوتی ہا وہ جیسا کہ یہودیوں نے غزوہ بائد حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھہرانے کے لئے صلیب کا میل سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نہیں ہے جس کا رفع لیا تھا جو تار ہے۔ مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا۔ جیسا کہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔ سو اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برعکس خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمہیں برس یا مدت میں برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کسی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔ جیسا کہ یہودی صلیب سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمہارا نبیٹ مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا۔ تا اس سے بھی کوئی بد نتیجہ نہ نکالیں اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض جن میں سے تیرے پر بد دلائیں بھی کرتے ہیں گئے مگر میں کی بد دلائیں میں اپنی پر ڈالوں گا۔ اور وہ حقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح لو متعول کیے گئے مجھے نے اپنی منسوبہ ہازی میں کچھ کی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی

۴۴  
 + ہام اپنی جگہ کے بارے میں ہے تازل الرحمۃ علی الثلث الذین علی الاخرین۔ یعنی تیرے میں حضور پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ ایک آنکھ اور باقی دو اور۔ منظر -

تلم آسمان پر احمد ہو گا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمانی طور پر دین کو چیلانے کا ایسا ہی یہ آیت دانتخذوا من مقام ابراہیم مصطفیٰ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہو گا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائیگا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا۔

اب ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں چنانچہ انزل اللہ اوما  
 میں صفحہ ۶۲۲ سے آخر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں جعلناک المسیح  
 ابن مریم۔ ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ یہ کہنے لگے کہ ہم نے پہلوں سے ایسا نہیں سنا  
 سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں تم ظاہر فقط اور الہام پر قانع ہو۔  
 اور پھر ایک اور الہام ہے اور وہ یہ ہے الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم  
 انت الشایطۃ المسیئۃ الذی لا یضع وقتہ کمثلک دتر لا یضع یعنی خدا کی سب  
 حمد ہے جس نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا۔ تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا  
 جاوے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ اور پھر فرمایا انھیں منہ جینۃ طیبۃ  
 ثمانین حولا او قریباً من ذالک۔ وترى نسلنا بعدنا منظر الحق والعدل

کات اللہ نزل من المعاء یعنی ہم تجھے ایک پاک اور آدم کی زندگی عنایت کرینگے۔ اسی برس  
 یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔ بندی  
 اور ظلمہ کا منظر گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ یأتی قمر الانبیاء وامرک  
 یتالی ما انت ان تتوکل الشیطان قبل ان تغلبہ۔ الغرق معک و التخت مع  
 اعداؤک۔ یعنی نبیوں کا چاند پڑھے گا۔ اور تو کا نیاب ہو جائیگا۔ تو ایسا نہیں کہ شیطان کو  
 چھوڑے قبل اس کے کہ اس پر غالب ہو۔ اور اوپر دہنا تیرے عقیدے میں ہے اور نیچے رہنا  
 تیرے دشمنوں کے عقیدے میں۔ اور پھر فرمایا۔ انی مہین من اراد اہانتک۔ وما کان اللہ  
 لیتوکل حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ سبحان اللہ امت وقارہ۔ فکیف

رکھوں گا اور ان میں ترقی اور عروج دوں گا۔  
 میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ لوگ ملکر  
 تاجرا اور ہر قسم کے معزز لوگ یہی ہوں گے۔ لوگوں کے نزدیک یہ انتہائی بات ہے مگر میں یقیناً جانتا ہوں کہ  
 یہی ہو گا وہ جو چاہتا ہے کہ تاجرے بلکہ مجھے وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے ہیں جو ٹھنڈوں پر سوار تھے۔  
 یہ عوش قسمی کی بات ہے کہ جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اب اس وقت کوئی اس کو باور نہیں کر سکتا۔  
 لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا ہو گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا کہ دین و دنیا ان میں ہی آجائیں گے  
 اس وقت کسی کو خیال ہو سکتا تھا کیونکہ اتنے آدمی صرف آپ کے ساتھ تھے جو ایک چھوٹے جہو میں آہلتے تھے  
 اور لوگ یہی باتوں کو سن کر اور گھر کا استزاد کرتے تھے کہ گھر سے نکلے گا تو نہیں مٹا اور یہ دعوے میں۔ آخر  
 سب کو سوم ہو گیا کہ جو فرمایا تھا وہ سچ تھا۔

ہر اپنی ابتدائی حالت میں ہلال کی طرح ہوتا ہے۔ ہر ایک شخص اس کو نہیں دیکھ سکتا لیکن جو تیز نظر ہوتے  
 ہیں وہ دیکھ لیتے ہیں یہی ہر طرح پر سیدہ انصاف طرحت مومنین مامور کو اس کی ابتدائی حالت میں دیکھ کر وہ اچھی محسوس  
 رہتا ہے شہناخت کر لیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ماننے والوں کا نام سابقین رکھا ہے  
 لیکن جب بہت سے مسلمان فوج و در فوج اسلام میں داخل ہوئے تو ان کا ہم صرف ناس رکھا گیا جیسے  
 فرمایا: إِذَا جَاءَكَ نُعْمٌ مِّنَ اللَّهِ وَالنَّفْسُ وَكَانَتِ النَّفْسُ يَدْعُوْنَ لِي وَدِينِ اللَّهِ أَجْرًا (نساء: ۱۰۰)  
 حقیقت یہی ہے کہ جب حق کھل جاتا ہے پھر انکار کی گنجائش نہیں رہتی جیسے جب دن چڑھا ہو تو پھر  
 بجز شہتر کے کون انکار کرے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جن پر حق کھل جاتا ہے مگر دنیا کے تعلقات اور مجبور یوں کو اپنا  
 سبب دیکھتے ہیں اور اس حق سے محروم رہتے ہیں۔ یہی ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دُعا مانگتی چلیں گے کہ وہ انھوں  
 سے پچاتا رہے اور قبول حق کے لیے کوئی روک اس کے واسطے نہ ہو۔

نیلب صاحب: آپ میرے لیے ایمان کی دُعا کریں۔ دنیا سے تو آخر ایک دن مر رہی جانا ہے۔  
 حضرت آدکس:۔ اچھا میں تو دُعا کروں گا مگر آپ کو بھی ان آداب اور شرائط کا لحاظ رکھنا چاہیے جو دُعا کے  
 واسطے ضروری ہیں۔ میرے دُعا کرنے سے کیا ہو گا جب آپ توجہ نہ کریں۔ یہی دُعا کہ چاہیے کہ طیب کی پرائیوں  
 اور پرہیزگری تو عمل کرے۔ یہ دُعا کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ آدمی خود اپنی اصلاح بھی کرے  
 شیرازی: کیا جناب کو یہی اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی حرکتی ہوگی۔

حضرت آدکس:۔ ہاں عمر کے متعلق مجھے ایسا یہ بتایا گیا تھا کہ وہ انہی کے قریب ہوگی۔ اور حال میں ایک روزیا کے فریاد

یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۵ سال اور بڑھانے کے واسطے دعا کی ہے۔  
 (اس پر حضرت اقدس نے روایا سنایا جو الحکم میں درج ہو چکا ہے۔) (ایڈیٹر)  
 شیراعلیٰ:۔ جناب کی عمر کیا ہو گی؟  
 حضرت اقدس:۔ ۶۵ یا ۶۶ سال۔

جب ایک عقیدہ پُرانا ہو جاتا ہے اور دوسرے انسان اس پر رہتا ہے تو پھر اس کے چھوڑنے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ اس کے خلاف نہیں کُن سکتا بلکہ خلافت منصفی پر وہ خون تک کرنے کو تیار ہو جاتا ہے کیونکہ پُرانی عادت طبیعت کے رنگ میں ہو جاتی ہے۔ اس لیے میں جو کچھ کہتا ہوں اس کی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایک جے ہوئے خیالی کو یہ لوگ چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

شیراعلیٰ:۔ اصل میں یہ کام جو آپ کر رہے ہیں، ہے بھی عظیم الشان۔  
 حضرت اقدس:۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو مخلوق الہی ہے جو میری مخالفت کرتا ہے وہ میری نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی اخلاقی اور عملی حالت بہت خراب ہو چکی ہے، خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس فسق و فجور کی آگ سے ایک جماعت کو بچائے اور انھیں اور نئی گروہ میں شامل کرے۔

یہ انقلاب عظیم الشان جو مسلمانوں کی اس حالت میں ہونے والا ہے اگر یہ انقلاب ہوا تو سمجھ لو کہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے ورنہ جھوٹا شہرے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے کام کو کوئی روک نہیں سکتا۔

سیح جو موجود نام رکھا ہے اور کبیر الصلیب اس کا کام مقصود فرمایا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ حیثیت کا زمانہ ہو گا اور حیثیت نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہو گا۔ چنانچہ اب دیکھ لو کہ تیس لاکھ کے قریب آئی نژاد ہو چکے ہیں۔ اور پھر ان مرتدین میں شیخ، سید، منسل، پٹھان ہر قوم ہر طبقہ کے لوگ ہیں۔ عورتیں بھی ہیں اور مرد بھی ہیں اور بچے بھی ہیں۔ کوئی شہر نہیں جہاں ان کی چھاؤنی نہ ہو اور انہوں نے اپنا سکڑا حجاب اور یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ تہمتی خدا کو چھوڑ کر ایک بناوٹی اور مصنوعی خدا بنایا جاوے اور اس کی پرستش ہو۔ پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے پختے نبی اور افضل الرسل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا گئیں آپ کی شہین پاک میں ہر قسم کی گستاخیاں اور ہرزہ گوئیاں ردا رکھی گئیں جن کو ننگر جان پر لہرہ پڑ جاتا ہے اور کوئی نیک انسان ان کو کون ہی نہیں سکتا۔ جب ہم ان باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ کی غیرت

اربعین نمبر

۴۷۱

دوران سرور کئی خواب اور تشنچ دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چاروں جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے اور بسا اوقات تو تو دفعہ رات کو یادن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض منعقت وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب سیریکر شامل حال رہتے ہیں۔ بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ چڑھکر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنے ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیرٹھی سے دوسری سیرٹھی پر پاؤں رکھتے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب میں شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر لذت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے اور ایسے مریضوں کے انجام کی نظریں بھی موجود ہیں تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیونکہ افزا پر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسے پر کہتا ہے کہ میری اتنی برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں ہر وقت پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسی مرضوں والے مدقوق کی طرح گداز ہو کہ جلد مر جاتے ہیں یا کابینہ یعنی سرطان سے نون کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر جس درد سے میں ایسی حالت پر خطر میں تبلیغ میں مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا دل محسوس کرتا ہے کہ یہ وہی دو جاہلیں ہیں جن کی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

میں محض نصیحتاً اللہ مخالف علماء اور ان کے پیروں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا اللہ! اللہ! میرے پر بدو عیاش کریں

۱۲۹

میری طرف بناوٹ سے فریب کر دیا تو میں اسے بکڑا اور اسکی رگ جان قطع کر دیتا۔ گویا یہ تمام آیات و رسالہ قطع آلوین سے رو ہو گئیں۔ پھر اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گویا یہ تمام عید خدا تعالیٰ کے جو آپری کی تمام آیتیں میں مغزوں کے متعلق ہیں یہ بالکل خلاف واقع باتیں تھیں اور یہ انبیاء علیہم السلام کو خود بائنہ افتراء کر بوالے ہوتے تب بھی بقول حافظ صاحب ہلاکت کے جاتے تو گویا خدا کی گورنمنٹ میں مغزوں کیلئے کوئی انتظام نہیں اور وہاں ہر ایک فریب چل جاتا ہے۔ اور یہ امکان باقی رہتا ہے کہ اگر خدا پر کوئی نئی افتراء بھی کرتا تو دنیا کی زندگی میں اس کے لئے کوئی عذاب نہ تھا۔ گویا خدا کے قانون سے انسانی گورنمنٹ کے قانون برسرکھ ہیں کہ ان میں جوئی دستاویز بنانے والے دست بدست پکڑے جاتے اور سزا پاتے ہیں۔ اس جگہ مسئلہ بھی حل ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کی تکمیل تک جو تیس برس کی مدت تھی مہلت ملنا اور مخالفانہ کوششوں سے جو ہلاک کرنے کے لئے تھیں محفوظ رہنا اور زندگی پوری کرنے کے خدا کے حکم کے ساتھ جانا جسکا میرے لئے بھی اتنی برس کی زندگی کی پیشگوئی ہے جو جنتک میں سب کچھ پورا کر لے یہ باتیں حافظ صاحب کی نظر میں مجھ کے رنگ میں نہیں ہیں اور نہ ایسی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر کوئی شخص صادق سمجھا جاتا ہے۔ غرض کیا میں اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حافظ صاحب کے مذہب کے رو سے اس حفاظت اور عصمت الہی کو اپنی چھائی کی دلیل نہیں چھڑا سکتے بلکہ کذاب بھی اس میں شریک ہو سکتے۔ مگر اس طرح پر تو قرآن شریف کا تمام بیان غلط نظر آتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک مغزری پکڑا جائیگا۔ ذلیل ہوگا۔ ہلاک ہوگا۔

پھر حافظ صاحب کے نزدیک جوئے وغیروں کی بھی اس قدر تائید ہو سکتی ہے کہ باوجود دشمنوں کی جان توڑ کوششوں کے وہ اسوقت تک زندہ رہ سکتے ہیں کہ اپنے دین کو زمین پر چادیں۔ اس اصول کو سچے سچے سب خاک میں مل گئے اور جوٹ اور سچ میں سخت گرا بڑا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ ہزاروں دشمنوں کے صدمہ ہر مصلحت اور فریبوں اور کوششوں کے مخالف ایک احمد کو زندہ رکھنا اور دین کو زمین پر چادنا یہ خدا تعالیٰ کا خاص حق ہے جو کچھ وہ کمال نہیں کہہ کر دیا جاتا ہے جس جگہ اس مجھ جو مجھ سے ملے میری شریک ہیں تو اس مسئلہ میں مجھ سے بھی قابل اعتبار نہ رہا اور سچے سچے نبی کی چھائی پر کوئی علامت نہ ملتی۔ وہی ۱۹۱۱ء حافظ صاحب آپ نے اسلام کا یہ حق لکھا۔ حافظ



علا عبد اللہ آتھم صاحب کو ایک ہزار انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ شرط یہ طور پر (تسلیم کیا گیا)۔ سکا  
عبد اللہ آتھم صاحب کو دو ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ ۱۳ ایضاً تین ہزار ایضاً سکا  
ایضاً چار ہزار ایضاً۔ ۱۵ انجام آتھم شائق کیا گیا (تسلیم ہوا) ۱۶ انجام آتھم میں مرزا صاحب نے  
پیش گوئی کی تھی کہ ۹ مولوی اور ۶ چھاپہ والے اگر سہارے پر ایمان نہیں لائیں گے تو جو جاس کے  
(مرزا صاحب نے اس کو تسلیم نہیں کیا)۔ ۱۷ اس پیش گوئی میں لیکچرار کے مرنے کی بابت وہ لوگوں  
کو بتلاتے ہیں کہ مباحلہ کریں (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸ گنگا لیشن کو مباحلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا)  
۱۹ مولوی محمد حسین بنالوی کو مباحلہ کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۰ رائے بند سنگھ کو مباحلہ  
کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا) ۲۱ پیشگوئی بابت مرنے لیکچرار کی۔ (تسلیم کیا گیا) ۲۲ نسبت

ساروں کے اپنی گروہ سے خرید کر دئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی مدد کا عند الضرورت  
وعدہ بھی دیا ساروں کا انگریزی کے حکام دقت سے بجلد سے ضمانت وعدہ چٹھیا  
نور شہزادی خراج ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سرسپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ و تفسیر  
پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور بسا اوقات  
ان کی دلجوئی کے لئے حکام دقت ڈیپٹی کمشنر کٹر سزائوں کے مکان پر ان گریفن کی ملاقات کرتے  
تھے۔ یہ مختصر میر سے خاندان کا حال ہے میں فروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طولی دلی۔  
اب میر سے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء میں سکھوں  
کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۵ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔  
اور بھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا میری پیدائش سے پہلے میر سے والد صاحب نے  
بڑے بڑے مصائب دیکھے ایک دفعہ ہندوستان کا پیادہ پا میر بھی کیا۔ لیکن میری پیدائش

۱۸۵۵ء میں توام پیدا ہوا تھا ایک لڑکی جو میر سے ساتھی تھی وہ چند دن کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ میں  
۱۸۵۶ء میں پیدا ہوا تھا۔ اس طرح میر نے آئندہ کاما دہج سے بلی الگ کر دیا۔ وینا

کوئی کوشش جمعیہ حلقہ کرنے کی نہیں کی تھی مگر جولائی ۱۹۰۷ء کو اُس نے اقبال کیا تھا میں خاص اُس کام کے واسطے وہاں اس روز گیا تھا اور اُس کو کہا کہ سچ بتلا۔ اُس نے اپنے آپکو دو چار دفعہ دلیا رام بھی بتلایا بعد میں اقبال کیا۔ بغیر کسی دباؤ اُس نے اقبال کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی خطرہ نہ ہو تو بتلانا ہوں۔ اور پھر میرے وعدہ پر کہ تمہارا نقصان نہ ہو گا اقبال کیا تھا۔ پانچ آدمی موجود تھے۔ پریم داس۔ وارث دین۔ عبد الرحیم۔ دیال چند اور ایک اور آدمی نام یاد نہیں۔ وارث دین میرے ماتحت نہیں ہے وہ عیسائی نہیں ہے۔ بیاس میں ہمارا کوٹھی کے کھانے والے کمرہ میں یہ گفتگو عبد الحمید سے ہوئی تھی اور اسی وقت اسکی قلم سے اقبال لکھوایا تھا۔ اسکی قلم کا لکھا ہوا بھی کاغذ چھینے دیا تھا۔ اول ایک اور کاغذ بطور مسودہ لکھا تھا۔ پھر اس کاغذ حرف III پر نقل کیا تھا۔ جہاں تک مجھے علم ہے ہم نے یا ہمارے متعلقین نے کوئی لفظ یا حرف اُسکو نہیں بتلایا تھا۔ ۴ اور ۶ بجے شام کے درمیان کا یہ واقعہ ہر بجے کے بعد بجے ہے پہلے لکھا گیا تھا۔ تین کس دیگر تھے۔ ایک سب پوٹھامٹر پوٹھامٹر و تہہ باپو بلانے گئے تھے۔ اور انکو کہا گیا تھا کہ اس نو جوان سے پوچھ لو۔ اور انہوں نے دریافت کیا تھا اور اُس سے کہا تھا کہ میں اپنی خوشی سے لکھتا ہوں اور یہ امر سچ ہے۔ یہ تینوں گواہ ہندو ہیں۔ ہم کو معلوم نہیں کہ آریہ ہیں یا نہ۔ چونی لال کو ہم پیش کرینگے۔ ہمارا کوٹھی پر تینوں

اترا اس حسرت کو ساتھ لیا گیا کہ جس نے سمجھنا اور سمجھے۔ میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کے ہوگی جب حضرت ولید صاحب کا انتقال ہوا۔ مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب ہی کے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا تب میں ہلدی سے قادیان پہنچا اور انکو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔ لیکن یہ امید ہو گئی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہو جائیگا۔ کیونکہ کوٹھی کی شدت کم ہو گئی تھی اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب عربی انکی خدمت میں حاضر تھے کہ کوٹھی صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کرو۔ کیونکہ میں کاچین تھا اور

۱۹۲

یہ بات غلط ہے بلکہ عارف دین عیسائی ہے۔ ۱۹۲

اس جماعت میں سے ایک آدمی میں دنیا سے رخصت ہو جائے گا اور پیٹ پٹٹ جلے گا اور شبان کے مینڈے میں وہ فوت ہوگا۔  
(تقریر حقیقتہ الوری صفحہ ۴)

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء  
روایا۔ دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ایک کاغذ بھیجا ہے جو بروٹ کی طرح ہے جو لکڑے کر آیا ہے۔ وہ کتاب ہے کہ اس کے حاشیہ پر سطر ہے ذرا بڑھ لینا۔ اس کاغذ کے دائیں طرف کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

دشمن نہایت اضطراب میں ہے

(بدرد جلد ۲ نمبر ۴ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء  
” فرمایا گھر میں ایک چوکٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے جس پر لکھا ہے۔

رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَخَادِمِكَ

ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ ٹپے ہوئے ہیں مگر اس پر لکھا ہے۔ غیر۔

(بدرد جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ الحکم جلد ۱ نمبر ۳۲ مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶ ستمبر ۱۹۰۶ء  
” (۱) قَالَ رَبِّكَ إِنَّهُ نَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَائِدُودًا وَمَا

تَسْتَوِي إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ۔

(۲) قَدْ سَمِعَ اللَّهُ أٰجِبَتٌ دَعْوَتِكَ يَا اَللّٰهُ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ

هُنَّ مُتَّبِعُوْنَ ۝

(۳) بَارَكَ اللهُ فِيْ اٰلِهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُوْيَاكَ۔

۱۔ یہ الہام ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ دیکھئے صفحہ ۵۶۳۔ (ترجمہ)

۲۔ (ترجمہ انترجہ) ۱۱) تیرے رب سے نغمہ ملا ہے کہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنے والی ہے جو تجھے خوش کرے گی اور وہ تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے۔

۳۔ (ترجمہ) ۲) اللہ تعالیٰ نے تیری دعا میں لی تیری دعا قبول کی گئی۔ اللہ تعالیٰ میں لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ بروی کر کے ہیں۔

۳) برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری دعا میں اللہ تیری خواہش میں۔

۱۳

نشان آسمانی

گل دیں را بار سے بیتم	گلشن شرع را ہے بویکم
یعنی اُس سے شریعت تازہ ہو جائیگی اور دین کے شکوفوں کو پھل لگیں گے۔ یہ اُس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک دین پر بذریعہ اس عاجز کے دین اسلام غالب کیا جائیگا اور پھر صفحہ ۴۹۱ پر براہین الہام پر کہ خدا تجھ کو ترک نہیں کرے گا حد تک کہ حدیث اور پاک میں فرق کر کے دکھلائے۔	
دور آل شہسوار سے بیتم	تا چہل سال اے برادر من
یعنی اُس روز سے جو وہ امام مہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوتِ حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوتِ ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۸ واللہ علی کل شیء قدير اگرچہ ایشک حضرت فرج کی طرح دعوتِ حق کے آثار نمایاں نہیں لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پوری ہوئی۔	
نخل و شرمسار سے بیتم	عاصیاں از امام معصوم
اس بیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اُس امام کی جو چودھویں صدی کے سر پر آئیگا مخالفت اور نافرمانی بھی ہونگے جسکے لئے آخرِ خجالت اور شرمساری مقدر ہے اسی کی طرف اس الہام میں اشارہ ہے جو فیصلہ آسمانی میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں فتح ہوں تجھے فتح دینگا ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور سجدہ گاہوں میں گریں گے یعنی مخالفت لوگ یہ کہتے ہوئے کہ خدا یا ہمیں بخش کہ ہم خطا دار تھے۔	

۳۴۳

یہ خیال گذرتا ہے۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زمانہ بطور پر محکوم کرے یعنی مرد میدان بن کر کارروائی نہ کرے بلکہ ٹھپ کر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بربت ہو مگر یہ صرت اجتماعی رائے ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے اس کے کیا سنے ہیں۔ ایک مردوں کی مجال ہوتی ہے اور ایک زمانہ مجال ہوتی ہے جو گناہ ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح ٹھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرے کے یہ سنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے نبی امرا شیل کو بچا لیا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء "دیگھا کو منظور محمد صاحب کے ہاں لاکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہیں کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جائے۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا۔

"بشیر اللہ ولد"

فرمایا: کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہیں کہ منظور محمد کے غلط سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن ہے کہ بشیر اللہ ولد کے غلط سے یہ مراد ہو کہ ایسا لاکا میاں منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پید ہونا موجب خوشحالی اور دو رفتندی ہو جائے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ وہ لاکا خود اقبال اللہ اور صاحب دولت ہو

یقیناً حاشیہ

نے قاضی صاحب کو بعض امور تحقیق طلب کے متعلق تفصیلات دریافت کرنے کے لئے لکھا۔ انہوں نے بہترین مفصل خط بھیج دیا جس میں جو انداز میں کی ہوئی کے متعلق بھی الفاظ ذیل لکھے ہیں: "اس کی عورت پر لوگ باریک آشتائی کے اثر سے لگتے تھے لیکن ہے کہ وہ اس کی زندگی میں ہی خوب ہو۔ خط بدر ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱ میں شائع ہو گیا۔ اس خط کے شائع ہونے پر سعادی نے قاضی صاحب کے مخاطبہ میں بینک عزت کا مقدمہ کھڑا کرنا چاہا اور بیرونی مقدمے کے ایک بڑے بڑے محقق ہوئی۔ اس پر قاضی صاحب نے حضرت سید محمد علیہ السلام کی خدمت میں تسلی دیتے ہوئے دعا کے لئے لکھا اور اس میں یہ لکھا کہ

۱۹ فروری کا نام "حمت کی مجال" ایلی ایل لسان بستانی شہید میں چالیس ہجرتوں نے اس خط پڑھنے سے مبارک سے رقم فرمایا "اس خط کو بت محفوظ رکھا جائے اور اس کا جواب لکھ دیا جائے کہ اب میرے خدا تعالیٰ پر توکل کریں۔ دعا کی جائے گی۔"

(پھر اس مقدمہ کے متعلق میں ہوا کہ میں اس تاریخ کو جس دن دہلی ہونا تھا اور سب تیاریاں ہر طرح سے مکمل ہو چکی تھیں اس دن علی بیگ نے لاکہ کو وہ عورت اپنے آشنا کے ساتھ غائب ہو گئی اور اس طرح ان خائفوں کی ساری کارستانی پر پائی پھر گیا اور میرے لئے حضرت سید محمد علیہ السلام کی قبولیت دعا اور حضور کی تبرکات کا ایک روشن نشان ظہر ہوا۔ تفصیلی رسالت کے لئے دیکھئے صحابہ الاموال صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷۔)

۱۳ (ترجمہ از عرب) اسے خدا اٹھنے کے لئے کیوں چھوڑ دیا۔ بربت اور یاد کر جب میں نے نبی امرا شیل سے (دشمن کو) باز رکھا۔

لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکاپیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ لیکن ہے کہ جلد ہو یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔“

(بدرد جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۳ فروری ۱۹۰۶ء ”شد جان عشق تروے آشکارا“ (لائی الامات حضرت سیح مسعود علیہ السلام صفحہ ۵۸)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء (الف) ”دردناک دکھ اور دردناک واقعہ“

(بدرد جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)  
(ب) نواب محمد علی خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر کی نسبت یہ سکر پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا کہ ان کی بیوی عنقریب فوت ہو جائے گی اور موت کی خبر دے کر یہ بھی فرمایا کہ

دردناک دکھ اور دردناک واقعہ

..... اور یہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی جبکہ نواب صاحب موصوف کی بیوی بہ طرح تندرست اور صیح و سالم تھی۔ پھر گھنٹا چھ ماہ کے بعد نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی کو سہل کی مرض ہو گئی..... آخر رمضان ۱۳۲۳ھ میں وہ مرحومہ اسی مرض سے اس ناپائیدار روتیا سے گذر گئیں۔ اس پیش گوئی سے نواب صاحب کو بھی قبل از وقت خبر دی گئی تھی۔“ (تتمہ حقیقتہ الوری صفحہ ۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء (۱) ”اس کے بعد روٹیا میں دیکھا کہ کوئی خادمہ عورت جو اپنے تعلق والوں میں سے کسی گھر کی ہے آئی ہے اور کہتی ہے کہ میری بیوی بیکار ہو گئی۔ یہ سن کر میں اٹھا ہوں کہ اپنے گھر میں اطلاع کر لیں کہ پہلا البس پورا ہو گیا اور پھر بیوی اور بچہ آتے ہیں اور بچہ اپنے گھر کو تھا کہ بیداری ہو گئی۔“  
(بدرد جلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۵ فروری ۱۹۰۶ء ”اس الامام کے علاوہ مرنومہ کے متعلق حضرت اقدس کو ایک الامام ربیبی ہوا تھا کہ  
استراحتیظ

۱۔ (ترجمہ از مرتب) عشق کا جان اس پر ظاہر ہوا۔

۲۔ لائی الامات صفحہ ۵۸ میں اس کی تاریخ ۲۳ فروری درج ہے۔ (مرتب)

۳۔ یعنی الامام دردناک دکھ اور دردناک واقعہ (مرتب) ۴۔ یعنی نواب محمد علی خان صاحب کی بیوی۔ (مرتب)

میرے ہاتھ میں آیا اور میں نے اپنے تئیں مسکراتا کر دیا اور میں نے کہا کہ یہ ہمارا آسمانی رزق ہے جیسا کہ  
بنی اسرائیل پر آسمان سے رزق اترتا کرتا تھا۔  
(مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ جون ۱۹۰۶ء مکتوبات احمدیہ جلد ۱۱ منقسم حصہ اول صفحہ ۳۸ مرتبہ ملک  
صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ تاربان)

**۵ جون ۱۹۰۶ء** (۱) "مَا أَرْسِلُ سَيِّئًا إِلَّا أَخَذَنِي بِهِ اللَّهُ قَوْمًا لَا يُوْمِنُونَ."  
(۲) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ۔

(۳) خدا کی فیضان اور خدا کی عمر نے کتاب بڑا کام کیا۔  
(بدجلد ۲ نمبر ۲۳ مورخہ ۵ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ المجلد ۱۰ نمبر ۳۰ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱)

**۶ جون ۱۹۰۶ء** "بذریعہ الامام اہل بی معلوم ہوا کہ میان منتظور محمد صاحب کے گھر میں، یعنی محمدی بیگم  
کا ایک بڑا کاپیدا ہو گا جس کے ڈونام ہوں گے۔

(۱) بشیر اللؤلؤ (۲) عالم کباب

یہ ہر دو عالم بذریعہ الامام اہل بی معلوم ہونے اور ان کی تعبیر اور تفسیر ہے۔

(۱) بشیر اللؤلؤ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہو گا جس کے پیدا  
ہونے کے بعد (یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد) زلزلہ عظیم کی پیش گوئی اور دوسری پیش گوئیاں نمودار میں  
آئیں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح عوالم آئے گی۔

۱۔ (تجربہ) (۱) کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اس کو جو سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔  
(۲) خدا اپنے بندوں سے سب کو چاہتا ہے نبوت کو رخصت اس پر ڈالتا ہے۔

۳۔ "اس کے یہ ہیں جن کو خدا نے اس زمانہ میں مسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زائد آیا ہے جس میں ایک عظیم الشان  
مسئلہ ضرورت ہے اور خدا کی عمر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس دور کو پہنچا کہ ایک  
پہلو سے وہ آنتھ ہے اور ایک پہلو سے نبی کی جو اللہ بن شائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم النبیین آپ کو  
خاتمہ کمال کے لئے مقرر کیا جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دیا گیا ہے اور جس سے آپ کا نام خاتم النبیین مقرر ہے آپ کی پیروی کا لائق  
نبوت کشتی ہے اور آپ کی تقویٰ روحانی کی تلاش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں لی۔"

(تجربہ الہی صفحہ ۱۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۱۱۰۰، ۱۱۰۱)

☆ FEELING





۵۳۳

(۲) عالم کباب سے یہ متروک ہے کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند باہر تک ایک باہر تک کر وہ اپنی بڑائی بھلائی شناخت کرے دینا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان بڑا بیشمار اللہ جل جلالہ کھائے گا اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیمت کا نمونہ ہو گا عالم کباب کے نام سے موسوم ہو گا۔

(بدردجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ سورہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۶ جون ۱۹۰۶ء

”اس کے بعد معلوم ہوا کہ اس لڑکے کے دو نام آدھیں (۱) ایک شادی خان کی بیٹی سے وہ اس جماعت کے لئے شادی کا موجب ہو گا (۲) دوسرے کلمتہ اللہ خان کی بیٹی سے وہ خدا کا کلمہ ہو گا جو ابتدا سے متقرر تھا اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری ہو اور گذشتہ امام لئے وارڈ آئینڈ ٹو گرل ایسی پیشگوئی کی رہیں کہ تیس جن کے معنی ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں کیونکہ میں منظور محمد کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمتہ اللہ پیدا ہو گا تب بیات پوری ہو جائے گی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں“ (بدردجلد ۲ نمبر ۲ سورہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲ حاشیہ)

۷ جون ۱۹۰۶ء

(۱) رَبِّعَ آوْفِي أَنْوَارِكِ الْكَلِمَةِ (۲) اِنِّي أَنْزَلْتُكَ وَأَخْتَرْتُكَ (۳) وَرَبَّانَةَ نَارِ تَيْنِ السَّعْيَاءِ مَا يُؤْتِيكَ (۴) وَوَلْتَأْتِيَنَّ الْوَجْهَ الْوَجْهَ (۵) اللَّهُ تَعَالَى اس کو سلامت رکھنا نہیں چاہتا۔ (یہ کسی طرف اشارہ ہے)۔ (۶) إِنَّا أَخَذْنَا مِنْكَ بَعْضَ آبِ الْيَسْرِ (۷) بَعْدَ تَمِيمِ

لے ۲۲ فروری ۱۹۰۶ء اور الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء میں یہ الہام ”اے درویش نور“

(A word and two girls) اور اس کا اردو ترجمہ ”ایک کلام اور دو لڑکیاں“ درج ہے۔ (دیکھئے نمبر ۲۵۰-۵۰۵) لے (ترجمہ از مرتب) (۱) لے سے کہتے ہیں کہ وہ انوار دکھ جو عیب کُل ہوں (۲) میں نے تجھے روشن کیا اور تجھے بگڑایا کیا (۳) اور آسمان سے ایک ایسا امر اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گا۔

لے (نوٹ از مرتب) اس میں معذرت اللہ صیالوی اور ڈاکٹر ڈوٹی امریکن کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”ناک مشرق میں تو سعد اللہ صیالوی یہی پیشگوئی اور ماہر کے بعد جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی نونہا بیگم سے فرمایا یہ تو پہلا نشان تھا اور دوسرا نشان اس سے بہت ہی بڑا ہو گا جس میں فتح عظیم ہوگی سو وہ ڈوٹی کی موت ہے جو ماہر مغربیہ میں نمودار ہوئی۔۔۔۔۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ عالم پیدا ہوا کہ جس کو نشان دکھاؤں گا“

(تجزیہ تفسیر صیالوی حاشیہ صفحہ ۴۷ حوالہ خالی جلد ۳ صفحہ ۵۰)

لے (ترجمہ از مرتب) ہم اسے دردناک جذبات کے ساتھ بچا رہیں گے۔



مُسْتَحْيٰ بِهٖ تَسْرٰى نَفْسًا عَجِيْبًا ۚ وَيَخْرُوْنَ عَلٰى الْاَذْقَانِ -  
 کے زلزلے نمودار ہیں ایک مرتبہ ایک تاجر کو دیکھا گیا ایک عیب بدو دیکھے اور تیرے حاکم ٹھوسوں پر ایں کے بچتے  
 رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ - يَا سَمِيْعُ اَللّٰهُ كُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ  
 ہوئے کہ اس خدا میں نہیں اور جیسے گناہ معاف کر ہم غلام تھے اور زمین کہے گی کہ اس خدا کے نبی میں تجھے نشان نہیں  
 لَا تَخْرِيبَ عَلَيْكُمْ اَلْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَزْهَرُ الرَّٰحِمِيْنَ -  
 کہ تھی اسے خطا کا رو آگیا تم پر کوئی ظامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا۔ وہ آدمی راہمیں ہے۔  
 كَلَّطَفَ يٰ اَتٰتٰسِ وَكَرَّهَتْ عَلَيْكُمْ اَنْتُمْ فِيْهِمْ بِسْطٰنَةٌ مُّؤْمِنِيْ يٰ بٰنِي  
 لوگوں کے ساتھ نطف اور عمارات سے پیش آؤ جو سے بجز کہ سونے کے ٹپے۔ تیرے پر

پہلے یہ وہی اسی ہوتی تھی کہ وہ زلزلہ جو نوز قیامت ہوگا بہت جلد آئے گا اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا  
 کہ پڑھو محمد کو فانی کی جو یہ لہری بیگم کو لڑا پیرا ہوگا اور وہ لڑا کہ اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہوگا اس لئے  
 اس کا نام پیر اللہ نہ ہوگا پیر اللہ ہمارے ترقی سلسلہ کے لئے بنا رہے گا یہ اس طرح میں کا نام عالم کباب ہو گا پیر اللہ کو لگ  
 قریب نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں نوبتیاں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمہ اللہ اور کلمہ العزیز ہو گا پیر اللہ کو خدا کا لہرو کا جو  
 وقت پر ظہور ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے مگر بعد اس کے نہیں سے دعا کی کہ اس زلزلہ نوز قیامت میں کہہ سنبھولی  
 دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وہی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جبکہ وہ جبرائیل ہے رَبِّ اَنْخَرُوْا وَفَتْ  
 هٰذَا - اَنْخَرُوْا اِنِّىْ وَفَتْ مُسْتَحْيٰ - یعنی خدا نے دعا قبول کی کہ اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ  
 وحی اللہ تبارک و تعالیٰ چار ماہ سے اخبار ہوا اور انکم میں چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ اور چونکہ زلزلہ نوز قیامت آئے میں تاخیر ہوگی  
 اس لئے ضرور تھا کہ لڑا کہ پیرا ہو لے میں ہی تاخیر ہوئی۔ لہذا پیر اللہ محمد کے گھر میں ۱۴ جولائی ۱۹۲۵ء میں بروز شنبہ لڑا  
 پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قیامت کا ایک نشان ہے اور نیز وہی اللہ کی پیمانہ لڑا کہ ایک نشان ہے جو لڑا کہ پیرا ہونے سے قریب چار ماہ پہلے  
 شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہو گا کہ درجہ کے زلزلے آئے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نوز قیامت زلزلہ سے لگے ہے جبکہ  
 وہ ضرور لڑا کہ پیرا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑا کہ پیرا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ  
 نوز قیامت کی نسبت تسلی دے دی کہ اس میں بوجہ وعدہ اَنْخَرُوْا اِنِّىْ وَفَتْ مُسْتَحْيٰ ابھی  
 تاخیر ہے۔ اور اگر بھی لڑا کہ پیرا ہو جانا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم  
 اور اندیشہ و اضطراب ہوتا کہ شاید وہ وقت آگیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اب تاخیر ایک شہد  
 کے ساتھ مشروط ہو کر سمیت ہو گئی۔ منہ (حقیقۃ اللہ ص ۱۰۰ حاشیہ)۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۳ حاشیہ  
 سے نقل مطابق اصل (مرتب)

دوسرے

۲۲۱

چشمہ معرفت

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خارق عادت ہے۔ تو کیا  
 بموجب اصول آریوں کے دید کے بعد اللہ علیٰ ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ  
 لیکھرام کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برضلات دید  
 کے مقدر کردہ قانون قدرت کے اللہ کرنا ہے تو دید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا  
 اس صورت میں دید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا  
 ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اسی پر اعتبار نہیں رہتا اور لیکھرام والی بات کوئی  
 سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذلیق تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا  
 قتلے کی بعد اللہ علیٰ پیش گوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں غرض دید کا قانون  
 قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی دید کو بھی لے ڈوبا۔ پھر اسی بنا پر اعتراض کرنا صحیح  
 سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ دید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قدرتِ عظمیٰ ہمیشہ کے لئے  
 مسلوب رہے گی مگر ہم نے چکھتے ہوئے نشانیوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ دید نے جو کچھ دعویٰ  
 کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے اللہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محال اور قانون قدرت  
 کے برضلات ہے وہ سراسر جھوٹ اور ضلالت حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو اللہ کرنا  
 ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بارہا اسی دید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا فوٹو ہم دیکھ  
 چکے ہیں۔ کس قدر ضلالت حیا و شرم ہے۔

۲۲۲

غرض لیکھرام کی موت نے ثابت کر دیا کہ دید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد اللہ  
 نہیں ہے تو پھر دید کے مقدر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا جاوے۔ خدا قتلے کے کوڑا قانون  
 قدرت ابھی مٹتی ہیں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر افسوس ان لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ  
 بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں تیر میں سے پانی نکال سکتا  
 ہوں یا تمام تیر کو پانی بنا سکتا ہوں تو اس کے مقابل پر یہ لوگ دعویٰ نہ مایں ملاؤں گی غمخوار مانتا  
 و صدقاً کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اس کو نہیں مانتے۔

ترجمہ کر لیا ہے۔ تمام توفیقیں اُس خدا کیلئے ہیں جو سارا بار باری ہے۔ اور درود اس رسول مقبول پر جو یوم الحساب کا شیخ ہے اور نیراس کی آل اور اصحاب پر۔ اور تم پر سلام اور ہر ایک پر جو راہ صواب میں کوشش کرنے والا ہو۔ اس کے بعد فتح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب پہنچی جس میں مہابہ کیلئے جواب طلب کیا گیا ہے اور اگرچہ میں مدیم الفکر تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جگہ جو جس خطاب اور طریق کتاب پر مشتمل تھی یہ طبعی ہے سوائے ہر ایک کے سے عزیز تر تھے معلوم ہو کہ میں ابتداء سے تیرے لئے اتلظیم کرنے کے مقام پر کھڑا ہوں۔ تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم اور تکریم اور رعایت آداب کے تیرے حق میں کوئی لگہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں مطلع کیا ہوں کہ میں بلاشبہ تیرے نیک عمل کا مستحق ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو خدا کے صالح بندوں میں سے ہے اور تیری سعی عند اللہ قابل شکر ہے جس کا اجر طیب ہے اور خدا نے بخشہ بادشاہ کا تیرے پر فضل ہے۔ میرے حلقہ عقبت بالفیر کی رضا کار اور میں آپ کے لئے انجام غیر خوبی کی دُعا کرتا ہوں مگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ فاتح سلام علی من سلک سبیل الصواب۔ منہم مقام چھاپڑاں

## ایک اور پیشگوئی کا پورا ہونا

جو کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ہمدی موعود کے پاس ایک بچی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا اس لئے یہ بیان کن مضمودی ہے کہ وہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پہلے اس سے اس امت مرحومہ میں کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوا کہ جو ہمدییت کا مدعی ہوتا اور اس کے وقت میں چھاپا یہ نشانہ بھی ہوتا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب بھی ہوتی جس میں تین سو تیرہ نام لکھے ہوئے ہوتے اور ظاہر ہے کہ اگر یہ کام انسان کے اختیار میں ہوتا تو اس سے پہلے کئی جھوٹے پائے تھے اس کا مصداق بنا سکتے مگر اصل ہمت یہ ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں میں اسی فوق العادہ شرطیں ہوتی ہیں کہ کوئی ٹھوکانا اسے فائدہ نہیں ٹٹھا سکتا اور اس کو وہ مسلمان اور اصحاب ظاہر نہیں کئے جاتے جو پہلے کو عطا کئے جاتے ہیں۔

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی نے کتاب جوامع الاسرار میں جو سن ۱۰۰۰ھ میں تالیف ہوئی تھی ہمدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبادت لکھتے ہیں۔ "دار بعین آمدہ است کہ موعود ہمدی

از قریب کہہ رہا شد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لها کد عمد  
 یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاء علی عدائہ اہل یدبشلاوت ملانہ  
 ویشانہ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مخترومۃ (ای مطبوعہ) فیہا عدد اصحابہ  
 باسمائہم وبلادہم وخاللہم یعنی ہندی اس کا ذکر بھی کیا جس کا نام کہ ہے یہ نام دراصل تالیفات  
 نام کو عرب کیا ہوا ہے اور پھر فرمایا کہ خدا اس ہندی کی تصدیق کریگا۔ اور دوزخ سے اس کے دوست جمع کریگا جن کو خدا  
 کے شکر سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہونگے اور ان کے نام ائمہ سکن و خصلت بھی ہوئی کتاب میں لکھی ہیں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ ہندی ہو جو دوزخ ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس  
 بھی ہوئی کتاب جو جس میں اس کا ذکر متوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی ائمہ کمال اسلام میں تین سو تیرہ نام  
 لکھے کہ ان کا ہوں اور اب یہ نام جو تین سو تیرہ نام ہیں میں بھی لکھے ہیں تاہم یہ ایک نصف کلمہ ہے کہ یہ پیشگی لکھی تھیں  
 ہی تھیں میں لکھی ہوئی اور پھر پندرہ سو تیرہ کے یہ سنا کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت مسند کمال ہندوستان  
 اور پنجاب کے ہیں اور ان کے نام بعض سے موت اور انقلاب الی ہائے اور سرگرمی دین میں بہت لکھے ہیں۔ اور ان کے  
 سب کو ہندی ہنسا کی راہوں میں ثابت قدم کر کے درود ہے بھی۔

۱۱۔ منشی جلال الدین صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۱۔ مولوی غلام علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۱۔ مولوی غلام علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۱۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۱۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۲۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۲۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۱۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۲۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۳۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۴۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۵۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۶۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۷۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۸۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۳۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۳۹۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف
۴۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۴۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف	۴۰۔ مولوی محمد علی صاحب پندرہ سو تیرہ شریف



ازالہ اوہام

۵۳۷

حصہ دوم

(۲۵) جی فی اللہ میاں عبدالحق خلیفہ مجدد المسیح۔ یہ ایک اولاد پر مبنی کا شخص اور سماج پر مددگار اور محض شدت و سختی رکھنے والا دوست اور غریب مزاج ہے۔ دین کو ابتدا سے غریبوں سے مناسبت ہے کیونکہ غریب لوگ بگڑ نہیں کرتے اور پوری تواضع کے ساتھ حق کو قبول کرتے ہیں۔ میں کچھ کچھ کتابوں کہ دولت مندوں میں ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ اس سعادت کا عشر بھی حاصل کر سکیں جس کو غریب لوگ کامل طور پر حاصل کر لیتے ہیں غلطیوں اور غریبوں میں عبدالحق باوجود اپنے افلاس اور کمی خدمات کے ایک عاشق صادق کی طرح محض شدت و سختی کرتا رہتا ہے اور اس کی یہ خدمات اس آیت کا مصداق اس کو کھڑا رہی ہیں **يَا شَرِيفُونَ عَلَىٰ انْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ**۔

۵۳۸

(۲۶) جی فی اللہ شیخ زکریا صاحب گجراتی۔ شیخ زکریا صاحب جو ان مصالح بیک رنگ آدمی ہے۔ ان میں فطرتی طور پر مادہ اطاعت اور اخلاص اور حسن ظن اس قدر کمزور کی برکت سے وہ بہت سی ترقیات اس راہ میں کر سکتے ہیں۔ ان کی مزاج میں عزت اور اب بھی مذہب ہے اور ان کے بشرہ سے علامات سعادت ظاہر ہیں۔ حتیٰ الوجود وہ خدمات میں لگے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کٹاکٹش مکروہات سے انہیں بچا کر اپنی محبت کی صلاوت سے حصہ وافر بخشے۔ آمین ثم آمین

(۲۷) جی فی اللہ عبدالحق خلیفہ جہاں صالح ہے۔ علامات رشد و سعادت اس کے چہرے سے نمایاں ہیں۔ نریک اور نیم آدمی ہے۔ انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے۔ وہ باوجود زمانہ طالب علمی اور فقرہ کی حالت کے ایک روپیہ ماہوار کی بطور چندانہ اس سلسلہ کے لئے دیتے ہیں اور ایسا ہی ان کا دوست خلیفہ رشید الدین صاحب ایک اہل آدمی اور انہیں کے ہم رنگ ہیں اسی قدر چندہ محض لہی محبت کے جوش سے ماہ بساہ لدا کرتے ہیں۔ جہاں ہم اللہ شہید الجہاد۔

۵۳۸



بے خوف ہو کر اس پر جھوٹ باز رہتا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بدویا تھی اور حرا غمخیز کی طرحی سے کہا، ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بد کرداری اور نفس پرستی کے خوش سے دکھاتا ہوں تو اس صورت میں تم آکر کرواؤں سے بڑھ کر نزل کے لائق ہوں تاہم اگر میرے ہمت سے نجات پاؤں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میں عبدالحکیم خان سے سمجھا ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا بھلا کر ایسی ذات کی موت نہیں دیکھا کہ میرے آگے بھی اجنت اور میرے آگے بھی جہنم میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون مانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے میں اس وقت دو لوں چیکریاں یعنی میاں عبدالحکیم خان کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پروردگار کی ذیل میں کھتا ہوں اور اس کا انصاف خدا سے قادر پر مہیور ہوتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیانہ کی میری نسبت پیشگوئی جو انجیم ہولی نور الدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

"مرزا کے خلاف ۱۱ جولائی ۱۹۱۱ء کو رسالہ تہ کو رسالہ تہ ہوتے ہیں۔ مرزا صرف کتاب اور عیار ہے۔ عاقد کے سامنے شہرہ برافرا ہو جائے گا اور اس کی میدان تین سال بتائی گئی ہے۔"

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیانہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"خدا کے متبروں میں قبولیت کے نونے اور ملائیں ہوتی ہیں اور وہ مسیحی کے شہزادے کھلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غائب نہیں آسکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پیر تو نے وقت کو پہنچانا نہ دیکھا"

۱۔ اس میں میں عبدالحکیم خان نے خدا کے اس نعت بیان نہیں لکھا کہ تین سال بعد بتائی گئی۔ نہ

۲۔ خدا تعالیٰ کا یہ نعت کہ وہ مسیحی کے شہزادے کو لکھتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان صاحب کے نعت کا ترجمہ ہے کہ جو بگے کاذب اور فریادگر کہتا ہے کہ عاقد کے سامنے فریاد ہوجائے گا۔ گوئی کاذب ہوں اور وہ عاقد اور وہ مرد صالح ہے اور وہی تیرے اور خدا تعالیٰ کے درمیان فریاد ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ مسیحی کے شہزادے کو لکھتے ہیں۔ ذات کی موت اور ذات کا خراب آن کہ نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ بتا ہوجاتا اور کاذب میں کوئی امر عاقد نہ ہے۔ نہ

۳۔ اس نعت میں عبدالحکیم خان صاحب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی خراب ملا ہے کہ جو بغیر ذلیہ انسانی و تقویٰ کے کار ہوگا۔

۴۔ میں تو نے غور نہ کیا کہ اس زمانہ میں اور اس بزرگ وقت میں اہمیت کھڑے کیے کسی وہابی کی ضرورت ہے یا اس کا مخالف۔

خبر میری

۳۲۶

چتر معرفت

غلام دستگیر تھا اور مولوی کدلا تا تھا اُس نے مجھے کاذب ٹھیسر کر دُعا کے ذریعے سے میری ہلاکت چاہی اور جھوٹے پر خدا کا عذاب مانگا اور اس بارہ میں ایک رسالہ بھی لکھا مگر اس رسالہ کو ابھی شائع کرنا نہ پایا تھا کہ وہ اپنی اسی بددعا کے اثر سے ہلاک ہو گیا اور اُس کا تمام کارخانہ بگڑ گیا۔

ایسا ہی مسلمانوں میں سے ایک اور شخص اٹھا جس کا نام چمن لعل دین تھا اور جنوں کا بیٹے والا تھا اور اُس نے مجھے دُعا لکھی اور میری ہلاکت کی خبر دی۔ تب خدا نے اپنی دُعا سے مجھے مطلع کیا کہ وہ طاعون سے ہلاک کیا جائے گا اور ایسا ہوا کہ ابھی اُس نے اپنے مبارک کاغذ دین لکھنے کے لئے کاغذ کو دیا تھا کہ اسی رات طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہنم سے گزر گیا۔

ایسا ہی ایک شخص فقیر مرزا نام جو اپنے تئیں اولیاء اللہ میں سے سمجھتا تھا اور اُس کے بہت مرید تھے میرے مقابل پر کھڑا ہوا اور دُعا سے کیا کہ خدا نے مجھے عرش سے خبر دی ہے کہ آئندہ رمضان تک یہ شخص یعنی یہ عاجز طاعون سے ہلاک ہو جائے گا۔ پس جب رمضان کا مہینہ آیا تو خود طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

اسی طرح ایک نہایت کینہ ور اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لدھیانہ کا رہنے والا میری ایذا کے لئے کمر بستہ ہوا اور کسی کتاب میں نثر اور نظم میں گالیوں سے بھری ہوئی تالیفات کر کے اور چھپوا کر میری توہین اور تکذیب کی غرض سے شائع کیں اور پھر اسی پر اکتفا نہ کر کے آخر کار مبارک کیا اور ہم دونوں فریق کو یعنی مجھے اور اپنے تئیں خدا کے سامنے پیش کر کے جھوٹے کی موت خدا سے چاہی یا آخر تھوڑے دن بعد ہی طاعون سے ہلاک ہوا۔

ایسا ہی کسی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور اُن کا نام بد نشان زراہاں آخری دشمن اب لیک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحمید خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں

اُس کی زندگی میں کہا ہے۔ اگست ۱۹۰۶ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ اور یہ اُس کی بچائی کے لئے ایک نشان ہو گا۔ یہ شخص اللہ کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے مقابل اور کا فر اندکذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اُس نے جمعیت کی اور برابر ہمیشہ برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل ہوا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض لہذا اُس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔ چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جہور کے بھی برخلاف اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اُس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ام۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اُس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔

یہ تو بطور نمونہ وہ نشان لکھے گئے ہیں جو دشمنوں کے متعلق تھے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ کچھ نمونہ کے طور پر وہ نشان بھی لکھے جائیں کہ جو دشمنوں کے متعلق ہیں

اور وہ یہ ہیں

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک مخلص دوست ہیں جن کا نام ہے حافظ مولوی حکیم نور الدین اُن کا ایک بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا۔ تب ایک شریر دشمن نے اپنے ایک اشتہاد کے ذریعے اُس کے کی موت پر بڑی خوشی ظاہر کی اور مولوی صاحب ممدوح کا نام اتر رکھا۔ میرا دل اس ایذا سے سخت بہتر ہوا گیا میں نے بہت تعزیر سے جناب الہی میں مولوی صاحب موصوف کے لئے دعا کی تب مجھے اللہ تعالیٰ کا ایک لڑکا پیدا ہوا اور

ہونے لگے حضرت مسیح موعودؑ کی شروع کی کتابوں میں کسی ایسی تحریر کو پڑھیں جس میں لکھا ہو کہ  
میرے انکار سے کفر لازم نہیں آتا تو ہم کو دھوکا نہ کھانا چاہیے کیونکہ بعد میں حضرت مسیح موعودؑ  
کی اس رائے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے انعام سے ملدیا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ جدا جدا حکیمان  
موت کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں :-

”بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو سرری دعوت  
پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے  
تزدیک قابل مواخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اب میں ایک شخص کے  
کھنے سے جس کا دل ہزاروں تازیکیوں میں مبتلا ہے خدا کے حکم کو چھوڑوں۔  
اس سے سہل تر بات یہ ہے کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ اس اگر کسی وقت  
مرتب کھانا میں اپنی توبہ شائع کریں اور اس غیث عقیدہ سے باز آجاویں تو رحمت الہی کا دروازہ  
کھلے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رو تو کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصیحت پر کچھ توجہ  
ہیں اور خدا تعالیٰ کے کلمے کلمے نشانوں سے متنبہ تھے میں انکو راستہ باز قرار دینا اسی شخص کا  
کام ہے جس کا دل شیطان کے بجنے میں گرفتار ہے“

حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر سے بہت سی باتیں مل ہو جاتی ہیں اولیٰ یہ کہ حضرت  
صاحب کو اللہ تعالیٰ نے انعام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں  
اور نہ صرف یہ اطلاع دی بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھو دوسرے یہ کہ حضرت  
صاحب نے جدا جدا حکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا  
تھا۔ تیسرے یہ کہ مسیح موعودؑ کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک غیث عقیدہ ہے  
جو کہتے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اسکے لئے رحمت الہی کا دروازہ بند ہے۔ چوتھی یہ کہ جو  
شخص مسیح موعودؑ کی دعوت کو رد کرتا ہے وہ قرآن شریف کی نصیحت پر کچھ توجہ دیتا ہے اور  
خدا کے کلمے نشانوں سے متنبہ ہوتا ہے۔ چھٹے یہ کہ جو مسیح موعودؑ کے منکروں کو راستہ باز  
قرار دیتا ہے اس کا دل شیطان کے بجنے میں گرفتار ہے۔ اب کون ہے جو مسیح موعودؑ کی  
کسی پہلی تحریر کو پیش کیے کے آپکے اچھڑکی اہمیت کو گرا نا چاہے۔ کیا وہ ایسے شخص کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## خُدایتے کا حامی ہو

امیض

اس سر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالعلیم خاں صاحب جو تھینا میں بری ٹک سیرے سر پر وہی قابل ہے، چند دنوں سے مجھ سے رشتہ ہو کر سخت مخالفت ہو گئے ہیں اور اپنے رسلہ ایشیہ الدنیل میں سیرام کتاب مکار فیضانِ دجلال شریحہ عماد خور رکھا ہے اور مجھے خاتون اور کم پرست اور نفس پرست اور مفلسہ اور مغزنی اور خوار و خوار کولے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا صاحب نہیں ہے جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام پر یوں کا جو میرے سو کوئی نہیں گزارا۔ اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا کدوہ کر کے میری عیب تمہاری کے بارہ میں پیکر دیتے اور لاہور اور امرت سیر اور یگانہ اور دوسرے مقامات میں فحاش و اتھام کی بدیہاں عام مجلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دونا کے لیے ایک طنزناک اور شیطان سے بڑا ظاہر کر کے ہر ایک نیکی پر میں مجھ بدترسی اور ٹھنڈا آڑا یا۔ عرض ہم نے اُس کے ہاتھ سے وہ ڈکھ اٹھا یا جس کے بیان کی حاجت نہیں۔ اور پھر میاں عبدالعلیم صاحب نے اسی پر اسی نہیں کی بلکہ ہر ایک پیکر کے ساتھ یہ چنگوٹی بھی صدرا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ میں تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائے گا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا کیونکہ کذاب اور مغزنی ہے۔ میں نے اس کی ان چنگوٹیوں پر مہر کیا مگر آج جو ۱۴ اگست مناسبت ہے۔ پھر اس کا خط ہمارے دوست فاضل جیل کوٹلی نور الدین صاحب کے نام آیا۔ اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شناری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ اگرچہ اُن شیطانوں کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہاک ہونے کی خبر میرے ہی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک بڑک ہو جائے گا۔ جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب میں بھی اس بات میں کیونکہ منافق نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اس کی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور درحقیقت اس میں قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کذاب ہوں اور پچیس برس سے چار رات خدا برافراہ کر رہا ہوں اور اس کی حکمت اور جلال سے

بے خوف ہو کر اس پر صحبت باندھنا ہوں اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بدویا تھی اور حرا بخوری کے طریق سے کہا تا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے خوش سے دکھایا ہوں تو اس صورت میں تمام بدکاروں سے بڑھ کر سزا کے لائق ہوں تا وہ مجھ سے نفرت سے نجات پادیں۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میں عبدالحکیم خاں نے کہا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھ کو ایسی ذات کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے کسی لعنت اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں۔ مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لیے میں اس وقت دو لوں پیشگوئی یا یعنی میں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدا سے قادر بر جمہور بتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پشمال کی میری نسبت پیشگوئی جو انوکھی بولوی نور الدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

”میرزا کے خلاف ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء کو یہ اہلکلام ہوئے ہیں۔ میرزا صرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شرم بر فنا ہو جائے گا اور اس کی عین دو تین سال بتائی گئی ہے۔“

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پشمال کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

”خدا کے مقبول میں قبولیت کے نونے اور ملائیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کھاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کچھنی ہوتی تو اترتے آگے ہے۔ پھر تو نے وقت کو پہچانا نہ دیکھا ہے۔“

۱۔ اس میں میاں عبدالحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال سعادت بتائی گئی۔ نہ

۲۔ خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کھاتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرہ کا ترجمہ ہے کہ جو لے گا ناب اور فریاد کرے کہ ہے کہ صادق کے سامنے شرم بر فنا ہو جائیگا۔ اگر ایسا کذاب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں فریاد اور خدا تعالیٰ اس کے ذمے فرماتا ہے کہ جو ہمارے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کھاتے ہیں۔ ذات کی موت اور ذات کا خراب آن کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کذاب میں کوئی امتزاج نہ ہے۔ نہ

۳۔ اس فقرہ میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کچھنی ہوتی تو اسے آسانی خراب ملا ہے کہ جو میرا زور انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

۴۔ میں تو نے یہ غور نہ کیا کہ اس زمانہ میں اور اس تازک وقت میں امت محمدیہ کے لیے کسی وقت کی ضرورت ہے یا کسی صلہ اور مبرد کی۔

۶۷۴

ترجمانہ رب فرق بین صادق و کاذب۔ انت تری محل مصلح و صادق

المشتمر۔ میوزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی

۱۹ اگست ۱۹۰۶ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ

(یہ اشعار ۱۳۲۳ء کے دو مضمون پر ہے)

مجموعہ نوار احمد پر پریس قادیان دارالامان

اور حقیقۃً البقی میں بھی درج ہے

۱۔ یعنی اسے برسے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہی میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا رویہ ہے جو وہ کتاب ہے کہ صادق کے ساتھ شر بر فنا ہو جائیگا پس چونکہ وہ اپنے میں صادق ٹھہرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے۔ یہ صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیں گا۔

پندرہ سرف

۳۲۶

خبریت ۳۲۶

اُس کی زندگی میں ہی ہم اگست ۱۹۰۵ء تک ہوجاؤں گا۔ اور یہ اُس کی پائی کے لئے ایک نشان ہو گا۔ یہ شخص اللہ کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے حیا اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اُس نے بیعت کی اور بلا بومینس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل ہوا پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض لہذا اُس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اُس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجات ہو سکتی ہے۔ گو کوئی شخص یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی خیر بھی رکھتا ہو چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ جسور کے بھی برخلاف اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں نے اُسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اُس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اُس کی زندگی میں ہی ہم اگست ۱۹۰۵ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہوجاؤں گا مگر خدا نے اُس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اُس کو ہلاک کرے گا اور میں اُس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صلاح ہے خدا اُس کی مدد کرے گا۔

یہ تو بطور نمونہ وہ نشان لکھے گئے ہیں جو دشمنوں کے متعلق تھے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ کچھ نمونہ کے طور پر وہ نشان بھی لکھے جائیں کہ جو دشمنوں کے متعلق ہیں

اور وہ یہ ہیں

ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میرے ایک مخلص دوست ہیں جن کا نام ہے صاحب مولاوی حکیم نور الدین اُن کا ایک بیٹا تھا وہ فوت ہو گیا۔ تب ایک شریر دشمن نے اپنے ایک اشتہار کے ذریعے اس لڑکے کی موت پر بڑی خوشی ظاہر کی اور مولاوی صاحب مجدد کا نام اہتر رکھا۔ میرا دل اس ایذا سے سخت بے قرار ہو گیا میں نے بہت تضرع سے جناب الہی میں مولاوی صاحب موصوف کے لئے دعا کی تب مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا پیدا ہوا اور



جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا۔ اور بھرا دوں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منہ کے مطابق۔ اور پھر فرمایا:

كَلِمَةُ الْبَشَرِي فِي الْخَلْقِ وَالْإِنْسَانِيَا خَيْرٌ وَلَعَنَتْ وَفِيهِ انْشَاءُ اللَّهِ تَعَالَى. وَوَعَدْنَا نَكَ  
وَذَرَكْنَا النَّقْصَ عَطْفُونَ وَرَفَعْنَا نَكَ ذِكْرَكَ. إِنِّي مَنَّكَ ذِكْرَكَ  
فَأَذَكْرَكَ وَسَمِعَ مَكَانَكَ حَانَ أَنْ تُعَانِ وَتُرْفَعُ بَيْنَ النَّاسِ بِإِنِّي مَنَّكَ يَا أَمْرًا  
إِنِّي مَنَّكَ وَرَمَعَ أَهْلِكَ إِنَّكَ مَعِي وَأَهْلِكَ إِنِّي أَنَا الْمَرْحَمَانِ فَا تَنْظُرُ بِنَظْرِ  
يَأْخُذُكَ اللَّهُ.

یعنی تمہارے لیے دنیا اور آخرت میں نجات ہے۔ تیرا انجام نیک ہے۔ خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہے۔ ہم تیرا بوجھ آراء میں گئے جس نے تیری گرفت زداری اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا گئے ہیں تیرے ساتھ ہوں۔ میں نے تجھے یاد کیا ہے۔ سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آئے کہ تو مردیا جائے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور ہندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اسے بولایم اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں۔ میں زمان ہوں۔ میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کمرے کہ خدا تجھے سے موخندہ لے گا۔ اور پھر آخر میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کتابت معرفت جولائی مشغلہ سے چودہ سینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کہتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں تمہارا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا اربار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور حقوت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت کما ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شمال حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے درپردہ اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری عمل کرے گا اور وہ جو چھوٹا اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا۔ مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک گناہ میں پھیلے دے گا۔ سو چاہیے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھائیں۔

اس پیشگوئی کے ساتھ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر سے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دلوں میں طرح کر دے گی معلوم نہیں کہ کئی سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہوگی۔ مگر خدا مجھے مناصب کر کے فرماتا ہے کہ میں گئے اور تمہارا آن لوگوں کو جو تیری چارہ دہاری کے

۶۶۶

(۲۷۵)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## تمام جماعت احمدیہ کے لئے اعلان

چونکہ اکثر عبدالحقیم اسٹنٹ سرجن پٹیل نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اور ان باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں، موندہ پھیر لیا بلکہ اپنے عطا میں وہ سختی اور گستاخی دکھلائی اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی بلکہ بچا جہتیں لگائیں اور اپنے مرتع لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندہ نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال قریب سے کھانے والا قرار دیا اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے ہیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوشِ ہدایت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ پیشگوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے، کچھ چیز نہیں مجھ کو ہزار ہا ایسے الہام اور خواہش آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آویزی کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بد گوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے، ان تمام جہتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں مجھ کو نہیں علاوہ اس کے میری تحقیر کی فرض سے مجھ کو بھی پینٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے ایسے مغز کی اور بد گوئیوں کی کچھ پروا نہیں کیونکہ اگر جیسا

کہ مجھے اس نے دعا ہذا حرام خوردگی اور فرجی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے اور طریق اسلام اور دیانت اور بیرونی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر مجھے کرنا چاہا ہے اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے منکر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ مجھے محض حکم پروردگار اور ضمن اسلام قرار دیا ہے۔ اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرتا ہے لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بخیر مواخذہ کے چھوڑے گا جو مرید ہو کر اور بجز مرتد ہو کر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوڑے اور چھار جو حکم پروردگار کہلاتے ہیں اور مردار کمانے سے بھی عار نہیں رکھتے ان کی مانند مجھے بھی محض حکم پرست اور بندہ نفس اور حرام خوردگی قرار دیتا ہے۔

اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا شکر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر خم کرتا ہوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَضَ اَسْکُوْبَتِنِیْ وَخَزَّنٰہِ اِلَیَّ اللّٰہِ وَاعْلَمَ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اب چونکہ یہ شخص اس وجہ پر ہمدردن معلوم ہوتا ہے جیسا کہ عمرو بن ہشام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جان کا دشمن تھا اس لئے میں اپنی تمام جماعت کو مستحب کرتا ہوں کہ اس سے بھگی قطع تعلق کر لیں اس کے ساتھ ہرگز واسطہ نہ رکھیں ورنہ ایسا شخص ہرگز میری جماعت میں سے نہیں ہوگا اِنْسَا الفِخْ بِنْتِنَا وَنَمِّنْ لِّقَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَآلَتْ خَيْرًا لِّلْغَیْبِیْنَ ۝ آمین آمین آمین۔

المشہد

خاکسار  
مرزا غلام احمد مسیح موعود  
از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب  
(الحکمہ ۳۰ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

۶۴۹

کہتے ہیں بیچ آتا اور اپنی وسیع وقیرہ کی منت برداشت کرتا ہے۔ کیا اُسے کسی کفہہ کی ضرورت ہے؟  
نہیں بگڑے نہ سخت اور عمل کی ضرورت ہے۔ اس بات کو ہم مانتے ہی نہیں کہ بجز کفارہ کے کوئی رو بہ نجات  
ہی نہیں۔ بلکہ کفہہ تو انسانی ترقیات کی راہ میں ایک رنگ اور پتھر ہے۔

سوال۔ پکیزنگ کیا مراد ہے؟

جواب۔ پکیزنگ سے مراد ہے کہ انسان کو جو اس کے جذبات نفسانہ خدا تعالیٰ سے نہ گدھاں کر کے اپنی خواہشات  
میں ٹھکانا چاہتے ہیں ان کا خوب نہرو اور کوشش کہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق اس کی تقدیر  
یا ننگہ کی کوئی قول فعل خدا تعالیٰ کی رضامندی کے بغیر سرزد ہی نہ ہو۔ خدا تعالیٰ قدریں اور پاک ہے  
وہ اپنی صفات کے مطابق ہی انسان کو بھی چلانا چاہتا ہے۔ وہ درحیث ہے انسان سے بھی چاہتا ہے۔  
کہ وہ کہہ انسان سے بھی کرم چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں ظاہر ہیں  
جسمانی طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا مدت ہائے قزاز سے چلی آئی ہے۔ ان کو انانہ پانی، لباس، روشنی  
وغیرہ تمام حوائج ضروریہ اور لوازم انسانیہ ہمیشہ سے ہم پہنچانا چھوٹا ہے اور ہمیشہ ہی اس کے دم اور  
کرم کا صفات اور اساد حسنہ کے تقاضے ساتھ ساتھ حقوق کی دستگیری کرتے چلے آئے ہیں۔ پس ضروریہ  
ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو اپنی صفات کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد پروفیسر اور بیڈی نے حضرت اقدس علیہ السلام کا شکر ادا کیا اور کہ کرم شکر اور  
آپ نے گفتگو کی عزت بخشی اور ہماری مسولیت میں ایک سفید اضافہ فرمایا اور چلا دلت  
بت اچھی طرح سے گذرانے

۱۹ مئی ۱۹۰۵ء

عبدالحکیم کی کتاب کا ذکر تھا کہ بت سے اقرضی  
کئے ہیں۔ فرمایا۔

عبدالحکیم شیالوی کا ذکر

ہم نے جو کہ کتاب کا ذکر ہے۔ ہمیں ہرگز نہیں سکا میں منتقل بھی ہو چکی ہیں۔ اب بحث میں پڑے فقہیوں میں  
داخل ہے۔

۱۰ اگست ۱۹۰۵ء، ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء، ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء

۶۸۰

فرمایا:-  
 ہر ایک کی عظمت بُدا ہوتی ہے۔ یہ ہیں تو ہمیں نہیں مہا کہ کسی طرح کوئی شخص ایک آدمی کی بیس سال بُدی  
 کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تطہیر حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے بعد پھر اس کے  
 حق میں ایسی گندی گالیاں بولی سکتا ہے۔ ہماری تو سمجھی نہیں آسکتا۔ مگر ہر ایک شخص کی عظمت بُدا ہوتی ہے۔  
 عرب صاحبِ بُدا بھی نے عرض کیا کہ میں پیٹال سے آیا ہوں۔ جدِ الحکیم نے آپ کے متعلق پوچھنا  
 کہ ہے کہ آئے والی اور ماہن کو آپ کی وفات ہو جاوے گی۔ لیکن پیٹال کے لوگ خوب جانتے  
 ہیں کہ وہ ایک جُڑوا آدمی ہے۔

عظمت نے فرمایا:-

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کہ راہباز کو کہ ہے۔

فرمایا:-

### دعویٰ رسالت کی ماہریت

ہم نے ان مسٹوں میں کوئی دعویٰ رسالت نہیں کیا جیسا کہ  
 کھان لوگوں کو بگاڑتے ہیں اور جو کچھ ہمارا دعویٰ ختم اور متنازع ہونے کا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی شہادت کی تائید کا ہے وہی ہمیشہ سے ہے آج کوئی نئی بات نہیں۔ جو بیس سال سے یہ امام ہے  
 جبرئیل اللہ فی حلالِ اَلَّذِیْنَ یُنَبِّیْنَ

۳۰ مئی ۱۹۰۸ء

بوقتِ صبح

### صلح کا فائدہ

صلح سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے صلح کی۔  
 ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب جنگ ہو تو مسلمانوں کے ساتھ کفار کا  
 میں جوں ہو گیا اور انہیں اسلام کی صداقتوں پر نظر کرنے کا موقع مل گیا۔ پھر ان میں سے کئی سید ہو گئے  
 اسلام کے لیے تیار ہو گئے۔

۱۔ درجہ نمبر ۱۹-۲۰ صفحہ ۶۷۷ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء

۵۰

فرشتہ گواہی

ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا۔ اب بن لوگوں میں سے اس کی مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے۔ اسے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے پورا ہر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تہلہ ہی عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب بل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور، تھک جاتیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رٹے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہونگے۔ اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو فریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے آدھ منہ ہونے میں اور ہادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر نعمت سمیٹا ہوں جو جوھوٹ اور انصرہ کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو میں دقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں مگر آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم لڑ کر کھلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضافہ۔ پس بولو کہ میں جی و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضافہ کے لئے ٹھیل مدوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکتذین میں آخر ایک ہی فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس دقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم ہیں یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یا تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔

اب اس اشتہار سے میرا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے اور نشانوں میں

نزول المسیح

۲۲۹

ہونگے تو پھر بلاشبہ ہمارے دعویٰ باطل ہو جائیگا کہ اعجازی طاقت جو انشار پر دازی اور نظم اور  
نثر میں ہے یہ بھی خدا کا ایک نشان ہے جو ہمارے مسیح موعود ہونے پر ایک گواہ ہے بلکہ ہم  
خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر حلفی وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اس عرصہ میں اسی تعداد کے لحاظ سے انہیں  
مضامین کی پابندی سے ان کے اشعار مقرر کردہ منصفوں کی شہادت سے جو اہل علم ہونگے  
ہمارے اشعار سے فصاحت بلاغت کے رُوسے بہتر ثابت ہوں تو دونوں مخاطبین کو ایک

یقینہ سے کہ کتاب کے جو ایک ارادہ کرے گا وہی نامراد ہے گا۔ سو اس سے زیادہ کیا نامرادی ہے کہ وہ اپنی لغو  
کتاب کو چھاپ ہی نہ سکا اور مر گیا۔ اور پھر اس کے فرزند کچھ اگر پیر مر علی نے اپنی کتاب  
میں کھایا اور وہ بھی نامراد رہا۔ کیونکہ ہر علی کی غرض یہ تھی کہ اس کتاب کے لکھنے سے اپنی  
مشیت ظاہر کرے کہ میں بھی عربی خوان ہوں اور ادیب ہوں مگر بجائے نامرادی کے اس کا  
چر ہونا ثابت ہوا۔ کون اس سے تعجب نہیں کریگا کہ چور بھی ایسا دلیر چھوٹلا کہ مرزہ کی  
ساری کتاب کو نکل گیا اور ڈکار نہ لیا اور محمد حسن بد قسمت کا ایک دفعہ بھی ذکر نہ کیا۔  
اور ایک دوسرا نشان یہ ہے کہ اس کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۱۹۹ میں  
میں نے یہ دعا کی تھی رب ان کنت تعلم ان اعدائی ہم الصادقون المخلصون  
فاهلکتی کما تہلک الکذابون۔ وان کنت تعلم انی منک ومن  
حضر تک فقد لنصرتی۔ ترجمہ یعنی اے میرے خدا اگر تو جانتا ہے کہ میرے  
دشمن ہے ہیں اور مخلص ہیں پس تو مجھے ہلاک کر جیسا کہ تو جھوٹیوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اور  
اگر تو جانتا ہے کہ میں تیرے طرف سے ہوں تو دشمن کے مقابل پر میری مدد  
کرنے کے لئے تو کھڑا ہو جا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اس کتاب اعجاز المسیح کے  
شائع ہونے کے بعد محمد حسن بھییں مقابلہ کے لئے میدان میں نکلا۔ اس لئے بموجب  
اس مباہلہ کی دعا کے مارا گیا۔

۲۸۳

منزورۃ الامم

راہب عیسائی دین کے مرنے کے بعد اکثر ایسے ہی تھے۔

چھٹے کشوف اور الہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ امام الزمان

اکثر بذریعہ الہامات کے خدا تعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پالتے ہیں۔ اور اسکے الہامات دوسروں پر

قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کیفیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس کے بعد کائنات کے لئے

محکم نہیں اور انکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور فرائض معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقد سے اور

معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالفت قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتی ہیں۔

غرض جو لوگ امام الزمان ہوں انکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتی۔ بلکہ

لصرت دین اور تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مہیا رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کو نہایت

صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور انکی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اور بسا اوقات سوال اور جواب کا ایک سلسلہ

منفق ہو کر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے

بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال

کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک

کلمہ انداز درپردہ ایک کلمہ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ اور معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا۔

اور کہاں گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ ان سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور

روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہوا نثار دیتا ہے۔ اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی۔ بلکہ وہ تو

بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا ان سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے۔ اور امام الزمان کی الہامی

پیشگوئیاں ظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے

ہیں۔ جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلئے انکے الہام

کو دیا جاتا ہے کہ انکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہ ہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں۔

واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناقام سالک لوگوں کو بھوکرتے ہیں۔ اور

حدیث النفس بھی جوتی ہے جسکو اصغاث اسلام کہتے ہیں۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے۔ وہ



۵۔ جنوری ۱۹۶۲ء

۲۹۱

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

تباہ نہیں ہوگا۔ یہ ایک بڑے درخت کی طرح ہو جائیگا اور پھیل جائیگا اور اس میں بادشاہ ہو گئے اور جیسا کہ کوزع اخراج شطاًۃ ۱۱ میں اشارہ ہے اور پھر فصاحت بلاغت کے بارہ میں فرمایا۔ بسطن عربی میں ۱۱ اور پھر اسکی نظیر مانگی اور کہا کہ اگر تم کہہ کر سکتے ہو اسکی نظیر دو۔ پس عربی مبین کے لفظ سے فصاحت بلاغت کے سوا اور کیا معنی ہو سکتے ہیں؟ خاص کر جب ایک شخص کہہ کہ میں یہ تقریر ایسی زبان میں کرتا ہوں کہ تم اسکی نظیر پیش کرو۔ تو بجز اس کے کیا سمجھا جائیگا کہ وہ کمال بلاغت کا ملکی ہے اور مبین کا لفظ بھی اسی کو چاہتا ہے۔ بالآخر چونکہ ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب قرآن شریف کے معجزات سے علمد امنکر ہیں اور اسکی پیشینگوئی سے بھی انکاری ہیں اور مجھ سے بھی اسی مجلس میں تین بیار پیش کر کے ٹٹھا کیا گیا کہ اگر دین اسلام سچا ہے اور تم فی الحقیقت مہم ہو تو ان تینوں کو اچھا کر کے دکھاؤ حالانکہ میرا یہ دعویٰ نہ تھا کہ میں قادر مطلق ہوں نہ قرآن شریف کے مطابق مواخذہ تھا۔ بلکہ یہ تو عیسائی صاحبوں کے ایمان کی نشانی ٹھہرائی گئی تھی کہ اگر وہ سچے ایماندار ہوں تو وہ ضرور لسنگر ہوں اور اندھوں اور بہروں کو اچھا کریں گے۔ مگر تاہم میں اس کے لئے دعاء کرتا رہا اور

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے میں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھ پر یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے

لہ الفتح: ۳۰، الشراء: ۱۹۶، ۲۰۹

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے  
 خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔  
 وہ انہی دنوں مباہلہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ  
 لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا اور اسکو سخت  
 ذلت پہنچگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص  
 سچ پر ہے اور سچے خدا کو ماننا ہو اسکی اس سے عزت ظاہر  
 ہوگی اور اسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض  
 اندھے سو جا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے  
 لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔

ای طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو اللہ شد و المتہ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے  
 کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور  
 جرات کرتا ہوا اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا  
 وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ مسمولی جیش تو آؤ  
 لوگ بھی کہتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

۱۶۳

كان يسب نبي الله ويشكك في شأنه بكلمات معبوضة قد حوت عليه فبشرني ربي  
بموته في ست سنة ان في ذلك الآية للطالبيين-

ومنها ما وعدني ربي ان يجادلني رجل من المنتصرين الذي اسمه عبد الله اتهم  
العباسي انه كان اراد ان يشد جباثر الحيل على دين النصارى ويوارى سواته فصال  
على الاسلام وكان من المنتشد دين- وبأحسنى في حلقه منقصة بالانام مختصة بالزحام  
وزخرف مكائده لارضاء الكافرين- فثبتت اليه عتافي وابشنته من معارف بياني  
وجعلته من المفحامين-

فما وجدته من قلة الحياء وكله يجمع في جمالاته ويسد ربي الغراء وامتدت  
المباحثة الى نصف الشهر وكنا نصدق اليه بعد صلوة الفجر ونزج في وقت الهجير  
عند اشتد اندحر الظهيرة وتركتنا الاستراحة كالجأهدين- فبيتما اناني فكر لا جل ظفر  
الاسلام والحكم الاليام فاذا ابشرني ربي بعد دعوتي بموته الى خمسة عشر شهرا من يوم  
نائمة البحث فاستيقظت وكنت من المطمئنين ثم جئناه واجتمعت الحلقة وحضر  
الخاص العام واحضرت الدواة والاقلام فما لبثت ان قصدت وانباتت من كل ما  
اخبرت من رب الارباب امليته في الكتاب ثم ارتحلت من دار غربتي وحسبت ذلك  
البحث افضل قريبي وحسبت ذلك النبوة نعمة من نعم رب العالمين- فتفكرت عا فأكبر الله  
ولا تجهر في تكفيري ولا تسبوا ولا تقدر فوا وانكتم في شك فانتظر هذه الانبياء المذكورة  
فانها معيار الصدق وكذبي وان لم تنتهوا فقد تمت عليكم حجة الله وحجتي ولن تضروني  
شيئا وستسألون عند مالك يوم الدين وان تتوبوا وتصدقوا فان الله لا يضيع اجر المحسنين

عنوان البحث من اصل ۱۲۱۵

شبهه منتقده ۱۲۱۵ باسم سلطان محمد بن محمد بيك و محمد بيك امير نظام الدين واسم عم بعلما محمد بيك وم  
سكني قريه المشرق في قريه ضلع لا هود واسم اميرها مرزا احمد بيك تولى بعد الهامى حداثى مساعد الا الهام  
واما بعلما سلطان محمد بن محمد بيك من ميلاد موته كبريا من السنة ربي افتح بيننا وبين قوما بالحق وان

۵ جون ۱۹۷۲ء

۲۹۲

از اسلام اور سائنس میں مباحثہ

جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے  
 خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔  
 وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ  
 لیکر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اسکو سخت  
 ذلت پہنچائی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص  
 سچ پر ہو اور سچے خدا کو ماننا ہی اسکی اس سے عزت ظاہر  
 ہوگی اور اسوقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض  
 اندھے سو جا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے  
 لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگیں گے۔

ایسی طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے سو الحمد للہ والمنعہ کہ اگر یہ پیشینگوئی اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ انسان ظالم کی عادت ہوتی ہے  
 کہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا اور باوجود سمجھنے کے نہیں سمجھتا۔ اور  
 بحرات کرتا ہے اور شوخی کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا ہے لیکن اب میں جانتا ہوں کہ فیصلہ کا  
 وقت آگیا۔ میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو آؤ  
 لوگ بھی کہتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے تھا۔ میں اسوقت یہ اقرار کرتا ہوں

۵ جون ۱۹۹۳ء

۲۹۲

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رستہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جانشانی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پراس کی باتیں نہ ٹھلیں گی +

اب بڑی صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشانیا پورا ہو گیا تو کیا یہ سب آپ کے غشام کے موافق کال پیشینگوئی اور خدا کی پیشینگوئی ٹھہری گی یا نہیں ٹھہری گی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں جنکو اندرونہ بائبل میں دجال کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں ہو جائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھا سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں باور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ تورات کو پڑھو کہ اس کی اول اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دنیا کس طرف جھک گئی۔ اب میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں اس سے زیادہ نہ کہو گا۔ والسلام علی من اتبع الهدی +

دستخط بحروف انگریزی ہنری ہارٹن کلارک پریزیڈنٹ از جانب عیسائی صاحبان	دستخط بحروف انگریزی غلام قادر فیض پریزیڈنٹ از جانب اہل اسلام
---	--

# تمام شد

۵۔ جون ۱۹۹۳ء

۲۹۲

اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ

کہ اگر یہ پیشینگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ قرن جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت پاویں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ رُو سیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رشتہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زبیرؓ: اعلانِ ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ملیں گی +

اب وہی صاحب پوچھتا ہوں کہ اگر یہ نشان بُرا ہو گیا تو کیا یہ رب آپ کے فحشاء کے موافق کال پیشینگوئی اور خدا کی پیشینگوئی ٹھہریگی یا نہیں ٹھہریگی اور رسول اللہ صلعم کے سچے نبی ہونے کے بارہ میں شکوہ اندرونِ بائبل میں و جہل کے لفظ سے آپ نامزد کرتے ہیں محکم دلیل ہو جائیگی یا نہیں ہو جائے گی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا لکھا سکتا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اب ناحق ہنسنے کی جگہ نہیں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے شولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو۔ لیکن اگر میں سچا ہوں۔ تو انسان کو خدا مت بناؤ۔ تو ریت کو پڑھو کہ اس کی اول اور کھلی تعلیم کیا ہے اور تمام نبی کیا تعلیم دیتے آئے اور تمام دنیا کس طرف جھک گئی۔ اب میں آپ کے رخصت ہوتا ہوں اس کے زیادہ نہ کہو لگا۔ والسلام علی من اتبع الهدی +

دستخط بحروف انگریزی	}	دستخط بحروف انگریزی
ہنری بلڈن کلارک پریزیڈنٹ از جانب عیسائی صاحبان		غلام قادر فصیح پریزیڈنٹ از جانب اہل اسلام

# تمام شد

کر لے کہ خاص حالت کی باتیں ہیں انبیاء جنہوں نے لوگوں کیلئے اسوہ حسنہ بنا ہوتا ہے اور حقوق العباد کی بھی بہترین مثال قائم کرنی ہوتی ہے عموماً ایسا طریق اختیار نہیں کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ جب تک

کی سیلویں صرف ایک دن باقی رہیں گی۔ تو حضرت سید سمرقند علیہ السلام نے مجھ سے اور یہاں

مادہ علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے چنے دیکھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے

تھے۔ لے لہذا ان پر نکال سورت کا وظیفہ آتی تعداد میں پڑھو (مجھے وظیفہ کی تعداد

بھی یاد نہیں رہی میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورت یاد نہیں رہی مگر

اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورت تھی جیسے اللہ تو کفیل لعل رنک باسحقا

الغیل الخ ہے اور ہم نے یہ وظیفہ تریبا ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر

ہم وہ راتے حضرت صاحب کے پاس بیٹھے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وظیفہ ختم ہو گیا تو

میرے پاس لے آنا اسکے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے اسپر خالی شمال کی

طرف لے گئے۔ اور فرمایا یہ راتے کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈالے جائیں گے۔ اور فرمایا کہ جب

میں دانے کوئیں کھینک دوں۔ تو ہم سب کو سرعت کیساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہیے

اور ریز کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنوئیں میں ان دونوں کو

پھینک دیا۔ اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر سرعت کیساتھ واپس لوٹ آئے۔ اور ہم بھی آپ کے

ساتھ جلدی جلدی واپس چلے آئے اور کسی نے منہ پھیر کر دیکھ کر یہ کی طرف نہیں دیکھا۔

داس رعایت میں جس طرح دونوں کے نوپ وظیفہ پڑھنے۔ اور پھر ان دونوں

کو کنوئیں میں ڈالنے کا ذکر ہے۔ اسکی تشبیح مصدوم کی رعایت نمبر ۱۱۱۱ میں کی جا

چکی ہے جہاں یہ سیراج الحق صاحب مرحوم کی روایت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام

ایک شخص کی خواب کو ظاہر میں پورا کرنے کے لیے کر دیا گیا تھا۔ وہ ویسے اس قسم کا

فعل حضرت سید محمد علیہ السلام کی عادت اور سنت کے خلاف ہے اور اصل اس خواب

کے تصویر یہ زبان میں ایک خاص معنی تھے۔ جو اپنے وقت پر پورے ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ ایک

(۱۶۰)

(۱۶۱)







اندازی پیشگی کیا جاتی تھی یا تھا حضرت اٹک بنا پر پڑھی جاتی  
ہیں اسے ایک لمحہ بھرنے لگے بھی اپنے المانے کی بھلاقت میں  
کوئی مشابہت نہیں ہوتی۔

صحت صحیح ہو اور عین الصلوٰۃ، السلام نے جب آتم و ان  
پیشگی لگی اور معاد کے ختم ہونے کا دل آیا تو مجھے وہ نفس مارا  
میں ایک ماہ سے کہ آج کل میں ان کے سرور قطب الدین صاحب کا  
مطلب ہے وہاں لگے جس وقت اور میں نہیں مارا کر دماغ کرنے  
لگے کہ انہی پر پیشگی مشورہ پوری ہو جئے۔ ایک شخصانہ عین  
پہلو کرتے تھا وہ تو دروازہ کھاتا ہے تمہارا اپنا سرور اتا اور کھاتا  
خدا یا اب یہ ہوسکتا ہے تو بے جب تک آتم نہ نہر جائے۔  
صحت صحیح ہو اور عین الصلوٰۃ، السلام کو اس کا علم ہوا تو آپ  
باہر تشریف لائے اور فرمایا ان لوگوں کو کہا ہو گیا ہے کہ ہمیں  
مدد کر انہوں نے آسمان سر پہ ٹھایا ہے اگر جھوٹے ہوں گے تو  
ہم ہوں سگوان کو کس بات کا فکر ہے۔

اب دیکھو جماعت کے گوشہ گھبرا رہے تھے مگر صحت صحیح ہو اور عین السلام  
کو کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ لوگوں نے  
صحت صحیح ہو اور عین الصلوٰۃ، السلام کی زبان سے صوفی کا مہنا  
تھا حال کے نزول کی وجہ سے جو نبیات قلب عطا کیا جاتا ہے  
وہ انکو حاصل نہیں تھا۔ یہیں صحت صحیح ہو اور عین الصلوٰۃ، السلام  
کے قلب کو نیز مولی نبیات حاصل تھا اور آپ سمجھتے تھے کہ یہ چیز و کلام  
یعنی نبی ہت چھیں خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوا ہے وہ اپنے کلام کو آپ  
پہلو کر کے گا اور اگر کسی ضرورت کی وجہ سے وہ نکل جائے گا تب ہی کیا تھا  
اندازی پیشگی انہوں نے متعلق جو سنت پہلی آ رہی ہے بہر حال انہی کے  
مطابق جو وہ اس لئے گھبرا رہا اور دل کی کوئی بات نہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ خواہ وہ وہاں واسطہ نزل ہو  
فرشتوں کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر یہ خیال کر لینا کہ ہر کلام کے  
ساتھ فرشتہ آکر یہ کتابہ کریں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فلاں  
بات پہنچاتا ہوں یا بلکہ غلط ہے۔ ضرورتوں میں بھی صوفی پانچ سات  
ایسی طاقتیں رکھتی ہیں جن میں آسانی، جبریت کے اتفاق سے  
ہوں مگر اور کسی جگہ یہ آتا یا رمضان کے متعلق آتا ہے کہ

ان امام ہیں، رسول آتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
فر فرما کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے مگر یہ صورت باطل ہے۔ اور میں جبریل  
ہو جبریل کا آنا اس لئے ضروری تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے قرآن کریم کا ہر لفظ یاد رکھنا ضروری تھا۔ ہاں لوگ اگر قرآن کریم  
پڑھتے ہیں تو کوئی غلطی کرتے تو اور لوگ ان کی اصلاح کر سکتے تھے لیکن  
اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان غلطی کرنے تو لوگ اس طرح دیت  
کرتے، وہ سمجھتے کہ شاید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی حد نہیں  
کام نازل ہو سکتے یا پھر کلام میں کوئی تبدیلی ہو گئی ہے اس لئے  
خدا تعالیٰ نے جبریل کو سامع بنا دیا تاکہ اگر تھوڑی سی  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی غلطی ہو جائے تو جبریل کو  
بتا دیں اور آپ ان کی اصلاح کریں۔ پس یہ صورت باطل ہے اور وہ  
اس سے بہرہ مستعمل نہیں ہو سکتا کہ ہر کلام کے ساتھ اس رنگ میں  
فرشتے کا نازل ہونا ضروری ہے کہ وہ اگر کے کہ مجھے اللہ تعالیٰ  
نے فلاں بات آپ کو سنی ہے تو حکم دیا ہے۔ اساطیر صرف جن  
امانات میں اختیار کیا جاتا ہے، انی الامان کے ساتھ فرشتوں کا  
نزل صرف اتنا مفہوم رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرشتوں  
کی خدمت میں نازل فرماتا ہے۔

پہلوام قرب بیکتے میں و کونکہ و من نفلہم و شب افشہ سے  
عسقی اللہ کذباً اذ قال اذ من اذ و کسہ یذبح اذینو  
شہی و کذا الہک لیکن یذہبن شہینا من اذناج مسا  
و کز شہ و من اذنی اذی کونج و کذا و من کثیر  
ان حصلہ لہ۔ یعنی جو قرآن کریم میں آتا ہے کہ اس شخص کو  
بڑھ کر کہہ کو ان ظالم ہو سکتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ پر ہے، وہ دستہ  
بحوث ہاتھ سے بلکہ کبیری طرف وہی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف  
کوئی ہی نہ ہوتی ہو۔ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ  
کذا الہک یعنی شہہ بین کیشہا من اذناج ما کز لہ  
من اذنی۔ یہ وہی شخص کے بارہ میں ہے جو وہی کے متعلق  
ہماری زبان کر وہ انہوں میں سے کسی کن کے تحت آعلتے اور وہی  
کرے کہ مجھ پر فلاں قسم کی مدعی نازل ہوتی ہے آتی کونج اذناج  
من کثیر ان حصلہ لہ۔ یہ حال نہیں ہوگا کہ فلاں قسم کی

کوشش کرنا کہ اس کا جواب دیا ہے

اب یہاں ہے کہ پیشگوئی میں فرق مخالف کے نقطہ سے ہیں کے لئے ہادیہ یا ذلت کا وعدہ تھا ایک  
 گروہ مراد ہے جو اس بحث سے متعلق رکھتا تھا خواہ خود بحث کو نہ مالا تھا یا مصلحت یا عامی یا سرگرم  
 تھا۔ ہاں مقدم سب سے ڈھٹا ہوا شدہ اہم تھا کہ وہ بھی دوسرے ہر مہل کی طرف سے  
 منتخب ہو کر چہرہ دن چھوڑا اور اگر درحقیقت اس نقطہ کے حصہ دار دوسرے مصلحت اور محرک  
 اہلک کے سرگروہ بھی تھے کیونکہ مزاج فرق اس تمام گروہ کا نام ہے جو ایک کام یا مصلحت کرنے والا  
 یا اس کام کا مصلحت یا اس کام کا ہانی یا مجوز یا حامی ہو اور پیشگوئی کی کسی جہات میں یہ نہیں  
 کہا گیا کہ فرق سے مراد صحت و جہاد اہم ہے۔ ہاں میں نے جہاں تک اہام کے معنی  
 سمجھے وہ یہ تھے کہ وہ شخص اس فرق میں سے یا مصلحت یا مصلحت کی تائید میں شخص خود بحث کرنے کے لئے  
 اس کے لئے ہادیہ سے مراد منزلت موت ہے۔ لیکن اہامی نقطہ صرف ہادیہ ہے اور مراد تو یہ بھی  
 شرط ہے کہ حق کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ اور حق کی طرف رجوع نہ کرنے کی تہد ایک اہامی  
 شرط ہے جس کا کہیں نہ اہامی جہات میں صحت مصلحت میں اس شرط کو لکھا تھا اور یہ بات  
 یا مصلحت سے مراد صحت اہام کے مطابق ہے کہ اگر مشرک جہاد کا دل جیسا کہ پیسے تھا وہاں یہی تو ہے  
 اور حق پر سلامتی قائم رہتا ہے اسلامی حکمت کو قبول کرنے کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ  
 لینا تو اس کی تہد کے اہامی کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن تہد اہامی کے اہام نے مجھے بتا دیا کہ  
 ڈھٹا ہوا شدہ اہم نے اسلام کی حکمت اور اس کے مطلب کا تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع  
 کرنے کا کسی قدر حصہ لئے لیا جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ارادے میں تاخیر  
 ثلث دی اور ہادیہ میں اگر لیکھی اس بڑے ہادیہ سے تو بڑے دلوں کے لئے بیخ گیا جس کا نام موت  
 ہے اور یہ ظہور ہے کہ اہامی مصلحتوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا نقطہ یا شرط نہیں ہے جو پیش  
 ہوا جس کا کسی تہد رجوع ہو جائے اپنی تاثیر پیدا نہ کرے لہذا ضرور تھا کہ جس قدر مشرک جہاد  
 اہم کے ملنے حق کی حکمت کو قبول کیا اس کا قافلہ اس کو پہنچ جائے جو صحت اہامی نے لیا  
 کیا کہ اور مجھے فرمایا اطلع اللہ علی ہمہ رقبہ۔ ولست چند ہستم لطف تہد اہامی لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد  
 ہستم اللہ علیہم کہ تم مؤمنین ہو جہاد کے لئے اللہ و اللہ و اللہ و اللہ و اللہ علیہم لہذا حیرت افاد





ماہر اس کے اگر محمد حسین کی دانست میں میرے اہامات میرے ہی اختراستے کو اس کو چاہیے تھا کہ بھائے ایسی بے ہودہ باتوں کے یہ مضمون لکھا کہ گورنمنٹ کو یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ یہ شخص ملیم من اللہ ہونے کے دعوے میں سچا ہے یا جھوٹا۔ اور طریق آزمائش یہ ہے کہ گورنمنٹ عام طور پر اس سے کوئی پیشگوئی مانگے پھر اگر وہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری نہ ہو تو گورنمنٹ یقین کرے کہ یہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکال لے کہ میکروم کا قاتل بھی یہی ہو گا۔ کیونکہ ایک جھوٹا شخص جب کسی اپنی پیشگوئی میں دیکھتا ہے کہ میرا جھوٹ کھل جائے گا تو بے شک وہ ناجائز طریقوں کی طرف توجہ کرتا ہے اور اس کی خبیثت ذات سے کچھ عیب نہیں ہوتا کہ ایسی ایسی ناپاک حرکات اسکی صادر ہوں۔ اگر اس تقریر کے ساتھ گورنمنٹ کو میکروم کے مقدمہ میں میری نسبت توجہ دلا تا تو کچھ تعجب نہ تھا کہ یہ تقریر قبول کے لائق ٹھہرتی اور انصاف پسند لوگ بھی اس کو پسند کرتے اور مجھے بھی ایسے ہوا خندہ میں کچھ عذر نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میری پیشگوئیاں میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو بے شک میری بریت کے لئے اس قدر خدا تعالیٰ کی مدد چاہیے کہ وہ کسی الہامی پیش گوئی سے جو سچی نکلے گورنمنٹ کو اس کے مطالبہ کے وقت مطمئن کر دیے اور وہ سمجھ جائے کہ درحقیقت یہ کارہ بار خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ انسان کی طرف سے۔

لیکن اس بات پر زور دینا کہ میں میکروم کے قاتل کا نام بیان کروں صحیح نہیں ہے خدا تعالیٰ اپنے مصلحت میں کسی کا حکوم نہیں ہو سکتا۔ اگر اسکی ایک بات کو غلطی کرنا چاہا ہے تو ہم اس پر زور نہیں ڈال سکتے کہ وہ ضرور اس بات کو ظاہر کرے۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر ایسی حکومت چلانا چاہتا ہے یا چلانے کے لئے وہ ضرورت کو سمجھے تو وہ عبودیت کے آداب کی بالکل بے نصیب ہے۔ خدا عالم غیب یعنی مرضی سے ظاہر کرے انسان کی مرضی سے ظاہر نہیں کرتا دیکھو حضرت یعقوب علیہ السلام کو اس پتہ کے گلانے کی کس قدر ضرورت تھی کہ ان کا بیٹا

۲۰۱

نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکا ہے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھنا ہوا وہی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔ اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کریں گے بشرطیکہ قسم نمونہ نمبر ۲ دے کر پوچھا جائے۔ اور حافظ نور احمد سخت مخالف ہے مگر نمونہ نمبر ۲ کی قسم اس کو بھی سچ بولنے پر مجبور کرے گی۔

۱۰۔ تخمیناً اٹھارہ برس کے قریب عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی یا دیگر رسالہ اشاعت السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اُس کو یہ الہام سنایا۔ جس کو میں کئی دفعہ اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بکر و شیب - جس کے یہ معنی اُن کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا۔ اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چار برس اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔ میں نہیں یقین کر سکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدت عناد اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کر سکے۔ لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲ دیا جائے تو اس صورت میں اُمید ہے کہ سچ بولی دے۔

۱۱۔ تخمیناً سو برس کے عرصہ گزرا ہے کہ میں نے شیخ حامد علی اور لالہ شہر بہت کھتری ساکن قادیان اور لالہ ملا علی کھتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگوں کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام مجھے اطلاع دی ہے کہ

۷۲

ضایت نجیب اور شریف اور عالی نسب..... بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کو پیدا ہوا اور اس نکلان کے تمام مزدوری مصادرتیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالیٰ نے ہم سچیلے کو ایک ذرہ بھی ٹھکرانہ پڑا اور اب تک اسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے۔ (شمزئی صفحہ ۲۳، ۲۴۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۸۲، ۲۸۳)

۱۸۸۱ء (قریباً) "اس پیشگوئی کو دوسرے اہمات میں آدو بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے میان تک کہ اسی شہر کا نام بھی یہی لگا تھا جو دلی ہے اور یہ پیشگوئی بہت سے لوگوں کو سنانی گئی تھی..... دوسرا لکھا گیا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقات قرابت اور رشتہ کے دلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانی سیادت میں میری شادی ہو گئی..... سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی ثناء و حمایت اسلحہ کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اُس نے اُسے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان فرودوں کو جن کی میرے ہاتھ سے تحریر ہی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پیلاوے اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی داوی کا نام شہر بناؤ تھا اسی طرح میری بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تعلق اولاد کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہاں کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اسی کی پیشگوئی ضمنی ہوتی ہے۔" (تربیت اطفال صفحہ ۶۵، ۶۶۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۷، ۲۷۸)

۱۸۸۱ء (تقریباً) "تقریباً اٹھارہ برس کے قریب حوض گدراہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین شاہوی ایڈیٹر رسالہ اشاعت السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے مجھ سے دریافت کیا کہ آج کل کوئی امام بڑا ہے یا نہیں اسی کو یہ امام شناسا جس کو میں کئی دفعہ اپنے حلقوں کو سنا چکا تھا اور وہ یہ ہے کہ

سے کز و تہتہ

جس کے یہ سننے ہی کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا ایک بکرہ ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ امام جو بکرہ کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور اسی وقت بفضل تعالیٰ چار بیویاں اور بیوہ کے امام کی اختیار ہوئے۔"

(تربیت اطفال صفحہ ۳۳۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۷۰)

لے خاکسار کی رشتے میں یہ اہم الہی اپنے دونوں پہلوؤں سے حضرت اُن جان کی ذات میں ہی پورا ہوا ہے جو پختہ گویا نہیں آؤ  
تجربہ یعنی بیوہ گلشن۔ و اللہ اعلم۔ (درت)



حقیقت الہی

۴۳۸

تم

سپردہ کوئی اور حماقت نہ ہو۔ اس مقدمہ کی یہ صورت تو نہیں ہے کہ پیشگوئی کے بعد لڑکا پیدا ہو گیا بلکہ وہ لڑکا جو اب موجود ہے پیشگوئی کے وقت میں پندرہ یا چودہ برس کا تھا اور اب تیس یا اسی برس کا ہو گا۔ پس جبکہ پیشگوئی کے زمانہ میں یہ لڑکا موجود تھا تو ایک عقلمند صاف سمجھ سکتا ہے کہ اس پیشگوئی کا یہ مطلب ہے کہ یہ لڑکا کما لعمدہ ہو اور اسکے بعد نسل کا خاتمہ ہو اور یہی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے تفہیم ہوئی تھی۔ ظہر ہے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اسکے مخالف کہے۔ پس جبکہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے یہی معنی کھولے کہ یہ لڑکا کما لعمدہ ہے اور اسکے بعد سدا شدگی نسل نہیں چلے گی اور اسی پر سدا شدگی نسل کا خاتمہ ہو جائیگا تو پھر کس قدر ہٹ دھرمی ہے کہ یہ کہنا کہ سدا شدگی اپنی موت کے بعد لڑکا چھوڑ گیا۔

اے نادان! یہ لڑکا تو پیشگوئی کے وقت موجود تھا اور محاورات عرب کو بالا استقصاء دیکھنے سے معلوم ہو گا کہ آتہ کے لفظ میں شرط نہیں ہے کہ کوئی شخص صاحب اولاد اس حالت میں مرے کہ جب اسکی زندگی میں اسکی اولاد فوت ہو جائے بلکہ نسل کی جڑ ٹھک جانا شرط ہے جیسا کہ بتدر کے معنی لغت عرب میں یہ لکھے ہیں کہ البتواستیصال الشیء قطعاً یعنی بتدر کہتے ہیں کسی چیز کو جڑ سے کاٹ لینے کو۔ پس اسکی صاف ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی آئندہ نسل کیلئے تھی یعنی یہ کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلیگی جیسا کہ ہم آئندہ تصریح سے بیان کرینگے۔ پس جس شخص کی فطرت میں ایک ذرہ عقل اور حیا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کی نسبت یہ پیشگوئی کرنا کہ ظالم شخص منقطع النسل ہو جائیگا۔ اس پیشگوئی کیلئے یہ ضروری نہیں کہ اسکی زندگی میں وہ تمام نسل مر جائے کیونکہ اگر یہی شرط ہو تو پھر ایسی صورت میں القیاح نسل کا کیا نام رکھنا چاہیے کہ ایک انسان ایک یا دو لہر چھوڑ کر مر جائے اور بعد اسکے کسی وقت وہ لڑکے بھی مر جائیں اور کچھ نسل باقی نہ رہے کیا عرب کے محاورات میں مجزاً آتہ کے لفظ کے ایسی صورت میں کوئی اور لفظ بھی موجود ہے جو کہ کیا یہ کہنا جائز ہو گا کہ ایسا شخص منقطع النسل نہیں اور لفظ استیصال الشیء قطعاً آئندہ لازم نہیں آتا پس ظاہر ہے کہ ایسا خیال حماقت اور دیوانگی ہے۔ اور زبان عرب میں اس قسم کے قطع نسل کے لئے



پیشگوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ شیخ صاحب اب وقت ہے سمجھ جاؤ اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شیخی پیش نہیں جائے گی۔ اور اگر کوئی نجومی یا جھڑی یا اس عاجز کی طرح دعویٰ کرے کہ کوئی پیشگوئی دیکھا سکتا ہے تو اس کی نظیر پیش کرو اور چند اخباروں میں درج کر دو۔ اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہیں کر سکو گے اور ایسا نجومی ہلاک ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ اگر وہ ایک قول میں اپنی طرف سے بتاتا تو اُس کی رگ جان قطع کی جاتی۔ پھر یہ کیونکر ہو کہ بجائے رگ جان قطع کی جانے کے اللہ جل شانہ اس عاجز کو جو آپ کی نظر میں کافر مفتی و جہال کذاب ہے دشمنوں کے مقابل پر یہ عزت لے کہ تائید دعوے میں پیشگوئی پوری کرے۔ کیسی دنیا میں یہ ہوا ہے کہ کاذب کی خدا تعالیٰ نے ایسی مدد کی ہو کہ وہ گیارہ برس تک خدا تعالیٰ پر یہ افترا کر رہا ہو کہ اُس کی وحی ولایت اور وحی محدثیت میرے پر نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کی رگ جان نہ کاٹے بلکہ اُس کی پیشگوئیاں کو پورا کر کے آپ جیسے دشمنوں کو منغل اور نام اور لاجواب کرے اور آپ کی کوشش کا نتیجہ یہ ہو کہ آپ کی تکفیر سے پہلے تو کل ۵ آدمی سالانہ جلسہ میں شریک ہوں اور بعد آپ کی تکفیر اور جانکاہی اور لوگوں کے روکنے کے تین سو ستائیس اصحاب اور مخلص جلسہ اشاعتِ حق پر دوڑے آویں۔ اب اس سے زیادہ کیا لکھوں میں اس خط کو انشاء اللہ چھاپ کر شائع کر دوں گا اور مجھے اس بات کی ضرورت نہیں کہ اس الہامی پیشگوئی کی آزمائش کے لئے بمالہ میں کوئی مجلس مقرر کروں مناسب ہے کہ آپ بھی اپنے اشاعتِ السنہ میں میرے اس خط کو شائع کر دیں اور یہ بات بھی ساتھ لکھ دیں کہ اب آپ کو قبول کرنے میں کیا عذر ہے خود منصف لوگ دیکھ لیں گے کہ وہ عذر صحیح یا غلط ہے۔

حصہ دوم

۳۴۴

ازالہ اوہام

حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سو برس کے بعد کوئی شخص زمین پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سو سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مسدوی فوت ہو گئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک اور امام پیدا ہو گا۔ لیکن محققین کے نزدیک حدیث کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔

اس جگہ مجھے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس مسئلہ میں شیعوں اور سنت جماعت میں جو اختلاف ہے اس میں کسی تاریخی غلطی کو دخل نہیں بلکہ اصل ہمت یہ ہے کہ شیعوں کی روایات کی بعض روایات کرام کے کشف لطیف پر مبنی اور معلوم ہوتی ہے چونکہ ائمہ اثنا عشر نامت حدیث کے مقدس اور راستہ باز اور ان لوگوں میں سے تھے جو ہر کشف صحیح کے دروازے کھولے جلتے ہیں اس لئے ممکن اور باطل قرین قیاس ہے جو بعض اکابر ائمہ نے خدا تعالیٰ سے الامام یا کرام مسئلہ کو اسی طرز اور اسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملائی کی کتاب میں ملائی نے ایلیاہ نبی کے دوبارہ آنے کا حاصل بیان کیا تھا اور جیسا کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا شور مچا ہوا ہے اور درحقیقت مراد جہاد کشف ہے جو کسی زمانہ میں اس امام کے ہمرنگ ایک اور امام آئے گا جو اس کا ہمنام اور ہم قوت اور ہم خاصیت ہو گا گویا وہی آئے گا۔ پھر یہ لطیف نکتہ جب جسمانی خیالات کے لوگوں میں پھیلا تو ان لوگوں نے موافق اپنی موٹی گھم کے کجیجی ہی اعتقاد کر لیا ہو گا کہ وہ امام مد ہارس سے کسی فارسی چھپا ہوا ہے اور آخری زمانہ میں باہر نکل آئے گا مگر ظاہر ہے کہ ایسا خیال صحیح نہیں ہے۔ یہ امام محاورہ کی ہمت ہے کہ جب کوئی شخص کسی کا ہمرنگ اور ہم خاصیت ہو کر آتا ہے تو کہتے ہیں کہ گویا وہی آ گیا متعقظین محمد ان باتوں کے عام طور پر متائل ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض اولیاء اللہ شہتہ کی رو میں ان کے بعد میں آنے والے لوگوں میں سماقی رہی ہیں اور اس قول سے ان کا مطلب یہ ہے کہ بعض ولی بعض اولیاء کی قوت اور طبع ٹیکر آتے ہیں گویا وہی ہوتے ہیں۔

دوسرے مہدی کی ضرورت ہی کیا ہے اور یہ صرف امامین موحومین کا ہی مذہب نہیں۔ بلکہ  
 ان ماجہ اور حاکم نے ہی اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مہدی الا عیسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے اس  
 وقت کوئی مہدی نہ ہو گا۔ اور یوں تو ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ پہلے ہی کوئی مہدی آئے  
 ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آویں اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر  
 ہو سکے جس طرز سے علم کے خیال میں ہے اس کا ثبوت پایا نہیں جانا چنانچہ یہ صرف  
 ہماری ہی بات ہے نہیں اکثر محقق ہی رائے ظاہر کرتے آئے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اچھا مہدی کا قصہ جلنے دو لیکن یہ جو بار بار حدیث میں بیان کیا گیا  
 ہے کہ عیسیٰ آئے گا۔ مسیح ابن مریم نازل ہو گا۔ ان صریح لفظوں کی کیوں تاویل کی جائے۔ اگر  
 اشد جفا شائکے علم اور اراکہ میں ابن مریم سے مراد ابن مریم نہیں تھا تو اس نے لوگوں کو آستہ  
 ان مشکلات میں کیوں ڈالا اور سیدھا کیوں یہ کہہ دیا کہ کوئی مثل مسیح آئے گا۔ بلکہ کون سی  
 ضرورت اس بات کی طرف داعی تھی جو ضرور مثل مسیح آتا کوئی اور نہ آتا۔ اسد کھلے کھلے لفظوں  
 سے کوئی نکار کر رہا نکار تو دراصل رسول اشد صلے اشد علیہ وسلم کی تکذیب ہے اور دہرہ  
 اس نکار کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اشد علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی غلط ہے۔

لیکن واضح ہو کہ یہ تمام اوہام باطلہ ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں بجز فرض آزمائش  
 خلیق اشد علیہ السلام کے استعارات کا استعمال ہونا کوئی اونگھی اور بے اصل بات نہیں اور  
 پہلی کتابوں میں ایسے استعارات کی نظیر موجود ہے فاستلوا اهل الذکر ان کنتم  
 لاتعلمون۔ ایہا کے قصہ کو دیکھو جس کو بد خدا کہا گیا ہے جبکہ قرآن کریم نے قطعی اور  
 یقینی طور پر ظاہر کر دیا کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں تو اب اس سے بڑھ کر ضرورت  
 تاویل کے لئے اور کیا قریم ہو گا۔ بخلاف فرض کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ مستند خط کے ذریعہ سے  
 معلوم ہوا کہ ایک شخص کلکتہ میں رہنے والا عبدالرحمن نامی شخص کی شہادت کسی مقدمہ  
 کے لئے مؤثر تھی فوت ہو گیا ہے۔ پھر بعد اس کے ہم نے ایک ایسا کاغذ دستک دیکھا جس پر

حقیقت احمدی

۲۲۹

## ہمدی کے متعلق عقیدے

یہ ضروری ہے کہ میں گورنٹ عالیہ انگلش پرنٹنگ ہاؤس کے ہمدی مہمود کے بارے میں فرقہ دہائیر کا جو اپنے تئیں اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں جن کا سرگروہ مولوی ابو سعید محمد حسین ثنائوی اپنے تئیں خیال کرتا ہے کیا عقیدہ ہے اور اس بارے میں میرا اور میری جماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اس تمام اختلاف اور باہمی عداوت کی جڑ یہی ہے کہ میں ایسے ہمدی کو نہیں مانتا اس لئے میں ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں۔ اور میری نظر میں یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ سو میں ذیل میں بمقابل اپنے عقیدہ کے ان لوگوں کا عقیدہ لکھتا ہوں جو ہمدی کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ عقیدہ جو ہمدی کی نسبت اہل حدیث کا ہے جن کا اصلی نام دہائی ہے ان کے صدیاں رسالوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن جس مناسب دیکھتا ہوں کہ نواب صدیق من خان کی کتابوں میں سے اس عقیدہ کا کچھ حال بیان کروں۔ کیونکہ مولوی محمد حسین جو ان کا سرگروہ ہے صدیق من خان کو اس صدی کا مجدد مان چکا ہے (دیکھو اشاعت السنہ) اور اس کی کتابوں کو ایک مجدد کی ہدایات کی حیثیت سے ہر ایک اہل حدیث کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے۔۔۔

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ  
ہمدی کی نسبت

ہمدی اور سید موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام چیزیں جو ہمدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق و قابل اعتبار

ہمدی سے مخالفت مولویوں کا عقیدہ  
ہمدی کی نسبت

نواب صدیق من خان اپنی کتاب حج الامامہ کے صفحہ ۳۴۳ میں اور نیز اس کا بیٹا سید زکریا اللہ اللہ اللہ اللہ اپنی کتاب اقترب الساترہ کے صفحہ ۶۳ میں ہمدی کی نسبت اہل حدیث کے عقیدہ کو ملحق نہیں

۳

نہیں ہیں۔ میرے نزدیک ان پر تین قسم کا جرح ہوتا ہے یا یوں کہو کہ وہ تین قسم سے باہر نہیں۔  
 (۱) اول وہ حدیثیں کہ موضوع اور غیر صحیح اور غلط ہیں اور ان کے راوی خیانت اور کذب کے قسم میں اور کوئی دیندار مسلمان ان پر اکتفا نہیں کر سکتا۔  
 (۲) دوسری وہ حدیثیں ہیں جو ضعیف اور مجروح ہیں اور باہمت تفسیر اور اختلاف کی وجہ پائیدار اعتبار کے ساتھ ہیں۔ اور حدیث کے نامی اماموں یا تو ان کا قطعاً ذکر ہی نہیں کیا اور یا جرح اعلیٰ اعتباری کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور تو تین دعویٰ ہیں جن کی بعضی راویوں کے صدق اور دیانت پر شک ہے نہیں رہی۔ (۳) تیسری وہ حدیثیں ہیں جو درحقیقت صحیح تو ہیں اور طرق متعددہ ان کی صحت کا پتہ دیتے ہیں لیکن یا تو وہ کسی پہلے زمانہ میں پسلی ہو چکی ہیں اور مدت ہوئی کہ ان لڑائیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب کوئی حالت منظرہ باقی نہیں اور یا یہ بات ہے کہ ان میں ظاہری خلاف اور ظاہری لڑائیوں کا کبھی ذکر نہیں تھا ایک مہدی یعنی ہدایت یافتہ انسان کے آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اشارات کے بلکہ تمام لفظوں میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کی ظاہری بادشاہت اور خلافت نہیں ہوگی اور نہ وہ لڑائی اور نہ خوشخبری

کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مہدی ظاہر ہوئے ہی اس قدر مسلمانوں کو قتل کرے گا کہ جو ان میں سے باقی رہ جائینگے ان کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہے گا۔ اور بادشاہت کی پورے دل سے نکل جائیگی۔ اور ذلیل ہو کر بھاگ جائینگے۔ پھر اسی جج انکر امده کے ساتھ مطرہ میں لکھتا ہے کہ "اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کرے گا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں لٹو لٹکا کر اس کے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تمام نرانے اور ملک جو ہندوستان کو لٹینگے۔" اور پھر اس کی زیادہ تشریح کرتا ہے "اقترب الساعۃ کے ساتھ اس طرح کی ہے جو خود خدا میں صحت ہے۔ یہ تیرھویں مسکن اٹھارہویں مسکن پر صحت ہے۔" ہندوستان کا بادشاہوں کو گردن میں لٹو لٹا کر اٹھائے یعنی مہدی کے سامنے لائینگے۔ ان کے خزان بیت المقدس کا زور لگنے جائینگے۔ "دبیر اس کے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اس کے اپنے منہ کے لفظ یہ ہیں۔ "میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ بھی نہیں ہے۔ یہی مہندوئیس ہنود یا مسلمان میں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں۔ بلکہ برائے نام ہیں اس ولایت کے بادشاہ یورپ میں ہیں۔ غالباً اس وقت تک یعنی

ضمیمہ تحفہ گولڑیہ

۶۳

وں کہ یہ تو جو باطنی اثر ہے جو شخص نے کیا ہے۔ ہم نے اپنے باپ مادوں سے ایسا نہیں سنا۔ یہ تادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا ظاہر پر شکل نہیں ہم نے انسانوں میں بعض کو بعض پر نصیحت دینی ہے۔ پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تھا تاکہ مومنوں کیلئے نشان ہو مگر خدا کی نشانیوں کو گونے انگار کیا۔ دل تو مان گئے مگر انگار نکبر اور ظلم کی وجہ تھا۔ انکو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم ماننے نہیں۔ پیران کو کہہ دے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرتے۔ اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے۔ (دفعہ ہو کہ آفری فقرہ اس الہام کا وہ آیت ہے جن کا یہ مطلب ہے کہ جب کفار نے شق القمر دیکھا تھا تو یہی عند پیش کیا تھا کہ یہ ایک کسوف کی قسم ہے ہمیشہ ہوا کرتا ہے کوئی نشان نہیں۔ اب اس پیشگوئی میں خدا تعالیٰ نے اس کسوف خسوف کی طرف اشارہ فرمایا جو اس پیشگوئی سے کئی سال بعد میں واقع میں آیا جو کہ ہمدی مہجور کے لئے قسوف شریف اور حدیث و روایت میں بطور نشان مندرج تھا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس کسوف خسوف کو دیکھ کر منکر لوگ بھی کہیں گے کہ یہ کچھ نشان نہیں۔ یہ ایک معمولی بات ہے۔ یاد رہے کہ قرآن شریف میں اس کسوف خسوف کی طرف آیت جمح الشمس والقمر میں اشارہ ہے۔ اور حدیث میں اس کسوف خسوف کے بارے میں امام باقر کی روایت ہے۔ جس کے یہ لفظ ہیں کہ ان لعہدینا آیتیں۔ اور یہی بات یہ کہ برائین احمدیہ میں واقعہ کسوف خسوف سے قریباً پندرہ برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی گئی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ اس کے ظہور کے وقت خانم لوگ اس نشان کو قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ ایسی صحت جب سے کہ دنیا ہوئی کبھی پیش نہیں آئی کہ کوئی ہمدی کا دعویٰ کرنے والا ہو اور اس کے زمانہ میں کسوف خسوف ایک ہی مہینہ میں یعنی رمضان میں ہو۔ اور یہ فقرہ جو دو مرتبہ فرمایا گیا کہ قلی عندی شہادۃ من اطلہ فہول اتمم مؤمنون۔ وقل عندی شہادۃ من اطلہ

۲۶

لے القیامۃ : ۱۰



دينار الطاسى عن يونس عن الحسن ، عن أبي بكره قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :  
 « إن الله عز وجل إذا تجلى لشيء من خلقه خشع له ، تابعه نوح بن قيس عن يونس  
 ابن عبيد

۱۰ - حدثنا أبو سعيد الأصطخري ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ،  
 ثنا يونس بن بكير عن عمرو<sup>(۶)</sup> بن شمر عن جابر ، عن محمد بن علي قال : إن لمهدينا آيتين لم  
 تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، يكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتكسف  
 الشمس في التصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض .

۱۱ - حدثنا ابن أبي داود ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سبلة قالانا ابن وهب ، عن عمرو  
 ابن الحارث أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه عن أبيه ، عن عبد الله<sup>(۸)</sup> بن عمر عن رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم قال : « إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يتخفان لموت أحد  
 ولا حيانه ، ولكلما آيتان من آيات الله ، فإذا رأيتوهما فصلوا . »

الآخيرة أعنى : ولكن الله إذا تجلى لشيء الخ وإنما في سنن النسائي من حديث قبيصة اللخالي  
 ومن حديث الثمان بن بشير ونقطه : إن الله عز وجل إذا بد الشيء من خلقه خشع له ، وقد  
 أطال الحافظ ابن القيم الكلام في معنى هذه الزيادة في كتابه مفتاح دار السعادة بما لا مزيد  
 عليه . قوله : عمرو<sup>(۶)</sup> بن شمر عن جابر ، كلاهما ضعيفان لا يحتج بهما . قوله : عن عبد الله<sup>(۸)</sup>  
 ابن عمر ، الحديث أخرجه الشيخان ، وأعلم أنه ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكسوف  
 والخسوف في كل ركعة بركوع ، وفي كل ركعة ركوعان ، وفي كل ركعة ثلاث ركوعات ،  
 وأربعة ركوعات ، وخمسة ركوعات . قال الحافظ في فتح الباري : وجمع بعضهم  
 بين هذه الأحاديث بتعدد الواقعة ، وأن الكسوف وقع مراراً فيكون كل من هذه الأوجه  
 جائزاً ، وإلى ذلك ذهب إمام بن داهويه ، لكن لم يثبت عنده الزيادة على أربع ركوعات ،  
 وقال ابن خزيمة وابن المنذر والحطاي وغيرهم : يجوز العمل بجميع ما ثبت من ذلك ، وهو  
 من الاختلاف الجاهل ، وقواه النووي في شرح مسلم . واهـ أعلم .

( ۲ ج ۲ - سنن الطبرقاني )





حقیقۃ الہی

۲۰۲

بعض اعتراضوں کے جواب

ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے بچے مسیح کو صلیب لے کر لے کر آئے اور اس کو زخمی کیا تھا اور آخری نماز میں یہ مقدس تھا کہ مسیح صلیب کو اڑے گا یعنی آسمانی نشانوں سے کفارہ کے حقیرہ کو دنیا سے اٹھا دے گا۔ حوض معاد و غیرہ کا مدار وہ

۲۔ نشان صمیمہ راقطی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں انشاء اللہ یہنا ایتین لہم تکوننا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لا ذل لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی التضعف منہ ترجمہ معنی ہے کہ ہمدی کیلئے دو نشان ہیں اور جب کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور ماہ اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمدی ہمدی کے زمانہ میں رمضان کے عینہ میں چاند کا گزرنے اسکی اقل رات میں ہو گا یعنی تیرہویں تاریخ میں اور سورج کا گزرنے اسکی اقل رات میں سورج کے دن میں ہو گا یعنی اسی رمضان کے عینہ کی اٹھاسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدا سے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کسی ظہور میں نہیں کیا صحت ہمدی ہمدی کے وقت میں کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اس صفت کا چاند اور سورج کا گزرنے رمضان کے عینہ میں واقع ہوا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۹۵

یہ گزرنے دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اقل اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دو نول مرتبہ انھیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طوط حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گزرنے کے وقت میں ہمدی ہمدی ہونے کا مدعی کوئی زمین پر چکر میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گزرنے کو اپنی ہمدی ہمدی کا نشان قرار دیکر صد ہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں لکھے ہیں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ غیر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبول اسکے جو یہ نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشہور ہو چکی تھی۔

۲۰۲

اور بڑا افسوس ہے کہ ہم نے مخالف سراسر تصدیق یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اقل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہو گا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے زعم کے موافق چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہیے تھا جو قمری ہینے کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری ہینے کے پندرہویں دن کو ہونا چاہیے تھا جو ہینے کا بیچواں دن ہے۔ مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناگہمی ہے کیونکہ دنیا جب سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مطابق ہر دو قمری ہینے کی تیرہویں رات ہے اور سورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری ہینے کا ساٹھ سو اٹھائیسواں اور اٹھائیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گمان میں سے قمری ہینے کے نو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو انہی تارخوں میں میں حدیث کے مشاہد کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرہویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

اور عرب کے محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر بھی نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ وہ سراسر یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کر لیں کہ چاند کی پہلی رات سے مراد تیرہویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن کو مراد اٹھائیسواں دن ہو تو اس میں خارق عادت کو نسا امر ہوا کیا رمضان کے ہینے میں کسی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے ہینے میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی دن ایسی رسالت یا نبوت کے وقت میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ کسی دن نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کسی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت ہے۔ خاص کر یہ امر کہ

حقیقۃ الوحی

۲۰۳

بعض اعتراض کے جواب

اور بڑا فسوس ہے کہ جہاں مخالف سراسر تعصب سے یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اقل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہوگا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں مگر ایسا نہیں ہوا یعنی اُن کے ذمہ کے موافق ”چاند گرہن شبِ ہلال کو ہونا چاہیے تھا جو قمری ہمینہ کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری ہمینہ کے پندرھویں دن کو ہونا چاہیے تھا جو ہمینہ کا بیچواں دن ہے۔“ مگر اس خیال میں سراسر ان لوگوں کی ناگہمی ہے کیونکہ دنیا جس سے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مطابق ہے وہ قمری ہمینہ کی تیرھویں رات ہے اور سورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری ہمینہ کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور انیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گمان میں سے قمری ہمینہ کے دو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سوا ہی تاریخوں میں عین حدیث کے منشاء کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

۱۹۱۱

اور عرب کے صحابہ میں پہلی رات کا چاند قمری نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اُس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دوسرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کر لیں کہ چاند کی پہلی رات سے سزا تیرھویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن کو سزا اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کو نسا امر ہوا کیا رمضان کے ہمینہ میں کسی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے ہمینہ میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدنی رسالت یا نبوت کے وقت میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ ہی پر دلالت کرتے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدنی نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کسی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت ہے۔ خاص کر یہ امر کہ

روحانی خزائن

۴۸

جلد ۱

مے علمائے کفرین ان آنحضرت اور اجداد کی نسبت کیا کہتے ہیں کہ امام جعفر اولیٰ صاحب شہزادہ  
اور دوسرے اکابر شہدائین نے اپنی اپنی کتابوں میں بیحد طور پر نقل کیا ہے۔ جن میں سے کچھ حصہ  
مولوی حسین خاں بیدلوسی نے اپنی تالیف میں نقل کیا ہے اور بعض دیگر میں بطور اختصار لکھا ہے  
کہ ہمدی موجود ہے چار نشان خاص ہیں جن میں اس کا نیز شریک نہیں

۱۔ یہ کہ ظہار اس کی تکفیر کریں گے اور اس کا نام کا فر اور وصال اور ہے ایمان رکھیں گے  
۲۔ ہمدی کو اس کی تکذیب کریں گے اور اس کی تہقیر اور نسبت و تم کے لئے کراہتیں گے  
اور اس کی نسبت جہادیت سکتا نہ پیدا کریں گے اور اس کو محمد اور مرتد خیال کریں گے اور  
اس کی نسبت مشہور کریں گے کہ یہ تو اسلام کی بیخ کنی کر رہا ہے یہ ہمدی کیسا ہے۔ اور لعنت  
اور کافر کا زکینے کو موجب ثواب اور اجر سمجھیں گے اور اس کو اس زمانہ کے مولوی ہرگز  
قبول نہیں کریں گے۔ مگر آخری دونوں میں جب اس کی حقیقت کھل جائے گی مصلحت نفاق سے مان لیں گے  
حل سے نہیں اور ہمدی کو قبول کرنے والے اکثر عوام یا گوشہ نشین یا پاکستانی قہرا لیں گے جو اپنی صحیح  
مشاقت سے اس کو شناخت کریں گے۔ مگر مولویوں کو جو اس کے اور کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ کہ  
اس کو پھر دین ہمدی کا فر اور وصال نہیں گے۔ اور اس وقت کے مولوی ان سب سے بڑے  
ہوں گے جو زمین پر رہتے ہیں۔ ان کی زیر کی اور فراموش جاتی رہے گی وہ عین باتوں کو سنیں کہ  
فی القوم انکار کریں گے کہ یہ باتیں کہ ہمارے قدیم عقائد کے مخالف ہیں۔

۱۷۔ ہمدی کا نشان ہمدی موجود کا یہ ہے کہ اس کے وقت میں ماہ رمضان میں شہد

کون ہو گا اور پہلے اس سے جیسا کہ مشروط حدیث صاف بتا رہا ہے کبھی کسی رسول یا نبی یا محدث  
کے وقت میں شہد کون کا اجتماع رمضان میں نہیں ہوا اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے  
کسی دینی رسالت یا نبوت یا محدثیت کے وقت میں کبھی چاند گرہن اور سورج گرہن اٹھے نہیں  
ہوئے۔ اور اگر کوئی کہے کہ اٹھے ہوتے ہیں تو بار نبوت اس کے ذریعے کہ حدیث کا مفہوم یہ  
نہیں کہ ہمدی کے ظہور سے پہلے چاند گرہن اور سورج گرہن ماہ رمضان میں ہو گا۔ کہ ان کے  
اس صورت میں تو کمالات میں سے تھا کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کو ماہ رمضان میں دیکھ کر

صلہ یہ کہنا ہے ہرگز کہ ہمدی صاف ہے جس حدیث کے قطع اور منسل ہے کہ کوئی حدیث کی بیخ کنی  
ماتھی ہرگز نہ ہوگی اس کا ہمدی نسبت صاف ہے کہ ہمدی کو کہہ کر اس کی صداقت برہی طور پر ظاہر ہوگی نیز جب حدیث  
کی بیخ کنی ہوگی تو پھر اس میں شک کہ مرتد یا کافر ہے۔

صوت کا فریاد اُٹھ گیا۔ ایسا ہی منگی ہے کہ پہلے ہی کسی ہینڈ میں چاند گرہیں اور سورج گرہن اُٹھنے ہو گئے ہیں گر یہ کبھی نہیں چڑھا اور سرگرم نہیں ہوتا کہ سب ہندسے اس زمانہ کے دنیا کی اجتناسا سے آگاہ کبھی چاند گرہیں اور سورج گرہن رمضان کے ہینڈ میں ایسے دور سے اُٹھنے ہو گئے ہوں کہ اس وقت کوئی حسی رسالت یا برکت یا وحدت بھی موجود ہو۔ ایسا ہی اگرچہ پہلے بھی نصاریٰ سے برائشات مذہب ہوتے رہے ہیں لیکن جو نصاریٰ نے اب شرمخاں دکھائیں اور تمام ملک میں شیطانی آوازیں سنائیں اور کہوں پر سوار ہوئے اور بیروپ ہلنے لگے ایسا اجتناب ان کی طرف سے کبھی ظہور میں نہیں آیا اور نہ اس استہزاکا بل جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والا ہے جو ربانی آواز ہے کبھی ایسا ظاہر ہوتا جیسا کہ بعد اس کے ظاہر ہو گا۔ مٹھنے والے یاد رکھیں۔ ایسا ہی اگرچہ بعض مسلمان جو منافق طبع ہیں پادریوں کے ساتھ اس سے پہلے ہی مذہب کے ساتھ چپٹی آتے رہے ہیں مگر جو اب مولویں اور ان کے ناقص دانش چھپلے نے ان پادریوں کو جانوں کی جان کے ساتھ لال لائے اور ان کو قیامت تسلیم دیا اور ان کی خوشی کے ساتھ خوشی منائی اور شرعی اور پالاک سے مدعا اشتہار لکھے اور اہل حق پرستیں بھیجیں۔ اور ان نصرتوں سے نصاریٰ کو خوش کیا اور نصاریٰ کو غالب قرار دیا اس کی نظیر تیرہ صدیوں میں کسی صدی میں نہیں پائی جاتی۔ پس یہ ایک پیشگوئی کا جملہ ہے کہ جو حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ ستر ہزار مسلمان بکھڑے حالے دجال کے ساتھ مل جائیں گے۔ اب حلائے مکران بتلا دیں کہ یہ باتیں پوری ہو گئیں یا نہیں۔ بلکہ یہ دو حالتیں یعنی ہدی ہمنے کے مدعی کرٹھے مذہب و شرع سے کا فر اور دجال بکنا اور نصاریٰ کی نصرت کرنا اور ان کو قیامت قرار دینا اپنے اہل حق سے مولویوں نے ایسے حلو سے پوسے مگر جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور ان سے پہلے باحسم مشہد کے کرمع نہ یا کہ اس حلو سے کہ ہمدونشاہوں کا آپ ہی ثروت سے ہی گے جس خود سے اس حجاج کو کثیر کی گئی ہے اگر پہلے ہی کسی ہدی ہمنے کے مدعی کی اس مذہب و شرع سے کھینچ کر ہوتے ہے اور یہ مسلمانوں کی باتوں اور کافر اور دجال بکنا اور دین کا کٹھن قرار دینا اور تمام ملک کے علماء کا اس پر اتفاق کرنا اور تمام ملک میں اس کو شہرت دینا پہلے ہی وقت میں آیا ہے تو اس کی نظیر پیش کریں جو ملاتی اسفل اللیل کا مصداق ہو در نہ ہدی ہمدون کی ایک خاص نشانی انہوں نے اپنے ہاتھ سے قائم کر دی اور اگر پہلے ہی ایسا اتفاق انہوں نے نصاریٰ سے کیا ہے اور ان کو غالب قرار دیا ہے تو اس کی بھی نظیر بتا دیں۔ اور اگر پہلے ہی کسی ایسے شخص کے



حقیقۃ الہی

۲۰۲

بعض اعتراض کے جواب

اور بڑا افسوس ہے کہ بہت سے مخالف سراسر تصدیق یہ اعتراض کرتے ہیں۔ اقل یہ کہ حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ چاند گرہن پہلی رات میں ہو گا اور سورج گرہن بیچ کے دن میں ہو گا ایسا نہیں ہوا یعنی قن کے ذمے کے موافق چاند گرہن شب ہلال کو ہونا چاہیے تھا جو قمری ہیمنے کی پہلی رات ہے اور سورج گرہن قمری ہیمنے کے پندرہویں دن کو ہونا چاہیے تھا جو جمینے کا بیچواں دن ہے۔ مگر اس خیال میں سراسر ملن کوئی کی ناگہمی ہے کہ چونکہ دنیا جسے پیدا ہوئی ہے چاند گرہن کیلئے تین راتیں خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں۔ اور چاند گرہن کی پہلی رات جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے مطابق ہے وہ قمری ہیمنے کی تیرہویں رات ہے اور سورج کے گرہن کیلئے تین دن خدا کے قانون قدرت میں مقرر ہیں یعنی قمری ہیمنے کا ستائیسواں اٹھائیسواں اور اتمیسواں دن۔ اور سورج کے تین دن گرہن میں سے قمری ہیمنے کے دو سے اٹھائیسواں دن بیچ کا دن ہے۔ سو اپنی تاریخوں میں جن حدیث کے مشاعر کے موافق سورج اور چاند کا رمضان میں گرہن ہوا۔ یعنی چاند گرہن رمضان کی تیرہویں رات میں ہوا اور سورج گرہن اسی رمضان کے اٹھائیسویں دن ہوا۔

192

اور حرب کے معاہدہ میں پہلی رات کا چاند قمری نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بیچ کے نزدیک سات دن کا ہلال کہلاتا ہے۔ دو سرا یہ اعتراض ہے کہ اگر ہم قبول کر لیں کہ چاند کی پہلی رات سے مراد تیرہویں رات ہے اور سورج کے بیچ کے دن کو مراد اٹھائیسواں دن ہے تو اس میں خارق عادت کو سامہ لیا گیا رمضان کے ہیمنے میں کسی چاند گرہن اور سورج گرہن نہیں ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے ہیمنے میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی دن میں رسالت یا نبوت کے وقت میں کسی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ ایسی برداشت کر رہے ہیں۔ اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ کسی دن نبوت یا رسالت کے وقت میں یہ دونوں گرہن رمضان میں کسی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت ہے۔ خاص کر یہ امر کہ

۲۰۳

بعض اعتراضوں کے جواب

۲۰۲

شیخ الاسلام

ایک وہ وقت تھا کہ خدا کے پیچھے مسیح کو صلیب سے تڑپا اور اس کو زخمی کیا تھا اور آخری زمانہ میں یہ مقدّر تھا کہ مسیح صلیب کو تڑپے گا یعنی آسمانی نشانوں سے کفارہ کے عقیدہ کو دنیا سے اٹھا دے گا۔ جو عرض مسا و ضدہ لگہ ندارد

۲۔ نشان صبح دار قطن میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں انا لمہدی یتا ایتین لم تکنو منذ خلق السموات والارض یتسکف القمر لادل لیلۃ من رمضان وتسکف الشمس فی التصفیة منہ ثم یجری منی ہائے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور جبکہ کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور ماہر اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی مہرود کے زمانہ میں رمضان کے عینہ میں چاند کا گرہن آسکی اقل رات میں ہوگا یعنی تیرہویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اسکے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے عینہ کی اٹھاسویں تاریخ کو اور ایسا واقعا بتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کسی ظہور میں نہیں کیا صحت مہدی مہرود کے وقت اس کا ہونا مقدّر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کو گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گذر چکا ہے اس صفت کا چاند سورج کا گرہن رمضان کے عینہ میں واقع میں آیا ہے اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

۱۹۵

یہ گرہن دومرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اقل اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طوط حدیث اشارہ کرتی ہے اور چونکہ اس گرنہ کے وقت میں مہدی مہرود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر پتھر میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرنہ کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دیکر صد ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کئے اس لئے یہ نشان آسمانی میرے لئے متعین ہوا۔ دوسری اسیر و دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور ہی خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ اس نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر برائیں احمدیہ میں درج ہو کر قبل اسکے میرے نشان ظاہر ہو۔ لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی

۲۰۲

کا فراتے ہیں۔

نہار د بعد نکتہ نظر گوشش جو زحمنے بہ عیند برادر خوش

یہ نادان نہیں جانتے کہ پیشگوئی ایک علم ہے اور خدا کی وحی ہے اس میں بعض وقت  
متشابہات بھی ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت لہجہ تعبیر کرنے میں خطا کرتا ہے جیسا کہ حدیث  
ذہب دہلی اس پر شاہد ہے۔ پھر احمدیگ کے داماد کا اعتراض کرنا اور احمدیگ کی  
وفات کو قبول جانا کیا یہی ایمان داری ہے۔ البتہ تو پیشگوئی کی دو ٹوٹوں میں سے ایک  
ٹانگ ٹوٹ گئی اور ایک حصہ پیشگوئی کا یعنی احمدیگ کا ميعاد کے اندر فوت ہو جانا  
حسب منشاء پیشگوئی معنائی سے پورا ہو گیا اور دوسرے کی انتظار ہے مگر یوں نبی کی قطعی  
پیشگوئی میں کونسا حصہ پورا ہو گیا، اگر شرم ہے تو اس کا کچھ جواب دو۔ آپ لوگ اگر  
بہت ہی کم فرصت ہوں اور ان تمام نشانیوں کو جو سو سے زیادہ ہیں غور سے نہ دیکھیں  
تو نمونہ کے طور پر ایک نشان آسمان کا ہے یعنی مہینہ رمضان کا خسوف کسوف اور  
ایک نشان زمین کا یعنی بیکھرام کا پیشگوئی کے مطابق مارا جانا۔ اور پھر سوچ لیں کہ نشان  
غلی میں درحقیقت یہ دو گواہیاں طالب صادق کے لئے کافی ہیں۔ ہاں اگر طالب صادق نہیں  
تو اس کے لئے تو ہزار معجزہ بھی کافی نہیں ہوگا۔ دیکھنا چاہیے کہ چاند اور سورج کا  
رمضان شریف میں گرم ہونا کس قدر ایک مشہور پیشگوئی تھی۔ یہاں تک کہ جب ہندوستان  
میں یہ نشان ظاہر ہوا تو مکہ معظمہ کی ہر ایک گلی اور کوچہ میں اس کا تذکرہ تھا کہ ہمدی  
موجود پیدا ہو گیا۔ ایک دست نے جو انہوں میں مکہ میں تھا خط میں لکھا کہ جب مکہ والوں  
کو سورج اود چاند گرم کی خبر ہوئی کہ رمضان میں حدیث کے الفاظ کے مطابق گرم ہو گیا  
تو وہ حسب خوشی سے آپھلنے لگے کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آ گیا اور ہمدی پیدا ہو گیا۔  
اور بعض نے قدیم چیلوی غلیوں کی دجر سے اپنے ہتھیار صاف کرنے شروع کر دیئے کہ اب  
کافروں سے لڑائیاں ہونگی۔ غرض متواتر سنا گیا ہے کہ نہ صوفی مکہ میں بلکہ تمام بلاد اسلام

۳۳۲

نشان کو اس کے لئے خاص کر دیا جائے ہو پیشگوئی کا بھی مفہوم یہی ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب۔ صرف ہمدی مولود کو دیا گیا ہے۔ اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں۔ اس سے بیشک میں ہجھوٹا ہو جاؤں گا۔ ورنہ میری عداوت کے لئے اس قدر عظیم الشان سچہ سے انکار نہ کریں۔

اے اسلام کے عار مولو! ذرہ آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو تم بہتر ہے صاف ظاہر ہے کہ اس حدیث میں کسوف خسوف کو بخیر نہیں ٹھہرایا گیا بلکہ اس نسبت کو بخیر ٹھہرایا گیا ہے جو ہمدی کے ساتھ اس کو واقع ہے یعنی مطلب یہ ہے کہ اس ظلم کا خسوف کسوف جو اپنی تاریخوں اور جینے کے لحاظ سے ہمدی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ تعلق اس کا پہلے اس سے کبھی کسی دوسرے کے ساتھ نہیں ہوا۔ اور تفسیر اس قول کی اس طرح ہے کہ ان لم ھدینا ایستین لم نکتوننا الاحد من خلق السموات والارض پس اس جگہ عرض تو یہ ہے کہ یہ دو نشان اس وقت کے ساتھ ہمدی کو دیئے گئے ہیں پہلے اس سے کسی کو نہیں دیئے گئے اور لہذا تکتوننا کا لفظ ایستین کی تشریح کرتا ہے کہ وہ ہمدی کے ساتھ خاص کئے گئے ہیں۔ خسوف کسوف کی کوئی زالی حالت بیان کرنا منکر نہیں بلکہ اس عبادت میں دونوں نشانوں کی ہمدی کے ساتھ تخصیص منظور ہے۔ نہ یہ کہ خسوف کسوف کی کوئی زالی حالت بیان کی جائے۔ اور اگر زالی حالت بیان کرنا منظور ہوتا۔ تو عبادت یوں چلیے تھی کہ یسکسف القمر والشمس علیٰ نہج ما انکسف من خلق السموات والارض یعنی ایسے طور سے چاند اور سورج کا گزرنہ ہوگا۔ کہ پہلے اس سے جب آسمان وزمین پیدا کئے گئے ہیں۔ ایسا خسوف کسوف کبھی نہیں ہوا۔ اب میں نے خوب تشریح کر کے اہل معنوں کو ننگا کر کے دکھایا ہے۔ اب بھی اگر کوئی نہ سمجھے گا۔ تو وہ پائل کہلائے گا۔

اور اگرچہ پیشگوئی کے لفظوں سے بات ہرگز نہیں نکلتی کہ خسوف کسوف کوئی زالی طور پر ہوگا مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اس خسوف کسوف میں بھی ایک لہر خارق عادت رکھا ہے۔ چنانچہ مارچ ۱۸۹۲ء پالونیر اور سول ملٹری گورنٹ

۴۸

نزل المسیح

۱۸۳

نمبر

<p>         علی زعم شائشہ توفی ابتر          بجا اولاد کے حالات میں ذات بانی جیسا کہ دشمنوں کو کاغذ لکھا          لہ مثلنا وولدنا الی یوم یحشر          لکھتا ہے کہ میں اللہ علیہ السلام کی لہری طرح اور میری طرح میں اوقات          فامی ثبوت بعد ذلک یحضر          ایسے ہی سے بٹھ کر اور کونسا ثبوت جو پیش کیا جائے۔          غسا القمران المشرقان اتفکر          میرے لئے جائزہ رُسوخ وروزگار کیا تو انکار کرنا۔          كذلك لی قول علی الکلا یمہر          اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا جو سب پر غالب ہے          عجبت فانی ظل بدر ینور          میں تعجب کیا کہ میری قرآن اللہ علیہ السلام کا نظر پڑا          فما قیہ فی وجہی یلوح ویزہر          ایسے نہ روشنی جو اُس میں ہے وہ مجھ میں چمک رہی ہے          ومن طینہ العصوم طینہ محضر          اور اس کی پاک مٹی کا مجھ میں خمیر ہے۔          ولبس لئسب ذو صلاح معیر          اس لئے سرزنش نہیں کرے کہ اس کی نسب اعلیٰ نہیں۔          لہم نسب کینلا یہیح التفسر          تاکہ لوگوں کو اُن کی نسب کا تصور کر کے نفرت پیدا نہ ہو          لہ حسب فهو الذبی المحقر          اُس میں ذاتی صفات کچھ نہیں وہ کینا اور حقیر ہے۔       </p>	<p>         انزع من ان رسولنا سبتد الوری          کیا تو لگھو کرنا جو کہ ہندہ رسول اللہ علیہ السلام          فلا والذی خلق السماء لاجلہ          مجھ سے کسی قسم میں نے آسمان بنا یا جو ایسا نہیں ہے۔          وانا ورثنا مثل وولد متاعہ          اور مجھ نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔          لہ حسفت القمر المنیر وان لی          اُس کے لئے چاند کے حسن کا نشانہ ظہر ہوا اور          وکان کلام معجز آیۃ لہ          اور اُس کے معجزات میں سے معجزانہ کلام ہی تھا۔          اذا القوم قالوا یدعی الوسی عامدا          جب قوم نے کہا کہ یہ تو عمر اوسی کا دعویٰ کرتا ہے۔          وانی لظلی ان یخالف اصلہ          اور سایہ کیونکر اپنے اصل سے مخالف ہو سکتا ہے          وانی لذو نسب کا صلہ اطیعہ          اور میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ذو نسب ہوں          کفی العبد تقوی القلب عند حسینا          اور بندہ کو دل کا تقویٰ کافی ہے اور ایک صالح کو          ولكن قضی رب السما لاممۃ          مگر خدا نے اماموں کے لئے چاہا کہ وہ ذو نسب ہوں          ومن کان ذالنسب کریم ولم یکن          اور جو شخص اچھی نسب رکھتا ہے مگر       </p>
---	--

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ

فقد سرتنى في هذه الصور صورة  
 پس ان صفتوں میں مجھے ایک طریق اچھا معلوم ہوتا  
 فالقت هذا النظر اعنى تصيدنى  
 پس میں نے یہ نظم یعنی یہ قصیدہ اپنا تالیف کیا۔  
 وهذا اعلیٰ اصرار في سواله  
 اور یہ قصیدہ اس کے اصرار مقابلہ پر بنایا گیا ہے۔  
 وليس علينا في الجواب جریمه  
 اور اس جواب میں ہم پر کوئی گناہ نہیں۔  
 فانك كذا ابا فيأتى بمثلها  
 پس اگر میں جھٹلاؤں تو ایسا قصیدہ بنا لائے گا۔  
 وهذا اقتضاء الله بينى وبينهم  
 اور یہ خدا کا فیصلہ ہے ہم میں اور ان میں۔  
 قطعتا بهذا ابر القوم كلهم  
 ہم نے یہ نشان سے سب کا فیصلہ کر دیا ہے۔  
 ارغى ارض من قد اريد تبارها  
 میں نے ان زمین دیکھیں جو ان کے تباہی نزدیک آئیں۔  
 ايا تحسنى بالحق والجهد المرعا  
 کیا تم مجھ سے اپنے حق اور جہاد میں توجہ دے گے۔  
 انشم بعد العون والمعن والندى  
 کیا تم میرے بعد اسان اور بخشش کے بعد گامیں دے گا  
 ترى كيف اخبرت السماء بايها  
 تو دیکھتا ہے کہ اللہ آسمان کو خبر دے گا کہ تیری گناہوں کا

ليدفع ربي كلما كان يحشر  
 تا میرا خدا اس وقت تک کوڑے کرے گا جب میں آسمان پر  
 ليخزني ربي كل من كان يهذر  
 تا میرا خدا اتنی کوڑوں کرے گا کہ جو لوگوں کو کرتے ہیں  
 فكيف بهذا الشغل أغض وانهر  
 یہاں یہ جو اشتغال ہے کہ کوئی جو شرم دہی کوڑا کرے گا اس کو جو  
 فتهدى له كالأكل ما كان يبذر  
 اور ہم اس کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے جو اس کو بھولتا ہے اور اس کو بھولتا  
 وانك من ربي فيغشى ويشير  
 اور اگر میں خدا کی لکھتوں میں سے ہوں تو تجھے لکھوں گا اور اشارہ کرتا ہوں  
 ليظهر آيته وما كان يخبر  
 تاکہ اپنے نشانوں کو ظاہر کرے اور اس نشان کو ظاہر کرے جو پہلے وہ نہیں لکھتا  
 وغادرهم ربي كغصن تجذر  
 اور میرے لیے ان لوگوں کو غصن کی طرح کر دیا جو نکال دی جاتی ہیں۔  
 وغادرهم ربي كغصن تجذر  
 اور میرے لیے ان کو کھجور کی طرح کر دیا۔  
 رويدك لا تبطل صنيعك وأخذ  
 باز آتا ہے اور اپنے عمل کو باطل نہ کر۔  
 اتنسى ندى ممدى وما كنت تنصر  
 کیا میں نہیں فریشتوں کو ہنساؤں کا جو تم نے ان کے پیچھے لگا دیا ہے  
 اذا القوم آذوني وعابوا وعابوا  
 جب تم نے مجھے تکلیف دیا اور میرے خلاف اور زور اٹھائی۔

نزل اسح

۱۳۱

افسوس کہ سادہ لوح حجیرہ فطینین مولویوں کی نظر محدود ہے انکو معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں میں اسی ساحت کا وعدہ تھا جو طیطوس کے وقت یہودیوں پر وارد ہوئی اور قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ عیسیٰ کی زبان پر انبیاء لعنت پڑی اور عذاب عظیم کے باعث کو ساحت کے لفظ سے بیان کرنا نہ صرف قرآن شریف کا محاورہ ہے بلکہ یہی محاورہ پہلی آسمانی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور کثرت پایا جاتا ہے۔ پس نہ معلوم ان سادہ لوح مولویوں نے کہاں سوا دوس کو سن لیا کہ ساعۃ کا لفظ ہمیشہ قیامت پر ہی بولا جاتا ہے۔ افسوس یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔ قدم قدم پر اپنی غلطیوں سے ذلت اٹھاتے ہیں پھر غلطیوں کو نہیں چھوڑتے کیا غلطیوں کی کوئی حد بھی ہے۔ قرآن کے فشا کہ ہرگز یہ لوگ نہیں سمجھتے۔ آسمان پر تو حضرت عیسیٰ کو جس جسم پر تھا دیا مگر جو الہی ہے یہودیوں کا تھا اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ خدا جو فرماتا ہے کہ یہود کہتے تھے: **إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ** اور جواب دیتا ہے کہ نہیں بلکہ ہم نے اسکو اٹھالیا یہ کس بات کا رد ہے کہ یہاں صرف قتل کا۔

سو سنو کہ یہودیوں کا بار بار یہ شور مچانا کہ ہم نے عیسیٰ کو صلیب کے ذریعہ سزا دیا۔ انکا اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ ملعون ہے اور اسکی روح مرنے اور آدم کی طرح خدا کی طرف نہیں اٹھائی گئی پس خدا کا جواب یہ چاہیے تھا کہ نہیں درحقیقت اسکی روح کا رفح ہوا جس کا آسمان پر اٹھانا یا نہ اٹھانا اتنا از حد فیہ امر نہ تھا پس نفوذِ بائدہ خدا کی یہ خوب سمجھو کہ انکار تو روح کے رفح سے ہے جو خدا کی طرف ہوتا ہے مگر خدا اس اعتراض کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے عیسیٰ کو زندہ جسم منفردی دوسرے آسمان پر بٹھا دیا۔ خوب جواب ہے اور ابھی مرنا لہ رفح ہونا باقی ہے۔ خدا جل نہ بد اس کے رفح تو معافی ہو یا نہ ہو۔ جو اصل جھگڑے کی بات ہے۔

ایسا ہی یہ لوگ عقل کے پورے میری بعض پیشگوئیوں کا ٹھوٹا ٹھکانا ہے یہی دل و فطن کر کے یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ سب بعض پیشگوئیاں جھوٹی ہیں یا اجتہادی غلطی ہے تو پھر سوچو کہ دعویٰ کیا تھا شاید وہ بھی غلط ہو۔ اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ **لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ**۔ اور مولوی شہداء اللہ نے موضع مذ میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اسلئے ہم انکو

۴۰

۱۰ النساء: ۸۸

نزول المسیح

۱۳۴

مسیح

مذکورہ تھے ہیں اور خدا کی قسم ہے میں کہ وہ اس تحقیق کیلئے قادیان میں آویں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ اٹنی نذر کرینگے۔ ورنہ ایک خاص قدر لغت کا آنکے گلے میں رہینگا۔ اور ہم آبد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تاآنکہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ طیکہ اور شہوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد ہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہیں تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی شاد اللہ صاحب نے مانگے اور در بدر لگائی کرنے سے بچنا ہی ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیوں میں صحت نبوت انکے سامنے پیش کر دینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائینگے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ میں اگر میں مولوی صاحب موصوف کیلئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے سریدوں کو لوٹتا تو بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب اٹنی نذر ہوگا جس حالت میں دودھ آنے کیلئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قربان نزل ہو اور سریدوں کے کفن یا عظ کے پیسوں پر گذارے گا ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کیلئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طوط تو جہنم کریں اور اس تحقیق کے لئے بیابندی شرائط مذکورہ میں شرائط نبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہو اس لاف و گداز پر جو انہوں نے موضع مذ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَعْتُمُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ مَّا أَهْلُوا لَكَ فِي غَيْرِ عِلْمٍ اور پوری تحقیق کے علم لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا ہے ایمانداروں کی ہے۔ وہ انسان گنہگاروں سے بدتر ہو تا کہ جو بے وجہ جو نکلتا ہو اور وہ زندگی لعنتی ہو جو بے شری سے گذرتی ہے۔

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جائے تو امان اٹھ جاتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ شاید اس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعویٰ میں بھی دھوکا کھلایا ہو۔



بھی اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر یہ سراسر امران کا اعتراض ہے اصح اور واقعی یہی بات ہے کہ میری کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کہ جو پوری نہیں ہو گئی۔ اگر کسی کے دل میں شک ہو تو وہ سیدھی نیت سے ہمارے پاس آ جائے اور مالو اجمہ کوئی اعتراض کر کے اگر شافی کافی جواب نہ دے تو ہم ہر ایک تاوان کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ بخل سے اعتراض کرتے ہیں نہ انصاف سے۔ اگر وہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے دفتوں میں ہوتے تو سن پرچی ایسے ہی اعتراض کرتے جو بچھ پر کرتے ہیں۔ جو شخص ہاتھیں دیکھتا ہے اس کو ہم ماہ دکھلا سکتے ہیں۔ مگر جو بخل اور خود غرضی اور تکبر سے اذھا ہو گیا ہو اس کو کیا دکھا سکتے ہیں۔ تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشگوئیاں جو ابن عامر کے مخالفت نہیں پوری ہو چکی ہیں۔ صد ہا نیک دل انسان گواہ ہیں۔ بہت سی تحریریں پیش از وقت شائع ہو چکی ہیں۔ پھر بھی اگر کوئی بخل کی راہ سے خواہ نونہا شکوک اور اعتراضات پیش کرتا ہے اور سید سے ظہورِ رحمت میں وہ کہ تجربہ نہیں کرتا۔ اور نہ اہل تجربہ سے مدیانت کرتا ہے اور دل اور خیالت کی راہ سے دھوکا دینے والے اعتراضات شہور کرتا ہے اور خیانت اور مدغلوئی سے باز نہیں آتا۔ وہ سن منکرین کا وارث ہے جو اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کے مقابل پر گندہ چکے ہیں۔ خدا اپنے بندوں کو ایسے منصوبہ باز لوگوں کے ہتھالوں سے اپنی پناہ میں رکھے، اس بات کا کیا سبب ہے کہ یہ لوگ حمدوں کی طرح دُور دُور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالقابل اگر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب کہنا چاہتے ہیں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ یہ لوگ اپنے دجل اور بددیانتی سے واقف ہیں اور ان کا دل انکو ہر وقت جھٹکا ہے کہ اگر تم نے ایسے یہود اور جہالت اور خیانت سے بھرے ہوئے اعتراض رو بہ پیش کئے تو اس صورت میں تمہاری سخت پردہ دری ہوگی۔ اور تمہاری دھوکا دینے والی باتیں یکدفعہ کا عدم ہو جائیں گی۔ تب اس وقت مذمت اور نجات اور روحانی رہ جائیگی

نزول المسیح

۱۳۲

مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کیلئے تا دیوان میں آئیں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رُو سے صحیح ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ آٹنی نذر کیلئے۔ ورنہ ایسا منسبت لعنت کا آنکے گلے میں رہے گا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دینگے۔ اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے۔ اور اسی شرط سے روپیہ طے کیا اور نبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ ٹن پیشگوئی میں نے لکھی جو تو کو باجھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی شہداء صاحب لے جائینگے اور در بدر گدائی کرنے کی حاجت ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ نبوت انکے سامنے پیش کر دینگے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائینگے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے۔ پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کیلئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے فرید دل کو لوٹتا ہوں تو ایک لاکھ لاکھ روپیہ ہو جائیگا وہ سب آٹنی نذر ہوگا جس حالت میں دودھ آندہ کیلئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہو اور مرد دل کے گفن یا وحظ کے پیریں پر گدازہ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جاتا ناں کیلئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بیابندی شرائط مذکور جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں۔ قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہو اس لاف و گداز پر جو انہوں نے موضع مذہب میں سارے کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے تجھوٹ بولا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقَعُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ظُوراً انہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمان داری ہے۔ وہ انسان گوش سے بدتر ہو تا کہ جو بے وجہ جھوٹا ہی آور وہ زندگی لعنتی ہو جو بے شری سے گذرتی ہے۔

اور بعض کا یہ خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جائے تو ایمان اٹھ جاتا ہے اور شک پڑ جاتا ہے کہ شاید اس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعویٰ میں بھی دھوکا کھایا ہو۔

منیر

۱۴۸

نزدول المسیح

مولوی شہداء اللہ صاحب اور انکے رفیقوں کو تاحق کے افتراؤں کی حاجت ہمیں نہ رہی اور  
 مفت میں انکی فتح ہو جائیگی، ورنہ انکی حاجت ہمیں ہوگا کہ پھر کبھی مجھے جھوٹا کہیں یا میرے نشانوں  
 کی تکذیب کریں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ کج کی تاریخ سے اس  
 نشان پر حصر رکھتا ہوں اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہو کہ میں صادق ہوں تو کبھی  
 ممکن نہیں ہوگا کہ مولوی شہداء اللہ اور انکے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں  
 اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دیکھا اور انکے دلوں کو خمی  
 کوڑے لگا۔ اور مولوی شہداء اللہ کو اس بدگمانی کی طرف راہ نہیں ہو کہ وہ یہ کہے کہ قصیدہ پہلے سے  
 بنا رکھا تھا کیونکہ وہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھے کہ مہاسنہ مذکا اس میں ذکر ہو۔ پس اگر میں نے پہلے  
 بنایا تھا تب تو انھیں ماننا چاہیے کہ میں عالم الغیب ہوں۔ بہر صورت یہ بھی ایک نشان چڑھا۔  
 اس لئے اب انکو کسی طرف فرار کی راہ نہیں اور آج وہ الہام پورا ہوا جو خدا نے فرمایا تھا۔  
 "قادر کے کار و بار نمودار ہو گئے"  
 "کافر جہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے"

اور واضح رہے کہ مولوی شہداء اللہ کے ذریعے سے مختصر تب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔  
 (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی بڑی سال کیلئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی  
 پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی (۲) اگر اس جیلنگ پر وہ مستعد ہونے  
 کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے (۳) اور سب سے پہلے اس  
 اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلے سے عاجز رہ کر جلد تو انکی رد و سیاہی ثابت ہو جائیگی۔  
 اور چونکہ ان دونوں میں مولوی محمد حسین نے سائیں جہلنگی گولڑی کی حکایت کی ہے شاعر اللہ  
 میں بہت ہی تعریف کی ہے اور علی حائری صاحب شیعہ اپنی تعریف میں پھول لے ہے جس اسلئے میں انکو  
 بھی اس مقابلے کیلئے بلا تا ہوں۔ گالیاں دینے اور ٹھٹھا کرنے میں ان لوگوں کی زبان جالا کسے لیکیں اب  
 میں دیکھتا ہوں کہ خدا سو انکو کتھہ مدد مل سکتی ہو۔ میں ان لوگوں کی نسبت بھی اس قصیدہ میں کہ لکھا ہوا تھا  
 انکی خیرت کو حرکت دوں یہ ایک تری فیصلہ ہے شیعہ حسین کو مدد لیں اور گولڑی صاحب کسی اپنے

تَرْجِمَةٌ مَكْتَبْنَا لِإِثْنَاءِ اللَّهِ

ترجمہ خطہ کہ سونے شہادہ اللہ امرت سرری نو شتر

الْأَهْرَسَرِي لِذِجَاءِ قَلْدِيَانِ وَ

طلب رفع الشبهات بعطش

بہ تشنگی دروغ ازالہ شبہات خود خواست

فَرِيءٌ - وَكَانَ هَذَا عَاشِرَ سُؤَالٍ -

د بود این تاریخ دہم شوال سنہ ۱۳۲۰

اذْجَاءَ هَذَا الدِّجَالِ

چون این دجال بہ قادیان آمد -

بلغنی مکتوبک و ظہر مطلوبک اُنک استند عبت ان ازیل شبہاتک التی صلّت  
 مانامہ تو رسید و مطلوب تو ظاهر گشت تو درخواست کردی کہ بعض شبہات تو کہ متعلق بعض  
 بہا علی بعض انبائی الغیبیۃ - فاعلم انک ان کنت جتئی بصحة الفیۃ و لیس فی  
 یرسک نیہا ہستند دور کنم پس جان کہ اگر بصحت نیت نزد من آمدی و نیست در  
 قلبک شیء من المفسدۃ فلک ان تقبل بعض شروطی قبل هذا الاستفسار -  
 دل تو بیہرہ از سواد پس بر تو واجب است کہ قبل این استفسار بعض شرطہاے من قبول کنی -  
 و لا تخرج منہا بل تثبت علیہا کالاحیاء - وان کنت لا تقبل تلك الشرط  
 و اذن شرطہا خارج نشوی بلکہ چونیک مردان بر آن ثابت بمانی و اگر تو آن شرط را قبول نمی کنی

دوسرا ثبوت نشانات ہیں جن سے بہت صفائی سے استنباط ہونا ہے وہی ثبوت ہمارے ساتھ بھی ہیں اور جس قاعدہ سے خدا تعالیٰ نے یہ نشانات دکھلائے ہیں اگر اسی طرح شمار کریں تو یہ بیس لاکھ سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔ کہ نگہ بیاثتوں میں کئی قہرہ عینیاتی اور بیاثتیک میں کئی قہرہ عینیاتی کی تحت میں اگر ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آتا ہے ہر ایک بدیہ اور نذر جو پیش ہوتی ہے ایک ایک نشان الگ الگ ہے مگر ہم نے صرف ایک سو بیس نشان نزل المسک میں درج کئے ہیں جن کے ہزارہا گروہ موجود ہیں۔ پھر دیکھو یہ کس وقت کی خبر ہے۔ قرآن کے نصوص صحت کی اخبار اور مکاشفات اور دعاء وغیرہ سب ہماری تائید میں ہیں۔ پھر اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کے نشانات۔ پھر زمانہ کی موجود صورت یہ سب ثبوت پیش کرنے کے قائل ہیں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کا عشاء ہے کہ لوگوں کو غلطیوں سے نکالے اور تقویٰ پر قائم کرے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہے کا بلاتا جاوے گا۔ یہ اس کی طرف سے ایک دعوت ہے جو بلا جاتا ہے۔ اسے فرشتے کھینچ کھینچ کر لے آتے ہیں۔

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء

### مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آکا

مصر کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر ہوئی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسی قادیان آئے ہوئے ہیں مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہ فرمایا کہ ہزاروں لوگ راہو آتے ہیں ہمیں اس سے کیا؟  
منسوب کی نماز باجماعت ادا کر کے جب حضرت اقدس دولت سرا کو تشریف لے چلے تو ایک شخص نے ہاتھ میں گلم دو ات لئے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں کچھ کاغذات پیش کئے اس گلم دو ات سے اس کی یہ فرض تھی کہ حضرت نے وقت کی رسید لے کر حضرت نے توجہ نہ کی اور اس کے وہ کاغذات لے کر تشریف لے گئے اور جب عشاء کی نماز کے واسطے تشریف لائے تو فرمایا کہ  
ایک سی مضمون کے دو رتھے مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے پہنچے ہیں۔ نہ معلوم وہ رتھوں

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء

۶۸۴

کی کیا غرض تھی۔

اس وقت یہ عقدہ عمل ہوا کہ غالباً دو سرا رقعہ دستخط یعنی رسید رقعہ لینے کی غرض سے تھا۔ مگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقعہ اس وقت سید سرور شاہ صاحب کے حوالہ کیا گیا۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو شاد ہویں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا تہ

ہم جہاں ہیں وہ ہنچہ عشوا آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا خشاء مباحث کا ہو تو یہ اس کی قلبی ہے کیونکہ اب مدت ہوئی کہ ہم مباحثات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی ضرورت ہے تو وہ رفتی اور آہستگی سے اپنی قلبی دور کروائے طالب حق کے لئے ہمارا دوا نہ کھلا ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منٹ نہ کر چلا جانا چاہتا ہے اور اسے حق اور نکلت اور پار اور جیت کا خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجا ایسے شخص کے جو نیک نیت بن کر آئے ہم تو دوسرے کے ساتھ کلام کرنا بھی تشعب اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں ہمارے ہاں جا کر اترے۔ چاہیے تھا کہ مستفیدوں کی طرح آنا اور ہمارے سمان خانہ میں اترنا۔

پھر فرمایا۔ ہم اس رقعہ کا صبح کو جواب دیں گے

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو شاہ اللہ صاحب کے قاصد نے آواز دی کہ حضرت جی۔ مولوی شاہ اللہ صاحب کے رقعہ کا کیا جواب ہے حضرت نے فرمایا کہ صبح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں اگر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے حضرت اقدس نے فرمایا۔ خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ شاہ اللہ آکر لے جاوے۔ پھر آپ نے قاصد کا نام پوچھا۔ اس نے کہا بھرمہ صدیقی ہے۔

۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء بروز پینشنہ

مولوی شاہ اللہ کے رقعہ کا جواب

پہری نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقعہ جو مولوی

لے اللہ جانہ اہل کبرہ سرور ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

کی کیا فرض تھی۔

اس وقت یہ عقد عمل ہوا کہ غالباً وہ سارا رقم دستخط یعنی رسید رقم لینے کی غرض سے  
قلم نگر قاصد کو رسید مانگنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ رقم اس وقت سید مسعود شاہ صاحب

کے حوالہ کیا گیا۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اہل مجلس کو سنا دیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا:۔

مہم ظاہر ہیں وہ چند مشورہ آرام سے سب باتیں سنے اور اگر اس کا خشاء مہاشا کا ہو تو یہ اس  
کی ظلمی ہے کیونکہ اس بدت ہوئی کہ ہم مہاشات کو بند کر چکے ہیں۔ اگر اس کو طلب حق کی  
ضرورت ہے تو وہ رقی اور آہنگی سے اپنی ظلمی دور کروائے طالب حق کے لئے ہمارا روانہ کھلا  
ہوا ہے۔ ہاں جو شخص ایک منہ نہ کر چلا جاتا چاہتا ہے اور اسے حج اور نکلت اور ہار اور بیت کا  
خیال ہے وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ بجوایے شخص کے جو یک نیت بن کر توے ہم تو دوسرے کے  
ساتھ کلام کرنا بھی طبع اوقات خیال کرتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے کہ وہ کیوں گھما کرے ہاں جا کر  
اترے۔ چاہیے تھا کہ مستفیض کی طرح آنا اور ہمارے مہمان خانہ میں اترنا۔

پھر فرمایا۔ ہم اس رقم کا صحیح جواب دیں گے

اس کے بعد حضرت اقدس نماز سے فارغ ہو کر تشریف لے چلے تو شاہ اللہ صاحب کے  
قاصد نے کواڑی کر حضرت جی۔ مولوی شاہ اللہ صاحب کے رقم کا کیا جواب ہے حضرت  
نے فرمایا صحیح کو دیا جائے گا۔

قاصد نے کہا کہ میں اگر جواب لے جاؤں یا آپ بذریعہ ڈاک روانہ کریں گے حضرت  
اقدس نے فرمایا۔ خواہ تم آکر لے جاؤ خواہ شاہ اللہ آکر لے جاوے۔ پھر آپ نے قاصد کا  
نام پوچھا۔ اس نے کہا بھروسہ علیؑ

۱۱ جنوری ۱۹۰۴ء بروز یکشنبہ

مولوی شمس اللہ کے رقم کا جواب

فجر کی نماز کو جب حضرت اقدس تشریف لائے تو قبل از نماز آپ نے وہ رقم جو مولوی

نے اہم بدل لیا۔ پیر مسعود شاہ مولوی

شاءاورد صاحب کے رقعہ کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ احباب کو سنایا۔ وہ رقعہ یہ تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَسْتَعِیْنُكَ وَنَعِیْنُكَ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

از طرف جانے باخدا الصمد نظام امر عاقلہ اللہ وایہ

بخدمت مولوی شامداد صاحب۔

آپ کا رقعہ پڑھا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق طلب سے یہ نیت ہو۔ کہ اپنے شکوک و شبہات دھنگوئوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرواں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوئے کہ اپنی کتاب انعام آہم میں شائع کر چکا ہوں۔ کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہ کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز کندی گالیوں اور ایماشات کلمات سننے کے اور کچھ نہیں ہوا مگر میں پیش طالب حق کے شہادت دہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ تو کر دیا ہے کہ طالب حق ہوں مگر مجھے یقین ہے کہ اس دعویٰ پر آپ قائم نہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ایک بات کو کئی کئی بے ہودہ اور مباحثات کی طرف بٹے گئے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کے لئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ مناج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے۔ اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یا حضرت عیسیٰ پر یا حضرت موسیٰ پر یا حضرت یونس پر عائد نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن شریف کی دھنگوئوں پر نڈ نہ ہو۔ دوسری شہاد یہ ہوگی کہ آپ نہائی بولنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں گے کہ میرا یہ اعتراض ہے۔ پھر آپ کو میں مجلس میں متصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لہا گینے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شہاد ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی آپ اعتراض پیش کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آتے۔ چوتھی کی طرح آگے اور ہم ان دنوں مباحثات کم فرماتے اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹہ سے زیادہ صرف نہیں کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہ ہوگا کہ حرام کالاضام کے وعدہ آپ واصل کی طرح ہم سے کھنگوئوں شروع کریں بلکہ آپ نے بالکل جذبہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے ہم کہ یہ اس لئے کہ نا کھنگو مباحث کے رنگ میں نہ ہو جاوے۔ اور صرف ایک دھنگوئی کی نسبت سوال کریں۔ میں تین گھنٹہ تک اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو مستحب کیا جاوے گا۔ کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور کچھ کہیں کہیں۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں ہم خود



۶۸۶

پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ صریح نہیں ہے کیونکہ آپ تو شہادت دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شہادت دور کرانے کا بہت عمدہ ہے جس میں باواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس سے گھولنی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام وسوسوں دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر ہا ہوا کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۱۳ جنوری ۱۹۳۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن ۱۳ جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسان پر مقدمہ ہے خود خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطور سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جاویں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدہا آوی آتے ہیں اور وسوسہ دور کر لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آوی حضور اس بات کو پسند کرے گا۔ اس کو وسوسوں دور کرانے میں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

میرزا غلام احمد س

اور فرمایا کہ

یہ طریق بہت امن کا ہے اگر یہ نہ کیا جاوے تو بدامنی اور بد نتیجہ کا اندیشہ ہے

بہر فرمایا کہ

### ایک روایا

ابھی خبر کو میں نے ایک خواب دیکھا۔  
کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ ایشمار ہے اور دوسری طرف  
ہماری طرف سے کچھ لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے

### بَقِيَّةُ الطَّاعُونَ

اس کے بعد فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے قلم دوایں طلب فرمائی اور فرمایا کہ  
تموڑا سا اور اس رقم پر لکھتا ہے۔  
اتنے میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے قاصد پھر آسمان پر آئے اور جواب طلب کیا۔

۶۸۶

پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطریں زیادہ نہ ہوں۔ اس طرز میں آپ کا کچھ صریح نہیں ہے کیونکہ آپ تو شہادت دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شہادت دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں باوا زبید لوگوں کو سناؤں گا کہ اس جھگڑائی کی نسبت مولوی شاہ اللہ صاحب کے دل میں یہ دوسرا پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اس طرح تمام دسواں دور کر دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر چاہوں کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقعہ دیا جاوے تو ہرگز نہ ہوگا۔ ۳۳ جنوری ۱۹۴۳ تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۵ مارچ جنوری کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے۔ لیکن ۳۳ جنوری تک آپ کے لئے تین گھنٹے تک فریج کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا۔ ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے جو خدا تعالیٰ فیصلہ کرے گا۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔ سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو سطر دو سطریں زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا مشہوریشن کرتے جاویں گے اور میں وہ دوسرا دور کرنا جاؤں گا۔ ایسے ہی صدمہ تو ہی آتے ہیں اور دوسرا دور کرنا چاہتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا۔ اس کو دسواں دور کرانے میں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

میرزا غلام احمد

اور فرمایا کہ

یہ طریق بہت امن کا ہے۔ اگر یہ نہ کیا جاوے تو بد امنی اور بد نتیجہ کا اندیشہ ہے۔

پھر فرمایا کہ

### ایک روایا

ابھی جبر کو میں نے ایک خواب دیکھا  
کہ میرے ہاتھ میں ایک گانڈ ہے۔ اس کے ایک طرف کچھ اشتہار ہے اور دوسری طرف  
ہاری طرف سے کچھ لکھا ہوا ہے جس کا عنوان یہ ہے

### بقیۃ الطاعون

اس کے بعد فجر کی نماز ہوئی تو حضرت اقدس نے تم دو بات طلب فرمائی اور فرمایا کہ  
تھوڑا سا اور اس رقم پر لکھتا ہے۔  
اے میں مولوی شاہ اللہ صاحب کے قاصد پھر موجود ہوئے اور جواب طلب کیا۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ ابھی لکھ کر دیا جاتا ہے۔  
پھر بقیہ حصہ آپ نے لکھ کر اپنے خدام کے حوالہ کیا کہ اس کی نقل کر کے روانہ کر دے۔  
وہ حصہ رقم کا یہ ہے۔  
”بالآخر اس غرض کے لئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں تو قادیان سے بغیر تصدیق  
کے خالی نہ جاویں۔“

دو قسموں کا ذکر ہوتا ہے (۱) اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ  
ان لوگوں سے قطعی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں  
زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقعہ دیا جاوے گا کہ آپ اول ایک  
امراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا امراض کسی دھنگولی پر ہو ایک سطر یا دو سطر یا تین سطر  
تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ دھنگولی پوری نہ ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے  
قابل امراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ  
چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن دوسری دھنگولی اسی طرح لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے  
خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ  
کی مجال نہیں ہوگی کہ کوئی کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالیٰ کی قسم دتا ہوں کہ اگر  
آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جاویں اور ناحق قسم نہ لیاؤ اور منہاج نبوت کریں۔ اب  
ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں میں سے جو شخص امراض کسے گا اس پر خدا کی لعنت ہو اور خدا  
کسے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین۔ سر میں دیکھوں گا کہ آپ سنت  
نبوت کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے لپٹے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے  
ہیں ہے۔ اول آپ اس عہد موکد قسم کے آج ہی ایک امراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں  
اور پھر وقت مقرر کر کے مہر میں جمع کیا جائے گا۔ اور آپ کو تالا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ  
کے شیطانیں رساوس دور کر دئے جائیں گے۔“

رقم دے کر آپ تشریف لے گئے اور اندر سے حضور نے کھلا بھیجا کہ رقم وہاں ان کو جا کر  
ٹالو جاوے اور پھر ان کے حوالہ کیا جاوے۔  
چنانچہ یہ رقم مولوی ثناء اللہ صاحب کو پہنچا دیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد پھر مولوی ثناء اللہ  
صاحب کی طرف سے جواب الجواب کیا۔

۱۰ الہد ر جلد اول نمبر ۳۰ سورہ ۱۱ جنوری ۱۹۹۳

یہ نامستقل اور اصل بحث سے بالکل دور جواب سکر حضرت اقدس کو بہت رنج ہوا اور آپ نے فرمایا کہ

ہم نے جو اسے خدا کی قسم دی تھی اس سے قائمہ اٹھانا یہ نظر نہیں آتا۔ اب خدا کی لعنت لے کر واپس جانا چاہتا ہے۔ جس بات کو ہم بار بار لکھتے ہیں کہ ہم مباحثہ نہیں کرتے جیسا کہ ہم انجام آختم میں اپنا عمد دنیا میں شائع کر چکے ہیں۔ تو اب اس کا خفا ہے کہ ہم خدا کے اس عمد کو توڑ دیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ اور پھر اس رقعہ میں کس قدر افتراء سے کام لیا گیا ہے کیونکہ جب ہم اسے اجازت دیتے ہیں کہ ہر ایک گھنٹہ کے بعد وہ دہن سطرین ہماری تقریر پر اپنے شبہات کی لکھ دے تو اس طرح سے خواہ اس کی دن میں تیس سطور ہو جاویں ہم کب گریز کرتے ہیں اور خواہ ایک ہی سٹیگنٹی پر وہ ہم سے دس دن تک سنتا رہتا اور اپنے مسلمان اس طرز سے پیش کرنا رہتا۔ اسے اختیار تھا۔ پھر ایک دو سزا بھوت یہ بولا ہے۔ کہ لکھتا ہے کہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے۔ بھلا ہم نے کب لکھا ہے کہ ہم مجمع پسند نہیں کرتے بلکہ ہم تو عام جلسہ چاہتے ہیں۔ کہ تمام قادیان کے لوگ اور دوسرے بھی جس قدر ہوں جمع ہوں تاکہ ان لوگوں کی بے ایمانی کٹے کہ کس طرح یہ لوگوں کو قریب دے رہے ہیں۔ اگر اسے حق کی طلب ہوئی تو اسے ہمارے شرانگہ ماننے میں کیا حذر تھا مگر یہ بد نصیب واپس جانا نظر آتا ہے۔

پھر مولوی محمد احسن صاحب کو حضور نے فرمایا کہ

آپ اس کا جواب لکھ دیں مجھے فرصت نہیں۔ میں کتاب لکھ رہا ہوں۔

یہ کہہ کر حضور تشریف لے گئے اور مولوی محمد احسن صاحب نے رقعہ کا جواب تحریر فرمایا اس کے بعد کوئی جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے نہ آیا۔ اور وہ قادیان سے چلے گئے۔

۱۲ جنوری ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

اللہ تعالیٰ کے راستے میں زمین میں سے کا ایک طریق

تھر کے وقت ایک شخص نے حضرت اقدس سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ زمین ہے۔

۱۲ جنوری ۱۹۰۲ء بروز دوشنبہ

برہمچاریہ

۱۳۱

کیا راہ وہ بے خبر اور تم نے دیکھا حال زار  
 نہ تھے میری صداقت پر براہیں پیشامد  
 جب اکٹھے ہیں تو پھر ایسا اڑے جیسے غبار  
 بدگمانی زہر ہے اس سے بچاؤ دین شعار  
 جن کی عداوت میں نہیں شرم و شکیب و استیبار  
 پر عقیدہ کو بدل دینا ہے کس کے اختیار  
 مل توئی رکھتے ہیں ہم صدوں کی ہم کو پہلو  
 ہاتھ شیلوں پر نہ ڈال سائے رہہ زرد و زخار  
 پس نہ پیشو میری رہ میں اسے شریاں دیار  
 تاحیاں ہو کون پاک لہ کون ہے مرد اور غبار  
 تیغ کو کھینچے ہوئے اسپر کہ جو کرتا ہے وار  
 ہوش ہو جائیں خطا اور قبول جتنے سب نقار  
 پھر شریاں نفس ظالم کو کہاں جلسے فرار  
 خود سہیلی کا دم بھرتی ہے یہ باہر بہار  
 ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا آثار  
 بغض پھر ملنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ دلور  
 چھوٹے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار  
 آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ دار  
 گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

کیا خدا قبول رہا تم کو حقیقت یں گئی  
 بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا  
 جہل کی تاریکیوں اور سو وطن کی تند بلو  
 زہر کے پینے سے کیا انجام جز موت و فنا  
 کھٹے اپنی راہ میں بڑے ہیں ایسے بدگمان  
 بیخفا کھری ہشک بدھیمی کی ہے جڑ  
 سخت جاں میں ہم کسی کے بغض کی پردا نہیں  
 جو خدا کا ہے اُسے ٹھکانا چھان نہیں  
 پھر رہ رہ رہے وہ خود کھڑا سنی کریم  
 سنت اللہ ہے کہ وہ خود فرق کو دکھاتا ہے  
 مجھ کو رہے میں نظر آتا ہے اک میرا معین  
 دشمن غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح  
 بس جہاں کا کیا کوئی دلور نہیں اور داد گر  
 کیوں مجھ کرتے ہو گریں آگیا ہو کر سیخ  
 آسمان پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے  
 آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج  
 کہتے ہیں تیلیٹ کو اب اہل دانش اللواع  
 باغ میں بلت کہ ہے کوئی گل رعنا کھلا  
 تھی ہے لب تو خوشبو میرے دوست کی مجھے

تہذیب الہدی

49

باب چہارم

لنفسی۔ سبحان اللہ تبارک وتعالیٰ نرا دمجدک  
اپنے لئے چٹا۔ خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

يَنْقَطِعُ اِبَاعُكَ وَيَبْدَعُ مِنْكَ  
تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائیگا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہو گیا۔

وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب  
اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ جب تک کہ ایک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔

اذ جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك بهذا  
اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پورا ہو گا تب کہا جائے گا کہ یہ

الذی كنتم به تستجلون۔ ارددت ان استخلف فخلقت  
وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو میں نے

ادم۔ کفی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی۔  
اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا

یحییٰ الدین و یقیم الشریعة۔ یا ادم اسکن انت  
ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا اے آدم

وزوجک الجنة۔ یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة  
تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔ اے مریم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

حاشیہ یاد رہے کہ ظاہری بزرگی اور وجاہت کے لحاظ سے اس خاکسار کا خاندان بہت شہرت رکھتا  
تھا بلکہ اس زمانہ تک بھی کہ اس خاندان کی ذہنی شوکت زوال کے قریب قریب تھی۔

میرے دادا صاحب کے اس نواح میں بیاسی گاؤں اپنی ملکیت کے تھے اور پہلے اس سے وہ  
والیان ملک کے رنگ میں سر کرتے تھے اور کسی سلطان کے ماتحت نہ تھے اور پھر رفتہ رفتہ حکمت اور

مشیت الہی سے سکھوں کے زمانہ میں چند لڑائیوں کے بعد سب کچھ کھو بیٹھے اور صرف چھ  
گاؤں اپنے قبضہ میں رہے اور اردو گاؤں اور ہاتھ سے جاتے رہے اور صرف چار گاؤں رہ گئے

بعض اعتراضوں کے جواب

۱۸۱

حقیقۃ الہوی

۱۴۲

اتمام حجت کو کون جانتا ہے اس لئے اپنے نبی کریم کی سچائی ثابت کرنے کیلئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس نواز میں میں خدا نے اس ناپسندیدہ خادم کو بھیج کر ہزار ہا نشان اس مختصر حصے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں تو پھر اتمام حجت میں کونسی کسر باقی ہو۔ جس شخص کو مخالفت کرنے کی عقل ہو وہ کیوں موافقت کی راہ کو سوچ نہیں سکتا اور جو بات کو دیکھتا ہے کیوں اسکو روز روشن میں نظر نہیں آتا۔ سالانہ تکرار کی راہوں کی نسبت تصدیق کی راہ بہت سہل ہے ہاں جو شخص مسلوب العقل کی طرح ہے اور انسانی قوتوں سے کم حصہ رکھتا ہو اس کا حساب خدا کے سپرد کرنا چاہیے اسکے بارے میں ہم کلام نہیں کر سکتے۔ وہ ان انسانوں کی طرح ہے جو خورد سالی اور بچپن میں مر جاتے ہیں جو ایک شریر مکتذب یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں نیک تھی سے تکرار کرتا ہوں۔ دیکھنا چاہیے کہ اسکے سوا اس میں لائق ہیں یا نہیں کہ مسئلہ تو عید اور رسالت کو سمجھ سکے۔ اگر معلوم ہوتا ہے کہ کچھ سکتا ہے تو گوارا سے تکرار کرتا ہے تو وہ کیونکر معذور ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی آفتاب کی روشنی کو دیکھ کر یہ کہے کہ دن نہیں بلکہ رات ہے تو کیا ہم اسکو معذور سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ دانستہ کج معنی کرتے ہیں اور اسلام کے دلائل کو توڑ نہیں سکتے کیا ہم خیال کر سکتے ہیں کہ وہ معذور ہیں۔ اور اسلام تو ایک زندہ مذہب ہے جو شخص زندہ اور مردہ میں فرق کر سکتا ہے وہ کیوں اسلام کو ترک کرتا اور مردہ مذہب کو قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی اسلام کی تائیدی بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ اس بارہ میں میں خود صاحب تجربہ ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کیلئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے تو میں خدا

میں جو شخص بے دلیل ایک انسان کو خدا بنا دے یا بے دلیل خدا کو خالق ہونے سے جواب دیتا ہے۔ کیا وہ اسلام کی سچائی کے صفات صاف دلائل کو نہیں سکتا۔ منہ

۱۸۱

کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا۔ کیا کوئی ہے؟ یا اگر اس امتحان میں میرے مقابل پر آوے۔ ہزار ہا نشانِ خدا نے محض اسلئے مجھے دیتے ہیں کہ تا دشتیں معلوم کرے کہ دینِ اسلام سچا ہو۔ میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا بلکہ اسکی عزت چاہتا ہوں جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ فلاں فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور اپنی جہالت سے ایک دو پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں جیسا کہ شریعہ آدمی پہلے نبیوں کے وقت میں ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔ مگر وہ آفتاب پر تھوکنے چاہتے ہیں اور اپنے جھوٹ اور افترا سے اپنی بات کو رنگ دیکر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ انکو خدا تعالیٰ کی سنت کی خبر نہیں۔ انکو خدا تعالیٰ کی کتابوں کا علم نہیں یا کسی کو علم ہو اور محض شرارت سے ایسا کہتا ہو۔ اُنکے نزدیک تو گویا یوں ہی بھی جھوٹا تھا جس کی قطع پیشگوئی جس کے ساتھ کوئی شرط نہ تھی پوری نہ ہوئی۔ مگر میری دو پیشگوئیاں جن کو وہ بار بار پیش کرتے ہیں یعنی آتھم اور احمد بیگ کے داماد کی نسبت وہ اپنے شرائط کے لحاظ سے پوری ہو گئی ہیں۔ کیونکہ اُن کے ساتھ شرطیں تھیں۔ ان شرطوں کے لحاظ تاخیر ہوئی۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ وحید کی پیشگوئیوں میں ضروری نہیں ہوتا کہ وہ پوری ہو جائیں۔ البتہ تمام انبیاء کا اتفاق ہے اور میں اس بارہ میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کی تفصیل میں میری کتابیں بھری پڑی ہیں۔ آتھم تو بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا اور احمد بیگ بھی بموجب پیشگوئی کے فوت ہو گیا۔ اب اُس کے داماد کی نسبت روتے ہیں اور وحید کی پیشگوئیوں کی نسبت جو سنت اللہ سے اُس کو مٹھول جاتے ہیں۔ اگر شرم اور حیا اور انصاف ہے تو وہ فریب بن کر ایک فرد میں وہ پیشگوئیاں لکھیں جو اُنکی دانست میں پوری نہیں ہوئیں اور دوسری فرد میں وہ پیشگوئیاں ہم تحریر کرینگے جن سے کوئی انکار نہیں کر سکتا تب انکو معلوم ہوگا کہ وہ ایک دریا کے مقابل پر جو نہایت مصقل ہے ایک فطرہ پیش کرتے ہیں جو اُن کے نزدیک مصقل نہیں۔



ان تین سال میں جو اخیر ستمبر ۱۹۱۹ء تک ختم ہو جائیں گے۔ کوئی ایسا نشان دکھلا جو  
انسانی ہاتھوں سے بالا تر ہو۔ جبکہ تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک  
دعا کو قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ تبھی سے میری رُوح دُعاؤں کی  
طرت دُوڑتی ہے۔ اور میں نے اپنے لئے یہ قطع فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دُعا  
قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور طعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ  
مجھے سمجھا گیا ہے۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں  
کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور لوگ یقین کریں کہ تو موجود  
ہے اور دُعاؤں کو سُنتا اور انکی طرف تیرا طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب تیری  
طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ ہے گل جب تک آسمان سے تیری  
نصرت نازل ہو۔ اور میں کسی مخالفت کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ  
اُن کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔

یہ میری دُعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب  
غائب نہیں ہے۔ میری رُوح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو صلح نہیں کرتا اور کاذب  
تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پاسکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح  
تعمد کر کے ہیں اور انکی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ یہ استباز  
نبیوں کی۔ وہ جھوٹے ہیں اور چلہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا  
قہر تلوار کی طرح مغفرتی پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے۔  
مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا  
فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

المشاعر مرزا اعلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

تعداد ۳۰۰۰ مطبوعہ منیہ والاسلامیہ لیبیریہ قادیان

صلیوہ و لکن شبہ لہمۃ الخ و سورہ نساء اس آیت میں دونوں حلالوں کا جو اب ہے اور  
خلاصہ آیت کا یہ ہے کہ نہ تو عیسیٰ کی ناجائز ولادت ہے اور نہ وہ صلیب پر مرنا بلکہ دھوکے  
سے سمجھ لیا گیا کہ مر گیا ہے۔ اس لئے وہ مقبول ہے اور اس کا اور بیوں کی طرح خدا کی طرف  
رفع ہو گیا ہے۔ اب کہاں ہیں وہ مولوی جو آسمان پر حضرت عیسیٰ کا جسم پہنچاتے ہیں یہاں تو  
سب جھگڑاؤں کی روح کے متعلق تھا جسم سے اس کو کچھ علاقہ نہیں۔

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس کہتا پڑتا ہے کہ  
ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے۔ صرف  
قرآن کے سہارے سے ہم نے مان لیا ہے اور پچھے دل سے قبول کیا ہے اور بجز اس کے  
انہی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو اپنی خدائی گودنے میں گمراہیوں  
نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ پائے کس کے آگے یہ قائم لجا میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر چھوٹی ٹپکلیں اور آج کلن زمین پر ہے جو اس عقیدہ کو حل کر کے  
ان لوگوں پر دوا و علاج جو میرے معاملہ میں سچ کو سمجھوٹ بنا رہے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پر خدا تعالیٰ کا نہایت فضل ہو کہی وہ شخص لوگوں کے سامنے شرمندہ نہیں ہوگا  
جو اس نبی مقبول کا سچا تابع ہے۔ میں ان نادانوں کو کیا کہوں اور کیونکر ان کے دل میں سچائی  
کی محبت ڈال دوں جو تقالوں کی طرح پھرتے ہیں اور ٹھٹھا اور ہنسی ان کا کام ہے اور سخری  
ان کا شیوہ ہے۔ صد ہا نشان آفتاب کی طرح جگمگاتے ہیں مگر ان کے نزدیک اب تک کوئی  
نشان ظاہر نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے  
دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں اس طور کے فیصلہ کیلئے بدل خواہشمند  
ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے چھوٹا ہو وہ سچے کی  
زندگی میں ہی مرنے لے اور نیز یہ بھی خواہش ظاہر کی ہو کہ وہ اعجاز المسیح کی مانند کتاب تیار  
کرے جو ایسی ہی فصیح طبع ہو اور انہیں مقاصد پر مشتمل ہو۔ سو اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری

یہ خواہشیں دل سے ظاہر کی ہیں نفاق کے طور پر نہیں تو اس سے بہتر کیا ہو اور وہ اس امت پر اس تفرقہ کے زمانہ میں بہت ہی احسان کرینگے کہ وہ مرد میدان بنکر ان دونوں ذریعوں سے حق و باطل کا فیصلہ کر لیں گے۔ یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی اب اسپر قائم رہیں تو بات ہے۔ اگر ایک کذاب دنیا سے کوچ کر جائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہو جائے تو ایسے مقابلہ والا نبی کا اجر پائیگا۔ لیکن ہم موت کے مقابلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے نہیں مانع ہے۔ ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کیلئے مجبور کریں خواہ وہ مولوی ثناء اللہ جمل یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس بارے میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کر دیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کے رُوسے ایسے چیلنج کے لئے طیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں بلکہ ہماری طرف سے ان کو اجازت ہے۔ کیونکہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رُوسے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تالیسی کا ردوائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے۔ اور ہم یہ بھی دُعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں۔ صرف وہ موت کا ذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔ اور یاد ہے کہ ہماری قتل کی پیشگوئی ایک خاص پیشگوئی تھی جو لیکر ام کے متعلق تھی۔ اس میں خدا نے یہی ظاہر کیا تھا کہ وہ قتل کے ذریعے مرجھا۔ اور ایسا ہی شائع کیا گیا۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ اُسکے قتل کے ملنے کا بھید یہ تھا کہ اُس نے سخت زبان درازی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام نبیوں کی نسبت اختیار کی۔ اور خدا نے دیکھا کہ اُسکی زبان درازی انتہا تک پہنچ گئی ہے اور اُس نے گامیاں دینے

۱۵

ظہور میں کریں۔ انہوں کا مقام ہے کہ میرے دعویٰ کی نیت جب میں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا انہوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ زمینی نشانوں سے کچھ ہدایت حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے پر دنیا کے فرزند عدل نے ان کو قبول نہ کیا۔ اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک گنتی ہے یعنی خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلوں اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تلبہ ہو۔ اس کا انجام یہ ہو اور وہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو۔ اور اس کی جماعت متفرق اور تباہ ہو تب یہ لوگ نہیں اور غمناک ہوں اور ان لوگوں کو تسخیر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے اور اپنے دل کو کس کی تجھے مبارک ہو کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہونے دیکھا اور اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے شاہدہ کر لیا۔ مگر کیا میں کی مرادیں پھدی ہو جائیں گی اور کیا ایسا خوشی کا دن میں پر آئے گا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ اگر ان کے مثل پر آیا تھا تو ان پر یہی آئیگا۔ بوجہ انہوں نے جب بندگی مطلق میں یہ دعا کی تھی کہ اللہ ہم سے کان مننا کا ذبا قاحنہ فی ہذا اللدن۔ یعنی اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفیٰ علیہ السلام اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اس کو وہی موقع تھل میں ہٹ کر۔ تو کیا میں دعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں اور وہ جب بیکھر رہے کہا کہ میری بھی مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی ہے جیسا کہ اس کی اور میری پیشگوئی پہلے پوری ہو جائیگی اور وہ مرے گا تو کیا اس کو اس وقت اپنی نسبت گمان

۴ ایسا ہی جب مولوی غلام مستغیر قصودی نے کتاب تالیف کر کے تمام پنجاب میں مشہور کروا دیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دے دیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا تو کیا اس کو خبر تھی کہ یہی فیصلہ اس کے لئے لعنت کا نشانہ ہو جائے گا۔ اور وہ پہلے مر کر دوسرے ہم مشرکوں کا بھی منہ کالا کرے گا۔ اور آئندہ ایسے مقابلات میں ان کے دشمن پر ہر رنگا دے گا اور بدول بنا دے گا۔ منہلا



## مولوی شام الد صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ  
يَسْتَنْشِرُ كَيْفَ اَحَقُّ هُوَ قَوْلُ اِيٍّ وَرَفِيٍّ اِيَّاكَ حَقِيْقًا

خدمت مولوی شام الد صاحب السلام علی من اتبع الهدی۔ مدت سے آپ کے پرچہ الجہد میں بری نگہ زیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب و قابل مضحکہ نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مغزنی اور کذاب اور جعل ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ کھنڈا اور صبر کیا، تاہم کچھ نہیں دیکھا ہوں کہ میں جس کے جیلائے کے بیٹے، مور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پرکے کو دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گامیوں اور ان گتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں، مگر جن سے بڑھ کر کوئی فعل یا سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مغزنی ہوں جیسا کہ اکثر اذکات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی جاگ رہا ہوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مضمد اور کذاب کی بہت فرسیں ہوتی اور آخر وہ اذکات اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مغزنی نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور خطاب سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سخت اللہ کے مانتی آپ کذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ میں اگر وہ سزا جو انسان کے اتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے حامون، ہیسند وغیرہ منکبہ بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوتی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ میں دُعا کے طور پر نہیں ہے۔ نما سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دُعا کرتا ہوں کہ اسے میرے ایک بعید و قدیر جو عظیم و خیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری تقریب مضمد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اسے میرے پیارے ایک میں عاجزی سے تیری جناب میں دُعا کرتا ہوں کہ مولوی شام الد صاحب کی زندگی میں مجھے جاگ کر اور میری موت



۲۰۶

۱۴ اپریل ۱۹۰۶ء

(قبل عصر)

صدقتِ اسلام کیلئے طاعون کی تلوار  
ابوسیدہ حرب صاحب نے ذکر کیا کہ کون میں  
بند رہیں ہیں بھی طاعون کی وبا پڑی تھی حضرت

نے فرمایا کہ:

براہین کے گھسنے کے زمانے میں خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تھی۔ بد قسمت کفار کی  
بیشہ سے یہ عادت ہے کہ وہ انبیاء کے مقابلہ میں اپنی موت کا نشان مانگتا کرتے ہیں۔ اب ہمارے مخالفوں کا بھی  
یہی حال ہے۔ اس واسطے خدا تعالیٰ نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیج دی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ براہین میں جو وہ من  
کا وہ وہ دیا گیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ حالانکہ براہین میں صدقتِ اسلام کے واسطے کئی ناکہ دلیل ہے۔ خدا تعالیٰ نے پیسے سے  
اس میں یہ باتیں کھنڈی ہیں۔ کیا ہی شانِ جاہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ پیسے زمانہ میں میں طرح آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے مخالفوں کو نامراد اور ذلیل کر کے ناک کیا جاتا تھا ایسا ہی آخر میں بھی ہوا ہے۔ اس وقت شریوں کی منزل  
کے واسطے تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دی گئی تھی اور اس زمانہ میں تلوار خداوند چارہا ہے جو لوگ  
جہاد پر حاضر نہیں کرتے ہیں وہ دیکھیں کہ بد قسمت کفار اس وقت بھی اپنی شہادتِ اعمال کے سبب اسی طرح ہلاک  
ہوتے تھے جیسے کہ اب ہورہے ہیں۔ دینِ اسلام کی خاطر اگر اس وقت تلوار چلی تھی تو اس وقت بھی دینِ اسلام ہی کی  
خاطر تلوار چلی رہی ہے۔

فرمایا:

سب بڑی کرامتِ استجابتِ علیہ

یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو  
کون فیصل نہیں ہوتا کہ ایک ایک ایسا ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہتہ مشرف نہ ہے  
خالی نہیں جاتا۔ اللہ کے سنسن جو کھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی  
بیحد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف سے اور رات کو اللہ ہمارا  
اُذِیْبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ رَابِعَةً ۱۸۸۰ء صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامتِ استجابتِ دعا بھی ہے۔ باقی سب  
اس کی نشانی ہیں۔



إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مَعَهُمْ صُفُونَ ۚ هَلْ أَتَاكَ  
 عمل میں قنوت پیدا ہوا ہے۔ خدا کے ساتھ جو لوگ ہرگز قنوت اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو لوگ کاموں میں خوشی نہیں لیتے  
 حَدِيثُ الْمَرْزُوقَةِ إِذَا أُنزِلَتْ الْأَرْضُ زُلْزَلَتْهَا ۖ وَأَخْرَجَتْ الْأَرْضُ مَنْ  
 آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں لی؟ یاد رکھیے کہ سخت طور پر زمین بلانی جائے گی۔ اور زمین جو کہ اس کے اندر سے باہر  
 أَشْقَىٰ لَهَا ۖ وَقَالَ إِنَّهُ نَسَأَ مَا لَهَا ۖ يَوْمَئِذٍ تُعَدِّمُكَ أَخْبَارُهَا ۖ يَا نَبِيَّ ۚ رَبِّكَ  
 پس یک سو گی اور انہیں کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا کہ بغیر سمنی بلا اس میں پیدا ہوئی۔ اس دن زمین ہی نہیں بلکہ کچھ گناہیوں پر  
 أَوْحَىٰ لَهَا ۚ أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يَسْتَرْكَبُوا ۖ وَمَا يَأْتِيهِمْ إِلَّا بَغْتَةً ۚ  
 گزرا۔ فلاں کیلئے اپنے سمنی پر ہی ان کی کڑی نصیحت میں آئی ہے۔ کہ لوگ خیال کر سکتے ہیں کہ یہ زلزلہ زمین سے آیا ہے اور اس کی  
 يَسْأَلُكَ أَحَقُّ هُوَ ۚ قُلْ إِنَّمَا وَرَقِيَ إِنَّهُ لَحَقٌّ ۚ وَلَا يُرَدُّ عَنْ  
 اور ایسے وقت سے کہ وہ اس غفلت میں رہے اور ہر کہ اپنے نبی کے کلام میں شمول ہو گا اور ان کو بھلائی کے لیے ہے یہ سچ ہے کہ  
 قَوْمٍ يَعْبَثُونَ ۚ الْوَرَقِيُّ يَذُورٌ ۖ يَنْزُلُ الْقَصَاوُذُ ۚ كَسِيحُونَ الَّذِينَ  
 کیا ایسے زلزلہ کا کچھ ہے بلکہ خدا کی قسم اس زلزلہ کا کچھ ہے اور خدا سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اس میں سب کچھ نہیں کہے ہیں اور ان کا  
 كَفَرُوا مِن أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِكِينَ ۚ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ  
 جو نہایت سیر سے کہ ان کو کفر سے روک دینا ہی کچھ ہے تو زمین نہ چھوڑے اس لیے ہر وہ سچ ہے جو اس کے لیے ہے اور اس کا  
 الْبَسِيتَةُ ۚ اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ اُرِيكَ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ  
 نازل ہو گی جو لوگ ان کتاب اور مشرکوں میں سے تھے کہ ان کے وہ پڑوس نشان کیم کے بان ہوئے تھے کہ خدا ایسا نہ کرتا تو زمین پر نہ رہتی  
 يُرِيكَ اللَّهُ ۚ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ ۚ لَيْسَ الْمَلِكُ الْيَوْمَ ۚ وَبِهِ الْوَالِدِ الْعَقَّارُ  
 بلکہ تیرے قیامت کا روز دکھائے گا خدا تیرے قیامت کا روز دکھائے گا۔ اس دن کجا بنا لاج کس کا ملک کیا اس خدا مالک  
 چمک و کھلاؤں گا تم کو اس نشان کی نیچے پلے۔ اگر چاہوں تو اس دن قاتمہ۔ اِنَّ كَلِمَاتٍ  
 نہیں جو سب پر غالب ہے اور میں ہی زلزلہ کشان کی کچھ نہیں کہ کچھ لوگوں کا گچھ ہوں تو اس دن کیا کا نام کر کے ہوں کہ اس کی

بقیہ حاشیہ۔۔ زمین جو کچھ ہے ابہ سمنی اس کے ساتھ چمک کر گئے۔ (مستدرک الحدیث صفحہ ۱۰۹ حاشیہ صفحہ ۱۰۷ نمبر ۹۷ حاشیہ)  
 تھے اس کی سمنی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ دن لے آئیں گے اور پچھلے روز کے کسی تہہ پہلے اور خریف ہوں گے اور دنیا میں کوسمونی کچھ کی اور  
 پر پانچ دن زلزلہ قیامت کا روز ہو گا اور لوگوں کو سمنی اور دیوانہ کرنے کا یہی حکم کہ وہ قنات کریں گے کہ اس دن سے پہلے مرنے والے اب  
 یاد رہے کہ اس دیوانہ کے بعد اس وقت تک جو ۱۲ جولائی ۱۹۵۳ء سے اس ملک میں تین دن لے لے چکے ہیں لے لے ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء  
 اور ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء اور ۱۴ فروری ۱۹۵۳ء کا تھا خدا کے تو دیکھ زلزلہ میں داخل نہیں ہیں کیونکہ سب سے خیف ہیں شاید چار دن لے  
 پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۱۳ فروری ۱۹۵۳ء کا روز تھا اور پانچوں قیامت کا خبر ہو گا۔ وَاللَّهُ يَعْلَمُ ۚ۔ منہ  
 (مستدرک الحدیث صفحہ ۱۰۷ حاشیہ۔ ردعانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۷ حاشیہ)



لاہوری نے آپ کی چھاتی میں پستان کے پاس انسکشن یعنی دوائی کی سونچکاری کی۔ جس سے وہ جگہ کچھ اُبھرائی۔ مگر کچھ افادہ محسوس نہ ہوا۔ بلکہ بعض لوگوں نے برا مانا یا۔ کہ اس حالت میں آپ کو کہیں یہ تکلیف دی گئی ہے تھوڑی دیر تک غرغرو کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ہر آن سانسوں کے درمیان کا وقفہ لمبا ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک لمبا سانس لیا اور آپ کی مدح رفیق املیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ اللہم صل علیہ وعلىٰ مطاعہ معتقد باسراک وسلم۔ خاک سارنے والدہ صاحبہ کی یہ روایت جو شروع میں درج کی گئی ہے جب دوبارہ والدہ صاحبہ کے پاس برائے تصدیق بیان کی۔ اور حضرت سید موعودؑ کی وفات کا ذکر آیا۔ تو والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ حضرت سید موعودؑ کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اسکے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے۔ اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے۔ اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اسکے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا۔ تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اندیشہ آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا۔ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک آدرست آیا۔ مگر اب اتنا ضعف تھا۔ کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اسکے بعد ایک آدرست آیا اور پھر آپ کو ایک تے آئی۔ جب آپ تے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے۔ تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت

دیگر گوں ہو گئی۔ اسپر میں نے گہرا کر کہا "اسد یہ کیا ہونے لگا ہے" تو اپنے فرمایا  
 "یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا، خاک رنے والدہ صاحبہ سے پوچھا۔ کیا آپ  
 سمجھ گئی تھیں۔ کہ حضرت صاحب کا کیا منشا ہے؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔  
 'ماں' والدہ صاحبہ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جب حالت خراب ہوئی اور ضعف  
 بہت ہو گیا۔ تو میں نے کہا کیا مولوی صاحب (حضرت مولوی نور الدین صاحب)  
 کو بلا لیں؟ آپ نے فرمایا بلا لیں فرمایا۔ محمود کو جگا لو۔ پھر میں نے پوچھا  
 محمد علی خان ایف نواب صاحب کو بلا لوں۔ والدہ صاحبہ روتی ہیں۔ کہ مجھے  
 یاد نہیں کہ حضرت صاحب نے اس کا کچھ جواب دیا یا نہیں اور دیا تو کیا دیا۔  
 خاک ر عرض کرتا ہے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مرض موت میں  
 ہر شخص صائم کو بھی سخت کرب تھا۔ اور نہایت درجہ بے چینی اور گہرا ہٹ  
 اور تکلیف کی حالت تھی اور ہم نے دیکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا یہی  
 بوقت وفات قریباً ایسا ہی حال تھا۔ یہ بات ناواقف لوگوں کے لئے  
 موجب تعجب ہو گی۔ کیونکہ دوسری طرف وہ یہ سنتے اور دیکھتے ہیں کہ صوفیاء  
 اور اولیاء کی وفات نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ہوتی ہے جو سو  
 دراصل بات یہ ہے۔ کہ نبی جب فوت ہونے لگتا ہے۔ تو اپنی امت کے  
 متعلق اپنی تمام ذمہ داریاں اسکے سامنے ہوتی ہیں۔ اور ان کے مستقبل  
 کا فکر مزید برآں اسکے دامنگیر ہوتا ہے۔ تمام دنیا سے بڑھ کر اس بات کو  
 نبی جانتا اور سمجھتا ہے کہ موت ایک دروازہ ہے جس سے گزر کر انسان نے  
 خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ پس موت کی آمد جہاں اس لحاظ سے اس کو  
 مسرور کرتی ہے۔ کہ وہ سال محبوب کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔ وہاں اس کی  
 عقلمندانہ ذمہ داریوں کا احساس اور اپنی امت کے متعلق آئندہ کا فکر اور  
 غیر معمولی کرب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ مگر صوفیاء اور اولیاء ان فکروں سے  
 آفاہ ہرتے ہیں۔ ان پر صرف ان کے نفس کا بار ہوتا ہے مگر نبیوں پر ہزاروں

پہنچ خود دیکھے۔ بلکہ خود میری ذات اور میرے گمراہ اولیاء و پتھروں پرمان کا اثر ہوا۔ زلزلہ کے وقت  
 نہایت اندیشہ ہوا کہ خدا جانے کھڑا سنبھل کایا حال ہوا۔ ممکن ہے۔ زلزلہ میں کہیں کسی مکان کے تھے  
 دب کر مر گیا ہو۔ حضرت صاحبِ فریاد کہ راہیں۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ اگر کھڑا سنبھل وہ ٹھانکر ہو گا۔

عمر مسخانی کو وہ دو لٹوہ طالعون ہوا۔ آپ کی دُعا سے اچھا ہوا۔ اور آپ نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ کہ یہ مر چکا تھا  
 ایک دفعہ تین چار گھنٹوں تک اسی جانا رہا اور گھنٹوں میں دو گھنٹوں  
 مجھے ایک دفعہ سخت گروہ کا درد ہوا۔ میں نے جب آپ کو یاد کیا تو

دعائیں عیالیت اور

حضرت کی دُعا کی صحت

فرما دیا۔ اور وہ عاجز اچھا ہو گیا۔ ایک دفعہ ہم سب حضرت مرزا صاحب کے ہمراہ ولی گئے۔ وہ مال میں

سخت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹر بیوقوف گیا صاحب اور کھڑا سنبھل میرا بیٹا صحت پریشان ہو گئے۔ حضرت  
 صاحب نے مولوی محمد مولوی لار الدین صاحب کو تار دیا۔ کہ (کراچی کے آف) وہ فوراً آئی پہلے گئے۔ اللہ تعالیٰ

نے مجھے شفا فرمادی۔ اور حضرت صاحب میرے تندرست ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ اب تار

میں جب کہیں حضرت صاحب باہر تشریف لے جاتے تھے تو مجھے  
 حکم کی حفاظت اور تادیب کی خدمت کے لئے چھوڑا جاتے

حضرت اقدس کی خدمت

تھے۔ اور نماز نمازیں جب کہیں سو کرتے تھے اور گھر کے لوگ ہمراہ ہوتے تھے۔ آہندہ بھی ہمراہ

ہوتا تھا۔ چنانچہ جب آپ لاہور میں تشریف لے گئے۔ میں سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش کیا تب بھی  
 بندہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس شام کی میر میں بھی حرکت نکلی جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از پلہ

انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی۔ اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی۔

کہ میں کی طاقی بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سما میری تکلیف کو کوئی نہیں جان سکتا۔ حضرت صاحب میں  
 رات کو بیدار ہوئے۔ اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ تو

مجھے بٹھایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا۔ اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب  
 کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وہ بانی ہرگز ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے

خیال میں نہیں ڈالی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بیچ کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔ ایک لٹوہ تو ہم پر آپ کے

تذکرہ

۱۲۴

شمیر

منظور ہو تو پرائیویٹ خطوط کے ذریعے سے اس کا تصفیہ کرنا ہو گا۔ اور پھر ایسے اشتہار مبالغہ پر کم سو کم پچاس معزز آدمیوں کے دستخط ثابت ہونے چاہئیں اور کم سو کم اس مضمون کا سات سو اشتہار ملک میں شائع ہونا چاہیے اور میں اشتہار بذریعہ رخصتری مجھے بھی بھیج دیں۔

مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں انہیں مبالغہ کیلئے چیلنج کروں یا انکے بالمقابل مبالغہ کر لوں۔ ان کا اپنا مبالغہ جس کیلئے انہوں نے مستعدی ظاہر کی جو میری صداقت کیلئے کافی ہے کہ وہ خود انہیں نے براہین احمدیہ کے زمانہ سے جب کی تاریخوں پر تخمیناً تیس سال گزار چکے ہیں میرے لئے یہ نشانی قائم کر رکھا ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے بھی اب زیادہ ہو کہ سب مجھ سے بیزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جو ب خدا نے مجھے مجھوٹا قرار دیکر ہلاک کیا تو میں مجھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لئے جہنم کا درونگ۔

اور جو شخص ایسے چیلنج سے فتنہ کو فروکھتا ہو گیا بشرطیکہ وہ صادق نکلے گا صفحہ روزگار میں بڑی عزت کے ساتھ اس کا نام منقوش رہے گا۔ اور جو شخص دجال ہے ایمان منقزی ہو گا اسکی ہلاکت سے منقولہ مشہورہ کی رو سے کہ جس کم سہاں پاک دنیا کو راحت حاصل ہوگی اس زیادہ میں کیا لکھ سکتا ہوں اور اگر کوئی ضروری امر مجھ کو رہ گیا ہے جسکو انصاف چاہتا ہو تو مجھے اطلاع دیکھنے میں خوشی سے اسکو قبول کرونگا بشرطیکہ یہود نہ ہوں اور سید و بہانہ کی اس بدیونہ آئے اور تقویٰ کی بنا پر ہو۔ نہ دنیا دہروں کی چال بازی کے رنگ میں۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح حق نکل جائے۔ اگرچہ میں خدا کے نشانوں کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے کہ کوئی آفتاب کو دیکھتا ہے۔ اور میں خدا کی اس وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسے کہ قرآن شریف پر۔ مگر میں ہر ایک پہلو سے منکر پر اتمام حجت چاہتا ہوں۔ یا الہی توجو ہمارے کاروبار کو دیکھ رہا ہو اور ہمارے دلوں کی تیری نظروں ذریعہ ہمیں دکھاؤں سے ہمارے اسرار پوشیدہ نہیں۔ تو ہم میں اور مخالفوں میں فیصلہ کرے۔ اور وہ جو تیری نظریں صاف دیکھو۔ اُس کو ضائع مت کر کہو صاف حق کے ضائع ہونے سے

اپریل ۱۹۷۰ء

دربت سیرا

غلام دستگیر تصوری کا مباحثہ

غلام دستگیر تصوری کے بارے میں ذکر تھا کبھی نہ نہیں  
کرتے ہیں اس نے کب مباحثہ کیا؟

صوبہ نے فریاد کیا۔

یہ ہوا اس نے کہا طبعاً اَبْرُ الْقَوْمِ مِنَ الْبَیِّنَاتِ فَاسْتَمْتَعُوا بِالْاَنْعَامِ (۳۶) اس کا مصداق بنا۔ اس  
نعرے کے اس کے سوا اور کیا سنے ہو سکتے ہیں کہ وہ عالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے تو دستگیر ہے اب خدا تعالیٰ  
کے فعل نے تا وہ عالم کون ہے۔ قرآن مجید میں بھی لَسْتَ اَنْتَ مَلِكٌ وَّ لَنْ يَنْصُرَكَ مِنْ دُونِ اللَّهِ الْجُنُودُ آیا ہے۔ یوں  
کہوں کہ تو نہیں کیا گیا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر غضب نازل ہو۔ گواہی کا نسخہ بھی  
ہے مگر یہ جہالت نہیں۔ ایسا ہی وہاں جو تصوری نے اپنی کتاب میں لکھا تو اس کا مطلب یہی تھا پھر بطریق تنزیل  
ہم ہم لیتے ہیں کہ اس نے صحت پنا سے لیے دو عالمی گمراہ بناؤ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہو گیا وہ اخلاقی طور سے  
حق میں کے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی اٹھی اس پر ہی پڑی ہے اب بتاؤ کہ کیا مقبول ابن الہی کا یہی نہیں ہے  
کہ جو دعا وہ نصرت تعزیر و استمال سے کریں اس کا اٹل اثر ہو اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کا وہ بننے  
پر ضرر نہ جاویں۔ خصوصاً ایسے شخص کے مقابل میں جسے وہ مغتری اور کیا کیا جھٹتا ہے۔ دراصل وہ مجمع ہمارے والے  
کی مثال دے کر خود اس کا انتقام مانتا چاہتا تھا اور اگر کبھی کوئی نقصان پہنچ جاتا تو بڑے لیے جیسے مستند شاعر  
ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے دشمن کو باطل کو فتح دیا کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اس  
نے میرے برخلاف بددعا کی اور خدا تعالیٰ سے میری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس  
کی جڑ کٹ گئی اور مجھے مدد افزوں ترقی حاصل ہوئی۔ کیا یہ تعصب نہایت کے لیے عبرت کا مقام نہیں ہائوس کو  
یہ لوگ ذرا بھی خود کو مکر سے کام نہیں لیتے۔ قرآن مجید کی آیت میں کسی مصلوق آ رہی ہے **يَتَرَبَّصُّ بَعَثُ**  
**اِنَّهٗ وَاَنْتَ تَبْتَلِيهِمْ ذَا ذُرِّيٰةٍ مِّنْهُمْ لِيَتَّقُوا اِنَّهُمْ لَشٰكِرُونَ (التوبہ ۱۰۱)** تاکہ تم ہی تم پر نہ لائے کہ گروہ میں انہی پر اوستے کہ گروہ میں

مامور کے مخالفین کا انجام

خدا تعالیٰ کے مامور کے جو مقابل میں آتا ہے سب دعا میں اور  
نہیں ایسی پرائٹ کر پڑتی ہیں جیسا کہ سب نے دیکھا یا۔ یہ  
جو کرے ہیں خدا تعالیٰ نے پسند نہیں کیا کہ اس کے مرکز تعلیمات میں کوئی ہم پر افتراء کرے۔ واقعی یہ بڑی خیانت کا  
کام ہے کہ اپنی آنکھوں سے نشان دہیں اور پھر نہ صحت خود انکار کریں بلکہ اوروں کو بھی بھلا سکیں۔ یہ سخت بڑا





مجھے کوئی نشان نہیں دکھلاتے اور معقول جواب نہیں دیتے۔ حالانکہ بحث کیلئے یہ صاف طریق اسکے سامنے پیش کیا گیا کہ وہ یہ دیکھ کر یا بندگی سے اسکا اسکی شرتوں کے حوالے سے بحث کرے اور ہم قرآن شریف کی پابندی سے اسکا اسکی آیتوں کے حوالے سے بحث کریں پس چونکہ وہ محض جاہل تھا اور یہ بھی اس میں طاقت نہیں تھی کہ ہر ایک مقام میں وہ دیکھ کر شرتی پیش کر سکے۔ اسلئے وہ پہلا کی سے ہمارے اصل مطالبہ کو تھوڑے میں ہی نہیں لاتا تھا۔ ہاں کچھ اور ہنسی سے بار بار آسمانی نشان مانگتا تھا۔ غرض ہم اسکا اپنا آخری خط نقل کر دیتے ہیں جو اس کے آخری دفعہ کے جواب میں لکھا گیا تھا اور وہ یہ ہے:-

جناب پرہت صاحب۔ آپکا خط میں نے پڑھا۔ آپ یقیناً سمجھیں کہ ہمیں نہ بحث سے انکار تھا اور نہ نشان دکھلانے سے۔ مگر آپ سیدھی تبت سے طلب حق نہیں کرتے۔ بیجا شرائط زیادہ کر دیتے ہیں۔ آپکی زبان بد زبانی سے ڈرتی نہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو بت العرش خیر الما کرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں۔ یہ کس قدر ہنسی ششے کے لئے ہے تو یا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو یہ دیکھ کر متبیر کر سکتا ہے۔ باقی رہا یہ اشارہ کہ خدا عرض پر ہے اور مکر تا ہے یہ خود اپنی نا سمجھی ہے مگر لطیف اور مخفی تدبیر کو کچھتے ہیں۔ جس کا اطلاق خدا پر ناجائز نہیں اور عرض کا مکر خدا تعالیٰ کی عظمت کیلئے آتا ہے۔ کیونکہ وہ سب اوتھوں سے زیادہ اوتھ اور جلال رکھتا ہے یہ نہیں کہ وہ کسی انسان کی طرح کسی تخت کا محتاج ہے خود قرآن میں ہے کہ ہر ایک چیز کو اس نے تھا ما پیدا ہوا اور وہ قیوم ہے جسکو کسی

کا وجہ ہو جلتے ہیں۔ قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے جو کہ وہ بعض اوقات ہے مگر اور سخت دل جبر میں کی مزا انکے ہاتھ سے دو لانا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں اور انکی نظر سے وہ امور اس وقت تک مخفی رکھے جاتے ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی قضاء و قدر نازل ہو جائے۔ پس اس مخفی کارروائی کے لحاظ سے خدا کا نام ماکر ہے دنیا میں ہزاروں نمونے اسکے پائے جاتے ہیں۔ سو لیکھ رام کے معاملہ میں خدا کا مکر یہ ہے کہ اتل اسی کے مڑ سے کہلوایا کہ میں خیر الما کرین سے اپنی نسبت نشان مانگا ہوں۔ سو اس درخواست میں اس نے ایسا عذاب مانگا جسکے اسباب مخفی ہیں اور ایسا ہی وقوع میں آیا کیونکہ جس شخص کو شہ کاو نے کے لئے اس کا نام مکر کیا تھا اور اقرہ کے دن آریں گا ایک خوشی کا جلسہ قرار پایا تھا جسکا مکر یہ کا دن ہوتا ہے۔ تاہم جس شخص کو شہ کیا جائے سو وہی خوشی کے اسباب اس کیلئے اسکا اس کی قوم کیلئے نام کے اسباب ہو گئے اور خیر الما کرین کے نام کو خدا تعالیٰ نے تمام آریں کو خوب سمجھا دیا۔ منہ

۲۱۶

۴ دسمبر ۱۹۰۲ء مطابق ۴ رمضان المبارک۔ جب یہ لڑکی گھٹی گھٹی کر محل والدہ محمود ٹکانا بستر ہے یا نہیں تو اس وقت بوقت قریب از حال ہی بچے رات کے یہ الہام ہو گا۔  
 يَا اللهُ تَسْمِيحُ مَا كُنْتُ تَكْتُمُونَ تَبْلَاؤًا وَأَنْوَابًا وَإِنِّي أَنَا الْوَحْدَانُ  
 خوش باشی کہ عاقبت کو خواہد بود خوش باشی کہ عاقبت کو خواہد بود خوش باشی۔

(کالی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۰)

۵ دسمبر ۱۹۰۳ء خواہے۔ ہمارے مکان کے تحصیل ایک بڑا پتھر ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس بڑے ایک لبا والا ان سماںوں کے واسطے بنایا جائے پھر ہم نے دعا کی کہ بن جاوے۔  
 (البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳، صفحہ ۳۱۱، ۳ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۵ دسمبر ۱۹۰۳ء حضرت محمد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گوروا پیورا اپنی جماعت کے سر جو داؤد غفور مجید تقدس کے لئے عام طور پر دعائیں کیں جو موجود تھے یا ہیں کے ہم یاد آئے ان کا نام لے کر اور کل جماعت کیلئے عام طور پر دعا کی جس پر یہ الہام ہو گا۔

قَدْ بُشِّرَ الْمَسْكِينُ بِالنَّجَاتِ

(البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵)

۱۰ اترجہ از رتبہ اللہ اللہ تعالیٰ جلے والے ہے جو کہ تم چھپا لے ہو۔ آج خوشی اور انوار میں دلی خفا ہوں۔ چہرا میں کٹا ہوا دل میں گل خفا ہوں خوشی میں کہ انہم نیک ہوں گا۔

۱۱ اس الہام کی شہرت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

آج ۱۵ جون ۱۹۰۳ء روز شنبہ کو یعنی اس رات کو جو جمعہ کا دن گزرنے کے بعد آتی ہے مطابق ۱۰ ارباع ۱۰ ارباع ۱۰ ارباع الہام ہوا تھا "يَا اللهُ مُخْرَجُ مَا كُنْتُ تَكْتُمُونَ" (کالی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص ۳۰)  
 ۱۲ بڑے بچے البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔ البدیع جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۔

۱۳ سہ ایس بی ہو گا۔ ایک والا ان کے اس پلٹ کا دم پر قریب سا مارا سماں خانا اور دوسرا چھری تعمیر ہو گیا۔ (ترجہ از رتبہ اللہ اللہ تعالیٰ جلے والے ہے جو کہ تم چھپا لے ہو۔ آج خوشی اور انوار میں دلی خفا ہوں۔ چہرا میں کٹا ہوا دل میں گل خفا ہوں خوشی میں کہ انہم نیک ہوں گا۔)

صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک سوہلی ہے۔ اس میں میری بیوی ذوالدرہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے تب میں نے ایک تنگ سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس تنگ کو اٹھا کر لایا ہوں اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھر سے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی ایک سسرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میسر پاس آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے بیویوں سے ستر تک سرخ لباس پہنے ہوئے شاید جانی کا پترا ہے میں نے دلی میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دئے تھے لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت معلوم ہوئی۔ گویا اس نے کہا یا دل میں کہا کہ میں آگئی ہوں میں نے کہا یا اللہ آجاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے لٹائی ہوئی اس کے لٹائی ہوئے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَانْتَظِرْتَنِي حَتَّىٰ ذَالِكَ۔

اس سے دو چار دن پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میر سے والال کے دو روزہ پر آکھڑی ہوئی ہے اور میں والال کے اندر بیٹھا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آدھوش بی بی اندر آجا۔  
(رجسٹر متفرق یادداشتیں صفحہ ۲۳ از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہ اگست ۱۸۹۲ء "مجھے تین چار روز ہوئے ایک متفرق خواب آئی تھی جس کی یہ تفسیر تھی کہ ہمارے ایک دوست پر دشمن نے حملہ کیا ہے اور کچھ ضرر پہنچا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ دشمن کا بھی کام تمام ہو گیا۔"  
(مکتوبہ نام حضرت خلیفۃ المسیح الاولیٰ شریف ص ۲۷ اگست ۱۸۹۲ء مکتوبات احمدیہ جلد چہم نمبر ۲ صفحہ ۱۱۶)

۱۔ (نوٹ از مرتب) یہ متفرق خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاولیٰ شریف کے متعلق تھی اور اس میں ایک دوست سے مراد جس آپ ہی ہیں چنانچہ حضرت احمد مدظلہ العالی مکتوبہ میں تحریر فرماتے ہیں:-  
"کل کی ڈاک میں آن کریم کا بخت نامہ پہنچ کر ابوہریرت اس کے پڑھنے سے ایک حیرت دل پر طاری ہوئی مگر ساتھ ہی دلی پر گھل گیا۔ یہ خداوند حکیم و کریم کا ایک حکمت سے ایک ابتلا ہے۔ اللہ انقدر بڑا کوئی خوف کی بگڑ نہیں.....  
مجھے معلوم نہیں کہ ایسا پریشانیت متعلق مگر کسی اشتعال کی وجہ سے دیا گیا۔ کیا بخت وہ ریاست ہے جس سے ایسے مبارک قدم نیک بخت لوہے پر خیر خواہ نکالے جائیں اور معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔"

(مکتوبہ مذکور۔ مکتوبات احمدیہ جلد چہم نمبر ۲ صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۶)

حضرت مولانا بیستوی صاحب عرفانیؒ اس پر اشتعال تک کے سبب پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت حکیم الامت اور مروی عمر کی چشتی رحمہم پر ایک سیاسی الامہ آپ کے دشمنوں نے لگایا تھا۔ دابرا سرنگے صاحب کو حضرت حکیم الامت سے بہت محبت تھی اور وہ آپ کی عملی زندگی اور عدالت پسندی کا عاشق تھا اور وہ ایک بجز اور صاحب الامہ نے جو ان صاحبان سے سیاسی

۵۳۵

سلامت رکھے (۸) یَنْصُرَكَ رَبَّكَ إِذْ قَالَ لِرَبِّهِمْ تَسْمَاءُ (۹) قَاتِلُونَ مِنْكُمْ فَوْجًا  
مُتَمَيِّنًا يَا تَيْبَتُكَ مِنْ كَيْفِ قَبْرِ عَمِيْنِ (۱۰) سَلَامًا وَعَلَيْكُمْ طِبْعُهُمْ (۱۱) وَلَا تَصْغِرْ لِعِزَّتِ اللَّهِ  
وَلَا تَقْتُلْ قِتْلَ النَّاسِ“

(۱۱) جلد ۲ نمبر ۲۳ سورہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ سورہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۶ جون ۱۹۰۶ء  
”اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُوَدِّعُ مَا يَزِيْنِيْكَ“

(الاستغناء صفحہ ۶۶ طرہ حقیقۃ الوبی۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۷۰۰)

۱۱ جون ۱۹۰۶ء

روایا ”دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے  
ہوئے میسرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں گنہگار سے پھیر لیا اور اُن سے پوچھی  
کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے والان میں  
ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا، روایا میں عورت سے مراد اقبال اور فتحمدی اور تائید الہی ہوتی ہے۔ اس روایا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ  
انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کسی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پہلے لڑکی کی عورت تھی  
جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پیرس پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت  
نوجوان علفہ لباس پہنے ہوئے تھی۔ تین سال کی میسرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا دادا وہ اب پاس گھر  
کے چلے جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں“

(۱۱) جلد ۲ نمبر ۲۳ سورہ ۱۲ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ سورہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۷ (ترجمہ از مرتب) ۱۸) وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے بھی کریں گے (۹) وہ ہر ایک دور کی راہ سے آج  
ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے (۱۰) تم پر سلام ہو خوشحال رہو (۱۱) اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے  
پہنچنے کو ان سے بدگلتی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تک نہ جانے  
۱۷ (ترجمہ از مرتب) میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا۔

۱۷ دیکھئے روایا ۱۸۷۰۔ تذکرہ صفحہ ۷۰۔ انزال اوہام صفحہ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ الحکم جلد ۲  
نمبر ۲۳ سورہ ۱۱ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۲۔

سلامت رکھے (۸) یَنْصُرَكَ رَبَّكَ بِعَالٍ تُزْعِقُ إِلَيْهِمْ صَوْتِ السَّابِرِ (۹) يَا تَوَكَّلْ مِنْ كَلِّ فَتَجْعَلْ  
عَيْنِي يَا نَبِيَّكَ مِنْ كَلِّ فَجَعَلْتَنِي (۱۰) سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ (۱۱) وَلَا تُصَيِّرْ بَلَدًا لِلَّهِ  
وَلَا تَسْلَمْ مِنَ النَّاسِ“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳، سورہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰، سورہ ۱۰ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۹۰۶ء جون ۱۳  
”إِنِّي أَرِيكَ مَا يُرِيضُكَ“

(الاستفتاء صفحہ ۶، طبع حقیقتہ لوجی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۲)

۱۹۰۶ء جون ۱۳

روایا۔ دیکھا کہ پندرہ سولہ نوجوان عورتیں خوبصورت اور نہایت خوش لباس پہنے ہوئے میرے سامنے آئی ہیں میں نے اس خیال سے کہ یہ جوان عورتیں ہیں کُنہ اُن سے پھیر لیا اور اُن سے پوچھا کہ تم کیسے آئی ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کے پاس ہی آئی ہیں۔ پھر انہوں نے وہیں ہمارے والوں میں ڈیرے لگا دیئے۔

فرمایا۔ روایا میں عورت سے تمہارا اقبال اور تمہاری اور تمہاری الہی ہوتی ہے۔ اس روایا میں یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں عورتوں میں وہ بھی ایک عورت تھی جو پہلے کبھی آئی تھی۔ فرمایا اس میں اشارہ ایک پرنے لے کر آیا کی حرکت تھی جو حضرت والد صاحب کی وفات کے چند یوم بعد میں نے دیکھا کہ میں ایک پٹیرسی پر بیٹھا ہوں تو ایک عورت نوجوان عمدہ لباس پہنے ہوئے تیس تیس سال کی میرے سامنے آئی اور اس نے کہا کہ میرا ارادہ اب اس گھر سے چل جانے کا تھا مگر تمہارے لئے رہ گئی ہوں“

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۳، سورہ ۱۳ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۱، سورہ ۱۴ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۔ (ترجمہ از مرتب) وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کو ہم آسمان سے بھی کریں گے (۹) وہ ہر ایک دُعا کی راہ سے تیری  
ہر ایک دُعا کی راہ سے تیرے پاس حاضر ہوں آئیں گے (۱۰) تم پر سلام ہو خوشحال رہو (۱۱) اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے تجھے  
چاہیے کہ اُن سے بدگفتی نہ کرے اور اُن کی کثرت کو دیکھ کر تک نہ جائے۔  
۲۔ (ترجمہ از مرتب) میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے ماضی کرے گا۔

۳۔ دیکھئے روایا ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱

۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مرزا سلطان احمد صاحب کے دادا صاحب نے طب کا علم حافظ روح احمد صاحب باغبانچہ لاهور سے سیکھا تھا اسکے بعد وہی جا کر تکمیل کی تھی ۔

(۲۳۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا تجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب ایام شے نے کہاں سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بیان کیا کہ دادا صاحب کی ایک لائبریری تھی جو رشے رشے پٹانوں میں رہتی تھی۔ اور اس میں بعض کتابیں ہلکے خاندان کی تاریخ کے متعلق تھیں۔ میری عادت تھی کہ میں دادا صاحب اور والد صاحب کی کتابیں میز پر چوری نکال کر لے جایا کرتا تھا۔ چنانچہ والد صاحب اور دادا صاحب بعض وقت کہا کرتے تھے۔ کہ ہماری کتابوں کو یہ ایک چڑھا لگ گیا ہے ۔

(۲۳۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فکرمعین کرتا ہے۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت یحییٰ موعودؑ کی ایک شعور کی کاپی ملی جو روایت پرانی سلام ہوئی ہے۔ غالباً نوجوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں لکھتے ہیں یہاں ہوں بعض بعض شہر بلوڑنہ درج ذیل میں سے

(۲۳۸)

ایسے بڑا دکھنا ہی دعا ہوتا ہے  
تمہی کہتے ہو کہ گفت میں لڑنا ہے  
عشق کا روگ ہو گیا پوچھتے ہر ماں کی دعا  
پکو مرزا پادشاہ میر جو دل! ابھی کچھ پاؤ گے

ہاں کیوں جبکہ الم میں پڑے  
اسکے جاہلے صبر دل سے گیا  
سنت نیٹھے شہا کو خم میں پڑے  
ہوش بھی درطہ دم میں پڑے

سبب کوئی خداوند ا بنا ہے  
کرم ذرا کے آد میر سے جانی  
کسی صحت سے نہ تھوڑا کما ہے  
کبھی بھلے کا آختر تک ہو کر  
بہت بولتے ہیں ایسے کہ ہنسا ہے  
ولا اک بار شروع غل چا دے

کریں گے تو خدا ان پر بلا بر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ اُنکے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہو گا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رجم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں بارود گرز پھیلانے گا اور ایک آبِ جزا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراتا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جرزینا منقطع ہو جائے عورت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا میں تجھے اُٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلا لوں گا تیرا نام محمد زین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہو گا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی نشکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نمرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے کلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا میں تیرے خاص اور دلی بھنوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تازہ زقیامت غالب رہیں گے جو حامدوں اور مساندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاصلان اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھے ایسا ہے جیسے انبیاء و نبی امرا میں (یعنی علی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اسے منکر اور حق کے مخالفوں! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس مشکل و محنت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو تافرانوں اور بھونٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیا ہے۔ فقط۔

(ادراشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء میں تلخ رسالت جلد اول نمبر ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱

۱۱۳

سے ہو گا۔ اب زیادہ تر علماء اس بات میں ہوں ہے ہیں کہ عنقریب ایک اور نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب  
الہی میں یہ بات سزاوار پائی ہے کہ ایک پارسا صلح اور ایک سیرت الہیہ میں عطا ہوگی۔ وہ صاحب اولاد ہوگی۔ اس  
میں توبہ کی بات یہ ہے کہ جب اہل علم ہوں تو ایک کشتی عالم میں چار پیل بھ کر دے گئے ہیں۔ ان میں سے تو اہم کے تھے  
مگر ایک پیل سبز رنگ بہت بڑا تھا۔ وہ اس جہاں کے پیلوں سے مشابہ نہیں تھا۔ اگرچہ ابھی یہ الہامی بات نہیں مگر  
میرے دل میں یہ پڑا ہے کہ وہ پیل جو اس جہاں کے پیلوں میں سے نہیں ہے وہی مبارک لڑکا ہے کیونکہ کہ شک  
نہیں کہ پیلوں سے مراد اولاد ہے۔ اور جبکہ ایک پارسا صلح الہیہ کی اشارت دی گئی اور ساتھ ہی کشتی طور پر چار پیل  
دے گئے ہیں اس سے ایک پیل الگ وضع کا ہے تو یہی سمجھا جاتا ہے۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ**  
(از مکتوب مورخہ ۸ جون ۱۹۸۹ء بم حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۶ صفحہ ۶۰)

۱۸۸۹ء

ان دنوں میں اتفاقاً کسی شادی کے لئے دو شخصوں نے تحریک کی تھی مگر جب ان کی نسبت استخارہ  
کیا گیا تو ایک عورت کی نسبت جواب ملا کہ اس کی قسمت میں ذلت و تنگدلی و بے عزتی ہے اور اس لائق نہیں کہ  
تمہاری اہلیہ ہو اور وہ دوسری کی نسبت اشارہ ہوا کہ اس کی شکل اچھی نہیں۔ گویا یہ اس بات کی معرفت اشارہ تھا کہ صاحب  
صورت و صاحب سیرت نکاح جس کی اشارت دی گئی ہے وہ برعایت مناسبت ظاہری الہیہ جلیلہ و پارسا صلح سے پیدا  
ہو سکتا ہے۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوَابِ**

(از مکتوب ۸ جون ۱۹۸۹ء بم حضرت خلیفۃ المسیح اولیٰ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۶ صفحہ ۶۰)

مارچ ۱۸۸۹ء

”اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء..... میں ایک پیشگوئی لے رہا ہوں کہ وہ ایک  
فرزند صالح ہے جو بیعت مند رہا اشتہار پیدا ہوگا..... ایسا لڑکا جو جب وعدہ الہی توڑنے کے عرصہ تک ضرور

لے (۱) جو صلیبِ نعر کے ساتھ لڑکے کی خدمت کی گئی ہے کسی میلہ سے گزری ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی حالت اور نشانی  
میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ مزاج و انصاف برک افسان کا شانہ دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خیر الیہ نامی اور حاضرانہ کے توفیق  
پیشکش ہے اس لحاظ سے بالترتیب اور وہاں کی توفیق ہو کر اسے خیر کا لہجہ تک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے یہ نہ کہ صرف  
پیشگوئی ہے۔ (اشتہار ۱۰ اپریل ۱۹۸۹ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۰۷) مجدد اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۱

(ب) ”وہ..... خود تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمانی مل سکتے ہیں پھر اس کے وعدوں کا  
لینا ممکن نہیں۔“ (مہر شتا و صرفیکم و بصرہ صفحہ ۱۰۷) رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۷) مجدد اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۱۰  
(ج) ”میں جانتا ہوں کہ وہ کلمہ حق ہے جس کا وہ اتنا اپنے وعدہ کے مطابق ہے کہ وہ اس کے ساتھ آگے جاوے گا اور وہی اس  
موجود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں؟ یا تو وہ دوسرے وقت میں وہ حضور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی



آسمانی کے طلب تھے۔ اور طریقہ اسلام سے بخرون اور غنا رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس وقت  
 میں جو چشمہ نور امیر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا۔ یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں بھی  
 مندرج ہے ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے۔ اور والد اس دختر کا باعث  
 شدت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محاور ان کے نقش قدم پر دل و جان سے تمام  
 امداد اپنے اختیارات سے قاصد و عاجز۔ بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں  
 انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اسکے دارالہبام  
 اور بطور نفس تعلقہ کے اس کیلئے ہو رہے ہیں تبھی تو نقارہ بجا کر اسکی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی  
 شہرت نے دی یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفریں بریں عقل  
 و دانش۔ ماسوں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا۔ ماسوں جعل تو ایسے ہی جعل۔ غرض یہ لوگ جو  
 مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے۔ اور اسلام اور قرآن شریف  
 پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے۔ تو اس وجہ سے  
 کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا قلم لے کر یہ تقریب  
 قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملے جو۔ تفصیل اسکی  
 یہ ہے کہ نامبروہ کی ایک ہمشیرہ ہواسے ایک چچا زاد بھائی غلام حسین نام کو بی بی گئی تھی۔  
 غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا  
 ہمیں حق پہنچتا ہے۔ نامبروہ کی ہمشیرہ کے نام کا غلات سرکاری میں جمع کرادی گئی تھی۔  
 اب حال کے بند و بست میں جو ضلع گورداسپورہ میں جاری ہے نامبروہ یعنی ہمارے خطہ کے  
 مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چچا ہر اٹھیا چچا ہر روپیہ کی قیمت  
 کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف

سے یہ جہہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ جہہ نامہ بجز ہماری رضا مندی کے بیکار تھا اسلئے مکتوب الیہ نے  
بتما ستر بخبر و انکسار ہماری طرف رجوع کیا۔ تاہم اُس جہہ پر راضی ہو کر اُس جہہ نامہ پر دستخط کر دیں  
اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری  
عادۃ ہے جناب الہی میں استخارہ کر لینا چاہئے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر مکتوب الیہ  
کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا تو یا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت  
آپ پہنچا تھا جس کو خدا نے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اُس خلتے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دستخطوں کے نکاح کیلئے سلسلہ مُنبہانی کر  
اور انکو کہدے کہ تمام سلوک اور عروت تم سے ایسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب  
برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پانچو گے جو جانشین ہمارے  
ہر فردی مشعلہ میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا  
ہوگا اور کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی  
والد اُس دستخط کا تین سال تک فوت ہو جائیگا اور اُنکے گھر پر فقر اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور  
درمیانی زمانہ میں بھی اُس دستخط کیلئے کسی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے  
یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دستخطوں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک  
روک دور کرنے کے بعد انجا مکار ایسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔ اور بیدینوں کو مسلمان بناوے گا  
اور اگر انہوں میں ہدایت پھیلانے کا چناؤ ہو عربی الہام اس بارے میں یہ ہے۔ کذبوا بآئیننا  
وکانوا بہا یستہزنون فسیکفیکم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ

\* تین سال تک ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے  
پہلے نہ آوے بلکہ جس ملاحظت کے رُو سے مکتوب الیہ کا روز عمارت بھی کا انجام معلوم نہیں ہو سکتا  
پایا جاتا ہے۔ حافظ اعظم۔ منہ

یہ مکتوب الیہ ہے جو کہ مکتوب الیہ کے جواب میں لکھا گیا تھا اور اس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا اور کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اُس دستخط کا تین سال تک فوت ہو جائیگا اور اُنکے گھر پر فقر اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اُس دستخط کیلئے کسی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

ان ربك فخال لما يريد۔ انت معي وانا معك عمنى ان يعثك ربك مقامًا محمودًا  
 یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو ٹھٹھایا اور وہ پہلے سے منہسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ انہی  
 سب کے سزا دیکھنے کے لئے جو اس کلام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہو گا اور انہی مکار اسکی پاس لڑائی کو  
 تمہاری طرف واپس لائیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹھال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ  
 چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا  
 جس میں تیری تعریف کی جائیگی یعنی گواہوں میں اسحق اور نادان لوگ بد باطنی اور بد نظمی کی راہ سے  
 بد گوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہونگے  
 اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہونگی۔

راجگد ایک اور اعتراض ذرا فضائل کا دفع دفع کرنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ الہام خدا تعالیٰ  
 کی طرف سے تھا اور اس پر اعتماد لگتی تھا تو پھر پوشیدہ کیوں دکھا اور کیوں اپنے خط میں پوشیدہ رکھنے کیلئے  
 تاکید کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک نئی معادہ تھا اور یہی کیلئے یہ فضائل تھا کہ تو پہنچا دیا گیا تھا اور  
 یقین تھا کہ والد اس دختر کا ایسا شاعر ہے کہ یہ نخبیہ ہو گا۔ اسلئے ہم نے دل شکنی اور رنجیدگی سے گریز کی۔  
 بلکہ یہ بھی نہ چاہا کہ درحالت رد و انکار وہ بھی اس امر کو شائع کریں اور گو ہم شائع کرنے کیلئے  
 مامور تھے مگر ہم نے مصلحت ڈوسرے وقت کی انتظار کی۔ یہاں تک کہ اس لڑائی کے ماموں مرزا  
 نظام الدین نے جو مرزا ابام الدین کا حقیقی بھائی ہے شدت بغض و غضب میں آکر اس مضمون کو آپ ہی

✽ یہ الہام جو شرطی طور پر مکتوب الہی کی موت پر لکھا کرتا تھا ہم کو اطلاع اسکی ہوا جسکے کہ امت تھی بلکہ  
 ہمارا دل یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس مکتوب الہی کو مطلع کریں مگر اسکے کلکل ہمارے سے جو اس نے زبانی اور کئی  
 ایک دفعی غلطی کے بھیجنے سے ظاہر کیا۔ ہم نے سر امرتسری خیر خواہی اور نیک نیتی سے اُس پر امر سرسید سے ظاہر کیا  
 پھر اسنے اور اسکے حویر مرزا نظام الدین نے اس الہام کے مضمون کی آپ شہرت دی۔ منہ

مشق کی سی حالت ہو گئی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام کی حقیقی ہمیشہ بر ملا بی بی مرزا محمد بیگ بر شیار پوری کے ساتھ بیابھی گئی تھیں۔ مگر مرزا محمد بیگ جلد فوت ہو گئے اور ہماری پھوپھی کو باقی ایام زندگی بیوگی کی حالت میں گھٹانے پڑے۔ ہماری پھوپھی صاحبہ مدعا کو کشف تھیں۔ مرزا محمد بیگ مذکور کے چھوٹے بھائی مرزا احمد بیگ بر شیار پوری کے ساتھ حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام کے چھپے بھائیوں یعنی مرزا نظام الدین دشتی کی حقیقی بہن عمر انسا، بیابھی گئی تھیں ان کے بطن سے محمدی بیگ پیدا ہوئی۔ مرزا نظام الدین دشتی اور مرزا احمد بیگ کے تحت زیر اثر تھا اور انہیں کے ذریعہ طبع لوگ تھے۔ اور مرزا احمد بیگ مذکور ان کے تحت زیر اثر تھا اور انہیں کے رنگ میں رنگین رہتا۔ یہ لوگ ایک عرصہ سے حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام کے طالب بستے تھے۔ کیونکہ اسلامی طریق سے اخراجات اور عبادت کئے تھے اور والد محمدی بیگ یعنی مرزا احمد بیگ ان کے اٹھا رہے تھے۔ اب واقعہ یوں ہوا کہ حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام ایک اور چچا زاد مہمانی مرزا نظام الدین دشتی تھا۔ جو عرصہ سے معتقد الخیر ہو چکا تھا۔ اور اسکی جائیداد ان کی بیوی امام بی بی کے نام پر رکھی تھی۔ امام بی بی مرزا احمد بیگ مذکور کی بہن تھی۔ اب مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ سہ ماہی امام بی بی اپنی جائیداد کے لوگ کے مرزا محمد بیگ برادر کلاں محمدی بیگ کے نام پر کرے۔ لیکن قانوناً امام بی بی اس جائیداد کا بہنہ بنام محمد بیگ مذکور بلا رضامندی حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام کی تھی۔ اسلئے مرزا احمد بیگ بنام محمد و آلہ علیہ السلام حضرت سیدنا سیدنا محمد و آلہ علیہ السلام کے آپ سے نار پر دستخط کرویں۔ چنانچہ حضرت صاحبہ قرباً تیار ہو گئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رُک گئے۔ کیونکہ بارہ سنوں استخارہ کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے خط محمدی بیگ کو بھیجا کہ میں استخارہ کر کے بعد دستخط کرنے ہونگے۔ تو کر دو گھا۔ چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کے متاثر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا۔ مگر اس آسمانی نشان کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا۔ جس کو خدا تعالیٰ نے اس پر لایا۔

۱۱۴۱

X



ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک رو کا شمار اسمان آتا ہے۔ اس کا نام عنوا نسل اور بشر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے اور وہ جس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آئے کیساتھ آئیگا وہ صاحب شکر اور شہادت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے سچی نفس اور رُوح النبی کی برکت سے بتوں کو بتا دیوں سے صلعت کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و مغفوری نے اسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پرگیا جائے گا اور وہ عین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے) دو خنجر ہے مبارک دو شہد۔ نونہد و بلند گرامی اور جند منکر الاولیٰ والا خسر۔ منکر و نخی و العلاء کائن اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزل بہت مبارک اور جلال النبی کے تصور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطیے مسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بیٹھے گا۔ اور اسیوں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کنگڑے تک شہرت پائے گا اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی قہقہہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔

وَكَانَ أَضْرًا مُتَقَبِّحًا

پھر خدا کے کرم بخشانے نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا۔ اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارک سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بدعت ہوگی اور تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے حکوں میں پھیل جائے گی اور ہر ایک شاخ تیرے جدی جھانپوں کی کاٹی جائیگی اور وہ جلد بڑھ رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ تو بہ نہ کریں گے تو خدا ان پر جو بڑا نازل کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ بچو ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیٹوں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا، لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری بیٹیوں اور گرد پھیلتے گا اور ایک بچہ ابراہیم گھر سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈواڑا گھر برکتوں سے بھروسے گا۔ تیری ذریت متقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک

۱۔ یہ ایک پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو دم جو نانی شہکار کے اشتداد میں شایع ہو چکی۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے معاملات اور منکر شدہ دلوں کے قیام نشین کے طور پر یہ بیگونی ظہور کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص اچھے نام ہے۔ اگر وہ اپنی بڑی لڑکی اس عاجز کو نہیں دے گا تو میں برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہو جائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ دوزخ سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا۔ اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔ سو اس بچے اڑھتے سے گھر سے وہ بچہ ابراہیم گھر مراد ہے۔ ۱۲

زندہ رہنے کا ہی حال معلوم نہیں۔ اور نہ یہ معلوم کہ اس حرمہ تک کسی قسم کی اولاد خواہ غمناہ پیدا ہوگی، چہ جائیکہ لڑکا پیدا ہو سکتا ہو۔ کچھ اہل عقل اور فہم کیا جانتے تھے کہ یہ بھی کاہر کرتی ہیں۔ کہ اخبار دیکھ کر، بالائی منشی محمد رمضان صاحب نے تہذیب سے گفتگو نہیں کی بلکہ دینی مباحثوں کی طرح جاہلی مشور افزا پروازوں سے اس ماجر کو نسبت دی ہے۔ اور ایک جگہ پر جہاں اس ماجر نے ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی۔ کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیشگوئی پر منشی صاحب فرماتے ہیں کہ امام کی قسم کا ہوتا ہے۔ نیکی کو نیک باتوں کا اور زانیوں کو عورتوں کا۔ ہم اس جگہ کچھ کت نہیں چاہتے۔ تاہم یہ منشی صاحب کی تہذیب کا آپ اٹلا کر نہیں پھر ایک اور صاحب ہادیہ خیر پور صاحب دہلی کے جو اپنا نام نبی بخش ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے خط میں ۲۳ جون ۱۹۴۷ء میں اس ماجر کو کہتے ہیں کہ تہذیبی پیشگوئی جتنی کھلی ادا ہو چکی ہے، اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور سکارا اور مدوح گو آؤ گی۔ ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اسے خدائے قادر مطلق۔ یہ لوگ اذہ سے ہیں ان کو انہیں جنس بیندان ہیں ان کو سمجھنا عساکر۔ یہ شہزادوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو نیکی کی توفیق دے۔ بجلا کوئی کسی بزرگ سے پوچھ لکھو فقرو یا مفتی کا دل ہے جو کسی اشتہار میں اس ماجر کے قلم سے نکلا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ لڑکا اسی عمل میں پیدا ہوگا۔ اس سے ہرگز تعلق نہیں کیسے گا۔ اگر میں نے کسی جگہ ایسا لکھا ہے تو یہاں بھی منشی صاحب پر واجب ہے کہ اس کو کسی اخبار میں چھپا دیں۔ اس ماجر کے اشتہارات پر اگر کوئی نصف آنکھ کھول کر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ ان میں کوئی ایسی پیشگوئی درج نہیں جس میں ایک ذرہ غلطی کی بجائے ہو سکے بلکہ وہ سب ہمیں ہیں اور عقربت اپنے اپنے وقت پر نمودار ہونے کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوں گی۔ دیکھو ہم نے ۲۰ فروری ۱۹۴۷ء میں جو یہ پیشگوئی اجمالی طور پر لکھی تھی کہ ایک امیر فرزند پنجابی الامل کو کچھ اہل بد پیش ہے کسی وہ بچا نکلی۔ ہم نے صدمہ ہندوں اور مسلمانوں کو مختلف شہروں میں بتلا دیا تھا کہ اس شخص پنجابی الامل سے مراد ویسٹ سنگھ ہے جس کی پنجاب میں آئے کی خبر مشور ہو رہی ہے، لیکن اس ارادہ کو نیت پنجاب میں وہ ناکام ہے گا۔ بلکہ اس سفیر اس کی عزت و آسائش یا جان کا خطر ہے اور یہ پیشگوئی ایسے وقت میں لکھی گئی اور عام طور پر بتلائی گئی تھی۔ یعنی ۱۷ فروری ۱۹۴۷ء کو جبکہ اس ایسا لڑکا کوئی اثر نشان ظاہر نہ تھا۔ بالآخر اس کو مطابق اسی پیشگوئی کے بہت عرصہ اور تکلیف ادا ہو گئی اور تجاوت اٹھائی پڑی اور اپنے مدعا سے محروم رہا۔ سو دیکھو اس پیشگوئی کی صداقت کیسی کھلی گئی۔ اسی طرح سے اپنے اپنے وقت پر سب پیشگوئیاں کی سبائی ظاہر ہو گئی اور دشمن روسیہ نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ رسوا ہوں گے یہ خدا تعالیٰ کے فضل ہے جو ہمیں تک نہیں اذہا کر رکھا ہے۔ ان کے دلوں کو سخت کر دیا اور ہمارے دلوں میں درد اور خیر خواہی کا

لے یہ صاحب بد میں احریت میں داخل ہو گئے اور بہت نفس ثابت ہوئے (دارالترتیب)

۵۷۴

ومودة الاقارب وحقوق الوصلة وتجدي ناصر لوائيك وحامل اتقالك  
فلا تضيق وقتك في الالباء ولا تستنكر حبك ولا تكون من المعاترين.

وهما انا كتبت مكتوبى هذا من امر ربي لا اعلن امرى فاحفظ مكتوبى هذا

في صندوقك فانه من صدوق اهلين والله يعلم اننى فيه صادق و

كلهما وعدت فهو من الله تعالى وما قلت اذ قلت ولكن انطقى الله تعالى

بالهامه. وكانت هذه وصية من ربي فقضيتها كما كان لي حاجة اليك و

الى بنتك وما ضيق الله علي والنساء سواها كثيرة والله يتولى الصالحين.

فلا تنظر الى مكتوبى بعين الازتياب. فانه كعبته بالمحاض التصح والتزام

الصدق والصواب. ودع الجدال وانتظر الاجل. فان مضى الاجل وما

ححصن الصدق فاجعل حبلا في جيدي وسلاسل في ارجلي وعذبني

بعذاب لم يعذب به احد من العالمين. كنتم قد طلبتم آية من ربي

فهذه آية لكم انه ياخذ المنكرين من مكان قريب ويختار ما كان اقرب

التعذبات في حقهم وادنى من افعالهم واشد اثرها في اعراضهم. و

اجسامهم ليرى المحتالين ضعفهم ويكسر كبر الضامنين. هذا ما كتبت الى

احمد بيك في سنة ۱۳۰۲ قاعرض ولبى وسكك وبكت وعان ووصلتى وصلتى

وضاق ذرعا من نيمتى وكان من المعادين. ومعه عادنى قومه وعشيرته

الذين كانوا اقربين. وكانوا يعاقبون ابن يزوجوا بناتهم اقا رب مثلى او

يزوجوا امرءة تحتها امرأة اخرى وكانت بنته هذه المخطوبة جارياة

حد يثة السن عذراء وكنت حينئذ جاوزت الخمسين. وكان جدوة



ہو کہ رسول اللہ صلعم کی زیارت ہوئی اور آپ نے اپنی زیارت کی علامت فلاں فلاں پیشگوئی اور قبولیت دعا اور انکشاف حقائق و معارف کو بیان فرمایا۔ پھر بعد اس کے رسول نمائی کی دعوت کریں اور یہ عاجز حق کی تائید کی غرض سے اس بات کے لئے بھی حاضر ہے کہ میرے صاحب رسول نمائی کا مجھ پر بھی دکھلاویں۔ قادیان میں آجائیں۔ مسجد موجود ہے۔ ان کے آنے جانے اور خوراک کا تمام خرچ اس عاجز کے ذمہ ہوگا اور یہ عاجز تمام ناظرین پر ظاہر کرتا ہے کہ یہ صرف لاف و کراف ہے اور کچھ نہیں دکھلا سکتے۔ اگر آئیں گے تو اپنی پردہ دری گرائیں گے۔ عقلمند سوچ سکتے ہیں کہ جس شخص نے بیعت کی۔ مریدوں کے حلقہ میں داخل ہوا اور مدت دس سال سے اس عاجز کو خلیفۃ اللہ اور امام اور مجدد کہتا رہا اور اپنی خواہیں بتلاتا رہا۔ کیا وہ اس دعویٰ میں صادق ہے۔ میرے صاحب کی حالت نہایت قابل افسوس ہے خدا ان پر رحم کرے۔

پیشگوئیوں کے منتظر رہیں جو ظاہر ہوں گی۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۵۵ کو دیکھیں ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۲۵ اور ۳۹۶ کو بخور مطالعہ کریں۔ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء کی پیشگوئی کا انتظار کریں جس کے ساتھ یہ بھی الہام ہے ویسٹلوناک احق ہو قل ای وربی اللہ لحق وما انتم بمعجزین۔ زوجنا کھا الامبدال لکھامانی۔ وان یروا ایة یعرضوا ویقولوا سحر مستم۔ اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم جو کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس سوتیلے عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ میری باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لینے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔

۱۱-۱۵-۲۳-۱-۲۸-۲-۲۶-۲-۲۴-۲-۱۳-۲۴-۲۸

۱۱-۱۳-۲۳-۱۱-۱۶-۳۴-۲۴-۲۸-۱-۱۰-۱۳-۲۴-۲-۱

۱-۱۰-۱۳-۲۳-۴-۱۳-۱۱-۲۳ ۲۳-۳۳-۵-۱-۴

۲-۱۳-۱۰-۵-۴-۱-۲۰-۱۳-۱-۱۶-۱۱-۲۳-۴-۱-۲۳-۴-۲۸-۵-۱۳

۴-۱-۲۸-۲-۱۳

والسلام علی من فہم اسلامنا واتبع الملتی

الناصر المشفق خاکسار غلام احمد قادیانی۔ ۲۴۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

راقم رسالہ ہذا اس مقام میں خود صاحب تجربہ ہے۔ عرضہ قریناً تبیین میں کا ہوا ہے کہ بعض تجربیات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر اشتہار دوم جولائی ۱۸۸۵ء میں مندرج ہے خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ قلد مرزا اگاناں بیگ ہمشیر پوری کی دستِ کلاں انجام کار ہمارے نکل میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہو گا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا بارہ ہونے کی حالت میں یا میں کر کے اور میرا ایک روک کو درمیان ہوا لٹا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا مفصل بیان مع اس کی یہ عداوتیں اور اس کے اوقات مختصر شدہ کے اور مع اس کے ان تمام لوازم کے جنہوں نے انسان کی طاقت سے اس کو باہر کر دیا ہے اشتہار دوم جولائی ۱۸۸۵ء میں مندرج ہے اور وہ اشتہار عام طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے جس کی نسبت آریوں کے بعض منصف مزاج لوگوں نے بھی شہادت دی کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو جاتے تو بلاشبہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور یہ پیشگوئی ایک سخت مخالف قوم کے مقابل پر ہے جنہوں نے گویا دشمنی اور عداوت کی تلواریں کھینچی رکھی ہیں اور میرا ایک کو جوان کے حال سے خیر ہوگی وہ اس پیشگوئی کی عظمت کو بد سمجھتا ہوگا۔ ہم نے اس پیشگوئی کو اس جگہ مفصل نہیں لکھا تاہاں بار کسی متعلق پیشگوئی کی دشمنی نہ ہو لیکن جو شخص اشتہار پڑھے گا وہ گویا ہی متعجب ہو گا اس کو استہزا کرنا پڑے گا کہ مضمون اس پیشگوئی کا انسان کی خدایت سے بالاتر ہے اور اس بات کا جواب بھی کامل اور سکتہ طور پر ایسی شہادت سے ملے گا کہ خدا تعالیٰ نے کیوں یہ پیشگوئی بیان فرمائی اور اس میں کیا مصلحت ہیں اور کیوں اور کس وسیلہ سے یہ انسانی طاقتوں سے بلند تر ہے۔

۳۲۵  
اچھا اس جگہ مطلب یہ ہے کہ جب یہ پیشگوئی معلوم ہوئی اور ایسی پوری نہیں ہوئی تھی



۵۷۲

فقلت له والله ما زاع قلبى وما مال - وما انا من الذين يحبون المال - بل من الذين  
 يتذكرون المال والآجال - ولست شحيحاً على النعم كالذين هم كالثعم - وانى  
 ارحم عليك وساحسن اليك واعلم ان انفس الغرباء تنقيس الكربات - واصتن  
 اسباب النجاة - مما ساء ذوى الحاجات - وكنت لنصرتك من المتأهبين -  
 ولكن ايم الله لقد عاهدت الله على انى لا اميل الى امر فيه شبهة - ولا  
 اضع قدماً فى موضع فيه زلة ولا اتلو المتشابه حتى او امر ربى فيها فالآن  
 افعل كذلك وارجو من الله خيراً فلا تكونن من القانتين - والى ارى ان  
 المؤمنة اقرب للتقوى لان الوارث مفقود وما نتيقن انه مات او هو حى  
 موجود فلا يجوز ان يستعجل فى ماله كمال الميتين فالاولى ان تقصر عن  
 القيل والقال - حتى او امر ربى عالم الغيب ذالجلال - واستقرى سبيل  
 اليقين - قال ما منى خلاف - فلا يكن لوعدك اخلاف - قلت كل وعدى  
 مشروط بامر رب العلمين - قد هب وكان من وجدة الذى تبعه كالمعتلين -  
 فتيمنت حجرى - والذمت زاوية بقعتى - اني جئت الى الله تعالى  
 ليظهر على امره - ويقلق حب الحقيقة من نواتها ويرى لب الامر وقشرة -  
 فوالله ما امسكت ريثما يعقد شمع - او يشد نسع - اذ الو من اسرى الى آمانى -  
 والهمت من الله الباقي - وانبتت من اخبار ما ذهب وهل نظ اليها وما  
 كنت اليها من المستدنين - فادسى الله الى ان اخطب صبي الكبيرة  
 لنفسك - وقل له ليصاهر ك اولاً ثم ليقتبس من قبسك - وقل انى امرت  
 لاهبك ما طلبت من الارض وارضاً اخرى معها واحسن اليك

باحسانات اخری علی ان تنکحنی احدی بناتک الی کبیرتہا وذلک بیتی و  
 بینک فان قبلت فستجدنی من المتقبلین۔ وان لم تقبل فاعلم ان اللہ  
 قد اخبرنی ان انکاحہا رجلاً اخری لا یبارک لہا ولا لک فان لم تن دجر  
 فیصیب علیک مصائب و آخر المصائب موتک فتموت بعد النکاح الی  
 ثلاث سنین۔ بل موتک قریب و یرد علیک وانت من الغافلین۔ وكذلك  
 يموت بعلمها الذي يصير زوجها الى حولين وستة اشهر۔ قضاءً من اللہ  
 فاصنع ما انت صانعه وانی لک لمن الناصحين۔ فعبس وتولى وكان من  
 المعرضين۔ ثم كتبت اليه مکتوباً بايام منان و اشارة رحمانی۔ و نمت فيه  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فاسمع ايها العزيز مالک اتخذت جدی عبداً۔  
 وحسبت تبری خبثاً۔ وواللہ ما اريد ان اشق علیک و ستجدنی انشاء اللہ  
 من المحسنين۔ وها انا اکتب بعهد موثق فانک ان قبلت قولی علی رغب ان  
 قبيلتی فافرض لک حصّة فی ارضی وشميلتی۔ ویرتفع الخلاف و النزاع بهذه  
 الوصلة من بیننا ویصلح اللہ تلوب شعبي وعشیرتی۔ و فی کل منیتک اقتنی  
 صغوک و ازیل قشفتک فتکون من الفأئزین۔ لا من الفأئزین<sup>۱</sup>

والحق والحق اقول انی اکتب هذا المکتوب بخلوص قلبی و جناتی۔ فان قبلت  
 قولی و بیانی فقد صنعت لطفاً لئلی۔ وكان لک احساساً علی۔ و معروفاً لدی۔  
 فاشکرک و ادعوز زیادة عمرک من ارحم الراحمین۔ وانی اقیم معک عہدی۔  
 انی اعطی بنتک ثلثاً من ارضی و من کل ما ملکتہ یدی۔ ولا تسألنی خطّة  
 الا اعطیک اياها و انی من الصادقین۔ ولن تجد مثلی فی رعاية الصلة

لہ ای الہالکین۔ عمر

۵۷۲

باحسانات اخری علی ان تنکحنی احدی بناتک التی ہی کبیرتھا وذلک بیتی و  
 بینک فلن قبلت فستجدنی من المتقبلین۔ وان لم تقبل فاعلم ان الله  
 قد اخبرنی ان انکاحها رجلا اخر لا یبارک لها ولا لک فان لم تن دجر  
 فیصیب علیک مصائب و آخر المصائب موتک فتموت بعد النکاح الی  
 ثلاث سنین۔ بل موتک قریب ویرد علیک وانت من الغافلین۔ وکذلک  
 یعموت بعلمها الذی یبصیر زوجها الی حولین وستة اشهر۔ قضاء من الله  
 فاصنع ما انت صالحة وانی لک لمن الناصحین۔ فعبس وتولی وكان من  
 المعرضین۔ ثم کتبت الیه مکتوباً یایما منائی و اشارۃ رحمانی۔ و تمقت فیہ  
 بسم الله الرحمن الرحیم اما بعد ناسمعی ایھا العزیز مالک اتخذت جدی عبثاً۔  
 وحسبتک تبری خبتاً۔ ووالله ما ارید ان اشق علیک وستجدنی انشاء الله  
 من المحسنین۔ وها انا لکتب بعهد موثق فانک ان قبلت قولی علی رغبم انتم  
 قبیلتی فافرض لک حصۃ فی ارضی وخیلی۔ ویرتفع الخلات والنزاع بهذه  
 المرصلة من بیننا ویصلح الله قلوب شعیب وعشیرتی۔ و فی کل منیتک اقتنی  
 صنوک و ازیل قشفک فتكون من القائزین۔ لامن القائزین

والحق والحق اقول انی لکتب هذا المکتوب بخلوص قلبی وجناتی۔ فان قبلت  
 قولی و بیاتی فقد صنعت لطفاً لئلی۔ وكان لک احساناً علی۔ و معروفاً لدی۔  
 فاشکرك وادعوا زیادة عمرک من ارحم الراحمین۔ وانی اقیم معک عہدی۔  
 لانی اعطی بنتک ثلثاً من ارضی ومن کل ما ملکتہ یدی۔ ولا تسئلنی خطة  
 الا اعطیک ایاها وانی من الصادقین۔ ولی تجد مثلی فی رعاية الصلة

لہ ای العالکین۔ شمس

ومودة الاقارب وحقوق الوصلة وتجددني ناصر نوابك وحامل اثقالك  
فلا تضيع وقتك في الاباء ولا تستنكر حبك ولا تكونن من المعترين۔

وما انا كتبت مكتوبى هذا من امر ربى لا اعلن امرى فاحفظ مكتوبى هذا

في صندوقك فانه من صدوق اهلين والله يعلم انى فيه صادق و

كل ما وعدت فهو من الله تعالى وما قلت اذ قلت ولكن انطقى الله تعالى

بالهامه۔ وكانت هذه وصية من ربى فقضيتها ما كان لى حاجة اليك و

الى بنتك وما ضيق الله على والنساء سواها كثيرة والله يتولى الصالحين۔

فلا تنظر الى مكتوبى بعين الارتياب۔ فانه كعبته باحسان النصح والتمزام

الصدق والصواب۔ ودع الجدال وانتظر الآجال۔ فان مضى الاجل وما

حصص الصدق فاجعل حبلا فى جيدي وسلاسل فى ارجل وعذبني

بعذاب لم يعذب به احد من العالمين۔ كنتم قد طلبتم آية من ربى

فهذه آية لكم انه ياخذ المنكرين من مكان قريب ويختار ما كان اقرب

التعذيبات فى حقهم وادنى من افعالهم واشد اثرها فى اعراضهم۔ و

اجسامهم ليرى المحتالين ضعفهم ويكسر كبر الضامئين۔ هذا ما كتبت الى

احمد بيك فى سنة ۱۳۰۲ فاعرض ابى وسكت وبكت وعان ووصلت وصلتى

وضاق ذرعا من نيعتى وكان من المعادين۔ ومعها عاد ابى قومه وعشيرته

الذين كانوا اقربين۔ وكانوا يعاقبون ان يزوجوا بناتهم اقارب مثل او

يزوجوا امرء تحت امرأة اخرى وكانت بنته هذه المخطوبة جارياة

حدىثة السن عذراء وكنت حينئذ جاوزت الخمسين۔ وكان جدوة

حجت نہیں ہو سکتا۔ ہاں البتہ آپ لوگ مسیح کے معجزے اس رنگ میں تسلیم کرتے ہیں اور دوسرے صلیب آپ کا یہ بھی ایمان ہے کہ جس شخص میں ایک مانی کے برابر بھی ایمان ہو وہ وہی کچھ دکھا سکتا ہے۔ جو مسیح دکھاتا تھا۔ پس میں آپ کا بڑا انگ انگار ہوں کہ آپ نے مجھے انہوں اور بیروں اور لنگڑوں کی تلاش سے بچا لیا اب آپ ہی کا تحفہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ یہ اندھے بہرے اور لنگڑے حاضر ہیں۔ اگر آپ میں ایک مانی کے برابر بھی ایمان ہے تو مسیح کی سبقت پر آپ کو اچھا کریں۔ میرا صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے جب یہ فرمایا۔ تو پادریوں کی ہوا یاں اڑ گئیں اور انہوں نے جہٹ اشارہ کر کے ان لوگوں ..... کہ وہاں سے رخصت کرادیا۔ میرا صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ نظارہ بھی نہایت عجیب تھا۔ کہ پہلے تو عیسائیوں نے اتنے شوق سے ان لوگوں کو پیش کیا اور پھر ان کو خود ہی اور اصرار چھپانے لگ گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ آتم کے معائنہ میں میں بھی کہنے والوں میں سے تھا آخری دن جب حضرت میر مودود علیہ السلام نے آتم کے متعلق پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ تو آتم نے خوف زدہ ہو کر کانوں کی طرف توجہ دیا۔ اٹھائے اور دونوں میں اٹھنی لی اور کہا کہ میں نے تو دجال نہیں کہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی) دالان کے دورانے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کیلئے باہر جاتے ہوئے انکو دیکھ لیا اور فرمایا۔ میاں مگر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر ان سے کہنے والے کے اخلاق پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبدالصمد سنوری نے کہا کہ دفعہ حضرت صاحب ہالند صرا کر قریباً ایک ماہ ٹھہرے تھے۔ اور ان دنوں میں محمدی بیگم کے ایک حقیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا محمدی

(۱۴۷)

(۱۴۸)

(۱۴۹)



پوشیا پوری زندہ تملہ اور ای محمدی سیکم کا فرزند سلطان محمد سے رشتہ نہیں ہوا تھا۔ محمدی سیکم کا یہ  
 ناموں جہانزادہ مراد پوشیا پور کے درمیان کیے ہیں آیا پہلیا کرتا تھا۔ وہ حضرت صاحب کے کچھ انعام  
 کا بھی خواہاں تھا۔ اور چونکہ محمدی سیکم کے نکل کا عقدہ زیادہ تر اسی شخص کے ہاتھ میں تھا اس  
 لئے حضرت صاحب نے اس سے کچھ انعام کو وہ بھی کر لیا تھا خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ شخص اس  
 سادہ میں بریت تھا۔ حضرت صاحب نے فقط کچھ روپیہ اڑانا چاہتا تھا کہ چونکہ بدی ہی شخص  
 اور اس کے دوسرے ساتھی اس لڑکی کے دوسری جگہ گیا ہے جانے کا موجب ہوئے مگر طبعی علا  
 صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت صاحب نے ہی اس شخص کو روپیہ دینے کے متعلق بعض کلمہ  
 احتیاط میں طوطا کی پہلی تھی۔ والدہ صاحبہ نے یہ بھی بیان کیا کہ اسکے ساتھ محمدی سیکم کا بڑا بیانی بھی شریک تھا۔  
 خاکسار عرض کرتا ہوں کہ میں لوگ امتزاج کیا کرتے ہیں۔ کہ جب خدا کی طرف سے پیشگوئیاں تھیں تو  
 حضرت صاحب خود ان کے پورا کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ مگر یہ ایک عرض بہت کلامی  
 ہے۔ کوئی نئی ایسا نہیں گزرا جس نے باوجود خدائی وعدوں کے اپنی پیشگوئیاں کو پورا کرنے کیلئے ہرگز  
 طریق پر کوشش نہ کی ہو۔ دوسرے خدا کے ارادوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنے سے یہ ملو نہیں ہوتا کہ  
 خود ہائے خدا انسان کی امداد کا محتاج ہے بلکہ اس سے بسنے اور باتیں مقصود ہوتی ہیں۔ مثلاً  
 اول۔ اگر انسان خود ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاوے اور یہ سمجھے کہ خدا کا وعدہ ہے  
 وہ خود پورا کرے گا۔ اور باوجود طاعت نہ کھنے کے کوشش نہ کرے تو یہ بات خدا کے  
 استغنائے خالی کو با نجات کرنے کا موجب ہوتی ہے اور یہ وہ مقام ہے جس سے  
 انبیا رنگ کا پتہ ہیں۔ جو کہ کسی یہ کہ یہ ایک محبت کا طبعی تقاضا ہے۔ تاکہ انسان اپنے  
 محبوب کے ارادوں کے پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوشش کرے اور یہ محبت کا جذبہ  
 استغنا طاق رکھتا ہو کہ باوجود اس علم کے کہ خدا کو انسانی نصرت کی ضرورت نہیں اس  
 انسان پر نہیں بیٹھ سکتا۔ تیسرے چونکہ خدا کے تمام ارادوں میں دین کا طبقہ مقصود  
 ہوتا ہے۔ اسلئے نبی اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے ہی اس میں ہاتھ ڈالنے سے باز  
 نہیں رہ سکتا۔ چوتھے۔ خدا کی یہ سنت ہے کہ سوئے ہر عمل استثنائی صورتوں کے  
 اپنے کاموں میں سبب اہل کے سلسلہ کو طوطا رکھتا ہے۔ پس نبی کی کوشش بھی اس کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
حَمْدُكَ وَرَحْمَتُكَ

لَا یُحِیْتُ اللّٰهَ الْجَمْدُ بِأَشْوَابِهَا وَمِنَ النُّعُومِ إِذْ مِنْ خَلِیْقٍ وَحَسْبُ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا

## اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین علی یسئل ابن ابراہیم حنیفًا

پہل بد مذہب تو کرے او اُفتاد و آن نہ دذاتی بکن ای اوستاد  
مذہب کو بد ہو گا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے حامل  
کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا گامالی بیگ ہوشیار پوری کی دفتر کلاں کی نسبت بگم  
المام الٹی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدمہ اور قرار یافتہ ہے کہ وہ ملائی اس عاجز کے  
تعلق میں آئے گی۔ خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ یہ وہ کر کے اس کو میری طرف  
لے آوے۔ چنانچہ تفصیل ان گل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار بنایا  
ہے کہ میرزا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار لاہور میں ہے اور اس کی کافی صاحب جنوں نے اس کو پیش  
بنایا ہو ہے، وہی اس حماقت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو توڑ میں ہیں کہ  
عید کے دن یا اس کے بعد اس کی لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اور دن کی طرف سے مخالفانہ کارروائی  
ہوتی تو میں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کیا فرض تھی۔ امر ربی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم  
سے ظہور میں لاتا۔ مگر اس کام کے بدلہ وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی امانت فرض تھی اور ہر مذہب  
سلطان احمد کو سمجھایا اور بہت تاکید و خط لکھے کہ تو خود تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے  
پیدا ہو جاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب تک نہ دیا۔ اور پہلی بار سے  
بیزلوری ظاہر کی۔ مگر ان کی طرف سے ایک تیز ٹولہ کا بھی مجھے ذمہ پھینکا تو بھلا میں اس پر صبر کرتا، لیکن انہوں  
نے دینی حماقت کر کے اور دینی مقابلے سے آذر و سے کہے بہت مستایا۔ اور اس حد تک میرے دل کو توڑ دیا

کہیں یہ حق نہیں کر سکتا اور عداوت چاہا کہ نہیں سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بیٹے لگے ہوں کا مرکب ہوا  
 اتوں یہ کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر  
 تمام خانوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک بنیاد رکھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہو جائیں گے  
 اور دین کی چٹک ہوگی اور خانوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفت نہ سوار کیا جو اس نے اپنے قریبی  
 کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قادر و غیور اسی دین کا حامی ہے اور اس کا بازو کبھی حامی۔ وہ اپنے بندہ  
 کو کبھی خلیفہ نہ کرے گا۔ اگر سارا جہاں بے براد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے بھگے کو تھامے گا۔  
 کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت ناہنجیر قرار دیا اور  
 میری مخالفت پر کہ باندھی اور قوی اور قوی اور قوی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا۔ اور میرے حقیقی مخالفوں کو  
 مدد دی اور اسلام کی چٹک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طرف کے گناہوں کو اپنے اندر جمع  
 کیا۔ اپنے خدا کا تعاقب بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں  
 نے کوئی تعاقب مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعاقب مجھ سے باقی رہے اور نہ  
 ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں مصیبت نہ ہو۔ لہذا میں تعاقب کی تہذیب کو دور فرمایا ہے۔  
 عوام اور خواص پر ہذا یہ اشتہار بڑھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آتے۔ اور وہ تجریز جو اس لوگ کے  
 ناطق اور نکاح کو لے گی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کرو۔ اور میں شخص کو انہوں نے نکاح  
 کے لیے جوڑ لیا ہے اس کو رو نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد خان  
 اور عروہ اللہ ہو گا اور اسی روز سے اس کی والدہ پر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد  
 جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والد بزرگ کی بھانجی ہے اپنی اسی بیوی کو اسی دن جو اس نکاح کی خبر ہو اور حلق نہ  
 دے تو میری ہی حلق اور عروہ اللہ ہو گا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی حق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اسی نکاح کے  
 بعد تمام تختات خویشی و قربت و جہد و دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ سخی راحت۔ شادی اور قوم میں ان  
 سے شرکت نہیں رہے گی کیونکہ انہوں نے آپ تعاقب توڑ دیا اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان کے کچھ تعاقب  
 رکھنا قطعاً حرام اور ایمانی غیرہ کے برخلاف ہو گیا۔ یعنی ان کا کہ ہے۔ جو میں وراثت نہیں ہوتا۔  
 ہمیں نہ بڑا خویشی راویات و قوتے ۵ قطع رقم بہ از مروت قرینے

دستخط من اشیع احمدی

اللہ

مرزا غلام احمد

لویڈ

ستان پریس اریڈ

دستخط

(۳۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی شیری علی صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت سیح مروج علیہ السلام قادیان سے گزر رہے تھے اور جاتے ہوئے بحالہ میسرے دیوں کو بھی جہان جو آپ کی تلاش میں قادیان سے ہوتا ہوا بحالہ واپس آیا تھا آپ کے پاس کچھ پہل بطور تحفہ لایا۔ بھلوں میں انگوڑی تھی۔ آپ نے انگوڑی کھانے۔ اور فرمایا انگوڑی میں ترشی ہوتی ہے۔ مگر ترشی نزلہ کے لیے مضر نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا ابھی میرا دل انگوڑی کو چاہتا تھا۔ سو خدا نے میچ دینے۔ فرمایا۔ کئی دفعہ میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جس چیز کو دل چاہتا ہے۔ اللہ اُسے جہاں کر دیتا ہے۔ پھر ایک واقعہ سنایا۔ کہ میں ایک سفر میں جا رہا تھا۔ کہ میسرے دیوں میں پونڈ سے گنتے کی خواہش پیدا ہوئی۔ گرد دیوں راستہ میں کوئی گنا میسر نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قدرت کہ محو ٹری دیر کے بعد ایک شخص ہم کو مل گیا جس کے پاس پونڈ سے تھے۔ اس سے ہم کو پونڈ سے گنتے۔

(۳۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ کے کھانے میں ایک دفعہ حضرت سیح مروج علیہ السلام کو سنت دوزرہ پڑا۔ کہسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد کہسی اطلاع دیدی اور دو دو دیوں آگئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دوزرہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپہلی چار پانی کے پاس غاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا افضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک ملانا تھا اور کہسی اور جہاں گنا تھا۔ اور کہسی اُدھر۔ کہسی اپنی بچوڑی آتا کہ حضرت صاحب کی ٹانگوں کو بانہ صاف تھا۔ اور کہسی پاؤں ڈبانے لگ جاتا تھا۔ اور گھر بائیں لہکے اور کانپتے تھے۔

(۳۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی نورسری ہوگئی اور قادیان کے تمام کشتہ ماہیوں نے حضرت صاحب کی محنت مخالفت کی اور خلاف کوشش کرتے رہے اور سب نے

احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کوشش کر کے لڑائی کی شادی ہو کر  
 چلے کرادی۔ حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد دونوں کو  
 الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب ان کے  
 ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی  
 نہیں ہو سکتیں لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کر دو اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا  
 ہے۔ تو قبر ان سے قطع تعلق کرنا ہوگا اور اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر جس  
 ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو حاق کرتا ہوں۔  
 والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ تمہ پر تائی صاحبہ کے  
 اسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا افضل احمد نے لکھا  
 کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحبہ  
 نے مرزا افضل احمد کو جواب دیا کہ اگر وہ مدت ہے تو اپنی بیوی بنت مرزا علی بیگم کو  
 جو سخت مخالفت تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی، طلاق دے دو۔ مرزا  
 افضل احمد نے فرما طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحبہ کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ  
 صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ پھر فضل احمد باہر سے آکر ہائے پاس ہی بیٹھتا تھا مگر اپنی  
 دوسری بیوی کی فتنہ پردازی سے آفریں آ رہے تھے۔ اور مرزا صاحبہ کا علاوہ  
 صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ فضل احمد بیٹ شہر سے آتا۔ حضرت صاحبہ کے سامنے  
 آکر نہیں آتا تھا۔ حضرت صاحبہ کے تعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد  
 سیدھی طبیعت کا ہے۔ افساس میں بہت کا ادہ ہے۔ مگر وہ سروں کے لپٹے  
 سے اور مرزا صاحبہ نے فرمایا کہ جب فضل احمد کی وفات کی  
 خبر آئی۔ تو اس رات حضرت صاحبہ تو بچا ساری رات نہیں سوئے۔ اور وہ تین دن  
 تک منجم رہے۔ خاک رسنے پڑھا کہ کیا حضرت صاحبہ نے کہ فرمایا تھا  
 تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ صرف اس قدر فرمایا تھا۔ کہ ہمارا اسکے ساتھ تعلق تو  
 نہیں تھا۔ مگر مخالفت اسکی بہت کہ جی اعتراض کا نشانہ بنا لیجئے خاک اعراف

اد میں نہ بہت استغفار پڑھا۔ یہ قصہ سنا کر میں نے خواجہ صاحب کے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ کی عورت بھی کہیں اسی طریق کی نہ ہو۔ چنانچہ میں آپ کو سنا تا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آیا ہے کہ آپ کو آپ کے بھائیوں اور منافقوں کی بہت خاطر تواریخ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ نے کہا مال تقسیم کیا مگر ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جس کے متعلق سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میرے خیال میں من تھا۔ ادا ان لوگوں کی نسبت زیادہ حداد تھا۔ من کو آپ نے مال دیا چنانچہ سعد نے لاکھی طرف آپ کو توجہ دلائی۔ مگر آپ خاموش رہے۔ پھر توجہ دلائی۔ مگر آپ پھر خاموش رہے۔ سو میں نے پھر تیسری دفعہ توجہ دلائی۔ اس پر آپ نے فرمایا سعد تو ہم سے جھگڑا کرتا ہے۔ خدا کی قسم ہاتھ پیر کر بعض وقت میں کسی کو کھڑا دیتا ہوں۔ مالا مال نہیں کرنا چاہتا اس سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ مگر میں اسے ایسے دیتا ہوں کہ کہیں وہ منہ کے بل آگ میں نہ جا پڑے۔ یعنی تالیف قلب کے طور پر دیتا ہوں۔ کہ کہیں اسے ابتلا نہ آجائے۔ طلحی صاحب نے بیان کیا کہ جسکے ایمان کی حالت مطمئن ہو اسے ظاہری عورت اور داخلہ عادات کی خصوصیت نہیں ہوتی اسکے ساتھ نہ طریق پر سائل ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا تجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت سید مرعوم علیہ السلام کو ادا اکل سے ہی مرزا فضل احمد کی والدہ سے من کو کوگ حکم طور پر پہنچے دی ماں پہنچا کرتے تھے بے تعلقی سی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحب کے وقت و مدد کر دین کو سخت بے نصیحتی تھی اور انکا انکی طرف میلان تھا اوندہ اسی رنگ میں رنگین تھیں۔ ایسے حضرت سید مرعوم نے ان سے مباشرت ترک کر دی تھی ان آپ اخراجات وغیرہ باقاعدہ دیا کرتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میری شادی کے بعد حضرت صاحبہ نے انہیں کہا بھیا کہ آجنگ تو جس طرح ہتھار ہا ہتھارنا اب میں نے وہ ساری شادی کر لی ہے ایسے اب اگر دونوں بیویوں میں برابر نہیں کہو تو میں گھنگھار ہوں گا۔ ایسے اب وہ باتیں ہیں۔ یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور دل لے اپنے حقیقی چھوڑ دو۔ میں تم کو فریاد دینے ہاؤں گا۔ انہوں نے کہا بھیا کہ اب میں

بڑا ہے میں کہا طلاق لو گئی۔ میں نے خلع مانا ہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی رہی۔  
 والدہ صاحبہ فرماتی ہیں چنانچہ پھر اب ہی ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ محمدی بیگم کا سال اٹھ اٹھ  
 آپ کے رشتہ داروں نے مخالفت کر کے محمدی بیگم کا نکاح دوسری جگہ کرادیا اور  
 فضل احمد کی والدہ نے ان سے قطع تعلق نہ کیا۔ بلکہ ان کے ساتھ رہیں تب حضرت  
 صاحب نے ان کو طلاق دیدی خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا یہ طلاق  
 دینا آپ کے اس اشتہار کے مطابق تھا۔ جو آپ نے ۲۲ مئی ۱۹۱۸ء کو شائع کیا تھا  
 اور جسکی سرخی تھی "اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالفین دین"۔  
 اس میں آپ نے بیان فرمایا تھا کہ اگر مرزا سلطان احمد امدان کی والدہ اس امر میں  
 مخالفت کرکے شش سے الگ ہو گئے۔ تو پھر آپ کی طرف سے مرزا سلطان احمد امدان  
 اور محمود الارث ہو گئے اور ان کی والدہ کو آپ کی طرف سے طلاق ہوگی والدہ صاحبہ  
 فرماتی تھیں کہ فضل احمد نے اس وقت اپنے آپ کو حاق ہونے سے بچا لیا نیز والدہ  
 صاحبہ نے فرمایا کہ اس واقعے کے بعد ایک دفعہ مرزا سلطان احمد کی والدہ بیمار ہوئیں  
 تو چونکہ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے اجازت تھی۔ میں انہیں دیکھنے کے لئے  
 گئی۔ وہیں آکر میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ کہ پچھتے کی ماں بیمار ہے۔  
 اور یہ تکلیف ہے۔ آپ حاضرش رہے۔ میں نے دوسری دفعہ کہا تو فرمایا میں نہیں  
 دو گولیاں دیتا ہوں۔ یہ دے آؤ۔ مگر اپنی طرف سے دینا میرا نام نہ لینا۔ حالہ صاحبہ  
 فرماتی تھیں کہ اُدھی بعض اوقات حضرت صاحب نے اشارہ کیا کہ یہ مجھ پر ظاہر  
 کیا کہ میں ایسے طریق پر کہ حضرت صاحب کا نام درمیان میں نہ آئے اپنی طرف  
 سے کبھی کچھ مدد کر دیا کروں سو میں کو بڑا کرتی تھی وہ  
 بسم امد الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے  
 کہ ایک دفعہ حضرت شیخ محمد علیہ السلام نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے۔ ان  
 دفن میں آپ کے شیخ سعد اشد صی انوی کے متعلق بکھا تھا کہ ابتر و بیگا  
 امدان کا بیٹا جو اب موجود ہے۔ وہ نامر ہے۔ گریا اس کی اولاد آگے نہیں چلیگی

(۱۲۲)

۵۴۶

ومنح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعلني من المجتدين - وكنت شاباً  
وقد شغفت وما استقصت باباً الا فتحت - وما سألت من نعمة الا اعطيت  
وما استكشفت من امر الا كشفت - وما ابتهلت في دعا و الا اجيبك -  
وكل ذاك من حبى بالقرآن وحب سيدى واما مى سيد المرسلين - اللهم  
صل وسلم عليه بعدد نجوم السموات وذرات الارضين ومن اجل هذا المحب  
الذى كان في فطرتى كان الله معى من اول امرى وولدت وحين كنت  
ضرباً عند ظمى وحين كنت اقرى للمتلمذين - وقد حبيب الى منذ فوات  
العشرين ان انصر الدين - واجادل البراهمة والقسيسين - وقد الفت  
في هذه المناظرات مصنفات عديدة - ومؤلفات مفيدة منها كتابى  
**البراهين** - كتاب نادر مانسج على منواله في ايام خالية فليقره من كان  
من امرتائين - قد سلت فيه صوامع الحجية القطعية على اقوال الملحدين -  
درميت بشبهها الشياطين المبطونين - قد خفض هام كل معاند بهذا لك  
السيف للسلول - وجميت فضوحتهم بين ارباب المنقول والمقول - وبين  
المصنفين - فيه دقائق العلوم وشوارد هاك الالهامات الطوية المصروفة  
الكشافات الجلية ودرودها - ومن كل ما يعلى درر مكتوب الدين المستور  
كتب اخرى تشابهه في الكمال - منها الكحل والوضوح والازالة وفتح الاسلام  
وكتاب اخرى سبق كلها الفتح في هذه الايام - منها فتح الراسخ هو نافع جداً  
الذين يريدون ان يروى حصى الاسلام ويكفون افراس الخلفين - تلك كتب  
ينظر اليها كل مسلم بحسب الحاجة والموادقة وينتفع من معارفها ويقتابى ويصونى



۵۴۸

دعویٰ۔ الاذریۃ البغایا الذین ختم الله علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔ ولما  
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنة جاء تنی نسیم الوسی برتیا عنایات  
 ربی لیزید معرفتی و یقیننی و یرفع حجبی و اکون من المستیقنین فاؤل ما  
 فتح علی بابہ هو الرؤیا الصالحة فکلنت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق  
 الصبح و انی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحة صادقة قریبا من الفین او  
 اکثر من ذالک۔ منها محفوظة فی حافظتی و کثیر منها نسیتها۔ و لعل  
 الله ینکر رها فی وقت اخر و نحن من الآملین۔ و رايت فی غلواء شبابی  
 و عند دواعی التصابی کانی دخلت لی مکان و فیہ حفدی و خدی فی فقلت  
 طهروا فرأش فی ان وقتی قد جاء و قد استیقظت و عظیمت علی نفسی  
 و ذهب و هلی الی انفسی من الماشعین۔ و رايت ذات لیلۃ و انا غلام  
 حدیث السن کانی فی بیت لطیف نظیف ینذکر فیہ رسول الله صلی الله  
 علیہ وسلم فقلت ایها الناس ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاشاروا  
 الی حجرۃ فدخلت مع الداخلین۔ فبش فی حلین و اقیستہ۔ و حیاتی باحسن  
 ما حییتہ و ما انسی حسنه و یراکہ و ملاحظہ و تحننہ الی یومی ہذا شغفی  
 کما لو جدنی بوجه حسن قل ما ہذا بیمینک یا احمد فنظرت فاذا  
 کتاب بیدی الیمنی و خطر بقلبی ہانہ من مصنفاتی قلت یا رسول الله  
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرة اخرى  
 و انا کالمتمحیین۔ فوجدتہ یشابہ کتابا کان فی دار کتبی و اسمہ  
 قطبی قلت یا رسول الله اسمہ قطبی قال ہر فی کتابک القطبی فلما



سورہ کا جواب اسلام کی حمایت کا ثبوت دینا ہے نہ نیک لوگوں پر توہم اور جھوٹا۔ لہذا خدا تعالیٰ نے  
 مسلمانوں کی حالت کے ہر رنگ پر ان کے لئے حضرت مسیح کی مانند غیر بیعت و منکر کے صلحیہ  
 اور صلحیہ صلح کو بتایا ہے کہ ان کے لئے صرف آسمانی حربہ اور جیسا کہ یہی عند ستارہ و شمس کے  
 انظرون سے چھوڑا سکا اور وہ ظہور ہوا تا وہ پہنچے اور وہ جو صوبہ صوبہ صوبہ کے سر پر آیا اور جیسا کہ  
 ان خرمین و نجد و نجد و نجد کے در سے لے کر ۱۲ نکلتے ہیں ایسی زمانہ میں وہ اصلاح خلق  
 کے لئے طیار کیا گیا۔ اور جیسا کہ قرآن کریم نے بشاہدت دی کہ اصلاح خلق نصاریٰ کے وقت  
 میں پہنچے اور ہوا ایسا ہی سکا ظہور ہوا اور کئی ہند گان خدا نے الہام پاکر اس کے ظہور سے پہلے  
 اس کے لئے کی خبر دی بلکہ بعض نے بتیس زر پہلے اس کے ظہور کو اسکا نام بتلایا اور یہ کہ مسیح  
 موعود نہیں ہے اور اصل عیسیٰ فوت ہو چکا ہے اور جو جسکے صاحب مکاشفہ نے جو صوبہ صوبہ  
 کو مسیح موعود کے آئینہ زمانہ لکھ دیا اور اپنے الہامات لکھ گئے۔ آپ ان کے بعد ایسے امور میں  
 پھر اس وقت بھی کہ جو کچھ پیشکش دیکھ لیں چاہیے اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔  
 پھر اس وقت کے بعض اور عظیم الشان نشان و من جابریں طرف سے عرض آسمانی میں ہیں  
 جیسا کہ پیشی ہے۔ خدا آتم صاحب امر تشریح کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۵۰۰ سالہ سے  
 ہندو ہندو تک اولیٰ اذات لیکر ہم پستادری کی موت کی نسبت پیشگوئی جسکی میعاد ۱۸۹۶ء سے  
 چھ سال تک چھ مرزا احمدیہ جو شیاہ پور کے دربار کی موت کی نسبت پیشگوئی جو بی  
 صلح کا ہور کا ہندو ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۶ء جو قریباً گیارہ بیس  
 باقی دو گن ہی رہی تمام اور جو آسمانی طاقتوں کو بالکل ہلاک کریں ایک جہاد کی یا کذب کی شہادت  
 کے لئے کافی ہیں کہ یہ کوا حیا و امانت و دلیل خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو جسکے کوئی شخص  
 نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اسکی خاطر کسی اسکے جس کو اسکی کو ماسو بلائی نہیں کر سکتا  
 شخص نہایت سے متوجہ ہو کہ وہ شخص اپنے نہیں مخالف اللہ قرار دیتا ہے اپنی اس کرامت کو اپنے  
 مذاق ہونے کی دلیل ٹھہرائے۔ سو پیشگوئیوں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو

ت الجمعہ

انہی پہلی عبادت کی طرف پھرتا ہوا کہ یہی سنت اللہ ہے کہ تو حق کرم اور سوری انہی کتابوں سے میرے ہوتے ہے اور  
 چرکہ یہ سنت مستور اور عبادت تو یہ صورت بدی بل اس کی ہے کہ اگر اس کی تمام کتابوں میں پڑھتا ہے اس لیے  
 انذار اور تخریص کے ایامات میں کہ فرود میں ہوتا کہ شرط کے بطور بد اس سنت اللہ کا ایام میں ذکر بھی کیا جاتے۔  
 کیونکہ کوئی ایام اس سنت اللہ کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں مذکور ہو پائی جاتی ہے۔  
 و جب کہ ہر ایک ایام کے لیے کتاب الہی بطور ایام اور میں کے ہے اور فرود ہے کہ ایام اپنے ایام کی سن اور فرود  
 سے تجاوز نہ کرے ورنہ وہ ایام الہی نہیں ہو سکتا۔

اب بعد اس تہذیب کے چاہتا ہے کہ یہ پیچگونی بھی بطور انذار اور تخریص کے تھی۔ اور صحت کا وہ بھی  
 بطور غلبہ کے وہاں کے تھا۔ کیونکہ اس کی بنیاد یہ تھی کہ جو دفتر اور ریگ سٹی سلطان عمر سے یہاں بھی گئی اس کا مالہ  
 اور اس کے آقا اب اور خود بہت میدان تھے اور کذب تھی میں حد سے بڑے ہوتے تھے اور ایک ان میں سے  
 سنت دہر ہو تھا جو ایام سے عورت ہو کر ایام کے خلاف اشتہار تھا اور خدا تعالیٰ کے پاک دین کی بے ادبی تھی  
 کہ تھا اور دوسرے سب اس کے موافق اور سنت تھے۔ سو یہ اتفاق ہوا کہ ایک مرتبہ اس نے اشتہار چھاپا اور  
 ایام کی بہت توہین کی اور اس عاجز سے ایام کی صداقت کے لیے نشان چھاپا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عورت  
 بدوشیا کی اور دوسرے اس سے ٹک نہیں ہوتے بلکہ اس کے ساتھ ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کو نشان  
 دکھائے جس سے وہ ذلیل ہو جائے اس نے اس تمام فرود کے حق میں بے غلبہ کہ فریاد کہہ کر تو ایامی تینا  
 ذکا کا تھا جیسا تین تین تھان فتنہ کتبہم اللہ و تیرہ آیت لکھتے تھے تین تین لکھتے تھے اٹھارہ آیت  
 نقل کرتے تھے۔ یعنی ان لوگوں نے ہمارے نشان کی تکذیب کی اور ان سے ششیا کیا۔ سو خدا ان کے فرود  
 کرنے کے لیے تیرہ لیے کافی ہوا اور ان میں یہ نشان دکھائے گا کہ اس ریگ کی بڑی ٹوکی ایک جگہ یہاں جاتے  
 گی اور خدا اس کو پھر تری طرف واپس لے لے گا یعنی آخر تیرے نکاح میں آئے گی۔ اور خدا سب یہی دیکھ رہا  
 ہے اٹھائے گا۔ خدا کی آیتیں نہیں ملتیں۔ تیرا رب ایسا بلا ہے کہ میں کام کا دیکھوں کہ اس کام کو وہ اپنے

نوٹ ۔ اس حدت اور سے آملاتر تو اس سے اس کی بھی جو یہی ہے کہ منہاں کی پیچگونی کو حد تو ہوا اشتہار  
 سے اور حق کی حکمت کا خوف اپنے دل پر ڈالنے سے حق رہی ہے۔ یہاں کیوں ہی کا ہتھی اس سے شہدہ ہو چکی تو کیا  
 تقویٰ اور پھر یہیں کہ شہدہ کے پاس میں کہ یہ بتائی گئی تھی انہی صورت نام سے کہ حد سے ہی منہاں کی کئی تفریح  
 ہی کے حد میں نہیں ہے گی اور یہی بنان کتاب میں اس کا ہے کہ اگر کسی کسی قوم نے حساب کی تفریح کر اور اس کو حد سے  
 سطح پر کوئی نزل غلبہ تو بہ عذرت الہی کی طرف رجوع کا بہادر پھر چکا ان پر خبر دے ہر مل باہر کی کتاب سے ۱۱  
 ہر ایک کے ہر مل ہر مل کی کئی تفریح کریش کو نہ ہو دیکھ کہ ہر مل کی بنان کتاب سے ہر شہدہ کی کتاب  
 ہی تھی ایک تفریح حدت سے ہر مل کے اپنے تفریح نام کا بند میں نہ ہو۔

مشاعر کے موافق منور لپڑا کرتا ہے۔ سو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اس قوم کے لیے نشان تھا جو بیابانی اور نافرمانی اور  
 شے میں حد سے زیادہ بڑھنے کے تھا اور اس ادا کی تخیل یعنی عقوفت تکید تکید سے اٹھانے کی شرح دوسرے ادا میں سے  
 یہ معلوم ہوتی تھی کہ خدا تعالیٰ احمد بیگ کو نکاح سے تین سال کے اندر بیک وقت قریب موت دے گا اور اس کے  
 داماد کو اڑھائی سال کے اندر روز نکاح سے وفات دے گا اور جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں احمد بیگ میعاد کے  
 اندر یعنی روز نکاح سے پھر ماہ بعد وفات پا گیا اور ان نے ڈرانے والے اہام کی کیفیت دیکھ لی جو اس کو  
 ستا گیا تھا۔ ویسا ہی اس کے بیدین آقا رب کو اس کے مرنے کا صدر کمال طہ پر پہنچ گیا۔ لیکن اس کا داماد  
 جو زحمانی سال کے اندر فوت نہ ہوا تو اس کی بیوی دوسری جو اس ہجرت آئینہ واقعہ کے بعد جو احمد بیگ اس کے  
 خسر کی وفات تھی ایک شدید خوف اور حزن اس کے دل پر وارد ہو گیا۔ اور نہ صرف اس کے دل پر بلکہ اس کے تمام  
 متعلقین کو اس خوف اور حزن نے گھیر لیا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب دو آدمی کی موت ایک ہی پیشگوئی میں بیان  
 کی گئی ہو اور ایک ان میں سے میعاد کے اندر مر جائے تو وہ دوسرا باقی ہے اس کی بھی کرٹ جاتی ہے کہ کرٹ بیک  
 ہی موت کے دنوں میں تھے۔ پس جو زندہ رہ گیا ہے وہ جب ایسی موت کو دیکھتا ہے ایک ہلکا سا تلخہ نرم اس کو  
 پکڑ دیتے ہیں کہ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ یعنی وہ بھی قریب قریب میت ہی کے ہوتا ہے۔ سو ایک ماہ سوچ  
 سکتا ہے کہ احمد بیگ کے مرنے کے بعد جس کی موت پیشگوئی کی ایک جزو تھی دوسری جزو اسے کیا حال ہوا ہوگا  
 گویا وہ جینا ہی مر گیا ہوگا۔ چنانچہ اس کے نزدیکوں کی طرف سے دو خط میں لکھی گئی ہیں جو ایک حکیم صاحب باشندہ  
 لاہور کے ہاتھ سے گئے ہوئے تھے جن میں انہوں نے اپنے توہ اور استغفار کا حال لکھا ہے۔ سو ان تمام  
 قرآن کو دیکھ کر میں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی کہ نہ لکھی تاریخ میں جو تعریف  
 اور انذار کے نشانوں میں سے ہوتی ہیں ہمیشہ بطور تقدیر معلق کے ہوتی ہیں اور سلطان محمد اور اس کے آئندہ  
 اس لیے جو ہم شکر گئے کہ انہوں نے یہ گناہ کیا کہ ان کو ہم نے برابر برابری میں جس شخصوں اللہ نیز خطوط کے لیے  
 سے بہت کھول کر سنا رہا تھا کہ یہ پیشگوئی ایک قوم سرکش کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تم ان کے ہاتھوں پر  
 دیے ہی متوجہ مذاب مت بنو مگر چونکہ وہ بھی سخت دل اور دنیا پرست تھے اس لیے انہوں نے نہ مانا اور  
 اسی طرح شمشاد اور نیکی کی اور اپنی بیابانی سے اس رشتہ سے دلکش نہ ہوئے۔ لیکن احمد بیگ کی وفات کے بعد  
 ان کے دلوں پر سخت رعب طاری ہوا۔ اور انہوں نے ربانی پیشگوئی کے خوف و دم کو کھینچ کر اپنے دلوں پر  
 غالب کر لیا۔ اور اگرچہ سخت دل بہت تھے لیکن احمد بیگ کے مرنے سے ان کی کرٹ ڈھکی اور اسی وجہ سے ان کی طرف  
 سے خند اور شہنائی کے خط بھی پہنچے اور جبکہ وہ اپنے دلوں میں بہت ڈوبے اور سخت ہراساں ہوئے پس ضرورتاً  
 کہ خدا تعالیٰ اپنی سنت تقدیر کے موافق ہمیں خدایا کو کسی اور موقع پر مثال دے یعنی ان دلوں پر جبکہ وہ گناہی  
 حالت میں ہی اور بگڑ اور غفلت کی طرف کمال طور سے صبر کریں کہ مذاب کی میعاد ایک تقدیر مقرر ہوتی ہے

برخوف اور رجوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہد ہے لیکن نفس پیٹنگونی یعنی اس عورت کو اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرا ہے جو کسی طرح ہی نہیں سکتی کیونکہ اس کے لیے اہم الخی میں یہ فرق موجود ہے کہ تبدیلی لکھمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ملے گی۔ میں اگر مل جانتا تو خدا تعالیٰ کا حکم باطل ہوتا ہے۔ سو ان دنوں کے بعد جب خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں کو دیکھے گا کہ سخت ہو گئے اور انہوں نے اس ڈیل اور ملت کا قدر دیکھا جو چند روز تک ان کو دی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیٹنگونی پوری کرنے کے لیے توجہ ہو گا اور اسی طرح کرینگا جیسا کہ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دُلّی گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدے گی اور میرے آگے کوئی بات استغنی نہیں اور میں سب روگوں کو اٹھاؤں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ ایسا اس عظیم نشان پیٹنگونی سے ظاہر ہے کہ وہ کیا کرے گا اور کون کی تہری قدرت و کھلانے گا اور کس کس شخص کو روک کی طرح سمجھ کر اس دنیا سے اٹھائے گا۔ یہ وہ پیٹنگونی ہے جو قرآن مانتا ہر سب سے شرف ہو چکی ہے اور اس وقت سے بذریعہ اشتہارات شائع ہے جبکہ احمد بیگ کی دختر کا سلطان محمد سے نامہ بھی نہیں ہوا تھا بلکہ کسی کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس بیگہ ناطہ ہوگا۔ سو خدا نے نور دیکھیں تو اس عورت کے نکاح کے بعد اٹھائیں یعنی احمد بیگ اور اس کی دوہرہ شوہر کو جو سخت مانع تھی اس دنیا سے اٹھایا جاتی ہو کہ خدا تعالیٰ کرینگا لوگ دیکھیں گے۔ یہ نشان ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جلتے گا جو ہماری قوم اور گنہ سے خدا سے اور خدا سے دین سے حکم اور اس خدمت خانہ سے محبت رکھتے بیٹھے ہیں لیکن اب بتیبہ جہاں اس میعاد گذرنے کے بعد ہنسی کریں گے اور اپنی بد نیسی سے صادق کا نام کا زب کہیں گے لیکن وہ دن جلد آتے جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہوگا اور حقانی کا نور چلے گا اور خدا تعالیٰ کے فیض متبادل و عدل سے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر رہے جو ان کو روک سکے؟ بد بخت انسان بد بختی کی طرف جلدی کرتا ہے۔ اور اعلیٰ طبیعت اور معنی فکر کے ساتھ نہیں سوجتا۔

اے یہ فطرتو! اپنی فطرتیں دکھلاؤ۔ یعنی سبھی، شمشے کرو اور صادقوں کا نام کا زب لہر دو اور دنگو رکھو، لیکن غمغریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے

نوٹ ہے۔ جانتا پایا ہے کہ وہی پیٹنگونیاں ہی چند صدی عوم کے ایک عظیم نشان ہے جو بدلی کتاب کی ہستوں اور عقول سے ہمیشہ ہوتی ہیں اور لوگوں کی کیفیت کچھ راستہ ظاہر کریں ان پر فرض ہے کہ چھ بان کتاب کا نام کو ماہل ہو کر کچھ پیٹنگونیاں اپنی کتاب کے ذریعہ سے پہنچیں۔ نہ

ہو تو اتوت ریح دفر کم۔ فہممت ان الصح لا یأخذ فیکم ولا ینفعکم قول فاصح کما  
لا ینفع المتردین۔ فتاوتت أمة الشکاک وعیانی تحملان و دعوت الله ایاماً مجدداً  
قیاماً وخرت امام حضرتہ واستطرحت بین یدیه محتضاً الیه اذیال و سیلتہ ورفعت  
صریحی کعقیرة المتألمین۔

فری الله برحائی و اعتناء اعدائی وقله اخلائ و بشرنی بفتوحات و آیات و  
کرامات و من علی بتأییدہ المبین۔ فمئتما ما وعد فی ربی فی عشیرتی الاقربین۔ انهم  
کانوا یکذبون بأیات الله وکانوا بها یتستخرون ویکفرون بالله ورسوله و قالوا لا حاجة لنا  
الی الله و لا الی کتابه و لا الی رسوله خاتم النبیین و قالوا لا تقبل آیه حتی یرینا الله  
آیه فی انفسنا و انا لانؤمن بالفرقان و لا نعلم ما الرساله و ما الایمان و اناس الکاذبین  
فدعوب ربی بالتضغ و الا بتمثال و مددت الیه ایدی السوال فالهمض ربی و قال  
ساریهم آیه من انفسهم و اخبرنی و قال اننی سأجعل بنتاً من بناتهم آیه لهم۔  
فسماها و قال انها سیمجعل ثیبه و یومع بملها و ابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح  
ثم نودها الیک بعد موتہما و لا یکون احد هما من العاصمین و قال انک ادوها الیک  
لا تبدیل الکلمات الله ابن ربک فقال لمارید لقد ظهر احد و عدیہ و مات ابوها فی  
وقت موعود فکونوا الوعدہ الاخر من المنتظرین فتأملوا فی هذا تأمل المنتقد و انظر  
بالصباح المنتقد هل هو فعل الله تعالی اذ کید المقترین۔ و هل یجوز ان یتجیب الله  
دعاهم لحد کافر کما یتجیب دعاه المقبولین۔ و کیف یغنی امر رجل یمیت الله لاجل  
احرازه و اجلاله و جلین و یجمله فی انسابه الغیبیة من الصادقین ان الله لا یظهر  
علی غیبه احد الا من ارتضی من رسول الذی ارسله لاصلاح الخلق فی زمی  
الانبیاء و المرسلین۔ و همتها ما وعد فی ربی و استجاب دعائی فی سرجل مفسد  
عدو الله و رسوله المسمى لیکهرام المشاکوری و اخبرنی انه من الهالکین۔ انه

۳۲۲

مکرم یہ کہ اللہ جل جلالہ نے اتنا خوب جانتا ہے کہ میں اپنے دعویٰ میں صادق ہوں نہ مفتری ہوں نہ دجال نہ کذاب۔ اس زمانہ میں کذاب اور دجال اور مفتری پہلے اس سے کچھ تصور نہ نہیں تھے تا خدا تعالیٰ صدی کے سرور بھی بجائے ایک مجدد کے جو اسکی طرف سے مبعوث ہو۔ ایک دجال کو قائم کر کے اور بھی فتنہ اور فساد ڈال دیتا مگر جو لوگ سچائی کو نہ سمجھیں اور حقیقت کو دریافت نہ کریں اور تکفیر کی طرف دوڑیں میں اُنکا کیا علاج کر سکتا ہوں اُس بیمار دار کی طرح بچانے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کے لئے سخت اندوگہن ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اسے تو زوال و الجلال خدا۔ اسے ہادی اور رہنما رہاں لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ ان کو بصیرت بخش اور آپ ان کے دلوں کو سچائی اور راستی کا الہام بخش اور یقین رکھتا ہوں کہ میری دُعا میں خطا نہیں جائے گی۔ کیونکہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس کی طرف بلاتا ہوں یہ سچ ہے کہ اگر میں اُس کی طرف سے نہیں ہوں اور ایک مفتری ہوں تو وہ بڑے عذاب سے سزا کو ہلاک کرے گا۔ کیونکہ وہ مفتری کو کبھی وہ عورت نہیں دیتا کہ جو صادق کو دیکھتی ہے۔ میں نے جو ایک پیشگوئی جیسا کہ آپ نے میرے صادق اور کاذب ہونے کا حصر کر دیا آپکی خدمت میں پیش کی ہے یہی میرے صادق اور کذاب کی شناخت کیلئے ایک کافی شہادت ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ کذاب اور مفتری کی مدد کرے۔ لیکن ساتھ اس کے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیشگوئی اور ہیں جن کو میں اسیستہمار۔ جولائی ۱۸۸۵ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اُس عورت کو بیوہ کر کے میری طرف رد کرے گا۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اہتمام کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کی نسبت دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا۔ یا فلاں



وقت تک مر جائیگا۔ مگر میری اس پیشگوئی میں مذاہب کا ایک جھگڑا سے ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اُس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اُس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہاں ہم اُس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا۔ پانچم اُس وقت تک کہ میں اُس سے نکاح کروں اُس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت محنت اُسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔ اب آپ ایمان لائیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں اور ذرہ اپنے دل کو تمام کسوح لیں کہ کیا ایسی پیشگوئی ہے جو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے۔ پھر اگر اس پیشگوئی پر جو لڑکی کے باپ کے متعلق ہے جو ستمبر ۱۹۱۷ء کو پوری ہو گئی آپکا دل نہیں ٹھہرتا تو آپ اشاعت السنہ میں ایک اشتہار حسب اپنے اقرار کے دیدیں کہ اگر یہ دوسری پیشگوئیاں بھی پوری ہو گئیں تو اپنے ظنونِ باطلہ سے توبہ کرونگا اور دعوے میں سچا سمجھ لوں گا اور ساتھ اس کے تہہ اقلے سے ڈر کر یہ بھی اقرار کر دیں کہ ایک تو ان میں سے پوری ہو گئی اور اگر اس پیشگوئی کے پورا ہو جانے کا آپ کے دل میں زیادہ اثر نہ ہو تو اس قدر تو ضرور چاہئے کہ جب تک اخیر ظاہر نہ ہو کہ انسان اختیار کریں جب ایک پیشگوئی پوری ہو گئی تو اُسکی کچھ توبہ دیتے آپ کے دل پر چاہئے۔ آپ تو میری بلاکت کے منتظر اور میری رسوائی کے دنوں کے انتظار میں ہیں اور خدا تعالیٰ میرے دعویٰ کی سچائی پر نشان ظاہر کرتا ہے اگر آپ اب بھی نہ مانیں تو میرا آپ پر زور ہی کیلئے ہے لیکن یاد رکھیں کہ انسان اپنے اوائل ایام انکار میں باعث کسی اشتہار کے معذور ٹھہر سکتا ہے لیکن نشان دیکھنے پر ہرگز معذور نہیں

۲۸۶

شاہی خاندان ہے اور بنی فاکس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔ یا شہرت عام کے لحاظ سے یوں کہو کہ وہ خاندان مغلیہ اور خاندان سیلوٹ سے ایک ترکیب یافتہ خاندان ہے۔ مگر میں اسپر ایمان لاتا اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فاکس اور بنی فاطمہ سے ہے۔ کیونکہ اسی پر الہام الہی کے تو اترتے مجھے یقین دلایا ہے اور گواہی دی ہے۔

۵۰ ایک دفعہ میں کو قریباً اکیس برس کا حصہ ہوا ہے مجھ کو یہ الہام ہوا اشکر نعمتی رثیت خدیجتی انک الیوم لذو حظ عظیم ترجمہ میری نعمت کا شکر۔ تو نے میری خدیجہ کو پایا آج تو ایک حظ عظیم کا مالک ہے۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۸۔ اور اسی زمانہ کے قریب ہی یہ بھی الہام ہوا تھا بکر و ثقیب یعنی ایک کنواری ادا ایک بیوہ تمہارے نکاح میں آئے گی۔ یہ مؤخر الذکر الہام مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنۃ کو بھی سنا دیا گیا تھا۔ لیکن الہام مذکورہ بالا جس میں خدیجہ کے پانے کا وعدہ ہے۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں درج ہو کر نہ صرف محمد حسین بلکہ لاکھوں انسانوں میں اشاعت پانچکا تھا۔ ہاں شیخ محمد حسین مذکور ایڈیٹر اشاعت السنۃ کو سب سے زیادہ اس پر اطلاع ہے۔ کیونکہ اس نے براہین احمدیہ کے چاروں حصوں کا ریویو لکھا تھا اور اسکو خوب معلوم تھا کہ انی صفات کی ایک بکرہ بیوہ کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جو خدیجہ کی اولاد میں سے بیٹے سید ہوگی۔ جیسا کہ الہام موصوفہ بالا میں آیا ہے۔ کہ تو میرا شکر کر اس لئے کہ تو نے خدیجہ کو پایا یعنی تو خدیجہ کی اولاد کو پانے لگا۔ اسی کی تائید میں وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۲ حاشیہ دوم اور صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ اردت ان استقلن فقلقت آدم۔

۱۵۹

۲۷۶

انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل جلالہ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں اور ایک عیسائیوں سے اور انہیں یہ وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اسکے اجراء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہو مشیاء پوری تین سال کی میسلو کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اسکی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شاہی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تانکھ اور تانایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

اور اگر اب بھی یہ تمام ثبوت میاں عطا محمد صاحب کے لئے کافی نہ ہوں تو میرا طریق سہل ہے کہ اس تمام رسالہ کو غور سے پڑھنے کے بعد بذراہ کسی چھپے ہوئے اشتہار کے مجھ کو اطلاع دیں کہ میری نسلی این امور سے نہیں ہوئی اور میں ابھی تک انتہا سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری نسبت کوئی نشان ظاہر ہو تو میں انشاء اللہ قدر انکے بارہ میں تو جبر کرونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کسی مخالفت کے مقابل پر مجھے مغلوب نہیں کریگا کیونکہ میں اسکی طرف سے ہوں اور اسکے دین کی تجدید کیلئے اسکے حکم سوا یا ہوں لیکن چاہیے کہ وہ اپنے اشتہار میں مجھے عام جازت میں کہ جس طور سے میں انکے حق میں الہام پاؤں انکو شائع فرادوں اور مجھے تعجب ہے کہ جس حالت میں مسلمانوں کو کسی جہود کے ظاہر ہونے کے وقت خوش ہونا چاہیے یہ صحیح و تاب کیوں ہے اور کیوں انکو برا لگاکہ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی قیمت پوری کرنے کیلئے ایک شخص کو مامور کر دیا ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ حال کے اکثر مسلمانوں کی ایمانی حالت نہایت ردی ہو گئی ہے اور فلسفہ کی موجودہ زہر نے انکے اعتقاد کی بھگتی کر دی ہے انکی زبانوں پر بیشک اسلام ہی لیکن دل اسلام سے بہت دور جا چکا ہے

لہٰذا اس سے لیکر کہتے ہیں کہ طبع بار دوم میں موجود نہیں۔ شمس

اگر اب بھی عیسائی بازنہ آویں تو بہتر ہے کہ ہم اور ان کے تہذیب و تمدن کے طور پر میدان میں آکر خدا کے انصاف سے فتویٰ لے لیں۔ جھوٹے پرانیہ تعزین کسی فرقہ کے لعنت کرنا کسی مذہب میں صاحب اثر نہیں۔ نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔ یہی وجہ ہے کہ پادری و ایٹ بریخت شملہ جلنے سے کچھ عرصہ پہلے چاند پانے عیسائیوں کے ساتھ تلویان میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ آتم نہیں تارا۔ میں نے کہا کہ اُس نے اسلامی پیشگوئی سے ڈر کر یہ پیشگوئی کی شرط سے فائدہ اٹھایا۔ اور خود اقرار کیا کہ میں ڈرتا رہا اور ان حملوں کا ثبوت نہ دے سکا تو بڑے کی وجہ سے لڑائی و لڑنے کے لعنت اللہ علی ان کا زمین۔ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو۔ میں نے کہا کہ بیشک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔ اگر آتم جھوٹا ہے یا میں تو خدا اس کا فیصلہ کر دینگے جتنا پختہ توڑے عرصہ کے بعد اس لعنت کا اثر آتم پر وارد ہو گیا۔

کہ کب تک کذاب کبلا کہ اپنی قوم کی طرف واپس نہیں جاؤں گا اور دوسری روٹی۔ دیکھو تفسیر و منثور تحت تفسیر آیت معاذیبا۔ اور دیکھو صفحہ ۱۲۸ شہدایہ جہاد اسلامی چند ہزار روپے ۰ ہم اپنا جھوٹا مذہب جس کے ہی انصاف ٹھہرتے ہیں کہ کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا اہم ہونا اور انور و باختر و نوس کذاب تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ قرآن کریم کا علم اکثر لوگوں سے جا تا رہا ہے اور نگاہ پر اور پورٹ بھی کہلاتے ہیں۔ مگر حدیثوں کے مغز سے واقف ہیں۔ ہم بار بار کہہ چکے ہیں۔ کہ انہی قصوں کے لحاظ سے اہل سنت کا یہ عام عقیدہ ہے کہ وعید کی مہمادی کی تاخیر کسی سبب تو یہ یا خوف کی وجہ سے جانتے ہیں۔ کس قدر خسوں کی بات ہے کہ مسلمان کبلا کہ اور ان احادیث کو پڑھ کر پھر اس پیشگوئی کی تکذیب کی جلتے ہوئے اس کی پیشگوئی سے ہم مشکل ہے اور ایسے امور میں اس عاجز کو کذاب ٹھہرا جانے میں اور سرے انبیاء بھی شریک ہیں ۰

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی و اناد احمدیہ کی تفسیر میرے ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا اگلے طور سے کوئی ایسا ہی پوری کرے گا جیسا کہ احمدیہ اور آتم کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اصل دعا تو نفس منہم ہے۔ اور آتموں کو کبھی استقامت کا بھی دل ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کی جھوٹیں میں ہوں کہ سال نائے غیبی جو مدت خدا کی ہوتے ہے ٹھہری ہے کہ ان کو روک نہیں سکتا۔ فلا شرم کہنی چاہیے کہ جس حالت میں خود احمدیہ اس پیشگوئی کے مطابق مہم کے اندر فوت ہو گیا اور وہ پیشگوئی کے اول شیرے تھا تو پھر اگر خدا کا خوف ہو تو اس پیشگوئی کے نفس منہم میں شک کیا جاوے کہ ایک وقوع یا ختم امر کہہ دو سری ٹھہرے۔ جس حالت میں خدا اور رسول

۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰

ان اللہ علیٰ عقبک ۳۳۸ میں ہوا تھا اس میں صریح شرط تو یہ کی موجود تھی۔ اور الہام کنہ جو آیا سنا اس شرط کی طرف ہوا اگر نہ تھا پس یہ کہہ لیں کسی شرط کے پلے کی قوم کا عذاب نہ لگتا۔ تو شرطی پیش گوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر نہیں ہوتی۔ یہاں عرض کسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا بات ہے میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ نابھہ قوم بھی تک گیا اور شرم کی طرف رخ نہیں کرتا۔

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو تمہارا سرک ہر سے بدتر ظہور کا۔ اسے احمق اور انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی غیر متصری کا کاروبار نہیں یعنی نامچھو کر یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ملتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا اس کی مشنوں اور طریقوں کا تمہیں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ اتنا پیش آیا۔

بڑا بڑا اسماء میں بھی اس وقت سے مشورہ میں پہلا اس پیش گوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جو اس وقت میرے پرکھ دیا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو بڑا بڑا کے صفحہ ۴۱۶ میں مذکور ہے۔  
یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة۔ یا منیم اسکن انت و زوجک الجنة۔  
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة۔ اس جگہ میں جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور میں نام اس عاجز کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس محتاج کو روحانی دے دیا۔ اس وقت پہلی نوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری نوجہ کے وقت میں مریم نام لکھا کیونکہ اس وقت ہمارا اولاد ہی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور نیز اس وقت مریم کی طرح کئی بت پرستوں نے جیسا کہ مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت یہودیوں کی نظموں کا اتنا پیش آیا اور عیسوی نوجہ میں کی انتظار ہے۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت محمد اور تعریف ہوئی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیش گوئی ہے۔ جس کا بڑا اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیش گوئی کی طرف اشارہ تھا۔

کو نہیں سمجھتے کہ انسان کی قدرت میں یہ بھی ایک خاصہ ہے کہ وہ باوجود شقی اذلی ہونے کے شدتِ غموت اور بربول کے وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیتا ہے لیکن انہی شقاوت کی وجہ سے پھر پڑا سے رہائی پا کر اس کا دل سخت ہو جاتا ہے جیسے ذرخون کا دل ہر ایک رانی کے وقت سخت ہو جاتا ہے سو ایسے رجوع کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں منافقانہ رجوع نہیں رکھا کیونکہ منافق کے دل میں کوئی سچا غموت نازل نہیں ہوتا اور اس کے دل پر حق کا عیب اثر نہیں ڈالتا لیکن اس شقی کے دل میں راہِ راست کی عظمت کو خیال میں بلکہ ایک سچا غموت چنگوٹی کے سمنے کے وقت میں نال بال میں پھر جاتا ہے گروہ شقی ہے اس لئے یہ غموت اسی وقت تک درت ہے جب تک نعلِ غلاب کا اس کو نڈیشہ ہوتا ہے اس کی مثالیں قرآن کریم اور ماہل میں بجزرت ہیں جو کہ ہم نے رسالہ الاولاد الاسلام میں تفصیل لکھ جا ہے عرض منافقانہ رجوع کو تحقیقت رجوع نہیں ہے لیکن جو غموت کے وقت میں ایک شقی کے دل میں درجی طور پر ایک ہر اس اور نڈیشہ پیدا ہو جاتا ہے اس کو خدا تعالیٰ نے رجوع میں ہی اوائل رکھا ہے اور سنت اللہ نے ایسے رجوع کو درجی غلاب میں تاثیر پڑنے کا موجب ٹھہرایا ہے گو آخری غلاب ایسے رجوع سے مل نہیں سکتا اگر درجی غلاب پیشہ شمار ہے اور دوسرے وقت پر پڑتا ہے قرآن کو غموت سے دیکھو اور جہالت کی باتیں مت کرو وہ زیادہ ہے لکن یہ دیکھو اظہر من الشمس کہ اس مقام سے کچھ تعلق نہیں اس اہمیت کا اندازہ لیں کہ جب تقدیر میسر آجاتی ہے تو دل نہیں سکتی مگر اس جو کج بحث تقدیر معلوم میں ہے جو مشرک و مشرک ایط ہے جبکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں آپ فرماتا ہے کہ میں ہتھیار دار مصرع اور غیر غموت کے وقت میں غلاب کا گنار کے سر پر سے لال دنیا عمل اور نال داتا ہوں میں اس سے بڑھ کر سچا گواہ اور کون ہے جس کی شہادت قبول کی جائے۔

۱۷۱ ساتواں اعتراض یہ ہے اگر رجوع کے بعد غلاب ٹل سکتا ہے تو یہ بھی







ان ائمہ علیہ السلام کی عقبات سے میں بڑا متاثر ہوں۔ میں ہمیشہ شرط و توبہ کی توجہ دیتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کو یاد دلاتا تھا کہ اس شرط کی طرف اپنا دیکھنا پس جبکہ کسی نے کسی شرط کے پلوس کی قوم کا عذاب من گویا۔ تو شرطی پیشگوئی میں ایسے خوف کے وقت میں کیوں تاخیر فرمادیں نہ آتی۔ یہ اعتراض کسی نے کیا یہاں ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ میں نے نہیں کے خواہے بیان کر دیئے۔ حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔ مگر یہ نابھار قوم بھی تک حیا اور شرم کی طرف متوجہ نہیں کرتا۔

یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تھی۔ میں ہر ایک بد سے بدتر مظہروں کا۔ اسے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی غیرت مغتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ شرط کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ملتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے لادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اس کی سنتوں اور طریقوں کا تم میں علم نہیں رہا۔ اس لئے تمہیں یہ ایسا پیش آیا۔

برائین ہمدیہ میں بھی اس وقت سے شروع ہوس پھیلنا شروع ہوا۔ اس وقت میں پیشگوئی کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جو اس وقت میرے پرکھ لگا گیا ہے اور وہ یہ الہام ہے جو برائین کے صفحہ ۲۶۶ میں مذکور ہے۔  
یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة۔ یا مريم اسکن انت و زوجک الجنة۔  
یا احمد اسکن انت و زوجک الجنة۔ اس جگہ تین جگہ زوج کا لفظ آیا۔ اور تین نام اس عا جنہ کے رکھے گئے۔ پہلا نام آدم۔ یہ وہ ابتدائی نام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس عا جنہ کو روحانی وجود بخشا۔ اس وقت پہلی زوجہ کا ذکر فرمایا۔ پھر دوسری زوجہ کے وقت میں مريم نام لکھا کیونکہ اس وقت مبارک اولاد دی گئی جس کو مسیح سے مشابہت ملی۔ اور تیسرے وقت مریکہ کی طرح کئی اولاد پیش آئے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بی بیائش کے وقت یہودیوں کی بی بیوں کا اولاد پیش آیا اور تیسری زوجہ جس کی انتظار ہے۔ اس کے ساتھ احمد کا لفظ شامل کیا گیا۔ اور یہ لفظ احمد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت محمد اور مرثیہ ہوئی۔ یہ ایک چھپی ہوئی پیشگوئی ہے۔ جس کا ستر اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھ پر کھول دیا۔ غرض یہ تین مرتبہ زوج کا لفظ تین مختلف نام کے ساتھ جو بیان کیا گیا ہے وہ اسی پیشگوئی کی طرف اشارہ تھا۔



جو خوف اور جوع سے دوسرے وقت پر جا پڑتی ہے جیسا کہ تمام قرآن اس پر شاہ ہے لیکن نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرا ہے جو کسی طرح میں نہیں گئی کیونکہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ میں یہ نغزہ موجود ہے کہ وہ تیری لکھمات اللہ یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر مل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ سو ان دنوں کے بعد جب خدا تعالیٰ ان لوگوں کے دنوں کو دیکھے گا کہ سخت ہو گئے اور انہوں نے سس ڈیس اور ملت کا قدرتی کیا جو چند روز تک ان کو رہی گئی تھی تو وہ اپنی پاک کلام کی پیشگوئی پوری کرنے کے لیے توجہ ہو گا اور اسی طرح لکھا جیسا کہ اس نے فرمایا کہ میں اس عورت کو اس کے نکاح کے بعد واپس لاؤں گا اور تجھے دوں گا اور میری تقدیر کبھی نہیں بدے گی اور میرے آگے کوئی بات انسونی نہیں اور میں سب روکوں کو اٹھا دوں گا جو اس حکم کے نفاذ سے مانع ہوں۔ اب اس عظیم الشان پیشگوئی سے ظاہر کہ وہ کیا کرے گا اور کون کون سی قہری قدرت دکھلائے گا اور کس کس شخص کو روک کی طرح سمجھ کر اس دنیا سے اٹھائے گا۔ وہ پیشگوئی ہے جو قرآن سات برس سے شائع ہو چکی ہے اور اس وقت سے بذریعہ اشتہارات شائع ہے جبکہ احمد بیگ کی دختر کا سلطان مرہ سے ناٹ بھی نہیں ہوا تھا بلکہ کسی کے خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس بگ ناٹ ہو گا۔ سو خدا نے اور روکیں تو اس عورت کے نکاح کے بعد اٹھائیں یعنی احمد بیگ اور اس کی دو ہمشیرہ کو جو سخت مانع تھی اس دنیا سے اٹھایا۔ باقی جو کچھ خدا تعالیٰ کو لکھا لوگ دیکھیں گے۔ یہ نشان ہے جو ایسے لوگوں کو دیا جائے گا جو ہماری قوم اور کبر سے خدا سے اور خدا کے دن سے حکم اور اس غفلت خانہ سے محبت لگائے بیٹھے ہیں لیکن اب بے تیرے حال اس میں عداوت گزرنے کے بعد بھی کریں گے اور اپنی بدنہیبی سے صادق کا نام کا زب رکھیں گے لیکن وہ دن جلد آتے جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ شرمندہ ہوں گے اور حق ظاہر ہو گا اور سچائی کا اور سچے گا اور خدا تعالیٰ کے غیر متبدل و ہرے پورے ہو جائیں گے۔ کیا کوئی زمین پر رہے جو ان کو روک سکے؟ بد بخت انسان بد بختی کی طرف جلدی کرتا ہے۔ اور عظیم طبیعت اور عتیق فکر کے ساتھ نہیں سوجتا۔

اے بد نظر تو! اپنی نظرتیں دکھلاؤ۔ یعنی میں جو شخص نے کرو اور صادقوں کا نام کا زب اور روٹلو رکھو لیکن مغتریب دیکھو گے کہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہم پر لعنت کرو تا فرشتے تم پر لعنت کریں۔ میں نے

لے تو ہے۔ جانتا چاہیے کہ اسوی پیشگوئی میں ہی سندھو ہی قوم کے ایک شخص نے جو ذہنی کتاب کی سنتوں اور قانون سے ہمہ تنی ہو گئیں اور جو لوگ ان کی نسبت کچھ ماسے کا ہرگز ان پر فرض ہے۔ جسے اب نام کو مل ہو کہ وہ پیشگوئیوں اور کتاب کے زیر مابہ پڑھائیں۔ نہ

۱۸۹۳ء "وَعَلَّانِي رَبِّي وَقَالَ

إِنِّي مُهْلِكُكُمْ أَيْلَهُمَا كَمَا أَهْلَكْنَا آبَاءَهُمْ وَأَزْوَاجَهُمْ وَأَيْتَانِكَ. أَلْعَنُ مِنْ ذِيكَ نَكَاحَهُمْ نَكَاحًا  
مِنَ السُّمَرِيِّينَ. وَمَا تُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مُّتَدَوِّدٍ. قُلْ تَتَرَبَّصُوا بِالْأَجَلِ وَإِنِّي مَعَكُمْ  
مِنَ السُّمَرِيِّينَ. وَإِذَا اجْتَاكَ وَعْدُ الْحَقِّ أَهَذَا الَّذِي كَذَّبْتُمْ بِهِ أَتُكَلِّمُهُمْ سَمِيعِينَ  
(آئینہ کلمات اسلام صفحہ ۵۷۶-روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۵۷۶)

۱۸۹۲ء

الْوَاوِيَّةُ فِي الْمَنَارِ كَأَنِّي أَسْتَبِيحُكَ جَوَادِي لِيُعْنِي مَرَادِي وَمَا أَدْرِي أَيْنَ  
تَأْتِيَنِي وَأَيُّ أَسْمٍ مَطْلُوعِي. وَكُنْتُ أَحْسَنَ قَلْبِي أَتَيْتِي لِأَنِّي مِنَ السُّمَرِيِّينَ.  
فَمَا مَطْعِنْتُ أَجْرَدِي بِأَمْتِضْعَابِ بَيْضِ الرَّيَالِيَةِ مَقْتُولًا عَلَى اللَّهِ كَلِمَةً أَهْلِي السَّلَاحِ.  
وَلَسْتُ أَلْنُ كَالْمَنْبِيَّةِ يَلِيْنِي. شِعْرٌ وَجَدْتُ فِي كَأَنِّي عَمَزْتُ عَلَى حَيْبِلِ قَصْدًا وَسَمِيْلًا حَيْبِنَ  
دَارِي لِإِهْلَاكِ وَتَبَارِي وَمَا نَهَمْتُ بِجِنْدُونِ لِضَرَارِي مُتَعَرِّطِينَ وَكُنْتُ وَجِدًا وَنَمَةً  
ذَالِكُ ذَا يَشِيءُ أَيْ لَا أَلْبَسُ مِنْ حَوْضِي خَيْرَ عَدُوِّ وَجَدْتُ تَهَارِسَ اللَّهُ كَعُوْدِي. وَتَدَا نَشْتُ  
أَنَّ الْهَوَىٰ مِنَ الْقَاهِيْدِيْنَ وَالْمُسْتَلْقِيْنَ الْخَائِبِيْنَ فَاثَلَقْتُ مَجْدًا إِلَىٰ جَهَنَّمَ مِنَ الْهَوَامَاتِ.

لے (ترجمہ از قرب) اور میرے رب نے مجھے مایاں کا ادوی اور سرد پایا، ہم اس کے خداوند کو بھی، ہلاک کر دی گئے  
جیسا کہ ہم نے اس کے باپ کو ہلاک کیا اور اس اڑائی، کو تیری طرف کوٹائیں گے تیرے بت کی طرف سے یہ اچ ہے  
پس تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اور ہم اسے صرف گنتی کی مدت کے لئے تاخیر کریں گے۔ کہ اس حوصلی کا خدا کو  
اور میں (میں) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں، اور جب خدا کا وعدہ آئے گا تو تم کو ہلاک کرے گا، کیا یہ وہی ہے جس کو  
تم نے جھٹلایا تھا یا تمہارے سے۔

لے (ترجمہ از قرب) اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں نے کسی شخص کے لئے ہمارے کی غرض سے اپنے گھر  
پر تیری ڈالی ہے اور یہ بات میں نہیں جانتا کہ کھرا اور کس شخص کے لئے جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ ہاں میں اپنے دل میں یہ حسرت  
کر رہا تھا کہ میں کسی خاص بات کے شغف اور اشتیاق کی وجہ سے یہ تیاری کر رہا ہوں۔ اور میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اے اللہ صلیح کے حراق  
کے مطابق اللہ تعالیٰ پر ہوس کہ جسے جسے کہہ سکتے ہو سو اور گویا۔ اس کے بعد میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا مجھے کچھ اور کا  
پتہ لگات ہے جسے میں اور مجھے ہلاک کرنے کی غرض سے میرے مکان پر حملہ کر کے آئے ہیں اور میں تو جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے  
سوا براہ راست کسی کی طرف سے مجھے پناہ کے طور پر نہ ملے گا۔ کوئی خود غم و پکارا کا سامان میرے پاس نہیں تھا، اور میری زبان  
سے جیسے ہی ہٹ رہتا اور ڈر کر اللہ بیٹھے رہتا بھی گوارا نہ ہوا، اس لئے میں اپنے اس اہم شخص کے لئے جو میرے پیش نظر



سے نکل گیا اب فریادیں شیخ حسی ابھی تسلی ہوئی یا کچھ کسر ہے ظاہر ہے کہ اگر  
وحی قطعی عذاب کی تہ ہوئی اور کوئی دوسرا پہلو ایمان لانے کا قوم کو بتلایا ہوتا تو  
وہ میدان میں ایسی دردناک صورت اپنی نہ بناتے بلکہ شرط کے ایثار پر عذاب  
ٹل جانے کے وعدہ پر مطمئن ہوتے ایسا ہی اگر حضرت یونس کو خدا تعالیٰ کی طوف  
سے علم ہوتا کہ ایمان لانے سے عذاب ٹل جائے گا تو وہ کیوں کہتے کہ اب میں اس  
قوم کی طوف نہیں جاؤں گا کیونکہ میں ان کی نظر میں کذاب ٹھہر چکا جبکہ وہ سن  
چکے تھے کہ قوم نے توبہ کی اور ایمان لے آئی پس اگر یہ شرط بھی ان کی وحی  
میں داخل ہوتی تو ان کو خوش ہونا چاہیئے تھا کہ پیشگوئی پوری ہوئی دیر کہ وہ دن  
چھوڑ کر ایک بھاری مصیبت میں اپنے تئیں ڈالتے قرآن کا لفظ لفظ اسی پر  
دلائل کر رہے کہ وہ سخت ابتلا اس پر سے اور حدیث نے گنہگیت ابتلا کی یہ بتلانی  
پس اب بھی اگر کوئی شیخ و تذاب منکر ہو تو یہ صریح اس کی گردن کشی ہے۔

اور ہم اس مضمون کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہم سچے ہیں تو  
خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کر دے گا۔ اور اگر یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طوف سے  
نہیں ہیں تو ہمارا انجام تہابیت بد ہو گا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔  
صداقتہم یمننا و یمن قومنا لیل الحق و انت خیر انفسنا حیونہ اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں  
کہ اسے خدا سے قادر و علیم اگر استغفر کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور اصلاحیگی  
ذکر کلاں کا آخر اس عاجز کے نجات میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طوف سے ہیں  
تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر رحمت ہو اور کو باطن حاسدوں کا منہ بند

بقیہ حاشیہ: اپنے چشم کز نہیں مورتا ہر دو ہے کسی حق سے میرا بند کہ کہہ کی پہنچا کئی ہنگامہ کیوں کی قدم ہنر  
پہی تو ملدہ ہنسنے سے کئی گویوں تو ہی چاہتا تھا کائن پر عذاب نازل ہو۔ منہ

ہو جائے۔ اور اگر اسے خداوند پرستی کی گونیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے  
 نامراد ہی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر اگر میں تیری نظر میں سرود اور تلون اور جیال  
 ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے اور تیری وہ رحمت میرے ساتھ  
 نہیں ہے جو تیرے بندہ براہیم کے ساتھ اور اسحاق کے ساتھ اور اسماعیل کے ساتھ اور  
 یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کے ساتھ اور داؤد کے ساتھ اور سلیمان کے ساتھ اور  
 خیر اللہ نیار محمد صلعم کے ساتھ اور اس امت کے اولیاء کریم کے ساتھ تھی تو مجھے فنا  
 کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور سبیشہ کی لعنتوں کا نشاۃ تھا اور  
 تمام شیعوں کو خوش کرادو ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے  
 ساتھ ہے اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا انت وجیہ فی حضرتی  
 اخترتک لمنسی اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یا حمدک اللہ  
 من عرشہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا یا عیسیٰ الذی لا  
 یضاع وقتہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا ایس اللہ بہکات  
 عیدہ اور تو ہی ہے جس نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا قل انی اصوت وانا اول السمعین  
 اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے سرود زکھتار بتا ہے انت سعی وانا معک تو میری مدد کر  
 اور میری حمایت کے لئے کھڑا ہو جاؤ انی مغلوب غنا تصدق

دائم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

۲۶ اکتوبر ۱۸۹۲ء

بُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ نُورِهِمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ وَنُورَهُ الَّذِي كُتِبَ عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْرِحُوا وَذُكِّرُوا الْكُفْرَانَ  
 إِنَّمَا يُجِيبُكَ سَمْعُكَ وَرَأْيُكَ وَإِنَّكَ خَلْقٌ مُخْتَلِفٌ ذُو آخِرٍ بَدَأَ مِنْكَ فَأَنْتَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

۱۹۶۵  
۱۹۵۵

# مَنْظُورِ الْآبِي

سیدنا و مرشدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی  
 صحیح موعود و ہدی، مہود مجدد صدی چہارم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے لغویات پر ترتیب صحیح  
 مرتبہ و شائع کردہ

خاکسار محمد منظور ابی میراجہ یہ انجمن اشاعت اسلام

احمدیہ بلڈنگ لاہور

تھانہ جالندھر

۱۳۶۲ھ

مطبوعہ مفید عام پریس لاہور پتہ تمام لاہور قادیانی پتہ پتہ جس



نہیں کر سکتا جس کے لئے میں بھیج گیا ہوں۔ برسات میں تو راستہ گزرنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔  
 مطبخ کے پروف اور کاپیاں میں خود ہی دیکھتا ہوں۔ کاپی پر ازول کو دن میں چار یا پانچ مرتبہ میری ہاٹی  
 پہنچا کرتے تھے۔ اس کو دیکھ کر وجہ سے پابندی نہیں ہو سکتی تھی جس سے حج بخود سے کام میں توقف ہوتا تو  
 میرے گھر خانہ کا کچھ کبھی ہزار کبھی ہندو سو اور کبھی نوبت اور پورہ مالانہ ہوتا ہے۔ اور مطبخ کا مستقل  
 خچہ از صفائی سود پورہ ماہور ہے۔ قبل از حج ہزار ہزار سے باہر جانے کا راستہ اسی طرف سے تھا۔ جہاں  
 دیوار ہے۔ میں نے نہ جاننا تھے عموماً نہیں گذرے ہوں کیونکہ وہاں مچھلے موجود ہوتی ہیں اس لحاظ  
 سے کہ مچھلے سے عموماً کسی حال میں بولے ہوئے پیرتہ اپر سے ہی آتا ہوں۔ مدعا ظہیر کو میرے ساتھ  
 قرعہ انیس تیس سال سے عداوت ہے۔ عداوت کن ایک وجہ یہ ہے کہ میرزا امام الدین کی مجلس میرزا  
 اعظم بیگ کے گھر میں اکبر بیگ سے بنی گئی تھی۔ اور میرزا اعظم بیگ کا دیوان کی اراہی کا پڑھنا  
 ہوا تھا اس لئے ان لوگوں کے شیعہ طریقے سے۔ جو یہ نکل گئے۔ ایک وجہ عداوت کی یہ بھی ہے جو بڑی  
 وجہ ہے۔ کہ میرزا امام الدین قد اور رسول کے ضد تھا جس کو کہتا ہے۔ چنانچہ وہیت حق مقصد ہو گا فر۔  
 جس میں حکم اور عیدین شامی و دنوں کو کہ فرزاوہ ہے۔ اور گل تکلفت وغیرہ کتابیں اس نے لکھی  
 ہیں۔ میں نے جو کتاب براہین احمد لکھی ہے۔ اس میں چھوٹی مسجد کا ذکر ہے۔ اس کے حاشیہ مدعا شیعہ  
 میں اسی مسجد کا ذکر ہے۔ یہ کتاب ششہ میں لکھی تھی۔ ششہ حق بھی میری کتاب ہے۔ آریوں کے  
 خلاف ہے۔ سنت بکن اور اکبر و قہر میری تصنیف ہے۔ یہ آشتہار سورہ وہم جولائی ششہ  
 میرا ہی ہے۔ جو میرزا نظام الدین کے خلاف ہے۔ یہ آشتہار ۱۹۹۹ء میں اصحاب المسلمین  
 کے متعلق میں نے گوشت میں بھیجا تھا۔ اور ششہ لکھا تھا۔ کہ رسول معا علیہ پر کہا کبھی میرے کو جاتا ہوں  
 اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں۔ ششہ کو کبھی شاد و نادر ہی جاتا ہوں۔ میری بڑی کو  
 عراق کی بیوی ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چھل چھل  
 میں ہے۔ ان کے ساتھ چھل و دم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور پورہ کل اور التزام ہوتا ہے۔ خادو عورتیں  
 مراد قد شگاک عورتیں ہیں۔ ہندو رسولہ عورتیں ہیں۔ چند فن فنہ شگاکہ عمل کو سنا لے لیتی ہیں یہ بات  
 عام نہیں ہے۔ بلکہ علاج کے طور پر ہے۔ اس میں دو چار مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کبھی کوئی اور ضعیف  
 عورتیں بھی ساتھ چلی جاتی ہیں۔ تو ہم ملے نہیں ہوتے۔ ہم باغ میں عورت کو نہیں لیا جاتا۔ جہاں  
 حملہ انہوں کے لوگوں کو کھلم کھلا کر وہ مٹھیاں لیاویں۔ ہم باغ تک جاتے ہیں۔ اور پورہ لیا جاتا  
 ہے۔ احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو مٹھیاں لیتی ہے وہ آشتہار میں وضع ہے اور ایک مشہور ماہر ہے

۲۴۵

وہ مرزا امام الدین کی پیشرو زادی ہے۔ جو خط نامہ مرزا احمد بیگ کا مفصل ردحانی میں ہے۔ وہ میرا ہے اور یہ ہے۔ وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی۔ مگر میرے ساتھ اس کے بیاد عمر ہوگا۔ جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں نے کہا تھا کہ اس عورت سے میری طرف سے آپ میری بیٹی ہے۔ ایک وقت آپ نے کو عیب شہر لگا۔ اور سب کے نامت سے سر نہج ہو گئے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوا ہے۔ اور یہی پیشگوئی تھی۔ کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جائیگی۔ اس کے اپنے کے مرنے اور خاندان کے مرنے کی پیشگوئی شرعی تھی۔ اور شرط تو یہ اور جو حالے مشکل تھی۔ لڑکی کے باپ نے قربانی کی۔ اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا۔ اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہو گئی۔ اس کا خوف اسکے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیشگوئی کا ایک جز تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو سہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئیگی۔ ایک کسی یقین کا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ مشلتی نہیں۔ جو کر رہیگی۔ انھیں فریل کی نسبت موت کا الہام تھا۔

عبداللہ احمد۔ لیکھ رام۔ احمد بیگ۔ سلطان محمد۔ ان میں سے اب صرف سلطان محمد زندہ ہے۔ عبداللہ احمد اگر چہ ظاہری نگاہ میں میعاد کے اندر نہیں مگر اس کی نسبت شرط یہ الہام تھا۔ چونکہ اس نے ظاہری میعاد کے اندر توبہ کر لی۔ اس کو سہلت دی گئی۔ اس کے بعد اس نے اختلاف سے چھوڑ دیا۔ پھر میرے ہمتیار کے بہرہ بہت بلد مر گیا۔ اب آتم کہاں ہے۔ اسے لاؤ۔ احمد بیگ اپنی میعاد کے اندر مر گیا۔ لیکھ رام بھی میعاد کے اندر مر گیا۔

میں نے شرطوں کی کے سامنے لکھا دیا تھا۔ کہ آئندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا۔ جب تک کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لے لیوے۔ جو آریہ جگہ کا نام میرے اسمبلی میں متعلقہ پیشگوئی مرزا نظام الدین درج ہے۔ ان کا نام یاد نہیں ہے۔ ایک شایر نے بتا دیا ہے کہ اس کا نام شدید بھارتی ہے۔ بعض علماء نے میری نسبت کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور بہتوں نے مجھے قبول کیا ہے۔ اور ان میں سے بھی جنہوں نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ بعض توبہ کر کے میرے پاس آئے جاتے ہیں۔ (الحکم علیہ ۱۹۰۲ء)۔

مدرجہ بالا بیان نے مجھے کے بعد جب آپ کو عدالت سے باہر شریف وئے تو فرمایا :-  
معلوم آتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ اگر ہم ہزار روپے بھی جمع کرتے اور آرزو

۲۲۶

کہتے۔ کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہوا ہے۔ اور اس طرح پرتین ڈیجی گواہ ہوا ہیں تو کبھی بھی نہ ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور دوسکی باتیں عجیب ہوتی ہیں۔ اب عدالت کے کاغذات سے کون اوسکو بنا سکے گا۔ جب یہ چنگوٹی پر ہی ہوگی۔ کیا ان فوجیوں پر اس کا اثر نہ پڑے گا۔ ضرور ہی پڑے گا۔ جیسے لیکسوام کی پیشگوئی کی نسبت شہرت ہو گئی تھی۔ اسی طرح اسکی شہرت ہو گئی ہے۔ اور یہ بہتر ہی اچھا ہوا۔ کہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو گئی۔ (الحکم جلد ۵ صفحہ ۷۰)

اسی دن شام کو میرے وقت ڈاکٹر مینن تاہ۔ صاحب نے عرض کی۔ کہ سہ ماہی حسن صاحب نے لایا اور انکے چند دوست آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں اگر اجازت ہو۔ تو وہ شام کے بعد جا آئیں آپنے فرمایا۔ ہاں بیشک ان کو بلو۔ مہذب و عشا کی تائیں بیچ کر کے پڑھ لینے کے بعد سہ ماہی حسن صاحب تحفیلدار صاحب مرزا۔ سر شہزادہ شہر کرٹ بیچ و منشی فیض الرحمن صاحب ٹریڈری کلرک و دو ایک اور کے ہمراہ آئے (الحکم جلد ۵ صفحہ ۷۰) اپنے عوامی پرسنلہ گفتگو شروع کونے ہی پیشتر آئیے فرمایا۔ دو دن سے مجھے بہت تکلیف ہو چکی ہے کی وجہ سے اگرچہ میں اس قابل نہ تھا۔ کہ کوئی گفتگو کر سکوں۔ مگر زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اسلئے میںے مناسب سمجھا۔ کہ آپکو اپنی شہادت دہر کرنے میں مددوں اور وہ باند آپ تک پہنچا دوں جن میں لیکر آیا ہوں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اتنے لالے کے کام و وقف کے ہونے ہیں۔ ایک تو وہ جو ہر روز توں کی نظریں ہوتے ہیں۔ اور جنکو وہ دیکھتے ہیں۔ اور دوسری ایک اور تو سبھی ہذا نالے کے کاموں کی بہت ہو کبھی سبھی لگا رہتی ہے چونکہ وہ کام بھی یہی ہوتے ہیں اسلئے لوگوں کی نظروں میں عجیب ہونے ہیں۔ عدالت کا بچنا لوگوں کے لئے مشکل نظر آتا ہے۔ مگر جھوٹا آدمی تعصب سے خالی ہو کر ان پر غور کرتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ بھی انکے لئے ایک راہ پیدا کر دے گا۔ اور وہ ان کو سمجھ لیتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے ہیں۔ گویا ابلیس نے ہر مرتعاب ان پر توجہ نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ کے خوف کو۔ نظر رکھ کر ان پر ناکر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ان فرسے فرسے مردم رو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان عجیب و غریب کاموں میں سے سب سے بڑا کام انکے نبیوں۔ سونوں اور۔ موروں کا آنا ہے۔ یہ تو کبھی ایسی زمین پر چلنے پھرنے ہیں۔ اور عام آدمیوں کی طرح بشری حریج اور کمزوریوں سے مستثنیٰ نہیں ہوتے۔ کوئی آدمی اور انکو کسی بابت ان میں ایک نائنہ تک بائی نہیں جاتی۔ اسلئے وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ہم سے کلام کرتا ہے۔ یا وہ واقعات آئینہ کے شعلہ مذمت سے خبر نہ کر گئے ہوتے ہیں۔ تو لوگ ان کی ان باتوں پر تعجب کرتے ہیں۔ سعادت مند اور شہد لوگ

سریع میر

۲۷

عہد اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا۔ پھر اگر ایسی سازش میں بغرض محال کوئی ٹھرید شریک ہو تو تمام ٹھریدوں میں یہ بات کیونکر پوشیدہ رکھ سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز داخل ہیں جن سے اور ایسا اور تحصیلدار اور وپ کی کلکٹر اور اسٹرا اسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر۔ اور ایک جماعت علماء و فضلا۔ تو کیا یہ تمام لچکوں اور بد معاشوں کا گروہ ہے؟ ہم باواز بلند کہتے ہیں کہ ہماری جماعت نہایت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی بہار ٹھرید جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا؟ ہم ایسے مُرشد کو اور ساتھ ہی ایسے ٹھرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے گھر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کے لئے کوشش کرے اور کراوے۔

پس افسوس کہ اخبار پنجاب سماچار مطبوعہ امارچ میں سازش کا الزام جو ہم پر لگایا ہے یہ کس قدر سچائی کا خون ہے۔ میں صاحب اخبار سے پوچھتا ہوں کہ آپ لوگوں میں بھی بڑے بڑے اوتار گذرے ہیں۔ جیسے راجہ راجندر صاحب۔ اور راجہ کرشن صاحب۔ کیا آپ لوگ ان کی نسبت یہ گمان کر سکتے ہیں کہ انہوں نے پیشگوئی کر کے پھر اپنی عزت رکھنے کے لئے ایسا حیلہ کیا ہو کہ کسی اپنے حیلہ کی محنت خوشامد کی ہو کہ اس کو اپنی کوشش سے پوری کر کے میری عزت رکھ لے اور پھر ان کے پیچھے ان کو اچھا آدمی سمجھتے ہوں۔ ہاں یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک بد معاش ڈاکو کے ساتھ اور چند بد معاش جمع ہوں اور ایسے کام خفیہ طور پر کریں۔ لیکن اس سیرے ٹھریدوں کے سلسلے میں جسکے ساتھ مہدی مودا مسیح مودا ہونے کا دعویٰ بھی بڑے زور سے ہے یہ حرامزدگی کے کام میلان نہیں کھا سکتے۔ ہر ایک ٹھرید اس بلند دعویٰ کو دیکھ کر نہایت اعلیٰ سے اعلیٰ پرہیزگاری کا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ میں وقت کا بیٹے ہوں اور جھوٹی پیشگوئیوں کو اصرار پر پورا کرنا چاہے کہ ٹھریدوں کے آگے ہاتھ جوڑے کہ مجھ سے تصور ہو گیا میری پردہ پوشی کرو جاؤ آپ مرنے اور کسی طرح میری ہمیشگونی سچی کرو۔ کیا ایسا مُرذراہ ایک پاک جماعت



۶۵۰

فروری ۱۸۹۲ء

حضرت مولوی نور الدین صاحب غلیظہ اور بیان فرماتے تھے کہ:-

”ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت شیخ مولوی سے کسی شخص نے کوئی حوالہ طلب کیا.... حضرت صاحب نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور نموی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اس کا اُٹانے لگے اور آخر ایک بکرہ سچ کر آپ پھرتے اور کور لکھ کر دیکھنے والے سب یہ ان سے کہہ دیا: ”جزا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ”یہ میں نے کتاب ہاتھ میں سے مروی اُٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا اس لیے میں نے ان کو جلد بند کر ڈالا گیا۔ آخر مجھے ایک صفحہ خاص پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے“ (سیرت الہدی حصہ دوم روایت ۳ صفحہ ۳۱۲)

۱۸۹۲ء

(الف) حضرت امیر المؤمنین غلیظہ علیہ السلام اثنی عشریہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا،

”حکومتوں کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی:-

”مسلطت بریل یہ تہا بہشت ممال + بعد ازاں مُصَفِّو سَاوَد وَاِتَقَلَّ“

اور یہ آٹھ سال مگر حکم و کٹورہ کی وفات پُر پورے ہو گئے“ (المفضل جلد ۱۹ نمبر ۵، سورہ ابراہیم ۱۲۹ صفحہ ۵)

(ب) حافظہ ممال صاحب نے مجھ سے کہا کہ..... ان دنوں میں حضرت صاحب کو امام ہونا ہے۔

”مسلطت بریل یہ تہا بہشت ممال + بعد ازاں آیام مُصَفِّع وَاِتَقَلَّ“

(سیرت الہدی حصہ اول صفحہ ۷۵ روایت نمبر ۹۶ یشین دوم)

میں نے حضرت شیخ مقبول علی صاحب عوفانی لکھتے ہیں: ”جہاں تک میری یاد سادت کرتی ہے..... یہ واقعہ سور میں ہوا تھا مولوی عبد الحلیم صاحب کلازوی سے حضرت شیخ مولوی عبد اللہ کی ”محدثیت اور بہتت پر بحث ہوئی تھی..... حضرت شیخ مولوی علی رضا نے محدثیت کی تہمت بیان کرتے ہوئے کہا: ”یہی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیت پر استدلال تھا مولوی عبد الحلیم صاحب کے مدعا دونوں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور کاروبار خود بھیج دی۔“

مولوی محمد امین صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا، آخر حضرت شیخ مولوی نے خود نکال کر پیش کیا.....

جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھادی تو فرقی کاغذ پر لکھا گیا ایک ثبوت وارد ہو گئی..... یہی پر ہمیشہ ختم کر دیا“

(سیرت الہدی حصہ سوم صفحہ ۶۱۵)

میں نے حکم و کٹورہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۸۹۲ء میں ہوا۔ (قریب)

اے قادر خدا!

اس گورنٹ عالیہ انگلستان کو ہماری طرف سے نیک جدا دے اور  
ہم سے نیکی کرے تاکہ ہم نے ہم سے نیکی کی۔  
آمین۔

# كشَفُ الْغَطَاءِ

یعنی

ایک اسلامی فرقہ کے پیشوا مرزا احمد امام احمدیانی کی طرف سے  
بمقتور گورنٹ عالیہ اس فرقہ کے حالات اور خیالات کے بارے میں اطلاع اور  
نیز اپنے خاندان کا کچھ ذکر اور اپنے مشن کے اصول اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور  
نیز ان لوگوں کی خفات واقف باتوں کا رد جو اس فرقہ کی نسبت غلط خیالات پھیلاتے  
چاہتے ہیں

اور یہ مولفیت

تلح عزت جناب ملکہ معظمہ قیسرہ ہند دایم اقبالہا کا واسطہ والی کر  
خدمت گورنٹ عالیہ انگلستان کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکم کے باوجود گذارش  
کرتا ہے کہ براہ غریب پوری و کرم گسری اس رسالہ کو فوری سے اٹھانک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔

یہ رسالہ تالیف ہو کر ۲۷ دسمبر ۱۸۹۵ء کو مطبع ضیاء اسلام قادیان میں بہتیا مکتبہ فضل الدین سے  
مکتب مطبع کے مطبوعہ ہوا۔

## ضمیمہ رسالہ ہذا

## قابل توجہ گورنمنٹ

مجھے اس رسالہ کے لکھنے کے بعد محمد حسین شاہادی صاحب اشاعت السنہ کا انگریزی میں ایک رسالہ ملا جس کو اُس نے مطبع دکنویہ پریس لاہور میں چھاپ کر باہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۹ء میں شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کے دیکھنے سے مجھے بہت افسوس ہوا کیونکہ اس نے اس میں میری نسبت اور نیز اپنے اعتقاد بھدی کے آنے کی نسبت نہایت قابل شرم جھوٹ سے کام لیا ہے اور میرا احترام سے کوشش کی ہے کہ مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھہرا دے۔ لیکن اس صحیح اور سچے متوالہ کے وہ سے کہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو آخر ظاہر نہ ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری ذہن اور روشن دماغ گورنمنٹ جلد معلوم کر لے گی کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اول امر جو محمد حسین نے غلات واقعات میں رسالہ میں میری نسبت گورنمنٹ میں پیش کیا ہے یہ ہے کہ وہ گورنمنٹ عالیہ کو اطلاع دیتا ہے کہ یہ شخص گورنمنٹ عالیہ کیلئے خطرناک ہے یعنی بغاوت کے خیالات دلی میں رکھتا ہے۔ لیکن میں زور سے کہتا ہوں کہ اگر میں ایسا ہی ہوں تو اس منکر آدمی اور بغاوت کی زندگی سے اپنے لئے موت کو ترجیح دیتا ہوں۔ میں ادب سے تو خبر دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ میری نسبت اور میری تہمید کی نسبت جہاں تک ممکن ہو کالی تحقیقات کرے اور میری جماعت کے ان معزز عہدہ داروں اور دیگر افسروں اور رئیسوں اور دوسرے معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں سے جس کی کوشش تک تعداد ہے



حفاظت دریافت کرے کہ میں نے اس ضمن گورنٹ کی نسبت کیا کیا ہدایتیں ان کو دی ہیں اور کس کس  
تائید سے اس گورنٹ کی اطاعت کے لئے وصیتیں کی ہیں اور نیز گورنٹ اس سزاوی یعنی محمد حسین کی  
اس شہادت کو فوراً دیکھے جو اس نے اپنی اشد استغاثہ میں جس کا ذکر اس سزاوی میں ہو چکا ہے  
میری کتاب براہین احمدیہ کے ریویو کی تقریب پر میرے خیالات اور میرے والد صاحب مرزا غلام منشی  
کے خیالات کی نسبت جو گورنٹ انگریزی کے متعلق ہیں اپنے ہاتھ سے لکھی ہے۔ اور نیز میری ان  
تحریروں کو جو برلین میں سالوں سے گورنٹ عالیہ کی تائید میں شائع ہو رہی ہیں خود سے ملاحظہ  
فرمادے اور ہر ایک پہلو سے میری نسبت تحقیقات کرے۔ پھر اگر میرے خیالات گورنٹ کی نظر  
میں مستحکم ہوں تو جس بدل چاہتا ہوں کہ گورنٹ سخت سے سخت سزا مجھ کو دیدے لیکن اگر میرے  
اس خیالات کے برخلاف یہ تمام برلین گورنٹ میں محمد حسین مذکور نے پہنچائی ہیں تو میں ایک  
دعا دار اور خیر خواہ جاہل شاد رعیت ہونے کی وجہ سے گورنٹ عالیہ پر تمام تر لوب و داد خواہ ہوں  
کہ محمد حسین سے مطالبہ ہو کہ کیوں اُس نے ان صحیح واقعات کے برخلاف گورنٹ کو خبر دی۔  
جس کو وہ اپنے ریویو براہین احمدیہ میں تسلیم کر چکا ہے۔ یہاں تک کہ اُس نے بارہ سال تک برابر  
اس پہلی رائے کے برخلاف کوئی رائے ظاہر نہ کی اور اب دشمنی کے ایام میں مجھے باغی قرار دیا ہے  
حالانکہ میں نے اس ضمن گورنٹ کی خیر خواہی میں اُنیں سال تک اپنے قلم سے وہ کام لیا ہے  
اور ایسے طور سے ممالک دور دراز تک گورنٹ کی انصاف منشی کی تقریظوں کو پہنچایا ہے کہ  
میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس کا ردوائی کی نظیر دوسروں کے کارناموں میں ہرگز نہیں ملے گی۔  
میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں اپنی عاجزانہ عرض گورنٹ پر ظاہر کر دوں کہ مجھے اس شخص  
کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رسان و زخم لگے ہیں۔ افسوس  
کہ اس شخص نے عدا اور دانستہ گورنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا  
صوفٹ بولا ہے۔ اور میری تمام خدمات کو بریلو کرنا چاہا ہے۔ اس دعوے کی میرے پاس ہیستہ  
دبوات اور کالی شہادتیں اور گواہ موجود ہیں۔ جس امید رکھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ میں ایک

دخادر خاندان میں سے ہوں جنہوں نے اپنے مال سے اور جان سے گورنمنٹ پر اپنی اطاعت ثابت کی ہے۔ میری اس دردناک فریاد کو یہ عمن گورنمنٹ خود سے توجہ فرمایا مگر اور جھوٹ بولنے والے کو تنبیہ کرے گی۔

دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہت تن کا جواب بجز اس کے کیا رکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں۔ میں بابت گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے؟ اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اس کے اس خریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لئے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف ذہب کی دگر سے دنی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچا دے۔ اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ تند و رفت اور طاقات نہیں تائیں نے ابی کو کچھ ذبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اپنی کتابوں میں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں۔ اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لئے میری کتابیں اور اشتہادات تکش ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔ غرض میں بلب التماس کرتا ہوں کہ ہمداری گورنمنٹ عالیہ اس خلاف واقعہ مجبزی کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔ کیسٹن ڈپٹی صاحب سابق ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مقدمہ ڈاکٹر کلاک میں جو میرے پر دائر ہوا تھا لکھ چکے ہیں کہ یہ شخص مجھ سے عداوت رکھتا ہے اسی لئے جھوٹ بولنے سے کچھ بھی پرہیز نہیں کرتا۔

تیسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے یہ ہے کہ یہ شخص سیخ موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کے جواب میں آن لکھنا کافی ہے کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام

وزعت کے پتل کی طرف دیکھنے کیے خوشنما ہیں۔ جامی صاحب کہتے ہیں کہ تو اس وقت دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ۰

۴۹۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا کہ ہم سے جامی عبدالمجید صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ جب انزال اور دام شایع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چلے گئے تو شریعت لے گئے۔ میں اور حافظ عادل علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ عادل علی نے مجھ سے کہا کہ توجرت یا کہا ان دونوں میں حضرت صاحب کو الہام تو ہے کہ سلطنتِ بطلانیہ تاہشت سال بعد از ان ایام ضعف و اختلال ۰ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں جامی عبدالمجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبد اللہ صاحب سندھی نے بیان کیا کہ سیر فی مجال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پڑا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ عادل علی کو الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پڑا ہے: سلطنتِ بطلانیہ تاہشت سال۔ بعد از ان اختلال و اختلاف ۰ میاں عبد اللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دو مرتبہ مصرع تو مجھے پھر کی لکیر کی طرح یاد ہو کر ہی تھا۔ اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بشاوری مخالف نہیں تھا۔ شیخ عادل علی نے اسے بھی جاسنایا۔ پھر جب وہ مخالف بنا۔ تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنٹ کو پین کرنے کے لئے اپنے رسالہ میں شایع کیا۔ کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شایع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب اور جامی عبدالمجید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے ضعف و حافظ پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو وقتوں میں دو مختلف قراتوں پر ہوا ہو۔ واسطہ علم۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے بیجا دشتا کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مکہ و کثورہ کی وفات کے بعد سے اسکی بیجا دشتا پائی ہے۔ کیونکہ مکہ کے لئے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور سننے کرتے ہیں۔ میاں عبد اللہ صاحب کہتے تھے کہ میرے نزدیک آغا محمد علی بیویں سے اسکی بیجا دشتا شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور

واقعات کے ظہور کے بعد ہی میں نے اسکے یہ معنی سمجھے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے نزدیک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت صاحب کی وفات سے اسکی میعاد شمار کی جاوے۔ کیونکہ حضرت صاحب نے اپنی ذات کو گورنمنٹ برطانیہ کے لئے بطور حرز کے بیان کیا ہی۔ پس حرز کی موجودگی میں میعاد کا شمار کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس طرح جنگِ عظیم کی ابتداء اور ہفت یا ہشت سالہ میعاد کا اتمام آپس میں مل جاتے ہیں۔ وادعا علم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے ہمہ گیروں پر بڑے احسانات ہیں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے فتوں و محنوں سے محفوظ رکھے۔

(میزان روایت کی مزید تشریح کے لئے دیکھو حصہ دوم۔ روایت ۳۱۳) ✕

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبدالمصاحب نے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۵۹ء میں لدھیانہ میں بیعت کا اعلان کیا تو بیعت کرنے والے پہلے آپ شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کے بلانے پر اسکے لڑکے کی شادی پر ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ میں اور میرے عباس علی اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں یکے پر چھڑنے لگے ہم کو اپنے اس جلد کا حال سنایا جس میں آپ نے بار چھ ماہ تک روزے رکھے تھے حضرت صاحب فرماتے تھے کہ میں نے ایک چھینکار کھا ہوا تھا۔ جسے میں اپنے چوبائے سے نیچے لٹکا دیتا تھا۔ تو اس میں میری روزنی رکھی جاتی تھی۔ پھر آجیں اوپر کھینچ لیتا تھا یہاں عبدالمصاحب کہتے تھے کہ شیخ مہر علی نے یہ انتظام کیا تھا۔ کہ دعوت میں کمانیکے وقت رو سا کر واسطے الگ کرو تھا۔ اودان کے ساتھیوں اور خدام کے واسطے الگ تھا مگر حضرت صاحب کا یہ قاعدہ تھا کہ ان کے ساتھ والوں کو ہمیشہ اپنے ساتھ بٹھایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی آپ ہم تینوں کو اپنے داخل ہونے سے پہلے کہ وہیں داخل کرتے تھے اور پھر خود داخل ہوتے تھے۔ اور اپنے دائیں بائیں جگہ بٹھاتے تھے۔ اپنی دونوں ہوشیار پور میں کولہی محمود شاہ جہوپہاروی کا وہ عطا تھا۔ جو نہایت مشہور اور نامور اور مقبول و اعظما تھا۔ حضرت صاحب نے میرے ہاتھ بیعت کا اشتہار دیکھا نہیں کہ لاسی کو آپ نے جو لیکچر کی وقت کسی مناسب موقع پر میرا یہ اشتہار بیعت پر لاء کر سنا دیں اور میں خود بھی آپ کے

(۹۷)

درخت کے پتوں کی طرف دیکھتے دیکھتے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ نیز اس وقت دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں ۰

۴۹۹۱

بسم اسرارِ عزن از حیر۔ بیان کیا ہے کہ حاجی عبدالحمید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب انزال اور نام شایع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب کہ میانہ میں باہر چلے آئے تشریف لے گئے۔ میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے فرمایا کہ آج رات یا کہا ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے کہ سلطنتِ برطانیہ تاہشت سال بعد انزالِ ایامِ ضعف و اختلال ہو گا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالحمید صاحب نے یہ روایت بیان کی میں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میری مجال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پڑا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پڑا ہے۔ سلطنتِ برطانیہ تاہشت سال۔ بعد انزالِ ایامِ ضعف و اختلال۔ یہاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ وہ سرسراہٹ تو مجھے چمکی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا۔ اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین ثالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جاسنایا۔ پھر جب وہ مخالف بنا۔ تو اسنے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بھرنے کرنے کے لئے اپنے رسالہ میں شایع کیا۔ کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شایع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں عبداللہ صاحب اور حاجی عبدالحمید صاحب کی روایت میں جو اختلاف ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے ضعفِ حافظ پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضور کو دو گھنٹوں میں دو مختلف قزاقوں پر ہوا ہو۔ اور اسد اعلم۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے بیجا دشتا کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مکہ و کتورہ کی وفات کے بعد سے اسکی میعاد شمار ہوتی ہے۔ کیونکہ ملک کے لئے حضور نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور معنی کرتے ہیں۔ میں عبداللہ صاحب کہتے تھے کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اسکی میعاد شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور

دعوت کے پتوں کی طرف دیکھتے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ تیراں وقت دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے جبری ہوئی تھیں +

۴۹۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا کہ ہم سے حاجی عبدالجید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب انزال اور نام شایع ہوئی ہے۔ حضرت صاحب لدھیانہ میں باہر چلے گئے تھے۔ اس وقت تیرے گئے۔ جس کو حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ رات میں حافظ حامد علی نے غم سے کہا کہ آج رات یا کہاں دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہو رہے کہ سلطنت برطانیہ تباہت سال بعد ازاں یا مضمف و اختلال ہو گا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالجید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبدالشہر صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرزا خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پڑا ہے حضرت صاحب نے خود مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا۔ اور مجھے الہام اس طرح پڑا ہے کہ سلطنت برطانیہ تباہت سال بعد ازاں خلافت و اختلال ہو گا۔ میاں عبدالشہر صاحب بیان کرتے تھے کہ دو مرتبہ تو مجھے تمہاری لیکر کی طرح یاد ہو کر ہی تھا۔ اور تباہت کا لفظ بھی یاد ہے۔ جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے سے بھی جانتا یا۔ پھر جب وہ مخالف ہوا۔ تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو خط لکھ کر اپنے رسالہ میں شائع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبدالشہر صاحب اور حاجی عبدالجید صاحب کی روایت میں جو خلافت ہے۔ وہ اگر کسی صاحب کے مضمف و اختلال پر مبنی نہیں۔ تو یہ بھی ممکن ہے کہ یہ الہام حضرت کو دو وقتوں میں دو مختلف فراتوں پر ہوا ہو۔ اور علم نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس الہام کے مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ بعضوں نے تاریخ الہام سے عباد شام کی ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مکہ و کتبہ کی وفات کے بعد سے اسکی مینا و شمار ہوئی ہے۔ کیونکہ مکہ کے لیے مضمف نے بہت دعائیں کی تھیں۔ بعض اور سننے کرتے ہیں۔ میاں عبدالشہر صاحب کہتے تھے کہ میرے نزدیک آغاز صدی بیسویں سے اسکی مینا و شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے تھے کہ واقعات اسکی تصدیق کرتے ہیں۔ اور

فروری ۱۸۹۲ء

حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولیٰ بیان فرماتے تھے کہ :-

”ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعودؑ سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا... حضرت صاحب نے ہماری کا ایک نسخہ منگایا اور پونہی اس کی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اس کا اٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا اجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ”جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا اسی لئے میں ان کو جلد جلد اٹاتا گیا۔ آخر مجھے ایک نسخہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے“ (سیرت الہدیٰ حصہ دوم دعوت ۳۰ صفحہ ۳۰۲)

۱۸۹۲ء

(الف) حضرت امیر المؤمنین خلیفہ المسیح الثانی آیداد اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: ”ملکہ و کٹوریہ کے درمیان میں خدا تعالیٰ نے غمروں سے دی :-

”سلطنتِ برطانیہ تاہشتِ مال ۶ بعد از ان مُصنّف و فساد و اہتمال“

اور یہ آٹھ سال جا کر ملکہ و کٹوریہ کی وفات پورپور سے ہو گئے۔ (الفضل جلد ۱۶ نمبر ۴، سورہ ۵، اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

(ب) حافظ عادل صاحب نے مجھ سے کہا کہ..... ان دونوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے۔

”سلطنتِ برطانیہ تاہشتِ مال ۶ بعد از ان ایام ضعف و اہتمال“

(سیرت الہدیٰ حصہ اول صفحہ ۷۵ روایت نمبر ۹۶ ایڈیشن دوم)

۱۔ مکوشیخ یعقوب علی صاحب عراقی لکھتے ہیں: جہاں تک میری یاد سادہت کرتی ہے..... یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا مولوی عبدالحکیم صاحب کلاہوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ”محدثیت اور نبوت“ پر بحث ہوئی تھی.... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ہماری ہی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت ”م“ کی محدثیت پر استدلال تھا۔ مولوی عبدالحکیم صاحب کے مدعا دونوں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور ہماری خود بھیج دی۔

مولوی محمد حسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نکالا آخر حضرت مسیح موعودؑ نے خود نکالی کر پیش کیا..... جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھائی تو فرقی مخالف پر ہوا ایک حرکت وار ہو گئی..... اسی پر مباحثہ ختم کر دیا۔

(سیرت الہدیٰ حصہ سوم صفحہ ۶۱۵)

۲۔ ملکہ و کٹوریہ کا انتقال ۲۲ جنوری ۱۸۹۱ء میں ہوا۔ (ترتیب)

۶۵۱

(ج) میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ:-

”مجھے (یہ) الماس اس طرح پڑا ہے:-

”سلطنت برطانیہ تاہفت سال + بعد ازاں باشد خلافت و اختلال“

(سیرت الہدی حصہ اول صفحہ ۷۹ روایت نمبر ۹۶۶، ٹیبلٹ نمبر دوم؛

۱۵؛ ماہ جزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بیان کیا:-

”میں نے حضرت سے یہ الماس اس طرح پڑا ہے:-

”توت برطانیہ تاہفت سال + بعد ازاں آیام ضعف و اختلال“

(سیرت الہدی حصہ دوم صفحہ ۹ روایت نمبر ۳۱۳)

غالباً ۱۲ جولائی ۱۸۹۲ء خواب میں ”لَا تَبْتَ وَتَسْبُ وَافْتِصَاحُ لَيْلٍ“

(میں نے بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳ اکتوبر ۱۸۹۲ء ”يُضَلِّحُ اللَّهُ جَمَاعَتِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى“

(میں نے بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱ مارچ ۱۸۹۳ء ”کل شب کو ایک خواب اور کچھ تحریری طور پر لکھا ہوا پیش ہوا لکھا ہوا رسولؐ

ن وحض کے اور کچھ پڑھا گیا اور خواب بھی سارا یاد نہیں رہا آخری فقرہ یاد رہا وہ یہ تھا:-

”إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِكَيْسِكُمْ“

(از مکتوب مرزا غلام احمد صاحب مندرجہ ”صحاب احمد“ مؤلف ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ حصہ دوم صفحہ ۱۸۱)

لے (ترجمہ از مرتب) اس کے لئے ہلاکت اور گمیاں اور ذلت ہے۔

میں نے یہ بیانیہ مرزا غلام احمد صاحب شکر کار کی حمد انجمن احمدیہ روہ کے پاس موجود تھی جو ان کے والد مرحوم بہار شریعت نے لکھا تھا کہ

کو مرزا محمود بیگ صاحب آت پٹی نے دی تھی اور ان کا بیان ہے کہ یہ بیاض حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علما

فرمائی تھی۔ اس کی فوٹو کاپی خلافت لائبریری میں موجود ہے۔ (مترجم)

میں نے (ترجمہ از مرتب) اللہ تعالیٰ میری جماعت کی اصلاح کر دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں نے (ترجمہ از مرتب) یقیناً اللہ تعالیٰ علیکم ہے۔



کشف الخطاء

۲۲۵

پس مگر محمد حسین کی طرح یہ اعتقاد رکھیں کہ ہم صرف پوشیل طور پر اور ظاہری مصوحت کے لحاظ سے  
یعنی منافقانہ طور پر انگریزوں کے مطیع ہیں ورنہ دل ہمارے سلطان کے ساتھ میں کہ وہ  
خلیفہ اسلام اور دینی پیشوا ہے اس کے خلیفہ ہونے کے انکار سے اور اس کی نافرمانی سے  
انسان کا فر ہو جاتا ہے تو اس اعتقاد سے بلاشبہ ہم گورنمنٹ انگریزی کے چپے باغی اور  
خدا تعالیٰ کے نافرمان ٹھہریں گے۔ تعجب ہے کہ گورنمنٹ بلن باتوں کی تہ تک کیوں نہیں سمجھتی  
اور ایسے منافق پر کیوں اعتبار کیا جاتا ہے کہ جو گورنمنٹ کو کچھ کہتا ہے اور مسلمانوں کے  
کانوں میں کچھ بھونکتا ہے۔ میں گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں لوب سے عرض کرتا ہوں کہ  
گورنمنٹ عالیہ غور سے اس شخص کے حالات پر نظر کرے یہ کیسے منافقانہ طریقوں پر چل رہا ہے  
اور جن باغیانہ خیالات میں آپ مبتلا ہے وہ میری طرف منسوب کرتا ہے۔

بالآخر یہ بھی لکھنا ضروری ہے کہ جس قدر اس شخص نے مجھے گندی گالیاں دیں اور  
محمد بخش جعفر زئی سے دلائل اور طرح طرح کے اخترا سے میری ذلت کی اس میں میری  
فریاد جناب الہی میں ہے جو دونوں کے خیالات کو جانتا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں ہر ایک کا  
انصاف ہے۔ میں خدا سے یہی چاہتا ہوں کہ جس قسم کی میری ذلت جو ٹپے بہتانوں سے  
اس شخص نے کی۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں مجھے باغی ٹھہرانے کے لئے  
خلاف واقعہ باتیں بیان کیں وہی ذلت اس کو پیش آدے۔ میرا ہرگز یہ مدعا نہیں  
ہے کہ بجز طریق جزاء سیدتہ بمشاہدہ کے کسی اور ذلت میں یہ مبتلا ہو۔ بلکہ میں  
منظوم ہونے کی حالت میں یہی چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرے لئے اس نے ذلت کے سلسلے  
کئے ہیں اگر میں ان ہتھوں سے پاک ہوں تو وہ ذلتیں اس کو پیش آویں۔ اگرچہ میں  
جانتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بہت حلیم اور حتی المقدور ختم پوشی کرنے والی ہے لیکن اگر میں قبول  
محمد حسین باغی ہوں یا جیسا کہ میں نے معلوم کیا ہے کہ خود محمد حسین کے ہی باغیانہ خیالات ہیں  
تو گورنمنٹ کا فرض ہے کہ کامل تحقیقات کر کے جو شخص ہم دونوں میں سے درحقیقت مجرم ہے

۱۳

۲۲۶

لے بوض: ۲۸۰

کشف الغلام

۲۲۱

عش گورنٹ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اس شخص کے کھانے کے وابت اور اور دکھانے کے اور ہیں۔ اپنے بجنس مولویوں پر ان کے خیال کے موافق اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے اور پھر جب گورنٹ کے دکھانے کے لئے تحریر کرتا ہے تو وہاں گورنٹ کو خوش کرنے کے لئے یہ عقیدہ بیان کر دیتا ہے کہ "عش نہیں مانتا کہ کوئی ہمدی آئیگا اور لڑائیاں کرے گا۔" لیکن مگر یہ ہمدی کو نہیں مانتا تو دوسرے مولویوں کا جوتے ہیں کیونکہ سرگروہ اور ایڈوکیٹ کہلاتا ہے؟ ان باتوں کا انصاف گورنٹ عالیہ کے ہاتھ میں ہے۔ میرے نزدیک گورنٹ ہم دونوں کی اعلیت تک اس صورت میں یاسانی پہنچے گی کہ ہم دونوں کے اپنے دوبرہ اور دوسرے مولویوں کے روبرو اس مقدمہ میں اظہار لے۔ اس وقت جو منافقانہ طرز کا آدمی ہوگا اس کی تمام حقیقت کھل جائیگی لہذا

### بادب التماس ہے

کہ یہ فیصلہ مزور کیا جائے جبکہ یہ فاش جھوٹ اس نے اختیار کیا ہے تو کیونکر اطمینان ہو کہ جو دوسری باتیں گورنٹ تک پہنچاتا ہے ان میں سچ بولتا ہے۔ منہ

تتت

۴۵

میں کو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو یہ ہے کہ نئے برس سے مسلمان بنو۔ پھر اللہ تعالیٰ اہل حقیقت خود کھول دے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ امام ہیں کے ساتھ یہ اس قدر جنت کا ثلوع کرتے ہیں زندہ ہوں، تو ان سے سخت بیزاری ظاہر کریں۔

جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا مرض کیا جس کا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی باتوں کی کیا پروا کر سکتے ہیں۔ ہم کو تو وہ کہنا ہے جو ہمارا کام ہے۔ اس لیے یہ اور کو کہ پڑانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ ملی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مڑوہ ملی کی تلاش کرتے ہوئے

### ۸ رو بہرستہ ۱۹

فرمایا: کل رات میری انگلی کے پٹے میں درد تھا اور اس شدت کے ساتھ درد تھا کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیوں کر بسر

ہوگی۔ آخر روز سی فٹوٹی ہوئی اور اہام ہوا۔ گونئی بڑا آدسا لٹا۔ درد سناٹا کا لفظ ابلی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ سنا دند جاتا رہا ایسا کہ گیس ہوا ہی نہیں تھا۔

بیز فرمایا کہ ۱

ہم کو خدا تعالیٰ کے اس کلام پر جو ہم پر وہی کے ذریعہ نازل ہوتا ہے، اس قدر یقین اور مبنی وجہ البیقر یقین ہے کہ یہ اللہ میں بکھرا کر کے جس قسم کی چاہو قسم دے دو۔ بلکہ یہ یقین یہاں تک ہے کہ اگر میں اس بات کا انکار کروں یا وہم بھی کر دوں کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں تو سنا کا فر ہو جاؤں گا۔

### ۱۳ رو بہرستہ ۱۹

اپنی بخش لاہوری مخالفت کی کتاب عسائے موسیٰ تمام کمال پڑھ کر حضرت اقدس نے فرمایا:

نصرت الہی فیصلہ کن قاضی ہے

اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کی فتویٰ ت کو چھوڑ کر چند گھنٹوں کا کام ہے اس کا جواب دے دینا لیکن میں

۱۔ التحکد جلد ۴ نمبر ۱۰۲ صفحہ ۱۰۲ رو بہرستہ ۱۹

۲۔ التحکد جلد ۴ نمبر ۴۴ صفحہ ۴۴ رو بہرستہ ۱۹

کام بھی انہیں مولویوں میں سے جس سے ظہور میں آئے میرے پر محبوبی تجرباں بھی کی گئیں اور خواہ خواہ  
 گوہر منت کو خلاف واقعہ باتوں کے ساتھ اکسایا گیا مگر کچھ جب ہے کہ اس کا نتیجہ نکلیا چاہا یہ چاہا کہ  
 میں ترقی کر گیا جب یہ لوگ میری تکفیر اور تکذیب کے لئے کھڑے ہوئے اور خود بخود پیشگوئیاں کیں کہ  
 جلد ترہم اس شخص کو نابود کر دیں گے۔ اُس وقت میرے ساتھ کوئی بڑی جماعت نہ تھی بلکہ صرف چند  
 آدمی تھے جن کو انگلیوں پر گن سکتے تھے۔ بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں سب براہین احمدیہ پیپ  
 رہی تھی۔ میں صرف ایک لکھا تھا۔ کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ اس وقت میرے ساتھ کوئی ایک لکھا تھا۔ یہ وہ  
 زمانہ تھا کہ جبکہ خدا نے تمہاری پیاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تو اس وقت  
 ایک لکھا ہو مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہوگی اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر  
 عروج ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تو برکت دیا جائیگا۔ خدا پاک ہے  
 جو چاہتا ہے کہ تاہی۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائیگا اور انہیں برکت دیگا  
 اور بڑھائے گا اور انکی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اسکے عہد پر قائم ہونگے۔ اب دیکھو کہ  
 براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا جس کا ترجمہ کیا گیا وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک ایسی ہی جماعت  
 جبکہ خدا نے مجھے یہ دُعا سکھائی کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ یعنی اے  
 خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہو۔ یہ دُعا الہامی براہین میں موجود ہے۔ قرآن اس وقت  
 کے لئے تو براہین احمدیہ خود گواہی دے رہی ہے کہ میں اس وقت ایک گناہم آدمی تھا مگر آج باوجود مخالفانہ  
 کوششوں کے ایک لاکھ سے بھی زیادہ میری جماعت مختلف مقامات میں موجود ہے۔ پس کیا یہ معجزہ ہے  
 یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے منصفوں نے کئے مگر یہ سب  
 مولوی اور ان کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد ہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف نہ کیجئے  
 جبکہ پویش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے مگر میں صاحب معجزہ نہیں تو مجھ ٹاہوں۔ اگر فرق سے  
 ابن سیرم کی وفات ثابت نہیں تو میں مجھ ٹاہوں۔ اگر حدیث صحیح نے میں مریم کو مردہ رُو خدا ہی  
 نہیں ٹھہرایا تو میں مجھ ٹاہوں۔ اگر فرق نے سحیح طور میں نہیں کہا کہ اس لئے کہ خلیفے اسی امت ہیں

ہونگے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن نے میرا نام اپنی مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ اے فانی انسانو! ہتھیار چھ جاؤ۔ اور سوچو کہ بڑے بڑے مجبورہ کیا ہوتا ہے کہ اس قدر مخالفوں کے جنگ و جدل کے بعد آخر براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئیاں سچی نکلیں جو آج سے بائیس برس پہلے کی گئی تھیں۔ تم ثابت نہیں کر سکتے کہ اس زمانہ میں ایک فرد انسان بھی میرے ساتھ تھا مگر اس وقت اگر میری جماعت کے لوگ ایسا کلمہ آباد کئے جاویں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ شہزادہ ترسے سے بھی کچھ زیادہ ہوگا۔ حالانکہ براہین کے زمانہ میں جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی صرف اکیلا تھا۔ پھر اگر مولویوں کی مزاحمت درمیان نہ ہوتی۔ تو براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر دوہرا رنگ نہ چڑھتا لیکن اب تو مولویوں اور ان کے تابعداروں کی مخالفانہ کوششوں نے اس ہجماز پر دوہرا رنگ چڑھا دیا اور بجائے اسکے کہ حسب مضمون **اِنَّ يٰۤاَيُّهَا كٰذِبًا فَاَتَحٰكِيْهِ كَذِبًا** مجھے صوف صادق ہونے کی وجہ سے اس آیت کی مقرر کردہ علامت سے بریت مل جاتی۔ اب تو اسکے علاوہ براہین احمدیہ کی عظیم الشان پیشگوئیاں جو اس زمانہ سے میں بائیس برس پہلے دنیا میں شائع ہو چکی ہیں وہ پوری ہو گئیں اور ہزار ہا اہل فضل و کمال میرے ساتھ ہو گئے۔ اب **وَمَسْرُوْرًا** اس آیت کا دیکھو **اِنَّ يٰۤاَيُّهَا كٰذِبًا فَاَتَحٰكِيْهِ كَذِبًا** خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اتنی مہینوں میں اراداً امانتاً ہر ایک شخص جو میری امانت کرے گا وہ نہیں مرے گا جب تک وہ اپنی امانت نہ دیکھ لے۔ اب ان مولویوں سے پوچھ لو کہ انہوں نے میرے مقابلے خدا کے حکم کو کوئی ذلت بھی دیکھی ہو یا نہیں۔ اب کوئی میری توہین کرے تو اٹھ کر چل سکتا ہے کہ قرآن کی یہ پیشگوئی جو عیساکہ بعض الذی یبعث کہ ہے میری تائید کیلئے ظہور میں نہیں آئی بلکہ قرآن شریف نے بعض کے لفظ سے بتلایا کہ وہ عید کی پیشگوئی کیلئے بعض کا نمونہ کافی ہے اور اس جگہ نمونے تو ہوتے نہیں۔ کیا مخالفوں کی اس میں کچھ تفریق ہے؟ اگر غلام دستگیر علی ایسی کتاب فتح رحمانی میں ص ۲۶ میں میرے پر مخالفوں کی جملہ مخالفی فریقوں میں سے کاذب پر بڑھا کر کے خود ہی چند روز کے بعد مر گیا۔ محمد حسن

لے دیکھو کہ کیا یہ مجھ نہیں کہ جس مولوی نے مکہ کے بعض نادان علماؤں سے میرے پر فتویٰ لکھا دیا تھا۔ وہ سب اہل کر کے خود ہی مر گیا۔ منہ

پھر ماسوا اس کے اگر اس وجہ سے انکار کیا جاتا ہے کہ یہ امر خلاق عادت ہے۔ تو کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد اللہ الہی جو نایہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جبکہ لیکچر ہم کی موت نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برضلات وید کے مقرر کردہ قانون قدرت کے اللہم کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا بُرد ہو گیا اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی چھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا اور اگر لیکچر ہم عالی پیش گوئی سے تسلی نہیں ہوئی تو پھر درخواست کرنے سے اور کوئی ذریعہ تسلی کا پیدا ہو سکتا ہے اور خدا قہلے کی عدداً الہامی پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں تسلی دے سکتی ہیں مگر وید کا قانون قدرت ایسا جھوٹا ثابت ہوا کہ ساتھ ہی وید کو بھی لے ڈوبا پھر اسی بنام پر اعتراض کرنا صحیح سے بعید ہے۔ ظاہر ہے کہ وید نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کے بعد خدا کی قوتِ حکم ہمیشہ کے لئے مسلوب رہے گی مگر ہم نے چمکتے ہوئے نشانیوں کے ساتھ ثابت کر دیا کہ وید نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور جو کچھ آئندہ کے لئے خدا کے اللہم کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ محفل اور قانون قدرت کے برضلات ہے وہ سراسر جھوٹ اور ضلالت حق ہے بلکہ خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو اللہم کرتا ہے تو پھر بتلاؤ کہ اس کے بعد بار بار اُس وید کو پیش کرنا جس کے قانون قدرت کا تو نام دیکھ چکے ہیں۔ کس قدر ضلالت حیا و شرم ہے۔

مغرض لیکچر ہم کی موت نے ثابت کر دیا کہ وید کی یہ تعلیم سراسر غلط ہے کہ اس کے بعد اللہم نہیں ہے تو پھر وید کے مقرر کردہ قانون قدرت پر اعتبار کیا رہا۔ خدا قہلے کے کہوڑا قانون قدرت ابھی معنی میں اور آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہے ہیں مگر انسوس ایل لوگوں پر کہ دانستہ آنکھ بند کر لیتے ہیں اگر یورپ کا کوئی شخص یہ بات ظاہر کرے کہ میں تمہیں سے پانی نکال سکتا ہوں یا تمام تمہیں کو پانی بنا سکتا ہوں تو اُس کے مقابل پر یہ لوگ دم بھی نہ ماریں اور فی غنور آمتا وعدہ قہلے کہنے لگیں مگر خدا کے کلام نے جو کچھ بیان کیا اُس کو نہیں مانتے۔

ہوتے کا دعویٰ کر کے قوم کا صحیح قرار نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے۔ اور محض  
ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رعب و خوف بٹانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی۔ اور  
یا اللہم پڑھا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ جاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی  
طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ ایسا حدیث میں ملتا  
نہیں کہ خدا اس کو یہ عزت دے کہ تو نے اگر میرے پر انذار کیا تو میں تجھے ہلاک کر دینا جا چکے  
وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کے قابل التفات نہیں کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی  
اس کو نبی یا رسول یا مہر من اللہ نہیں سمجھتا۔ ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہیے کہ اس  
مفسر یا نہ علمت پر برائے میں گذر گئے۔ میں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت  
نہیں مگر یہ بھی امید نہیں۔ خدا ان کے اندوئی اعمال بہتر جانتا ہے۔ ان کے وہ قول تو میں یاد ہیں۔  
لہذا یہ کہ اب وہ ان سے انکار کرتے ہیں (۱۶) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گزرا ہے کہ بڑے  
بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبدالقادر فزوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے  
ایک نور نکلا جس پر گرا اللہ میری اللہ اس سے بے نصیب رہ گئی۔ (۲۰) دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ نے  
انسانی تش کے طور پر ظاہر ہو کر ان کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار  
کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے  
ہیں جن کو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کر چکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انہوں نے خدا تعالیٰ  
پر افتراء کیا ہے۔ کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کر سکتا

\* میں ہرگز قبول نہیں کرتا کہ حافظ صاحب میں ہر دو واقعات انکار کرتے ہیں۔ یہ دو واقعات کا گواہ نہ صرف  
میں ہیں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب لآلہ اولیاء میں ان کی زبانی مولوی عبدالقادر  
صاحب کا کشف صحیح ہو چکا ہے۔ میں کو قیداً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب مرتکب ہرگز  
نہیں ہرگز نہیں ہیں کہ گو قوم کا طرفت ایک بڑی نصیبت میں گرفتار ہو جائیں۔ ان کے بھائی محمد غوث  
نے تو انکار نہیں کیا تو وہ کیونکر کیجیے۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ منہا

۶۰

مجیب قدرت دکھاتا ہے کہ جب امام مذکور کجالت زار نزار گھردا پس آیا تو اثر الماسم  
برعکس پایا یعنی لڑکے کے آثار دوسھت دیکھے غرض کہ موندہ منحوس سے یہ لڑکے ٹھکانا ہی تھا  
کہ دم بدم لڑکے کو آرام ہونے لگا۔ جب لوگوں نے مجیب الدعوات صاحب راہیہ دوسبی  
لفظ بندہ کی لیاقت کا ہے، کی بنی اڑانی تو جواب دیا کہ الماسم غلط نہیں ہو سکتا۔  
دایم یہ بچہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ تمام بڑا قصہ پراخرا کر یہ کا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کبھی جو ولد لڑنا کھلتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے  
شرطتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی جس قوم میں اس جنس کے  
شریعت دایم لوگ ہیں وہ کیا کچھ ترقیاں نہیں کریں گے۔ اب اس نیک ذات آریہ پر  
فرض ہے کہ ایک جلسہ کرنا کہ ہمارے روبرو اس بتان کی تصدیق کر اے تا اصل را دی  
کو حلف سے پوچھا جائے اور اس بے اصل بتان کے لئے نہ صرف ہم اس را دی کو حلف  
دیں گے بلکہ آپ بھی حلف اٹھائیں گے فریقین کے حلف کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر  
پہنچ اپنے حافظہ کی پوری یادداشت سے بلا ذرہ کم و بیش میں نے بیان نہیں کیا تو  
میں خدا کے قادر مطلق اور اسے پریشہ سر مشکتی مان ایک سال تک اپنے فخر عظیم سے  
ایسی میری بیخ کنی کر اور ایسا ہیبت ناک عذاب نازل فرما کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو  
اور پھر اگر ایک سال تک آسمانی عذاب اصل را دی محفوظ رہا تو ہم اپنے جھوٹا ہونے کا خود شہاد  
دہیں گے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا تاملے ایسے بتان صریح کو بے فیصلہ نہیں چھوڑے  
گا۔ یہ تو ہمارے لئے اور ایک ملہم من اللہ کے لئے ممکن بلکہ کثیر الوقوع ہے جو کوئی  
نواب یا الماسم مشتبہ طور پر معلوم ہو جس کی احتمالی طور پر کئی حصے کئے جائیں مگر پراخرا  
کے قطعی طور پر جن الماسم ہو گیا کہ دین محمد جان محمد کا لڑکا اب مرے گا اس کی قبر کو دو

۳۸۶



بعض اہم تصنیف کے حوالہ

۲۱۵

حقیقۃ الہی

معلوم نہیں کہ کہاں تک خدا تعالیٰ کے علم میں میرے آیام دعوت کا سلسلہ چرا سکتے ہیں لوگ باوجود مولوی کہلانے کے یہ کہتے ہیں کہ ایک خدا پر افترا کرنا بیابان اور جھوٹا علم ہونے والا اپنے ابتدائے افترا سے تیس سال تک بھی زندہ رہ سکتا ہے اور خدا اس کی نصرت اور تائید کر سکتا ہے اور اسکی کوئی نظیر پیش نہیں کرتے۔ اسے یہ ایک ٹوکو! جھوٹ بولنا کہ وہ گواہ کھانا ایک برابر ہے۔ جو کچھ خدا نے اپنے لطیف و کرم سے میرے ساتھ معاملہ کیا یہاں تک کہ اس مدت دراز میں ہر ایک دن میرے لئے ترقی کا دن تھا! اور ہر ایک مقدمہ جو میرے تباہ کرنے کے لئے اٹھا گیا خدا نے دشمنوں کو رسوا کیا۔ اگر اس مدت اور اس تائید اور نصرت کی تمہا سے پاس کوئی نظیر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ بموجب آیت لَوْ تَقُولُ لِيَأْتِيَنَّآيَةَ نَشَآنَ مِمَّنْ تَبْتَثُ لَوْ كُنَّا آلِهَآءَ سِوَاكَ لَأَخَذْنَا لِمَقْذِفِہِمْ مِّمَّا يَفْتَرُونَ

۱۹۔ انیسواں نشان یہ ہے کہ خواجہ غلام فرید صاحب نے جو نواب بہاؤ اللہ کے پیر تھے میری تصدیق کے لئے ایک خواب دیکھا جس کی بنا پر میری محبت خدا تعالیٰ نے اُنکے دل میں ڈال دی اور اسی بنا پر کتاب اشارات فریدی میں جو خواجہ صاحب موصوف کے طفولیات میں بجا بجا خواجہ صاحب موصوف میری تصدیق فرماتے ہیں۔ اہل فکر کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ظاہری جھگڑوں میں بہت کم پڑتے ہیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنکھوں پر رعب خواب یا الہام بتہ ملتا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں۔ پس چونکہ خواجہ غلام فرید صاحب پر صاحب العلم کی طرح پاک باطن تھی اسلئے خدا نے اُن پر میری سبحانی حقیقت کھول دی اور کئی مولوی جیسے مولوی غلام دستگیر خواجہ صاحب کو میرا کذب بنانے کیلئے آپکے گاؤں میں پہنچے جیسا کہ کتاب اشارات فریدی میں خواجہ صاحب نے خود یہ حالات بیان کئے ہیں اور بعض غرضوں میں کا بھی خواجہ صاحب موصوف کے پاس خط پہنچا مگر آپ نے

مجھ سے یہ یوں کہہ کر میرے زمانہ الہام کو اس تاریخ سے لیا جانے جب اول صحتہ براہین احمدیہ کا کھانا تھا مقاب تو اس سال سے میرے الہام کے زمانہ کو ستائیس سال کے قریب ہوتے ہیں اور جب براہین احمدیہ کے چہلم صحتہ سے شمار کیا جائے تو تب پچیس سال گزرتے ہیں اور جب وہ زمانہ لیا جائے کہ جب پہلے الہام شروع ہوا تب تیس سال ہوتے ہیں۔ صحتہ

۲۱۵

کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی۔ اور یہ مسجد اُنی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تادمشقی مفسد کی اصلاح کرے اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیث نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارہ اسیح کا فرج دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لیے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خراج کرنا بہتر ہے کہ نفع ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور خدا مود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے جس نے خدا سے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی منارہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ نفع نمایاں کامیدان ہوگا مگر فرج ان ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حجب سے فرشتے کام لیتے ہیں۔ آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔

اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرج دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر تاراج لوگ اعتراض کرینگے میں خدا تعالیٰ کی ملکیت اور مسلمات نہیں پابندی کہ کسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے اس کی ایسی ہی شان ہے کہ جیسے جن فتانوں کی پہلے مکتبہ بچاؤ چلا وہ ہمارے سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دینے گئے۔ لہذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے۔ جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریک کے تہ سے بچاؤ مگر خود شریک راہ مقابلہ مست کرو۔ جو شخص ایک

۲-۱

نور احمد نے کہا کہ خدا کی قدرت سے کیا تعجب کہ وہ لڑکائے۔ اس سے قریباً تین برس کے بعد جیسا کہ ابھی لکھتا ہوں دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے۔ اس بیان کی تمام یہ لوگ تصدیق کریں گے بشرطیکہ قسم نمود نمبر ۲۱ سے کر چھا جائے۔ اور حافظ نور احمد سخت مخالفت ہے مگر نمونہ نمبر ۲۱ کی قسم اس کو بھی سچ بولنے پر مجبور کرے گی۔

۱۰ تخمیناً اٹھارہ برس قبل عرصہ گزرا ہے کہ مجھے کسی تقریب سے مولوی محمد حسین بٹالوی یا ڈیڑھ سالہ اشاعت السنۃ کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اسی نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل کوئی الہام ہوا ہے؟ میں نے اسکو یہ الہام سنایا۔ جس کو میں کسی دفتر اپنے مخلصوں کو سنا چکا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ بکر و شیبک۔ جس کے یہ معنی ان کے آگے اور نیز ہر ایک کے آگے میں نے ظاہر کئے کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا۔ اور اس وقت بفضلہ تعالیٰ چارپندرہ اس بیوی سے سو جو رہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے میں نہیں یقین کر سکتا کہ مولوی محمد حسین بوجہ شدتِ خدا اور تعصب اس پیشگوئی کی نسبت اپنی واقفیت بیان کر سکے۔ لیکن اگر حلف مطابق نمونہ نمبر ۲۱ دیکھائے تو اس صورت میں اُمید ہے کہ سچ بول دے۔

۱۱ تخمیناً سو برس پہلے عرصہ گزرا ہے کہ میں نے شیخ حامد علی اور لالہ شرمیت کھتری ساکن قادیان اور لالہ ملا دامل کھتری ساکن قادیان اور جان محمد مرحوم ساکن قادیان اور بہت سے اور لوگوں کو یہ خبر دی تھی کہ خدا نے اپنے الہام سے مجھے اطلاع دی ہے کہ

۲۵

بہادار کوئی الہام پیش کرنا چاہیے۔ اجتہادی غلطی نہیں اور رسولوں سے بھی ہو جاتی ہے۔  
 سپروہ قائم نہیں رکھے جاتے۔ ذرہ صحیح بخاری کو کھولو اور حدیث ذہب دہلی کو خود  
 سے پڑھو۔ ایسا اعتراض کرنا جو دوسرے پاک نبیوں پر بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی  
 وہی اعتراض آئے مسلمانوں اور نیک آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ لعنتیوں اور شیطانوں  
 کا کام ہے۔ اگر دل میں فساد نہیں تو قوم کا تفرقہ دور کرنے کے لئے ایک جلسہ کرو۔ اور  
 مجلس عام میں میرے پر اعتراض کرو کہ فلاں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ پھر اگر حاضرین نے قسم کھا کر  
 کہہ دیا کہ فی الواقع جھوٹی نکلی اور میرے جواب کو سنکر مدلل بیان اور شرعی دلیل سے رد  
 کر دیا تو اسی وقت میں تو بیکرونگہ۔ ورنہ چاہیے کہ سب تو یہ کر کے اس جماعت میں داخل  
 ہو جائیں اور مدنگی اور بد مذہبی چھوڑ دیں۔

۱۹

اے مسلمانوں کی ذریت! میں نے آپ لوگوں کا کیا گناہ کیا ہے کہ آپ لوگ انواع  
 و اقسام کے منصوبوں سے میری ایذا کے درپے ہو گئے تم میں سے جو مولوی ہیں وہ ہر وقت ہی  
 وعظ کرتے ہیں کہ یہ شخص کافر بدین و جلال ہے اور انگریزوں کی سلطنت کی مدد سے زیادہ  
 تعریف کرتا ہے اور رومی سلطنت کا مخالف ہے۔ اور تم میں سے جو ملازمت پیشہ ہیں وہ  
 اس کو شش میں ہیں کہ مجھے اس محسن سلطنت کا باغی ٹھہراویں۔ میں سنتا ہوں کہ ہمیشہ مخالفین  
 و اقدم خیر میں میری نسبت پہنچانے کے لئے ہر طرف سے کوشش کی جاتی ہے حالانکہ آپ  
 لوگوں کو تو یہ معلوم ہے کہ میں باغیانہ طریق کا آدمی نہیں ہوں۔ میری عمر کا اکثر حصہ سلطنت  
 انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے منافقت جہاد اور انگریزی ملاحظت کے  
 بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں لکھی  
 کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابیں کو تمام ممالک عرب اور  
 مصر اور شام اور کابل اور دم نک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس  
 سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور ہمدی تخی اور مسیح تخی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے

پوش دلانے والے مسائل جو اہمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ انکے دلوں سے محدود ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بے خواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی حیثیت میں پھیلاتا جا جبکہ میں میں برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کر دوں۔ ملائکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن کہ منظر میں مل سکتا ہے نہ ہرگز نہیں۔ اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔ پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں۔ اگر اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ جلد میں غرضی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بد خیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں غرضی رکھتے ہوں میں انکو سخت نادم اور بد قسمت ظالم سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس بات کو گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔ تم چاہو دل میں مجھے کہہ دو۔ گالیان نکالو۔ یا پچھلے کی طرح کانفرنس کا فتویٰ لکھو۔ مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کے خیالات رکھنا۔ یا ایسے خیال میں سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بد فاقی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔ بہتر ہے ایسے مسلمان ہیں جن کے دل کبھی صاف نہیں ہوں گے جب تک ان کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ غرضی جہاد اور غرضی مسیح کی حد نہیں تمام افسانہ اور کہانیاں ہیں۔

اے مسلمانو! اپنے دین کی ہمدردی تو اختیار کرو مگر تجھی ہمدردی۔ کیا اس مستحیبت کے زمانہ میں دین کے لئے یہ بہتر ہے کہ ہم تلوار سے لڑیں اور مسلمان کرنا چاہیں کیا جبر کرنا اور زور اور قہری سے اپنے دین میں داخل کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتی ہے کہ وہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ خدا سے ڈرو اور یہ بیچودہ الزام دین اسلام پر مت لگاؤ مگر اس لئے جہاد کا مسئلہ لکھا ہے اور زبردستی اپنے مذہب میں داخل کرنا اسکی تعلیم ہے۔ محاذ اللہ ہرگز

اور فتویٰ دینے والے کا نام جس نے اول فتویٰ دیا ایمان۔ پس تعجب نہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ ایمان اپنے کفر پر مرے گا لیکن فرعون کسی وقت جب خدا کا ارادہ ہو کہے گا امنت، انه لا اله الا انت سبحانک انی اعترت بک، اور پھر فرمایا کہ یہ لفظ خدا کی طرف سے ہو گا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے جو دائی محبت ہے جو کسی منقطع نہیں ہوگی اور خدا میں تیرا اجر ہے خواجہ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کریگا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے اچھی نہیں اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں۔ اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کفر ضروری تھی۔ اور اس میں خدا کی حکمت تھی۔ مگر انسانی مان پر بھی کے تدبیر سے یہ حکمت اور مصلحت الہیہ کی ہوئی۔ اگروہ پیدائہ ہوتے تو اچھا تھا۔

اس قدر الہام تو ہم نے بطور نمونہ کے براہین احمدیہ میں سے لکھے ہیں۔ لیکن اس ایکس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لیکر آج تک میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں۔ اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسائل کے ہیں۔ اور ان سب میں میری مسلسل طوہ پر یہ عادت رہی ہے کہ اپنے جدید الہامات ساتھ ساتھ شائع کرتا رہا ہوں اس صورت میں ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ یہ ایک مدت کے بعد کا زمانہ ابتدا دعویٰ نامور من اللہ ہونے سے کچھ تک کیسی شہا رندی سرگرمی سے گزرا ہے۔ اور خدا نے نہ صرف اس وقت تک مجھے زندگی بخشی بلکہ ان تالیفات کے لئے صحت بخشی مال عطا کیا۔ وقت حیات فرمایا۔ اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت نہیں کہ صرف معمولی مکالمہ الہیہ ہو بلکہ اکثر الہامات میرے پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے بد ارادوں کا ٹمن میں جو اب ہے۔ شاؤ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جو ہوا تھا تبھی جلد مر گیا۔ اس لئے پہلے ہی سے اُس نے

مالا کھوہ بجائے خود اپنے متین معزز سمجھتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔  
 افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت  
 یہ سوہلوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں کھینچ آسمان کرتے تھے  
 دیکھیں گے اور یہ اعجاز ہم ہم پر چشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح لادورنگ کی پوشاک پہنے ہوئے  
 آسمانی سے اترتے چلے آئے ہیں اور انہما بائبل فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ  
 اور نہایت کے آدمی ایک بڑے میسک کی طرح اکٹھے ہو کر روئے سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

فیه اختلافاً کثیراً۔ قل لو اتبع اللہ اھما وکفر لفسدت السموات والارض  
 ومن فیہن ولیطلت حکمتہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً۔ قل لو کان البحر  
 مداداً للحکمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد حکمات ربی ولو جئنا بمثقال  
 مداد۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکلن اللہ غفوراً  
 رحیماً پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بیل والا۔ میری عبادت گاہ

میں ان کے چلے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوسیاں رکھی ہوئی ہیں اور  
 چوہوں کی طرح میرے بچے کی مدینوں کو کتر رہے ہیں رٹھوسیاں، چھوٹی بیاباں ہیں جن کو بہت کسان  
 میں گوریاں کتے ہیں عبادت گاہ سے ملو اس نام میں سنا نہ حال کے اکثر مولوں کے دل میں جو زیلے  
 بھرے ہوئے ہیں اس پر مجھے داد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ ہلا جس میں قادران میں نازل ہونے کا  
 حکم ہے تو اتنا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب رحم میرا غلام قادر میرے  
 قریب بیٹھ کر آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہیں زبان نقرات کو پڑھا کہ  
 انا انزلنہ قریناً من القادیا ہی تو میں نے شکر ست تہب کیا کہ کیا قادران کا نام ہی قرین ہے  
 میں لکھا ہے؟ تب انوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا جاتا ہے تہب نے نظر ڈال کر جو لکھا تو مسلم ہوا کہ  
 فی الحقیقت قرآن شریف کے دائمی صفوں میں شاید قریب نصف کے موقع پر ہی ایسا عبارت لکھی ہوئی ہو جو  
 ہے تہب نے اپنے خط میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادران کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا  
 کہ تمی مشرعل کا نام اعزاز کے ساتھ قرآنی شریف میں درج کیا گیا ہے کہ لادورنگ اور قادران یکسف تھا

(۱۴۹)

## قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ

میرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

چونکہ قرین معلومت ہے کہ سرکار انگریزی کی غیر خواہی کے لیے ایسے نام نہم مسلمانوں کے نام ہی نقشہ جات میں درج کئے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں اور ایک ٹھپی ہوئی بغاوت کو اپنے دلوں میں لٹکھرا کر اپنی اندرونی بیماری کی وجہ سے فرسیت جھوٹے مکر سے کرکس کی تعطیل سے گزر کرتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ اسی مرض کے لیے تجویز کیا گیا کہ اس میں ان تاحی شناس لوگوں کے نام محفوظ ہیں کہ جو ایسے باخیاں سرشت کے آدمی ہیں۔ اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں مسلمانوں میں ایسے آدمی بہت ہی کمزور ہیں جو ایسے مضدانہ عقیدہ کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھتے ہوں لیکن چونکہ اس امتحان کے وقت بڑی آسانی سے ایسے لوگ معلوم ہو سکتے ہیں جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف ہیں اس لیے ہم نے اپنی نمونہ گورنمنٹ کی پوشیل غیر خواہی کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شرہ بر لوگوں کے نام ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مضدانہ حالت کو ثابت کرتے ہیں کیونکہ جمعہ کی تعطیل کی تقریب پر ان لوگوں کا شناخت کرنا ایسا آسان ہے کہ اس کی مانند ہمارے ہاتھوں کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ وجہ یہ کہ جو ایک ایسا شخص ہو جو اپنی نادانی اور جہالت سے برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتا ہے۔ وہ جمعہ کی فرسیت سے ضرور منکر ہو گا اور اسی علامت سے شناخت کیا جائے گا کہ وہ حقیقت اس عقیدہ کا آدمی ہے لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پوٹینیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقوشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی اور بافضل یہ نقشے جن میں ایسے لوگوں کے نام مندرج ہیں گورنمنٹ میں نہیں بھیجے جائیں گے۔ صرف اطلاع وہی کے طور پر ان میں سے ایک سادہ نقشہ چھپا ہوا جس پر کوئی نام درج نہیں نقطہ ایی مضمون درج ہے ہمزہ درخواست بھیجا جا تا ہے اور ایسے لوگوں کے نام معد پتہ و نشان یہ ہیں:-







سیرت المہدی جلد سوم

۱۰۱

۴۳۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :- مولوی غلام حسین صاحب ڈنکھوی سابق حکم کر رکھو ریٹو سے لاہور سے  
 برواوسط مولوی عبدالرحمن صاحب بمبئی نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ  
 ایک سفر میں لاہور اسٹیشن پر آئے تو ایک مسجد میں جو ایک چوڑے کی شکل میں تھی، آرام کے  
 لئے بیٹھ گئے۔ یہ مسجد اس جگہ تھی جہاں اب پلیٹ فارم نمبر ۴۴ ہے۔ پنڈت لیکرام وڈل آیا اور اس  
 نے حضرت صاحب کو جھک کر سلام کیا۔ تو حضور نے اس سے منہ پھیر لیا۔ دوسری مرتبہ پھر اس نے اسی  
 طرح کیا۔ پھر بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس پر بعض غلام نے عرض کیا کہ حضور! پنڈت لیکرام  
 سلام کے لئے حاضر ہوا ہے، آپ نے فرمایا۔ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ کو گالیاں دینے والے  
 کا ہم سے کیا تعلق ہے؟ اسی طرح وہ سلام کا جواب حاصل کرنے میں ناکام چلا گیا۔  
 خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسی واقعہ کا ذکر روایت شیخ یعقوب علی صاحب عتقی کی روایت نمبر ۴۴۰  
 میں بھی ہو چکا ہے۔

۴۳۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :- مولوی غلام حسین صاحب ڈنکھوی نے برواوسط مولوی عبدالرحمن صاحب  
 بمبئی نے بیان کیا کہ ایک دفعہ شیخ عزت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مدعو کیا  
 اور دعوت کا اہتمام کیا۔ پلاؤ نرم بچا غفلت باور چیل کی  
 سنی شیخ صاحب کھانا کھانے کے وقت عذر خواہی کرنے لگے کہ جہانی غلام حسین کی غفلت سے  
 پلاؤ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گوشت چا دل۔ معاف اور گئی سب کچھ اس میں ہے۔ اور  
 میں لگے ہوئے چا دل کو پسند کرتا ہوں۔ یہ آپ کی ذمہ داری کی دلیل ہے۔ کہ مدعی پر بھی خوشی کا  
 اظہار فرمایا۔ لیکن ہے کہ حضور والے وار پلاؤ کو پسند فرماتے ہوں۔ لیکن خاکسار کو ملامت سے  
 بچانے کے لئے ایسا فرمایا ہو۔

۴۳۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :- مولانا محمد صاحب ساکن لنگوال ضلع گورداسپور نے مجھے سے  
 بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب بلایا۔ اور فرمایا کہ مجھے ایک  
 خواب آیا ہے میں نے پوچھا کیا خواب ہے۔ فرمایا۔ میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چادر  
 طرف ٹھک چنا ہوا ہے۔ میں نے تفسیر پوچھی۔ تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا مدد میرا ملے  
 اس کے بعد میں چار دن وہاں رہا میرے سنانے ایک مٹی آئوڈ آیا جس میں ہزاروں سے زائد پتیا

مجھے اصل رقم یا نہیں۔ جب مجھے خواب سنا۔ تو ملاو اعلیٰ اور شریعت کو کسی بلا کر سنا۔ جب  
منی آرڈر آیا۔ تو ملاو اعلیٰ و شرعیہ پت کو بلا یا۔ اندر فرمایا۔ کہ کو بھی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاکخانہ  
سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والا کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو کسی پتہ  
نہیں لگا کر گس نے بھیجا ہے۔

ٹاکسار عرض کرتا ہے کہ آج کل کے تو امر کے بعد سے رقم ارسال کنندہ کو پنا پتہ درج کرنا ضروری  
ہوتا ہے مگر ہے اس زمانہ میں یہ قاعدہ نہ ہو۔ یا مرزا دین محمد صاحب کو پتہ نہ لگا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ میان خیر الدین صاحب سیکھوالی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ  
ایک دفعہ میں اپنے گھوڑوں سیکھوال سے قادیان آیا۔ حضور علیہ السلام کی عادت تھی کہ گرم موسم میں گھوڑوں  
شام کے وقت مسجد مبارک کے شانہ نشین پر تشریف فرما ہوتے اور حضور صاحب بھی حاضر رہتے۔ اس  
روز عشاء کی نماز کے بعد آپ شاہ نشین پر تشریف فرما ہوئے۔ میرزا مہر نواب صاحب نے قادیان کے  
بعض گنہگار طبقہ کی سمیت کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ لوگ حضرت صاحب سے کوئی خاص تعلق پیدا نہیں کرتے  
مولوی عبدالکوکیم صاحب نے میر صاحب موصوف کے کلام کے جواب میں کہا کہ دیہاتی لوگ اسی طرح کے  
ہوتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہے۔  
مولوی صاحب نے میر صاحب امدان کی گفتگو کا تذکرہ کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو  
صاحب کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ میر صاحب دیہات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ میں اس وقت مجلس  
میں اپنی کڑھویوں کو یاد کر کے اور یہ خیال کر کے کہ میں بھی دیہاتی ہوں مخوم و مخومن جیسا ہرما تھا لیکن  
اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جمال الدین و میں امام الدین و میں خیر الدین تو  
ایسے نہیں ہیں۔ جب حضور نے ہم تین مہانتوں کو امام دیہاتوں سے سنے کر دیا۔ تو میرے مقام  
مہوم و دود ہو گئے۔ اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

ٹاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسلم کے زمانہ میں بھی اعراب لوگوں کا ایمان اسی طرح کا ہوتا  
تھا۔ مگر ان سے وہ لوگ مشتق ہوتے ہیں جو یہی کی سمیت کے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ اور خدا کے  
خصل سے ہماری حماقت کے اکثر دیہاتی نہایت غلط ہیں۔ وہ اصل ایمان کی پختگی کا حادہ شہری یا دیہاتی  
ہونے پر نہیں بلکہ سمیت اور استغاضہ اور پھر علم و عرفان پر ہے۔ لیکن جو کچھ نبی سے دود رہنے کا

۳۲۷

یہ چند احکام بطور نمونہ ہم نے لکھے ہیں اس میں ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی کوچ سکتا ہے کہ بظاہر یہ تمام خطابات صحابہ کی طرف ہی لیکن درحقیقت تمام مسلمان ان احکام پر عمل کرنے کے لئے مامور ہیں نہ یہ کہ صرف صحابہ مامور ہیں و بس۔ غرض قرآن کا اصلی اور حقیقی اسلوب جس سے سارا قرآن بھرا پڑا ہے یہ ہے کہ اسکے خطابات کے مورد حقیقی اور واقعی طور پر تمام وہ مسلمان ہیں جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں گے کہ بظاہر صورت خطابات صحابہ کی طرف راجع معلوم ہوتا ہے پس جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ یہ وعدہ یا وعید صحابہ تک ہی محدود ہے وہ قرآن کے عام محاورہ سے عدول کرتا ہے اور جب تک پورا ثبوت اس دعویٰ کا پیش نہ کرے تب تک وہ ایسے طریق کے اختیار کرنے میں ایک لمحہ ہے۔ کیا قرآن صرف صحابہ کے واسطے ہی نازل ہوا تھا۔ اگر قرآن کے وعدہ اور وعید اور تمام احکام صحابہ تک ہی محدود ہیں تو گویا جو بعد میں پیدا ہوئے وہ قرآن سے بالکل بے تعلق ہیں۔ تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْخُرَافَاتِ۔

اور یہ کہنا کہ حدیث میں آیا ہو کہ خلافت تیس سال تک ہوگی عجیب فہم ہے جس حالت میں قرآن کریم بیان فرماتا ہو کہ تَلْتَمِسُونَ الْاَوَّلِيْنَ وَ تَلْتَمِسُونَ الْاٰخِرِيْنَ تو پھر اس کے مقابل پکھنی حدیث پیش کرنا اور اسکے معنی مخالف قرآن قرار دینا معلوم نہیں کہ کس قسم کی کج فہمی ہے اگر حدیث کے بیابان پر اعتبار ہو تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہو کہ آسمان سے آنگنی نسبت آواز آئیگی کہ هٰذِهِ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْعَلِيِّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہو جو کسی کتاب میں درج ہو جو جامع الکتب بعد کتاب اللہ ہو لیکن وہ حدیث جو مستتر صاحب نے پیش کی ہو علماء کو اس میں کسی طرح کا جرح جو اور اسکی صحت میں کلام ہو کیا مستتر نے غور نہیں کیا جو آخری زمانہ کی نسبت بعض خلیفوں کے ظہور کی خبریں آئیگی ہیں کہ حادثات آئیگی مہدی آئیگی۔ آسمانی خلیفہ آئیگا۔ یہ خبریں حدیثوں میں ہیں یا کسی اور کتاب میں۔ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ زمانے تین ہیں۔

۵۴۷

و منح بی من النعم الظاهرة والباطنة وجعل من المجدوبين - و كنت شاباً  
وقد شغحت وما استفتحت باباً الا فتحت - وما سألت من نعمة الا اعطيت  
وما استكشفت من امر الا كشفت - وما ابتهلت في دعا و الا اجيبته -  
و كل ذاك من حبس بالقرآن و حبس سيدي و امامي سيد المرسلين - اللهم  
صل وسلم عليه بعدد نجوم السموات و ذرات الارضين و من اجل هذه المحبة  
الذي كان في فطرتي كان الله معي من اول امرى حين ولدت و حين كنت  
ضرباً عند ظمري و حين كنت اقرء في المتعلمين - و قد حجب الی منذ ذنوت  
العشرين ان انصر الدين - و اجادل البراهمة و القسيسين - و قد القت  
في هذه المناظرات مصنفات عديدة - و مؤلفات مفيدة منها كتابي  
**البراهين** - كتاب نادر مانع على منواله في ايام خالية فليقرء من كان  
من امرتايين - قد سئلت فيه صوامر الحجية القطعية على اقوال الملحدين -  
و رميت بشبهها الشياطين المبطلين - قد خفض هام كل معاند بذالك  
السيف المسلول - و تبينت فضيحتهم بين ارباب المنقول و المعقول - و بين  
المصنفين - فيه دقائق العلوم و شواردها و الالهامات الطيبة الصحيحة و  
الكشوف الجلييلة و مواردها - و من كل ما يجلي ذرر معارف الدين المتين و لي  
كتب اخرى تشابهه في الكمال - منها: الكحل و التوضيح و الازالة و فتح الاسلام  
و كتاب آخر سبق كلها الفقه في هذه الايام اسمه دافع الوساوس هو نافع جداً  
للذين يريدون ان يروا حسن الاسلام و يكفون افواه المخالفين - تلك كتب  
ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة و المودة و يستفيع من معارفها و يقبلني و يصدق

دعوتی۔ الاذریۃ البخایا الذین ختم اللہ علی قلوبہم فہم لا یقبلون۔ ولما  
 بلغت اشد عمری وبلغت اربعین سنة جاء تنی نسیم الوسی بریا عنایات  
 ربی لیزید معرفتی و یقینی و یرفع حجبی و اكون من المستیقنین فاؤل ما  
 فتح علی بابہ ہوا المرؤیا الصالحة فكننت لا اری رؤیا الا جاءت مثل فلق  
 الصبح و انی رايت فی تلك الايام رؤیا صالحة صادقة قریبا من القیین او  
 أكثر من ذلك۔ منها محفوظة فی حافظتی و کثیر منها نسیتها۔ ولعل  
 اللہ یکر رها فی وقت اخر و نحن من الآملین۔ و رايت فی غلواء شبابی  
 و عند دواعی التصابی کافی دخلت فی مکان و فیہ حفرة فی و خد می فقلت  
 طہروا فرأش فی وقتی قد جاء ثم استیقظت و خشیت علی نفسی  
 و ذهب و هلی الی انی من المائتین۔ و رايت ذات لیلۃ و انا غلام  
 حدیث السن کافی فی بیت لطیف نظیف یدکر فیہا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ و سلم فقلت ایہا الناس ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فاشاروا  
 الی حجر فدخلت مع الداخلین۔ فبش بی حین و اقیته۔ و حیاتی باحسن  
 ما حییتہ و ما انسی حسنه و جماله و ملاحظہ و تحلنہ الی یومی هذا۔ شغفتی  
 حبًا و جذب بنی بوجه حسین قال ما هذا بنیمنیک یا احمد فنظرت فاذا  
 کتاب بیدی الیعی و خطر بقلبی انه من مصنفاتی قلت یا رسول اللہ  
 کتاب من مصنفاتی قال ما اسم کتابک فنظرت الی الکتاب مرة اخرى  
 و انا کالمحتحیرین۔ فوجدته بشابہ کتابا کان فی دارکتبی و اسمہ  
 قطبی قلت یا رسول اللہ اسمہ قطبی قال ارئی کتابک القطبی فلما

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مروی شیر علی صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے گورداسپور جاتے ہوئے بالامیر سے وہاں کوئی مہمان جو آپ کی تلاش میں قادیان سے ہوتا ہوا بالامیر واپس آیا تھا آپ کے پاس کچھ پھل بطور تحفہ لایا۔ پھلوں میں انگور بھی تھے۔ آپ نے انگور کھائے۔ اور فرمایا انگور میں ترشی ہوتی ہے۔ مگر یہ ترشی نزلہ کے لیے مضر نہیں ہوتی۔ پھر آپ نے فرمایا ابھی میرا دل انگور کو چاہتا تھا۔ سو خدا نے بھیج دینے۔ فرمایا۔ کئی دفعہ میں نے تجربہ کیا ہے۔ کہ جس چیز کو دل چاہتا ہے۔ اللہ اُسے ہمیا کر دیتا ہے۔ پھر ایک واقعہ سنایا۔ کہ میں ایک سفر میں جا رہا تھا۔ کہ میرے دل میں بوٹے سے گنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ مگر وہاں راستہ میں کوئی گنتا میسر نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قدرت کہ لھوڑی دیر کے بعد ایک شخص ہم کو مل گیا جس کے پاس بوٹے تھے۔ اس سے ہم کو بوٹے مل گئے۔

(۳۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اہل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت دُور پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد کو یہی اطلاع دی۔ اور وہ دونوں آگئے۔ چہرے کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دُور پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپہلی چار پائی کے پاس غاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا افضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا اندھ کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پچھڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو بانہ صاف کیا۔ اور کبھی پاؤں ڈبانے لگ جاتا تھا۔ اور گہرا ہنٹ میں اس کے ہاتھ کاٹتے تھے۔

(۳۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب محمدی بیگم کی شادی دوسری جگہ ہو گئی اور قادیان کے تمام رشتہ داروں نے حضرت صاحب کی سخت مخالفت کی اور فلاں کو کشش کرتے رہے اور سب نے

(۳۷)



احمد بیگ والد محمدی بیگم کا ساتھ دیا اور خود کو شمش کر کے لڑائی کی شادی ہو کر  
 چلے کرادی۔ تو حضرت صاحب نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد دونوں کو  
 الگ الگ خط لکھا کہ ان سب لوگوں نے میری سخت مخالفت کی ہے اب انکے  
 ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور ان کے ساتھ اب ہماری تہذیب بھی کبھی  
 نہیں ہو سکتی لہذا اب تم اپنا آخری فیصلہ کرنا اگر تم نے میرے ساتھ تعلق رکھنا  
 ہے۔ تو ہیران سے قطع تعلق کرنا ہوگا ادا اگر ان سے تعلق رکھنا ہے تو پھر میرے  
 ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ میں اس صورت میں تم کو عاق کرتا ہوں۔  
 والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ مرزا سلطان احمد کا جواب آیا کہ تم پر بھائی صاحبہ کے  
 احسانات ہیں۔ ان سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ مگر مرزا فضل احمد نے لکھا  
 کہ میرا تو آپ کے ساتھ ہی تعلق ہے ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ حضرت صاحب  
 نے مرزا فضل احمد کو جواب دیا کہ اگر وہ تہذیب تو اپنی بیوی بنت مرزا علی شیر کو  
 دو سخت مخالفت تھی اور مرزا احمد بیگ کی بھانجی تھی (طلاق دے دے دو۔ مرزا  
 فضل احمد نے فرما طلاق نامہ لکھ کر حضرت صاحب کے پاس روانہ کر دیا۔ والدہ  
 صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ پھر فضل احمد باہر سے آکر ہائے پاس ہی بیٹھتا تھا مگر اپنی  
 دوسری بیوی کی فتنہ پروازی سے آخر پھر آہستہ آہستہ ادھر جا ملا۔ والدہ  
 صاحبہ فرماتی ہیں۔ کہ فضل احمد بیت شہریہ تھا۔ حضرت صاحب کے سامنے  
 آئے کہ نہیں آٹھاتا تھا۔ حضرت صاحب اسکے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ فضل احمد  
 سیدھی طبیعت کا ہے۔ ادا اس میں محبت کا مادہ ہے۔ مگر دوسروں کے پس منظر  
 سے اودھر جا ملا ہے۔ نیز والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جب فضل احمد کی وفات کی  
 خبر آئی۔ تو اس مات حضرت صاحب تو بنی ساری رات نہیں سوئے۔ اور دو تین دن  
 تک مغموم رہے۔ خاک ارنے پوچھا کہ کیا حضرت صاحب نے کچھ فرمایا ہی  
 تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ صرف اس قدر فرمایا تھا۔ کہ ہمارا اسکے ساتھ تعلق تو  
 نہیں تھا۔ مگر مخالفت اسکی موت کو لمبی اعتراض کا نشانہ بنا لینے تک خاک راعرض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
حَمْدُكَ وَنِعْمَتُكَ

لَا يَحِثُّ اِلَيْهِ الْمُجْتَمِعُونَ بِالشُّكْرِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ خَلَعَهُ وَصَلَّاهُ اللهُ سَبِيحًا مَّحِيثًا

## اشتہار نصرت دین و قطع تعلقی

از اقا رب مخالف دین

عَلَى رِئَاسَتِ اَبِي رَاهِمٍ حَبِيبِيْنَا

پہلے بد مذہبوں کو کرے او افساد و آن نہ دزدانی لیکن ای اوستاد  
تاریخ کو یاد ہو گا کہ اس عاجز نے ایک دینی خصوصیت کے پیش آجانے کی وجہ سے ایک نشان کے مطابق  
کے وقت اپنے ایک قریبی میرزا احمد بیگ ولد میرزا گاہاں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کون کی نسبت بیگم  
ام انبی یہ اشتہار دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے  
نکاح میں آئے گی۔ عواہ پیلے ہی باگروہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ یہ وہ کرے کہ اس کو میری طرف  
لے آوے۔ چنانچہ تحصیل ان کل امور مذکورہ بالا کی اس اشتہار میں درج ہے۔ اب باعث تحریر اشتہار چاہا  
ہے کہ میرا بیٹا سلطان احمد نام جو نائب تحصیلدار ہجور میں ہے اور اس کی ساری ماہرہ جنوں نے اس کو پیش  
بنایا ہوا ہے، وہی اس مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور یہ سارا کام اپنے ہاتھ میں لے کر اس کو جوڑی میں ہی کر  
مید کے دن یا اس کے بعد اس لڑکی کا کسی سے نکاح کیا جائے۔ اگر یہ اصول کی طرف سے مخالفت کا دراصل  
ہوتی تو ہمیں درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت اور کی فرض تھی۔ امر دینی تھا۔ اور وہی اس کو اپنے فضل و کرم  
سے تصور میں لانا۔ مگر اس کام کے مدارا کام وہ لوگ ہو گئے جن پر اس عاجز کی اعلیٰ نعت فرض تھی اور ہر چند  
سلطان احمد کو سمجھا یا اور بہت تاکیدیں خط لکھے کہ تو اور تیری والدہ اس کام سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ میں تم سے  
بڑا ہوجاؤں گا اور تمہارا کوئی حق نہیں رہے گا۔ مگر انہوں نے میرے خط کا جواب نہ دیا۔ اور نہ ہی مجھ سے  
بیزاری ظاہر کی۔ اگر ان کی طرف سے ایک تیز توہر کا بھی مجھے رقم پہنچتا تو بخدا میں اس پر مصر کرتا، لیکن انہوں  
نے دینی مخالفت کر کے اور دینی مقابلہ سے آزار دہے کہ مجھے بہت مست آیا۔ اور اس مدد تک میرے دل کو توڑ دیا

کہ میں بیان نہیں کر سکتا اور حمد و ثناء کا کہ جس سخت ذلیل کیا جاؤں۔ سلطان احمد ان دو بڑے گنہگاروں کا منگب ہوا  
 بتوں یہ کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مخالفت کرنی چاہی۔ اور یہ چاہا کہ دین اسلام پر  
 تمام مخالفوں کا حملہ ہو۔ اور یہ اپنی طرف سے اس نے ایک نیا دور بھی ہے اس امید پر کہ یہ جھوٹے ہوجائیں گے  
 اور دین کی ہتک ہوگی۔ اور مخالفوں کی فتح۔ اس نے اپنی طرف سے مخالفت نہ تواریختا نہ میں کچھ فرق نہیں  
 کیا اور اس نادان نے نہ سمجھا کہ خداوند قادر و مہیور اہل دین کا حامی ہے اور اس عاجز کا بھی حامی۔ وہ اپنے بندہ  
 کو کبھی ضایع نہ کرے گا۔ اگر سارا جہان مجھے برباد کرنا چاہے تو وہ اپنی رحمت کے ہاتھ سے مجھ کو بچا لے گا۔  
 کیونکہ میں اس کا ہوں اور وہ میرا۔ دوم سلطان احمد نے مجھے جو میں اس کا باپ ہوں سخت تہنیز قرار دیا اور  
 میری مخالفت پر کہ باغی اور تولى اور تولى اور تولى طور پر اس مخالفت کو کالی تک پہنچایا۔ اور میرے دینی مخالفوں کو  
 مدد دی اور اسلام کی ہتک دل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور سے گنہگاروں کو اپنے اندر جمع  
 کیا۔ اپنے خدا کا تسبیح بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی۔ اور ایسا ہی اس کی دونوں والدہ نے کیا۔ سو جبکہ انہوں  
 نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا۔ اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور نہ تا  
 ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں مصیبت نہ ہو۔ لہذا میں تہنیز کی تہنیز کو دوسری تہنیز سے  
 حوام اور خواہش پر بذلیع اشتہار بڑھا کر تہنیز ہوں کہ اگر یہ لوگ اس ارادہ سے باز نہ آئے۔ اور وہ تجویز جوں لوگی کے  
 ناظر اور صلاح کرنے کی اپنے ہاتھ سے یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو موقوف نہ کروا۔ اور جس شخص کو انہوں نے صلاح  
 کے لیے تجویز کیا ہے اس کو رد نہ کیا بلکہ اسی شخص کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اسی نکاح کے دن سے سلطان احمد عاق  
 اور مرحوم اللہ ہوگا اور اسی روز سے اس کی والدہ ہر میری طرف سے طلاق ہے۔ اور اگر اس کا بھائی فضل احمد  
 جس کے گھر میں مرزا احمد بیگ والدہ لڑکی کی بھانجی ہے اپنی اس بیوی کو اسی دن جو اس نکاح کی خبر ہو اور طلاق نہ  
 دے تو وہ بھی حاق اور مرحوم اللہ ہوگا۔ اور آئندہ ان سب کا کوئی تعلق میرے پر نہیں رہے گا۔ اور اس نکاح کے  
 بعد تمام تعلقات خویشی و قرابت و ہمدردی دور ہو جائے گی۔ اور کسی نیکی۔ بدی۔ رنج و لامت و رشاد اور تمام میں ان  
 سے شرکت نہیں رہے گی۔ کیونکہ انہوں نے آپ تعلق توڑ دینے اور توڑنے پر راضی ہو گئے۔ سو اب ان کے تعلق  
 رکھنا حرام اور ایمانی ضروری کے برخلاف اور ایک دینی کام ہے۔ سو میں تو توش نہیں ہوتا۔

ہمیں زبور خویش را دیانت و تقویٰ + قلیع رعم - از مودت قرطی  
 ماتتہم من اشیع العطلے

الشیخ  
 مرزا غلام احمد لویانہ  
 خانہ پریم لویانہ

تھنہ گولڑیہ

۱۵۳

اور جس تاریخ میں لیکھرام کا قتل ہوا بیان کیا گیا تھا اسی طرح سے لیکھرام قتل ہوا اور  
 گئی سو لوگوں نے گواہی دی کہ وہ پیشگوئی بہت صفائی سے پوری ہو گئی۔ چنانچہ  
 اب تک وہ محض نامہ میرے پاس موجود ہے جس پر ہندوؤں کی گواہیاں بھی ثبت ہیں ویسا  
 ہی پیشگوئی کے مطابق میرے گھر میں چار لڑکے پیدا ہوئے اور پھر جہدیم کی پیدائش تک  
 پیشگوئی کے مطابق عبدالحق غزنوی زندہ رہا۔ اس میں کیسی قدرت الہی پائی جاتی ہے  
 ایسا ہی لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ مگر سی انخیم مولوی حکیم فہ اللہ بن صاحب  
 کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا بدن پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا اور وہ پھوڑے  
 ایک سہل سے بھی کچھ زیادہ دنوں تک اس لڑکے کے بدن پر رہے جو بڑے بڑے اور  
 خطرناک اور بد نما اور موٹے اور ناقابل علاج معلوم ہوتے تھے جن کے اب تک داغ  
 موجود ہیں۔ کیا یہ طاقتیں بجز خدا کے کسی اور میں بھی پائی جاتی ہیں! پھر یہ پیشگوئیاں  
 کچھ ایک دو پیشگوئیاں نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب  
 تریاق العقوب میں درج ہیں۔ پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا۔ اور بار بار احمدیہ  
 کے داماد یا آقہم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکہ دینا ہے۔ اس کی ایسی ہی  
 مثال ہے کہ مشفق کوئی شریہ النفس اثن تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے اور حدیث کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت  
 نفاذہ کہہ پر پوری نہیں ہوئی۔ یا مثلاً حضرت شیخ کی صاف اور مرتب پیشگوئیوں کا کبھی کسی کے  
 پاس نام تک نہ لے اور بار بار ہنسی شیطانی کے ظہور پر لوگوں کو یہ کہے کہ کیوں طلب کیا وہ  
 وعدہ پورا ہو گیا جو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ ابھی تم میں سے کوئی لوگ زندہ ہونگے  
 جو تم پھر واپس آؤنگا۔ یا مثلاً منازت کے ظہور پر داؤد کا تخت دوبارہ قائم کرنے کی  
 پیشگوئی کو بیان کر کے پھر شیطانی سے کہے کہ کیوں صاحب کیا یہ سچ ہے کہ حضرت مسیح  
 بادشاہ بھی ہو گئے تھے اور داؤد کا تخت اُن کو مل گیا تھا۔ شیخ صدیقی رضی اللہ عنہ کی نسبت

شہرت دی جائیگی۔ اور تو اس سے کیوں تعجب کرتا ہے کہ خدا ایسا کرے گا۔ کیا تیرے پر وہ دقت نہیں آیا کہ تو محض معدوم تھا اور تیرے وجود کا دنیا میں نہم و نشان نہ تھا۔ پھر کیا خدا کی قدرت سے یہ بعید ہے کہ تیری ایسی تائیدیں کرے۔ اور یہ وعدے پورے کر کے دکھا دے۔ اور تو ان لوگوں کو جو ایمان لائے یہ خوشخبری سنا کہ ان کا قدم خدا کے نزدیک صدق کا قدم ہے۔ سو ان کو وہ وحی سنا دے جو تیری طرف تیرے رب سے ہوئی۔ اور یاد رکھ کہ وہ زمانہ آتا ہے کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے۔ سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بدخلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ تو ان کی کثرت کو دیکھ کر تعجب نہ جائے۔ اور ایسے لوگ بھی ہونگے جو اپنے دظنوں سے ہجرت کر کے تیرے جموں میں آکر کلبہ ہونگے۔ وہی ہیں جو خدا کے نزدیک اصحاب الصدق کہلاتے ہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ وہ کس شان اور کس ایمان کے لوگ ہونگے جو اصحاب الصدق کے نام سے لوگوں میں وہ بہت قوی ایمان ہونگے۔ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ وہ تیرے پر روضہ بسچیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلا تا ہے۔ سو ہم ایمان لائے ہیں تمام پیشگوئیوں کو تم لکھ لو کہ وقت پر واقع ہوئی۔

ہن چند سطروں میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہونگے اور نشان بھی ایسے کھلے کھلے ہیں جو قول و فعل پر خارق عادت ہیں سو ہم قول صفائی بیان کے لئے ان پیشگوئیوں کے اقسام بیان کرتے ہیں بعد اس کے یہ ثبوت دیں گے کہ یہ پیشگوئیاں پوری ہو گئی ہیں۔ اور درحقیقت یہ خارق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سہولت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہونگے۔

پیشگوئیوں کے اقسام میں سے قول وہ پیشگوئی ہے جس کی طرف وحی الہی و انتہائی امور المؤمنان الینا میں اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عنایت لکھیں، ملا جگہ ہوگا

نشانات صداقت

۳۰۷

حقیقۃ الہی

میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا وہ پیشگوئی پوری ہو جائے اور یاد دے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہیں جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر چھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس تیرو سے کم نہیں ہو گا۔ اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈالے۔ اور لاکھوں دلوں کو اسکے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے۔ آمین ۷ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ۷

## تتمت

خدا کے کلام میں امر فرما یا نہ تھا کہ دوسرا حصہ اس آیت کا وہ ہو گا جو صحیح مسعودی کی جامعہ ہوگی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس جامعہ کو دوسروں سے علیحدہ کر کے بیان کیا جو جیسا کہ وہ فرماتا ہے و آخر میں منہم لعمراً یلیقوا ابہم یعنی آیت محمد میں سوا ایک اور فرقہ بھی ہو جو بعد میں آخری زمانہ میں آئیے والے ہیں اور حدیث صحیح میں ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی کی پشت پر مارا اور فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالقریاء لنالہ رجلاً من فارس اور میری نسبت پیشگوئی تھی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے وہی حدیث بطور وحی میرے پر نازل کی اور وحی کی روش سے مجھ کو پہلے اس کا کوئی مصداق صحیح نہ تھا اور خدا کی وحی نے مجھے معین کر دیا۔ فالجہر للہ ین

مصن جاہل دوس سے دھوکا بھی کھاتے ہیں۔ لیکن حکیم مطلق نے سونے میں ایک امتیازی نشانی  
 دکھا ہے جس کو حضرت فی الفور شناخت کر لیتے ہیں۔ اور ہتیرے سفید اور چمکتے ہوئے پتھر  
 ایسے ہیں کہ جو ہیرے سے بہت ہی مشابہ ہیں اور بعض نوان ان کو ہیرا سمجھ کر ہزار ہا روپیہ  
 کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ لیکن صانع عالم نے ہیرے کے لئے ایک امتیازی نشانی رکھا ہوا  
 ہے جس کو ایک دانشمند جوہری شناخت کر سکتا ہے۔ ایسا ہی دنیا کے کل جوہرات اور  
 عمدہ چیزوں کو دیکھ لو کہ اگرچہ بظاہر نظر کئی مدی اور لدنی حد تک چیزیں سونے سے ملتی ہیں  
 لی جاتی ہیں مگر ہر ایک پاک اور قابل قدر جوہر اپنے امتیازی نشانی سے اپنی خصوصیت  
 کو ظاہر کر دیتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو دنیا میں اندھیرا پڑ جاتا۔ اور خود انسان کو دیکھو کہ اگرچہ  
 وہ صورت میں بہت سے حیوانات سے مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ بندے کا ہم اس میں  
 ایک امتیازی نشانی ہے جس کی وجہ سے ہم کسی بند کو انسان نہیں کہہ سکتے۔ پھر حکیم اس  
 لوحی دنیا میں ہونا پامیدار اور بے ثبات ہے اور جس کا نقصان بھی بمقابل آخرت کے کچھ چیز  
 نہیں ہے ہر ایک عمدہ اور نفیس جوہر کیلئے حکیم مطلق نے امتیازی نشانی قائم کر دیا ہے جس  
 کی وجہ سے وہ جوہر سمولت شناخت کیا جاتا ہے۔ تو پھر مذہب جس کی غلطی ہمیں تک پہنچاتی ہے  
 اور ایسا ہی ایک راستہ اور الہی اللہ کا وجود جس کا نیکار شہادت الہی کے گوشے میں ڈالتا ہے  
 کیونکہ یقین کیا جائے کہ سونے کی شناخت کے لئے کوئی بھی نشانی اور قطعی نشانی نہیں ہے ایسے  
 شخص سے زیادہ کون الحق اور نکلان ہے کہ جو خیال کرتا ہے کہ مجھے مذہب اور مجھے راستہ باز  
 کے لئے کوئی امتیازی نشانی خدا نے قائم نہیں کیا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں آپ  
 فرماتا ہے کہ کتب اللہ جو مذہب کی خیلا ہے امتیازی نشانی اپنے اللہ رکھتی ہے جس کی نظیر  
 کوئی چیز نہیں کر سکتا۔ اور نیز فرماتا ہے کہ ہر ایک سونے کو فرقان عطا ہوتا ہے یعنی امتیازی نشانی  
 جس سے شناخت کیا جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ پھر مذہب اور حقیقی راستہ باز خود اپنے ساتھ  
 امتیازی نشانی کھاتا ہے ایسا ہی کا نام دوسرے اشعار میں مجزہ اور کرامت اور خلق عبادت الہی ہے۔

عبارتیں مالمود کی پیش کی ہیں جو بحسنہ بئیر کئی تغیر تبدیل کے انجیل میں موجود ہیں اور یہ عبارتیں حضرت  
 ایک دو تیسے نہیں ہیں بلکہ ایک بڑا حصہ انجیل کا اور وہی فقرات اور وہی عبارتیں ہیں جو انجیل  
 میں موجود ہیں اور اس کثرت سے وہ عبارتیں ہیں جن کے دیکھنے سے ایک محتاط آدمی بھی شک میں  
 پڑے گا کہ یہ کیا معاملہ ہے اور بدل میں ضرور کہیگا کہ کہاں تک اسکو تو ارد پر لکرتا جاؤں اور اس  
 یہودی فاضل نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ باقی حصہ انجیل کی نسبت اسے ثابت کیا ہے کہ یہ عبارتیں  
 دوسرے نبیوں کی کتابوں میں سے لی گئی ہیں اور بعدینہ وہ عبارتیں بائبل میں سو نکال کر پیش کی ہیں۔ اور  
 ثابت کیا ہے کہ انجیل سب کی سب مسروکہ ہے اور یہ شخص خدا کا نبی نہیں ہے بلکہ ادھر ادھر سے  
 فقرے چُر کر ایک کتاب بنالی اور اس کا نام انجیل رکھ لیا۔ اور اس فاضل یہودی کی طرف سے  
 یہ اس قدر سخت حملہ کیا گیا ہے کہ اب تک کوئی پادری اس کا جواب نہیں دے سکا۔ یہ کتاب ہمارے  
 پاس موجود ہے جو اجماعی ہے۔ اب چونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد  
 سے سبقاً سبقاً تواریت پڑھی تھی اور مالمود کو بھی پڑھا تھا اس لئے ایک شیخی مزاج کے انسان کو  
 اس شبہ سے نکلنا مشکل ہے کہ کیوں اس قدر عبارتیں پہلی کتابوں کی انجیل میں لفظ بلامدخل ہو گئیں  
 اور نہ صرف وہی عبارتیں جو خدا کی کلام میں تھیں بلکہ وہ عبارتیں بھی جو انسانوں کے کلام میں تھیں  
 مگر اس نسبت اللہ پر نظر کرنے سے جسکو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یہ شبہ ہیجے ہے کہ نہ خدا تعالیٰ یہ بات  
 اپنی ہالیکت کے اختیار رکھتا ہے کہ دوسری کتابوں کی بعض عبارتیں اپنی جدید وحی میں داخل کرے  
 اسپر کوئی اعتراض نہیں چنانچہ براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ہر ایک پر ظاہر ہو گا کہ اکثر قرآنی آیتیں اور  
 بعض انجیل کی آیتیں اور بعض اشعار کسی غیر طبع کے اس وحی میں داخل کئے گئے ہیں جو بڑے بڑے پیشوا  
 سے بھری ہوئی ہے جس کے منجانب اللہ ہونے پر یہ قوی شہادت ہے کہ تمام پیشواؤں کی کج پوری  
 ہو گئیں اور پوری بھری ہیں۔ غرض خدائے تعالیٰ کی یہ تدبیر سے حادث ہے کہ وہ اپنی وحی کی عبارتوں اور  
 مضمونوں کو دوسرے مقام سے بھی لے لیا ہے اور پھر سب لوگوں کو اعتراض پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ان  
 دونوں میں ایک اور شخص نے تالیف کی ہے جس سے وہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ تواریت کی کتاب پیدا نہیں ہو گی جو



اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا۔ اور یہ صفت ہمدیت اگرچہ تمام نبیوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سب خدا تعالیٰ کے شاگرد ہیں لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خاص طور پر اور اکمل اور اتم تھی۔ وجہ یہ کہ دوسرے نبیوں نے انسانوں سے بھی تعلیم پائی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے گویا شاہزادگی کی حیثیت میں زیر نگرانی فرعون تعلیم پائی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا۔ ایسا ہی اگر ایک انسان ہمدی اور خدا سے تعلیم پانے والا ہو لیکن روحانی مہیاریوں کے ذمہ کرنے کے لئے اس کو روح القدس عطا نہ کیا گیا ہو تب بھی وہ لوگوں پر رحمت پوری نہیں کر سکتا اور روح القدس کی تائید کا مستقدم بالزمانہ نمونہ حضرت مسیح ہیں۔ سو اس زمانہ میں عقلی پہلو سے بھی روح القدس کی تائید کی ضرورت ہے کیونکہ ہر ایک انسان جتنا عقلی اور نقلی دلائل سے ایسا متاثر ہو جاتا ہے کہ اگر ان کے مخالف کوئی معجزہ بھی دکھایا جائے تو کچھ اثر نہیں کرتا۔ اس لئے کامل صلح کیلئے ہمیشہ سے یہ ضروری شرطیں ہیں کہ وہ ان دونوں صفتوں سے متصف ہو۔ یعنی وہ خدا کا خاص شاگرد ہو اور پھر ہر ایک میدان میں روح القدس سے تائید پاتا ہو۔ لہذا ہمدی آخر الزمان کیلئے جسکا دوسرا نام

✦ یاد رہے کہ اگرچہ ہر ایک نبی میں ہمدی ہونے کی صفت پائی جاتی ہے کیونکہ سب نبی تلامذہ الرحمن ہیں اور نیز اگرچہ ہر ایک نبی میں مؤید بروح القدس ہونے کی صفت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تمام نبی روح القدس سے تائید یافتہ ہیں لیکن پھر بھی یہ دو نام دو نبیوں کے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنی ہمدی کا نام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ اور مسیح یعنی مؤید بروح القدس کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ خصوصیت دکھاتا ہے۔ گو ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس نام کے رو سے بھی خالق ہیں کیونکہ ان کو مشاہدہ اللہ تعالیٰ کا دائمی انعام دیا گیا ہے لیکن روح القدس کے مرتبہ میں جو مشاہدہ اللہ تعالیٰ سے کم مرتبہ ہے حضرت

۳۲۰

۹ مئی ۱۹۰۳ء

قرآن۔ روایا میں کسی نے بیرون کا ایک ڈھیر چار پائی پر لاکر رکھ دیا ہے۔  
(البدرد جلد ۳ نمبر ۱۹۱۱، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۱، احاشیر۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

۹ مئی ۱۹۰۳ء

قرآن۔ روایا میں ایک جنت دکھائی گئی۔ پھر السلام ہوا:

(۱) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ لَـ

(۲) لِيُرَوَّاْ ذَٰلِهَا حَسَنًا تَعْمُرُنَّهَا كَالْعِـ

(البدرد جلد ۳ نمبر ۱۹۱۱، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۱، احاشیر۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

۱۰ مئی ۱۹۰۳ء

وخصت کرام

(البدرد جلد ۳ نمبر ۱۹۱۱، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۱، احاشیر۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

۱۵ مئی ۱۹۰۳ء

(۱) اَنْتَ صَبِيْحٌ وَّاَنَا مَعَكَ (۲) اِنِّي مَعَكَ يَا اَمَامَ رُفَيْعِ الْعَدُوِّ۔

(۳) رَبِّ الْجَنَّةِ بَعْدَ لَوْ اَوْقَى (۴) شَوْخٌ وَّشَمْبُكٌ لَّا كَايْدَا هُوَا (۵) اِنَّهُ نَقَالٌ لِّكَايْدِيْنِ

(البدرد جلد ۳ نمبر ۱۹۱۱، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۱، احاشیر۔ الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹، مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

۱۔ ترجمہ از مرتب: اس جنت کی مثال میں کاپر ہیر گدوں کو دھندہ دیا گیا ہے۔

۲۔ بد میں لیگز آڈو کی بجائے لفظ سبیز آڈو لکھا ہے۔ (ترجمہ)

۳۔ ترجمہ از مرتب: تیرے شمس کے ساتھ انہیں بھی شمس میں رکھنا چاہیے۔

۴۔ ترجمہ از مرتب: کہیم آباد کی لڑکی۔ (نوٹ از مرتب) امام کوخت کرام کی صداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاحبزادی

استر اہلیفظ بیگم صاحبہ ہیں جو ۲۵ جون ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئیں اور نواب محمد علی بدایون صاحب کے عقد میں آئیں۔

۵۔ ترجمہ از مرتب: (۱) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ (۲) اسے عالی حالت در امام میں تیرے

ساتھ ہوں۔ (۳) اسے میرے رب سے پوری پوری جزا دے۔ (۴) جنت اور ہوشیار لڑکا پیدا ہوگا۔ (۵) یقیناً

خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۰۷

عاجز کہ رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اسکے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے۔  
 جبری اللہ فی حلق الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلقوں میں (دیکھو براہین احمدیہ  
 ص ۵۰۴) پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ  
 والذین معہ اشد آء علی الکفار رجاء بینہم اس وحی الہی میں میرا نام محمد رکھا گیا  
 اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو ص ۵۵۷ براہین میں درج ہے۔ دنیا میں ایک نئی  
 آیا۔ اس کی دو سری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں  
 اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرتؐ تو  
 خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کی طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ  
 بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا جو یا پڑانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ  
 حضرت یحییٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں آتاتے ہیں اور پھر اس حالت میں انکو نبی بھی  
 ملتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو  
 معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی  
 بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے  
 عقاید کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ  
 ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی  
 ہمارے مخالفوں کو خیر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔  
 اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو  
 اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی  
 کی کھلی ہے یعنی فتاویٰ الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے

۱۱ الاحزاب





## کلمۃ مفصل

جلد ۱۲

۱۵۸

مستتر میں کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراف کرنا ہے کہ اگر محمد رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی آئے تو اس کا کلمہ بناؤ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمد رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سر تاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود امد آجاتے ہیں ہر ایک کا طبعہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعود کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعود کی بعثت سے پہلے تو محمد رسول اللہ کے مفہوم میں معرفت آپ کے پہلے گذرے ہوئے انبیا و مشائخ تھے مگر مسیح موعود کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہر گزئی لہذا مسیح موعود کے آنے سے نوز بائدہ کا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے یہی کلمہ ہے معرفت فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود کی آمد سے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور اس علاوہ اسکے اگر ہم بغرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج و مانع نہیں ہوتا اور ہم کہنے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صاسر و جحوی وجود کانیز من فرقا بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی و ما سرائی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جبکہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے جس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے ہواشحت اسلاف کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں لانی اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ قدرِ روا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لافرق بین احد من سلسلہ کے مفاسل کے مفہوم میں معرفت وہی رسول شامل ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے دو کلموں میں منشی کی شان میں

ایک

۱

۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء

## شعر و سخن نظم (راز اکل آف گوپکے)

<p>مسلما احمد ہوا دارالامان میں مکان اس کا ہے گویا لامکان میں شرف پایا ہے نوع انس و جان میں بروز مصطفیٰ ہر کہ جہان میں بلا شک جائیگا باغ جنان میں یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں خدا اک قوم کا مارا۔ جہان میں کہاں طاقت تھی یہ سیت و ستان میں</p>	<p>امام اپنا عزیز پڑا اس زمان میں غلام احمد ہے عرش رب اکرم غلام احمد رسول اللہ ہے برحق غلام احمد سب سے ہے افضل غلام احمد کا خادم ہے جو دل سے کسی دل کو جو جاتی ہے جاسن بجلا اس مجھ سے بڑھ کے کیا ہو قلم سے کام جو کر کے دکھایا</p>
<p>اور آگے سے ہیں بڑھ کر اسی سلسلہ میں غلام احمد کو دیکھئے قادیان میں یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہان میں کہ سب کچھ لکھ دیا راز بہان میں</p>	<p>محمد محمد اتر آئے ہیں۔ ہم میں محمد دیکھتے ہوں جس نے اکل غلام احمد ممتاز ہو کر۔ تری مدحت سرائی مجھ سے کیا ہو</p>

خدا ہے تو۔ خدا تجھ سے ہی واللہ

ترا رتبہ نہیں آتا بیان میں

## انصار بدر

مکرم نضدین صاحب قادیان حال دارالہدیہ۔ پندر اجار کے مال پر بیٹھ جرنالی کی نظر  
کھاگتے تھے۔ اور ان کے واسطے نئے نئے ہمارے اکٹھے، کھاگتے تھے۔ راتوں کے اس

آپ کو دینے کو کوئی بھی تعزیری کسی دوسرے نبی میں ایسی نہیں جو کہ آپ کو نہ دی گئی ہو۔

انچ خویں ہر دارند تو تنسا واری

کیا تم یہ قبول کرتے ہو کہ ایک کے اہل بہت سے مسلمان ہوں تو ان میں سے ایک کو وہ تکلیف کھانا پانا وغیرہ دلوے اور دوسرے کو سہل کھانا شوربہ یا دوائی وغیرہ تو باقی مسلمان نہیں گئے کہ کاش ہم اہل گھر میں مسلمان نہ ہوتے، اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار غیر جو گندہ سے ہیں انہوں نے کیا گناہ کیا کہ جو فضیلت اور تہمت جیسی جلیبوس کو دیا جائے ان میں سے ایک کو بھی وہ نہ ملا۔ ان سب کو فوت مٹتے ہو اور ایک مٹتی گندہ اور وہ بھی آسمان پر۔

قرآن فرماتا ہے رَبِّتِ زَيْدٍنِ عَلَمًا دَلِيلًا ۱۱۵ اور حضرت تو اس دعا کو برابر مانگتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی۔ دوسرے تمام پیغمبروں کو گھانا اور سب کو سب سے بڑھ کر فضیلت دینا جس سے نہیں آئی کہ کوئی فضیلت سے زیادہ وصول پر ہے؛ انہوں نے زندگی دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا۔ نہ کوئی دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ان کو پہچاننا مقابلہ کی نوبت آئی۔ نہ کوئی شکست اٹھائی۔ چنانچہ آدمی صرف ایمان لائے وہ بھی پیشے گئے، اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو، آپ کا دعویٰ گل جہان کے لیے اور سخت سے سخت دیکھو اور کیا لیت آپ کو پہنچے۔ جنگیں بھی آپ نے کیں۔ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ آپ کی زندگی میں موجود تھے پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی ایسا لکھنا ان پر لائے گا جس سے آپ کی ہتک ہو وہ حلالی نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کم بختوں سے کوئی پرچھے کہ پھر تم محمد رسول اللہ کیوں کہتے ہو جیسی رسول اللہ ہی کو۔

اب تم کو چاہیے کہ جانتیک ہر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت دو۔ اگر تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان پندہ ہیں تو ہم آج ملتے ہیں گھر میں سے تم کو فیض اور فائدہ کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔ اس کو ہم کہتے ہیں۔

تم کو کیا حاصل؟

تمام فیوض کا سرچشمہ قرآن ہے تاہم ان ذوقات جو قرآن کو سمجھو دیگر ان کی طرف جھکتا ہے وہ خرد ہے اور کافر جو قرآن کی طرف جھکتا ہے وہ مسلمان ہے کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سخت پیش آئی تو خدا لکھ لے آپ کو فارمیں بگدی اور شتی کو جب وہ سو تو پیش آیا تو آسمان پر جا بیٹھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ برس کی کہتے ہیں اور جیسی کو اب تک زندہ مانتے ہیں۔ ان تمام باطل کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ یہاں تک کہ دین غالب ہے۔ آج مسلمان کم ہیں اور عیسائی زیادہ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کسی رسول میں کر کے پادریوں نے مسلمانوں کو عیسیٰ بنا دیا ہے۔

خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جیسی مرگے فلتا تو فیتنی کی آیت موجود ہے۔ مگر تارا مذہب قرآن ہے تو اس پر



علا عبد اللہ اتھم صاحب کو ایک ہزار انعام کا وعدہ دیا گیا تھا۔ شرط یہ طوری پر (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۷۷  
عبد اللہ اتھم صاحب کو دو ہزار روپیہ کے انعام کا وعدہ دیا گیا۔ ۱۷۸ ایضاً تین ہزار ایضاً ۱۷۹  
ایضاً چار ہزار ایضاً۔ ۱۸۰ انجم اتھم شائع کیا گیا (تسلیم ہوا) ۱۸۱ انجم اتھم میں مرزا صاحب نے  
پیش گوئی کی تھی کہ ۹۳ مولوی اور ۶۸ چھاپہ والے لکھنؤ سے پریشان نہیں ملازمت کے تو رہ جائیں گے  
(مرزا صاحب نے اس کو تسلیم نہیں کیا)۔ ۱۸۲ اس پیش گوئی میں لیکچرار کے مرنے کی بابت وہ لوگوں  
کو بتلاتے ہیں کہ مہا بل کر س (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸۳ گنگا لیشن کو مہا بل کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا)  
۱۸۴ مولوی محمد حسین بشاوی کو مہا بل کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸۵ رائے بند سنگھ کو مہا بل  
کے واسطے بلایا گیا (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸۶ پیشگوئی بابت مرنے لیکچرار کی (تسلیم کیا گیا)۔ ۱۸۷ نسبت

ساروں کے اپنی گروہ سے خرید کر دئے تھے اور آئندہ گورنمنٹ کو اس قسم کی مدد کا عند ضرورت  
وعدہ بھی دیا۔ سرکار انگریزی کے حکام وقت سے جلد سے فضیلت عمدہ پیشیات  
نوشتروری حوالہ ان کو ملی تھیں۔ چنانچہ سرسید گورنمنٹ صاحب نے بھی اپنی کتب تاریخ و سیما  
پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ عرض وہ حکام کی فکر میں بہت ہر دلچسپ تھے اور بسا اوقات  
ان کی دلچسپی کے لئے حکام وقت ڈپٹی کٹر کٹر ان کے مکان پر آکر ان کی ملاقات کرتے  
تھے۔ یہ محقر میر سے خاندان کا اصل ہے میں ضروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طولی دوں۔

اب میر سے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۷۷۷ یا ۱۷۷۸ء میں سکوں  
کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۷۷۵ء میں بولہ برس کا یا تیرہ سولہ برس میں تھا۔  
اور اہل ویش و بروٹ کا آغاز نہیں تھا۔ میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے  
بڑے بڑے مصائب دیکھے ایک دفعہ ہندوستان کا پیراہہ پامیر بھی کیا لیکن میری پیدائش

۱۷۷۵ء میں تمام پیراہہ تھا ایک لڑکی جو میرے ساتھ تھی وہ چند دن کے بعد فوت ہو گئی تھی۔ میں  
۱۷۷۶ء میں خپال کر رہوں کہ اس طرح پر خدا تعالیٰ نے امتیاز کا مادہ مجھ سے علی اکف کر دیا۔ ۱۷۷۷ء

۱۵۰

یہ فرماتے ہیں کہ میں تو خدا کے سارے رسولوں کو مانتا ہوں۔ اللہ ورسولہ اللہ اللہ کی شان واریائی ہے۔  
(۳۶۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ جہاں تک میں نے تحقیق کی ہے  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مندرجہ ذیل واقعات ذیل کے سنین میں واقع ہوئے ہیں۔  
واللہ اعلم۔

۱۸۳۱ء یا ۱۸۳۲ء۔ ولادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

۱۸۳۲ء یا ۱۸۳۳ء۔ ابتدائی تعلیم از منشی فضل آہن صاحب۔

۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء۔ صرف و نحو کی تعلیم از مولوی فضل احمد صاحب۔

۱۸۳۴ء یا ۱۸۳۵ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی شادی (غائباً)۔

۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء۔ خود مشق و حکمت دو دیگر علوم مرد جب کی تعلیم از مولوی گل علی شاہ صاحب اور

اسی زمانہ کے قریب بعض کتب طب اپنے والد ماجد سے۔

۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء۔ ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غائباً)۔

۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء۔ ولادت مرزا فضل احمد (غائباً)۔

۱۸۶۳ء یا ۱۸۶۴ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیار میں آنحضرت صلعم کی زیارت اور اشارات

مہربانیت۔

۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء۔ ایام ملازمت بمقام سیالکوٹ۔

۱۸۶۵ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا انتقال۔

۱۸۶۵ء یا ۱۸۶۶ء۔ مولوی محمد حسین صاحب بلازی کے ساتھ بعض مسائل میں مباحث کی تیاری

اور الہام بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے جو غائبانہ سے پہلا الہام ہے۔

۱۸۶۵ء یا ۱۸۶۶ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آخر بار نہانگ لگاتا روز سے رکھنا (غائباً)

۱۸۶۶ء۔ تفسیر مسجد اقصیٰ۔ الہام الیس اللہ بکانت عبدہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

والد ماجد کا انتقال۔

۱۸۶۶ء۔ اخبارات میں مضامین بھرانے کا آغاز (غائباً) مقدسہ از جانب محکمہ آگ خانہ (غائباً)

سفر سیالکوٹ۔

تاریخ حسن عیسوی	تاریخ جہان نوسن ہجری	دن	تاریخ ہندی عہد مسعودی
۹ فروری ۱۸۳۵ء	۲۰ ذیقعدہ ۱۲۵۳ھ	جمعہ	۴ بھانسن ۱۸۹۳ء
یکم فروری ۱۸۳۶ء	۱۵ ذیقعدہ ۱۲۵۴ھ	جمعہ	۳ بھانسن ۱۸۹۴ء
۲۱ فروری ۱۸۳۷ء	۱۴ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ	جمعہ	۲ بھانسن ۱۸۹۵ء

لاس کے لئے دیکھو تو تفیقات الہامیہ معری اور تقویم ہندی (

اس نقشہ کی رُو سے ۱۸۳۶ء عیسوی کی تاریخ بھی درست لگی جاسکتی ہے۔ مگر دوسرے قرائن جو جن میں سے بعض اوپر بیان ہو چکے ہیں اور بعض آگے بیان کئے جائیں گے صحیح ہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ۳۵ سالہ عیسوی میں ہوئی تھی۔ پس ۱۳ فروری ۱۸۳۷ء عیسوی میں ۱۳ ارشوال ۱۲۵۵ھ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ اور اس حساب کی رُو سے وفات کے وقت جو ۲۲ ربیع الثانی ۳۲۷ھ ہجری واخبار الحکم فقیر مورخ ۸ ہجری ۱۹۱۱ء میں ہوئی آپ کی عمر پورے ۷۵ سال ۷ ماہ اور ۵ دن کی بنتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ حضرت مسیح موجود علیہ السلام کی پیدائش کی تاریخ معین طور پر معلوم ہو گئی ہے۔ ہمارے احباب اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ اسی تاریخ کو بیان کیا کریں گے تاکہ حضرت مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ پیدائش کے متعلق کوئی ابہام اور اشتباہ کی صورت نہ رہے اور ہم لوگ اس بارہ میں ایک معین بنیاد پر قائم ہو جائیں۔

اس نوٹ کے ختم کرنے سے قبل یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام الہی میں یہ بتایا گیا تھا کہ آپ کی عمر اسی یا اس سے پانچ چار کم یا پانچ چار زیادہ ہوگی (صحیحہ صفحہ ۹۶) اگر اس الہام الہی کے منطقی معنی لئے جائیں۔ تو آپ کی عمر پچتر چہتر۔ یا اسی یا چھتر اسی چھتر اسی سال کی ہونی چاہئے۔ بلکہ اگر اس الہام کے معنی کرنے میں زیادہ تسکلی پابندی اختیار کی جائے تو آپ کی عمر پورے ساڑھے پچتر (۶۵) یا اسی یا ساڑھے چھتر (۶۸) سال کی ہونی چاہئے۔ اور یہ ایک عجیب قدرتنا ثنائی ہے کہ مندرجہ بالا تحقیق کی رُو سے آپ کی عمر پورے ساڑھے پچتر (۶۵) سال کی بنتی ہے۔

اسی ضمن میں یہ بات بھی قابل نوٹ ہے کہ ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت آدم سے لیکر بڑا دشمن میں سے ابھی گیارہ سال باقی رہتے تھے کہ میری ولادت ہوئی۔ اور اسی جگہ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا



کا وقت تھا۔ اور گری حساب سے چاند کی چند صوبوں میں رات تھی۔ یہی بات انھی مکی حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی کتاب 'ذکر حبیب' کے صفحہ ۲۳۹ پر لکھی ہے۔ جس کو ناظرین دیکھ سکتے ہیں، اگرچہ وہ بات مجھے یاد بھی تھی۔ لیکن حال میں 'ذکر حبیب' کے مطالعہ سے مجھے مزید سچ و سودہ علیہ السلام کا وہ بیان مستحضر ہو گیا۔ اور میں نے تحقیق کرنا شروع کر دی۔ کیونکہ میرے دل میں تحقیق کرنے کی زور سے تحریک پیدا ہوئی۔ خوش قسمتی سے میری مرتبہ کتاب 'تقویم طبری جو ایک سو پچیس برس کی جہزی کے نام سے بھی موسوم ہے۔ میرے سامنے آئی اور میں نے خود سے اس کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب بھی میں نے ان دنوں میں ہی چھپائی تھی۔ جب براہین احمدیہ چھپائی تھی۔ یہ اجتماع اور طالبان جو مشرف مسیح موجود علیہ السلام نے اپنی ملاقات کے سال و وقت کے متعلق فرمایا ہے۔ اس کی تلاش سے یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ آپ کی ولادت جس محلہ کو ہوئی تھی وہ ۲۴ ماہ رمضان المبارک ۱۱۷۰ھ بمطابق ۱۸۰۱ء میں تھا۔ اور بسبب سرت بکری یکم پہاگن ۱۱۷۰ھ کے مطابق تاریخ تھی جو عیسوی سن کے حساب سے ۱۸۰۱ء فروری ۱۱۷۰ھ کے مطابق ہوتی ہے۔ پس اس طریق سے حضور رسالت کی عمر ہر ایک حساب سے حسب ذیل ثابت ہوتی ہے۔

(الف) بسبب سرت بکری یکم پہاگن ۱۱۷۰ھ بکری کو پیدا ہونے اور مدیونہ ۱۱۷۰ھ بکری کو آپ کا وضع ہوا۔ گو ماہندہ بکری سالوں کی زد سے آپ کی عمر ۷۰ سال چار ماہ ہوئی۔

(ب) عیسوی سال ۱۸۰۱ء (فروری ۱۱۷۰ھ) کو آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۴ مئی ۱۱۷۰ھ کو آپ اپنے خاتون حقیقی رفیقہ اٹلے سے حاملہ ہوئے۔ اس حساب سے آپ نے ۷۰ سال ۷ ماہ ۱۰ دن عمر پائی (ج) اس بکری مقدس کے مطابق آپ ماہ رمضان المبارک ۱۱۷۰ھ کو پیدا ہوئے اور ۲۴ مئی ۱۱۷۰ھ کو وضع ہوئے۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۷۰ سال ۵ ماہ ۲۵ دن ہوئے۔ یعنی ۷۰ سال ہوئی۔

اس سے اب صاف طور پر واضح ہوتا ہے۔ کہ حضور کی عمر الہی الہام کے مطابق ۷۰ سال کے

عرب ہوئی۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں اپنی تحقیق حدیث ۱۱۷۰ھ میں درج کر چکا ہوں۔ یہاں مزید حوالہ دینا صاحب فکر کی تحقیق اس سے مختلف ہے لیکن جو نکتہ دوستوں کے سامنے رقم کرانے آجانی چاہئے

۱۹۴

سید احمد علی صاحب نے درج کیا ہے۔ اس کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲۳۲ھ بنتی ہے اور مولوی شاد اللہ صاحب کے حوالوں سے ۱۲۳۲ھ اور ۱۲۳۳ھ پیدائش کے سن نکلتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ان سے بڑھکر جس تکلف کا علم ہونا چاہیے۔ وہ مولوی محمد حسین صاحب بنالوی ہیں۔ جن کو بچپن سے ہی آپ سے ملنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ان کے اشاعت السنہ ۱۲۳۲ھ کے حوالے سے آپ کی پیدائش ۱۲۳۲ھ کے قریب بنتی ہے۔

فرغ ۱۲۳۲ھ انتہائی حد ہے۔ اس کے بعد کا کوئی سن ولادت تجویز نہیں کیا جاسکتا۔ ایشیت مجموعی زیادہ تر سیلان ۱۲۳۲ھ اور ۱۲۳۳ھ کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ شرف مکالمہ مخاطب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ معین ہیں۔ اھدیہ واقعی ایک اہم واقعہ ہے۔ جس پر تاریخ پیدائش کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ ۱۲۳۲ھ میں تاریخ ہے اور اس حساب سے ۱۲۳۲ھ کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔ دوسرا اہم واقعہ آپ کے والد ماجد کا انتقال کا ہے۔ انسانی فطرت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس وقت کے متعلق جو رائے ہے وہ بھی زیادہ وزن دار نہیں ہونا چاہئے۔ سولہ سال کے متعلق آپ واضح الفاظ میں فرماتے ہیں کہ والد ماجد کی وفات کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اور اپنے والد صاحب کی وفات ۱۲۳۲ھ میں معین فرمادی۔ خلاصہ میرے نزدیک یہ نکلا کہ ۱۲۳۲ھ صحیح سن ولادت قرار دیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اس جگہ درج ہوا مضمون ختم ہوا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کوئی مولوی عبدالرحیم صاحب ورد ایم۔ اے سے مبلغ لندن نے مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر اور تاریخ پیدائش کی تعیین کے متعلق لندن سے ارسال کیا تھا اور یہ مضمون اخبار الفضل ۲۷ ستمبر ۱۲۳۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ مضمون بہت محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ مگر جیسا کہ میں روایت سنتے میں لکھ چکا ہوں مجھے اس تحقیق سے اختلاف ہے کیونکہ میری تحقیق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ۱۲ فروری ۱۲۳۲ھ بنتی ہے۔ اور حدیثاً نے جو ہمارے دادا صاحب کی تاریخ وفات ۱۲۳۲ھ لکھی ہے۔ یہی میری تحقیق میں درست نہیں۔ بلکہ صحیح تاریخ ۱۲۳۲ھ ہے جیسا کہ حضرت صاحب نے سرکاری ریکارڈ کے حوالے سے کشف الظلم میں لکھی ہے۔ لیکن ایسے تحقیقی مسانین میں رائے کا اختلاف بھی بعض لحاظ سے مفید ہوتا ہے۔

میں جو دو ستارہ ایمان نوازی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اپنے شہر کے نواب غمغا کا خفیہ حیمت سے خیال رکھتی تھیں۔ اور غربا کے مزدوروں کو کفن ان کے ہاں سے ملتا تھا۔

بن بھائی حضرت مرزا غلام احمد صاحب سب ماکر پانچ بن بھائی تھے۔ سب سے بڑی آپ کی ہمشیرہ مراد بی بی صاحبہ تھیں جن کی شادی مرزا محمد بیگ ہوشیار پوری سے ہوئی تھی۔ مگر وہ تین جوانی میں بیوہ ہو گئی تھیں۔ وہ نہایت عابدہ اور زاہدہ تھیں اور تمام عمر زاد الہی میں گزار دی۔ ان سے بعض خوارقِ درکرامات کا ظہور بھی ہوا۔ مراد بی بی صاحبہ سے چھوٹے مرزا غلام قادر صاحب تھے ان سے چھوٹا ایک اندر لڑکا تھا جو بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ ان سے چھوٹی محنت بی بی تھی جو حضرت صاحب کے ساتھ قوام پیدا ہوئی تھیں اور پیدا ہوتے ہی فوت ہو گئی تھیں۔ گویا بھائی بہنوں میں سب سے چھوٹے حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے۔

## ولادتِ طفولیت اور تکلیف

سنہ ولادت حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی سنہ ولادت کے متعلق کوئی تحریری یادداشت تو ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ اس لئے اس امر میں اختلاف ہونا لازمی امر تھا۔ مگر تحقیقات سے سنہ ولادت ۱۸۳۵ء صحیح معلوم ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ نے کتاب البریہ میں اپنی پیدائش کا سنہ ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء لکھا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے کسی تحریری یادداشت کی بنا پر اس کو لکھا تھا۔ تخمینہ یا اندازہ سے قیاس کر کے ایسا لکھ دیا۔ اسی لئے کوئی سنہ متعین نہیں کیا۔ روز ۲۳/۱۲/۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۶ء کی صبح آپ کو ایک سنہ متعین کر کے لکھنا چاہئے تھا۔ اور پھر اسی کتاب البریہ میں اسی سلسلہ مضمون میں آگے چل کر آپ تحریر فرماتے ہیں: "عرض میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد بزرگوار کے گزری۔ اب یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کے والد بزرگوار کی وفات ۱۸۳۵ء میں ہوئی تو اس سے پھر یہ عقوبت نکلا کہ آپ کا سنہ ولادت تخمینہ ۱۸۳۶ء تھا۔ دو م حضرت اقدس مرزا صاحب نے کتاب التبلیغ آئینہ کمالات اسلام میں لکھا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی والدہ محترمہ آپ کو فی لب کر کے فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارے خاندان کے منہدیت کے دن تیری ولادت کے ساتھ پھر گئے تھے اور فرافی ہیستر آگئی تھی! اور اسی لئے وہ آپ کی پیدائش کو مبارک سمجھتی تھیں۔ سب قطعی طور پر یقینی بات ہے کہ راہِ رحمت سنگھ کے زمانہ میں اس خاندان کے مصائب کے دن دور ہو کر فرافی شروع ہوئی تھی۔ اور قادیان اور اس کے ارد گرد کے بعض نواح میں





ہر کچھ اعتقاد رکھتا تھا اس نے صرف لادہ ریش کی طاقت کی باتیں ٹکڑوں کے خوش کرنے کے لئے ہاں  
 میں ہاں ملا دی مگر اپنے حلق میں بہت ہنسنا کہ اس وقت کی پڑھ لینے کے لئے کہاں تک ذہن نہ کھینچی  
 پھر اس کے بعد ہر سنگ تو رخصت ہوا اور لکھ گھر کی طوت خوش خوش کیا اور اُسے یقین تھا کہ اُس کی  
 اسکی ملام دینی بہت ہی خوشی کی حالت میں ہوگی کیونکہ مراد پوری ہوئی۔ لیکن اُس نے اپنے گان کے  
 بر خلاف اپنی صورت کو دیکھا اور اس کو دیکھ کر تو بہت ہی لڑی رہا تنگ کہ یہ نہیں نکل گئیں۔  
 اور چرکی تانی شروع ہوئی۔ لادہ نے حیران سا ہو کر اپنی صورت کو کہا کہ "ہے بھانجان آج تو خوشی کا دن  
 ہے کہ دل کی مرادیں پوری ہوئیں اور بیچ بچھڑ گیا پھر تو دینی کیوں ہے، وہ بولی میں کیوں نہ روؤں تو نے  
 سارے کتے میں میری مٹھی پلید کی اور اپنی ناک کاٹ ڈالی اور ساتھ ہی میری بھی اس سے بہتر تھا کہ  
 میں پہلے ہی مصافی۔ لادہ ڈیٹھ بولا کہ یہ سب کچھ ہوا مگر اب بچہ ہونے کی بھی کس قدر خوشی ہوگی وہ  
 خوشیاں بھی تو تو ہی کرے گی مگر رام دئی شاید کوئی نیک اہل کی تھی اُس نے مُت جواب دیا کہ حرام  
 کے بچہ پر کوئی حرام کا ہی ہو تو خوشی سارے لادہ تیز ہو کر بولا کہ ہے بے کیا کہدیا یہ تو دودا گیا ہے  
 صورت کو یہ بات سن کر آگ لگ گئی بولی میں نہیں کہہ سکتی کہ یہ کیسا دید ہے جو بیکاری سکھانا اور نانا  
 کاہی کی تعلیم دیتے ہیں تو دنیا کے مذاہب ہزاروں باتوں میں اختلاف رکھتے ہیں مگر کبھی نہیں سنا  
 کہ کسی مذہب نے دید کے تقاضے تسلیم بھی دی ہو کہ اپنی باتوں کو وہ سبوں سے بہتر کرادو۔ آخر  
 مذاہب اپنی اپنی سکھانے کے لئے ہوتا ہے نہ ہکاری اور حرام کاری میں ترقی دینے کے لئے۔ جب  
 رام دئی یہ سب باتیں کہہ چکی تو لادہ نے کہا کہ چپ رہو اب جو ہوا سو وہ ایسا نہ ہو کہ شریک نہیں اور  
 میرا تک کو نہیں۔ ملام دئی نے کہا کہ اے بیجا کیا ابھی تک تیرے منہ پر باقی ہے ساری رات  
 حیرے شریک نے تیرے پاس لادہ تیرے لایا ڈٹھن ہے تیری سہوں کی بیات اور حیرت کے خاندان والی  
 سے تیرے ہی بہتر پر چڑھ کر تیرے ہی گھر میں خرابی کی اور ہر ایک ہلک حرکت کے وقت جتنا بھی دیا کہ  
 میں نے خوب بدایا۔ سو کیا اس بے فیرتی کے بعد بھی تو جیت ہے۔ کاش تو اس سے پہلے ہی مرا ہوتا  
 اب وہ شریک اور کچھ دشمن باتیں بتانے اور بٹھٹھا کرنے کے سبب باز رہے گا بلکہ وہ تو کہہ گیا ہے

کہیں اس فتح عظیم کو چھپا نہیں سکتا کہ جو اہل کے مقابل پر مجھے حاصل ہوئی۔ میں ضرور آرام دہی  
 کا سارا نقشہ حملہ کے لوگوں پر نظر رکھوں گا سو یاد رکھ کہ وہ ہر ایک مجلس میں تیرا ناک کاٹے گا اور ہر ایک  
 لڑائی میں یہ قصہ تجھے چمکنے کا اور اُس سے کچھ تعجب نہیں کہ وہ دلو سے کر دے کہ رام دہی میری ہی  
 عورت ہے کیونکہ وہ اشارہ سے یہ کہہ بھی گیا ہے کہ آئندہ بھی میں تجھے کبھی نہیں چھوڑ دوں گا۔ اور قوت  
 نے کہا کہ نکاح کا دعویٰ ثابت ہونا تو مشکل ہے بلکہ یارازہ کا اظہار کرے تو کرے تا جہاں اور بھی  
 رسوائی ہو بہتر تو یہ ہے کہ ہم لڑش ہی چھوڑ دیں۔ بیٹا ہونے کا خیال تھا وہ تو ایشرف نے دے ہی دیا بیٹے  
 کا نام شکر صورت نہ بر خندہ ہنسی اور کہا کہ تجھے کس طرح اور کیونکر یقین ہوا کہ ضرور بیٹا ہوگا اور  
 قوی بیٹا ہوئے گا ہی شک ہے اور پھر اگر یہ بھی تو اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ لڑاکا ہی ہوگا کیا بیٹا  
 ہون کسی کے خنجر میں اور کہا ہے کیا ممکن نہیں کہ حمل ہی خطا چلے یا لڑکی پیدا ہو جائے اور پوتہ ہو لے  
 کہ اگر حمل خطا گیا تو میں کب تک سگے کو جو اسی مجلس میں رہتا ہے نیوگ کے لئے بگاڑوں گا صورت نہایت  
 خص سے ہوئی کہ اگر کب تک سگے بھی کہہ نہ کر سکا تو پھر کیا کریگا لہذا کہ تو جانتی ہے کہ ترائی سگے میں  
 دھنوں سے کم نہیں اس کو با لاون گہ پھر اگر ضرورت پڑی تو جین سگے۔ لہنا سگے۔ لہنا سگے۔ بیہوش سگے  
 صوبہ سگے۔ خیر سگے۔ راجن سگے۔ مات سگے۔ کیش سگے۔ خیال سگے سب اس مجلس میں رہتے ہیں اور نہ  
 اور قوت میں ایک اور سے سے بڑھ کر میں میرے کہنے پر سب حاضر ہو سکتے ہیں عورت دہلی کہ میں  
 اس سے بڑھ کر صلح دیتی ہوں کہ مجھے بلار میں ہی بیٹا دے تب دہش میں کیا چیزوں کا کہوں آ  
 سکتے ہیں منہ کا لاجو ہونا تھا وہ تو بھوکا مگر یاد رکھ کہ بیٹا ہونا پھر یہی اپنے نہیں میں نہیں اور اگر میں بھی  
 تو مجھے اُس سے کیا جس کا وہ لفظ ہے آخر وہ اُسی کا ہوگا اور اُسی کی خوب لہنے گا کیونکہ وہ حقیقت وہ  
 اُسی کا بیٹا ہے اس کے بعد سلام دہی نے کچھ سوچ کر پھر رہنا شروع کیا اور دہر دہر تک آواز گئی اور آواز  
 سن کر ایک چٹت چٹت خیال چند نام دہلا آیا اور آتے ہی کہا کہ لہنا سگے تو ہے یہ کسی نے کی آواز آئی۔  
 لہنا تک لہنا ہوتا تو نہیں تھا کہ نہال چند کے آگے قصہ بیان کرنے سے مگر اس خوف سے کہ رام دہی  
 اس وقت غصہ میں ہے اگر میں بیان نہ کروں تو وہ ضرور بیان کر دے گی کچھ کہہ سکا ہوا کہ زبان دیکر

کہنے لگا کہ ہمارا آپ جانتے ہیں کہ وید میں وقت ضرورت نیوگ کیلئے لگایا ہے سو  
 میں نے بہت دنوں سوچ کر رات کو نیوگ کر لیا تھا مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے نیوگ کے لئے  
 مہر سنگ کو بنا لیا مجھے معلوم ہوا کہ وہ میرے دشمن کو مہر سنگ کا وٹا اور نہایت شریر آدمی ہے وہ مجھے  
 اور میری مائتری کو ضرور ظاہر کر لگا اور وہ وعدہ کر گیا ہے کہ میں یہ سدا کی کیفیت خوب شایع کروں گا  
 نہال چند ہوا کہ وہ حقیقت بڑی غلطی ہوئی اور پھر بولا کہ وسا حال تیری کبھی نہ بہارت ہی افسوس ہے  
 کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ نیوگ کے لئے پہلا حق برہمنوں کا ہے اور غالباً یہ بھی تجھ پر پوشیدہ نہیں ہے  
 کہ اس عمل کی تمام کھترانی حدیں مجھ سے ہی نیوگ کرتی ہیں اور میں دن رات اسی سیدھا میں لگا ہوا  
 ہوں پھر اگر تجھے نیوگ کی ضرورت تھی تو مجھے لگایا ہوتا سب کام سہتہ ہو جاتا اور کوئی بات نہ چھلتی  
 اس عمل میں اپنا کس میں ہنر کے قریب ہندو عورتوں نے نیوگ کیا ہے مگر کیا کسی تم نے اس کا ذکر  
 بھی سنا ہے یہ کی باتیں ہیں سب کچھ ہرت ہے پھر ذکر نہیں کیا جاتا لیکن مہر سنگ تو ایسا نہیں کر لگا  
 تھا وہ دو جاگنٹھوں تک دیکھتا کہ سامنے شہر میں رام دئی کے نیوگ کا شور و غوغا ہو گا۔ اللہ واپس  
 لگا کہ حقیقت مجھ سے سوت غلطی ہوئی اب کیا کروں اس وقت شری پرنٹ نے عوامت نہ  
 ہونے تک ہرند کے رام دئی کو دیکھ چکا تھا کہ جہاں اور خوش شکل ہے نہایت ہی عیاشی کا حال ہے وہ کہ  
 اگر اسی وقت رام دئی مجھ سے نیوگ کرے تو میں ختم ہوں وہ ہوا ہوں کہ مہر سنگ کے فتنہ کو میں سمجھا  
 لوں گا اور پہلا عمل ایک ہی رات ہے اب بہر حال نتیجی ہو جائے گا تب وسا حال دیکھتے تو اس  
 بات پر بھی راضی ہو گیا مگر رام دئی نے سسنگر سخت گالیاں اُس کو نکالیں تب وسا حال نے پرنٹ  
 کو کہا کہ بس اس کا یہی حال ہے اگر نیوگ کرنا نہیں چاہتی پہلے یہی شکل سے کر لیا تھا جس کو  
 نیوگ کے بیگ سدا ہے کہ میرا سہہ لگا لیا ہے تو اس نے نصیحتیں سدا کہیں ہیں کہ آپ سسنگر  
 دھڑکے تب وہ شہوت بہت چلتی وسا حال کی یہ بات سُن کر رام دئی کی طرف متوجہ ہوا اور  
 کہا نہیں تھا کہ نیوگ کو نہیں ماننا چاہئے یہ روایا گیا ہے مسلمان بھی تو عورتوں کو ملان دیتے  
 ہیں اور وہ عورتیں کسی دوسرے سے ملنا کہ لیتی ہیں سو میرے ملان جیسے نیوگ بات ایک ہی ہے



۲۶۰

۱۸۹۸ء

(الف) "وَأَذِّنْ لِلَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْوَعْدِ فِي أَنَّهُ سَيَنْصُرُنِي حَتَّىٰ يَسْلَمَ أَعْرَبِي  
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا. وَتَسْتَوِجُ بِحُجُورِ الْحَقِّ حَتَّىٰ يُعْجِبَ النَّاسَ جَبَابٌ  
قَوَارِبَهَا" (تجوید النور صفحہ ۶۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۸)

(ب) حضرت اقدس امام اقران سلمہ الرحمن کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ  
میں تیری جیلنگ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا  
میں دیکھتا ہوں کہ اس مقدس امام کے پورا ہونے کی بہت سی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۶، سورہ ۷۷، باب ۲۰، پیر ۱۱، ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲، سورہ ۷۰، آیت ۱، ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۳)

۲۱ جنوری ۱۸۹۸ء

"میں نے تجھ میں اس کے متعلق دعا کی تو اللہ ہڑا۔"

إِنَّ اللَّهَ لَا يَفْقَهُ مَتَابِقًا بِقَوْلِ حَتَّىٰ يُفَكِّرَ ذَا صَابِئًا نَفْسِي  
بِخِيَالِ هُوَ تَبَعٌ كَرَاهِيٍّ لِمَا جَرَىٰ تَحَاكُ  
کون کہہ سکتا ہے، اسے بجلی! آسمان سے مت گر  
شاید اسی سے متعلق ہو۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲، سورہ ۲۲، جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

سے (ترجمہ از مرتب) میرے زب سے میری طرف وہی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے درود سے گایاں تک کہ  
میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا سمج میں آئیں گے جہاں تک کہ اس کی سرحدوں کے  
جانب و گون کو جنب میں ڈالیں گے۔

سے یعنی ایڈیٹر اسکم۔ (مرتب)

سے یعنی طاعون کے متعلق۔ (مرتب)

سے نواب محمد علی خان صاحب آت مایر کوڑن کی ڈاٹری سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امام کے نزول کی تاریخ ۱۳ جنوری ہے۔  
دیکھئے اصحاب احمد ۲۲۵۔ (مرتب)

بعض اعتراضات کے جواب

۲۰۰

حقیقۃ الہی

اس کی سچائی ظاہر کرنے کے لیے پچیس برس کا اہام ہو جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اور ان دنوں میں پورا ہو گا جس کے کانٹے کے ہیں وہ سننے۔

یہ تو ہم نے وہ دو تین پیش گوئیاں لکھی ہیں جن پر ہمارے مخالف مولوی اور انہیں کا نیا چملا عید الحکیم خان بار بار اعتراض کرتے ہیں۔ اب ہم ان کے مقابل یہ دکھلانا چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے آسمانی نشان ہماری شہادت کیلئے کس قدر ہیں لیکن انہوں نے کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جڑوں کی کتاب میں بھی انکی گنجائش نہیں ہو سکتی اس لیے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس نشان ان میں سے لکھتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ پہلے نبیوں کی پیش گوئیاں ہیں جو میرے حق میں پوری ہوئیں۔ اور بعض اس امت کے انبار کی پیش گوئیاں ہیں اور بعض وہ نشان خدا تعالیٰ کے ہیں جو میرے ہاتھ پر ظہور میں آئے اور جو تکبیری پیش گوئیوں پر ان پیش گوئیوں کو مقدم نہ مانی ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ تحریری طور پر بھی انہیں کو مقدم دکھا جائے اور یہ تمام پیش گوئیاں ایک ہی سلسلہ میں نمبر وار لکھی جائیں گی۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) پہلا نشان۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علیہا اس نکل ما تہ من یجدد لہا دینہا۔ رواہ الوداع یعنی خدا ہر ایک صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک نئے نبی کو بھیجتا ہے جو اس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ اور اب اس صدی کا چوبیسواں سال جاتا ہے اور ممکن نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ میں تخلف ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو بارہ صدیوں کے مجددوں کے نام بتلاویں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث

میں خدا تعالیٰ نے مجھے صرف یہی نہیں دکھا کر پیغمبر میں نازلے وغیرہ آیتیں کیونکہ میں صرف پیغمبر کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کیلئے مامور ہوں ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ یہ آفتیں اور یہ نازلے صرف پیغمبر کے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام دنیا ان آفات سے متاثر ہوگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے تباہ ہو چکے ہیں یہی گواہی دہن پر کچے لئے درویش ہو وہ پھر یہ ہونساں دن پیغمبر اور ہندوستان اور ہر ایک حدیث ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہیگا وہ دیکھ لے گا۔ آمین

۲۰۰

علماء اُمت میں مسلم علی آئی ہے اب اگر میرے دعوے کے وقت اس حدیث کو وضع بھی قرار دیا جائے تو ان مولوی صاحبوں سے یہ بھی سچ ہے بعض اکابر محمد میں نے اپنے اپنے زمانہ میں خود محمد دہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بعض نے کسی دوسرے کے محمد بنانے کی کوشش کی جو۔ پس اگر یہ حدیث صحیح نہیں تو انہوں نے دیانت سے کام نہیں لیا اور ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ تمام مجددین کے نام ہمیں یاد ہوں یہ علم محیط تو خاصہ خدا تعالیٰ کا ہے ہمیں عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں مگر اسی قدر جو خدا بتلاوے ماسوا اسکے یہ اُمت ایک بڑے حصہ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور خدا کی مصلحت کسی کسی ملک میں محمد پیدا کرتی جو اور کبھی کسی ملک میں۔ پس خدا کے کا عمل کا کون تو اہل علم رکھ سکتا جو اور کون اس کے غیب پر احاطہ کر سکتا جو بھلا یہ تو بتلاؤ کہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک قوم میں نبی کتنے گزرے ہیں۔ اگر تم یہ بتلا دو گے تو ہم محمد د بھی بتلا دیں گے۔ ظاہر ہے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس اُمت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ استیعاب طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں یہود و نصاریٰ دو نئی قومیں باہر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہو مگر چاہو تو پوچھ کر دیکھ لو۔ مری پڑھی جو زلزلے آرہے ہیں۔ ہر ایک قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلوات اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا جو اور چھویں صدی میں سے بھی تیس سال گذر گئے ہیں۔ پس یہ نوی دلیل اس بات پر ہو کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جسے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعوے پر پچیس برس گذر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں اور میں ہی وہ ایک ہوں جسے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ لازم کیا۔ پس جب تک میرے اس دعوے کے مقابل پر انھیں مصافحے کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ زمانہ میں خدا نے تو تمہیں رکھی ہیں۔

۱۹۳۷

بعض دینی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ اور گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ (۱) اقل والد مرحوم کے اثر نے (۲) دوم اس گورنمنٹ غائبہ کے احسانوں نے (۳) تیسرے خدا تعالیٰ کے اہانتے۔ اب میں اس گورنمنٹ محسنہ کے زیر سایہ ہر طرح سے خوش ہوں۔ صرف ایک رنج اور درد و غم ہر وقت مجھے لاحق حال ہے جس کا استغناء شیش کرنے کے لیے اپنی محسن گورنمنٹ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کے مولوی مسلمان اور ان کی جماعتوں کے لوگ حد سے زیادہ مجھے ستاتے اور دکھ دیتے ہیں۔ میرے قتل کے لیے ان لوگوں نے فتوے دیتے ہیں۔ مجھے کافر اور بے ایمان ٹھہرایا ہے اور بعض ان میں سے جیسا اور شرم کو ترک کر کے اس قسم کے اشتہار میرے مقابل پر شائع کرتے ہیں کہ یہ شخص اس وجہ سے بھی کافر ہے کہ اس نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم پر ترجیح دی ہے اور ہمیشہ سلطنت انگریزی کی تعریف کرتا ہے اور ایک باعث یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مجھے اس وجہ سے بھی کافر ٹھہراتے ہیں کہ میں نے خدا تعالیٰ کے سچے اہام سے سچ موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس خوبی صدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ بیشک میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کا برا نقصان کیا ہے کہ میں نے ایسے خوبی صدی کا آنا سراسر قبول ثابت کر دیا ہے جس کی نسبت ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ اگر بے شمار روپیہ ان کو دے گا مگر میں معذور ہوں۔ قرآن اور حدیث سے یہ بات پابیانہ ثبوت نہیں پہنچتی کہ زمینیں کوئی ایسا صدی آئے گا جو زمین کو خون میں غرق کر دے گا۔ پس میں نے ان لوگوں کا بجز اس کے کوئی گناہ نہیں کیا کہ اس نیاںی ٹوٹ مار کے روپیہ سے میں نے ان کو محروم کر دیا ہے میں خدا سے یک اللہ پاکر یہ چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کے اطلاق اچھے ہو جائیں اور وحشیانہ عاداتیں دور ہو جائیں اور نفسانی جذبات سے ان کے سینے احوالے جائیں اور ان میں آہستگی اور تسبیحی اور علم اور مینار روی اور انصاف پسندی پیدا ہو جائے اور یہ اپنی اس گورنمنٹ کی ایسی اہانت کریں کہ دوسروں کے لیے نمونہ بن جائیں اور یہ ایسے لوگ بنیں کہ کوئی بھی فساد کی رنگ ان میں باقی نہ رہے۔ چنانچہ کس قدر یہ مقصود مجھے حاصل ہو گیا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا ہوں کہ دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو میری ان پاک تعلیموں کے دل سے پابند ہیں۔ اور یہ نیا فرقہ مگر گورنمنٹ کے لیے نہایت مبارک فرقہ برٹش انڈیا میں زور سے ترقی کر رہا ہے اگر مسلمان ان تعلیموں کے پابند ہو جائیں تو میں قسم کھ کر

سے اپنی کسی کتاب میں لکھا تھا کہ میری جماعت تین سو آدمی ہیں لیکن اب وہ شمار بہت بڑھ گیا ہے کیونکہ زور سے ترقی ہو رہی ہے۔ اب میں میں رکھتا ہوں کہ میری جماعت کے لوگ دی ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہوں گے۔ اور میری فراست یہ چٹکونی کرتی ہے کہ تین سال تک ایک لاکھ تک میری جماعت کا عدد پہنچے گا۔



وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيمة. انك اليوم  
 لدينا مكين امين. انت متى بمنزلة توحيدى وتفريدى فغان ان تعان و  
 تعرف بين الناس ويعلمك الله من عنده تقيم الشريعة. وتحي الدين  
 انا جعلناك المسيح بن مريم. والله يعصمك من عنده ولو لم يعصمك  
 الناس. والله ينصرك ولو لم ينصرك الناس. الحق من ربك فلا تكونن من  
 الممترين. يا احمدى انت مرادى ومعنى. انت وجهه فى حضرتى. اخترتك  
 لنفسى. قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم و  
 يرحم عليكم وهو الرحمن الرحيم. هذه نبذة من الهاماتى. ومن جملة الهام  
 انا جعلناك المسيح بن مريم. ووالله قد كنت اعلم من ايام مدينة  
 انى جعلنى المسيح ابن مريم وانى نازل فى منزله لكن اخفيتى نظراً  
 الى تاييله. بل ما بدلت عقيدتى وكنت عليهما من المستمسكين وتوقفت  
 فى الاظهار عشر سنين. وما استعجلت وما بادرت وما اخلت حباً ولا  
 عدواً ولا احداً من الحاضرين. وان كنتم فى شك فاسئلوا علماء الهند  
 كم مضت من مدة على الهامى. يا عينى انى متوفيك. اداقرع والبراهين  
 وكنت انتظر الخيرة والرضاء وامر الله تعالى حتى تكسر ذلك  
 الالهام. ورفع الظلام. وتواتر الاعلام. وبلغ الى عدة يعلمها  
 رب العالمين. وخطبت للاظهار بقوله. فاصدع بما تؤمر. وظهرت  
 علامات تعرفها حاسة الاولياء. وعقل ارباب الاصطفاء وجلى الصبح  
 واكد الامر. وشرح الصدر. واطمأن الجنان. وافتى القلب. وتبين انه

الاستفتاء

۶۵۷

ضمیمہ حقیقۃ الوسی

یا قوم لم تتعالمون وانتم تبصرون۔ ولم تتجاملون وانتم تعلمون۔ اما علمتم عاقبة الذين كانوا يستهزؤن۔ تلذخون كالزنبور۔ وتوذون رجلاً اعتم كالسراج بالنور۔ وتهزون برؤية البدر۔ وابدرو الصلحاء واشتمر تعلمون۔ وجاء الناس وانتم تهزون۔ وكثر من مستهزء اخبروا بموتى كاتهم الهوام من الله العلام۔ واصروا عليه واشاعوه في الاقوام۔ فاذا الامر بالصد۔ ورد الله مزاحهم عليهم كالمجد۔ وما قرانى أسرع وقت بعد الهامهم وتركوا حشيش ندامة وذلة لا نعامهم۔

وسرت مؤذ ما اذوني الا ليظهر الله بهم بعض الايات۔ وقد قصصنا قصصهم في حقیقۃ الوسی لتكون تبصرة للطالبین والطالبات۔ واقرب القصص من هذا الوقت قصة رجل مات في ذی القعدة۔ وكان يلعننى ويسبى وكان اسمه سعد الله وكان سبه كالصعدة۔ واذا بلغ شتمه المنتهاه <sup>۳۷</sup> وسبق في الابداء كل من سواه۔ اوحي الى ربى في امر موته وخزيه وقطع نسله بما قضاه وقال ان شانك هو الابر۔ فاشعت بين الناس ما اوحي ربى الاكبر ثم بعد ذلك صدق الله الهامى۔ فاردت ان افضله في كلامي۔ واشيع ما صنع الله بذلك القتان۔ وعدت عباد الله لهم من۔ فمنعنى من ذلك وكيل حبان من جماعتى وخوفنى من ارادة اشاعتى۔ وقال لو اشعتها لا تأمن مقت الحكام ويحرك القانون الى الانام۔ ولا سبيل الى الخلاص۔ ولات حين مناص۔ وتلزمك المصائب ملازمة الغريم۔ والمال معلوم بعد التعب العظيم۔ وليست المحكومة تارك الجرمين۔ فالخير في اخفاء هذا الوسى كالمحتاطين۔ نقلت الى ارض الصواب في تعظيم الالهام۔ وان الاخفاء معصية عندى ومن سبب اللثام۔ وما كان لاحد ان يضرم من دون بارئ الانام۔ ولا ابالى بعد تعهد يد الحكام۔

یہی مسئلہ پیش کیا۔ کہ آپ کی بعض تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو شکر گنتی ہے۔ حضرت صاحب نے اسکی تشریح فرمائی کہ میری مراد اس سے کیا ہے۔ جس پر ان مولوی صاحب نے کہا کہ اچھا آپ تحریر کر دیں۔ کہ آپ کی تحریرات میں جہاں کہیں نبوت کا لفظ ہے، وہ ایسا نہیں کہ جو ختم نبوت کے منافی ہو۔ اور اس سے مراد محدثیت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ بیشک میں لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت حضور نے ایک تحریر لکھ کر مولوی صاحب کو دیدی۔ جو کہ انہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ تاکہ ان لوگوں کو دکھائیں۔ جو اس درجہ سے حضرت صاحب پر کفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔ انہی دنوں میں ایک دن بعض مشرک لوگ مخالفت مولویوں کے بہکانے سے اس مکان پر حملہ کر کے آگئے۔ جہاں پر ہم ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور مکان کے اوپر زانہ میں گھسنا چاہتے تھے۔ مگر چند احمدیوں نے جو ساتھ تھے۔ بڑی ہمت سے میڑھیوں میں کھڑے ہو کر ان لوگوں کو روکا۔ اور بعد میں پولیس کے پہنچ جانے سے وہ لوگ منتشر ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے چلنے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آگئے۔ چنانچہ کپور تھلہ سے محمد خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھیرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور میں ہر دو خیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چار پائی پر دو فون لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دشن بچے کے قریب میں تھیلہ میں چلا گیا۔ جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ منشی صاحب رات تھیلہ فریل گئے تھے حضرت صاحب نے فرمایا۔ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں فرمایا منشی ظفر احمد صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپکی شکایت لیکر گیا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپکو بلا کر تنبیہ کر میں گے۔ مگر حضور نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔ اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ

براہین احمدیہ ج ۱

۹

دیباچہ

کہ باوجود صدی عموماً اور مواضع کے محض خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد نے اس حصہ کو خلعت وجود بخشا۔ چنانچہ اس حصہ کے چند اوائل بدوق کے ہر ایک صفحہ کے سر پر نصوت المعنی لکھا گیا مگر پھر اس خیال سے کہ تا یاد دلایا جائے کہ یہ وہی براہین احمدیہ ہے جس کے پہلے چار حصے طبع ہو چکے ہیں بعد کے ہر ایک سر صفحہ پر براہین احمدیہ کا حصہ پنجم لکھا گیا۔ پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے باہر پر مکتوبہ کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس اور باہر کے حصوں میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

دوسرا سبب اس التوا کا جو تیس برس تک حصہ پنجم مکھانہ گیا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ حق لوگوں کے دلی خیالات ظاہر کرے جن کے دل مرض پرگانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس وقت دیر کے بعد ضم طبع وک بگلی میں ٹوٹ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک نظرت گاہیوں پر اتر آئے اور چار حصے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے تھے پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے تو حق کے لئے اچھا ہوتا۔ لیکن اس قدر دیر سے ان کی فطرتی حالت آدائی گئی۔

اس دیر کا ایک یہ بھی سبب تھا کہ تا خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر ظاہر کرے کہ یہ کار و بار اس کی مرضی کے مطابق ہے اور یہ تمام الہام جو براہین احمدیہ کے حصوں سابقہ میں لکھے گئے ہیں یہ اسی کی طرف سے ہیں نہ انسان کی طرف سے۔ کیونکہ اگر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہوتی اور یہ تمام الہام اس کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ امر خدا نے عادل و مستعدوں کی عادت کے برخلاف تھا کہ جو شخص

کے لئے ایک حکایت بھی بیان کیا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مہاراجہ شیر سنگھ نے اپنے ایک بادشاہی کو کھلنے میں ٹنگ زیادہ ڈالنے کی سزا میں حکم دیا۔ کہ اس کی سب جانیدا وضبط کر کے اسے قید خانہ میں ڈال دیا جائے۔ اس پر کسی جاہلکار نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مہاراجہ اتنی سی بات پر عیناً سزا بت منت ہے راجہ کہنے لگا کہ تم نہیں جانتے۔ یہ صرف ٹنگ کی سزا نہیں۔ اس کم کثرت نے میرا تو بکا مضم کلب ہے۔ یہ اسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرجیل میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی حضور علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں شامل تھے۔ قریب رکت میں دو کوع کے بعد انہوں نے جگہ سے مشہور دعا نقل کی جس کی ایک کٹاری نظم پڑھی جس کا یہ مصرع ہے: اے خدا اے چارہ آزار ما

خاکسار عرض کرتے ہیں کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے جو روحانیت سے پہلے سب سے پہلے معلوم مسئلہ ہے کہ نماز میں صرف سنون دعائیں بالجوہر پڑھنی چاہئیں۔ باقی دل میں پڑھنی چاہئیں۔ اگر یہ روایت درست ہے تو حضرت صاحب نے اس وقت خاص کیفیت کے رنگ میں اس پڑھنا نہیں فرمایا ہو گا۔ اور چونکہ ویسے بھی یہ واقعہ صرف ایک سفر واقعہ ہے اس لئے میری رائے میں حضرت صاحب کا یہ منشا ہرگز نہیں ہو گا۔ کہ لوگ اس طرح کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت صاحب نے اس وقت سکوت اختیار کر کے بعد میں پیر صاحب کو اللہ تعالیٰ پر سمجھا دیا ہو کہ یہ مناسب نہیں۔ کیونکہ پیر صاحب کی طرف سے اس کی نکو ثابت نہیں۔ واللہ اعلم۔

یہ اسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی عبداللہ صاحب مولوی فاضل سابق مدرس ڈیرہ بابا ٹنگ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضرت سید محمد علیہ السلام کا مندرجہ ذیل خط شیخ فتح محمد صاحب کے پاس دیکھا تھا۔ یہ خط حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اولیٰ کے نام تھا۔ سب خط کا متنون شیخ فتح محمد صاحب کے متعلق تھا۔ اور لفظ پر حضرت خلیفہ اولیٰ کا جوں والا پتہ درج تھا۔

مکرمی انوریم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔  
فتح محمد صاحب نے بشارت کے لئے دو رکت نماز وقت عشاء پڑھ کر اتالیس دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھی اور اس کے نقل اور آخر کیا گیا۔ گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور اپنے مقصد کے لئے دعا کے لئے توبہ بادھو سورہ ہے۔ جس دن سے شروع کریں۔ اسی دن تک اس کو ختم کریں۔ انشاء اللہ العزیز۔

برائین احمدی حضرت عی

۱۲۷

۹۷

اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار  
 وہ زبانی لاؤں کہلاں جس سے ہو یہ کاویا  
 کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خواہ  
 مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار  
 کس عمل پر مجھ کو دی ہے نصرت قرب و جوار  
 ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار  
 در نہ در گئی تیری کچھ کہ نہ تھے دستِ شکر  
 پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے میرے عا برادر  
 بس ہے تو میرے لئے بھوکا نہیں تجھ میں بیکار  
 پھر خود جانے کہاں یہ سینکے ہی جاتی خیار  
 تیرے نہیں پانا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار  
 گو دین تیری راہ میں مشیل فضل بشر خواہ  
 تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یا غمگسار  
 میں تو کائنات بھی ہو کر گیا آگہ میں یاد  
 بھی کا شکل ہے کہ تا وہ قیامت ہو شمار  
 چاند اور صبح ہے میرے لئے تائیک و تار  
 تا وہ پورے ہوں نشانی جو ہیں سچائی کا مدار  
 ساری تدبیروں کا خاکہ آگاہی مثل خیار  
 جیسے جیسے برق کا اک دم میں ہر جا اقتدار

اے خدا اے کار ساز و حبيب پوش و کردگار  
 کس طرح تیرا گردن اے ذوالقن شکر و سپاس  
 بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود دین کر گواہ  
 کام جو کرتے ہیں تیری راہ میں پاتے ہیں جزا  
 تیرے کاموں جیسے حیرت کے اے میرے کریم  
 کرم عطا کی ہوں مرے پیارے نہ اک دم زاد ہوں  
 یہ میرا فضل و احسان ہے کہ میں آیا پسند  
 دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ مہلک بن گئے  
 اے مرے پیارے مگانے اے مرے جاں کی پند  
 میں تو مر کر خاک ہوتا گرنہ ہوتا تیرا لطف  
 اے خدا ہو تیری ماہ میں میرا جسم جان مول  
 ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں تیرے دن کٹے  
 نسل انسان میں نہیں دیکھی دنیا جو تجھ میں ہے  
 لوگ کہتے ہیں کہ کائنات نہیں ہوتا قبول  
 اس قدر مجھ پر ہو میں تیری عنایات و کرم  
 آسمان میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ  
 تو نے عاقبتوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے  
 ہو گئے بیکار سب جیلے جب آئی وہ بلا  
 سر زمین ہند میں ایسی ہے شہرت مجھ کو دی

اور کر مویج و مسقند چاہیں یا در کو کہ عنقریب خدا ہمیں دکھلا دے گا کہ اُس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بختتا اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے سیرج کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی اپنی مولیوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس ماری میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل جمع ہو گئے؟ کیا وہ رات ان کیلئے نام کی رات نہیں تھی جس میں میرے دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف میں پیشگوئی کی تاریخوں میں وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن ان پر مصیبت کا دن نہیں تھا جس میں بکھرا کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برمائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعویٰ غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان صلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تھی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دگن کیا جائے

نصہ پر خود قابض رہ گئے۔ مرزا غلام حسین کی چونکہ نسل نبیین علی ایسے ان کا حقہ پسران مرزا غلام مرتضیٰ صاحب و پسران مرزا غلام علی الدین کو آگیا۔

خاک روضہ کربلا ہے۔ کہ اس وقت مرزا تصدق بیہانی اور مرزا قائم بیگ کی تمام شلخ معدوم ہو چکی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس مرزا غلام حید کی بھی شلخ معدوم ہے۔ ہمسائے تایا مرزا غلام قادر صاحب اور مرزا امام الدین اور مرزا کمال الدین بھی لا ولادت ہوئے۔ ان مرزا نظام الدین کا ایک لڑکا مرزا گل محمد موجود ہے۔ مگر وہ احمدی ہو کر حضرت صاحب کی روحانی اولاد میں داخل ہو چکا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ینقطع ابائک و یبداً منک و یداً الہام اس وقت کا ہے۔ جب آپ کے شجرہ خاندانی کی یہ تمام شاخیں سرسبز تھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا تجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت سید موعود علیہ السلام تہا سے دادا کی نیشن وصول کرنے گئے تو چیتے چیتے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے نیشن وصول کر لی۔ تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دوسو روکے دیکر بھائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر میرا تار مارا پھر جب اسے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت سید موعود اس شرم سے واپس مگر نہیں آئے۔ اور چونکہ مہا سے دادا کا منشا اور بہت تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کیشنر کی کچہری میں قبیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔ پھر جب تہارنگا دادی بیمار ہوئیں۔ تو تہا سے دادا نے آدمی بھیجا۔ کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔ پھر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے۔ امرتسر پہنچ کر قادیان آنے کے واسطے یکہ کرنا پر لیا۔ اس موقع پر قادیان سے ایک آدمی بھی آپ کے لینے کے لیے امرتسر پہنچ گیا۔ اس آدمی نے کہا یکہ جلدی چلاؤ کیونکہ ان کی حالت بہت نازک تھی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا۔ بہت ہی نازک حالت تھی جلدی کرو کہیں فوت نہ ہو گئی ہوں۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں اسی



وقت بھر گیا۔ کہ دراصل والدہ فوت ہو چکی ہیں۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتیں تو وہ شخص ایسے  
 الفاظ نہ برتن۔ چنانچہ قادیان پہنچے تو پتہ لگا کہ واقعی وہ فوت ہو چکی تھیں۔ والدہ جنا  
 بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ میں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین اسرار  
 آدھر پھرتا رہا۔ آخر کھسنے چائے کے ایک قافلہ پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں  
 رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ  
 سے ہی اسے قید سے بچایا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف ہی کی تو  
 کہ ان کا ایک بچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت  
 مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت ۱۸۷۳ء کا واقعہ ہے۔

(اس روایت سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا  
 سیالکوٹ میں ملازم ہونا اس وجہ سے تھا۔ کہ آپ سے مرزا امام الدین نے داد صاحب  
 کی فیشن کا روپیہ دھوکا دے کر اڑایا تھا۔ کیونکہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود  
 علیہ السلام نے اپنی تصنیفات میں تصریح کی ہے۔ آپ کی ملازمت اختیار کرنے کی  
 وجہ صرف یہ تھی۔ کہ آپ کے والد صاحب ملازمت کے لئے زور دیتے رہتے تھے۔ ورنہ  
 آپ کی اپنی رائے ملازمت کے خلاف تھی۔ اسی طرح ملازمت چھوڑ دینے کی  
 بھی اصل وجہ یہی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملازمت کو ناپسند فرماتے  
 تھے۔ اور اپنے والد صاحب کو ملازمت ترک کر دینے کی اجازت کے لئے لکھتے  
 رہتے تھے۔ لیکن داد صاحب ترک ملازمت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ مگر  
 بالآخر جب دادی صاحبہ بیمار ہوئیں۔ تو داد صاحب نے اجازت بھجوا دی۔ کہ  
 ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ طبابت کا علم ہمارا خاندانی  
 علم ہے۔ اور ہمیشہ سے ہمارا خاندان اس علم میں بہرہ راز ہے۔ داد صاحب نہایت باہرہ  
 مشہور معاذق طبیب تھے۔ تایا صاحب نے بھی طب پڑھی تھی۔ حضرت مسیح موعود بھی  
 علم طب میں خاصی دسترس رکھتے تھے۔ اور مگر میں ادب کا ایک ذخیروں کا کرتے تھے

(۵۰)

نشانات صداقت

۳۳۶

حقیقۃ الہی

اس لئے دُعا کی گئی۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اُس نے بہت سارے وہ میرے دامن میں ڈال دیئے۔ اُس کا نام پوچھا۔ اُس نے کہا نام کچھ نہیں، میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اُس نے کہا میرا نام سو شہی۔ شہی۔ پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنی میں ضرور کے وقت پر آئیوں گا۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ کی طرف سے کیا ڈاک کے ذریعے سے اور کیا براہ راست لوگوں کے ہاتھوں سے اس قدر مالی فتوحات ہوئیں جن کا خیال و گمان نہ تھا اور کئی ہزار روپیہ آ گیا۔ پانچ سو شخص اس کی تصدیق کیلئے صرف ڈاک خانہ کے رجسٹر ہی ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو آخر سال تک دیکھے اُس کو معلوم ہو گا کہ کس قدر وہ پیہرا آیا تھا۔

۳۳۳

یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آئیوں گا وہ یا اور بیرونی تحائف کے طور پر ہوں اُن کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دیدیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔

۸م ایشان۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں نعمت اللہ ولی کا وہ قصیدہ دیکھ رہا تھا جس میں اُس نے میرے آنے کی بطور پیشگوئی خبر دی ہے اور میرا نام بھی لکھا ہے اور بتلایا ہے کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور میری نسبت یہ شعر لکھا ہے کہ:-

مہدی وقت و عیسیٰ دورانی ہر دورا شہسوار می بینم  
یعنی وہ آئیوں گا عیسیٰ بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی ہوگا دونوں ناموں کا مصداق ہوگا اور دونوں طور کے دعوے کو چلائے اِس اثناء میں یہ شعر پڑھ رہا تھا میں پڑھنے کی وقت مجھے یہ الہام ہوا:-

از پئے آل محمد آحسن را تارک روزگار می بینم  
یعنی میں دیکھتا ہوں کہ مولیٰ سید محمد آحسن امر وہی اسی غرض کیلئے کہی تو کرم سے جو کیا امت بحر بیانی میں تھی طبعاً ہو گئے تا خدا کے مسیح موعود کے پاس حاضر ہوں اور اُس کے دعوے کی تائید کے لئے خدمت بجالاؤں گا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو بعد میں نہایت مصفاًئی سے ظہور میں آئی۔

۳۳۶

وہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو دوسروں کی اصلاح کے لئے مامور نہیں ہوتے بلکہ ان کا کاروبار اپنے نفس تک ہی محدود ہوتا ہے۔ اور ان کا کام صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ ہر دم اپنے نفس کو ہی زہد اور تقویٰ اور اخلاص کا معیار دیتے رہتے ہیں اور حتیٰ الوسع خدا تعالیٰ کی ادق سے ادق رضامندی کی راہوں پر چلتے اور اُس کے باریک مصایب کے پابند رہتے ہیں۔ اور اُنکے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ کسی ایسے عالی خاندان اور اعلیٰ قوم میں سے ہوں جو علو نسب اور شرافت اور نجابت اور امارت اور ریاست کا خاتم ہو بلکہ حسب آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم صرف انکی تقویٰ دیکھی جاتی ہے گو وہ دراصل چوپڑوں میں سے ہوں یا چاروں میں سے۔ یا مثلاً کوئی اُن میں سے ذات کا کنج ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو۔ یا اُن قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جیسے حجام۔ مویجی۔ تیلی۔ ڈوم۔ میر آسی۔ کتے۔ قصائی۔ جولاہے۔ کپڑی۔ تھولی۔ دھولی۔ چھوٹے۔ بھرا بھونچے۔ نانیاں وغیرہ۔ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اُسکی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا۔ یہ تمام لوگ توبہ نصوح سے اولیام اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ درگاہ کریم ہے اور فیضان کی موجیں بے جوش سے جاری ہیں۔ اور اس قدوس ابدی کے دریائے محبت میں غرق ہو کر طبع طرح کے میلوں والے اُن تمام میلوں سے پاک ہو سکتے ہیں جو عبادت کے طور پر اُن پر لگائے جاتے ہیں۔ اور پھر بعد اس کے کہ وہ اُس خدائے قدوس مل گئے۔ اور اس کی محبت میں محو ہو گئے اور اُسکی رضا میں کھوئے گئے۔ سخت بدذاتی موتی ہے کہ اُن کی کسی نیچ ذات کا ذکر بھی کیا جائے۔ کیونکہ اب وہ فہ نہیں رہے اور انھوں نے اپنی شخصیت کو چھوڑ دیا اور خدا میں جلتے اور اس لائق ہو گئے کہ

ترجمہ: تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی زیادہ بزرگ سے بڑے زیادہ تقویٰ کی راہوں پر چلتے۔ منقول

۴۹۸

نشان آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور اُن ہدایتوں کے بھیجنے والے کے منہ پر ہمیشہ کے لئے ٹھہر لگ گئی ہے۔ میں سمانتا ہوں کہ ہر ایک انسان جو سچی بھوک اور پیاس خدا تعالیٰ کی طلب میں رکھتا ہے وہ ایسا خیال ہرگز نہیں کرے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ سچے مذہب کی یہی نشانی ہو کہ زندہ خدا کے زندہ نمونے اور اُس کے نشانوں کے چمکتے ہوئے نور اُس مذہب میں تازہ بہ تازہ موجود ہوں۔ اگر ہر ایک گورنمنٹ عالیہ ایسا جلسہ کرے تو یہ نہایت مبارک ارادہ ہے۔ اور اس سے ثابت ہو گا کہ یہ گورنمنٹ سچائی کی حامی ہے۔ اور اگر ایسا جلسہ ہو تو ہر ایک شخص اپنے اختیار سے اور ہنسی خوشی سے اس جلسہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ قوموں کے پیشوا جنہوں نے مقدس کہلا کر روڑ مار دیہ قوموں کا کہا لیا ہے۔ ان کے تقدس کو آزمانے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمدہ طریق نہیں جو انکا یا ان کے مذہب کا خدا کے ساتھ رشتہ ہے اس رشتہ کا زندہ ثبوت مانگا جائے۔ یہ عاجز اپنے دلی جوش سے جو ایک پاک جوش ہے یہی چاہتا ہے کہ ہماری محسن گورنمنٹ کے ہاتھ سے یہ فیصلہ ہو۔ خدا یا اس عالی مرتبہ گورنمنٹ کو یہ الہام کر۔ تا وہ اس قسم کے جلسوں میں سب سے پہلے آکر سب سے پہلے ہو جائے۔ اور میں چونکہ مسیح موعود ہوں۔ اس لئے حضرت مسیح کی عادت کارنگ مجھ میں پایا جانا ضروری ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام وہ انسان تھے جو مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب پر چڑھے۔ گو خدا کے رحم نے اُن کو بچا لیا۔ اور مریم عیسیٰ نے اُن کے زخموں کو اچھا کر کے آخر

مریم عیسیٰ ایک نہایت مبارک مریم ہے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زخم اچھے ہوئے تھے جبکہ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے شعل سے نجات پائی تو صلیب کی گیلوں کے جو زخم تھے جن کو آپ نے حواریوں کو بھی دکھایا تھا وہ اسی زخم سے اچھے ہوئے تھے۔ یہ مریم طلب کی ہر کتاب میں درج ہے اور قانونِ بوعلی سینا میں بھی مذکور ہے اور رو میوں اور یونانیوں اور عیسائیوں اور یہودیوں اور مسلمانوں عرض تمام فرقوں کے طبیعوں نے اس مریم کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ ص ۲۴۰

۴۹۹

کشمیر جنت نظیر میں اُن کو پہنچا دیا۔ سو انھوں نے سچائی کے لئے صلیب سے پیار کیا۔ اور اس طرح امپریز چڑھ گئے جیسا کہ ایک بہادر سوار خوش عمان گھوڑے پر چڑھتا ہے۔ سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کے لئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم نے حضرت مسیح کو صلیب سے بچالیا۔ اور انہی تمام رات کی دُعا جو بلاغ میں کی گئی تھی قبول کر کے اُنکو صلیب اور صلیب کے تیجھل سے نجات دی۔ ایسا ہی مجھے بھی بچائے گا۔ اور حضرت مسیح صلیب سے نجات پا کر نصیبین کی طرف آئے اور پھر افغانستان کے ملک میں ہوتے ہوئے کوہ نملان میں پہنچے۔ اور جیسا کہ اُس جگہ شہزادہ نبی کا چوترا اب تک گواہی دے رہا ہے۔ وہ ایک مدت تک کوہ نملان میں رہے۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب کی طرف آئے۔ آخر کشمیر میں گئے اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک جلوت کرتے رہے۔ اور سکھوں کے زمانہ تک اُن کی یادگار کا کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا آخر سرینگر میں ایک سو پچیس برس کی عمر میں وفات پائی اور خان یار کے حملہ کے قریب آپ کا مقصد س مزار ہے۔ غرض جیسا کہ اس نبی نے سچائی کے لئے صلیب سے قبول کیا ایسا ہی میں بھی قبول کرتا ہوں۔ اگر اس جلسہ کے بعد جس کی گورنمنٹ محنت کو ترغیب دیتا ہوں ایک سال کے اندر میرے نشان تمام دنیا پر غالب نہ ہوں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ میں راضی ہوں کہ اس جرم کی سزا میں ٹولی دیا جاؤں اور میری ڈھریاں توڑی جائیں۔ لیکن وہ خدا جو آسمان پر ہے جو دل کے خیالات کو جانتا ہے جس کے الہام سے میں نے اس عملیہ کو لکھا ہے۔ وہ میرے ساتھ ہوگا۔ اور میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے اس گورنمنٹ عالیہ اور قوموں کے سامنے شرمندہ نہیں کریگا۔ اسی کی روح ہے جو میرے اندر بولتی ہے۔ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ اُس کی طرف سے یہ پیغام پہنچا رہا ہوں تا سب کچھ جو اتمامِ حجت کیلئے چاہیے

۳۴۱

کہ حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا۔ اور ہم پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وہ صرف دکھانے کے  
دانت ہیں اور ان کے کھانے کے دانت اور ہیں +

نواں ثبوت حضرت مسیح موعود کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ خود اپنے اس آیت  
کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ انارادام عبدہ ۱۳۴۶  
ایڈیشن اول میں تحریر فرماتے ہیں :-

”اور اس آیت والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مشیل ہونے کی طرف اشارہ ہے  
کیونکہ **حجلی** جلالی نام ہے اور **احمد** جلال۔ اور احمد اور حبیبی اپنے جلالی معنوں کے رو سے  
ایک ہی ہیں۔ اسکی سیاق یہ اشارہ ہے **وَمَنْ يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَهُوَ يَدْعُوا إِلَهًا غَيْرَ اللَّهِ** یعنی اللہ کے ساتھ  
مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں اپنے جلال و جمال میں۔  
لیکن آخری زمانہ میں طبعی پیشگوئی مجرہ احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے پیدا  
گیا۔“ +

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو ہی قرار دیتے ہیں کیونکہ  
آپ نے اس میں دلیل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ مراد ہوتے  
تو محمد احمد کی پیشگوئی ہوتی۔ لیکن یہاں صرف احمد کی پیشگوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ  
کئی شخص ہے جو مجرہ احمد ہے یہ حوالہ صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ احمد تھے بلکہ کہ  
اس پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں اور اگر کسی دوسری جگہ پر آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو بھی اس آیت کا مصداق قرار دیا ہے تو اس کے یہی معنی ہیں کہ جو اس کے کل فیضان جو  
حضرت مسیح موعود کو پہنچا ہے آپ ہی سے پہنچا ہے اس لئے جو خبر آپ کی نسبت دہلی ہے اس کے  
مصداق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور ہیں کیونکہ جو خوبیاں تل میں ہوں اہل میں ضرور ہوتی  
چاہیں ہیں پس اس کی خبر دینے والا ساتھ ہی اصل کی خبر بھی دیتا ہے اس آیت میں ضمنی طور پر  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی خبر دہلی ہے اور اس بیان سے یہ واجب نہیں آتا کہ اس  
پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود نہ ہوں۔ اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود ہیں  
اور اس لحاظ سے کہ آپ کے سب کلمات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کئے ہوئے ہیں



مدینہ منورہ  
قادیانہ، ۱۰ جون ۱۹۴۷ء  
حضرت مولانا ابوالحسن علی Nadwi مدظلہ العالی  
مدینہ منورہ کے قاضی ہیں۔ ان کا تعلق ہے گوجرانولہ سے۔  
ان کی تعلیم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ہے۔  
ان کی تصانیف میں 'تفسیر القرآن'، 'تفسیر احادیث'، 'تفسیر فقہ اسلامی' وغیرہ شامل ہیں۔

۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۶۸ھ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۶۸ھ ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء

### حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح اسیح لسانی یا بدائین جماعت سے

### آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جانا اور وقف کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟

متم فزون حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

بلا درہن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
دن گزر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے، لیکن وقف جانا اور وقف کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی  
یا آپ جماعت سے ملگرتے ہیں تو آپ اپنے اپنا دودھ نہیں پھریا  
وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی اس کا بہت پتہ لگتا ہے آپ سے طلب کیا جا رہا ہے کیا آپ میں کوئی ایسا شخص  
ہو گا جس کی گاؤں اور اسیبہ قربانی نہیں کر سکیں؟ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینا ہے کہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ  
ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے جماعت میں آپ کے جماعتوں نے نہیں کی، آپ وہ نہیں نہ کر سکتے۔  
یاد رکھیں کہ صرف کسی ناکمل فرست کا بھرا ہوا تانہ کافی نہیں ضروری ہے کہ سوئی صدمی لٹ شکل آئے ہے ضروری نہیں کہ ہرز  
جماعت سے لینے والا ہر مگر فرس کا نام فرست ہی ہو جس نے اسے بولا دیکھے ناموں کے آگے لکھا ہو کہ یا مولانا یا مولانا یا مولانا  
کہ لکھا ہوا ہے کہ لکھا ہو، ان کا ہی ہونے کے آگے لکھا ہو کہ یہ نہیں لکھا ہوا ہے اور میں نے صدمت لکھی کہ اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ  
صدمت لکھ کر کہتے ہیں۔ تاہم یہ اللہ سے کل یا ہر ذی معافی کی نعمت کی آئی ہے۔

اس طرح سرتوق افراد کو یا صدمہ لینا پانے سے صدمت کرنی چاہیے کسی نہ کسی ایسی ہرز کو اتروا دینا کہ اگر وہ آواز اٹھاتا ہے  
ہو یا نہیں  
اللہ تعالیٰ جماعت کی ماٹھ جو ایسا ایمان کے واسطے ہے کہ جسے کسی نہ کسی ایسی ہرز میں کیا گیا ہے۔ بی شک خاک کا ایسا ہرز نمود

ایسا ہرز جو ایسا ایمان کے واسطے ہے کہ جسے کسی نہ کسی ایسی ہرز میں کیا گیا ہے۔ بی شک خاک کا ایسا ہرز نمود

وزیر تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے وزیر ہجرتی مصلحت

۱۹۴۷ء

### سیدنا حضرت امیر مومنان خلیفہ اربعین رضی اللہ عنہما کی عظمت اور شان

### بہتری جماعت کو نماز میں الفاظ کا استعمال سے بچنا چاہیے

عزیزانِ اسلام! ہمیں سزاوار ہے کہ ہم اپنے امیر مومنان خلیفہ اربعین رضی اللہ عنہما کی عظمت اور شان کو اس قدر سمجھیں کہ ان کے الفاظ کا استعمال سے بچنا چاہیے۔

اس وقت کے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے نماز میں اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

یہ بات سنی علماء کی رائے ہے۔ لیکن اہل تشیعہ کے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

### صاحبزادہ مرزا مبارک محمد صاحبی نے خواستہ نما

پانچ تہذیب کو تیسرا امیر مومنان قرار دیا۔ اس کے بعد چار دیگر تہذیبوں کو تسلیم کیا۔

یہ بات سنی علماء کی رائے ہے۔ لیکن اہل تشیعہ کے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

اس وقت کے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے نماز میں اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

یہ بات سنی علماء کی رائے ہے۔ لیکن اہل تشیعہ کے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

اس وقت کے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے نماز میں اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

یہ بات سنی علماء کی رائے ہے۔ لیکن اہل تشیعہ کے علماء نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی نے اللہ کے نام سے شروع کیا تو اس کی نماز قبول نہیں ہے۔







نتیجہ ہونے کے باعث سے کم فہم لوگوں کے لیے بڑی بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔ سوسنفاقی تقریروں نے زور دیا  
 کی بجائے میں طرح طرح کی تہمتیں لگائی ہیں۔ جو امور نہایت معقولیت میں تھے وہ ان کی آنکھوں  
 سے چھپ گئے ہیں۔ جو باتیں بغارت اور خرابی سے متعلق ہیں ان کو وہ اعلیٰ درجہ کی صداقتیں سمجھ رہے ہیں۔ وہ  
 حرکات جو فتنہ انسانیت سے متعارف ہیں ان کو وہ تہذیب خیالی کے بیٹھے ہیں۔ اور جو حقیقی تہذیب ہے  
 اس کو وہ نظر استغنا و استعقار سے دیکھتے ہیں۔ پس ایسے وقت میں اور ان لوگوں کے علاج کے لیے جو اپنے  
 گھر میں محققین بیٹھے ہیں اور اپنے ہی منہ سے یہاں ٹھوکھلا رہے ہیں۔ ہم نے کتاب بریلین احمدیہ کو توہیناً  
 براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل ہے بغرض اثبات حقانیت قرآن شریف جس سے ہر لوگ کمال نخوت منہ پیر رہے  
 ہیں، ثابت کیا ہے۔ کیونکہ یہ بات اہل بیعت ہے جو سرگتہ عقل کو حق ہی سے قائل ہو سکتی ہے اور جو عقل  
 کا رتھ ہے وہ عقل ہی کے ذریعہ سے راہ پر آسکتا ہے۔

ہاں ہر ایک کو من کے لیے خیال کرنے کا حکم ہے کہ جس کتاب کے ذریعہ سے تین سو روپے عقلی حقیقت  
 قرآن شریف پر شائع ہو گئیں اور تمام مخالفین کے خیالات کو دفع اور دور کیا جائے گا۔ وہ کتاب یک کلمہ  
 بند کا بن خدا کو فائدہ پہنچائے گی اور کس فروغ اور جاہ و جلال اسلام کا اس کی اشاعت سے چلے گا۔ ایسے  
 فرد ہی امر کی اعانت سے وہی لوگ گھر و دار رہتے ہیں۔ جو حالت موجودہ زمانہ پر نظر نہیں ڈالتے اور مفاسد مشرق  
 کو نہیں دیکھتے اور عقاب سحر کو نہیں سوچتے یا وہ لوگ کہیں کو دن سے کلمہ غرض ہی نہیں اور خدا اور رسول سے  
 یک کلمہ محبت ہی نہیں۔ اسے عجز و طعاس پر آشوب زمانہ میں دینِ حسی سے پرہیز کرنا ہے۔ جو بقابلہ نذر  
 طوفانِ گلابی کے دین کی سپاہی کا زور بھی دکھانا چاہئے۔ اور ان بیرونی مصلوں کے جو چاندوں طرف سے ہر پہلی  
 حقانیت کی قوی طاقت سے واقفیت کی جاتے۔ یہ قسمت آمد بھی جو چہرہ زمانہ پر چھا گئی ہے۔ یہ تب ہی دور  
 ہونگی کہ وہ دین کی حقیقت کے برائے دنیا میں بکثرت چلیں اور اس کی صداقت کی شعاعیں چاندوں طرف سے  
 چھوٹی نظر آویں۔ اس پر گنہگار وقت میں وہی منظرہ کی کتب روحانی جمعیت پیش کتی ہے کہ جو نذرانہ حقینِ حسی کے  
 اہل باہنیت کے ہر ایک و قید کی تر کو کھتی ہو۔ اور اس حقیقت کے اصل قرد گاہ تک پہنچاتی ہو کہ جس کے  
 جاننے پر دلوں کی آشتی ہو سکتی ہے۔

اسے بزرگو! اب یہ وہ زمانہ آ گیا ہے کہ جو شخص بغیر اسے درجہ کے عقلی ثبوتوں کے اپنے دین کی تیرنالی بنا  
 تو یہ خیال محال اور طرح نام ہے۔ تم آپ ہی نظر اٹھا کر دیکھو جو کسی جمعیتس خود ادائی اختیار کرتی جاتی ہیں اور کیسے  
 خیالات بگڑتے جاتے ہیں اس زمانہ کی ترقی علوم عقلیہ نے یہی الٹ اثر کیا ہے۔ حال کے تسلیم ہرگز لوگوں کی  
 حدیث میں ایک جب طرح کی آواز سنتی ہو سکتی جاتی ہے۔ اور وہ سعادت جو سادگی اور فروت اور صفائی میں ہے وہ  
 ان کے مفرد دلوں سے باکل جاتی رہی ہے اور جن جن خیالات کو وہ دیکھتے ہیں وہ اکثر ایسے ہیں کہ جس سے ایک

والا پتے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالفت بھی ہمارے سر ملے کے بعد زندہ رہیں گے۔  
مخالفتوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے ﴿وَجَاءُوا النَّبِيَّ بِالْبُحُوثِ فَكَانَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا  
(النّٰی ۱۰۱) سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سن سکر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے اٹ پٹ کر پیش کیا جاتا ہے۔ تو قرین  
کرتہ میں وہ کئی کئی حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، اول، قلب، افش کے  
زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اہرام لگائے ہوں؟ بلکہ فرساق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں آخری بات صحیح ہے کہ پتے  
کے ساتھ جو بھڑنے جا رہے ہیں تو وہ پتے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ جا رہے ہیں  
کا حال ہو رہا ہے۔

جماعت کو خود دوسرے حکام سوالوں کا جواب دینا چاہیے  
بجے تو اپنی جماعت پر انوس  
ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل

بھی نہیں کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہا ہے کہ بغیر جاہد کرنے کے ہی بھولے پتے  
کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ کھسکے ہماری جماعت کو چاہیے کہ حق میں  
نہم میں ہرگز سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایٹائی روشنی سے ان باتوں کو سن  
کیا کریں۔ مگر دنیا واری کے وحندوں میں مت ہدی جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر کے کہ مسرتوں سے بہی کتب کی  
وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ کھسکے کہ پتے کی زندگی میں سب بھولے مرواتے ہیں بلکہ بھڑنے تو قیامت تک  
رہیں گے۔

میلینین کیلئے حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت  
فریاد  
اس تحریک کے بجے

یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اٹ پٹ کر پھلی باتوں کو  
کہہ کر اور کافر ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اُرد ہو اور بھلائے کچھ ٹھوٹک جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ  
سے آگاہ کریں و خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس حراس سے ہی ترقیت ہو کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں  
صرف ذہالی فیصد نہیں ہونا چاہیے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے۔

ہم پر لازم لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؑ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو  
راستباز اور سچی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ مسرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو کالی  
دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اور اعزاز نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز زندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر کسی کامرانا

# ملفوظات

## حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

\* ۱۳۵۱ء اکت ۱۸۸۸ء کو جناب پیر نظام مصطفیٰ صاحب سید نبیل کشر و ذمیر آباد قاتلان دارالامان آئے تھے اس تقریب پر حضرت مجدد اللہ علی الارض علیہ السلام نے بطور تبلیغ مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔ جو الفہم کی اس اور اگلی اشاعتوں میں درج ہوئی ہے۔

### نئی بات سنتے ہی اس کی مخالفت نہ کریں

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سمجھا اور تمام پہلوئوں پر غور نہیں کیا اور غور سے نہیں سمجھا اس وقت تک پرانے خیالات میں چھوڑ سکتا اس لئے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اسے یہ نہیں چاہئے کہ سنتے ہی اسکی مخالفت کے لئے تیار ہو جائے بلکہ اس کا فرض ہے کہ اس کے سامنے پہلوئوں پر غور فکر کرے اور انصاف اور عدالت اور سب سے بیخبر نہ رہے کہ خدا تعالیٰ کے خوف کو مد نظر رکھ کر خدائی میں اس پر سوچے میں جو کچھ اس وقت کرنا چاہتا ہوں وہ کئی معمولی اور سرسری لگاؤ سے دیکھنے کے قابل بات نہیں بلکہ بہت ہی اور عظیم الشان بات ہے میری اپنی خالی ہوئی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی بات ہے اس لئے جو اس کی تکذیب کے لئے جرات اور دلہی کرتا ہے وہ میری تکذیب نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب کرتا ہے اور دلیل اللہ علیہ علیہ و سلم کی تکذیب ہے لہذا ہوتا ہے مجھے اس کی تکذیب سے کئی سزا میں ہو سکتا البتہ اس پر رحم ضرور آتا ہے کہ نادان اپنی نادانی سے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑاتا ہے۔

### برصغیر کے سر پر تہجد کا تصور

یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور ظاہر کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ برصغیر کے سر پر ایک صمد کو بھیجتا ہے

\* یہ صمد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہر نیت کو معلوم کرے۔

مانفذ صاحب نے فی الغور جو تامل مشغول کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ یہ قول مسلمان  
 میں۔ تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالرحمن سے مباہلہ کیا۔ اور گواہان مباہلہ شہید محمد مصوب اور میاں بی بی بخش  
 صاحب اور میاں عبداللہادی صاحب اور میاں عبدالرحمن صاحب عمر لوری قرار پائے اور جب حسب دستور مباہلہ  
 فریقین اپنے اپنے نفس پر ہفتسین ڈال چکے اور اپنے سر سے کھینچے کر لائی اگر ہم اپنے میان میں سچائی پر نہیں تو  
 ہم پر تری لعنت نازل ہو۔ یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو۔ تب حافظ صاحب نے عبدالرحمن سے دریافت کیا کہ اس  
 وقت میں بھی اپنے کپ پر کلمات کاذب ہونے کے لعنت ڈال چکا اور خدا تعالیٰ سے عذاب کی درخواست کر چکا اور  
 ایسا ہی تم بھی اپنے نفس پر اپنے ہی سر سے لعنت ڈال چکے اور کلمات کاذب ہونے کے عذاب الہی کی اپنے لیے  
 درخواست کر چکے لہذا اب میں تو اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس لعنت اور اس عذاب کی درخواست کا  
 اثر پھر پروردگار ہوا۔ اور کوئی ذلت اور روانی مجھ کو پیش آگئی تو میں اپنے اس عقیدہ سے رجوع کروں گا۔ سو اب  
 تم بھی اس وقت اپنا ارادہ بیان کرو کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے نزدیک کاذب ٹھہرے اور کچھ لعنت اور عذاب کا اثر تم پر  
 وارد ہوگا تو تم بھی اپنے اس تکفیر کے عقیدہ سے رجوع کر دو گے یا نہیں۔ فی الغور عبدالرحمن نے صاف جواب دیا کہ اگر  
 میں اپنی اس بد دعا سے توبہ اور بندہ اور پتھر بھی ہو جاؤں۔ تب بھی میں اپنا یہ عقیدہ تکفیر پر گزرنہ چھوڑوں گا اور  
 کافر کا فرقے سے باز نہیں آؤں گا۔ تب حاضرین کو نہایت تعجب ہوا کہ جس مباہلہ کو حق اور باطل کے فرقے کے  
 بیٹے اس نے سید شہزادہ تھا اور جو قرآن کریم کی نوسے بھی حق اور باطل میں فرق کرنے کے لیے ایک میاں ہے  
 کیونکہ اور کس قدر جلد اس میاں سے یہ نفس پھر گیا اور زیادہ تر ظلم اور تعصب اسکا اس سے ظاہر ہوا کہ وہ اس بات  
 کے لیے توبہ ہے کہ فرقی غلطی پر مباہلہ کے بعد کسی قسم کا عذاب نازل ہو اور وہ اس کے اس عذاب کو اپنے  
 صلوات ہونے کے لیے بطور دلیل اور حجت کے پیش کرے، لیکن وہ اگر آپ ہی خورد عذاب ہو جائے تو پھر  
 من انفس کے لیے اس کے کاذب ہونے کی یہ دلیل اور حجت نہ ہو۔ اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ قول عبدالرحمن کا  
 کس قدر امانت اور دیانت اور ایمان داری سے دُور ہے۔ گویا مباہلہ کے بعد ہی اس کی اندرونی حالت کا نسخ  
 ہونا مکمل گیا۔ یہودی لوگ جو خورد لعنت ہو کر بندہ اور سوز ہو گئے تھے۔ ان کی نسبت بھی تو بعض قصیدوں  
 میں ہی حکایہ پر کتباً بروہ فسان ہی تھے لیکن ان کی باطنی حالت بندوں اور سوردوں کی طرح ہو گئی تھی اور ان کے  
 قبول کرنے کی توفیق بھی ان سے سلب ہو گئی تھی اور سب شدہ لوگوں کی ہی تو سلامت ہے کہ اگر حق مکمل ہی  
 جاسے تو اس کو قبول نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ قرآن کریم اسی طرف اشارہ فرما کر کہتا ہے۔ وَ قَاتِلُوا قُلُوبًا غُلَّتْ بَلَى  
 لَعْنَتُهُمْ اللَّهُ يَكْفُرْهُمْ فَعَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ۔ وَقَوْلِهِمْ لَوْلَا نَحْنُ لَعْنَتُ بَلَىٰ بَلَىٰ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ  
 فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا یعنی کافر کتنے ہی کہ ہمارے دل غفلت میں ہیں۔ ایسے فریق اور طبقے دل نہیں کرتے کہ  
 انکشاف دیکھ کر اس کو قبول کریں۔ اور جنس ان کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہ کچھ خوبی کی بات نہیں بلکہ لعنت

۱۔ البقرة: ۸۹ ج السواء: ۱۵۲

۴۳۶

ہرست سے اعتراضات محض نادانی اور ناہنجی سے قرآن شریف پر کئے گئے ہیں حالانکہ وہ تمام باتیں حق اور حکمت کا سرچشمہ ہیں۔ اگر تعصب ایک ایسے بلا ہے جو نوکر کرنے نہیں دیتا۔ اس مضمون کے لکھنے کے وقت مندرجہ ذیل مجھے الہام ہوئے۔ اور میں نے بہتر سمجھا کہ ان کو لکھ دوں۔ اور وہ یہ ہیں:-

إِنَّهُمْ قَوْمٌ مَّا صَنَعُوا هُمْ كَيْدٌ سَلِجْرٌ ذُو لَاقِيْلِحِ السَّاحِرِ حَيْثُ آتَى - أَنْتَ حَقِي  
بِمَنْزِلَةٍ رَّحِيْمٍ - أَنْتَ وَبِئْسَ مَنزِلَةٌ لِلْجَنِّ الشَّاقِبِ جَاءَ الْخَبْرَ وَرَهَقَ الْبَاطِلُ -  
اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خفا تمام حاضرین کو بلکہ تمام  
دنیا کو راہ راست پر لادے۔ آمین۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتٰتِيْمَ الْهُدٰى۔

الرافت

خاکسار میرزا غلام احمد قاریانی مسیح موعود

۲۶ دسمبر ۱۹۰۶ء روز دوشنبہ ۲۵ شوال ۱۳۲۵ھ ۱۴ گھمبہ ۱۹۶۳ء۔

## ترتیب تصانیف

2		چیلنج	✿
5		انتساب	✿
27		توجہ فرمائیں	✿
29		فہرست نائٹل کتب	□
35	جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری	قادیانی عقائد کی بمیان یک تصویر	□
37	جناب مجید نظامی	قادیانیت کا اصل چہرہ	□
42	لیفٹیننٹ جنرل (ر) حمید گل	دعوتِ نگر	□
45	پروفیسر محمد سلیم	جعلی نبوت کا خاتمہ	□
49	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	شاہکار کتاب	□
52	حضرت مولانا اللہ وسایا	قادیانیت کا Kaleidoscope	□
66	ڈاکٹر محمود احمد غازی	قادیانیوں پر اتمامِ حجت	□
68	پروفیسر رفیع الدین ہاشمی	ثبوتِ حاضر ہیں، ایک مطالعہ	□
71	پروفیسر منور احمد ملک	”اک حرف مخلصانہ“	□
80	حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ	کوزے میں دریا	□
82	حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری	تاریخ ساز آئینہ	□
84	محمد متین خالد	نفیرِ قلم	□



## عقیدہ ختم نبوت

91

- 95 ختم نبوت اور قرآن مجید
- 100 ختم نبوت اور احادیث مبارکہ
- 103 ختم نبوت اور صحابہ کرام
- 105 ختم نبوت اور اکابرین امت
- 107 اب نبی کی آخر ضرورت کیا ہے؟
- 111 اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی
- 120 ختم نبوت پر قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

## نبوت بند ہے

153

- 156 وحی رسالت بند ہے
- 156 وحی رسالت کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد، ناممکن
- 157 حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی نبوت لانے سے منع کر دیا گیا ہے
- 157 وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے
- 157 نئی شریعت، نیا الہام..... ناممکن
- 157 خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت میں کوئی شریک نہیں
- 158 ختم نبوت پر ایمان اور اصرار، قرآن مجید کی روشنی میں
- 158 تمام آدم زادوں کے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں
- 159 حدیث لانی بعدی مستند ہے
- 159 حضور خاتم النبیین ﷺ پر ہر قسم کی نبوت ختم ہو گئی
- 160 نبی کریم ﷺ پر نبوت کا ہر کمال ختم ہو گیا
- 160 دین و رسالت کمال تک پہنچ گیا
- 160 تمام نبوتیں رسول اللہ ﷺ پر ختم

- 161 میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں
- 161 ختم المرسلین ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کا ذب اور کافر ہے
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر لعنت
- 161 نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر
- 162 نبوت کا دعویٰ کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج
- 162 مدعی نبوت، مسیلہ کذاب کا بھائی
- 163 وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری کر کے دشمن قرآن نہ بنو
- 163 ختم نبوت کا منکر بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج ہے
- 163 آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بد بخت ہے
- 164 ختم نبوت کے منکر کو ملعون سمجھتا ہوں
- 164 یہ جھوٹ ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا
- 164 معاذ اللہ، میں نبوت کا مدعی کیوں بنوں؟
- 165 اب نبی نہیں، مجدد آئیں گے
- 165 ہمارا مذہب
- 166 اجماعی عقیدہ کا منکر لعنتی ہے
- 166 اہل سنت کی اجماعی رائے کو ماننا فرض ہے
- 166 اعتراف حقیقت
- 166 اہم نکات

## نبوت جاری ہے

- 171
- 173 مخیط الحواس کون؟
- 174 پاگل اور منافق کون؟
- 174 سچ، عقل مند اور صاف دل انسان کے کلام کی نشانی
- 175 نبی نہیں محدث
- 176 محدث نہیں نبی

- 176 ختم نبوت، ایک باطل عقیدہ، اسلام شیطانی مذہب □
- 177 ایک غلطی کا ازالہ □
- 177 میرے پاس جبرائیل آیا □
- 178 امور غیبیہ کی نعمت □
- 178 خدا تعالیٰ کی وحی □
- 178 کثرت وحی □
- 179 بارش کی طرح وحی نازل ہوئی □
- 179 23 برس کی متواتر وحی □
- 179 امتی بھی، نبی بھی □
- 179 خدا کا فرستادہ □
- 180 ہم نبی اور رسول ہیں □
- 180 خدا نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا □
- 180 سچا خدا □
- 180 تو بھی ایک رسول ہے □
- 180 قادیان، رسول کا تخت گاہ □
- 181 خدا نے میرا نام نبی رکھا، تصدیق کے لئے تین لاکھ نشان دیئے □
- 181 سب لوگوں کی طرف خدا کا رسول □
- 181 ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا □
- 181 خدا کا مرسل □
- 182 تیری خبر تیرے ان وحدیث میں □
- 182 نبوت کا دروازہ کھلا ہے □
- 182 مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود کی گواہی □
- 184 امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا انحاء نہ رکھنا چاہیے □
- 186 گردن پر تلوار □
- 186 نبوت کا قادیانی تصور □

- 187 متافق کون ہے؟
- 187 کتوں، سوروں اور بندروں سے بدتر
- 187 اہم نکات
- 189 قادیانی جماعت کے لاہوری گروپ کا عقیدہ
- اللہ تعالیٰ کی توہین
- 191
- 195 اللہ تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ
- 195 اللہ کی زبان پر مرض
- 195 اللہ اور پھر
- 195 اللہ خطا کرتا ہے
- 196 قادیان میں خدا
- 196 سچا خدا
- 196 اولاد کی طرح ہے
- 197 میرے بیٹے کی طرح ہے
- 197 اے میرے بیٹے!
- 197 لڑکا اور خدا
- 197 تو ہمارے پانی سے ہے
- 197 میں چاند، اللہ سورج، میں سورج، اللہ چاند
- 198 مرزا قادیانی سے اللہ تعالیٰ کی تعزیت
- 199 مرزا قادیانی، اللہ کے ساتھ ایک پلنگ پر
- 199 اللہ تعالیٰ کے دستخط
- 200 میں خود خدا ہوں
- 200 ”خدا تیرے اندر آتا آیا“
- 204 کن لہکون

- 205 فتا کرنے اور زعمہ کرنے کی صفت
- 205 خدا سے نہانی تعلق
- 206 اللہ مرد، مرزا قادیانی عورت؟
- 206 حاملہ
- 207 درودِ زہ
- 207 خدا پر بہتان کا نتیجہ
- 207 بدکاروں کو بھی خواہیں
- 208 جو خود کو خدا کہے، وہ کافر
- 208 دجال کی نشانی
- 208 قرآن کا تلاوتی
- 208 اہم نکات

## 211 حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی توہین

- 215 مرزا قادیانی محمد رسول اللہ ہے
- 216 مرزا قادیانی خاتم النبیین ہے
- 217 مرزا قادیانی تمام نبیوں کا مجموعہ
- 217 قادیان میں محمد رسول اللہ
- 218 محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں
- 218 قادیانی کلمہ
- 219 انھضیب مرزا قادیانی
- 220 مرزا قادیانی پر درود
- 221 مرزا قادیانی پر درود و سلام
- 222 مرزا قادیانی پر درود و سلام کے اعتراض کا قادیانی جواب
- 222 نبی کریم ﷺ سورج، مرزا قادیانی چاند

- 223 مرزا قادیانی بیچہ محمد رسول اللہ □
- 223 پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر □
- 223 نبی کریم ﷺ کے تین ہزار معجزات □
- 224 مرزا قادیانی کے 10 لاکھ نشانات □
- 224 نشان اور معجزہ ایک ہی ہے □
- 225 محمد دیکھنے ہوں جس نے □
- 226 رسولِ قدنی □
- 228 محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر □
- 228 حضور نبی کریم ﷺ سور کی چربی استعمال کرتے تھے □
- 228 روضہ رسول ﷺ کی توہین □
- 229 وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ □
- 229 تکمیلِ اشاعتِ ہدایت □
- 230 مرزا قادیانی کی تسلیم، نوح کی کشتی □
- 230 مرزا قادیانی، تمام انبیاء کا لباس □
- 231 اے مسلمانو! اپنی آواز مرزا قادیانی کی آواز سے بلند نہ کرو □
- 231 ”اسم“ سے مراد مرزا قادیانی □
- 232 مرزا قادیانی کو دیکھنے کے لیے نبیوں کی خواہش □
- 232 مرزا قادیانی کے کئی نام □
- 233 مرزا قادیانی، احمد مجتبیٰ □
- 233 اپنی وحی پر ایمان □
- 233 قادیانی عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی وحی □
- 235 اگر تجھے پیدائہ کرتا..... □
- 236 روضہ آدم اور مرزا قادیانی □
- 236 آخری ایٹم کون؟ □
- 237 حضور نبی کریم ﷺ کے معراجِ جسمانی کا انکار □

237	کثیف جسم	□
238	گستاخ رسول حرامی ہے	□
238	اہم نکات	□
241	انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین	
244	نبی کی تحقیر غضب الہی کا موجب	□
244	تمام انبیاء سے اجتہاد میں غلطی ہوئی	□
244	رسولوں کی دنیا میں شیطانی کلمہ	□
244	چار سو نبیوں کی پیشگوئی جھوٹی نکل	□
245	تمام انبیاء کا مجموعہ	□
246	مرزا قادیانی کی ہزاروں پیش گوئیاں	□
246	مرزا قادیانی، ہزار نبیوں پر ہماری	□
246	حضرت آدم علیہ السلام سے مماثلت	□
248	حضرت آدم علیہ السلام کی طرح مرزا قادیانی کے لیے سجدہ	□
248	حضرت آدم علیہ السلام کی توہین	□
248	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین	□
249	حضرت نوح علیہ السلام پر فضیلت	□
249	حضرت یوسف علیہ السلام پر فضیلت	□
249	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت	□
249	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فضیلت	□
250	مرزا قادیانی بلندی کے مینارہ پر	□
250	پر لے درجہ کی بے غیرتی	□
251	ہر رسول میری زمین میں چھپا ہوا ہے	□
252	نبوت کا قادیانی تصور	□
252	اہم نکات	□

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

255

اعتراف عظمت

260

غبیث لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تہمتیں لگاتے ہیں

260

نعوذ باللہ

260

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لیاں دیتے تھے

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی

261

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب

262

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیرے کوڑے

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں

264

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے

265

شراب کی خم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی

266

شراب اور افیون

266

شراب اور خدائی کا دعویٰ

266

سج کا چال چلن

266

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تجھریاں

267

شراب اور قاحشہ عورتیں

268

حرام کار عورتوں کے خمیر سے!

268

کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا

269

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شمار

269

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟

270



- 270 اخلاقی تعلیم؟ □
- 271 دماغ میں غلط □
- 271 دیوانہ □
- 271 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان □
- 271 پہلے سچ سے بڑھ کر □
- 272 پیٹ میں ہاتھیں □
- 272 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت □
- 273 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوسرے نام □
- 273 توریت و انجیل تحریف شدہ ہیں □
- 274 میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں □
- 275 یہودیوں کی بیروی □
- 275 مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی نہیں دے سکتا □
- 275 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے ایک ہی ہیں □
- 276 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں □
- 276 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں □
- 277 عیسیٰ کی روح مجھ میں صبح کی گئی □
- 277 اعتراف □
- 278 اہم نکات □

### حضرت مریم علیہا السلام کی توہین

- 281 □
- 289 حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟ □
- 289 حضرت مریم کی اولاد؟ □
- 290 حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح □

- 290 حضرت مریم صدیقہؑ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق □
- 290 نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) □
- 291 کبچر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں □
- 291 جھوٹ بولنا اور گواہ کھانا ایک برابر ہے □
- 291 اہم نکات □

## 293 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والہم بیتہ کی توہین

- 296 نادان صحابی □
- 296 حضرت ابو ہریرہؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابو بکر صدیقؓ کی توہین □
- 297 حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین □
- 297 قادیانی خلیفہ حکیم نور الدین ابو بکرؒ ہے □
- 298 زعمہ علی، مردہ علی □
- 298 حضرت امام حسینؓ کی توہین □
- 298 مرزا قادیانی اور حضرت امام حسینؓ میں فرق □
- 299 کربلا کی سیر □
- 300 سو حسینؓ کی قربانی، مرزا قادیانی کی ایک گھڑی کے برابر □
- 301 حضرت امام حسینؓ سے بڑھ کر □
- 301 عبداللطیف قادیانی کی فضیلت □
- 302 حضرت امام حسینؓ کی توہین سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے □
- 302 سیدہ النساء حضرت بی بی فاطمہؑ کی شرمناک توہین □
- 303 پنج تن کی توہین □
- 303 مرزا قادیانی کی بیوی..... ام المومنین؟ □
- 303 مرزا قادیانی کے 313 صحابی □

304

سید کون؟



304

اہم نکات



307

## قرآن و سنت کی توہین

309

قرآن مجید قادیان کے قریب نازل ہوا



310

قرآن مجید میں تبدیلی کرنے والا لٹھ اور کافر ہے



311

قادیان کا نام قرآن مجید میں



312

ناقصوں کا کشف، خواب اور الہام ناقص ہوتا ہے



313

الہام اور کشف قرآن مجید کے برابر



313

قرآن، مرزا قادیانی پر دوبارہ اترا



313

”تمہ پر پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی“



314

20 پارے



314

میں قرآن کی طرح ہوں



314

قرآن شریف، مرزا قادیانی کی باتیں



314

مرزا قادیانی کے الہامات، قرآن کی طرح



315

خدا کی قسم میری وحی کلام مجید ہے



316

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں (معاذ اللہ)



316

احادیث رسول ﷺ کی توہین



317

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے.....



317

اہم نکات



319

## حریم شریفین کی توہین

322

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام



- 323 مسجد اقصیٰ کی توہین
- 324 قادیان کی فضیلت
- 324 مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ
- 325 قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں
- 325 قادیانی جلسہ حج کی طرح
- 325 اہم نکات

### 327 حضرت اولیائے عظام و علمائے کرام کی توہین

- 329 پرلے وچہ کی خیانت اور شرارت
- 329 مرزا قادیانی، خاتم الاولیا
- 330 حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی توہین
- 330 حضرت پیر مہر علی شاہ کولہویؒ کی توہین
- 332 علمائے کرام کی توہین
- 333 سلطان اہلکم کی گل افشائیاں
- 334 گالیاں دینا سظوں اور کینوں کا کام ہے
- 334 بد زبان ہر ایک سے بدتر ہے

### 335 مسلمانوں کو گندی گالیاں اور کفر کا فتویٰ

- 338 جب دل بگڑتا ہے
- 338 اخلاقی معلم کا فرض
- 338 میری فطرت
- 338 تہذیب اخلاق
- 338 گالیاں سن کے دعاؤ

- 339 سخت زہانی سے برکت جاتی رہتی ہے □
- 339 گالیاں شکست کو ثابت کرتی ہیں □
- 340 ولد الحرام □
- 340 عیسائی، یہودی، مشرک □
- 340 کجگریوں کی اولاد □
- 341 مسلمان مرد خنزیر، ان کی عورتیں کھلیاں □
- 341 مرزا قادیانی کو نہ ماننے والا پکا کافر □
- 342 مرزا قادیانی کا انکار کفر □
- 342 خواہ نام بھی نہیں سنا □
- 343 جہنمی □
- 343 بدمردوں اور سوروں کی طرح □
- 343 خنزیر سے زیادہ پلید لوگ □
- 343 جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے □
- 344 کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھانے والے □
- 344 خراب عورتیں اور دجال کی نسل □
- 344 پیٹ سے چمبا؟ □
- 344 رجم پر نمبر □
- 345 عضو قاتل کاٹ دیتا..... □
- 345 جہاں سے نکلے تھے..... □
- 345 اطفالوں کی عقلیں اور رسوم □
- 347 ”سلطان الہم“ کی گل افشائیاں □
- 349 ناحق گالیاں دینا سفلیوں اور کینوں کا کام ہے □
- 349 میری طرف سے گالیوں کا حجاب خدا دے گا □
- 349 کتابین □
- 349 بدتر ہر ایک بد سے □

## مسلمانوں سے نفرت اور معاشرتی بائیکاٹ

359

361

مسلمانوں سے ہرج مہج میں اختلاف

362

مسلمانوں سے تعلقات حرام

362

مسلمانوں کے پیچھے نماز قلمی حرام

363

مسلمانوں کے پیچھے نماز؟؟

363

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کی حکمت

363

مسلمانوں کی نماز جنازہ

مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے اور انہیں قادیانی لڑکیوں کا رشتہ نہ

364

دینے کے حقائق احکامات

365

قلمی عظیم کی نماز جنازہ

366

مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا

367

مسلمانوں کو لڑکی دینا

## مرزا قادیانی کے دعوے

369

373

میں بشر ہوں

373

میں غلام احمد قادیانی ہوں

373

میں کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عمار ہوں

374

میں سور مار ہوں

374

میں امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں

374

میں کرشن ہوں

375

میں آریوں کا بادشاہ ہوں

376

میں کرشن جی زردور کو پال ہوں

- 376 میں سلطان اقلیم ہوں □
- 376 میں غازی ہوں □
- 376 میں گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پتہ اور تھویز ہوں □
- 377 میں محدث ہوں □
- 377 میں عبدالقادر ہوں □
- 377 میں ذوالقرنین ہوں □
- 377 میں آدم ہوں، میں احمد ہوں، میں مریم ہوں □
- 377 میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں □
- 378 میں خاتم الاولیاء ہوں □
- 378 میں عیون مرکب ہوں □
- 379 میں خلیفۃ اللہ ہوں □
- 379 میں امام الزماں ہوں □
- 379 میں مجدد ہوں، میں مہدی ہوں، میں مسیح موعود ہوں □
- 379 میں حجر اسود ہوں □
- 380 میں بیت اللہ ہوں □
- 380 میں قرآن ہوں □
- 380 میں میکائیل ہوں □
- 380 میں حضرت حسینؑ سے بڑھ کر ہوں □
- 381 میں زعمہ علی ہوں □
- 381 میں مدینہ العظمیٰ ہوں □
- 381 میں مریم اور عیسیٰ ہوں □
- 381 میں مریم ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں ابن مریم ہوں □
- 382 میں ابن مریم سے افضل ہوں □
- 382 میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں □
- 382 میں آدم اور احمد علی ہوں □

- 382 میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں
- 383 میں تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں
- 383 میں محمد ہوں
- 383 میں احمد ہوں
- 384 میں رحمتہ للعالمین ہوں
- 384 میں خاتم الانبیاء ہوں
- 384 میں توحید خدا اور تفرید خدا ہوں
- 384 میں عرش خدا ہوں
- 385 میں مالک کن فیکون ہوں
- 385 میں زعمہ کرنے والا اور مارنے والا ہوں
- 385 میں نطقہ خدا ہوں
- 386 میں خدا کا بیٹا ہوں
- 386 میں خدا کی بیوی ہوں
- 386 میں خدا کا باپ ہوں
- 387 میں خود خدا ہوں

### مرزا قادیانی مرد یا عورت؟

- 389
- 391 اللہ کا بیٹا
- 391 اللہ مرد، مرزا عورت؟
- 393 خدا سے نہانی تعلق
- 393 حاملہ
- 394 مرزا قادیانی کو دروزہ
- 394 مرزا قادیانی صیسی ابن مریم کیسے بنا؟



397

”سلطان اعظم“ کا دعویٰ

□

399

مرزا قادیانی کے فرشتے

401

پچی پچی

□

402

شیر علی

□

403

مرزا غلام قادر

□

403

خیراتی

□

403

مظن لال

□

404

حنیف

□

404

درشنی

□

405

مرزا قادیانی کے الہامات اور خواب

407

شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے

□

409

غیر معقول اور بے ہودہ امر

□

409

تعجب کی بات

□

409

ربط حاج

□

410

هو شعنا نعسا

□

410

عن اور شک کی تاریکی

□

411

بے معنی کا کلام

□

411

عجیب و غریب الہامات جن کی سمجھ نہیں آتی

□

414

عربی الہامات

□

414

انگریزی الہامات

□

- 416 قاری الہامات □
- 417 پنجابی الہامات □
- 419 ایک اور ہندو کا سب وحی □
- 421 مرزا قادیانی کے عجیب و غریب خواب □
- 421 بیلی کو پھانسی □
- 421 ہاتھی نامرد □
- 421 مرغ، بکرا، بیلی، چوہا □
- 422 مرغی کے الفاظ □
- 422 بلا عنوان! □

### مرزا قادیانی..... امیر الجہلا

- 423 □
- 426 نبی کریم ﷺ کے والد محترم □
- 427 نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے □
- 427 نبی کریم ﷺ کی 12 لڑکیاں □
- 427 امام بخاری □
- 428 چوتھا مہینہ صفر، چوتھا دن چار شنبہ □
- 428 قادیان؟ □
- 429 چائے □
- 429 کروڑہا انسانوں کی موت □
- 430 آسانی روح □
- 430 طلی قوت کی ضرورت □
- 430 میں زمین کی باتیں نہیں کہتا □

## متفرقات

431

433

433

436

437

443

444

451

455

قادیانی کلمہ کی حقیقت

احمد سے مراد مرزا قادیانی

تصویر بولتی ہے

جادوہ جو سر چڑھ کر بولے

اکٹھ بھارت

باؤ نظری کمیشن میں قادیانیوں کا موقف

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

پندرہویں صدی کا آغاز اور قادیانیوں کے لیے لومہ لکریہ

- 
- 
- 
- 
- 
- 
- 
- 



## ترتیبِ عنوانات

2	چیلنج	✽
5	انتساب	✽
25	توجہ فرمائیں	✽
27	فہرستِ ٹائٹل کتب	□
31	قادیانی ڈائریکٹری	□
35	نہیں ملتا سخن اپنا کسی سے	□
	محمد شمیم خاں	
	احمد کریم شیخ (کینیڈا)	

41

### مرزا قادیانی کے حالات زندگی

46	تذکرہ	□
47	سیرت المہدی	□
48	پیدائش	□
49	سر اور ہم	□
49	تاریخ پیدائش کا دلچسپ اختلاف	□
52	نام و نسب	□
52	میں کون ہوں؟	□
53	ذات بدلنے والا کون؟	□

54	والد اور بھائی کے نقش قدم پر	□
54	والد کی وفات پر اللہ تعالیٰ کی تعزیت	□
55	مرزا قادیانی کا والد بے نمازی	□
56	مقدمات میں وقت ضائع	□
56	مرزا قادیانی کی تلاش	□
56	بازو ٹوٹ گیا	□
57	اور انگلی کٹ گئی	□
57	کسی کی جان گئی، کسی کی ادا ٹھہری	□
58	چھری چل گئی	□
58	لطیفہ	□
59	راکھ سے روٹی	□
59	مٹی اور گڑ کے ڈھیلے	□
60	سُندھی	□
60	ادھر ادھر	□
64	مخاری کے امتحان میں فیل	□
64	غرارہ	□
64	قادیانی جماعت کا نام	□
65	ہرنی کا کلمہ	□
65	تیم	□
65	تیز گرم پانی سے طہارت	□
66	عورتوں کا امام	□
66	زنانہ نماز	□

- 67 نماز میں فارسی لطم □
- 67 نماز میں پان □
- 67 بو اسیر اور..... نماز □
- 68 بیٹے کی خاطر نماز جمعہ نہیں پڑھی □
- 68 سب کا نماز جنازہ پڑھا دیا □
- 69 روزہ توڑ دیا □
- 69 روزے توڑا دیئے □
- 69 روزے نہیں رکھے □
- 70 روزہ کھلوادیا □
- 70 رمضان المبارک کا احترام؟ □
- 71 حج، اعتکاف، زکوٰۃ □
- 71 اعتکاف □
- 72 مُردہ اسلام □
- 72 کتختی (بدکار عورت) کی رقم □
- 72 سود جائز ہے! □
- 73 جیب میں اینٹ □
- 73 جرائیں، کاج، گرگابی اور کھانا □
- 74 اٹنے کا ج □
- 74 اٹی سیدھی گرگابی □
- 75 اٹی سیدھی جرائیں □
- 75 پہلوانوں والی خوراک □
- 78 کھانے کا انداز □

78	گوشت کی قیمت	□
78	تکیے کے نیچے کپڑے	□
79	ریشمی ازار بند	□
79	ریشمی ازار بند کے فوائد	□
80	جیبی گھڑی	□
80	پیشہ نبوت	□
81	خدا کی مشین	□
81	نبی کے ہتھیار	□
82	قادیانی خلیفہ مرزا مسرور کا دادا	□
82	پانچ اور پچاس کا شہرت یافتہ قادیانی فرق	□
85	سرسید کی نظر میں	□
85	ہندوؤں کی نظر میں	□
86	کتب فروش	□
88	چوڑی، زانیہ اور کنجروں کے خواب	□
89	ٹپھی ٹپھی	□
89	”ماہواری“ چندہ	□
90	جماعت مرغی کی آواز پر توجہ دے	□
90	دعا برائے فروخت	□
91	افریقہ کے بندر اور مرزا قادیانی	□
92	بتوں کی زیارت	□
92	مرزا قادیانی کی علمی باتیں	□
92	حمل کا ذب	□

93	عورتوں کی خاص قسم	□
93	مرشد کے ساتھ مرید کا تعلق	□
93	مرزا قادیانی کی سائنس	□
93	قلمی اسلحہ	□
95	ایک ایک حرف..... خدا تعالیٰ کی طرف سے	□
96	مرزا قادیانی کے معجزات	□
96	اللہ نے جو مجھے سکھایا، وہ کسی اور کو نہ سکھایا	□
96	جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا، وہ ہرگز نہیں مرے گا	□
103	معجزانہ انشا پردازی کا ایک نمونہ	□
104	مجھ سے خدا تعالیٰ لکھواتا ہے	□
105	مرزا قادیانی کے خانگی حالات	
110	بیوی سے حسن سلوک	□
110	بیوی سے عمدہ سلوک	□
110	طلاق سے پرہیز کرو	□
111	”صیحجی دی ماں“ کو طلاق	□
112	بدذات بیوی	□
113	حالت مردی کا لعدم	□
113	بیوی کے ایام نے عزت رکھ لی	□
116	پچاس مردوں کے برابر طاقت	□
117	حقیقی بیعت	□
117	نصرت جہاں بیگم نے بیعت نہیں کی	□



- 118 بیعت نہ کرنے والا منافق
- 119 تنگ پا جامہ
- 119 غرارہ
- 119 مصافحہ
- 120 ملکہ کا راج
- 121 میں ایسے پردے کا قائل نہیں
- 121 مر جا بیوی دی گل بڑی مندا اے
- 122 مبارکہ بیگم اور امتہ الحفیظہ کا حق مہر
- 123 داماد کی قوت باہ کا علاج
- 123 اپنے بیٹے فضل احمد کی موت پر خوشی کا اظہار
- 124 سرالی عورتوں کے متعلق الہام

## 125 مرزا قادیانی اور غیر محرم عورتیں

- 127 نبی کریم ﷺ کا تقویٰ
- 128 اسلام کی اعلیٰ تعلیم
- 128 جو عورتیں پردہ نہیں کرتیں، شیطان ان کے ساتھ ہے
- 128 عورت سے مصافحہ جائز نہیں
- 129 غیر محرم عورتوں کو چھونا
- 129 ”نبی معصوم“
- 129 ادھر ادھر
- 130 تھیٹر
- 131 ٹانگہ دان شراب کا استعمال

- 131 ٹانگہ واٹن کا فتویٰ □
- 132 لڑکی کیسی ہونی چاہیے؟ □
- 133 گول منہ، لمبے لہجے □
- 133 ایہو کڑی لیتی ہیں □
- 134 احکام □
- 135 میں ایسے پردے کا قائل نہیں □
- 135 رات کا پہرہ □
- 136 مائی تابی □
- 136 مائی کا کو □
- 136 بھانو □
- 137 زینب بیگم □
- 138 دوپٹہ تیرا طمیل دا □
- 138 بچہ سپیشلسٹ □
- 139 کبھی کبھی زنا □

## شرمناک قادیانی تحریریں

- 141 □
- 146 فاشی کی اشاعت □
- 146 معروفات □
- 146 پلید دل □
- 147 خیالات □
- 147 بے حیا انسان □
- 147 جب انسان حیا چھوڑ دیتا ہے..... □

- 147 میں وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے
- 147 مرزا قادیانی کی اپنی جماعت کو نصیحت
- 148 بڑا کارنامہ
- 148 پر میشر کی جگہ
- 149 قادیانی کوک شاستر
- 152 میری تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا
- 153 نیوگ، روز کی مشق
- 154 قانون دکھائی
- 157 قادیانی خشوع و خضوع
- 160 قادیانی ترانہ
- 161 نرم اندام عورتیں اور ہمارے باکرہ مضامین
- 162 برہنہ شخص سے بغلیگری
- 162 پیٹ سے چوہا؟
- 162 رحم پر مہر
- 163 عضو تناسل کاٹ دیتا.....
- 163 جہاں سے نکلے تھے.....
- 163 بے غسل.....؟
- 164 عورت کی کارروائی
- 165 سلطان القلمی کا نادر نمونہ
- 165 یورپین سوسائٹی کا عیب والا حصہ
- 166 اللہ عورت، مرزا مرد
- 166 کبھی کبھی زنا

166	تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق	□
168	مباہلہ جائز ہے	□
168	خلیفہ صاحب کی عیاری	□
169	میاں زاہد سے میری بیویاں پردہ نہیں کرتیں	□
169	شہادت نمبر 1	□
171	شہادت نمبر 2	□
171	ایک احمدی خاتون کا بیان	□
172	شہادت نمبر 3	□
173	شہادت نمبر 4	□
173	شہادت نمبر 5 (حلیفہ شہادت)	□
173	شہادت نمبر 6	□
173	بے خوف مجاہد	□
174	شہادت نمبر 7 (حلیفہ شہادت)	□
175	شہادت نمبر 8 (حلیفہ شہادت)	□
175	شہادت نمبر 9 (حلیفہ شہادت)	□
175	شہادت نمبر 10	□
175	حلیفہ شہادت	□
176	شہادت نمبر 11 (حلیفہ شہادت)	□
176	محمد یوسف ناز کا حلیفہ بیان	□
177	شہادت نمبر 12	□
177	شہادت نمبر 13 (حلیفہ شہادت)	□
178	شہادت نمبر 14 (حلیفہ شہادت)	□

- 179 شہادت نمبر 15 (حلفیہ شہادت) □
- 179 شہادت نمبر 16 (حلفیہ شہادت) □
- 179 شہادت نمبر 17 (حلفیہ شہادت) □
- 179 مرزا محمود کی اپنی گواہی □
- 180 شہادت نمبر 18 (حلفیہ شہادت) □
- 180 شہادت نمبر 19 (حلفیہ شہادت) □
- 181 شہادت نمبر 20 (حلفیہ شہادت) □
- 181 شہادت نمبر 21 (حلفیہ شہادت) □
- 181 شہادت نمبر 22 (حلفیہ شہادت) □
- 183 شہادت نمبر 23 (حلفیہ شہادت) □
- 185 شہادت نمبر 24 (حلفیہ شہادت) □
- 186 شہادت نمبر 25 (حلفیہ شہادت) □
- 187 شہادت نمبر 26 □
- 188 شہادت نمبر 27 □
- 190 شہادت نمبر 28 □
- 190 سول سرجن کی شہادت □
- 191 حق پسند اصحاب کی توجہ کے لیے □
- 192 بدکردار مصلح موعود نہیں ہو سکتا □
- 193 اظہار واقعہ کو بدزبانی نہیں کہا جاسکتا □
- 194 انتہا □
- 195 فیصلہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور □
- 198 مرزا یوں کی روحانی شکار گاہ □

- 204 بے نقاب
- 204 مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھنے سے فرشتے نازل ہوتے ہیں
- 205 مرزا قادیانی کی کتابوں میں قرآن مجید والا نور اور ہدایت ہے
- 205 مرزا قادیانی کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں
- 205 مرزا قادیانی کا طرزِ تحریر
- 207 **مرزا قادیانی بحیثیت ایک طبیب**
- 210 حکمت کی کتابیں، تفسیر قرآن ہیں
- 210 مرزا قادیانی کی علمِ طب میں دسترس
- 210 کچلہ کونین فولاد
- 211 نیم حکیم، خطرہٴ جان
- 211 پیغمبری ادویات
- 212 ممنوعہ چیزیں ”بھنگ، دھتورہ، انجون“ سب جائز
- 212 انجون
- 213 سکھیا
- 214 دو بوتل برائڈی
- 214 ٹانگ وائٹن
- 215 ٹانگ وائٹن کا فتویٰ
- 215 حالتِ مردی
- 216 قادیانی ویباگرا
- 217 داماد اور قوتِ باہ
- 217 بھنگ، انجون شراب کے بہن بھائی ہیں

- 218 "دست شریف" میں دودھ کا استعمال □
- 218 سوڈا وغیرہ □
- 218 تریاق الہی؟ □
- 219 شربت کی جگہ تیل □
- 219 کھانسی کا علاج □
- 220 گنے سے کھانسی کا علاج □
- 220 پھوڑے کا علاج □
- 220 بال بڑھانے کی دوا □
- 220 مفت بر □
- 221 چچا زاد بھائی سے علاج □
- 221 مرغانہ زنج کر کے ..... □
- 221 رسوا کن باتیں □

223

## مرزا قادیانی اور شاعری

- 226 شاعر اور شاعری □
- 227 مرزا قادیانی کی عشقیہ شاعری □
- 228 بھینی بھینی خوشبو □
- 229 قادیانی ترانہ □
- 230 مرزا قادیانی کی شاعری سے قبض دور ہوتا ہے □
- 230 پاکیزہ جذبات و عشق میں ڈوبا ہوا کلام □
- 231 حیا سوز شاعری □
- 232 نسلیں ہیں میری بے شمار □
- 232 ہوں بشر کی جائے نفرت ..... □

235

مرزا قادیانی ایک ڈرپوک اور بزدل شخص

237

میرا نام غازی ہے 

237

غازی نام رکھنا رسول کریم ﷺ کی نافرمانی ہے 

238

ہم موت سے نہیں ڈرتے 

238

بزدلی ایمان کی کمزوری ہے 

238

مجھے لاکارنا اچھا نہیں 

240

پادریوں کی حمایت 

241

زلزلہ 

242

انگریزی عدالت میں، ”اپنے مریدوں کی اطلاع کے لیے“ 

243

آئندہ پیش گوئی سے میری توبہ! 

243

حج نہ کرنے کی وجہ 

243

پولیس کا پہرہ 

244

کتا محافظ 

244

مناظرہ سے فرار 

245

قادیان

247

قادیان کی گمناہ حالت 

249

کشف کا قادیان 

250

خواب میں قادیان 

250

لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا



## بہشتی مقبرہ

253

- 255 بہشتی مقبرہ بہشتی لوگ
- 255 جنت ارضی
- 256 مرزا اور اس کے اہل و عیال کے لیے کوئی فیس نہیں
- 256 بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی وصیت نہ کرنے والا منافق
- 257 بہشت سے اخراج، چندہ ضبط
- 257 دائمی جنت
- 257 ابو بکرؓ و عمرؓ کی سی فضیلت
- 258 بہشتی مقبرہ
- 259 بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی شرائط
- 262 بہشتی مقبرہ کا آنکھوں دیکھا حال

## مرزا قادیانی کے استاد

265

- 267 مہدی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا
- 267 مہدی کے لیے ضروری ہے .....
- 268 نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا
- 268 میرے کئی استاد تھے
- 269 بیٹے کی تصدیق
- 270 حلفاً کہتا ہوں میرا کوئی استاد نہیں
- 270 قسم کی اہمیت
- 271 اپنے استاد کی تعریف
- 271 شاگرد، استاد کی مانند ہوتا ہے

273 مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ”فیض یافتہ“ مرید

- 275 نماز میں نامناسب تکلیف
- 276 اللہ کا بچہ
- 276 اللہ مرد، مرزا عورت
- 277 جسم پر نامناسب ہاتھ پھیرنا
- 278 قادیان اور سجدہ
- 278 کفن چور
- 279 تھیٹر
- 279 ضرور بدکاری کرے گا
- 280 قوت رجولیت بالکل معدوم
- 281 قادیان میں بڑے بڑے خبیث، شریر، ناپاک طبع، کذاب اور مفتری رہتے ہیں
- 281 مرزا قادیانی کی بیعت کا ”فیض“
- 283 کثرت قبولیت دعا کا نشان

285 قادیانی جماعت، قادیانی قیادت کی نظر میں

- 287 درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے
- 287 قادیان؟
- 288 بھیڑیوں کی جماعت
- 288 درندے، قادیانیوں سے اچھے
- 289 قادیانی جلسہ، اخلاقی حالتوں کے بگاڑنے کا ایک ذریعہ
- 289 کج دل لوگوں کی جماعت
- 290 تہذیب اور پرہیزگاری سے عاری جماعت
- 290 مخنثوں کی جماعت
- 290 اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو بہتر تھا!

- 291 جیسے کتا مردار کی طرف □
- 291 شوق پورا نہیں ہوا □
- 292 چلنے والی لکڑیاں □
- 292 خصوصی جماعت □
- 293 سُوروں کی جماعت □
- 294 جماعت میں بہت کمی ہے □
- 295 میں کسی کو حساب نہیں دوں گا □
- 296 بے حیا اور بزدل جماعت □
- 296 جہنم کی آگ کی حامل جماعت □
- 297 بددیانت جماعت □
- 297 گالیاں کھلوانے والی جماعت □
- 298 کتے □
- 299 احمق جماعت □
- 299 انکاروں والی جماعت □
- 299 جھگڑالو جماعت □
- 300 غیر مہذب اور غیر شائستہ جماعت □
- 301 نفس پرور جماعت □
- 301 ایک پیسے سے بھی کم حیثیت جماعت □
- 301 لومڑی، سورا اور سانپ □

303

## مرزا قادیانی کی بیماریاں

- 305 مردانہ حسن کا نمونہ □
- 306 صحت کا ٹھیکہ □
- 306 انبیا اور غضبیت امراض □

- 306 دائم المرض اور طرح طرح کی بیماریاں
- 306 آنکھوں کی نسبت خاص الہام
- 307 مائی اوییا
- 307 چشم نیم باز
- 307 الٹا جوتا پہننا
- 308 کس کی چھڑی ہے؟
- 308 گھڑی
- 309 ”انہوں کچھ دیدا ہے“
- 309 ذیابیطس، سوسودقہ پیشاب
- 309 حالت مردی کالعدم
- 310 سر درد، کمی خواب، تلخ دل، ذیابیطس، کثرت پیشاب
- 310 سر درد، کثرت پیشاب و دست
- 311 سر اور دستوں کی بیماری
- 311 دست
- 311 دورے
- 312 دورے اور روزے
- 312 مرگی
- 313 ہسٹریا (Hysteria)
- 313 ہسٹریا کے دورے
- 314 اگر ہسٹریا ثابت ہو جائے.....
- 315 مراق
- 315 ہسٹریا اور مراق
- 315 مراق اور کثرت بول
- 316 ہرنجی کو مراق
- 316 سیل

- 316 خونی تے □
- 317 قونج زحیری □
- 317 کیچڑ اور ریت سے علاج □
- 318 خارش □
- 318 لکننت □
- 318 دانٹوں کو کیڑا □
- 319 ایڑیاں پھٹ گئیں □
- 319 بال سفید □
- 319 دایاں بازو □
- 320 حافظہ خراب □
- 320 سرعت انزال □

### 321 مرزا قادیانی کا عبرتناک انجام

- 323 بہت بری موت □
- 324 مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ □
- 326 یہ خدا کی طرف سے ہے □
- 326 حالت دگرگوں □
- 328 میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے □
- 329 میں نجاست کے کیڑے سے بھی بدتر ہوں! □
- 329 دوزخ کا الہام □
- 329 جھوٹے مدعی کو خدا ہلاک کرتا ہے □
- 329 خدا جھوٹوں کو ہلاک کرتا ہے □
- 330 دوزخ کا وعدہ □

331

عکسی شہادتیں

## ترتیبِ تنویرات

		چلیج	❁
		انتساب	❁
32		توجہ فرمائیں	❁
33		فہرستِ نائل کتب	❁
37	شفیق مرزا	قادیانی طلسم ہوشربا کی چند جھلکیاں	❁
45	عمر متین خالد	تفسیرِ قلم	❁

51

### قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

57	REPORT OF MISSIONARY FATHERS	□
66	مرزا قادیانی کا قلم..... حضرت علیؑ کی تلواریں؟	□
66	ہمارے قلم رسول اللہ ﷺ کی تلواریں کے برابر ہیں	□
67	خاندانی خدمات	□
67	قدیم خیر خواہ خاندان	□
68	والد کی خدمات	□
69	میرا باپ، بھائی اور میں	□
70	باپ بڑا یا بیٹا؟	□
70	قادیانی بزرگوں کا کارنامہ	□

- 71 قدیم خدمت گزار
- 71 بزرگوں سے زیادہ خدمات
- 72 خود کاشتہ پودا
- 73 ہم اور ہماری اولاد پر فرض
- 73 کیریئر سٹوڈنٹ
- 77 ممانعت جہاد کی کتابیں، بے نظیر کارگزاری
- 79 20 سالہ بے نظیر خدمات
- 80 لاجواب سروس
- 81 شکرگزاری
- 81 خدا تعالیٰ سے عہد
- 82 پچاس الماریاں
- 83 پچاس ہزار کتابیں، رسائل اور اشتہارات
- 84 مجھے فخر ہے!
- 84 16 برس سے..... حق واجب ٹھہرا لیا
- 85 19 برس سے..... اپنا وقت بسر کیا
- 85 22 برس سے..... اپنے ذمہ فرض کر رکھا ہے
- 86 سلطنت برطانیہ..... نعمت الہی، نعمت عظمیٰ
- 86 گورنمنٹ برطانیہ..... ابر رحمت
- 87 سلطنت برطانیہ..... باران رحمت
- 88 انگریزی سلطنت، ایک رحمت اور برکت
- 88 گورنمنٹ انگریزی کا زمانہ..... روحانی اور جسمانی برکات کا مجموعہ
- 88 برٹش گورنمنٹ میں آسمان، زمین سے نزدیک ہو گیا

- 89 سرکار انگریزی پھل دار درخت کی طرح ہے □
- 89 راحت کا جام □
- 92 گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور اطاعت کا 60 سالہ درس □
- 93 اسلام کو دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت سے ملی □
- 93 حدیثوں سے انگریز سلطنت کی تعریف ثابت ہوتی ہے □
- 94 انگریزی گورنمنٹ بمقابلہ رومی گورنمنٹ □
- 94 رگ دریشہ میں شکرگزاری □
- 95 خدا کی پسند □
- 96 سچی خیر خواہی □
- 96 سخت جاہل، نادان اور تالائق مسلمان □
- 97 گورنمنٹ کی وقاداری □
- 98 لعنت □
- 98 مرزا قادیانی، حرز سلطنت □
- 99 سلطنت برطانیہ..... امن و راحت کی پناہ گاہ □
- 99 گورنمنٹ برطانیہ کے لیے پناہ اور تعویذ □
- 99 حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ سے بڑھ کر □
- 100 اللہ کی قسم !!! □
- 100 اعتقاد اور یقین □
- 101 ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں □
- 101 تلوار □
- 102 قادیانی تلوار □
- 102 ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ خدا کا □



- 103 خدا کا شکر □
- 103 سکون، نہ مکہ میں نہ مدینہ میں □
- 103 مکہ و مدینہ والے میرے لیے درغوں کی طرح ہیں □
- 104 مکہ معظمہ سے لندن بہتر! (نعوذ باللہ) □
- 104 مرزا قادیانی کو مسیح اور مہدی ماننے کا نتیجہ؟ □
- 105 قادیانی بیعت کی شرط □
- 106 قادیانی جماعت کے لیے ضروری فصاحت □
- 106 قادیانی اصول، ہدایتیں اور تعلیم □
- 107 قادیانی مذہب اور عقیدہ □
- 107 ہر قادیانی کا عقیدہ □
- 108 حق بات کو ظاہر کرنا فرض ہے □
- 109 ہمارا فرض ہے □
- 109 قادیانی جماعت..... انگریز کی وقادار جماعت □
- 110 انگریز کی نمک پروردہ جماعت □
- 110 مسلمانوں کی پاسوسی □
- 111 ”قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مجتہم کاروبار تجویز تحلیل جمعہ □
- 113 پڑا سرا رسی آرڈر □
- 114 سچا بھیر □
- 115 جمعہ کے خطبات میں انگریز کا شکریہ □
- 115 انگریز کے لیے چندہ □
- 116 ننگ طرف لوگ □
- 117 طفیل آزادی کو قیمت سمجھو □

- 117 میرا دعا □
- 118 قادیانی حکمت عملی؟؟؟ □
- 119 وہ نبی بھی کیسا نبی ہے؟ □
- 120 قادیانی عہد □
- 121 خون کا آخری قطرہ □
- 121 حرامی اور بدکار آدمی □
- 121 گورنمنٹ انگریزی کارزق مقسوم □
- 122 بندوق کا جہاد؟ □
- 122 دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ □
- 125 میں سچ سچ کہتا ہوں □
- 126 میں ایک حکم لے کر آیا ہوں □
- 126 خلیفہ جو جنگ کا حکم نہ دے □
- 127 دین کے لیے لڑنا حرام ہے □
- 127 خدا تعالیٰ کا الہام؟ □
- 128 جہاد، خدا کے حکم سے بند □
- 129 جہاد حتم □
- 129 اسلام کے دوسرے □
- 129 اولی الامر سے مراد..... انگریز حکمران □
- 131 رسول دنیا میں مطیع ہو کر نہیں آتا □
- 132 نیا فرقہ □
- 132 فرقہ احمدیہ □
- 133 قادیانیت فرقہ جدیدہ □

- 133 برٹش گورنمنٹ کا وفادار اور جانثار فرقہ □
- 133 ایک نیا فرقہ □
- 135 مرزا قادیانی کی تعلیمات سے انسان کھسرا بن جاتا ہے □
- 135 باادب گذارش! □
- 136 ملکہ معظمہ کا واسطہ □
- 136 ستارہ قیصرہ □
- 148 اللہ کی روح میرے اندر بولتی ہے □
- 149 اے قیصرہ و ملکہ معظمہ! □
- 151 مبارک، مبارک، مبارک!! □
- 152 مبارک ہو □
- 152 اے موحده صدیقہ، تجھے آسمان سے بھی مبارک باد □
- 154 مہربانی کے مینہ سے پرورش □
- 154 یا اللہ انگریزوں کے چہرے آخرت میں بھی نورانی اور منور فرما! □
- 155 خدا تعالیٰ برطانوی حکومت کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے! □
- 155 اللہ انگریز حکومت کو تکلیف (عذاب) میں نہ ڈالے گا □
- 156 یا اللہ! ملکہ معظمہ کے دل میں الہام کر □
- 156 ملکہ وکٹوریہ، مرزا قادیانی کے گھر میں □
- 157 انگریز فرشتہ □
- 157 انگریزی الہامات □
- 158 قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی □
- 159 مرزا قادیانی کی تحریریں پڑھ کر شرم آتی ہے □
- 159 قادیانی حکومت کی پلاننگ □

- 160 گورنمنٹ کی پٹھو جماعت □
- 160 قادیانی جماعت..... انگریزوں کی ایجنٹ □
- 161 مرزا قادیانی کی حفاظت □
- 162 قرآن سے دوسرے درجہ پر □
- 162 تائید الہی سے لکھے گئے رسائل □
- 163 میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی روح بولتی ہے □
- 163 خدا کا کلام □
- 163 خزانہ مدفونہ □
- 164 شجاعت □
- 164 کوئی اندر سے تعلیم دیتا ہے □
- 168 علامہ اقبال اور فقہ قادیانیت □
- 169 شیخ اولرد فرنگی رامرید □
- 172 آں ز ایراں بود دایں ہندی نژاد □
- 173 کہ از تیغ و سپر بیگانہ ساز و مرد عازی را!! □
- 175 نبوت □
- 175 مہدی برحق □
- 175 امامت □
- 176 جہاد □
- 177 درس غلامی □
- 178 آزاد قادیانی ریاست کا اعلان □
- 180 تصویریں بولتی ہیں! □
- 182 مرزا قادیانی کی تصویر □

183

## حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام

185

حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قرآن مجید

□

186

اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اعتراض کرنا؟

□

186

کافر اور دہریہ کون؟

□

188

پہلی آیت

□

191

دوسری آیت

□

197

تیسری آیت

□

199

سج صلیب پر چڑھایا گیا

□

202

چوتھی آیت

□

205

پانچویں آیت

□

206

چھٹی آیت

□

207

مرزا قادیانی کا موقف

□

212

ساتویں آیت

□

215

آٹھویں آیت

□

215

نویں آیت

□

216

دسویں آیت

□

217

گیارہویں آیت

□

218

بارہویں آیت

□

219

تیرھویں آیت

□

225

حیات عیسیٰ علیہ السلام اور احادیث مبارکہ

□

228

پہلی حدیث

□

- 233 دوسری حدیث □
- 236 تیسری حدیث □
- 237 چوتھی حدیث □
- 238 پانچویں حدیث □
- 242 چھٹی حدیث □
- 243 ساتویں حدیث □
- 244 آٹھویں حدیث □
- 245 نویں حدیث □
- 247 دسویں حدیث □
- 248 گیارہویں حدیث □
- 249 خبیث کون؟ □
- 250 بیس ہزار روپے تاوان! □
- 250 آسمان سے □
- 251 احادیث کے چھوڑنے سے □
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی نشانیاں □
- 252 (احادیث مبارکہ کی روشنی میں) □
- 259 حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور صحابہ کرام □
- 264 حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر اجماعِ امت □
- 270 13 صدیوں کے مجددین کی قادیانی فہرست □
- 274 اجماعی عقیدہ سے انکار باعث لعنت ہے □
- 274 اجماعی عقیدہ ماننا فرض ہے □
- 274 اجماعی عقیدے کا انکار کرنے والے پر اللہ کی لعنت □

- 274 اکابرین اسلام نے ہر زمانہ میں قرآن مجید کو تحریف معنوی سے محفوظ رکھا
- 275 حیات عیسیٰ علیہ السلام ..... 13 سو برس سے
- 276 پچھلی صدی کے بڑے بڑے بزرگوں اور اولیاء کا عقیدہ
- 277 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کی حکمت
- 287 اصلی مسیح اور نقلی مسیح: انجیل کیا کہتی ہے؟
- 292 دس ہزار سے زیادہ مسیح
- 292 مرزا قادیانی کس کا مٹیل؟
- 295 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟
- 299 حضرت امام مہدیؑ
- 307 حضرت امام مہدیؑ اور مرزا قادیانی میں مشابہت؟؟؟
- 311 میں مہدی نہیں ہوں..... مرزا قادیانی کا اعتراف
- 312 مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے
- 312 میں کسی خونی مہدی کا قائل نہیں ہوں
- 313 مہدی کے بارے میں تمام حدیثیں ناقابل اعتبار ہیں
- 313 مہدی کفار سے جنگ کرے گا، یہ باتیں صحیح نہیں
- 313 نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا
- 314 میں وہ مہدی نہیں ہوں
- 314 پہلے بھی مہدی آئے، ممکن ہے آئندہ بھی آئیں
- 314 مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں
- 315 خونی مہدی
- 316 دجال

- 322 دجال، مرزا قادیانی کی نظر میں □
- 322 حضور نبی کریم ﷺ کی توہین □
- 323 دجال کا گدھا اور ریل گاڑی □
- 323 دجال..... پادریوں کا گروہ □
- 323 دجال..... اس زمانے کے پادری □
- 323 دجال سے مراد جھوٹوں کا گروہ □
- 324 دجال..... خدا کے کلام میں تحریف کرنے والا □
- 324 دجال سے مراد..... بااقبال قومیں □
- 324 دجال سے مراد..... عیسائیت کا بھوت □
- 324 پادری سب سے بڑے دجال □
- 325 دجال اکبر..... پادریوں کا فتنہ □
- 325 دجال معبود..... پادریوں کا گروہ □
- 326 دجال..... شیطان کا اسم اعظم □
- 326 شیطان..... دجال □
- 326 ناس سے مراد..... دجال □
- 327 پرلے درجے کا جالم □
- 327 دجال ایک جماعت ہے..... منہم □
- 327 میری جماعت..... منہم □
- 327 مرزا قادیانی کی دجالیت..... حدیث میں تحریف □
- 329 اصل حدیث □
- 330 اعتراف □
- 331 دجال اور مرزا قادیانی میں مشابہت □



337

## حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت

339

قرآن و حدیث کے مخالف اعتقاد رکھنے والا

340

صدق و کذب آزمانے کے لیے..... قرآن

341

ہمارا مذہب

341

حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے

342

حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے

342

حضرت مسیح آسمانوں پر جا بیٹھے

343

نزول مسیح کی پیش گوئی، قرآن مجید میں

343

نزول مسیح کی پیش گوئی، انجیل میں

343

مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے

344

مسیح موعود کے آنے کی خبر تو اتر سے ہے

344

حضرت مسیح کے آنے سے متعلقہ احادیث کا جھوٹ ہونا ناممکن ہے

345

تو اتر کیا ہے؟

345

متواترات سے انکار کو یا اسلام کا انکار ہے

345

دو نبی آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے

345

مسیح موعود کے بارے میں پیش گوئی ابتدا سے مسلمانوں کے رگ و

346

ریشہ میں داخل ہے

346

تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ آنے والا شخص عیسیٰ بن مریم ہوگا

346

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے پر تمام صدیوں کے

347

بزرگوں کا عقیدہ تھا

347

کمال تحقیق اور تدقیق

348

مکرمین اسلام کو لا جواب کرنے والی کتاب

- 348 براہین احمدیہ: اثبات حقانیت قرآن و صداقت دین اسلام □
- 349 براہین احمدیہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر لکھا □
- جو شخص براہین احمدیہ میں درج دلائل کو توڑے، اسے دس ہزار □
- 349 روپے انعام □
- 349 اس کتاب کا متولی اور مہتمم ظاہر اوباطناً حضرت رب العالمین ہے □
- 350 براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی □
- 351 براہین احمدیہ: حضور نبی کریم ﷺ کا اظہار پسندیدگی □
- 353 براہین احمدیہ: تفسیر قرآن جسے حضرت علیؑ نے تالیف کیا □
- 353 براہین احمدیہ میں درج تمام دلائل قرآن مجید سے لیے گئے ہیں □
- 354 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح معنی مجھ پر ظاہر کیے □
- 354 اللہ تعالیٰ براہین احمدیہ میں فرماتا ہے □
- 355 ہم نے اس کتاب میں اپنے قیاس سے کوئی دلیل نہیں لکھی □
- 355 تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلائل پر مشتمل کتاب □
- 356 براہین احمدیہ کے فوائد □
- 356 مجھے اللہ تعالیٰ ہر ایک خطا سے محفوظ رکھتا ہے □
- 356 کبھی کسی کتاب میں قرآن و حدیث کے خلاف نہیں لکھا □
- 357 میں وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے □
- 357 ملہم کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے □
- خدا کی قسم مجھے قرآن کے حقائق و معارف ہر ایک شخص سے بڑھ □
- 358 کر سمجھائے گئے ہیں □
- 358 خدا تعالیٰ سے الہام پانے والے بغیر بلائے نہیں بولتے □
- 358 روح القدس کی قدسیت ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی ہے □

- 358 میں علوم لدنیہ و آیات سادہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدد ہوں □
- 359 مجددان نعمتوں کا وارث ہوتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں □
- 359 میں از خود کوئی کام نہیں کرتا □
- 360 مجھے اندر سے تعلیم ملتی ہے □
- 360 مجھ سے لغزش ہو جائے تو رحمت الہی جلد اس کا تدارک کر لیتی ہے □
- 360 اقرار کے بعد انکار □
- 361 اہم نکات □
- 366 براہین احمدیہ: بڑی تحقیقات کے بعد تالیف کی گئی □
- 367 خدا کا رسول □
- 369 مرزا قادیانی کی قلابازیاں □
- 369 الہام: مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے □
- 370 قرآن میں وفات مسیح □
- 371 وفات مسیح پر 3 آیتیں □
- 371 وفات مسیح پر 30 آیتیں □
- 372 صحیح بخاری میں □
- 374 اب وفات مسیح کا نسخہ □
- 375 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر؟؟؟ □
- 375 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وطن گلیل میں فوت ہوئے □
- 375 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلا د شام میں موجود ہے □
- 376 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یروشلم میں ہے □
- 377 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے □
- 379 مرزا قادیانی: مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ □

- 380 مثیل مسج کے دعویٰ میں کیا حرج ہے؟ □
- 380 کم فہم لوگ مجھے مسج موعود سمجھتے ہیں، وہ کذاب ہیں □
- 381 فقط مثیل مسج □
- 381 میرے جیسے دس ہزار مثیل مسج □
- 381 قرآن مجید میں مسج موعود سے مراد مثیل مسج □
- 384 مرزا قادیانی: مسج موعود بننے کی تیاریاں □
- 384 تم مسیحا بنو خدا کے لیے □
- 384 مخالفت کا شور □
- 385 بار بار الہام کی بنا پر مسج موعود ہونے کا اعلان □
- 386 ”میں مسج موعود ہوں“..... مرزا قادیانی کا دعویٰ □
- 386 میں مسج موعود ہوں □
- 386 میرا دعویٰ مسج موعود ہونے کا ہے □
- 387 میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسج موعود ہوں □
- 387 خدا نے مجھے مسج موعود بنا کر بھیجا □
- 388 خدا نے مجھے مسج ابن مریم بنایا □
- 388 خدا نے وعدہ کے مطابق اپنے مسج موعود کو پیدا کیا □
- 388 قرآن مجید کی آیت کی رو سے..... □
- 388 نبی ماری! □
- 389 کیا مرزا قادیانی مسج موعود ہے؟؟؟ □
- 403 مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟ □
- 403 اللہ کا بچہ □
- 404 اللہ مرد، مرزا عورت؟ □

- 404 خدا سے نہانی تعلق □
- 404 حاملہ □
- 405 مرزا قادیانی کو دروزہ □
- 405 مرزا قادیانی عیسیٰ ابن مریم کیسے بنا؟ □
- 406 بغیر باپ کے □
- 407 عیسیٰ علیہ السلام کی مانند..... جو قریش میں سے نہ ہو □
- 407 عیسیٰ علیہ السلام کی مانند..... جو قریش میں سے ہو □
- 408 اسحٰج الدجال کی حقیقت □
- 409 ہندوؤں کا اصول □
- 409 ”سلطان القلم“ کا دعویٰ □
- 410 مرزا غلام احمد قادیانی..... ابن غلام مرتضیٰ یا ابن مریم؟؟؟ □
- 410 میرا نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ہے □
- 410 میں مسیح ابن مریم نہیں ہوں □
- 410 مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں □
- 411 خدا نے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا □
- 411 خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا □
- 411 میں جھوٹا ہوں □
- 412 ابن مریم سے اصل ہی کا آنا ثابت ہوتا ہے □
- 412 مسلمانوں کا اتفاق کہ آنے والا عیسیٰ ابن مریم ہوگا □
- 412 احادیث کے چھوڑنے سے □
- 413 قادیانی تاویلات □
- 414 مریم اور عیسیٰ سے مراد مرزا قادیانی □

- 414 دمشق سے مراد قادیان □
- 415 قادیان میں یزیدی لوگ □
- 415 انا انزلنہ قریباً من القادیان کی انوکھی تفسیر □
- 415 منارہ □
- 416 منارۃ المسح کے لیے چندہ □
- 417 اور حدیث پوری ہوگئی □
- 417 صحیح مسلم کی حدیث □
- 418 زرد رنگ کی چادریں یا بیماریاں □
- 418 مقام لد کہاں ہے؟ □
- 418 لد سے مراد لدھیانہ □
- 419 یاجوج و ماجوج □
- 421 رفع و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام..... مرزا قادیانی کی اہم تشریحات □
- 421 خدا کا مسح سے وعدہ □
- 421 قرآن شریف صاف کہتا ہے □
- 422 اپنی طرف اٹھاؤں گا □
- 422 تجھ کو پوری نعمت دوں گا □
- 423 تجھے کامل اجر بخشوں گا □
- 423 میں تجھے ایسی ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا □
- 424 عیسیٰ پیدا ہو گیا □
- 424 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نمونہ ہوں □
- 425 اللہ نے حضرت عیسیٰ کو زندہ کر کے اپنے پاس آسمان پر بلا لیا □
- 425 معراج کی رات نبی کریم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات □

- 425 حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھوڑی سی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے □
- 426 روح اور جسم لازم و ملزوم ہیں □
- 426 حضرت عیسیٰ کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی □
- 426 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے □
- 427 آسمان سے □
- 427 مسیح آسمان سے نازل ہوگا □
- 429 مرزا قادیانی نے عقیدہ بدل لیا □
- 429 میرا بھی یہی اعتقاد تھا جو مسلمانوں کا تھا لیکن..... □
- 430 میں نے براہین احمدیہ میں غلط عقیدہ اپنی رائے کے طور پر لکھ دیا تھا □
- 430 حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ، سرسری بیرونی کی وجہ سے □
- 431 حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا رسمی عقیدہ □
- 432 خدا نے مجھے بار بار سمجھایا کہ عیسیٰ فوت ہو گیا ہے □
- 432 قرآن کے مخالف الہام □
- 433 قرآنی عقیدہ الہاموں نے چھڑا دیا □
- 433 خاص الہام □
- 434 شیطانی الہامات کا ہونا حق ہے □
- 434 مناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا □
- 434 تحبط الحواس انسان □
- 435 میں بارہ برس تک غافل رہا □
- 435 اس وحی کو سمجھ نہ سکا جو مجھے مسیح موعود بتاتی ہے □
- 436 میں نے اپنا عقیدہ 10 سال تک چھپائے رکھا □
- 436 مکینہ کون؟ □

- 437 جھوٹ بولنا، کتوں کا طریقہ □
- 437 انکار کی نجاست □
- 437 خنزیر سے زیادہ پلید جو حق کی گواہی چھپائے □
- 437 مرزا قادیانی کا استدراج □
- 438 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت کا دعویٰ □
- 438 پہلے مسیح سے بڑھ کر □
- 438 پیٹ میں باتیں □
- 438 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت □
- 440 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توجیہ □
- 442 نعوذ باللہ □
- 442 حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے □
- 443 حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل چرا کر لکھی □
- 443 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی معجزہ نہیں □
- 443 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کی حقیقت □
- 444 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مکر و فریب □
- 444 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کیرے کوڑے □
- 444 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیش گوئیاں □
- 444 حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے □
- 445 شراب کی تخم ریزی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی □
- 445 شراب اور افیون □
- 445 شراب اور خدائی کا دعویٰ □
- 446 مسیح کا چال چلن □



- 446 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور کنجریاں □
- 447 شراب اور فاحشہ عورتیں □
- 448 کاش ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا! □
- 449 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سوروں کا شکار □
- 449 کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی سور بھی کھایا تھا؟ □
- 449 اخلاقی تعلیم؟ □
- 450 دماغ میں خلل □
- 450 دیوانہ □
- 450 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شرمناک بہتان □
- 451 میں نے جو کچھ لکھا، وہ یہودیوں کے الفاظ ہیں □
- 452 حضرت مریم علیہا السلام کی توہین □
- 453 حضرت مریم علیہا السلام کی صدیقیت؟؟؟ □
- 453 حضرت مریم کی اولاد؟ □
- 454 حضرت مریم علیہا السلام کا دوسرا نکاح؟ □
- 454 حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب سے نکاح سے پہلے تعلق □
- 454 نکاح سے دو ماہ بعد (نعوذ باللہ) □
- 455 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سفیر □
- 455 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی □
- 456 کنجر اور ولد الزنا بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں □
- 456 جھوٹ بولنا اور گواہ کھانا ایک برابر ہے □
- 457 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت کا دعویٰ □
- 457 میری زندگی کو مسیح ابن مریم کی زندگی سے اشد مشابہت ہے □

- 457 میرے اندر یسوع مسیح کی روح ہے □
- 457 میں عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہم رنگ ہوں □
- 458 مجھے ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے □
- 458 مجھے مسیح ابن مریم کا جامہ پہنایا گیا ہے □
- 458 مجھے حضرت مسیح کی روحانی شکل، خواہر طبیعت پر بھیجا گیا ہے □
- 458 میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں □
- 459 میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں بھائی ہیں □
- 461 نزول عیسیٰ علیہ السلام کا علم □
- 461 نبی کریم ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت نہ کھلی □
- 462 اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کا واقعہ صحابہ کرام سے چھپائے رکھا □
- 462 صحابہ کرام اور تابعین نزول عیسیٰ پر جمل ایمان رکھتے تھے □
- 462 اللہ تعالیٰ نے نزول عیسیٰ کی حقیقت مجھ پر منکشف کی □
- 464 حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ مرزا قادیانی کی نظر میں □
- 464 پہلا موقف □
- 464 نزول مسیح کا عقیدہ ایمانیات میں نہیں ہے □
- 465 نزول مسیح کا عقیدہ کوئی اہم امر نہیں □
- 465 نزول عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ پر کوئی گناہ نہیں □
- 466 حیات و وفات مسیح علیہ السلام ایک ادنیٰ سی بات ہے □
- 467 دوسرا موقف □
- 467 حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ شرک عظیم ہے □
- 467 حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گپ ہے □
- 468 نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل مسلمان گمراہ ہیں □

- 468 حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ گمراہی ہے
- 468 حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل کافر ہے
- 469 نزول عیسیٰ علیہ السلام میں عیسائیوں کا فائدہ ہے
- 469 عقیدہ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہے
- 469 اسلام کی زندگی اور موت
- 469 اعتراف
- 471 پیش گوئیاں مسیح موعود
- 471 مسیح موعود شادی کرے گا
- 473 نامرد
- 473 محبت کے وقت
- 473 حالت مردی کا لہدم
- 474 قادیانی دیا گرا
- 475 مسیح موعود حج کرے گا
- 475 مسیح موعود نبی کریم ﷺ کی قبر میں دفن ہوگا
- 476 تاویل کے بارے میں مرزا قادیانی کا فیصلہ
- 477 مرزا قادیانی اور حج
- 478 مسیح موعود کا فرض؟
- 479 ہمارا حج
- 480 میں ابھی فارغ نہیں
- 480 پہلے میری بیعت کریں!
- 481 پہلا فرض تبلیغ ہے، حج نہیں
- 482 حج نہیں کیا..... گھر کی گواہی

- 482 آمدن □
- 483 ہم بزدل نہیں ہیں □
- 484 اے مرزا، تو خدا کا پہلوان ہے □
- 484 اے مرزا، تو مت ڈر □
- 484 خدا تجھے بچائے گا □
- 484 ہم تیرے محافظ رہیں گے □
- 485 دجال مکہ مدینہ میں داخل نہ ہوگا □
- 486 حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک زبردست دلیل □
- 486 حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زعمہ موجود ہیں □
- 489 دودھ دینے والا بکرا □
- 490 قانون قدرت □
- 491 چولہ آسمان سے نازل ہوا □
- 492 گورو نانک کے چولہ کی فرضی تصویر □
- 492 حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات □
- 493 بلا عنوان □
- 494 دہریہ اور فلسفی لوگ □
- 494 فرقہ ضالہ نچریہ □

495

حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر  
قادیانی اعتراضات اور ان کے جوابات

498

قادیانی اعتراض نمبر 1 □

501

قادیانی اعتراض نمبر 2 □

503	قادیانی اعتراض نمبر 3	<input type="checkbox"/>
504	قادیانی اعتراض نمبر 4	<input type="checkbox"/>
504	قادیانی اعتراض نمبر 5	<input type="checkbox"/>
505	قادیانی اعتراض نمبر 6	<input type="checkbox"/>
505	قادیانی اعتراض نمبر 7	<input type="checkbox"/>
507	قادیانی اعتراض نمبر 8	<input type="checkbox"/>
509	قادیانی اعتراض نمبر 9	<input type="checkbox"/>
510	قادیانی اعتراض نمبر 10	<input type="checkbox"/>
510	قادیانی اعتراض نمبر 11	<input type="checkbox"/>
514	قادیانی اعتراض نمبر 12	<input type="checkbox"/>
515	قادیانی اعتراض نمبر 13	<input type="checkbox"/>
517	قادیانی اعتراض نمبر 14	<input type="checkbox"/>
518	قادیانی اعتراض نمبر 15	<input type="checkbox"/>
519	قادیانی اعتراض نمبر 16	<input type="checkbox"/>
519	قادیانی اعتراض نمبر 17	<input type="checkbox"/>
524	قادیانی اعتراض نمبر 18	<input type="checkbox"/>
526	قادیانی اعتراض نمبر 19	<input type="checkbox"/>
527	قادیانی اعتراض نمبر 20	<input type="checkbox"/>
529	قادیانی اعتراض نمبر 21	<input type="checkbox"/>
530	قادیانی اعتراض نمبر 22	<input type="checkbox"/>
532	قادیانی اعتراض نمبر 23	<input type="checkbox"/>
534	قادیانی اعتراض نمبر 24	<input type="checkbox"/>

- 535 قادیانی اعتراض نمبر 25
- 536 قادیانی اعتراض نمبر 26
- 538 قادیانی اعتراض نمبر 27
- 542 قادیانی اعتراض نمبر 28
- 544 قادیانی اعتراض نمبر 29
- 547 قادیانی اعتراض نمبر 30
- 547 قادیانی اعتراض نمبر 31

549 **حق کے متلاشی قادیانیوں سے ایک  
دردمندانہ درخواست**

599

**عکسی شہادتیں**

- 601 مجھے ضرور پڑھیے!!!
- 601 مناظرہ کی کتاب
- 601 زبانی تبلیغ نہیں بلکہ تحریر پیش کرنی چاہیے
- 601 غور و فکر کرنے کی نصیحت
- 602 مسخ شدہ لوگوں کی علامت
- 602 تعصب

